

دورِ فتن کے بارے میں احادیث نبی ﷺ

کتاب الفتن



نعیم بن حسام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

کِتَابُ الْفِتْنِ

امام العلامات الحافظ شیخ نعیم بن حماد

مترجم: مولانا ابوبکر واحدی

نظر ثانی: پروفیسر مولانا محمد رفیق چوہدری

یکے از مطبوعات العلم ٹرسٹ

العلم ٹرسٹ کچا لارنس روڈ بمقابل ڈرگ کورٹ لاہور

0423-6882867

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

نام کتاب	کتاب النش
مصنف	امام العلامات الحافظ شیخ نعیم بن حماد
مترجم	مولانا ابو بکر واحدی
نظر ثانی	پروفیسر مولانا محمد رفیع چوہدری
سن اشاعت	اپریل 2015ء
تعداد	1000
قیمت	1200/- روپے

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کیوزنگ طباعت، صحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)

انتباہ!

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کی اس دعا کے نام

اللهم انی اعوذ بک من فتنہ مسیح الدجال

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں

شیخ نعیم بن حماد اور کتاب الفتن کا تعارف

خراسان کی فتح پر احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامور ہوئے تھے۔ یہ فتح بڑی اہمیت رکھتی تھی کیونکہ یہ شکست خوردہ یزدگرد کا آخری مستقر تھا۔ گویا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے اختتام کی علامت تھی۔ یزدگرد اب مرو شاہجان میں مقیم تھا۔ موجودہ ترکمانستان کا یہ شہر دریائے مرغاب کے اختتام پر آباد ہے، جسے آجکل شہر ماری کہا جاتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر بصرہ سے اپنا لشکر لے کر 21 ہجری (641 عیسوی) میں ہرات (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کر لیا۔ آپ نے صحار عبدی کے حوالے ہرات کیا، جبکہ حارث بن حسان کو سرخس (ترکمانستان و ایران کی سرحد) اور مطرف بن عبد اللہ کو نیشاپور (مشہد کے مغرب میں ایران کا شہر) روانہ کر کے خود مرو شاہجان کی طرف بڑھے۔ یزدگرد یہ خبر سن کر مرو رود (افغانستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) کی طرف فرار ہو گیا اور احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے مرو شاہجان پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر عباسی دور میں مشرق کا دار الخلافہ بنا۔ یہی مقام تھا جہاں سے ابو مسلم خراسانی نے عباسی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی۔ یہاں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا تھا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان سخر سلجوقی بھی یہیں مقیم رہا اور یہیں دفن ہوا۔ سلجوقی سلطان ملک شاہ نے اس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دے تھے۔ اس نے ڈیم اور قلعوں کے ساتھ ساتھ اس شہر کی دیوار بھی تعمیر کروادی تھی۔ بعد ازاں منگولوں نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا۔ منگولوں کے بعد اسے سلطان تیمور نے فتح کیا تو اسکے بیٹے شاہ رخ نے اس شہر کو اسکی پرانی خوبصورتی لوٹانے کی بھرپور کوشش کی مگر یہ سوگوار شہر کبھی اپنے گزشتہ شباب کو نہ لوٹ سکا۔

احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجاہدوں کے تذکرے سے بات اس لیے شروع کی ہے کہ اس معرکے میں عرب کے مشہور قبیلے الخزاعی کے لوگوں نے بھی داد شجاعت لی تھی جنھیں فتح کے بعد مرو شاہجان میں ہی آباد ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسری صدی ہجری میں اس قبیلے کے ایک شخص حماد بن معاویہ کے گھر ایک بچے نے جنم لیا جو آگے چل کر امام العلامات الحافظ نعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث ابن ہمام بن سلمہ بن مالک الخزاعی کے نام سے تاریخ حدیث میں امر ہوا۔ ابتدائی تعلیم مرو میں ہی پائی اور پھر علم حدیث کے شوق میں عراق اور حجاز میں وقت گزارا۔ مرو میں پیدا ہونے کی وجہ سے المروزی کہلوائے، کنیت ابو عبد اللہ تھی اور دائیں آنکھ سے نابینا ہو جانے کی وجہ سے آپکو نعیم بن حماد الاور بھی لکھا جاتا تھا۔

آپ علمی سفر کے ابتدائی دور میں جہم بن صفوان سمرقندی کے فرقے سے متاثر ہوئے لیکن پھر رجوع کر لیا اور اس کے فرقے کی رد میں کتب بھی لکھیں۔ شیخ نعیم بن حماد نے عظیم المرتبت، فقیہ امام ابو حنیفہ کے تلامذہ سے بھی شرف تلمیذ حاصل کیا۔ بلکہ امام عبد اللہ بن مبارک انکے ابتدائی اساتذہ میں سے ہیں۔ فقہی طرز پر شیخ نعیم بن حماد کی آرا امام ابو حنیفہ سے مخالفت پر مبنی ہیں جسے دور حاضر میں تقلید کے جھگڑے میں ضرورت سے زیادہ جگہ دے دی گئی ہے۔ شیخ نعیم کا تعارف لکھتے ہوئے اس باب کو نظر انداز کرنا مشکل تھا، مگر اس نوع کی بحث کا خلاف مزاج ہونے کی بنیاد پر صرف اتنے تبصرے پر انحصار کروں گا کہ جہاں شیخ نعیم بن حماد کا شمار محدثین کے اساتذہ میں ہوتا ہے وہاں امام اعظم ابو حنیفہ کا شمار نعیم بن حماد کے شیوخ کے بھی شیوخ میں ہوتا ہے۔ جرح و تعدیل سے شاید ہی کوئی دامن خالی ہو لہذا جرح و تعدیل کی بحث یا کسی تاریخ روایت کی بنیاد پر اسلاف کے کسی علمی اختلاف کو اکھاڑے کا رنگ دینا دور فتن ہی کی نشانی ہی قرار پا سکتی ہے۔

امام نعیم کے متعلق یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ حدیث کی طرف انکا زیادہ رجحان ایک خواب کے بعد پیدا ہوا۔ آپ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا نعیم تم وہی ہونا جو ہماری حدیث کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ نعیم بن حماد نے گھبرا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے مختلف ابواب میں احادیث عطا فرما دیجئے تاکہ میں ان ارشادات سے ہر بات اخذ کر لیا

کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھیجے سے لگایا۔ غالباً یہی خواب تھا جسکی برکت سے نعیم بن حماد احادیث کی المسند تصنیف کرنے والے پہلے شخص بنے باقی محدثین کے مسندات ان کے بعد لکھی گئیں۔ نعیم بن حماد کی وہ مسند روایت کرنے والے صحابہ کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی تھی۔ لگے ہاتھوں یہ ذاتی گمان بھی ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ غالباً یہ اسی خواب کا اثر تھا کا شیخ نعیم بن حماد نے اپنے شاگردوں مثلاً امام بخاری کی طرح روایت کو جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھ کر انکی خبر کو قبول یا رد کرنے کی بجائے معلق، مرسل، معزل، منقطع، صحیح، حسن، مدلس، مرسل، موضوع، متروک اور منکر سب طرح کی روایات اکٹھی کر کے انہیں رد یا قبول کرنے کا بوجھ متاخرین کے سر پر ڈالا ہے۔

عراق کے حالات نے شیخ نعیم بن حماد کو مصر جانے پر مجبور کر دیا۔ وہاں آپ نے 40 سال کے لگ بھگ قیام کیا۔ مامون الرشید کے دور میں فتنہ خلق قرآن کو سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی تو بڑے بڑے اعیان کو ابتلاء میں مبتلا کیا گیا۔ مامون کے انتقال کے بعد معتصم خلیفہ بن گیا۔ اس نے محمد بن ابی دؤاد کو اپنا وزیر اور قوت بازو بنایا۔ اس طرح معتصم، مامون سے بھی زیادہ اس نظریے کے لیے سخت گیر ثابت ہوا۔ اسی فتنہ کے ڈر سے بعض علما نے اس مسئلہ سے توقف کیا، وہ نفیاً یا اثباتاً اس کا کوئی جواب نہ دیتے تھے۔ قرآن مخلوق ہے یا نہیں۔ امام احمد بن حنبل اور شیخ نعیم بن حماد جیسے بعض شیوخ نے استقامت کا مظاہرہ کیا، اور حکومت کی مرضی کے برعکس قرآن کو مخلوق ماننے سے انکار کر دیا۔ شیخ نعیم بن حماد کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا گیا۔ مصر سے عراق انہیں امام شافعی کے مشہور شاگرد امام یوسف بن تکیہ بویطی کے ساتھ بیڑیاں پہنا کر لایا گیا۔ جب ان سے قرآن پاک کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے دونوں آراء کے درمیان تطبیق کرنا چاہی مگر حکومت وقت کے حسب منشا جواب دینے سے انکار کرنے پر انہیں سامرا (بعد ازاں 78 میل شمال) کی جیل میں قید کر دیا گیا اور بیڑیاں پہنا کر رکھی گئیں، یہاں تک، وہ قید و بند کے صعوبتیں برداشت کرتے 228 ہجری (843 عیسوی) میں اپنے خالق واحد سے جا ملے۔ جیل میں انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے اسی حالت میں (بیڑیوں سمیت) دفن کیا جائے، میں اپنے مخالفوں سے اپنے اللہ کی عدالت میں مخاصمت کروں گا۔ ناس ہو اس اختلاف فہم پر عدم برداشت کے رویے کا کہ ظالموں نے جیل میں ان کی وفات کے بعد شاہی حکم پر اسی طرح بیڑیوں کی حالت میں انہیں گڑھے میں ڈال دیا۔ اس عظیم محدث کو نہ کفن دیا گیا اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ آپ کا جیل کا دور 7 سال کے لگ بھگ بتایا جاتا ہے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہم اغفر لحسینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا

امام بخاری، ابن معین اور امام احمد رحمہم اللہ اور باقی محدثین جنہیں براہ راست نعیم بن حماد سے تعلق اور واسطہ رہا ہے۔ انہوں نے اس عظیم محدث کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں سے کیا ہے۔ امام عجل، امام ابو حاتم، امام حاکم، علامہ ذہبی، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، خطیب بغدادی اور امام دارقطنی وغیرہ نے انہیں حدیث کے بڑے ثقہ اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ سے روایات بخاری، مسلم کے مقدمے اور ترمذی وغیرہ میں ملتی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی آپ سے کثرت سے روایات لی گئی ہیں۔

علم الاخر الزمان، اصحاب رسول میں سب سے زیادہ راز دار رسول حضرت حذیفہ بن یمان کو نصیب ہوا۔ محدثین میں سے اس علم کا امام شیخ نعیم بن حماد کو کہا جاتا ہے۔ خلفائے راشدین اور دیگر اصحاب رسول نے فتن سے بچنے کیلئے جس طور سے حضرت حذیفہ بن یمان کے علم سے استفادہ کیا کہ آج بھی فتن کے اس انتہائی سطح میں ڈوبی امت کی نجات کی راہیں اسی علم میں پوشیدہ ہیں۔ رسول اللہ کی زندگی کے آخری ایام میں حضرت جبرائیلؑ نے امت کے سامنے انسانی شکل میں آ کر پورے دین کا خلاصہ حدیث احسان کے پانچ سوالوں کی شکل میں رکھ دیا تھا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کے پانچ میں سے دو سوال علم الاخر الزمان سے ہی متعلق تھے۔ علم الاخر الزمان ہی ختم نبوت کی عقلی دلیل بھی ہے کہ جب قیامت تک کی تمام انبا (خبریں) دی جا چکی

تو کسی اور نبی کی ضرورت چہ معنی دارد۔ وہ ساری خبریں انسانی قافلے کیلئے سنگ میل کا کردار ادا کرنے کو تیار قرآن مقدس اور احادیث کے فتن و ملاحم کے ابواب میں محفوظ ہیں۔ تفسیر القرآن بالحدیث کرتے ہوئے ان احادیث کا استعمال آنے میں نمک کے برابر بھی نہیں کیا گیا۔ احادیث کو فقہ مرتب کرنے میں تو مسلمانوں نے کمال درجے میں استعمال کیا مگر فتن کی احادیث پر فقہ جیسا کام تو کجا انہیں موضوع کے اعتبار سے کبھی تمام کتب احادیث سے ایک جگہ اکٹھا بھی نہیں کیا گیا۔ نبی کے بعد نبوت کے خداموں کو اسی علم کی بنا پر دنیا کو حال اور مستقبل کی خبریں دینی ہیں۔ انتہا درجے پر دجل کے اس دور میں اس علم کے بغیر حالات پر تبصرہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھا اندھیری رات میں جنگل میں لکڑیاں چننے پر مامور کر دیا جائے۔ دوسری جانب وہ علوم جو اس علم کے کھلنے کے لیے ضروری ہیں انکے حصول کے بغیر صرف علم الرجال کی بنیاد پر ان احادیث پر تبصرہ کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی اپنے دور کے کاریگر درزی کو ضعیف و نحیف اور اندھا ہو جانے کے بعد سوئی میں دھاگہ ڈالنے کا کام سپرد کر دیا جائے۔ اول الذکر لوگ اگر اس علم سے استفادہ کرنا چاہیں تو انکو اپنی کمزوریوں کا احساس ہو جانا کوئی دشوار عمل نہیں۔ تاہم ثانی الذکر بوڑھے کو شاید اپنی عمر بھر کے تجربے کا خمار اپنی کمزوری پر نظر کروانے کی بجائے سوئی اور دھاگے کے بناوٹ میں غلطیاں ڈھونڈنے پر لگا دے۔ ثانی الذکر لوگوں سے پیار کی بنیاد پر اپنی بساط کے مطابق ان مذکورہ بنیادی علوم کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

1۔ تاریخ اور بالخصوص اقوام یافت اور سامی کی تاریخ پر نظر۔

2۔ قرآن احادیث اور تاریخ اسلامیہ کے اطلس کا مطالعہ۔

3۔ عالمی سیاست، معیشت اور سماجی حالات سے آگاہی۔

4۔ ممالک کے باہمی تعلقات کی نوعیت کا علم

5۔ موجودہ مالیاتی نظام اور بالخصوص کرنسی اور بینکوں کے معاملات کا علم اور انکی خبروں پر نظر

6۔ معاملات کے ظاہر کو دیکھ کر رائے قائم کرنے کی بجائے ان کی باطن پر سوچنے کا مزاج۔

7۔ "تکوینی وقت کا ہمارے مہ و سال سے فرق کا ادراک۔ تکوینی وقت کی اقسام مثلاً الدہر، السابوع، العدان اور القرون وغیرہ پر نظر۔

آخری سطور میں چند باتیں شیخ نعیم بن حماد کی اس کم و بیش سوا بارہ سو سال قدیم نایاب کتاب کی اشاعت پر بھی ہو جائیں۔ اس کتاب کی اشاعت میں کوشش کرنے والے لوگوں کے اس دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی اس کتاب سے انشاء اللہ استفادہ ہوتا رہے گا۔ لہذا یہ درج کر دینا فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ اس کتاب کی اشاعت میں مرکزی کردار ہمارے دور کے عظیم محقق مصنف اور دانشور جناب اوریا مقبول جان عباسی صاحب کا ہے۔ جنگی تحریروں نے مجھ سمیت کئی لوگوں کو فتن کے اس دور میں سوچنے کا انداز سکھایا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں جتنی خوبیاں نظر آتیں ہیں وہ انہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں اس پہلی اشاعت میں رہ گئی ہیں اس میں میری ناتجربہ کاری اور کم علمی کا ہاتھ ہے جنہیں اگلی اشاعتوں میں درست کر لیا جائے گا۔

آخری التماس یہ ہے کہ

اس کتاب کا کوئی قاری اگر آدم و ابلیس کے قصے اور معرکہ روح و بدن کے ان آخری عظیم ترین سپہ سالاروں یعنی امام المہدی رضی اللہ عنہ یا مسیح علیہ السلام یا انکی معیت میں وقت گزارنے والوں۔ میں سے کسی کا دور پالے تو اپنے ساتھ ساتھ مجھ بدکار کا بھی سلام پیش کر دے اور بخشش کی دعا کی درخواست امانت اور وصیت سمجھ کر کر دے۔

مع السلامہ

مبین قریشی

دورِ فتن

قرآن حکیم میں قرب قیامت اور آخر الزمان کی ایک نشانی کو انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ دورِ فتن کے بارے میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجہاں اپنی امت کو خبردار کیا، وہیں اس زمانے کی بہت سی نشانیوں کے ساتھ اس نشانی ”یا جوج اور ماجوج“ کے کھولے جانے کے بارے میں بھی وضاحت کا ساتھ بتایا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کس قدر وضاحت کے ساتھ ”یا جوج اور ماجوج“ کے کھولے جانے کے وقت کا تعین یعنی Time Line کو سورۃ الانبیاء کی آیات 95 اور 96 میں بیان کیا ہے۔

”اور ممکن نہیں کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہو پھر وہ پلٹ آئیں، یہاں تک کہ

جب ”یا جوج اور ماجوج“ کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلند سی سے نکل پڑیں۔“

”یا جوج اور ماجوج“ کون ہیں، قرآن پاک میں ان کی نشانی بتاتے ہوئے اللہ سورہ الکہف میں فرماتا ہے۔ ”اے ذوالقرنین! ”یا جوج اور ماجوج“ زمانہ آخر میں فساد پھیلانے والے لوگ ہیں (الکہف۔ 94)۔ چونکہ یا جوج اور ماجوج نے زمانہ آخر میں فساد پھیلانا تھا اس لیے ذوالقرنین نے دو پہاڑوں کے درمیان موجود درے میں تانے اور لوہے کی ایک دیوار بنادی اور فرمایا کہ یہ اسے اس وقت تک عبور نہیں کر سکتے جب تک اللہ کا حکم نہ ہو جائے۔ قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء کی اوپر دی گئی آیات میں جس قوم کی جانب اشارہ کیا گیا ہے وہ بنی اسرائیل ہے۔ اس قوم کو تاریخ کے حوالوں سے دیکھیں کہ کیا یہ قوم اپنی ”بستی“ میں واپس آ چکی ہے؟۔ اگر آ چکی ہے تو پھر ”یا جوج اور ماجوج“ کون ہیں۔

بنی اسرائیل کے تذکرے قرآن پاک میں بیشار آئے ہیں۔ اس قوم پر مختلف عذابوں کا ذکر بھی ہے اور ان کی نافرمانیوں، حیلہ سازیوں اور مکار یوں کی داستانیں بھی بہت وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔ اگر یہی بنی اسرائیل واپس یروشلم آ چکی ہے تو پھر آج کا دور ہی دورِ آخر الزمان ہے، دورِ فتن ہے۔ اور اگر یہ دورِ فتن ہے تو پھر قرآن پاک کے تعین کردہ اس وقت کے مطابق یا جوج اور ماجوج کون ہیں، کہاں ہیں۔ یہ ہے وہ سوال جو آج کے دورِ فتن کا سب سے بڑا سوال ہے۔ بنی اسرائیل کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔ ”اور ہم نے دنیا میں ان کو مختلف جماعتوں میں بانٹ دیا“، یعنی بنی اسرائیل وہ واحد قوم ہے جن کی بستی ایسے تباہ نہیں کی گئی کہ کوئی بھی زندہ نہ بچے، جیسے عاد و ثمود، بلکہ یہ قوم پوری دنیا میں بکھیر دی گئی۔ تاریخ شاہد ہے کہ 70ء کے قریب رومی افواج نے حملہ کر کے یروشلم کو تباہ برباد کر دیا اور یہودی قوم پوری دنیا میں تتر بتر ہو گئی اور دو ہزار سال تک مختلف ملکوں کی خاک چھانتی رہی۔ یہ مقدس بستی، یروشلم ہے اور اس بستی کے آس پاس یہودی پہلی جنگ عظیم اول کے زمانے میں واپس آ کر آباد ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ان کی یہ آباد کاری ایک عالمی معاہدے بالفور ڈیکلریشن کے نتیجے میں شروع ہوئی۔ یہودی قرآن پاک کی بتائی گئی اس برباد بستی میں واپس آ گئے ہیں تو پھر قرآن کے مطابق ”یا جوج اور ماجوج“ کو اب تک پوری دنیا پر چھا جانا چاہیے تھا۔ یہ یا جوج اور ماجوج کون ہیں؟۔ قرآن پاک کی بتائی ہوئی وہ حقیقت جس کا ادارک علامہ اقبال کو ہوا اور انہوں نے اپنے اس شعر میں اس

آیت کی تفسیر یوں کی۔

کھل گئے یا جوج اور ماجوج کے لشکر تمام

پشمِ مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ”ینسلون“

یا جوج اور ماجوج کون ہیں؟ رسول ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے بنی آدم کو دس حصوں میں تقسیم کیا۔ ان میں نو حصے یا جوج ماجوج بنائے اور ایک حصہ باقی سارے لوگ“ (مستدرک حاکم)۔ یعنی یہ بنی آدم میں سے ہیں، پھر فرمایا ”اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں پر ان کے معاش میں فساد پھیلائیں گے (طبرانی)“ یعنی اس دنیا کا سودی نظام، کارپوریٹ کلچر اور کیونسٹ معیشت سب ان کے فساد کی علامتیں ہیں۔ یہ کب سے آزاد ہونا شروع ہوئے؟ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ روایت کے مطابق سیدہ زینت بنت جحش فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گھبرائے ہوئے آئے اور فرمایا ”عربوں کیلئے خرابی ہے، اس شر سے جو قریب آ گیا ہے“۔ پھر انگلی اور انگوٹھے کا اشارہ کرتے فرمایا ”آج اس کے برابر یا جوج اور ماجوج نے دیوار میں سوراخ کر لیا ہے“۔

تاریخ یہاں ایک واقعے کا ذکر کرتی ہے کہ کوہ قاف کے دامن جہاں ذوالقرنین نے دیوار بنائی تھی، وہاں پر آباد ایک قبیلے نے انہی دونوں میں یہودیت کو مذہب کے طود پر اختیار کر لیا۔ آج ان یورپی یہودیوں کی نسل اس قدر بڑھ چکی ہے کہ تمام دنیا کے یہودیوں میں اصل بنی اسرائیل ایک فیصد ہیں اور یہ ننانوے فیصد۔ انہیں اشکنازی (Ashkenazi) یہودی کہا جاتا ہے۔ یہی وہ یہودی ہیں جنہوں نے 1896ء میں صیہونیت کی بنیاد رکھی اور مشہور عالم پروٹوکول (Protocols) تحریر کیے۔ پروٹوکول تحریر کرنے کے بعد اشکنازی یہودیوں اور مغربی یورپ کے عیسائیوں کے درمیان ایک گٹھ جوڑ ہوا ہے جس کے نتیجے میں یہودیوں پر دو ہزار سالہ زوال ختم ہوا۔ لیکن اتحاد سے ایک تہذیب نے جنم لیا جس کا نام ہے جدید مغربی تہذیب (Modern western civilization) نے جنم لیا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں یہودیوں نے بحر طبریہ عبور کر کے یروشلم میں آباد ہونا شروع کیا اور اس دور میں اس جدید مغربی تہذیب نے اپنے نچے پھیلا دیئے۔ لیکن اس جدید مغربی تہذیب کے پس پردہ وہ بینکاری کا سودی نظام ہے جو جس کے لٹن سے ایک جعلی کاغذی کرنسی نے جنم لیا اور سود کے ذریعے پوری دنیا معاشی، جمہوری اور سیاسی نظام کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ انہوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ”اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں کے معاش میں فساد پھیلائیں گے“۔ قرآن انہیں فساد پھیلانے والے یعنی مفسدین کے نام سے یاد کرتا ہے۔ فساد پھیلانے والوں کی تعریف اللہ کریم نے سورہ البقرہ کی ابتدائی آیات میں کھول کر فرمادی۔ ”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد نہ مچاؤ تو وہ کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں“ (البقرہ۔ 11) یہ لوگ صرف چند لاکھ یہودی اور عیسائی نہیں بلکہ وہ پورا عالمی نظام ہے جو اس پوری دنیا میں اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے۔ چونکہ یا جوج اور ماجوج دجال کی آمد سے پہلے اس کے پورے نظام کو مضبوط کرنے کے لیے نکالے گئے ہیں اس لیے انہوں نے پوری دنیا کو اپنے نظام کا اسی طرح غلام بنا لیا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدمی صبح کافر ہوگا اور شام کو مسلمان“۔ (مسند احمد) صبح وہ سود کے بینکاری نظام کو سجدہ کرتا ہے اور رات کو اللہ کے حضور۔ رات کو نیکنا لوجی کو خدا مانتا ہے اور صبح اللہ کو۔ پارلیمنٹ میں بیٹھتا ہے تو اسے سپریم اور بالائے ترسبھتا ہے، اسے قانون کا ماخذ بتاتا ہے اور قرآن پڑھتے ہوئے اللہ کو سپریم کہتا ہے اور قرآن کو قانون کا ماخذ بتاتا ہے۔ ریاست اقتدار اعلیٰ کی علامت ہے جبکہ اللہ نے اقتدار اعلیٰ کو اپنے لیے خاص کرتے ہوئے اپنے آپ کو ”الملك“ کہا ہے۔

”یا جوج اور ماجوج“ کی سب سے بڑی علامت جو سید الانبیاء نے بتلائی وہ یہ ہے کہ ”اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ

لوگوں پر ان کے معاش میں فساد پھیلا دیں گے (طبرانی)۔ اسی طرح ان کی ایک اور طاقت اور ناقابل تسخیر قوت کا ذکر صحیح مسلم کی ایک حدیث قدسی میں ہوا ہے ”ہم نے اپنے بندوں سے (یا جوج ماجوج) ایسے تخلیق کیے ہیں کہ کوئی ان کو شکست نہیں دے سکتا حتیٰ کہ میں ان سے جنگ کروں“۔ بنی آدم کی نسل سے پیدا ہونے والے یہ یا جوج اور ماجوج وہ ہیں جنہیں قرآن کی سورہ کہف میں فساد پھیلانے والے کہا گیا ہے اور جنہیں اللہ خود جنگ کے ذریعے ختم کرے گا۔ قرآن پاک سے ایک دلیل اس گروہ کو واضح کرتی ہے۔ سورہ فاتحہ سے لے کر سورہ الناس تک اللہ نے کسی گروہ کے خلاف جنگ کا اعلان نہیں کیا سوائے سود کھانے والوں کے۔ اللہ فرماتا ہے ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کر دو گے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو (البقرہ 278-279)۔ اللہ نے قاتلوں، زانیوں، مشرکوں، چوروں، غیبت کرنے والوں حتیٰ کہ کسی بڑے سے بڑے گناہ کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا۔ لیکن سود کھانے والوں کے خلاف کیا۔ اللہ حکیم و دانا ہے، عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا تھا کہ یا جوج اور ماجوج جب اس دنیا پر اپنے فتنے سے غالب آئیں گے تو ان کی پشت پر ایک مضبوط سودی نظام ہوگا۔ یہی معاش میں وہ بگاڑ ہے جس کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے۔ ”یا جوج اور ماجوج“ کے اس فتنے کے بارے میں عموماً یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ یہ دجال کے خروج کے ہمرکاب ہوگا۔ جبکہ قرآن پاک چونکہ اسے یروشلم میں یہودیوں کی واپسی کے ساتھ منسلک کرتا ہے، بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم زمانہ بناتا ہے۔ قرآن کی اس سچائی کے مطابق آج ہم اسی ”یا جوج اور ماجوج“ کے ”ورلڈ آؤر“ میں زندہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کی ایک ترتیب اس حدیث میں بتائی ہے۔ جو مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم اور نعیم بن حماد کی الفتن میں درج ہے۔ ان فتنوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر بھی باقی حدیث کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن ترتیب زمانی اس حدیث میں موجود ہے ”حضرت عمیر بن ہانی نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن عمر کو فرماتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کو بیان فرمایا یہاں تک کہ احلاس کے فتنے کو بیان کیا۔ کسی نے پوچھا احلاس کا فتنہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”یہ فتنہ فرار، گھربار اور مال کے لٹ جانے کا ہوگا۔ پھر خوشحالی اور آسودگی کا فتنہ ہوگا۔ اس کا دھواں ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھے سے نہیں ہوگا۔ میرے اولیاء تو متقین ہیں۔ پھر لوگ ایک نا اہل شخص پر متفق ہو جائیں گے۔ پھر تاریک فتنہ ہوگا۔ یہ فتنہ ایسا ہوگا کہ امت کا کوئی فرد نہیں بچے گا جس کو اس کے تھپڑے نہ لگیں۔ جب بھی کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ لمبا ہو جائے گا۔ ان فتنوں میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ لوگ اسی حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ دو خیموں میں بٹ جائیں گے۔ ایک ایمان والوں کا خیمہ جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا۔ دوسرا نفاق والوں کا خیمہ جس میں ایمان نہیں ہوگا۔ تو جب تم اس طرح تقسیم ہو جاؤ تو بس تم دجال کا انتظار کرنا کہ آج آئے یا کل آئے“ اس حدیث میں جس تاریک فتنے کا ذکر کیا گیا اس کی ایک اور حدیث سے مطابقت ملتی ہے جس کا مفہوم یہ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سود اس قدر عام ہو جائے گا کہ ہر کسی تک اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔ یعنی یہ فتنہ پوری بنی نوع انسان کو گھیرے میں لے لے گا۔ حرم کی چار دیواری اور مدینہ النبی کے ارد گرد، بغداد کی گلیوں، مشہد کے بازاروں، نعلی، جھویری کی گلی، غرض کوئی جگہ اور مقام دیکھ لیں آپ کو سودی نظام معیشت کی کارفرمائیاں نظر آئیں گی۔ کرنسی نوٹوں سے اے ٹی ایم مشینوں اور بینکوں کی عمارات تک سب کی سب اس دجالی ورلڈ آؤر کی گواہی دیتی ہیں جسے یا جوج اور ماجوج نے اس دنیا پر نافذ کر رکھا ہے اور جس کا بظاہر کوئی توڑ اس دنیا کو نہیں سوجھ رہا۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے وہ پورا نظام ہے جو نیکنالوجی، فوجی طاقت اور ریاستی جبر کے ساتھ سیکولر تعلیم اور اخلاقیات کے ساتھ بچے گاڑے ہوئے ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس میں صبح کا کفر اور رات کا ایمان بتایا گیا ہے۔ ہم اس پورے نظام کے کل پرزے بن

چکے ہیں۔ ہم دن بھر اسے قائم رکھنے کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور رات کو اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر مومن ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اس نظام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یا جوج اور ماجوج دو مخصوص عربی الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ یا جوج عربی زبان کا فاعل (Active) لفظ ہے اور ماجوج مفعول (Passive)۔ یعنی یہ دو چہروں والے لوگ ہوں گے۔ ظلم کریں گے اور کہیں گے ہم امن کے پیامبر ہیں۔ اپنے آپ کو مذہب کے علمبردار کہیں گے لیکن مذہب سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ ہوگا۔ غرض یا جوج اور ماجوج بنی آدم میں سے ایسی قوم، قبیلہ یا گروہ ہے جو اس قدر طاقتور ہے جسے صرف اللہ ہی اپنی طرف سے اعلان جنگ سے ختم کرے گا، جو معیشت میں فساد پھیلایں گے اور جو قرآن کے مطابق مفسدین ہیں۔ سیاسی نظام، عدالتی نظام اور معاشی نظام میں فساد برپا کیئے ہوئے ہیں۔ ہر وہ حکم جو اللہ نے ان معاملات میں دیا ہے، اس کے مقابلے میں انہوں نے ایک مربوط تصور کے ساتھ نظام وضع کیا، سودی معیشت، عوام کی حاکمیت، زنا، چوری اور قتل کی سزاؤں کے مقابلے میں زنا اور بے حیائی و فحاشی کو معاشرتی رویہ قرار دینا، چوروں کو دارالاصلاح کی راہ دکھانا اور قصاص کا قانون جس میں اللہ نے زندگی رکھی ہے اسے ختم کرنا۔ یہ ایک پورا ورلڈ آؤٹ ہے جس کی بقا سود کے معاشی نظام پر ہے۔ ان کا یہ فساد صرف اور صرف حکمرانی کے معاملات میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں نظر آتا ہے۔ خاندانی نظام کا فساد جس کی وجہ سے اب حرامی اور حلالی بچے کی تمیز ختم ہو گئی ہے۔ جنسی تعلقات کا فساد کہ اب ہم جنس پرستی اور ہم جنس پرستوں کے حقوق کی جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں۔ زراعت کے نظام میں فساد کہ اب جس طرح کیمیکل اور جینیاتی انجینئرنگ کے ذریعے بیج تیار ہو رہے ہیں اور ان میں قوموں کو تباہ کرنے کے لیے زہر تک شامل کیا جا رہا ہے۔ نسلی فساد ایسا کہ ایک خاص منصوبے سے پوری کی پوری قوم کو صفیہ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ مذہبی تصورات میں فساد ایسا کہ ہر مذہب کی ایک نئی صورت دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور پھر اپنے پروردہ مذہبی علماء کو اس نظام کا گرویدہ بنادیا جاتا ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس میں مذہبی رہنما بھی اسلامی جمہوریت، اسلامی سوشلزم، اسلامی بینکنگ، اسلامی کلچر وغیرہ جیسی اصطلاحات سے اس دین کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں۔ ایک مکمل دین جو اپنی اصطلاحات اور اپنی طرز زندگی لے کر مبعوث ہوا تھا۔ صرف ایک مثال دیکھئے کہ بڑے سے بڑا اسلامی مفکر بھی انسانی حقوق کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔ حقوق العباد نہیں کہتا۔ کیونکہ یہ لفظ بولنے سے اللہ کا تصور سامنے آ جاتا ہے اور دوسری بات یہ کہ حقوق العباد انسانی رشتوں کے حوالے سے ہیں جب کہ یا جوج ماج کے دجالی نظام میں یہ تصور ہی بے معنی ہے۔ اسلام میں والدین، اولاد، پڑوسی، بیوہ، یتیم، نادار، مسکین، بیوی اور خاوند کے حقوق ہیں۔ لیکن انسانی حقوق کے چارٹر میں کہیں ان کا ذکر نہیں۔ بس لفظ انسان لکھا گیا ہے۔ بوڑھا ہے تو اولاد اتج ہوم میں بھیج دو اور بے نیاز ہو جاؤ۔ خاندانی نظام سے ماورا بچے پیدا کرو اور ریاست کو ذمہ دار بنادو۔

آخر میں ایک حسن حدیث لکھ رہا ہوں کہ ان فتنوں سے بچنے کا راستہ کیا ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمان نے فرمایا، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال پوچھتا، اس خوف سے کہ کہیں شر مجھے پکڑ نہ لے (بخاری، مسلم) انہی حذیفہ بن یمان کا قول نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں درج کیا ہے۔ ”یہ فتنے ایسے لمبے ہو جائیں گے جیسے گائے کی زبان لمبی ہوتی ہے۔ ان فتنوں میں اکثر لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ البتہ وہ رہیں گے جو پہلے سے ان فتنوں کو پہچانتے ہوں گے۔ کتاب الفتن کا اردو ترجمہ کر کے اسے شائع کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم اس دور فتن کے فتنوں کو پہچان سکیں۔

اور یا مقبول جان

چیمبرمین

العلم ٹرسٹ

دیباچہ

خراسان کی فتح بن قیس رضی اللہ عنہ ہوئے تھے۔ یہ فتح بڑی اہمیت رکھتی تھی کیونکہ یہ شکست خوردہ یزدگرد کا آخری مستقر تھا۔ گویا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے اختتام کی علامت تھی۔ یزدگرد اب مردشاہجہان میں مقیم تھا۔ موجودہ ترکمانستان کا یہ شہر دریائے مرغاب کے اختتام پر آباد ہے جسے آج کل شہر ماری کہا جاتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر بصرہ سے اپنا لشکر لے کر ۲۱ ہجری (641 عیسوی) میں ہرات (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کیا۔ آپ نے صحار عبدی کو پیچھے ہرات چھوڑا، جبکہ حارث بن حسان کو سرخ (ترکمانستان و ایران سرحد) اور مطرف بن عبد اللہ کو نیشاپور (مشہد کے مغرب میں ایران کا شہر) روانہ کر کے خود مردشاہجہان کی طرف بڑھے۔ یزدگرد یہ خبر سن کر مرورد (افغانستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) کی طرف فرار ہو گیا اور احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے مردشاہجہان پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر عباسی دور میں مشرق کا دار الخلافہ بنا کیونکہ ابو مسلم خراسانی نے یہیں سے عباسی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی تھی یہاں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا تھا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان سخر سلجوقی بھی یہیں مقیم رہا اور یہیں دفن ہوا۔ سلجوقی سلطان ملک شاہ نے اس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے اسی نے ڈیم اور قلعوں کے ساتھ ساتھ اس شہر کی دیوار بھی تعمیر کروادی تھی۔ مگر بعد ازاں منگولوں نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا۔ منگولوں کے بعد اسے سلطان تیمور نے فتح کیا تو اس کے بیٹے شاہ رخ نے اس شہر کو اس کی پرانی خوبصورتی لوٹانے کی بھرپور کوشش کی مگر یہ سوگوار شہر کبھی اپنے شباب کو نہ لوٹ سکا۔

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے مجاہدوں کے تذکرے سے بات اس لیے شروع کی کہ اس معرکے میں عرب کے مشہور قبیلے الخزاعی کے لوگوں نے بھی داد شجاعت لی تھی جنہیں فتح کے بعد مردشاہجہان میں ہی آباد ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسری صدی ہجری کے کسی نامعلوم سال میں اس قبیلے کے ایک شخص حماد بن معادیہ کے گھر ایک بچے نے جنم لیا جو آگے چل کر امام العلامت الحافظ نعیم بن حماد بھی معادیہ بن الحارث ابن ہمام بن سلمہ بن مالک الخزاعی کے نام سے تاریخ میں حدیث میں امر ہوا۔ ابتدائی تعلیم مرد میں ہی پائی اور پھر علم حدیث کے شوق میں عراق اور حجاز میں وقت گزارا۔ مرد میں پیدا ہونے کی وجہ سے المروزی کہلوانے، کنیت ابو عبد اللہ تھی اور دائیں آنکھ سے نابینا ہو جانے کی وجہ سے آپ کو نعیم بن حماد الاعمور بھی لکھا جاتا تھا۔

نعیم بن حماد اپنے علمی سفر کے ابتدائی دور میں حم بن صفوان سمرقندی کے فرقہ سے متاثر ہوئے لیکن پھر رجوع کر لیا اور اس فرقے کی رد میں کتب لکھیں۔ شیخ نعیم بن حماد نے عظیم المرتبت فقیہ امام ابو حنیفہ کے تلامذہ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ بلکہ امام عبد اللہ بن مبارک ان کے ابتدائی اساتذہ میں سے ہیں۔ امام بخاری، امام ابن معین اور امام احمد رحمہم اللہ اور باقی مہدیین جنہیں براہ راست نعیم بن حماد سے تعلق اور واسطہ رہا انہوں نے اس عظیم محدث کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں سے کیا ہے۔ امام عجل، امام ابو حاتم، امام حاکم، علامہ ذہبی، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، خطیب بغدادی اور امام دارقطنی وغیرہ نے انہیں حدیث کے بڑے اور ثقہ اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ سے بخاری، مسلم کے مقدمے اور ترمذی وغیرہ میں اور صحاح کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں

بھی آپ سے کثرت سے روایات لی گئی ہیں۔

امام نعیم کے متعلق یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ حدیث کی طرف انکار رجحان ایک خواب کے بعد پیدا ہوا۔ آپ نے خواب میں رسول اللہ کو یہ فرماتے دیکھا کہ نعیم ہماری باتوں کو نظر انداز کرتا ہے۔ نعیم بن حماد نے گھبرا کر کہا یا رسول اللہ آپ مجھے مختلف ابواب میں احادیث عطا فرمادیجئے تاکہ میں ان ارشادات سے ہر باب اخذ کر لیا کروں۔ رسول اللہ نے آپ کو سینے سے لگا لیا۔ غالباً اس خواب کے اثر سے نعیم بن حماد احادیث کی المسند تصنیف کرنے والے پہلے محدث بنے باقی محدثین کی مسندات ان کے بعد ہی لکھی گئیں۔ نعیم بن حماد کی وہ مسند روایت کرنے والے صحابہ کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی تھی اور غالباً یہ اسی خواب کا اثر تھا کہ شیخ نعیم بن حماد نے اپنے شاگردوں مثلاً امام بخاری و مسلم کی طرح رواد کو فنی جرح و تعدیل کی کسوٹی پر رکھ کر قبول یا رد کرنے کی بجائے صحیح، حسن اور ضعیف سب طرح کے روایات اکٹھی کر کے انہیں رد یا قبول کرنے کا بوجھ متاثرین کو منتقل کر دیا۔ اسی سبب سے کتاب الفتن میں عزیز، غریب، مبہم، متصل، مرسل، مقطوع اور موقوف روایت شامل ہیں۔

عراق کے سیاسی حالات نے شیخ نعیم بن حماد کو مصر جانے پر مجبور کر دیا۔ وہاں آپ نے چالیس برس کے لگ بھگ قیام کیا۔ خلق قرآن کے لایعنی فساد کے دوران شیخ نعیم بن حماد کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا گیا۔ مصر سے عراق امام شافعی کے مشہور شاگرد امام یوسف بن یحییٰ بویطی کے ساتھ پہنا کر لائے گئے۔ قرآن کی حیثیت کے سوال پر انہوں نے دونوں آراء کی تطبیق کرنا چاہی۔ مگر حسب منشا جواب کے انکار کر پر سامر آ (بغداد سے 78 میل شمال) کی جیل میں بیڑیوں سے جکڑ کر قید کر دیے گئے۔ سات سال قید و بند کے صوبتیں برداشت کرتے 228 ہجری (843 عیسوی) میں اپنے خالق سے جا ملے۔ جیل میں انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں بیڑیوں سمیت دفن کیا جائے۔ ناس ہو اختلاف فہم پر عدم برداشت کے رویے کا کہ شاشی اہلکاروں نے انہی بیڑیوں کی حالت میں جنازہ اور کفن کے بغیر ہی جیل کے ایک گڑھے میں پاٹ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لیما وسیتنا و شاہدنا و غائبنا

رسول اللہ کی حیات طیبہ کے آخری دور یعنی نبوت کے قیامت تک ختم ہو جانے سے پہلے حضرت جبرائیل نے انسانی شکل میں امت کے سامنے آ کر پیغام نبوت کا خلاصہ کر دیا تھا۔ حدیث جبرائیل کے پانچ میں سے دو سوال اسی علم سے متعلق تھے۔ ایک سوال میں اس علم کی حدود اور دوسرے سوال میں اس علم کا دائرہ کار متعین کر دیا گیا تھا۔ رسول اللہ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین اور صحابہ کبار کے حالات شاہد ہیں کہ انہوں نے اس علم کو بھرپور اہمیت دی۔ راز دار رسول حضرت حذیفہ بن یمان اخرا الزمان اور فتن کے علم میں باقی اصحاب رسول کے امام تھے۔ سیرت و تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ خلفائے راشدین اور دیگر اصحاب رسول فتن کے باب میں انہی کی تقلید کرتے تھے۔ ۱۹۲۹ کے سال اس راز دار رسول اور علم الفتن کے امام حضرت حذیفہ بن یمان کا عراق کے بادشاہ فیصل بن حسین (شریف مکہ حسین بن علی کا بیٹا) اور عراق کے مفتی اعظم کی خوابوں میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سمیت مسلمانوں کے سب سے بڑے اجتماع یعنی حج کے مہینے میں قبر سے نکالنے کا مطالبہ متعلقہ سالوں اور شخصیات کے حوالے سے حضرت حذیفہ بن یمان کے علوم یعنی اخرا الزمان اور فتن کے علوم کی روشنی میں ہی دیکھا جانا چاہیے تھا۔ قبر کی خشک مٹی دیکھ کر قبر میں پانی پڑنے کے اشارات بھی نظر انداز ہو گئے۔ وہ سال اور دہائیاں اخرا الزمان کی نمائندہ سال اور دہائیاں تھیں۔ غالباً صدی کے اوائل میں اس واقعے سے مقصود اہل نظر کے لیے اگلے سالوں کی اذان تھی۔

انتہا درجے پر وجل کے اس دور میں اس علم کے بغیر حالات پر تبصرہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھیری رات میں جنگل میں لکڑیاں چننے پر مامور کر دیا جائے۔ دوسری جانب وہ مزاج جو علم الاخر الزمان کے فہم کے لیے ضروری ہیں ان کے بغیر صرف

علم الرجال کی بنیاد پر ان احادیث پر تبصرہ کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی اپنے دور کے کاریگر درزی کو ضعیف و نحیف اور اندھا ہو جانے کے بعد سوئی میں دھاگہ ڈھالنے کا کام سپرد کر دیا جائے۔ ان احادیث پر غور روایت سے زیادہ درایت اور استخراجی سے زیادہ استقرائی مزاج کے ساتھ عالمی سیاست، موجودہ مالیاتی اور معاشی نظام، سامی اور یافشی اقوام کی تاریخ کے مدوجزر، بدلتے جغرافیوں اور نگوینی اوقات کے شعور کے پس منظر میں کرنا چاہیے۔

جیسا کہ لکھا جا چکا کہ اس کتاب الفتن میں عزیز، غریب، مبہم، متصل، مرسل، مقطوع اور موقوف ہر طرح کی روایت شامل ہیں۔ مگر اردو ترجمہ کے لیے ہماری اس کتاب کے انتخاب کے بہت سی وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ فتن کے موضوع پر پہلی تاریخی کتاب ہے اور دوسری وجہ اس کا ناپید ہو جانا ہے۔ فتن کے موضوع پر لکھی جانے والی ہر کتاب میں اس کتاب کا حوالہ ضرور ملتا ہے مگر یہ کتاب عربی میں بھی ناپید ہے۔ یہ ترجمہ اس کتاب کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ جو کہ ہمارے دور کے عظیم محقق اور دانشور جناب اوریا مقبول جان صاحب کی کاوشوں سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یا مقبول جان صاحب کے تبصرے اور تحریریں ان کے اس علم سے دلچسپی اور گہری نظر کی غماز ہیں۔ آپ کا اندازہ فکر بلاشبہ اس موضوع کا نمائندہ انداز فکر ہے اور آپ مجھ سمیت ہزاروں لوگوں کے لیے استاد ہیں جو آپ کی تحریروں اور مجلس سے سوچ کے نئے زاویے لیتے ہیں۔

بین قریشی

فہرست

- ۱۷ اُن فتنوں کا تذکرہ جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رَضُوا اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پیش گوئی فرمادی۔
 - ۲۳ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لے کر قیامت تک واقع ہونے والے فتنوں کے نام اور ان کی تعداد
 - ۵۹ فتنوں میں عقلوں کے کم ہو جانے اور سمجھدار لوگوں کے ختم ہو جانے کا بیان
 - ۶۸ جب لوگوں میں فتنے اور مصائب پھیل جائیں تو اس وقت موت کی تمنا کرنے کی رخصت و اجازت ہے
 - ۷۶ صحابہ کرامؓ اور دوسرے لوگوں کی اس ندامت کا ذکر جو فتنے کے وقت یا فتنہ گزر جانے کے بعد ان کو لاحق ہوئی
 - ۹۳ فتنے کے دور میں مال و اولاد کا کم ہونا بہتر ہے اور اس دور میں کون سا مال اور کیا چیز بہتر ہے؟
 - ۹۵ وہ تعداد جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد اس اُمت کے خلفاء کی ذکر کی جاتی ہے
 - ۹۸ رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والا خلفاء کا ذکر
 - ۱۰۰ بادشاہوں میں سے خلفاء کی پہچان
 - ۱۰۶ حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والے امراء کے نام
 - ۱۱۰ پہلا جزء اختتام پذیر ہوا اس کے بعد جو جز ہے اس کی حدیث کے پہلے زاوی محمد بن ثور اور عبدالرزاق ہے
 - ۱۲۲ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنی اُمیہ کے بادشاہوں کے نام اور ان کا تذکرہ
 - ۱۲۶ دوسرا باب: بنی اُمیہ کے بادشاہوں کے بارے میں
 - ۱۳۶ فتنوں سے بچنا اور فتنوں کے دور میں مستحب ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو روکے، اور قتل و غارتگری سے رُکنا اور گوشہ نشینی اختیار کرنا اور فتنوں میں جھانکنے کی کراہت
 - ۱۸۳ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
 - ۱۹۰ باب اُن لوگوں کے متعلق جو فتنوں میں جدا ہونے کی رائے رکھتے ہیں
 - ۱۹۷ بنو اُمیہ کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامات
 - ۲۰۶ بنو عباس کے خروج کا بیان
 - ۲۲۱ بنی عباس کی مدت ختم ہونے کی پہلی علامت
 - ۲۲۸ بنو عباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامتوں میں سے پہلی علامت
- ترکوں کا خروج ہے

- بنو عباس کی بادشاہت کے ختم ہونے کی چند آسمانی علامات ۲۳۳
- شام کے چھنے کی ابتداء ۲۳۳
- بچ اور کمزور لوگوں کے غلبہ کا تذکرہ ۲۵۰
- فتنوں میں جائے پناہ ۲۵۶
- یمامہ اور اہل مغرب کے خروج کی نشانیوں میں سے پہلی علامت ۲۶۸
- یمامہ اور اہل مغرب (شمالی افریقہ) کے خروج زمانہ کے حالات ۲۷۱
- شام اور مصر میں قوم یمامہ کی غارت گری اور ان کے برے اخلاق ۲۷۵
- سُلمانی کون ہوگا؟ ۲۸۸
- سُلمانی کے خروج کی ابتداء ۲۹۳
- تین جھنڈوں کا بیان ۲۹۶
- وہ جھنڈے جو مصر اور شام وغیرہ میں ظاہر ہوں گے مگر سُلمانی اُن پر غالب آئے گا ۲۹۷
- شام اور عراق میں بنی عباس، اہل مشرق، سُلمانی اور مروانوں کے حالات کے تذکرہ کا ذکر ۳۰۶
- اہل شام اور بنی عباس کی بادشاہت اور رقبہ اور سُلمانی کے واقعات ۳۱۰
- سُلمانی کا لشکر عراق پہنچنے پر بغداد اور مدینہ النوراء میں ہونے والے واقعات کا ذکر ۳۱۹
- سُلمانی اور اس کے ساتھیوں کا کوفہ میں داخل ہونا ۳۲۳
- مہدی علیہ السلام کے کالے جھنڈے اور اصحاب سُلمانی و عباسی کے درمیان اُن کی لڑائی ۳۲۵
- سُلمانی کے معاملے کا پہلا اختتام اور ہاشمی کا خراسان سے کالے جھنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلنا اور اُن کے مابین جو لڑائیاں ہوں گی یہاں تک کہ سُلمانی کے شہسوار مشرق پہنچ جائیں ۳۳۱
- سُلمانی لشکر کا زمین میں دھننا ۳۳۱
- حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات ۳۳۷
- خروج حضرت مہدی علیہ السلام کی دوسری نشانی ۳۵۲
- لوگوں کا مکہ میں جمع ہونا اور وہاں لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کرنا ۳۵۶
- حضرت مہدی علیہ السلام کا مکہ سے بیت المقدس اور شام کی طرف کوچ اور سُلمانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ ۳۶۳
- حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت، اُن کا عدل و انصاف اور اُن کے زمانے کی خوشحالی ۳۶۵
- امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف ۳۸۳
- حضرت مہدی علیہ السلام کا نام ۳۸۸
- حضرت مہدی علیہ السلام کی تکلیف ۳۸۹

- ۳۹۹ حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مدت
- ۴۰۲ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد جو کچھ ہوگا
- ۴۳۸ ہندوستان کا جہاد
- ۴۴۰ حمص، قضاۃ اور یمن میں مہدی کے بعد قحطانی کے دور کے حالات
- ۴۴۴ اعماق اور قسطنطنیہ کی فتح
- ۴۹۱ شہر اعماق کے حالات اور قسطنطنیہ کی فتح سے متعلق مزید احادیث
- ۵۳۸ اسکندریہ، اطراف مصر اور روم کے خروج سے متعلق روایات
- ۵۳۳ خروج دجال سے پہلے کے حالات
- ۵۳۹ دجال کے نکلنے سے پہلے کی علامات
- ۵۵۸ دجال کا خروج کہاں سے ہوگا؟
- ۵۶۱ دجال کا خروج اور اس کی سیرت اور اس کے ہاتھوں جو شر و فساد پھیلے گا اس کا ذکر
- ۵۸۳ دجال کے باقی رہنے کی مقدار کا بیان
- ۵۸۶ ساتواں جزء تمام ہوا
- ۵۸۹ دجال سے بچنے کے لیے جائے پناہ
- ۵۹۳ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول اور آپ کی سیرت
- ۶۰۶ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بعد باقی رہنے کی مقدار
- ۶۱۰ یاجوج ماجوج کا نکلنا
- ۶۳۹ دھنسنے، زلزلے، جھٹکے اور مسخ کا ذکر
- ۶۵۶ وہ آگ جو لوگوں کو شام کی طرف دھکیل دے گی
- ۶۶۷ قیامت کی علامت
- ۶۷۱ قیامت کی علامات میں سے سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا
- ۶۸۷ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا
- ۶۹۳ ذابۃ الارض کا نکلنا
- ۷۰۱ حبشہ کا بیان
- ۷۰۳ حبشہ کے نکلنے کا بیان
- ۷۱۰ ترکوں کا بیان
- ۷۲۱ فتنوں کے اوقات

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

اُن فتنوں کا تذکرہ جن کے بارے میں

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رَضُوا اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
نے پیش گوئی فرمادی

اخبرنا الشيخ ابو بكر عبد الغفار بن محمد بن الحسين بن علي بن الحسن الشيرازي
بقراءته عليه بهنسابور اخبرنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن احمد بن ريد اخبرنا
ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب، حدثنا عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر
ابوزيد سال ٢٨٠هـ.

١. حدثنا نعيم بن حماد المروزي حدثنا عبد الله بن المبارك عن معمر عن
علي بن زيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري وابن عيينة عن علي بن زيد عن
أبي سعيد الخدري وابن عيينة عن علي بن زيد عن أبي نضرة.
عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة العصر
بنهار ثم خطب إلى أن غابت الشمس فلم يدع شيئا هو كائن إلى يوم القيامة إلا
حدثنا به حفظه من حفظه ونسبه من نسبه.

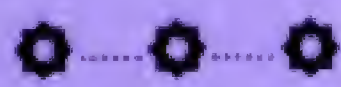
۱۔ نعيم بن حماد المروزی نے عبد اللہ بن المبارک سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ابی
نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری فرماتے ہیں نیز، ابن عیینہ نے، علی بن زید سے انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ
حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دن کو عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سورج
ڈوبنے تک ٹھہر دیا کہ جس میں قیامت تک جو کچھ ہوتا ہے وہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا۔ پھر جس نے یاد رکھا، اس نے یاد رکھا، اور
جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔



٢. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان حدثنا أبو الزاهرية عن كثير بن
مرة أبي شجرة عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ إن الله رفع
لي الدنيا فانا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة كما أنظر إلى كفي هذه

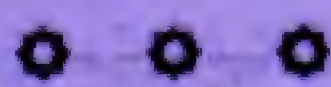
جلیان من اللہ جلّہ لنبیہ کما جلا للنبین قبلہ۔

۴۲ حکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرة سے، انہوں نے ابی ثجرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا کو اس طرح پیش کر دیا گویا میں اُسے دیکھ رہا ہوں، اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا تھا اُسے بھی دیکھ رہا تھا، جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی کریم ﷺ پر ظاہر کیا جیسے کہ اس نے سابقہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر فرمایا تھا۔



۳. حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال أنا أعلم الناس بكل فتنة هي كائنة إلى يوم القيامة وما بي أن يكون رسول الله ﷺ أسر إلي في ذلك شيئا لم يحدث به غيري ولكن رسول الله ﷺ حدث مجلسا أتاهم فيه عن الفتن التي تكون منها صفار ومنها كبار فذهب أولئك الرهط كلهم غيري.

۴۳ عبداللہ بن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابودریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت تک جتنے فتنے پیدا ہونے والے ہیں، لوگوں میں سے سب سے زیادہ انہیں جاننے والا میں ہوں، اور کیونکر نہ جانوں! رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وہ راز کی باتیں فرمائی ہیں جو کسی اور سے نہیں فرمائیں، ہاں! لیکن حضرت نبی اکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف لائے اور آنے والے فتنوں سے خبردار فرمایا، چھوٹے فتنوں پر بھی اور بڑے فتنوں پر بھی۔ اُس مجلس کے حاضرین میں سے اب میرے سوا تمام لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔



۴. حدثنا بقیة بن الوليد وأبوالمغيرة عن صفوان بن عمرو قال حدثني السفر بن نسير الأزدي عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ تكون فتن كقطع الليل المظلم يتبع بعضها بعضا تأتیکم مشبهة كوجوه البقر لا يدرون أيها من ای.

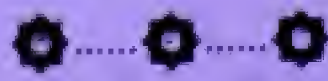
۴۴ عیسیٰ بن یونس نے، اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن علیہ سے، انہوں نے ابودریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُحد میری رات کے سایوں کی طرح پے در پے فتنے برپا ہوں گے۔ وہ تم پر گائے کے چہروں کی طرح باہم ملتے جلتے ہوں گے۔ معلوم نہ ہوگا کہ

کون سا فتنہ کن فتنوں میں سے ہے، فتنے گایوں کے ریوڑ کی طرح تم پر آئیں گے اُس میں اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے، سوائے اُن کے جنہیں اُن کے بارے میں پہلے سے علم ہوگا۔



۵. حدثنا عیسیٰ بن یونس حدثنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان قال هذه فتن قد اظلت كجباه البقر يهلك فيها أكثر الناس إلا من كان يعرفها قبل ذلك.

۵ عیسیٰ بن یونس نے اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے ابی إدریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے تم پر چھا جائیں گے، جیسے گائے کی بیماری ہوتی ہے، اس میں اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے، سوائے ان کے جو انہیں پہلے سے جانتے ہوں گے۔



۶. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة قال حدثني سلمان بن عامر عن أبي عثمان الأصبحي

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إذا تقارب الزمان أناخ بكم الشرف الجون فتن كقطع الليل المظلم.

۶ رشدين بن سعد نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے سلمان بن عامر سے، انہوں نے ابو عثمان الاصبحی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب زمانہ تیز رفتار ہو جائے گا (دنوں کا کام منٹوں میں ہوگا) تو تم پر آمد میری رات کے سایوں کی طرح فتنے چھا جائیں گے۔



۷. حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة بن الزبير عن كرز بن علقمة الخزاعي قال قال رجل لرسول الله ﷺ هل للإسلام من منتهى قال نعم أيما أهل بيت من العرب أو العجم أراد الله بهم خيرا أدخل عليهم الإسلام قال ثم مه قال ثم تكون فتن كأنها الظلل.

فقال الرجل كلا والله إن شاء الله يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ بللى والذي نفسي بيده ثم لتعودن فيها أساود صبا يضرب بعضكم رقاب بعض قال الزهري الأسود الحية إذا نهشت نزت ثم ترفع رأسها ثم تنصب.

۷ سفیان بن عیینہ نے، زہری سے، انہوں نے، عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ، کرز بن علقمہ الخزاعی

فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کیا اسلام پھلے پھولے گا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ عرب و عجم کے جس گھر کے لیے بھلائی چاہے گا وہاں اسلام داخل کر دے گا۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ پھر کیا ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو فتنے ہوں گے گویا کہ وہ سایہ ہے، اُس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان شاء اللہ ایسا ہرگز نہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایسا ہو کر رہے گا، پھر تم صبا کے علاقے کے سیاہ زہریلے سانپوں سے پناہ چاہو گے، اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔

○ ○ ○

۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأزواعي عن عبد الواحد بن قيس عن عروة بن

الزبير عن كرز بن علقمة عن النبي ﷺ نحو ذلك.

۸. الوليد بن مسلم نے، الاوزاعی سے، انہوں نے عبد الواحد بن قیس سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت

کی ہے کہ کرز بن علقمہ نے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

○ ○ ○

۹. حدثنا ابن المبارك عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن كرز بن

علقمة بمثل حديث سفيان إلا أنه قال قال أعرابي يا رسول الله ﷺ

۹. ابن المبارك نے، معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، وہ کرز بن علقمہ سے

سفيان کی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں مزید یہ ہے کہ وہ سائل دیہاتی تھا۔

○ ○ ○

۱۰. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي حدثنا يونس بن عبيد عن

الحسن عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن بين

يدي الساعة لهرجا قالوا وما الهرج قال القتل والكذب قالوا يا رسول الله قتل أكثر

مما يقتل الآن من الكفار قال أنه ليس بقتلكم للكفار ولكن يقتل الرجل جاره وأخاه

وابن عمه.

۱۰. عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي نے، یونس بن عبید سے، الحسن نے، الحسن سے روایت کی ہے کہ، حضرت

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے ”ہرج“ ہوگا، تو صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا وہ ”ہرج“ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قتل اور جھوٹ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ

علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ جتنے کفار اب قتل کئے جا رہے ہیں اس سے بھی زیادہ کفار قتل کئے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ ”ہرج“ تمہارا کافروں کو قتل کرنا نہیں بلکہ آدمی اپنے پڑوسی، اپنے بھائی اور اپنے چچا زاد بھائی کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۱۱. حدثنا ابن المبارك أخبرنا المبارك بن فضالة عن الحسن عن أسيد المتشمس بن معاوية قال سمعت أبا موسى يقول ليكون من أهل الإسلام بين يدي الساعة الهرج والقتل حتى يقتل الرجل جده وابن عمه وأباه وأخاه وأيم الله لقد خشيت أن تدركني وإياكم.

۱۱. ابن المبارک، مبارک بن فضالہ سے، وہ، الحسن سے، وہ اسید بن المتشمس بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے مسلمانوں میں ہرج اور قتل ہوگا حتیٰ کہ آدمی اپنے دادا، اپنے چچا زاد بھائی، اپنے باپ اور اپنے بھائی کو قتل کرے گا، اور اللہ کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں اور تم اس فتنے کا شکار نہ ہو جائیں۔

۱۲. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن عاصم الأحول قال حدثني شيخ عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال إن بعدكم فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا.

۱۲. جریر بن عبد الحمید، عاصم الاحول سے، وہ شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے بعد اندھیری رات کی طرح فتنے رونما ہوں گے جس میں آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔

۱۳. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن لیث بن أبي سليم عن مجاهد قال قال رسول الله ﷺ بين يدي الساعة فتن كقطع الليل المظلم يمسي الرجل فيها مؤمنا ويصبح كافرا ويصبح مؤمنا ويمسي كافرا يبيع احدهم دينه بعرض من الدنيا قليل.

۱۳. جریر بن عبد الحمید، لیث بن ابی سلیم سے روایت کی ہے کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی طرح فتنے ہوں گے، اُس میں شام کو آدمی مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور صبح کو مؤمن ہوگا اور رات کو کافر ہوگا، وہ دنیا کے حقیر مال کے لیے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

۱۴. حدثنا إبراهيم بن محمد الفراري عن الأوزاعي عن يحيى ابن أبي كثير عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال هذه فتن أظلت كقطع الليل المظلم كلما ذهب منها رسل بدا رسل آخر يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي

مؤمناً ویصبح کافراً یبیع فیہا ویصبح کافراً ویصبح فیہا أقوام دینہم معرض من دنیا قليل.

۱۴ ﴿ ابراہیم بن محمد الفراری، الاوزاعی سے، وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے اندھیری رات کے لکڑوں کی طرح تم پر منڈلا رہے ہیں، جب اُس کا ایک حصہ گور جائے گا تو دوسرا حصہ ظاہر ہو جائے گا، آدمی اُن فتنوں میں صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر ہوگا، اُن فتنوں میں بہت سے لوگ دنیا کے مال کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۵ . قال ابو الزاهرية وحدثنا جبیر بن نفیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ان الفتنة راحة في بلاد الله تطأ في خطامها لا يحل لأحد أن يوقظها ويل لمن أخذ بخطامها. قال ابو الزاهرية وقال عبد الله بن عمرو انكم لن تروا من الدنيا إلا بلاء وفتنة ولن تزداد الأمور إلا شدة.

۱۵ ﴿ ابوالزاهریہ نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فتنے اللہ کے شہروں میں اپنی لگاموں کو روندتے ہوئے چرتے ہیں، کسی کے لئے اُس فتنوں کو ہوا دینا جائز نہیں، ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو اُن کی لگام تھامے، حضرت ابوالزاهریہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

○ ○ ○

۱۶ . حدثنا عبد الخالق بن يزيد الدمشقي عن أبيه عن مكحول عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال ما من صاحب فتنة يبلغون للشمانة انسان الا ولو شئت ان اسميه باسمه واسم أبيه ومبكنه إلى يوم القيامة كل ذلك مما علمنيه رسول الله ﷺ قالوا بأعيانها قال أو أشباهها يعرفها الفقهاء أو قال العلماء إنكم كنتم تسألون رسول الله ﷺ عن الخير وأسأله عن الشر وتسالونه عما كان وأسأله عما يكون.

۱۶ ﴿ عبد الخالق بن یزید دمشقی، یزید سے، وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو قیامت تک آنے والے ہر فتنہ باز جس کی جماعت کی تعداد تین سو (300) تک پہنچتی ہو، میں اُس کا نام، اُس کے باپ کا نام، اُس کی رہائش تک بتا سکتا ہوں، اور یہ سب باتیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہیں لوگوں نے کہا کہ کیا ان کا تعین کر دیا گیا ہے؟ فرمایا ہاں، یونہی سمجھ لو۔ اہل علم ان کو پہچان لیں گے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی

اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا، تم گوشتہ باتوں کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں آنے والی باتوں کے متعلق پوچھتا تھا۔

○ ○ ○

۱۷. حدثنا عبد القدوس عن عفیر بن معدان قال حدثنا قتادة قال قال حذیفہ سمعت رسول اللہ ﷺ يقول ليخرجن من أمتي ثلثمائة رجل معهم ثلثمائة راية يعرفون وتعرف قبائلهم يتفنون وجه الله يقتلون على الضلالة.

۱۷. عبد القدوس، عفیر بن معدان سے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری اُمت کے تین سو (300) آدمی خروج کریں گے، ہر ایک کے پاس جھنڈا ہوگا۔ وہ سب معلوم ہیں، اور اُن کے قبائل بھی معلوم ہیں، اللہ کی رضا چاہتے ہوں گے، مگر گمراہی پر لڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۸. حدثنا عبد القدوس بن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان قال لو حدثتكم بكل ما أعلم ما رقبتم بي الليل.

۱۸. عبد القدوس، سعید بن سنان سے، وہ ابوالزاهریہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ اگر میں تمہیں وہ ساری باتیں بتا دوں جو میں جانتا ہوں تو رات آنے تک تم مجھے دیکھ نہ سکو۔

○ ○ ○

۱۹. قال أبو الزاهرية وقال عبد الله بن عمرو لا تزالوا في بلاء وفتنة ولا يزداد الأمر إلا شدة فإذا لم يلي الوالي لله ولم يؤدي المولى عليه طاعة الله فأوشكوا بكرة الله فان كره الله اشد من كره الناس.

۱۹. ابوالزاهریہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم مسلسل مصائب اور فتنوں میں رہو گے، اور ہر معاملے میں انتہا پسندی کی مصیبت ہوگی، جب نگران اللہ کی رضا کیلئے نگران نہ بنے، اور رعایا اللہ کی اطاعت نہ کرے تو قریب ہے کہ اللہ انہیں ناپسند کرے، بے شک اللہ کا ناپسند کرنا لوگوں کے ناپسند کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

○ ○ ○

۲۰. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب السختياني عن أبي قلابة عن أبي إدريس قال كنت أنا وأبو صالح وأبو مسلم فقال أحدهما لصاحبه هل تخافون من شيء قالوا نخاف الطلب قال فقلت إن الطلب لا يدرك إلا أخريات الناس قالوا صدقت إنه لم يكن نهب قط إلا كان له طلب وإن الناس لم يصيبوا نهباً قط أعظم من

الإسلام وإن الفتنة تطلبه وإنها لا تدرك إلا أخريات الناس.

﴿۲۰﴾ عبد الوہاب النخعی، ایوب السخیمانی سے، وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابودریس فرماتے ہیں کہ میں اور ابوصالح اور ابومسلم اکٹھے ایک جگہ تھے اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا تمہیں کسی چیز کا ڈر ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں طلب کے فتنے کا ڈر ہے، ابودریس کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ طلب تو آخری زمانے کے لوگوں کو پائگی؟ اُنہوں نے کہا کہ ٹوٹنے سے بچ کر، بے شک لوٹ مار نہیں ہے مگر اُس کیلئے جس میں طلب ہو، اور اسلام میں طلب سے بڑا کوئی فتنہ نہیں، اور فتنہ انسان کو طلب کرے گا، اور یہ فتنہ آخری دور کے لوگوں پر آئے گا۔

○ ○ ○

۲۱ حدثنا هشيم حدثنا ابن أبي خالده عن قيس بن أبي حازم قال قال رسول

الله ﷺ ترسل على الأرض الفتن إرسال القطر.

﴿۲۱﴾ هشیم نے، ابن ابی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ زمین پر فتنے بارش کے قطروں کی طرح بھیجے جائیں گے۔

○ ○ ○

۲۲ حدثنا الوليد بن مسلم وابن وهب عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر

قال لما قص الله تعالى على موسى عليه السلام شأن هذه الأمة تمنى أن يكون رجلا

منهم فقال الله يا موسى إنه يصيب آخرها بلاء وشدة قال أحدهما من الفتن فقال

موسى يا رب ومن يصبر على هذا قال الله إني أعطيتهم من الصبر والإيمان ما يهون

عليهم البلاء.

﴿۲۲﴾ ولید بن مسلم اور ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اس امت کی شان و فضیلت بیان کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

آرزو کی کہ وہ بھی اس امت میں سے ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! اس امت کے آخر پر مصائب

اور شدتیں آئیں گی (ایک راوی نے روایت کی ہے کہ فتنے آئیں گے) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! جو اُن مصائب پر صبر کر لے؟ اس پر تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اُن کو ایسا صبر اور ایمان دوں گا جس کی وجہ سے یہ تکالیف اُن کے

لیے ہلکی ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۲۳ حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو بن

العاص رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ ستكون فتن في امتي حتى يفارق

الرجل فيها أباه وأخاه حتى يعبر الرجل ببلاده كما تعبر الزانية بزناها.

﴿۲۳﴾ رشد بن سعد نے، ابن لہیعہ سے، اس نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت میں فتنے ہوں گے جس کی وجہ سے آدمی اپنے باپ اور بھائی سے جدا ہو جائے گا، حتیٰ کہ انسان کو اس کے مصائب کی وجہ سے ایسے عار دلائی جائے گا جیسے زانیہ کو زنا کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے۔

○ ○ ○

۲۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة أن ابن هبيرة السبئي حدثه قال سمعت

أبا تميم الجيشاني يقول ألتكم الفتن ديما كديم المطر.

﴿۲۴﴾ ابن وہب، ابن لہیعہ سے، وہ ابن ہبیرہ السبئی سے روایت کی ہے کہ ابوتیم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم پر بارش کے قطروں کی طرح فتنے برسیں گے۔

○ ○ ○

۲۵. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال

أشرف النبي ﷺ أطم فقال هل ترون ما أرى إني لأرى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر.

﴿۲۵﴾ ابن عیینہ، زہری سے، وہ عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ایک چٹان پر سے جھانکا پھر فرمایا کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں فتنوں کی جگہ تمہارے گھروں کے درمیان دیکھ رہا ہوں جیسے کہ بارش کے قطرے ہو (تے ہیں)۔

○ ○ ○

۲۶. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري حدثنا ابن أنعم عن مكحول عن أبي

ثعلبة عن أبي إدريس عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال ما أنا إلى طريق من طرقكم بأهدى مني بكل فتنة هي كائنة وبناعقها وقائدها إلى يوم القيامة.

﴿۲۶﴾ محمد بن عبد اللہ التیہری، ابن انعم سے، وہ مکحول سے، وہ ابو ثعلبہ سے، وہ ابو ادریس سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم طریقوں میں سے جس طریقے پر بھی ہو میں اُسے زیادہ جانتا ہوں، میں قیامت تک آنے والے ہر فتنے، اُن کے پیروکاروں کو اور قائدین سب سے آگاہ ہوں۔

○ ○ ○

۲۷. حدثنا أبو معاوية عن حجاج الصواف عن حميد بن هلال العلوي عن يعلى

بن الوليد عن جندب الخير عن حذيفة بن اليمان قال والله ما أنا بالطريق إلى قرية

من القرى ولا إلى مصر من الأمصار بأعلم مني بما يكون من بعد عثمان بن عفان.

﴿۲۷﴾ أبو معاوية، حجاج الصواف سے، وہ حمید بن ہلال العدوی سے، وہ یعلیٰ بن الولید سے، وہ جندب الخیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بستیوں میں سے کوئی بستی اور شہروں میں سے کوئی شہر، خدا کی قسم! حضرت عثمان بن عفان "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے بعد ان کے راستوں میں ہونے والے فتنوں کو مجھ سے زیادہ کوئی جاننے والا نہیں۔

○ ○ ○

۲۸. حدثنا ابن وهب حدثني حرملة بن عمران عن سعيد بن سالم عن أبي سالم الجيشاني قال سمعت عليا رضي الله عنه يقول بالكوفة من ثلثمائة تخرج إلا ولو شئت سميت سائقها و ناعقها إلى يوم القيامة.

﴿۲۸﴾ ابن وہب، ہرملة بن عمران سے، وہ سعید بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سالم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے تین سو (300) آدمیوں پر مشتمل کوئی جماعت جو قیامت تک خروج کرنے والی ہے، اگر میں چاہوں تو ان کے قائدین اور پیروکاروں کے نام بتا سکتا ہوں۔

○ ○ ○

۲۹. حدثنا الوليد عن ابن جابر عن بسر بن عبيد الله الحضرمي عن أبي إدريس الخولاني قال سمعت حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير و كنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني. فقلت يا رسول الله إنا كنا أهل جاهلية و شر فقد جاء الله بهذا الخير فهل بعد الخير من شر قال نعم قال فقلت فما ذلك الشر من خير قال نعم قال قلت فهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي و يهتدون بغير هدي تعرف منهم و تنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة إلى أبواب جهنم من أجاهم إليها قذفوه فيها قال قلت صفهم لي يا رسول الله قال هم من جلدتنا و يتكلمون بالسنتنا.

﴿۲۹﴾ ولید نے، ابن جابر سے، انہوں نے بسر بن عبید اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو ادريس الخولانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ بن الیمان کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ لوگ حضرت رسول ﷺ سے خیر کے متعلق دریافت کرتے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس اندیشہ سے کہ وہ مجھے پاند لے، پس میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم جاہلیت اور شر والے لوگ تھے، اللہ تعالیٰ یہ خیر لایا ہے، کیا اس خیر کے بعد کبھی شر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں!

میں نے عرض کیا کہ کیا اُس شر کے بعد کوئی خیر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! میں نے عرض کیا کہ کیا اُس خیر کے بعد شر بھی ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! اور اس میں دُخن بھی ہوگا، میں نے عرض کیا کہ ”دُخن“ کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ میری سُنّت کے خلاف سُنّتیں اُپنائیں گے اور میرے طریقے کے خلاف طریقے اپنائیں گے، اُن میں سے بعض کو تو جانے گا بعض کو نہ جانے گا، میں نے عرض کیا کہ اُس خیر کے بعد شر بھی ہوگا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے، جو اُن کی پکار پر لپٹک کہے گا وہ اُسے جہنم میں پھینک دیں گے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اُن کے اوصاف میرے سامنے بیان فرما دیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ہمارے ہم جنس ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔

○ ○ ○

۳۰. حدثنا الوليد واخبرنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن حذيفة مثل ذلك.

۳۰. الولید نے، اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے بھی روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ

○ ○ ○

۳۱. حدثنا عيسى بن يونس عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن حذيفة بن اليمان قال كان أصحابي يتعلمون الخير وأنا أعلم الشر مخافة أن أقع فيه قال عيسى يعني من الفتن.

۳۱. عیسیٰ بن یونس نے، اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھی خیر سیکھتے تھے اور میں شر کی باتیں سیکھتا تھا، اس اندیشہ سے کہ کہیں فتنوں میں جانہ پڑوں۔

○ ○ ○

۳۲. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر عن يونس بن ميسرة بن حلبس الجبلاني عن حذيفة بن اليمان قال قلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاء الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم وفيه دخن قوم من جلدتنا يتكلمون بالسبوتات تعرف وتكر دعاة على أبواب جهنم أظعمهم أفعموه فيها.

۳۲. عثمان بن کثیر بن دینار نے، محمد بن مہاجر سے، یونس بن میسرہ بن حلبس الجبلانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے، اللہ تعالیٰ یہ خیر لے کر آیا ہے، کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں، اور اس میں دھوکہ ہوگا، ہماری ہم جنس قوم ہوگی

جو ہماری زبان بولے گی، تو اُس کی بعض باتوں کو پہچانے گا اور بعض کو نہیں جانے گا، وہ جہنم کی دروازوں کی طرف دعوت دیں گے، جو اُن کی اطاعت کرے گا وہ اُسے اُس میں داخل کر دیں گے۔

○ ○ ○

۳۳. حدثنا محمد بن شاپور عن النعمان بن المنذر عن مكحول عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو ذلك.

۳۳ ﴿ محمد بن شاپور نے، نعمان بن منذر سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے حضرت حذیفہ بن الیمان سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی قسم کی روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○

۳۴. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة قال كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن أدركه فبينما أنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم قلت يا رسول الله هل بعد هذا الخير الذي أتانا الله به من شر كما كان قبله شر. قال نعم. قلت ثم ماذا. قال هدنة على دخن. قلت فما بعد الهدنة. قال دعاة إلى الضلالة فإن لقيت لله يومئذ خليفة فالزمه.

۳۴ ﴿ ضمروہ بن ربیعہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابی التیاح سے، انہوں نے خالد بن سبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ پیغمبر ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے، اور میں شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، تاکہ کہیں میں اُس کو پانہ لوں، ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس خیر کے بعد جو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ لایا ہے۔ کوئی شر بھی ہوگا؟ جیسے کہ اس سے پہلے تھا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں، میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معاہدہ دھوکے پر ہوگا، میں نے عرض کیا یہ ”ہدنة“ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے، اگر تو اُس زمانے میں خلیفہ کے ساتھ ملے جو میں جانب اللہ ہو تو اُس کو لازم پکڑ لیتا۔

○ ○ ○

۳۵. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن أبي الزهراية عن كثير بن مرة عن ابن عمر عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن تفنى أمتي حتى يظهر فيهم التمايز والتمايل والمعاصم. قال حذيفة فقلت بابي أنت وأمي يا رسول الله وما التمايز. قال عصبية يحدتها الناس

بعدی فی الإسلام. قلت فما التمايل. قال يميل القبيل على القبيل فيستحل حرمتها ظلما. قال قلت و ما المعامع. قال مسير الأمصار بعضها إلى بعض فتختلف أعناقها في الحرب هكذا وشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصابعه وذلك إذا فسدت العامة بعنى الولاية وصلاح طوبى لامرئ أصلح الله خاصته.

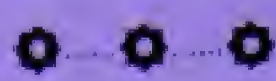
۳۵ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزہریہ سے، انہوں نے، کثیر بن مرثد سے، انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ہرگز فتنہ ہوگی حتیٰ کہ ان میں، تمایز، اور تمايل اور معامع ظاہر ہو جائے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یہ ”تمایز“ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قوم بدست، جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کریں گے، میں نے عرض کیا کہ ”تمايل“ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قبیلہ دوسرے پر مائل ہوگا پس ان کی حرمت کو ناحق حلال سمجھے گا، میں نے عرض کیا کہ اور یہ ”معامع“ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شہر کے لوگ دوسرے شہر کے لوگوں پر چڑھائی کریں گے اور جنگ میں ان کی گردنیں ایک دوسرے میں پھنس جائیں گی، آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسا کر مثال دی، اور یہ حالت اُس وقت ہوگی جب عوام یعنی عہدیداران میں فساد ہوگا، اور خواص صالح ہوں گے، خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جس کی اللہ تعالیٰ خاص کر اصلاح فرمائے۔



۳۶. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن أشعث عن جعفر عن سعید. عن ابن عباس

رضی اللہ عنہما قال لم یکن فی بنی اسرائیل شیء إلا وهو فیکم کائن.

۳۶ جریر بن عبد الحمید نے اشعث سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں جو باتیں تھیں وہ تم میں ہو کر رہیں گی۔



۳۷. حدثنا محمد بن یزید عن أبی خلدة عن أبی العالیة قال لما فتحت تستر

وجدنا فی بیت مال الهرمزان مصحفا عند رأس میت علی سریر وقال هو دانیال

فیما یحسب قال فحملناه إلى عمر فأنانا أول العرب قرأته فأرسل إلى کعب فنسخه

بالعربية فيه ما هو کائن یعنی من الفتن.

۳۷ محمد بن یزید نے ابی خلدة سے روایت کی ہے کہ ابی العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ”تستر“ نامی

شہر فتح ہوا تو ہم نے ”ہرمزان“ کے بیت المال میں چار پائی پر پڑی ایک میت کے سر ہانے ایک کتاب پائی، مگن ہے کہ وہ

لاش ”حضرت دانیال علیہ السلام“ کی تھی وہ کتاب لے کر ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں پہلا عربی ہوں جس نے وہ کتاب پڑھی، میرے پاس حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام بھجوایا پس اُس نے وہ کتاب عربی زبان میں نھل کی، اس میں آنے والے فتنوں کا ذکر تھا۔

○ ○ ○

۳۸. حدثنا إسحاق بن سليمان الرازي عن أبي جعفر عن الربيع ابن أنس عن أبي العالیه. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه في قوله عز وجل يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا اهتديتم قال لم يجبي تأويل هذه بعد ثم قال عبد الله إن الله أنزل القرآن حيث أنزله فممنه أي قد مضى تأويلهن قبل أن ينزل ومنه أي وقع تأويلهن على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ومنه أي وقع تأويلهن بعد النبي صلى الله عليه وسلم بقليل و منه أي يقع تأويلهن بعد اليوم ومنه أي يقع تأويلهن يوم الحساب وذلك ما ذكر من الحساب والجنة والنار.

۳۸ ﴿إسحاق بن سليمان الرازي نے ابی جعفر سے، انہوں نے ربیع ابن انس سے، انہوں نے ابی العالیہ سے

روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ درج ذیل آیت:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۖ﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

ابھی تک اس آیت کا مصداق واقع نہیں ہوا پھر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب قرآن نازل کیا تو اس میں سے بعض آیتیں ایسی ہیں کہ ان آیتوں کے نازل ہونے سے پہلے ہی ان کا مصداق اور تفسیر واقع ہو چکی ہے اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کی تفسیر اور مصداق نبی اکرم ﷺ کے دور میں واقع ہوئی اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کا مصداق نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے تھوڑے عرصے بعد واقع ہوئیں، اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کا مصداق اس زمانے کے بعد واقع ہوگا اور بعض آیتیں ایسی ہیں جن میں حساب اور جنت و دوزخ کا ذکر ہوگا۔

○ ○ ○

۳۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن جابر و ابن ثوبان و عثمان بن أبي العاتكة عن عمير بن هاني قال. حدثنا شيوخ لنا شهدوا صفين قالوا أئينا جبل الجودي فإذا نحن بأبي هريرة فوالله فابضا بيديه أحديهما بالأخرى. خلف ظهره متكنا على الجبل يذكر الله تعالى فسلمنا عليه فرد السلام. فقلنا أخبرنا عن هذه الفتنة. فقال إنكم تنصرون فيها على عدوكم ثم قال تكون فتنة ما هذه عندها إلا كالماء في العسل

ترککم وأنتم قليل نادمون.

۳۹؎ ولید بن مسلم نے ابن جابر سے، انہوں نے ابن ثوبان اور عثمان بن ابی العاتکہ سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیوخ نے ہمیں بتلایا کہ وہ صفین کی جنگ میں حاضر تھے فرماتے ہیں کہ ہم جو دی پہاڑ پر آئے۔ وہاں پر ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا اس حال میں کہ اس نے پہاڑ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی، اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑا ہوا تھا اور اس حال میں وہ اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ ہم نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں اس فتنے کے متعلق بتلائیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس فتنے میں تمہارے دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کی جائے گی پھر فرمایا عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ یہ فتنہ اس کے سامنے ایسا ہے جیسے پانی شہد میں ہوتا ہے وہ تمہیں تر تر کر دے گا اور تم تھوڑے ہو گے! نادیم ہو گے!

○ ○ ○

۴۰؎ حدثنا عبد القدوس عن عفیر بن معدان قال حدثنا قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ قال لا تقوم الساعة حتی تروا أمور اعظاما لم تكونوا ترونها تكون ولا تحدثون بها أنفسکم.

۴۰؎ عبد القدوس نے عفیر بن معدان سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم بڑے بڑے واقعات دیکھ لو جو تم نے نہیں دیکھے ہوں گے، وہ ”واقعات“ ہوں گے اور تم ان کو اپنے لئے ذکر نہیں کرو گے۔

○ ○ ○

۴۱؎ حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر عن ضمرة بن حبيب عن سلمة بن نفيل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول إنکم تلبثون بعدي حتی تقولوا متی وستأتون أفئدا يفتني بعضكم بعضا وبين يدي الساعة موتان شديد وبعده سنوات الزلازل.

۴۱؎ عبد القدوس نے أرطاة بن المنذر سے، انہوں نے خمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ سلمة بن نفيل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک تم میرے بعد رہو گے حتیٰ کہ تم کہو گے کہ کب تک اور عنقریب تم آؤ گے سٹھپائے ہوئے لوگوں کے پاس، تم میں سے بعض دوسروں کو ختم کر دیں گے اور قیامت سے پہلے بہت سخت موتیں ہوں گی پھر اس کے چند سالوں بعد زلزلے ہوں گے۔

۴۲؎ حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن جابر عن مكحول في قوله عز وجل لتركبن طبقا عن طبق قال في كل عشرين سنة تكونون في حال غير الحال التي كنتم عليها.

۳۲۔ ولید بن مسلم نے، ابن جابر سے روایت کی ہے کہ کھول رحمہ اللہ تعالیٰ، اللہ عزوجل کے فرمان:

﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝﴾

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بیس 20 سالوں میں تمہاری حالت اُس حالت سے مختلف ہوگی جس پر تم تھے۔

○ ○ ○

۳۳۔ حدثنا بقیہ بن الولید و عبد القدوس عن ابی بکر بن ابی مریم عن راشد بن

سعد عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال تلا رسول اللہ ﷺ هذه الآية قل هو

القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم فقال رسول

اللہ ﷺ اما إنها كائنة ولم يأتي تأويلها بعد.

۳۳۔ بقیہ بن ولید اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ ۝﴾

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت کا مصداق ابھی تک واقع نہیں ہوا ہے، اور یہ ہو کر رہے گا۔

○ ○ ○

۳۴۔ حدثنا بقیہ بن الولید والحکم بن نافع و عبد القدوس عن صفوان بن عمرو

قال حدثني عمرو بن قيس عن عاصم بن حبيب السكوني

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال أما إنكم لن تروا من الدنيا إلا بلاء وفتنة ولن يزداد

الأمر إلا شدة ولن تروا أمرا يهولكم أو يشتد عليكم إلا حقره بعده ما هو أشد منه.

۳۴۔ بقیہ بن ولید اور الحکم بن نافع اور عبد القدوس نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن قیس سے، انہوں

نے عاصم بن حبیب السکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک تم دنیا میں

مصیبتیں اور فتنے ہی دیکھو گے اور معاملہ سختی ہی کا ہوگا۔ تم ہرگز کسی ہولناک یا سخت وصیت کو نہیں دیکھو گے مگر یہ کہ جو مصیبت اس کے

بعد آئی گی اس کے مقابلے میں تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی۔

○ ○ ○

۳۵۔ حدثنا أبو هارون الكوفي عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال بن عمرو

عن زرين حبش. سمع عليا رضي الله عنه يقول سلوني فوالله لا تسألوني عن فتنة

خرجت تقاتل مائة أو تهدي مائة إلا أنباتكم بسائقها وقالدعها وناعقها ما بينكم وبين

قيام الساعة.

۴۵ ابوہارون الکوئی نے عمرو بن قیس السلائی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زبیر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو اللہ کی قسم! تم مجھ سے کسی فتنے کے متعلق نہ پوچھو گے جس میں سو آدمی قتال کے لئے نکلیں گے یا جو فتنہ سو آدمیوں کو چلائے، مگر یہ کہ میں تمہیں اس کے چلانے والے، اس کے قائد، اس میں چلنے والوں کی اطلاع دے سکتا ہوں، تمہارے زمانے سے لے کر قیامت آنے تک۔

○ ○ ○

۴۶. حدثنا محمد بن شاپور عن ابن جابر عن أبي عبد رب دمشق قال. سمعت معاوية ابن أبي سفيان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أنه لم يبق من الدنيا إلا بلاء وفتنة.

۴۶ محمد بن شاپور نے ابن جابر سے، انہوں نے ابو عبد رب دمشقی سے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار بے شک دنیا میں مصائب اور فتنے ہی باقی رہیں گے۔

○ ○ ○

۴۷. حدثنا ابن المبارك ووکیع عن سفيان عن الزبير بن عدي. سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول لا يأتي عليكم عام إلا هو شر من آخر سمعته من نبيكم صلى الله عليه وسلم.

۴۷ ابن المبارک اور وکیع نے سفیان نے، انہوں نے زبیر بن عدی سے روایت کی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر جو سال آئے گا وہ گزشتہ سال سے بدتر ہوگا، یہ بات میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

○ ○ ○

۴۸. حدثنا مرحوم العطار عن أبي عمران الجوني. عن أبي الجبل جيلان قال ليصين أهل الإسلام والبلاء والناس حولهم يرتعون حتى أن المسلم ليرجع يهوديا أو نصرانيا من الجهد.

۴۸ مرحوم العطار، ابو عمران الجونی سے، کہ ابو الجبل جیلان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل اسلام پر فترہ فاقے آئیں گے اور دیگر لوگ ان کے گرد و نواح میں خوب سیر شکم ہوں گے، یہاں تک کہ کوئی مسلمان مصیبت کی وجہ سے یہودی یا عیسائی ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۴۹. حدثنا وکیع وأبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل. عن حذيفة وأبي موسى رضي الله عنهما سمعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن بين يدي الساعة لأياما ينزل فيها الجهل ويكثر فيها الهرج. قالوا وما الهرج يا رسول الله. قال القتل

إلا أن أبا معاوية لم يذكر حذيفة.

۴۹ ﴿ وکیج اور ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک قیامت سے پہلے ایسا دور آئے گا جس میں تحمل اُتر پڑے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا، تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ ”ہرج“ کیا ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا ”قتل“۔

(حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سند میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے)

(واحدی)

• • •

۵۰. حدثنا ابن مہدی عن سفیان عن الأعمش. عن حدثنا قال لا یأتیکم امر تضحون منه إلا أردفکم آخر یشغلکم عنه.

۵۰ ﴿ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے اس سے روایت نقل کی ہے جس نے اُسے یہ بات بتائی کہ تم پر کوئی معاملہ نہیں آئے گا کہ تم اس کے متعلق چیخ و پکار کر رہے ہو گے مگر یہ کہ اُس کے بعد تمہارے پاس ایک اور معاملہ آجائے گا جو تمہاری توجہ پہلے معاملے سے ہٹا دے گا۔

• • •

۵۱. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن یزید بن ابی زیاد عن. إبراہیم بن علقمة عن عبد اللہ وعیسیٰ بن یونس عن الأعمش عن ابی وائل. عن عبد اللہ قال کیف بکم إذا البستکم فتنۃ یہرم فیہا الکبیر ویربوا فیہا الصغیر یتخذھا الناس سنة إذا ترک منها شیء قیل ترکت السنة. قیل یا أبا عبد الرحمن ومتی ذلک. قال إذا کثرت جہالکم وقلت علماؤکم وکثرت قراؤکم وأمرؤکم وقلت أمتاؤکم والتمست الدنیا بعمل الآخرة.

۵۱ ﴿ جریر بن عبد الحمید نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے ابراہیم بن علقمة سے، انہوں نے عبد اللہ سے روایت کی ہے اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا کہ جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جس میں بچے پرورش پا کر بڑے ہوں گے، لوگ اُسے سنت بنالیں گے، جب اس میں سے کچھ چھوڑا جائے گا تو کہا جائے گا کہ سنت چھوڑ دی گئی ہے، کسی نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! یہ کب ہوگا؟ فرمایا جب تمہارے جُھلاء زیادہ ہو جائیں گے، اور تمہارے علماء کم ہو جائیں گے، اور تمہارے فُرءاء

اور امراء زیادہ ہوں گے، اور تمہارے امانتدار کم ہو جائیں گے، اور آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا ڈھونڈی جائے گی۔

○ ○ ○

۵۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل . عن حذيفة بن اليمان رضي الله

عنه قال ما بينكم وبين أن يرسل عليكم الشر فراسخ إلا موت عمر رضي الله عنه.

﴿۵۲﴾ ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ تمہارے اور تم پر آنے والے شر کے درمیان کوئی طویل فاصلہ نہیں ہے، سوائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی موت (شہادت) کے۔

○ ○ ○

۵۳. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة سمع أبا وائل يحدث . عن

حذيفة قال ما بينكم وبين الشر إلا رجل ولو قد مات صب عليكم الشر فراسخ.

﴿۵۳﴾ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اور شر کے درمیان ایک آدمی کھڑا ہے، جب وہ مر جائے تو شر تم کو کئی گونہ بھالے جائے گا۔

○ ○ ○

۵۴. حدثنا عبد الرزاق عن أبيه عن ميناء مولى عبد الرحمن بن عوف قال . رأيت أبا

هريرة رضي الله عنه وسمع صبيانا يقولون الآخر شر فقال أبو هريرة إني نفسي بيده

إلى يوم القيامة.

﴿۵۴﴾ عبد الرزاق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میناء، مولیٰ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ بچوں کو دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ ہر بعد والا شر ہے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جس ذات کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم یہ سلسلہ قیامت تک یوں ہی چلے گا۔

○ ○ ○

۵۵. حدثنا ابن أبي غنية عن أبيه عن جبلة بن مسحيم عن عامر ابن مطر . عن حذيفة

بن اليمان أنه قال يا عامر لا يفرنك ما ترى لأن هؤلاء يوشكون أن يتفرجوا عن

دينهم كما تفرج المرأة عن المرأة قبلها.

﴿۵۵﴾ ابن ابی غنیہ اپنے والد سے وہ جبلة بن مسحيم سے، وہ عامر بن مطر سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ بن الیمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے عامر! جو تو دیکھ رہا ہے اس سے دھوکے میں نہ آنا۔ قریب ہے کہ بے شک یہ لوگ اپنے دین سے جدا ہو جائیں گے، جیسے عورت دوسری عورت سے جدا ہو جاتی ہے۔

○ ○ ○

۵۶. حدثنا ابن إدريس عن أبيه عن جده. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الناس هلاكا فارس ثم العرب على أئمتهم.

﴿۵۶﴾ ابن إدريس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے لوگوں میں سے فارس والے ہلاک ہوں گے، پھر ان کے پیچھے عرب والے۔

○ ○ ○

۵۷. حدثنا حسين بن حسن عن ابن عون عن الحسن. عن أبي بن كعب رضي الله

عنه قال كان وجهنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدا فلما توفي

رسول الله صلى الله عليه وسلم توجهنا هاهنا وهاهنا.

﴿۵۷﴾ حسین بن حسن، ابن عون سے، وہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمارا رخ ایک تھا جب آپ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم نے اس طرف اور اس طرف رخ کر لیا۔

○ ○ ○

۵۸. حدثنا عبد العزيز بن أبان وأبو أسامة عن عبد الله بن الوليد المزني عن محمد

بن عبد الرحمن بن أبي ذئب قال سمعت ابن الزبير يقول ما حدثني كعب بشيء

أصيبه في سلطاني إلا وقد رأيت.

﴿۵۸﴾ عبد العزیز بن أبان اور أبو أسامہ نے عبد اللہ بن الولید المزنی سے، انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب

سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ مجھے بتایا کہ میری حکومت میں جو کچھ ہوگا وہ سب کچھ میں نے دیکھ لیا۔

○ ○ ○

۵۹. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن أبي زياد عن مجاهد. عن ابن عمر

رضي الله عنهما أنه رأى بنياناً على أبي قبيس فقال يا مجاهد إذا رأيت بيوت مكة

قد ظهرت على أخاشبها وجرى الماء في طرفها فخذ حذرک.

﴿۵۹﴾ جریر بن عبد الحمید، یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو قبیس کی پہاڑی پر ایک عمارت دیکھی تو فرمایا کہ اے مجاہد! جب تو مکہ کے گھروں کو دیکھے کہ وہ اپنی لکڑیوں سے نمایاں ہو گئے ہیں، اور پانی وہاں کے راستوں میں بہہ رہا ہے تو ہوشیار رہنا۔

○ ○ ○

۶۰. حدثنا عيسى بن يونس وابن عيينه يزيد بعضهم على بعض وأبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل قال. سمعت حذيفة بن اليمان رضى الله عنه يقول كنا عند عمر رضى الله عنه فقال أيكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الفتنة. فقلت أنا أحفظه كما قاله. قال إنك لجرى فهات. فقلت فتنة الرجل فى أهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر. فقال ليس عن هذا أسألك ولكن عن التى تموج كموج البحر. فقلت لا تخف يا أمير المؤمنين فإن بينك وبينها بابا مغلقا. قال فيكسر الباب أو يفتح. قال قلت بل يكسر. فقال عمر إذا لا يغلّق أبدا. قلت أجل. قال قلنا فهل يعلم عمر من الباب. قال نعم كما يعلم أن دون غد ليلة وذلك أنى حدثته حدثنا ليس بالآ غاليط. قال شقيق فهبنا أن نسأله من الباب فأمرنا مسروقا فسأله فقال الباب عمر.

۶۰ عیسیٰ بن یونس اور ابن عیینہ (بعض کے الفاظ بعض سے کم زیادہ ہے) اور ابو معاویہ نے اعمش ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کس کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی (وہ) بات (جو) فتنہ کے متعلق (ہے) یاد ہے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے اسی طرح جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک تُو بے باک ہے، تو (پھر) بیان کر! میں نے کہا کہ آدمی کے لئے اس کے گھر والوں میں، اس کے مال میں، اس کی اولاد میں، اس کے پڑوسیوں میں فتنہ ہے، اس فتنہ کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس فتنے کے متعلق تجھ سے نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجود کی طرح موجیں مارے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ اندیشہ مت کریں اس لئے کہ آپ کے اور فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا، یا کھول دیا جائے گا؟ میں نے کہا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہوگا؟ میں نے کہا جی ہاں! حضرت ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں، جیسے وہ یہ جانتا تھا کہ کل کے بعدرات آنے والی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حدیث سنائی تھی کوئی پہیلی تو نہ تھی، حضرت ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہمیں اس بات سے ہیبت ہوئی کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھیں کہ وہ دروازہ کون تھا، پس ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھے! مسروق نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۶۱. حدثنا بقیة بن الولید عن صفوان عن شریح بن عبید. عن کعب قال لیاثین علی الناس زمان یعیر المؤمن بایمانہ کما یعیر الیوم الفاجر بفجورہ حتی یقال للرجل إنک مؤمن فقیہ.

۶۱ ﴿ بقیہ بن الولید، صفوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ مؤمن کو اس کے ایمان کی وجہ سے عار دلائی جائے گی جیسے آج کل گنہگار کو اس کے گناہ کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایک آدمی سے کہا جائے کہ تو تو مؤمن ہے! فقیہ ہے! ﴿

○ ○ ○

۶۲. حدثنا ابن عیینہ عن جامع عن أبی وائل. عن عبد اللہ قال إذا فشا الکلب کثر الهرج.

۶۲ ﴿ ابن عیینہ، جامع سے، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جھوٹ پھیل جائے گا تو قتل و غارتگری زیادہ ہو جائے گی۔ ﴿

○ ○ ○

۶۳. حدثنا أبو معاویة عن الأعمش عن أبی وائل عن عذرة بن قیس قال. قام رجل إلی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بالشام وهو یخطب فقال إن الفتن قد ظهرت. فقال خالد أما وابن الخطاب حی فلا إنما ذاک إذا کان الناس بلی بلاء وذی بلاء وجعل الرجل یتذکر الأرض لیس بها مثل الذی یفر إلیها منه فلا یجده فعند ذلک تظهر الفتن.

۶۳ ﴿ ابو معاویہ، اعمش سے، وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عذرة بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید شام میں خطبہ دے رہے تھے ایک شخص دوران خطبہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا بے شک فتنے ظاہر ہو چکے ہیں، تو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابھی (تو) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ زندہ ہیں، ابھی ظاہر نہ ہوں گے، یہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگ مصیبت زدہ ہوں گے اور اس وقت ایک آدمی اپنی زمین کا تذکرہ کرے گا کہ اس زمین میں اس فتنے کا قتل نہ ہوگا جس فتنے سے وہ بھاگ رہا ہوگا، پس وہ اس مصیبت کو وہاں نہیں پائے گا، اس وقت فتنے ظاہر ہوں گے۔ ﴿

○ ○ ○

۶۴. حدثنا نوح بن أبی مریم عن ابن أبی لیلی عن حبیب بن أبی ثابت عن یحیی بن وثاب عن علقمة والأسود عن عبد اللہ قال إن شر اللیالی والأیام والشهور والأزمنة أقربها إلی الساعة.

۶۴۔ نوح بن ابی مریم، ابن ابی لیلیٰ سے، وہ حبیب بن ابی ثابت سے، وہ یحییٰ بن وثاب سے وہ علقمہ اور اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو راتیں اور دن اور مہینے اور زمانہ جتنا قیامت کے قریب ہوگا اتنا بدترین ہوگا۔

• • •

۶۵۔ حدثنا مروان بن معاویہ عن ابی مالک الأشجعی حدثنا ربیع بن حراش. عن حذیفہ رضی اللہ عنہ أنه لما قدم من عند عمر رضی اللہ عنہ جلس یحدثنا فقال إن امیر المؤمنین لما جلست إلیه قال للقوم. أیکم یحفظ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتن قالوا سمعنا. قال لعلکم تعنون فتنة الرجل فی نفسه وأهله. قالوا نعم قال لست عن ذاک أسأل تلک یکفرها الصلاة والصدقة ولكن قوله فی الفتن التي تموج موج البحر. قال فاسکت القوم فعلمت أنه إیای یرید فقلت یا امیر المؤمنین أنا. قال لله أبوک. قلت یا امیر المؤمنین إن دون ذلک بابا مغلقا یوشک أن یکسر أو یفتح. فقال عمر اکسرا لا أبالک. قلت کسرا قال فلعله إن کسر أن یعاد فیغلق. قال قلت کسرا وإن ذلک الباب رجل یوشک أن یقتل أو یموت حدیث لیس بالأغلیط.

۶۵۔ مروان بن معاویہ نے ابی مالک اشجعی سے، انہوں نے ابی بن حراش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں سے واپس تشریف لائے تو وہ بیٹھ کر ہمیں باتیں بتانے لگے فرماتے ہیں کہ جب میں امیر المؤمنین کے پاس بیٹھا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کسی کو نبی اکرم ﷺ کے فتنوں کے متعلق کچھ یاد ہے؟ سب نے کہا کہ ہمیں یاد ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے نفس اور گھروالوں کے متعلق ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا ہوں اس فتنے کا کفارہ تو نماز اور صدقہ ہے لیکن میں اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کے موجوں کی طرح ٹھانٹیں مارے گا؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ خاموش ہو گئے تو میں سمجھ گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہلوانا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں اس فتنے کو جانتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے باپ کو جزائے خیر دے، میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اس فتنے سے پہلے ایک بند دروازہ ہے قریب ہے کہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے یا کھول دیا جائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ توڑ دیا جائے گا؟ تیرا باپ مرے! میں نے عرض کیا کہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شاید توڑنے کے بعد اُسے دوبارہ لوٹایا جائے اور بند کر دیا جائے؟ میں نے عرض کیا وہ توڑ دیا جائے گا اور یہ دروازہ درحقیقت ایک آدمی ہے قریب ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے گا یا وہ مر جائے گا، اور یہ حدیث ہے کوئی جھوٹی بات نہیں۔

• • •

۶۶. حدثنا ابن مبارک عن المبارک بن فضاله عن الحسن. عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن بین یدی الساعة فتنا كانها قطع الليل المظلم یصبح الرجل فیها مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع قوم فیها خلاقهم بعرض من الدنیا یسیر أو بعرض من الدنیا. قال الحسن فواللہ الذی لا إله إلا هو لقد رأیتهم صوراً ولا عقول وأجساماً ولا أحلام فراش نار وذهبان طمع یغدون بدر همین ویروحون بدر همین یبیع أحدهم دینہ بثمان عنز.

۶۶. ابن مبارک نے، مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی مانند فتنے ہوں گے جس میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔ کچھ لوگ اپنا اخلاق و کردار معمولی دنیا کے عوض بیچیں گے، حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے خود انہیں دیکھا ہے صورتیں ہیں جو عقول سے خالی ہیں، جسم ہیں جو دانائی سے خالی ہیں۔

• • •

۶۷. حدثنا ہشیم عن سیار عن ابی وائل شقیق بن سلمة. عن حذیقة أن عمر رضی اللہ عنہ قال لأصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أیکم سمع قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنة. فقال حذیقة فقلت أنا سمعته یقول فتنة الرجل فی أهله وماله وجاره یکفر ذلک الصوم والصلاة والصدقة. فقال عمر لیس هذا أريد ولكن قوله فی الفتنة التي تموج کموج البحر یتبع بعضها بعضاً. قال قلت فلا تخفها یا امیر المؤمنین فإن بینک وبينها بابا مغلقاً. فقال کیف بالباب أیفتح أویکسر. قال بل یکسر ثم لا یغلق إلى یوم القيامة.

۶۷. ہشیم، سیار سے، وہ ابی وائل سے، وہ شقیق بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ تم میں سے کسی نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی بات فتنے کے بارے میں سنی ہے؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا، میں نے سنی ہے، آدمی کیلئے اس کے گھر والوں میں، اس کے مال میں، اور اس کے پڑوسی میں فتنہ ہے، جس کا کفارہ روزہ اور نماز اور صدقہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری مراد یہ فتنہ نہیں، میری مراد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھانٹیں مارے گا، بعض

فتنہ بعض کے پیچھے ہوں گے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ اس فتنہ سے اندیشہ نہ رکھیے، بے شک آپ کے اور اس فتنے کے درمیان بند دروازہ ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ دروازے کے ساتھ کیا کیا جائے گا کھول دیا جائے گا؟ یا توڑ دیا جائے گا؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بلکہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۶۸. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال. أخبرنا أسيد بن المتششم عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه. قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بين يدي الساعة لهرجاء. قلت وما الهرج. قال القتل. قلنا أكثر ممن يقتل اليوم. قال والمسلمون في فروعهم يومئذ. قال ليس بقتلكم الكفار ولكن يقتل بعضهم بعضا حتى يقتل الرجل أخاه وابن عمه وجاره قال فأبلس القوم حتى ما يبدي رجل منا عن واضحه.

۶۸. هشيم، یونس سے وہ الحسن سے، وہ اسید بن المتششم سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک قیامت سے پہلے ”ہرج“ ہوگا، میں نے عرض کیا کہ یہ ”ہرج“ کیا ہے؟ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قتل! ہم نے عرض کیا کہ جتنے آج کل قتل ہو رہے ہیں اس سے بھی زیادہ قتل ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آج کل شادگی میں ہے اور فرمایا کہ تمہیں سفار قتل نہیں کریں گے لیکن تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ آدمی اپنے بھائی کو اور اپنے چچا زاد بھائی کو اور اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ مایوس ہو گئے حتیٰ کہ ہم میں سے کسی شخص نے اس بات کو کھل کر ظاہر نہ کیا۔

○ ○ ○

۶۹. حدثنا هشيم عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال كيف بكم إذا لبستكم فتنة يهرم فيها الكبير ويربوا فيها الصغير ويتخلدوا الناس دينا فإذا غيرت قالوا هذا منكر قيل ومتى ذاك إذا كثرت أمراؤكم وقلت أمناؤكم وكثرت خطباؤكم وقلت فقهاؤكم وتفقه لغير الدين والتمست الدنيا بعمل الآخرة.

۶۹. هشيم، ابی بلج سے، وہ عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا، اور جس میں بچہ تربیت پا کر جوان ہوگا، اور لوگ اس فتنے کو دین بنالیں گے پس جب اس میں تبدیلی کی جائے گی تو لوگ اسے منکرات سمجھیں گے، عرض کیا گیا کہ یہ کب

ہونے والا ہے؟ فرمایا جب تمہارے امراء زیادہ ہو جائیں گے، اور امانتدار کم ہو جائیں گے، اور تمہارے خطباء زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے فقہاء کم ہو جائیں گے، اور دین کے علاوہ دیگر چیزوں کی سمجھ حاصل کی جائے گی، اور آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا طلب کی جائے گی۔

○ ○ ○

۷۰. حدثنا ضمام عن أبي قبيل قال. سمعت مسلمة بن مخلد الأنصاري وکان زاد فی بعث البحر فکره الجند ذلک وهو علی المنبر فقال یا اهل مصر ما تنقمون منی فوالله لقد زدت فی عددکم وکثرت فی مددکم وقویتکم علی عدوکم اعلموا انی خیر ممن یأتی بعدی والاخر فالآخر شر.

۷۰. ضمام کہتے ہیں کہ اُبی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سمندر میں بھیجے جانے والے لشکر میں اضافہ کیا، تو فوج نے اس اضافے کو ناپسند کیا، میں نے حضرت مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے اہل مصر! تم مجھے برا کیوں کہتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے تمہاری تعداد میں اور تمہاری مدد میں اضافہ کیا ہے، اور میں نے تمہیں دشمنوں پر قوت دی ہے، جان لو! بے شک میں ان سے بہتر ہوں جو میرے بعد آنے والے ہیں، اور جو بعد میں آئے گا اتنا اس میں شر زیادہ ہوگا۔

○ ○ ○

۷۱. حدثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري. عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامکم وتجتلدوا بأسیافکم ویرث دنیاکم شرارکم. تسمیة الفتن التي هی کائنة وعددها من وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى قیام الساعة.

۷۱. عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن اُبی عمرو سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن الانصاری سے روایت کی کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم اپنے امام کو قتل کرو گے، اور ایک دوسرے کو تلواروں کے ساتھ مارو گے، اور تمہاری دنیا کے وارث تم میں بدترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لے کر قیامت تک

واقع ہونے والے فتنوں کے نام اور ان کی تعداد

۷۲. حدثنا بقیة بن الوليد والحکم بن نافع وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر الحضرمی عن أبيه. عن عوف بن مالک الأشجعی رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعدد یا عوف ستا بین یدی الساعة أولهن موتی فاستبکیت حتی جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسکتی. ثم قال قل إحدى والثانية فتح بیت المقدس قل الثتین والثالثة موتان یكون فی امتی کقصاص الغنم قل ثلاثا والرابعة فتنة تكون فی امتی قال وعظمها قل أربعا والخامسة یفیض المال فیکم حتی یعطی الرجل المائة الدینار فیتسخطها قل خمسا والسادسة هدنة تكون بینکم و بین بنی الأ صفر ثم یسیرون إلیکم فیقاتلونکم والمسلمون یومئذ فی أرض یقال لها الغوطة فی مدینة یقال لها دمشق.

۷۲. بقیہ بن الولید اور الحکم بن نافع اور ابو المغیرہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر الحضرمی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عوف! قیامت سے پہلے چھ 6 چیزوں کو شمار کر لیتا، ان میں سب سے پہلے میری موت ہے، یہ سن کر میں رونے لگا حتیٰ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مجھے خاموش کرانے لگے، پھر فرمایا کہو کہ یہ ایک 1 ہوئی، اور دوسری 2 بیت المقدس کی فتح ہے، کہو کہ یہ دوسری 2 ہوئی، اور تیسری 3 دو موتیں ہوں گی میری امت میں جیسے بکریوں کی سینے کی بیماری ہوتی ہے، کہو کہ یہ تین 3 ہوئی، چوتھی 4 میری امت میں فتنہ ہوگا، حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس فتنے کا بڑا ہونا بتایا، کہو کہ یہ چار 4 ہوئی، پانچویں 5 تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو 100 دینار دیئے جائیں گے جب بھی وہ ناراض ہوگا، یہ پانچ 5 ہوئیں تمہارے اور دوسروں کے درمیان معاہدہ ہوگا پھر وہ تمہاری طرف روانہ ہو کر تم سے جنگ کریں گے اور مسلمان اس زمانے میں ایسی زمین میں ہوں گے جسے ”غوطة“ کہیں گے، اور وہ دمشق نامی شہر میں ہوگی۔

۴۳. حدثنا محمد بن شاپور عن النعمان بن المنذر عن مكحول. عن عوف بن مالک قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست بین یدی الساعة أولهن موت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم قل إحدى والثانية فتح بیت المقدس والثالثة موت یقع فیکم کقعاص الغنم والرابعة فتنة بینکم لا یبقی بیت من العرب إلا دخلته والخامسة هدنة بینکم و بین بنی الا صفر فیجتمعون لکم عدد حمل المرأة تسعة أشهر.

۴۳. محمد بن شاپور نے نعمان بن المنذر سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی، ان میں سب سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کی موت ہوگی، کہو کہ یہ ایک 1 ہوگی، اور دوسری 2 علامت بیت المقدس کی فتح، اور تیسری 3 علامت موت ہے جو تم میں واقع ہوگی، جیسے بکریوں کے سینے کی بیماری ہوتی ہے، اور چوتھی 4 علامت تم میں ایک فتنہ ہوگا کوئی گھر عرب کا باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہوگا، اور پانچویں 5 علامت تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی، وہ تمہارے لئے جمع ہوں گے عورت کے حمل کی مدت کے بقدر یعنی نو 9 مہینے۔

○ ○ ○

۴۴. حدثنا ابن عیینة عن صفوان بن سلیم عن حماد بن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست قبل الساعة أولهن وفاة نبیکم وفتح بیت المقدس وموت کقعاص الغنم وهدنة تكون بینکم و بین بنی الا صفر والفتح مدینة الکفر ورد الرجل مائة دینار مسخطة.

۴۴. ابن عیینہ، صفوان بن سلیم رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں اور وہ ان سے جنہوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی ان میں سب سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہوگی، اور بیت المقدس کی فتح ہوگی، اور بکری کے سینے کی بیماری کی طرح موت ہوگی اور صلح ہوگی اور تمہارے اور رومیوں کے درمیان، اور کفر کا شہر مکمل جائے گا اور ایک آدمی سو 100 دینار کو کم سمجھ کر واپس کر دے گا۔

○ ○ ○

۴۵. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب عن عوف بن مالک ومعاوية عن العلاء بن الحارث عن مكحول. عن عوف بن مالک قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست بین یدی الساعة أولهن وفاتی لم فتح بیت

المقدس ثم منزل تنزله أمتي من الشام ثم فتنة تقع فيكم لا يبقى بيت عربي إلا دخلته ثم تصالحكم الروم.

۷۵ ﴿ ابن وہب، معاویہ بن صالح سے، وہ ضمیرہ بن حبیب سے وہ حضرت عوف بن مالک سے، نیز معاویہ، علاء بن حارث سے، وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علاقے ہوں گی، ان میں سب سے پہلے میری موت ہوگی پھر بیت المقدس کی فتح ہوگی پھر شام کے علاقے میں ایک منزل ہوگی جہاں پر میری امت اترے گی پھر تم میں ایک فتنہ واقع ہوگا کسی عربی کا گھریاقی نہیں رہے گا مگر وہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا پھر رومی تم سے صلح کریں گے۔

○ ○ ○

۷۶. حدثنا محمد بن سلمة الحراني حدثنا محمد بن إسحاق عن حزن بن عبد عمر و قال دخلنا أرض الروم في غزوة الطوانة فنزلنا مرجا فآخذت أنا برؤس دواب أصحابي فطولت لها فانطلق أصحابي يتعلقون فبينما أنا كذلك إذ سمعت السلام عليك ورحمة الله فالتفت فإذا أنا برجل عليه ثياب بياض. فقلت السلام عليك ورحمة الله فقال أمن أمة أحمد. قلت نعم. قال فاصبروا فإن هذه الأمة مرحومة كتب الله عليها خمس فتن وخمس صلوات. قال قلت سمهن لي. قال أمسك إحداهن موت لبيهم واسمها في كتاب الله تعالى بغتة ثم قتل عثمان واسمها في كتاب الله الصماء ثم فتنة ابن الزبير واسمها في كتاب الله العمياء ثم فتنة ابن الأشعث واسمها في كتاب الله البتراء ثم تولى وهو يقول وبقيت الصيلم وبقيت الصيلم فلم أدر كيف ذهب.

۷۶ ﴿ محمد بن سلمہ الحرانی، محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ حزن بن عبد عمر و فرماتے ہیں کہ غزوہ طوانہ میں ہم روم کی زمین میں داخل ہوئے پس ہم نے ایک چراگاہ میں پڑاؤ ڈالا۔ میں اپنے ساتھیوں کے جانوروں کی نگرانی کرنے لگا اچانک میں نے سنا کہ کوئی مجھے سلام کر رہا ہے ”السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک شخص سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا میں نے جواب میں کہا ”السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ اس شخص نے پوچھا کہ تم أحمد علیہ السلام کی امت سے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! اس شخص نے کہا: صبر کرو بے شک یہ مرحوم امت ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ فتنے اور پانچ زمانیں لکھ دی ہیں میں نے کہا کہ وہ فتنے میرے لئے بیان کیجئے؟ اس شخص نے کہا: یاد رکھو ان میں سے ایک حضرت نبی ﷺ کی موت ہے اور اس فتنے کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ”بَغْتَةٌ“ کہا گیا ہے، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل ہے، اس فتنے کا نام کتاب اللہ

• • •

• • •

• • •

• • •

۸۰. حدثنا ابن عيينة وأبو أسامة عن مجالد عن عامر عن صلة قال. سمعت حذيفة بن اليمان يقول في الإسلام أربع فتن تسلمهم الرابعة إلى الدجال الرقطاء والمظلمة وهنه وهنه.

۸۰ ﴿ ابن عیینہ اور ابوالأسامة، مجالد سے، وہ عامر سے، وہ صلة سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ اسلام میں چار فتنے ہوں گے چوتھا فتنہ انہیں دجال کے سپرد کر دے گا، ان کے نام یہ ہیں ”الرقطاء، المظلمہ، ہنہ، ہنہ۔“

۸۱. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم قال حدثني الثقة عن زيد بن وهب. عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون فتنة ثم تكون جماعة ثم فتنة ثم تكون جماعة ثم فتنة تعوج فيها عقول الرجال.

۸۱ ﴿ جریر بن عبد الحمید، لیث بن ابی سلیم سے، وہ ثقہ سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنہ ہوگا پھر جماعت ہوگی، پھر فتنہ ہوگا پھر جماعت ہوگی، پھر فتنہ ہوگا جس میں مردوں کی عقلیں ٹیڑھی ہو جائیں گی۔

۸۲. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن عبد الرحمن بن الحسن عن الشعبي. عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون في أمتي أربع فتن يكون في الرابعة الفناء.

۸۲ ﴿ یحییٰ بن سعید العطار، عبد الرحمن بن الحسن سے، وہ الشعبي سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں چار 4 فتنے ہوں گے چوتھے فتنے میں فنا ہوگی۔

۸۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن بعض شيوخ الجند. قال بينما خالد بن يزيد بن معاوية مقلم مروان بن الحكم وهو نازل في دار عمر بن مروان ومعه سكين وفي يده قرطاس إذ قال مضت. الخمس والعشر وبقية العشرون يعم شرها مشرقها ومغربها لا ينجو منها إلا أهل إنطا بلس. فقال له شفي بن عبيد أصلحك الله ما هذه. قال الفتنة الأولى كانت خمسا والثانية كانت عشر سنين فتنة ابن الزبير ثم تكون الثالثة عشرين سنة يعم شرها مشرقها ومغربها ولا ينجو منها إلا أهل إنطا بلس.

۸۳۔ ابن وہب، ابن لہیعة، بعض شیوخ الجند سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن یزید بن معاویہ نے عمر بن مروان کے گھر پڑاؤ ڈال رکھا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اور اس کے پاس ٹھہری تھی خالد نے کہا کہ پندرہ 15 سال گزر گئے ہیں اور میں 20 سال باقی ہیں جن کا فتنہ مشرق و مغرب کو گھیر لے گا جس سے کوئی نجات نہ پاسکے گا سوائے اطلبلس والے، شفی بن عبید نے خالد سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے یہ آپ جو کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو حضرت خالد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ پہلا فتنہ پانچ 5 سال رہا، اور دوسرا فتنہ دس 10 سال رہا جو کہ ابن زبیر کا فتنہ تھا پھر تیسرا فتنہ میں 20 سال رہے گا جس کا مشرق و مغرب کو گھیر لے گا جس سے کوئی نجات نہ پاسکے گا سوائے اطلبلس والوں کے۔

○ ○ ○

۸۴۔ حدثنا الولید بن مسلم و رشدين بن سعد عن أبي لهیعة عن عبد العزيز بن صالح. عن حذيفة بن الیمان وسمی الولید بنہ و بین حذيفة رجلا لم احفظه قال الفتن بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أن تقوم الساعة أربع فالأولى خمس والثانية عشر والثالثة عشرون والرابعة الدجال.

۸۴۔ الولید بن مسلم اور رشدين بن سعد، ابی لہیعة سے، وہ عبد العزيز بن صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولید نے عبد العزيز اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایک اور راوی کا نام لیا تھا جو مجھے یاد نہ رہا) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک چار 4 فتنے ہوں گے، پہلا پانچ 5 سال، دوسرا دس 10 سال، تیسرا میں 20 سال رہے گا اور چوتھا فتنہ دجال کا (فتنہ) ہے۔

○ ○ ○

۸۵۔ قال نعيم قال الوليد وقال ابن لهیعة. عن يزيد بن أبي حبيب بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون فتنة تشمل الناس كلهم لا يسلم منها إلا الجند الغربي.

۸۵۔ نعيم، الولید اور ابن لہیعة سے روایت کرتے ہیں کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جو تمام لوگوں کو گھیر لے گا، اس سے سوائے مغربی لشکر کے کوئی بھی محفوظ نہ رہے گا۔

○ ○ ○

۸۶۔ حدثنا رشدين عن ابن لهیعة عن أبي معبد. عن الحسن بن عمران بن حصين رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تكون أربع فتن الأولى يستحل فيها الدم والمال والفرج والرابعة الدجال.

۸۶ ﴿رُشْدِین، ابی لہیعہ سے، وہ ابی معبد سے، وہ احسن سے روایت کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار فتنے ہوں گے پہلے میں خون، دوسرے میں مال، تیسرے میں شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا اور چوتھا فتنہ دجال کا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۷. حدثنا یحیٰ بن سعید العطار حدثنا حجاج رجل منا عن الولید بن عیاش قال.. قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احذروکم سبع فتن تكون بعدی فتنة تقبل من المدينة وفتنة بمكة وفتنة تقبل من اليمن وفتنة تقبل من الشام وفتنة تقبل من المشرق وفتنة من قبل المغرب وفتنة من بطن الشام وهي فتنة السفیانی. قال فقال ابن مسعود منکم من یدرک اولها ومن هذه الامة من یدرک اخرها. قال الولید بن عیاش فكانت فتنة المدينة من قبل طلحة والزبیر وفتنة مكة فتنة ابن الزبیر وفتنة اليمن من قبل نجدة وفتنة الشام من قبل بنی أمیة وفتنة المشرق من قبل هؤلاء.

۸۷ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے حجاج سے، انہوں نے، الولید بن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اپنے بعد ہونے والے سات ۷ فتنوں سے ڈراتا ہوں، ایک فتنہ مدینہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مکہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ یمن کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ شام کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مشرق کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مغرب کی طرف سے آئے گا، اور ایک فتنہ شام کے اندر سے آئے گا اور وہ فتنہ ”السفیانی“ ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم میں سے بعض پہلے فتنے کو پالیں گے اور بعض ان فتنوں میں سے آخری کو پالیں گے، ولید بن عیاش کہتے ہیں کہ مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی طرف سے تھا اور مکہ کا فتنہ ابن الزبیر کی طرف سے تھا۔

اور یمن کا فتنہ نجدیوں کی طرف سے تھا، اور شام کا فتنہ بنو امیہ کی طرف سے تھا اور مشرق کا فتنہ وہاں کے لوگوں کی طرف سے ہے۔

○ ○ ○

۸۸. حدثنا ضمیرہ بن ربیعہ عن یحیٰ بن ابی عمرو السیبانی قال. قال ابو هريرة رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فتن تكون بعدی الاولى تسفک فیہا الدماء والثانية يستحل فیہا الدماء والأموال والثالثة يستحل فیہا

الدماء والأموال والفروج والرابعة عمياء صماء تعرك فيها امتی عرک الأديم.

۸۸ ﴿ضمرة بن ربیعہ، یحییٰ بن ابی عمرو السبائی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد چار ۴ فتنے ہوں گے پہلے فتنے میں خون بہایا جائے گا اور دوسرے میں خون اور مالوں کو حلال سمجھا جائے گا اور تیسرے فتنے میں خون اور مال اور شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھے فتنے اندھا اور بہرا ہوگا، وہ فتنہ میڑے امت میں ایسے سرایت کرے گا جیسے پانی زمین میں سرایت کرتا ہے۔

○ ○ ○

۸۹. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ضرار بن عمرو بن إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة عن حدثه. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تأتاكم بعدى أربع فتن الأولى يستحل فيها الدماء والثانية يستحل فيها الدماء والأموال والثالثة يستحل فيها الدماء والأموال والفروج والرابعة صماء عمياء مطبقة تمور مور الموج في البحر حتى لا يجد أحد من الناس منها ملجأ لطيف بالشام وتغشى العراق وتخبط الجزيرة بيدها ورجلها وتعرك الأمة فيها بالبلاء عرک الأديم ثم لا يستطيع أحد من الناس يقول فيها مه مه ثم لا يعرفونها عن ناحية إلا انفتقت من ناحية أخرى.

۸۹ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروة سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد تم پر چار ۴ فتنے آئیں گے پہلے فتنے میں خون ریزی کو حلال سمجھا جائے گا، اور دوسرے فتنے میں خون اور مالوں کو حلال سمجھا جائے گا، اور تیسرے فتنے میں، خون مال اور شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھے فتنے بہرا اندھا اور سب پر چھا جانے والا ہوگا، وہ سمندر کے موجوں کی طرح ٹھانٹیں مارے گا حتیٰ کہ لوگوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی اس فتنے سے بچنے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ملے گا وہ فتنہ ملک شام میں پھرے گا اور عراق کو ڈھانپ لے گا اور جزیرہ کو اپنے ہاتھ اور پاؤں سے روند ڈالے گا، اور وہ فتنہ میری امت میں مصائب سمیت یوں جذب ہو جائے گا جیسے روئے زمین پانی کو جذب کر لیتی ہے، پھر لوگوں میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھے گا کہ اس سے کہے دور ہو جا! پھر فتنہ دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا، دور ہو جاؤ پھر لوگ اس فتنے کو ایک طرف نہیں جانتے ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۰. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر أخى عمرو بن مهاجر قال حدثني جندب بن ميمون عن ضرار بن عمرو قال. قال أبو هريرة قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله تعالى اويلبسکم شیعا قال أربع فتن تأتي الفتنة الأولى
فیستحل فیها الدماء والثانية یستحل فیها الدماء والأموال والثالثة یستحل فیها
الدماء والأموال والفروج والرابعة عمیاء مظلمة تمرور مور البحر تنتشر حتی لا
یبقی بیت من العرب إلا دخلته.

۹۰ عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے، جو عمرو بن مہاجر کا بھائی ہے، انہوں نے جنید بن میمون سے،
انہوں نے ضرار بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿أَوَّلِبَسْکُمْ شِیْعًا﴾

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ چار فتنے آئیں گے پہلے فتنہ میں خون ریزی کو حلال سمجھا جائے گا اور دوسرے میں خون
ریزی اور مال کو حلال سمجھا جائے گا اور تیسرے میں خون ریزی، مال اور شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھا فتنہ اندھا اور بہرا ہوگا،
وہ سمندر کے موجوں کی طرح ٹھانھیں مارے گا اور وہ فتنہ پھیل جائے گا حتیٰ کہ عرب کا کوئی گھریاقی نہیں رہے گا مگر وہ فتنہ اس میں دخل
ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۹۱. حدثنا الحكم بن نافع عن أرطاة بن المنذر قال. بلغنا أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال تكون في امتي أربع فتن يصيب امتي في آخرها فتن مترادفة فالأولى
تصيبهم فيها بلاء حتى يقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف والثانية حتى يقول
المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف والثالثة كلما قيل انقضت تمادت والفتنة الرابعة
تصبرون فيها إلى الكفر إذا كانت الإمعة مع هذا مرة ومع هذا مرة بلا إمام ولا
جماعة ثم المسيح ثم طلوع الشمس من مغربها ودون الساعة اثنان. وسبعون
دجالا منهم من لا يتبعه إلا رجل واحد.

۹۱. الحكم بن نافع کہتے ہیں کہ ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں چار فتنے ہوں گے، میری امت کو آخر میں پے در پے فتنے پہنچیں گے، پہلے فتنے میں
میری امت کو مصائب پہنچیں گے، یہاں تک کہ مومن کہے گا یہ میری ہلاکت کا وقت ہے پھر وہ فتنہ دور ہو جائے گا۔ پھر دوسرا فتنہ آئے
گا حتیٰ کہ مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت کا وقت ہے۔ پھر وہ فتنہ بھی دور ہو جائے گا پھر تیسرا فتنہ آئے گا۔ جب بھی کہا جائے گا یہ ختم
ہو رہا ہے تو وہ اور دور آ رہا ہوتا جائے گا۔ اور چوتھا فتنہ آئے گا کہ تم لوگ اس میں کفر کی طرف پھرو گے اس وقت پیر و کار بھی اید کے

ساتھ ہوں گے اور کبھی دوسرے کے ساتھ نہ ان کا کوئی امام ہوگا اور نہ کوئی جماعت ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے، پھر سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور قیامت سے پہلے بہتر 72 دجال آئیں گے، بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جس کا پیروکار صرف ایک شخص ہوگا۔

○ ○ ○

۹۲. حدثنا مروان بن معاوية حدثنا الوليد بن عبد الله بن جميع. حدثنا أبو الطفيل قال سمعت حذيفة يقول الفتن ثلاث تسوقهم الرابعة إلى الدجال التي ترمى بالرضف والتي ترمى بالنشف والسواء المظلمة والتي تموج موج البحر.

۹۲ مروان بن معاویہ نے ولید بن عبد اللہ بن جمیع سے روایت کی ہے کہ ابوالطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فتنے تین 3 ہیں اور چوتھا 4 فتنہ لوگوں کو دجال کی طرف لے جائے گا، پہلا فتنہ وہ ہوگا جو گرم پتھروں پر ڈالا جائے گا اور دوسرا وہ ہوگا جو کالے سوارخ والے پتھروں پر ڈالا جائے گا اور تیسرا فتنہ اندھیرا سیاہ ہوگا اور چوتھا فتنہ وہ ہوگا جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھانٹیں مارے گا۔

○ ○ ○

۹۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. عن عمير بن هانيء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة الأحلاس فيها حرب وهرب وفتنة السراء يخرج دخنها من تحت قدمي رجل يزعم أنه مني وليس مني إنما أوليائي المتقون ثم يصطليح الناس على رجل ثم يكون فتنة الدهيماء كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقى بيت من العرب إلا دخلته يقاتل فيها لا يدري على حق يقاتل أم على باطل فلا يزالون كذلك حتى يصيروا إلى فسطاطين فسطاط إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا إيمان فيه فإذا هما اجتماعا فأبصر الدجال اليوم أو غدا.

۹۳ ولید بن مسلم عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانیء فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ ”احلاس“ کا ہوگا جس میں جنگ ہوگی اور بھاگنا ہوگا اور ایک فتنہ ”سراء“ کا ہوگا جس کا دھواں میرے قدموں کے نیچے سے نکلے گا ایک آدمی گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا، میرے دوست تو متقین ہیں (یعنی گناہوں سے بچنے والے اور اللہ سے محبت کرنے والے ہیں) پھر لوگ ایک آدمی پر اِثْنِاق کر لیں گے پھر ”دھیماء“ کا فتنہ ہوگا جب بھی کہا جائے گا کہ یہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اور دُور از ہوتا جائے گا حتیٰ کہ کوئی گھر عرب کا باقی نہیں رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا، اس میں آدمی لڑے گا لیکن اسے علم نہ ہوگا کہ وہ حق پر لڑ رہا ہے یا باطل پر، پس وہ

ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے، حتیٰ کہ وہ دو 2 گروہ میں تقسیم ہو جائیں گے ایک ایمان کا گروہ ہوگا جس میں کوئی منافقت نہ ہوگی اور دوسرا 2 نفاق کا گروہ ہوگا جس میں کوئی ایمان نہ ہوگا پس جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں گے تو دجال کو دیکھ لینا اسی دن یا دوسرے دن نکل آئے گا۔

○ ○ ○

۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد قال سمعت عبد الله بن زريق الغافقي يقول سمعت عليا رضي الله عنه يقول الفتن أربع فتنة السراء وفتنة الضراء وفتنة كذا فذكر معدن الذهب ثم يخرج رجل عن عترة النبي صلى الله عليه وسلم يصلح الله على يديه أمرهم.

۹۴ ابن وهب، ابن لهيعة سے، وہ حارث بن يزيد سے، وہ عبد اللہ بن زریق الغافقی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے چار ہیں ”فِتْنَةُ السَّرَاءِ، فِتْنَةُ الضَّرَاءِ“ اور فلاں فتنہ۔ پھر انہوں نے سونے کی معدنیات کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ معاملہ کی اصلاح فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۹۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن إسماعيل بن رافع عن عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون بعدى فتن منها فتنة الأحلاس يكون فيها حرب وهرب ثم بعدها فتن أشد منها ثم تكون فتنة كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقى بيت إلا دخلته ولا مسلم إلا صكته حتى يخرج رجل من عترتي.

۹۵ الولید بن مسلم نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب میرے بعد فتنے ہوں گے، ان میں سے ایک فتنہ ”احلاس“ ہوگا جس میں جنگ اور بھاگنا ہوگا، پھر اس کے بعد اس سے سخت فتنے ہوں گے، پھر ایک ایسا فتنہ ہوگا جس کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اور دراز ہو جائے گا، حتیٰ کہ کوئی گھرباتی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا، اور کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اسے تھڑ مارے گا، حتیٰ کہ میری اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا۔

○ ○ ○

۹۶. حدثنا محمد بن حمير وابن وهب عن أبي لهيعة عن عبد الرحمن بن شريح عن عبد الله بن هبيرة قال الفتن أربع فالأولى بصيرة والثانية فتنة هوى والثالثة فتنة عمياء والرابعة الدجال.

۹۶ محمد بن حمیر اور ابن وهب، ابی لهیعة سے، وہ عبد الرحمن بن شریح سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن ہبیرہ

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فتنے چار ہوں گے، پہلا ”فتنہ بصیرہ“ ہے، دوسرا خواہش کا فتنہ ہے، تیسرا اُندھا فتنہ ہے، چوتھا زَبَال کا فتنہ ہے۔

○ ○ ○

۹۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن أمه عن ربيعة القيصر عن تبع. عن كعب قال تكون فتن ثلاث كامسكم الداهب فتنة تكون بالشام ثم الشرقية هلاك الملوك ثم تتبعها الغربية وذكر الرايات الصفر قال والغربية هي العمياء.

۹۷. الولید بن مسلم، عبد الجبار بن رشید الازدی سے، وہ اپنی والدہ سے، وہ ربيعة القيصر تبع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین 3 فتنے ہوں گے جیسے تمہارے گزر جانے والا دن، ایک فتنہ شام میں ہوگا، پھر شرقی فتنہ ہوگا جس میں بادشاہ ہلاک ہوں گے، پھر اس کے بعد غربی فتنہ ہوگا اور پھر زرد جھنڈوں کا ذکر کیا اور فرمایا غربی فتنہ اُندھا ہوگا۔

○ ○ ○

۹۸. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن أبي العوام. عن كعب قال تدور رحا العرب بعد خمس وعشرين بعد وفاة نبيهم صلى الله عليه وسلم ثم تنشأ فتنة فيكون فيها قتل وقتال ثم يعودون في الأمن والطمأنينة حتى يكونوا في الاستواء كالدوامه يعني معاوية ثم تنشأ فتنة يكون فيها قتل وقتال فإني أجدتها في كتاب الله المظلمة تلوي بكل ذي كبر.

۹۸. ضمرہ، ابن شوذب سے، وہ ابی التیاح سے، وہ ابو العوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی پھرے گی، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل و قتال ہوگا، پھر وہ امن و اطمینان کی حالت میں لوٹ جائیں گے، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل و قتال ہوگا اس فتنہ کو میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جو تار یک فتنہ ہوگا اور ہر بڑے کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

۹۹. حدثنا أبو عمر الصغار عن أبي التياح عن أبي العوام عن كعب نحوه.

۹۹. ابو عمر الصغار، ابی التیاح سے، وہ ابو العوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کی حدیث ہے (یعنی) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی پھرے گی، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل و قتال ہوگا پھر وہ امن و اطمینان کی حالت میں لوٹ جائیں گے، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل و قتال ہوگا۔ اس فتنہ کو میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جو تار یک فتنہ ہوگا اور ہر بڑے کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰. حدثنا ابن المبارك أخبرنا الأعمش عن أبي صالح قال قال كعب ومسجد المدينة يبنى والله لو ددت أنه لا يبنى منه برج إلا سقط برج. فقيل له يا أبا إسحاق ألم تقل إن صلاة فيه أفضل من ألف صلاة فيها سواه إلا المسجد الحرام. قال وأنا أقول ذلك ولكن فتنة نزلت من السماء ليس بينها وبين أن تقع إلا شبرا ولو قد فرغ من بناء هذا المسجد وقعت وذلك عند قتل هذا الشيخ عثمان بن عفان. فقال قائل أوليس قاتله كقاتل عمر. فقال كعب بلى مائة ألف أو يزيدون ثم يحل القتل ما بين عدن أبين إلى دروب الروم وجيش يخرج من الغرب وجيش يخرج من المشرق فيلتقون بارض يقال لها صفين فيكون بينهم ملحمة عظيمة ثم لا يفترقون إلا عن حكيمن إلى آخر الحديث.

۱۰۰. ابن المبارک، الأعمش سے روایت کرتے ہیں کہ ابی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مدینہ کی مسجد تعمیر کی جا رہی تھی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ اس کا کوئی برج نہ بنایا جائے جو کہ بعد میں گر جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ اے ابواسحاق! کیا آپ یہ نہیں کہتے تھے کہ اس میں دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے کی نسبت ایک ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے سوائے مسجد حرام کے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اب بھی یہی کہتا ہوں، لیکن فتنہ آسمان سے نازل ہو چکا ہے۔ اس کے زمین پر پڑنے میں صرف ایک بالشت کا فاصلہ ہے، اگر اس مسجد کی تعمیر سے فارغ ہو جائے تو وہ فتنہ واقع ہو جائے گا اور یہ اس عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بعد ہوگا، پس کہنے والے نے کہا کہ کیا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل کی طرح نہ ہوگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بلکہ وہ تو ایک لاکھ 100000 یا اس سے بھی زیادہ ہوں گے۔ پھر عدن ابنین سے لے کر دروب الروم تک قتل و غارتگری ہوگی، اور ایک لشکر مغرب سے نکلے گا اور ایک لشکر مشرق سے نکلے گا پھر یہ آپس میں ”صفین“ نامی زمین پر جنگ کریں گے پھر ان کے درمیان ایک عظیم جنگ ہوگی، پھر یہ دونوں لشکر جدانہ ہوں گے یہاں تک کہ دو فیصلہ کرنے والوں پر راضی ہو جائیں۔

○ ○ ○

۱۰۱. حدثنا بقية والحکم بن نافع وعبد القدوس عن صفوان ابن عمرو قال حدثني أبو المثنى ضمضم الأملوكي عن كعب أنه أتى صفين فلما رأى الحجارة التي على ظهر الطريق وقف ينظر إليها. فقال له صاحب له ما تنظر يا أبا إسحاق. قال

اوجدت نعتها في الكتب أن بني إسرائيل اقتتلوا بها تسع مرات حتى تفانوا وأن العرب سيقتلون بها العاشرة حتى يتفانوا أو يتقاذفون. بالحجارة التي تقاذفت بها بنو إسرائيل.

۱۰۱ ﴿بقیہ اور الحکم بن نافع اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالمثنیٰ مضمم الاطوکی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین پہنچے تو جب انہوں نے راستے پر پڑے پتھر دیکھے تو کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے، ان کے ساتھی نے کہا کہ اے ابواسحاق! آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے ان پتھروں کی صفات کتابوں میں پڑھی ہیں، بے شک بنی اسرائیل نے ان پتھروں کے ذریعہ ایک دوسرے کو نو مرتبہ قتل کیا یہاں تک کہ ان کی طاقت فنا ہو گئی، اب عرب ان کے ذریعہ دسویں مرتبہ لڑیں گے اور ان کی طاقت فنا ہو جائے گی، یا زور پھینک دیئے جائیں گے اُس پتھر کے ساتھ، جس سے بنی اسرائیل کو پھینکا گیا تھا۔

○ ○ ○

۱۰۲. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أبوب عن ابن سيرين. عن أبي الجبل قال تكون فتنة تكون بعدها أخرى ما الأولى في الآخرة إلا كشم السوط يتبعه ذباب السيف ثم تكون فتنة يستحل فيها المحارم كلها تجتمع الأمة على خيرها تأتبه هينا وهو قاعد في بيته.

۱۰۲ ﴿عبدالوہاب ثقفی، ابوب سے، وہ ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالجبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ ہوگا اس کے بعد دوسرا ہوگا، وہ دوسرا پہلے کے سامنے ایسا ہوگا جیسے تلواریں دھار جو کوڑے کے پھل کے بعد ہو، پھر ایک فتنہ ہوگا جس میں ہر حرام کو حلال سمجھا جائے گا، اُمّت اس فتنے کی اچھائی پر جمع ہوگی، وہ فتنہ ہر آدمی پر آسانی سے آئے گا اس حال میں کہ وہ آدمی گھر میں بیٹھا ہوگا۔

۱۰۳. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل عن أبي الوقاص. عن علي رضي الله عنه قال ألا أخبركم بفتنة التمرسل قبل وما فتنة التمرسل. قال لو كان الرجل مقيدا بعشرة أقياد في أهل الباطل ضير بها إلى أهل الحق ولو كان مقيدا بعشرة أقياد في أهل الحق ضير بها إلى أهل الباطل.

۱۰۳ ﴿یحییٰ بن الیمان، سفیان الثوری سے، وہ سلمہ بن کھیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابی الوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں "تمرسل" کے فتنے کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا کہ یہ "تمرسل" کا فتنہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ اگر ایک آدمی دس زنجیروں میں اہل باطل کی قید میں ہو تو اُسے اس فتنہ کے ذریعہ غمزدیا جائے گا

یہاں تک وہ اہل حق تک پہنچ جائے گا، اور اگر وہ اہل حق کی قید میں ہو تو دس زنجیروں میں اسے اس فتنہ کے ذریعہ ضرر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اہل باطل تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۴. حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن محمد بن أبي محمد. عن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسك ستا قبل الساعة أولها وفاة نبيكم صلى الله عليه وسلم قال فبكيت والثانية فتح بيت المقدس والثانية فتنة تدخل كل بيت شعر ومدر والرابعة موتان في الناس كقصاص الغنم والخاسنة أن يفرض فيكم المال حتى يعطي الرجل المائة دينار فيتسخطها والسادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفريسيرون إليكم في ثمانين غاية تحت كل غاية إثنا عشر ألفاً.

۱۰۴. هشيم، يعلى بن عطاء سے، وہ محمد بن ابی محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چھ 6 نشانیاں قیامت سے پہلے گن لینا! پہلی علامت تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہے (حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں خوب رویا) دوسری علامت بیت المقدس کی فتح ہے، تیسری علامت ایک فتنہ ہوگا جو ہر گھر میں داخل ہوگا خواہ وہ گھریالوں سے بنا ہو یا مٹی سے، چوتھی علامت لوگوں میں بکری کے سینے کی بیماری کی طرح دو موتیں ہوں گی، پانچویں علامت تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو 100 دینار دیئے جائیں گے لیکن اس کے باوجود وہ ناراض ہوگا (کہ یہ کم ہیں)۔ چھٹی علامت تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی، وہ تمہاری طرف سے 80 جھنڈوں کے سائے میں آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ 12 ہزار کا لشکر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۵. حدثنا هشيم عن مجالد قال حدثنا الشعبي عن صلة بن زفر. سمع حذيفة بن اليمان وقال له رجل خرج الدجال فقال أما ما كان فيكم أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلا والله لا يخرج حتى يتمنى قوم خروجه ولا يخرج حتى يكون خروجه أحب إلى أقوام من شرب الماء البارد في اليوم الحار وليكونن فيكم أيتها

الامة أربع فتن الرقطاء والمظلّمة وفلانة وفلانة ولتسلمنكم الرابعة إلى الدجال

وليقتلن بهذا الغائط فتنان ما أبالي في أيهما رميت بسهم كنانتی.

۱۰۵ ﴿ہشتم، مجالد سے، وہ شععی سے، وہ صلہ بن زفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ دَجّال نے خروج کر لیا ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک تم میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود ہیں وہ نہیں نکلے گا، اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ایک قوم اس کے نکلنے کی تمنا کرے گی، وہ نہ نکلے گا حتیٰ کہ اس کا نکلنا بعض قوموں کو ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسند ہوگا، اور اے لوگو! تم میں چار فتنے پھوٹیں گے، ایک فتنہ گرمی کے دنوں میں ”الرقطاء“ ہے، دوسرا ”مظلّمہ“ ہے اور تیسرا فلاں فلاں ہے، اور چوتھا فتنہ تمہیں دَجّال کے حوالے کر دے گا، اور اس نشی زمین میں دو جماعتیں جنگ کریں گی، مجھے پرواہ نہیں کہ دونوں میں سے کس پر اپنے ترکش کا تیر چلاؤں۔

○ ○ ○

۱۰۶ . حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجید عن یحیٰ بن سعید قال أخبرنی أبو الزبیر

أن طائوساً أخبره أن رجلاً اعترض لأبي موسى الأشعري. فقال أهذه الفتنة التي

كانت تذكر وذلك حين افترق هو وعمرو بن العاص حين حكما. فقال أبو موسى

ما هذه إلا حيصة من حيصات الفتن وبقيت الرذاح المطبقة من أشرف لها أشرفت

له القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي خير من الساعي

والصامت خير من المتكلم والنائم خير من المستيقظ ما يذكر من انتقاص العقول

وذهاب أحلام الناس في الفتن.

۱۰۶ ﴿عبد الوهاب بن عبد المجید نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے ابو الزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت طاؤس

رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما مصنف بنانے کے بعد جد اہوئے تو ایک شخص نے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے آ کر ان سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہ فتنہ ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے؟ تو حضرت

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ ان فتنوں کی آہٹ میں سے ایک آہٹ ہے، جو اس فتنہ کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ بھی اس

کی طرف جھانکے گا، بیٹھا ہوا شخص اس میں کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا شخص اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے

والا اس میں کوشش کر لے والے سے بہتر ہوگا، خاموش آدمی اس میں بات کرنے والے سے بہتر ہوگا، اور اس میں سویا ہوا اس میں

بیدار سے بہتر ہوگا۔

○ ○ ○

فتنوں میں عقلوں کے کم ہو جانے اور

سمجھدار لوگوں کے ختم ہو جانے کا بیان

۱۰۷. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن لیث بن ابی سلیم قال حدثنی الثقة عن زید بن وہب. عن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تكون فتنۃ تعرج فیہا عقول الرجال حتی ما تکاد تری رجلا عاقلا و ذکر فی الفتنۃ الثالثۃ.

۱۰۷. جریر بن عبد الحمید نے، لیث بن ابی سلیم سے، انہوں نے ثقہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جس میں لوگوں کی عقلیں ختم ہو جائیں گی، اور کوئی عقل مند آدمی نظر نہ آئے گا اور یہ بات آپ ﷺ نے تیسرے فتنے میں ذکر فرمائی۔

○ ○ ○

۱۰۸. حدثنا الولید بن مسلم عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر. عن عمیر بن ہانی عن أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الفتنۃ الثالثۃ فتنۃ الدہیم و یقاتل الرجل فیہا لا یدری علی حق یقاتل أم علی باطل.

۱۰۸. الولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیسرا فتنہ ”دہیم“ کا فتنہ ہوگا، لانے والے شخص کو ظلم نہ ہوگا کہ وہ حق پر لڑ رہا ہے یا باطل پر۔

○ ○ ○

۱۰۹. حدثنا مروان بن معاویۃ الفزاری حدثنا أبو مالک الأشجعی حدثنا ربیع بن حراش. عن حذیفہ بن الیمان قال تعرض الفتن علی القلوب کعرض الحصیر قال الفزاری الحصیر الطریق لای قلب ابکرھا نکت فیہ نکتۃ بیضاء وای قلب اشربھا نکت فیہ نکتۃ سوداء حتی تصیر القلوب إلی قلبین قلب أبيض مثل الصفا لا یضرہ فتنۃ ما دامت السموات والأرض والآخر مرہاد أسود کالکوز مجخیا وقال بیدہ ہکذا منکوسا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا إلا ما اشرب من ہواہ وإن من دون ذلک بابا مغلقا وإن ذلک الباب رجل یوشک أن یقتل أو یموت حدیث لیس بالأغلیط.

۱۰۹. مروان بن معاویہ الفزاری، ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے ربیع بن حراش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے دلوں کی طرف راہ بنائیں گے، جو دل اس فتنہ کا انکار کرے گا تو اس کے دل میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا۔ جو دل اس فتنے کو جذب کر لے گا اس میں ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دو قسمیں

ہو جائیں گے، ایک تو سنگ مرمر کی طرح سفید دل، اُسے جب تک آسمان زمین باقی ہیں فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا اور دوسرا ٹیڑھا، سیاہ دل ہوگا، جیسا کہ ٹیڑھا لوٹا ہو، نہ وہ کسی اچھائی کو جانے گا اور نہ کسی بُرائی کا انکار کرے گا صرف نفسانی خواہشات کے پیچھے چلے گا اور ان فتنوں سے پہلے ایک بندہ روازہ ہے اور یہ دروازہ ایک آدمی ہے، قریب ہے کہ وہ قتل کر دیا جائے یا مَر جائے، یہ حدیث ہے، کوئی قصے کہانیاں نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۱۰. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن منصور عن سالم بن ابی الجعد. عن حذیفہ بن الیمان قال إن الفتنة إذا كانت عرضت على القلوب فأى قلب أنكرها أول مرة يكتب فيه نقطة بيضاء وأى قلب لم ينكرها يكتب فيه نقطة سوداء ثم تكون فتنة فتعرض على القلوب فإن أنكرها الذى أنكرها أول مرة نكتت فيه نقطة بيضاء وإن لم ينكرها الذى لم ينكرها أول مرة نكتت فيه نقطة سوداء ثم تكون فتنة فتعرض على القلوب فإن أنكرها الذى أنكره مرتين نكتت فيه نقطة بيضاء واشتد وصفى فلم يضره فتنة أبدا وإن لم ينكرها الذى لم ينكرها فى المرتين الأوليين نكتت فيه سوداء فاسود قلبه كله وأرباد ثم نكس فلم يعرف معروفا ولم ينكر منكرا.

۱۱۰. جریر بن عبد الحمید منصور سے، وہ سالم بن ابوالجعد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنہ دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی بار ہی اس کا انکار کر دیا تو اس میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، اور جس دل نے اس کا انکار نہ کیا اس پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، پھر اور فتنہ ہوگا جو دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی بار اس کا انکار کیا تھا اس نے دوبارہ بھی اس کا انکار کیا تو اس دل پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، اور جس دل نے پہلی بار اس کا انکار نہ کیا تھا اس نے اب کے بار بھی اس کا انکار کیا تو اس دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، پھر فتنہ ہوگا اور دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی دو مرتبہ اس کا انکار کیا تھا اس نے اب بھی اس کا انکار کیا تو اس پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، جو بہت زیادہ صاف اور شفاف ہوگا پس اس دل کو فتنہ کبھی بھی ضرر نہ پہنچائے گا، اور اگر جس دل نے پہلے دو بار اس کا انکار نہ کیا تھا اس نے اب کے بار بھی اس کا انکار نہ کیا تو اس دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، وہ دل پورا کا پورا سیاہ ہو جائے گا اور پھر وہ اندھا ہو جائے گا نہ کسی اچھائی کو اچھا جانے گا، اور نہ کسی بُرائی کو بُرا جانے گا۔

○ ○ ○

۱۱۱. حدثنا سفیان عن ابی ہارون المدینی قال. قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم إذا رأيتم المعروف منكرا والمنكر معروفا. قالوا وإن ذلك لكائن يا رسول الله. قال نعم.

۱۱۱. سفیان کی روایت ہے کہ حضرت ابی ہارون المدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ تمہارے کیا حالت ہوگی جب تم دیکھو گے کہ اچھائی برائی بن گئی ہے اور برائی اچھائی بن گئی ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ حالت آنے والی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔

○ ○ ○

۱۱۲. حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية. عن أبي ثعلبة الخشني

قال من أشراط الساعة أن تنقص العقول وتعرب الأرحام ويكثر الهم.

۱۱۲ عبد القدوس نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ ابی ثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ عقلیں کم ہو جائیں گی، اور سمجھدار لوگ گزر جائیں گے، اور غم زیادہ ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۳. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية. عن كثير بن مرة

الحضرمي أبي شجرة. عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم ليفشين أمتي بعدى فتن يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۱۳ الحكم بن نافع، سعید بن سنان سے، وہ، ابی الزاہریہ سے وہ کثیر بن مرہ الحضرمی ابی الشجرہ سے روایت کرتے

ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے۔ جس میں آدمی کا دل مَر جائے گا جیسے کہ اس کا بدن مَر جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۱۴. حدثنا بقیة بن الوليد وأبو اليمان جميعا عن حريز بن عثمان. عن أبي الزاهرية قال

إذا قذف قوم بفتنة فلو كان فيهم أنبياء لا فتنوا ينزع من كل ذي عقل عقله ومن كل ذي

رأى رأيه ومن كل ذي فهم فهمه فيمكثون ما شاء الله فإذا بدا لله رد عليهم عقولهم

ورأيهم وفهمهم فيتلهفوا على ما فاتهم. وقال بقیة على ما كان منهم.

۱۱۴ بقیہ بن الولید اور ابو الیمان نے، حریز بن عثمان سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ جب کوئی قوم فتنے میں مبتلا کی جاتی ہے اگر بالفرض ان میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بھی ہوں تو وہ بھی آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں ہر ذی عقل سے اس کی عقل اور ہر ذی رائے سے اس کی رائے اور ہر ذی فہم سے اس کی سمجھ سلب (یعنی چھین

لی جاتی ہے) کر لی جاتی ہے، پھر وہ اس حالت پر جب تک اللہ چاہے باقی رہتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ مناسب سمجھتے ہیں تو ان

پر ان کی عقلیں ان کی رائے ان کی سمجھ لوٹا دیتے ہیں۔ لوگ ان چیزوں پر جو ان سے چھین لی گئیں۔ یا ان کاموں پر جو ان سے

ہوئے تھے افسوس کرتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يونس عن الحسن. عن أبي موسى الأشعري رضي

اللہ عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرجا بین یدی الساعة حتی یقتل الرجل جاره وأخاه وابن عمه. قالوا ومعنا عقولنا یومئذ. قال تنزع عقول اکثر اهل ذلك الزمان ویخلف لها همیاء من الناس بحسب احدهم انه علی شیء ولس علی شیء.

۱۱۵ ﴿ عبدالوہاب الثقفی نے، یونس سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے ہونے والی قتل و غارتگری کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جس میں آدمی اپنے پڑوسی اور بھائی اور چچا زاد بھائی کو قتل کرے گا، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا اس زمانے میں ہمارے پاس ہماری عقلیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی، اور اس کے بدلے ان میں سے ہر ایک خود کو کسی موقف پر سمجھے گا حالانکہ وہ کسی چیز پر (بھی) نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۶. حدثنا ابن المبارک عن الفضالة بن الحسن عن أسيد بن المششم بن معاوية قال. سمعت أبا موسى الأشعري نحوه ولم يذكر فيه النبي صلی اللہ علیہ وسلم إلا فی آخره كما عهد إلینا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم.

۱۱۶ ﴿ ابن المبارک نے، المبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ اسید بن المششم بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری سے سنی ہے لیکن انہوں نے اُسے نبی ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا تھا، ہاں آخر میں کہا تھا کہ جیسے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی۔

○ ○ ○

۱۱۷. حدثنا ابن المبارک عن الحسن قال. قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أخاف عليكم فتنا كأنها الدخان يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۱۷ ﴿ ابن المبارک نے، مبارک سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تم پر فتنوں کا اندیشہ ہے جو دھوئیں کی طرح ہوں گے، اس میں آدمی کا دل ایسے مر جائے گا جیسا کہ اس کا جسم مر جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۱۸. حدثنا بقیة بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مریم. عن أبي ذر عبد الرحمن بن فضالة قال لما قتل قابيل هابيل مسخ الله عقلاه وخنق فؤاده فلم یزل تائها حتى مات.

۱۱۸ ﴿ بقیہ بن الولید نے، ابی بکر بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ ابوذر عبدالرحمن بن فضالہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا اور اس کے دل کو چھین لیا، پھر وہ ہمیشہ پریشان رہتا اور پریشانی کی حالت میں مر گیا۔

○ ○ ○

۱۱۹. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن جابر عن عامر. عن حذيفة قيل له أي الفتن أشد.

قال أن تعرض على قلبك الخير والشر فلا تدري أيهما تركب.

۱۱۹ ابن مہدی، سفیان سے، وہ جابر سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کونسا فتنہ سخت ہوگا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ جس میں تیرے دل پر اچھائی اور بُرائی پیش کی جائے گی پس تجھے سمجھ نہ آئے گی کہ ان میں سے کس کو اختیار کرنا چاہئے۔

○ ○ ○

۱۲۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار. عن حذيفة قال يأتي

على الناس زمان يصبح الرجل بصيرا ويمسى وما يبصر بشفرة.

۱۲۰ عیسیٰ بن یونس نے الأعمش سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی صبح کو صاحب بصیرت ہوگا اور شام کو بے بصیرت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۱. حدثنا إبراهيم بن محمد الفزاري عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير. عن ابن

مسعود قال هذه فتن قد أطلت كقطع الليل المظلم كلما ذهب منها رسل جاء رسل

يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۲۱ ابراہیم بن محمد الفزاری نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح تم پر آئیں گے، جب ان میں سے ایک حصہ ختم ہوگا دوسرا آ جائے گا، اس میں آدمی کا دل ایسے مَر جائے گا جیسے اس کا بدن مَرتا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۲. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل. سمع أبا موسى يقول يا أيها الناس

إنها فتنة باقرة تدع الحليم فيها كأنما ولد أمس تأتیکم من مامنکم کداء البطن لا تدري

أني تؤتى.

۱۲۲ ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ فتنے نگل جانے والی گائیں ہیں، یہ فتنے عظمند آدمی کو ایسا کر دیں گے گویا کہ وہ گذشتہ کل پیدا ہوا ہو، یہ فتنے تمہاری آمن کی جگہوں میں آ جائیں گے جیسے پیٹ کی بیماری، جس کا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں سے آئی ہے۔

○ ○ ○

۱۲۳. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية. عن أبي ثعلبة الخشني

قال أبشروا بدنيا عريضة تأكل إيمانكم فمن كان منكم يومئذ على يقين من ربه أنه فتنة

بیضاء مسفرة ومن كان منكم على شك من ربه آتته فتنة سوداء مظلمة لم لم يبال الله في
ای الاودية سلك.

۱۲۳۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ النخعی رحمہ
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیش والی دنیا پر خوش ہو جاؤ جو تمہارے ایمان کو کھا جائے گی۔ جو شخص ان دنوں میں اپنے رب کی طرف سے
یقین پر ہو تو اس پر سفید روشن فتنہ آئے گا، اور جو اپنے رب کی طرف سے شک میں ہو تو اس پر سیاہ تاریک فتنہ آئے گا، پھر اللہ تعالیٰ
پرواہ نہ کرے گا کہ آدمی کس وادی میں جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴۔ حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن سنان عن أبی الزاہریة. عن کثیر بن مرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علامات البلاء وأشرط الساعة أن تعرب العقول
وتنقص الأحلام ويكثر الهم وترفع علامات الحق ويظهر الظلم.

۱۲۴۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کثیر بن مرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مصائب کی نشانیوں اور قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ عقلیں ختم ہو
جائیں گی، اور سمجھدار لوگ کم ہو جائیں گے، اور غم زیادہ ہو جائیں گے اور حق کی علامات اٹھ جائیں گی، اور ظلم ظاہر ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۵۔ حدثنا أبو أسامة عن الأعمش قال حدثني منذر الثوري عن عاصم بن ضمرة. عن
علي رضي الله عنه قال في الفتنة الخامسة العمياء الصماء المطبقة يصير الناس فيها
كالبهائم.

۱۲۵۔ ابوالسامہ، الأعمش سے، وہ منذر الثوری سے، وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی
طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچواں فتنہ آنے والا ہوگا، بہرا، اور کمبل چھا جانے والا ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو
جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۶۔ حدثنا أبو ثور وعبد الرزاق عن معمر عن طارق عن منذر الثوري عن عاصم بن
ضمرة. عن علي رضي الله عنه قال في الفتنة الخامسة العمياء الصماء المطبقة
يصير الناس فيها كالبهائم.

۱۲۶۔ ابو ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے عاصم
بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچواں فتنہ آنے والا ہوگا، بہرا، اور کمبل چھا جانے
والا ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۷. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو السبباني عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفتن الرابعة تعرك فيها امتي عرك الأديم يشتد فيها البلاء حتى لا يعرف فيها المعروف ولا ينكر فيها المنكر.

۱۲۷. ضمروہ بن ربیعہ نے، یحییٰ بن ابی عمرو السببانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چوتھا فتنہ میری امت میں یوں سراپت کر جائے گا جیسے زمین میں پانی جذب ہو جاتا ہے، اس میں ایسی سخت آفت ہوگی جتنی کہ اچھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی نہ سمجھا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۸. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ضرار بن عمرو عن إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة عن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تأتاكم من بعدى أربع فتن فالرابعة منها الصماء العمياء المطبقه تعرك الأمة فيها بالبلاء عرك الأديم حتى ينكر فيها المعروف ويعرف فيها المنكر تموت فيها قلوبهم كما تموت أبدانهم.

۱۲۸. یحییٰ بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو سے، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے، انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم پر چار فتنے آئیں گے، چوتھا فتنہ بہرا، اندھا، اور چھٹا جانے والا ہوگا، وہ فتنہ میری امت میں آزمائشوں کے ساتھ سراپت کر جائے گا، جیسے پانی زمین میں سراپت کر جاتا ہے اس میں اچھائی کو بُرائی اور بُرائی کو اچھائی سمجھا جانے لگے گا، اس میں لوگوں کے دل مُردہ ہو جائیں گے، جیسے کہ ان کے بدن مُردہ ہو جاتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۲۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عدي بن ثابت عن زر بن حبیش عن حذيفة بن اليمان قال لوددت أن عندى مائة رجل قلوبهم من ذهب فاصعد على صخرة فأحدثهم حديثاً لا يضرهم فتنه بعده أبداً لم أذهب فلا أراهم ولا يرونى.

۱۲۹. ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سو 100 آدی ہوں جن کے دل سونا ہوں (یعنی بہت زیادہ پرہیزگار اور علم کے طلب کرنے والے ہوں پھر) میں ایک چٹان پر چڑھ کر انہیں حدیثیں سناؤں جس کے بعد انہیں فتنہ کبھی نقصان نہ پہنچا پائے گا، پھر میں چلا جاؤں، نہ میں انہیں دیکھوں اور نہ وہ مجھے دیکھیں۔

○ ○ ○

۱۳۰. حدثنا ابن المبارك عن زائدة بن قدامة عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار.

عن حذیفہ قال إن الفتنة تعرض على القلوب فأى قلب أشربها نكتت فيه نكتة سوداء وأى قلب أنكرها نكتت فيه نكتة بيضاء فمن أحب منكم أن يعلم أصابته الفتنة أم لا فلينظر فإن رأى حلالا كان يراه حراما أو حراما كان يراه حلالا فقد أصابته. قال وقال حذیفہ ان الرجل ليصبح بصيرا يمسي ما يبصر بشعره.

۱۳۰ ﴿ ابن المبارک نے زائدہ بن قدامہ سے، انہوں نے الاحمد سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنے دلوں پر پیش کئے جائیں گے، پھر جس دل نے اُسے جذب کیا تو اس پر ایک سیاہ ٹکڑہ لگا دیا جاتا ہے، اور جو دل ان سے انکار کرے گا اس پر سفید ٹکڑہ لگا دیا جاتا ہے، پس جو یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ فتنہ میں مبتلا ہے یا نہیں تو وہ دیکھے اگر وہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال سمجھنے لگا ہے تو وہ فتنہ میں مبتلا ہو چکا ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک ایک آدمی صبح کو صاحب بصیرت ہوگا اور شام کو بے بصیرت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۱. حدثنا أبو عمر البصري عن أبي بيان المعافري. عن تبع عن كعب قال إذا كان سنة ستين ومائة انتقص فيها حلم ذوى الأحلام وراى ذوى الراى.

۱۳۱ ﴿ ابو عمر البصری نے ابی بیان المعافری سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب ایک سو ساٹھ 160 ہجری ہوگی تو اس میں عقلمندوں کی عقل اور اہل رائے کی رائے میں خرابی شروع ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۳۲. حدثنا هشيم أخبرنا سيار عن الشعبي. عن حذيفة بن اليمان قال الفتنة حق وباطل يشبهان فمن عرف الحق لم تضره الفتنة.

۱۳۲ ﴿ ہشیم نے سيار سے، انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ میں حق و باطل مشتبہ ہو جاتے ہیں پھر جس نے حق کو پہچان لیا اسے فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۳. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال حدثنا أسيد بن المششم. عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة بين يدي الساعة. قال قلت ولينا كتاب الله. قال وليكم كتاب الله. قال قلت ومعنا عقولنا. قال ومعكم عقولكم.

۱۳۳ ﴿ ہشیم نے، یونس سے، وہ الحسن سے، وہ اسید بن المششم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے واقع ہونے والے فتنے کا ذکر ارشاد فرمایا، میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ہمارے عقلیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس تمہاری عقلیں بھی ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۳. حدثنا هشيم عن السياني عن الشعبي أخبرنا هزيل بن شرحبيل أن أبا مسعود الأنصاري جاء إلى حذيفة بن اليمان. فقال أخبرنا بأمر نأخذ به بعدك. فقال حذيفة إن الضلالة حق الضلالة إن تعرف ما كنت تنكرو تنكروا ما كنت تعرف فانظر الذي أنت عليه اليوم فتمسك به فإنه لا يضرک فتنة بعد.

۱۳۳. هشیم، السیانی سے، وہ الشعبي سے، وہ ہزیل بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابو مسعود الانصاری حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں بتاؤ کہ ہم آپ کے بعد کس معاملے کو پکڑیں؟ بے شک گمراہی واقع ہوگی، مگر اسی یہ ہے کہ تجھے معروف منکر دکھائی دے گا اور منکر معروف دکھائی دے گا، اپنی آج کل کی حالت کو خوب دیکھ لے! اور اسے لازم پکڑ لے! بے شک تجھے اس کے بعد فتنہ ضرور نہ پہنچائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵. حدثنا ابن مهدي عن سفیان عن جابر عن عامر قال سئل حذيفة أي الفتن أشد. قال تعرض على قلبك الخير والشر فلا تدري أيهما تر كب.

۱۳۵. ابن مہدی، سفیان سے وہ جابر سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کونسا فتنہ سب سے زیادہ سخت ہوگا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرے دل پر خیر اور شر پیش کیا جائے گا پس تجھے سمجھ نہ آئے گی کہ کس کو اختیار کروں!!!

○ ○ ○

۱۳۶. حدثنا ضمرة عن إبراهيم بن أبي عبلة قال. بلغني أن الساعة تقوم على أقوام أحلامهم أحلام العصفير.

۱۳۶. ضمیرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ابی عبلة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت ایسے عقل والوں پر قائم ہوگی جن کی عقلیں چڑیوں کی عقل جیسی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن قيس بن راشد عن أبي جحيفة. عن علي رضي الله عنه قال أقل ما تغلبون عليه من الجهاد الجهاد بأيديكم ثم الجهاد بالسنتكم ثم الجهاد بقلوبكم فإي قلب لم يعرف المعروف ولا ينكر المنكر جعل أعلاه أسفله.

۱۳۷. ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ قیس راشد سے، وہ ابی جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے جہاد میں کی آتی جائے گی، پہلے جہاد ہاتھوں کے ساتھ ہوگا پھر جہاد تمہارے زبانوں کے ساتھ ہوگا پھر جہاد تمہارے دلوں کے ساتھ ہوگا پس جس دل نے اچھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی نہ جانا اس کے اوپر کو نیچے کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸. حدثنا ابن مهدي عن سفیان عن زبيد عن الشعبي عن أبي جحيفة. عن علي قال إذا

كان القلب لا يعرف معروفًا ولا ينكر منكراً فاجعل أعلاه أسفله.

۱۳۸ ابن مہدی، سفیان سے، وہ زبید سے، وہ الشعمی سے، وہ ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دل اچھائی کو اچھائی اور برائی کو برائی نہ سمجھے تو وہ اُلٹ جاتا ہے، اس کے اوپر کے حصے نیچے کر دیا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۹. حدثنا ابن مہدی عن اسرائیل عن حکیم بن جبیر عن ابی البختری. عن ابی مسعود قال ما ظنکم بالقلب إذا نکس.

۱۳۹ ابن مہدی، اسرائیل سے، وہ حکیم بن جبیر سے، وہ ابو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا خیال ہے دل کے بارے میں؟ جب اسے پلٹ دیا جائے؟

○ ○ ○

۱۴۰. حدثنا بقیۃ عن صفوان بن عمرو قال حدثنی من سمع. عید اللہ بن بسر یقول کان یقال کیف أنتم إذا رأيتم العشرین رجلاً أو أكثر لا يرى فیہم رجل یہاب فی اللہ تعالی من رخص فی تمنی الموت أما یفشوا فی الناس من البلاء والفتن.

۱۴۰ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث بتائی ہے جس نے عبد اللہ بن بسر سے سنی تھی، حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میں 20 یا اس سے زائد آدمی ہو گئے، اور ان میں کوئی ایسا نظر نہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

جب لوگوں میں فتنے اور مصائب پھیل

جائیں تو اس وقت موت کی تمنا کرنے کی رخصت و اجازت ہے

۱۴۱. حدثنا محمد بن الحارث البحرانی عن محمد بن عبد الرحمن البیلمانی عن أبیہ. عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل علی القبر فیقول لوددت أنى مکان صاحبه لما یلقى الناس من الفتن.

۱۴۱ محمد بن الحارث البحرانی نے محمد بن عبد الرحمن البیلمانی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی کا گورقبر پر ہوگا پس وہ کہے گا بوجہ ان فتنوں کے جو لوگوں کی طرف سے اُسے پہنچے ہوں گے، میں چاہتا ہوں کہ کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں ہوتا !!!

○ ○ ○

۱۳۲. حدثنا ابن وهب عن يونس قال حدثني أبو حميد مولى مسافع قال. سمعت أبا هريرة

رضي الله عنه يقول إيايتم عليكم يوم يمشي أحدكم إلى قبر أخيه فيقول يا ليتني مكانه.

۱۳۲. ابن وهب، یونس سے، وہ ابو حمید مولى مسافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ ضرور تم پر ایسا دور آئے گا کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کی قبر پر گزرے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں اس کی جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۳۳. حدثنا ابن سريدي وو كيع عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء. عن عبد

الله قال يأتي على الناس زمان يأتي الرجل القبر فيضطجع عليه فيقول يا ليتني مكان

صاحبه ما به حبا للقاء الله ولكن لما يرى من شدة البلاء.

۱۳۳. ابن مہدی اور وکیع نے، سفیان سے، وہ سلمہ بن کھیل سے، وہ ابی الزعرائی سے روایت کرتے ہیں کہ

عبداللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک آدمی کسی قبر پر آئے گا اور اس پر لیٹ جائے گا اور کہے گا کہ مے کاش! میں اس صاحب قبر کی جگہ ہوتا، وہ یہ بات اس وجہ سے نہیں کہے گا کہ اے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق ہے لیکن یہ بات وہ مصائب کی سختی کی وجہ سے کہے گا۔

○ ○ ○

۱۳۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال. قال ابو هريرة رضي الله عنه قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يدرك الرجل بقبر أخيه فيقول يا ليتني

مكانك.

۱۳۴. عبد الرزاق سے، وہ معمر سے، وہ الزہری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی اپنے بھائی کی قبر پر گزرے گا اور کہے گا کہ اے کاش! میں تیری جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۳۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحيى بن سعيد قال أخبرني الزبرقان. عن أبي هريرة

قال ليأتين على الناس زمان الموت فيه أحب الي أحدهم من الغسل بالماء البارد في اليوم

القائظ ثم لا يموت.

۱۳۵. عبد الوہاب الثقفی، یحییٰ بن سعید سے، وہ الزبرقان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں انہیں موت سخت گرمی کے روز میں پانی سے غسل کرنے سے زیادہ محبوب ہوگی پھر بھی وہ نہ مرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم. عن عبد الله قال ليأتين على الناس

زمان یجیء الرجل القبر فیتمرغ علیہ کما تتمرغ الدابة یتمنی ان یکون فیہ مکان صاحبہ
لیس بہ حبا للقاء اللہ یعنی لما یری من البلاء.

۱۳۶ ﴿ ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا
جس میں ایک آدمی قبر پر جا کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے، وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر میں صاحب
قبر کی جگہ ہوتا، یہ آرزو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق سے نہیں کرے گا بلکہ مصائب دیکھنے کی وجہ سے کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷. حدثنا ابن مہدی عن سفیان عن الأعمش عن ابراہیم عن عبد اللہ نحوه.

۱۳۷ ﴿ ابن مہدی، سفیان سے، وہ الأعمش سے، وہ ابراہیم سے، وہ عبد اللہ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔
(لیکن ہم ذکر کئے دیتے ہیں "واحدی")

عبد اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں ایک آدمی قبر پر جا کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ
پوٹ ہوتا ہے، وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا، یہ آرزو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق میں نہیں کرے
گا بلکہ مصائب دیکھنے کی وجہ سے کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸. حدثنا أبو معاویة عن الأعمش عن أبي صالح. عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة

حتى یأتی الرجل القبر فیتمرغ علیہ کما تتمرغ الدابة یتمنی ان یکون مکان صاحبہ.

۱۳۸ ﴿ ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ ابی صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر پر آ کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور آرزو کرے
گا کہ وہ اس قبر والے کی جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۳۹. حدثنا جنادة بن عيسى الأزدي وأبو أيوب عن أرطاة بن المنذر. عن أبي عذبة

الحضرمی قال ان طال بكم عمر فیوشک بالرجل منکم ان یأتی قبر اخیه فیتمعک علیہ

ویقول یا لیتنی. کنت مکانک قد. نجوت قد نجوت. فقال غلام حدث من القوم وعم

ذاک یا ابا عذبة. قال تدعون إلی عدو من ناحیة فبینما أنتم کذلک إذ دعیت إلی عدو

آخر فلا تدرون إلی ای عدو کم تنفرون فیومئذ یکون ذلک.

۱۳۹ ﴿ جنادہ بن عیسیٰ الازدی اور ابو ایوب نے، ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ابی عذبة الحضرمی رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے تھے اگر تمہاری عمر تراز ہوئی تو تو دیکھے گا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی قبر پر آ کر اس پر لوٹ پوٹ ہونے لگے
اور کہے کہ اے کاش! (یہ جگہ) میری جگہ ہوتی، بے شک تو نے نجات پالی، بے شک تو نے نجات پالی، قوم کے ایک کم سن لڑکے نے

پوچھا کہ اے ابو عذہ یہ کب ہوگا؟ تو حضرت ابو عذہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہیں ایک طرف کے دشمن کی طرف بلایا جائے گا تم اسی حال میں ہو گے کہ تمہیں دوسرے دشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہاری سمجھ میں نہ آئے گا کہ کس دشمن کی جانب تم بڑھو، پس اس وقت یہ حالت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۰. حدثنا بقية وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عمرو بن سليم الحضرمي. عن أبي عذبة الحضرمي قال إن طال بكم عمر قليل فليوشك بالرجل أن يأتي قبر حميمه فيسمعك عليه يقول يا ليتني مكانك قد نجوت قد نجوت فدكر نحو الحديث الأول.

۱۵۰ بقیہ اور عبد القدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن سلیم الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو عذہ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تمہاری عمر ذرا زیادہ دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے دوست کے قبر پر جا کر اس پر لوث پوٹ ہوگا اور کہے گا کہ اے کاش! میں تیری جگہ ہوتا، بے شک تُو نے نجات پالی، بے شک تُو نے نجات پالی، پس باقی حدیث اُوپر والی حدیث کی طرح ہے (یعنی) قوم کے ایک کم سن لڑکے نے پوچھا کہ اے ابو عذہ یہ کب ہوگا؟ تو حضرت ابو عذہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہیں ایک طرف کے دشمن کی طرف بلایا جائے گا تم اسی حال میں ہو گے کہ تمہیں دوسری دشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہیں سمجھ میں نہ آئے گا کس دشمن کی جانب تم بڑھو، پس اس وقت یہ حالت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۱. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مریم عن المشيخة. عن كعب قال يوشك أن يستصعب البحر حتى لا تجرى فيه جارية ويستصعب البر حتى لا يستطيع أحد ياوي إلى بيت.

۱۵۱ بقیہ بن الولید نے ابی بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے المشیخہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ سمندر سخت ہو جائیں گے، حتیٰ کہ اس میں کشتیاں نہ چل سکیں گی، اور خشکی اتنی سخت ہو جائے گی کہ کسی میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ گھر میں پناہ پالے۔

○ ○ ○

۱۵۲. حدثنا ابن وهب ورشدین جميعا عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن أبي عبد الرحمن الحبلي. عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما قال لياتين على الناس زمان يتمنى المرء أنه في فلك مشحون هو وأهله يموج بهم في البحر من شدة ما في الأرض من البلاء.

۱۵۲ ابن وہب اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے ابی عبد الرحمن الحبلی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ آدمی تمنا کرے، گا کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک بھری ہوئی کشتی میں ہو، جو انہیں لئے سمندر میں موجیں مار رہی ہو، اور یہ تمنا ان مصائب کی وجہ سے ہوگی جو زمین پر ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن حفص بن الوليد عن هلال بن عبد الرحمن القرشي. عن عبد الله بن عمرو سمعه يقول يأتي على الناس زمان يتمنى الرجل ذو الشرف والمال والولد الموت مما يرى من البلاء من ولائهم.

۱۵۳۔ رشدين، ابن لہیعہ سے، وہ حفص بن الولید سے، وہ ہلال بن عبد الرحمن القرشی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک معزز، مالدار، صاحب اولاد و شخص بھی سبھی ان کی تفتیشوں کی وجہ سے موت کی تمنا کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۴۔ حدثنا ابو السفيرة وبقة عن صفوان بن عمرو عن عمرو بن قيس السكوني عن عاصم بن حميد. عن معاذ بن جبل رضى الله عنه قال لن تدروا من الدنيا الا لبلاء وفتنة ولن يزداد الامر الا شدة ولن تروا من الأئمة الا غلظة ولن تروا أمرا يهرلكم الا حقره بعده أشد منه.

۱۵۴۔ ابوالمغیرہ اور بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن قیس السکونی سے، انہوں نے عاصم بن حمید سے روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ہرگز نہ دیکھو گے دنیا سے مگر مصائب اور فتنے، اور ہر کام میں سختی، دگی اور تم اپنے علم انوں سے سختی کے علاوہ کچھ نہ دیکھو گے، اور جس مصیبت کو تم بولناک سمجھو گے اس کے بعد تم جو مصیبت دیکھو گے تو اس کے مقابلے میں تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی۔

○ ○ ○

۱۵۵۔ حدثنا محمد بن حسين عن هشام عن محمد. عن أبي هريرة رضى الله عنه قال يوشك أن يكون الموت أحب إلى العلماء من الذهبية الحمراء.

۱۵۵۔ محمد بن حسین نے ہشام سے، انہوں نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غمگین اہل علم کو موت سرخ سونے سے زیادہ پسند ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۶۔ حدثنا حسين بن حسن البصري عن ابن عون. عن عمير بن إسحاق قال كنا نتحدث أن أول ما يرفع عن الناس الألفة.

۱۵۶۔ حسین بن حسن البصری نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم باہم کہا کرتے تھے کہ سب باہمی محبت اٹھالی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۵۷۔ حدثنا ابن مبارك عن معمر عن إسحاق بن راشد عن عمرو بن وابصة الأسدي عن أبيه. عن ابن مسعود رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر

فتنة. فقلت يا رسول الله متى ذلك. فقال إذا لم يأمن الرجل جليسه.

۱۵۷۔ ابن مبارک، معمر سے وہ، اسحاق بن راشد سے، وہ عمرو بن رابصہ الاسدی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے سنا، تو میں نے عرض کیا کہ یہ کب واقع ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان اپنے ہم مجلس سے محفوظ نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۵۸۔ حدثنا وكيع عن مالك بن مغول. عن الحكم بن عتيبة قال كان يأتي على الناس زمان لا يقر فيه عين الحكم.

۱۵۸۔ وکیع نے مالک بن مغول سے روایت کی ہے کہ الحکم بن عتیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دانا شخص کی آنکھیں بھی اس میں ٹھنڈی نہ ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۵۹۔ حدثنا ابن عيينة وابن فضيل جميعا عن حصين عن سالم بن أبي الجعد. عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال إذا رأيتم الدم يسفك بغير حقه والمال والمال يعطى على الكذب وظهر الشك والتلاعن وكانت الردة فمن استطاع أن يموت فليمت.

۱۵۹۔ ابن عیینہ اور ابن فضیل نے حصین سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم ناحق خون ریزی ہوتے ہوئے دیکھو، اور جھوٹ پر مال کا دیا جانا دیکھو، اور شک اور ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا، اور دین سے مرتد ہونا ظاہر ہو جائے، اس وقت تم میں سے جو مر سکتا ہے وہ مر جائے تو بہتر ہے۔

○ ○ ○

۱۶۰۔ حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة. سمع أبا هريرة يقول يوشك أن يأتي على الناس زمان يكون الموت أحب إلى العالم من الذهبه الحمراء.

۱۶۰۔ عیسیٰ بن یونس نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ موت، علم والے کو سرخ سونے سے بھی زیادہ پسند ہوگی۔

○ ○ ○

۱۶۱۔ حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن الأعمش عن زيد بن وهب. سمع عبد الله أن الفتنة وقفات وبعثات فمن استطاع أن يموت في وقفاتها فليفعل.

۱۶۱۔ ابن مہدی، سفیان سے، وہ الأعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے کے درمیان کچھ وقفہ ہوگا پھر وہ اٹھ جائے گا۔ پھر جو فتنوں کے درمیان ہونے والے وقفوں میں مر سکتا ہے تو وہ مر جائے۔

○ ○ ○

۱۶۲. قال سفیان وأخبرنا الحارث بن حصيرة عن زيد بن وهب عن حذيفة قال وقفاتها إذا غمد السيف وبعثاتها إذا سل السيف.

۱۶۲ ﴿﴾ سفیان نے الحارث بن حصیرہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے درمیان وقفہ جب ہوگا جب تلوار کو نیام میں ڈال دیا جائے، اور فتنوں کا اٹھنا جب ہوگا جب تلوار کو نیام سے کھینچ لیا جائے۔

○ ○ ○

۱۶۳. حدثنا ابن مبارک عن زائدة عن الأعمش عن زيد بن وهب. عن حذيفة قال للفتنة وقفات وبعثات فمن استطاع منكم أن يموت في وقفاتها فليفعل.

۱۶۳ ﴿﴾ ابن مبارک، زائدہ سے، وہ الأعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے درمیان کچھ وقفہ ہوگا پھر وہ فتنے دوبارہ سر اٹھائیں گے، پس جو فتنوں کے مابین ہونے والے وقفوں میں مر سکتا ہے تو مر جائے۔

○ ○ ○

۱۶۴. حدثنا أبو خالد الأحمر سليمان بن حيان الكوفي عن عاصم الأحول عن أبي عثمان قال كنا عند عبد الله بن مسعود جلوسا إذا وقع عليه خرؤ عصفور فقال ها بأصبعه ثم قال لموت ولدى وأهلى أهون على من هذا. قال فو الله ما درينا ما أراد بذلك حتى وقعت الفتن فقلنا هذا حذر عليهم.

۱۶۴ ﴿﴾ ابو خالد الاحمر سليمان بن حيان الكوفي نے عاصم الاحول سے روایت کی ہے کہ ابو عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ان پر کہیں سے چڑیا کی بیٹ آ پڑی، انہوں نے اسے اپنی انگلی کے اشارے سے ہٹا دیا، پھر فرمانے لگے کہ میرے بچوں اور گھر والوں کی موت اس چڑیا کی بیٹ سے بھی میرے نزدیک زیادہ معمولی ہے، حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم نہ سمجھ پائے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد اس بات کرنے سے کیا تھا، حتیٰ کہ فتنے پھوٹ پڑے پھر ہم سمجھے کہ گھر والوں کی موت کی چاہت اس فتنے میں پڑنے کے ڈر سے تھی۔

○ ○ ○

۱۶۵. حدثنا ابن مبارک عن المبارك بن فضالة عن الحسن سمعه يقول أخبرني أبو الأحوص قال. دخلنا على ابن مسعود وعنده بنون له غلمان كأنهم الدنانير حسنا فجعلنا نتعجب من حسنهم فقال عبد الله كأنكم تغيطونني بهم. قلنا والله إن مثل هؤلاء غبط بهم الرجل المسلم لرفع رأسه إلى سقف بيت له قصير وقد عشت فيه الخطاف وباض فيه فقال والذي نفس بيده لأن أكون قد نفضت يدي عن تراب قبورهم أحب إلي من أن يخر

عش هذا الخطاف لينكسر بيضه. قال ابن مبارك خولوا عليهم من الفتن.

۱۶۵ ابن المبارک نے المبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابولاحوص رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے ان کے پاس اس کے چھوٹے بیٹے تھے، جو خوبصورتی میں گویا دینار تھے، ہم ان کی خوبصورتی پر تعجب کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ ان بچوں کی وجہ سے مجھ پر شک کرتے ہو گے، ہم نے کہا کہ اللہ کی قسم! ان بچوں کی وجہ سے ایک مسلمان آدمی پر شک کیا جاسکتا ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر اٹھا کر گھر کی چھت کو دیکھا جو کہ نیچے تھی، ان میں پرندوں نے گھونسلے بنا رکھے تھے اور ان گھونسلوں میں انڈے دے رکھے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں ان بچوں کی قبروں کی مٹی سے اپنے ہاتھوں کو جھاڑ دوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ گھونسلہ گرجائے اور ان کے انڈے ٹوٹ جائے، حضرت عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بچوں پر فتنوں کا ڈر تھا۔

○ ○ ○

۱۶۶. حدثنا عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد أن أبا الزبير أخبره أن أبا الطفيل حدثنا أن.

حذيفة بن اليمان قال كيف أنت وفتنة أفضل الناس فيها كل غنى. خفى. فقال ابن الطفيل

كيف وإنما هو عطاء أحدنا يطرح به كل مطرح ويرمى به كل مرمى. فقال حذيفة كن إذا

كأبن مخاض لا حلوبة فيحلب ولا ركوبة فيركب.

۱۶۶ عبد الوہاب نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے ابوالزبیر سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتنے میں تیری کیا حالت ہوگی؟ فتنہ میں سب سے زیادہ افضل وہ شخص ہوگا جو مالدار ہو اور پوشیدہ ہو، ابن الطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ پوشیدگی کیسے ہو سکتی ہے یہ فتنہ تو ہر ایک کو مل کے رہے گا، اسے اس کی وجہ سے پھینکنے کی جگہ میں پھینکا جائے گا، اور گرانے والی جگہ میں گرایا جائے گا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو اونٹ کے ایک سالہ بچے کی طرح بن جا، جس سے نہ دودھ مانگا جائے کہ وہ دودھ دے اور نہ اس پر سواری کی جائے کہ کوئی اس پر سوار ہو جائے۔

○ ○ ○

۱۶۷. حدثنا أبو بكر بن عياش عن أبان قال سمعت أبا إياس معاوية بن قرة يذكر عن

النعمان بن مقرن رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبادة في الهرج

والفتنة كالهجرة إلى.

۱۶۷ ابو بکر بن عیاش نے ابان سے، انہوں نے ابویاس معاویہ بن مرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن

مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قتل و غارتگری میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کی طرح ہے۔

○ ○ ○

۱۶۸. حدثنا ابن مبارک عن محمد بن مسلم قال سمعت عثمان بن اوس يحدث عن سليم بن هرمز عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال احب شيء الى الله تعالى الغرباء. قيل أي شيء الغرباء. قال الذين يفرون بدينهم يجمعون إلى عيسى بن مريم عليه السلام. ما يذكر من بدامة القوم من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم في الفتنة وبعد انقضائها وما تقدم إليهم فيها.

۱۶۸. ابن مبارک نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے عثمان بن اوس سے، انہوں نے سلیم بن هرمز سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو غریب ہوں گے عرض کیا گیا یہ غریب کون ہے؟ فرمایا جو اپنے دین کو بچانے کے لئے اپنے علاقوں سے بھاگ کر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے پاس اکٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کی اس ندامت کا ذکر

جو فتنے کے وقت یا فتنہ گزر جانے کے بعد ان کو لاحق ہوئی

۱۶۹. حدثنا ابن المبارک عن عبد الله بن شاذب قال سمعت مالک بن دینار عن ابی محمد. عن ابی کنانة قال قدم علينا الزبير واصحابه ونحن مملكون لربيعة فلحق سادتنا بعلى فاجتمعنا وقلنا عسى ان يخرجنا هؤلاء ويحبىء سادتنا مع على وكيف نقاتلهم ثم قلنا نخرج فإذا التقيا لحقنا بهم ثم قال بعضنا لا نأمن الا نطبق ذلك ولكن نستأذنيهم فإن أذنوا لنا انطلقنا آمين وإلا كنا على رأينا فأتينا الزبير بن العوام بجماعتنا. فقلنا له مع من تكون العبيد قال مع مواليتهم قلنا فإن موالينا مع على. قال وكانما ألقمناه حجرا فمكثنا ساعة. ثم قال لقد حذرنا هذا.

۱۶۹. ابن المبارک نے عبد اللہ بن شاذب سے، انہوں نے مالک بن دینار سے، انہوں نے ابی محمد سے روایت کی ہے کہ ابی کنانہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ اور ان کے ساتھی ہمارے پاس آئے ہم ان کی جماعت میں شامل ہو گئے، ہم ربیعہ کے غلام تھے ہمارا آقا ربیعہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت میں شامل ہو گیا، ہم نے آپس میں کہا کہ اگر یہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے ہمیں میدان جنگ کی طرف بھیجیں گے اور ہمارے آقا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہمارے سامنے آئیں گے تب ہم اپنے آقا کا مقابلہ کیسے کر پائیں گے؟ پھر ہم نے باہم طے کیا کہ جب میدان جنگ میں آنا سامنا ہوگا اُس وقت ہم اپنے سردار کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے، ہم میں سے بعض نے کہا کہ یہ ہمت کی بات ہے اور ہم سے اتنی ہمت نہ ہو سکے گی، چلو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والوں سے اجازت طلب کرتے ہیں اگر

انہوں نے اجازت دے دی تو ہم اطمینان کے ساتھ یہاں سے چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں اپنے مشورہ پر عمل کریں گے، پھر ہماری ایک جماعت حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، اور ان سے پوچھا کہ غلاموں کو کس کے ساتھ ہونا چاہئے؟ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اپنے آقاؤں کے ساتھ، ہم نے کہا ہمارے آقا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہیں، جب ہم نے یہ بات کہی تو گویا ہم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ میں پتھر دے دیا، ہم کچھ دیر خاموشی کی حالت میں رہے پھر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمیں اسی چیز کا ڈر تھا۔

○ ○ ○

۱۷۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح. أن علياً رضي الله عنه قال حين

أخذت السيف مأخذها من الرجال لوددت أني مت قبل هذا بعشرين سنة.

۱۷۰. ابو معاویہ نے، الأعمش سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی صالح رحمہ اللہ الیٰ کہتے ہیں کہ جب تلواروں نے

لوگوں کو ہلاک کر دیا تو اس موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کچھ دیکھنے سے بیس 20 سال پہلے ہی میں مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۷۱. حدثنا ابن المبارك عن ابن شاذب عن أبي التياح عن الحسن قال لود علي يعمل

ما عمل ولود عمار أنه يعمل ما عمل ولود طلحة أنه لم يعمل ما عمل ولود الزبير أنه لم

يعمل ما عمل هبطوا على قوم متوشحي مصاحفهم أهل آخره فسيقوا بينهم.

۱۷۱. ابن المبارک نے، ابن شاذب سے، ابی التیاح نے ابی الحسن کے کہتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ اولاد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح عمل نہیں کیا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح عمل نہیں کیا، یہ لوگ ایک ایسی قوم سے جا ملے جو اپنے مصاحف سے اعراض کرتے تھے، اور ان میں سے ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے۔

○ ○ ○

۱۷۲. حدثنا ابن المبارك عن عيسى بن عمر قال سمعت شيخا يحدث عمرو بن مرة

قال قال عبد الله بن عمر ولم أره أحال على أحد دونك كنت أقرأ هذه الآية إنك ميت

وإنهم ميتون ثم إنكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون و كنت أرى أنها في أهل الكتاب

حتى كبج بعضنا وجوه بعض بالسيف فعرلنا أنها فينا.

۱۷۲. ابن المبارک، عیسیٰ بن عمر سے، وہ شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے علاوہ کسی کا حوالہ دیے بغیر اس آیت:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾

کی تفسیر میں فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے، پھر ہم میں سے بعض نے دوسروں کے

چہروں کو تلوواروں کے ذریعہ بد نما کر دیا پھر ہم سمجھے کہ یہ آیت تو ہمارے متعلق ہے۔

○ ○ ○

۱۷۳۔ حدثنا ابن المبارک عن یزید بن ابراہیم عن الحسن فی قوله تعالی واتقوا فتنة لا

تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة قال واللہ لقد علم اقوام حین نزلت انہ یخص لها فوج۔

۱۷۳۔ ابن المبارک نے یزید بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ آیت:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اس فتنہ کے مصداق کے لئے ایک فوج متعین کی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۳۔ حدثنا ابن المبارک عن معمر عن علی بن زید بن جدعان عن الحسن عن قیس

بن عباد قال قلت لعلی رضی اللہ عنہ اعهد الیک رسول اللہ ﷺ فی هذا الامر شینا

فقال ما عهد الی فی ذلک عہا لم یعہدہ الی الناس ولكن الناس وثبوا علی عثمان رضی

اللہ عنہ فقتلوه فکانوا فیہ اسوا فعلا منی فرایت انی احق بہا فوثبت علیہا فاللہ اعلم او

اصبنا۔

۱۷۳۔ ابن المبارک، معمر سے، وہ علی بن زید بن جدعان سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ قیس بن عباد رحمہ

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس خلافت کے متعلق کوئی

نصیحت کی تھی؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے جو نصیحت عام لوگوں کو کی تھی اس سے ہٹ کر مجھے کوئی نصیحت

نہیں فرمائی، لیکن لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر کے اُسے شہید کر دیا، پس لوگوں کا خلافت کے متعلق بُری روش

اور بُرا فعل اختیار کرنے کا ارادہ ہوا، میں نے دیکھا کہ اس موقع پر میں خلافت کا سب سے زیادہ حق دار ہوں تو میں نے خلافت کی

ذمہ داری اٹھائی، اب یہ اللہ جانتا ہے کہ ہم نے غلط کیا یا صحیح کیا۔

○ ○ ○

۱۷۵۔ حدثنا عبد الرزاق عن سفیان عن الأسود بن قیس عن رجل عن علی رضی اللہ

عنہ قال ما عهد الینا فی الإمارة عہدا نأخذ بہ انما هو شیء رأیتہ فان یک صوابا صوابا

فمن اللہ وإن یک خطا فمن قبل انفسنا۔

۱۷۵۔ عبد الرزاق نے سفیان سے، انہوں نے اسود بن قیس سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خلافت کے متعلق کوئی وصیت نہیں کی گئی جسے ہم لازم پکڑتے، یہ جو میں نے کچھ

کیا ہے یہ میری اپنی رائے ہے اگر درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہمارے نفسوں کی طرف سے ہے۔

○ ○ ○

۱۷۶. حدثنا ابن المبارك عن سفيان عن أبي هاشم القاسم بن كثير حدثنا قيس الخارفي

سمع عليا يقول أصابتنا فتنة بعد أبي بكر و عمر رضي الله عنهما فهو ما شاء الله.

۱۷۶. ابن المبارك، سفيان سے، وہ ابی ہاشم سے، وہ القاسم بن کثیر سے، وہ قیس الخارفی سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد ہمیں جو فتنہ پہنچا ہے وہ اللہ کی مشیت ہے۔

○ ○ ○

۱۷۷. حدثنا ابن المبارك عن شعبة حدثنا محمد بن عبيد الله الثقفي قال سمعت أبا

الضحى يذكر عن الحسن بن علي أنه قال لسايमान بن صرد لقد رأيت عليا حين اشتد

القتال وهو يلوذ بي ويقول يا حسن لو ددت أني مت قبل هذا بعشرين سنة.

۱۷۷. ابن المبارك شعبہ سے، وہ محمد بن عبید اللہ الثقفی سے، وہ ابو الضحیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سلیمان بن صرد سے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب جنگ سخت ہو جاتی تو وہ میرے ساتھ چمٹ جاتے، اور فرماتے اے حسن! میں چاہتا ہوں کہ کاش میں یہ دن دیکھنے سے بیس 20 سال پہلے ہی مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۷۸. حدثنا ابن المبارك عن عيسى بن عمر قال حدثني حوط بن يزيد قال حدثني

نمير بن سلمة قال حدثني سليمان بن صرد الخزاعي قال قال لي حسن بن علي رضي الله

عنهما لقد رأيت عليا حين أخذت السيوف مأخذها من الرجال يتغوث بي يغوثا ويقول

يا حسن ليتني مت قبل هذا اليوم بعشرين سنة.

۱۷۸. ابن المبارك نے، عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے حوط بن یزید سے، انہوں نے نمیر بن سلمہ سے روایت کی ہے

کہ سلیمان بن صرد الخزاعی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب کمواریں بندوں کو ہلاک کر رہی تھیں تو وہ میرے ذریعہ مدد حاصل کرتے، اور فرماتے اے حسن! کاش میں یہ دن دیکھنے سے بیس 20 سال قبل ہی مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۷۹. حدثنا ابن المبارك عن جرير بن حازم قال حدثني محمد بن عبد الله بن أبي

يعقوب الضبي عن عمه عن سليمان بن صرد عن حسن بن علي قال أراد أمير المؤمنين علي

أمرًا فتابعته الأمور فلم يجد منزعا.

۱۷۹. ابن المبارك نے جریر بن حازم سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب الضبی سے، انہوں نے اپنے

چچا سے، انہوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز کا ارادہ کیا جس سے بہت سارے مسائل پیدا ہوئے، پس انہیں جان چھڑانے کی کوئی جگہ نہ ملی۔

○ ○ ○

حدثنا محمد بن یزید عن العوام بن حوشب عن رجل حدثه عن سليمان بن صرف عن
حسن بن عاي سمع عليا رضي الله عنه يقول حين نظر إلى السيف قد أخذت القوم يا
حسن أكل هذا فينا ليتني مت قبل هذا بعشرين أو أربعين سنة

۱۸۰ محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے، جس نے سلیمان بن صرف سے روایت
کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کموروں کو دیکھا کہ اس نے لوگوں
کو گھیر لیا ہے، تو فرمانے لگے کہ اے حسن! کیا یہ سب کچھ ہمارے بارے میں ہو رہا ہے، کاش! میں اس سے بیس 20 یا چالیس 40
سال پہلے ہی مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۸۱. حدثنا هشيم عن حصين عن أبي وائل عن مسروق قال لما نشب الناس في أمر
عثمان رضي الله عنه أتيت عائشة رضي الله عنها فقلت لها إياك أن يسترلوك عن
رايك فقلت بنس ما قلت يا بني لأن ألق من السماء إلى الأرض إلى غير عذاب الله
أحب إلى من أن أعين على دم رجل مسلم وذلك أني رأيت رؤيا رأيتني كائني على ظرب
وحولي غنم أو بقرة يروض فوق فيهما رجال ينحرونها حتى ما أسمع لشيء منها خوار قالت
لذهبت أنزل من الظرب فكرهت أن أمر على الدماء فيصيبني منها شيء وكرهت أن أرفع
ثيابي فيبلوا مني ما لا أحب فبينا أنا كذلك إذ أتاني رجلان أو ثوران واحتملاني حتى
جاءا بي تلك الدماء قال حصين فحدثنا أبو جميلة قال رأيت يوم الجمل حيث عقر بها
بغيرها أتاها عمار ومحمد بن أبي بكر فقطعا الرجل ثم احتملاها في. هودجها حتى
ادخلاها دار أبي خلف فسمعت بكاء أهل الدار على رجل أصيب يومئذ. قالت ما هؤلاء.
قالوا سيكون على حاجبهم. قالت آخر جوني آخر جوني.

۱۸۱ هشیم، حصین سے، وہابی واکل سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب لوگ حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملے میں اٹھ کھڑے ہوئے تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور عرض کرنے
لگا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کا خیال رکھیے کہ کہیں یہ لوگ آپ کو آپ کی بات سے پھسلانہ دیں! حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تو نے غلط بات کہی ہے، اگر میں آسمان سے زمین پر بغیر خدائی عذاب کے آگروں۔ یہ
مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں کسی مسلمان کے قتل کرنے میں تعاون کروں، اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ میں نے ایک خواب

دیکھا تھا جس میں میں گویا ایک پہاڑ پر تھی اور میرے ارد گرد بکریاں اور گائیں بیٹھیں ستار ہی تھیں ان پر کئی آدمی آ پڑے اور انہیں ذبح کرنے لگے حتیٰ کہ جانوروں کی آوازیں میرے کانوں میں آنے سے رک گئیں، پس میں پہاڑ پر سے اتری پس مجھے یہ بات ناگوار گوری کہ میں خون پر گوروں اور مجھے کچھ خون لگ جائے، اور مجھے یہ بھی ناگوار لگ رہا تھا کہ میں اپنے کپڑے اٹھاؤں، پس میرے جسم کا ایسا حصہ ظاہر ہو جائے جو مجھے ناپسند ہو، میں اسی تذبذب میں تھی کہ میرے پاس دو آدمی یا دو بیل آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھے اس خون سے پار لگا دیا، حضرت حمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابو جمیلہ نے کہا کہ میں نے ”یوم جمل“ میں وہ جگہ دیکھی جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے گئے تھے، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے سواری کے پاؤں کاٹے اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہودج میں اٹھایا اور ابو خلف نامی شخص کے گھر لے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گھر والوں کے رونے کی آواز سنی، جو اپنے مقتول پر جو اسی دن قتل ہوا تھا رو رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ عرض کیا گیا کہ یہ اپنے آدمی پر رو رہے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے یہاں سے نکالو! مجھے یہاں سے نکالو!

○ ○ ○

۱۸۲. حدثنا هشيم عن مجالد عن الشعبي. عن عائشة رضي الله عنها أنها رأت كأنها

على ظرب وحولها غنم وبقر ربوض فوق لبها رجل لقصت ذلك على أبي بكر رضي الله عنه. فقال لئن صدقت رؤياك ليقتلن حولك فئة من الناس.

۱۸۲. هشيم، مجالد سے، وہ الشعبي سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک خواب دیکھا جس میں گویا وہ ایک پہاڑ پر ہیں اور اس کے ارد گرد بکریاں اور گائیں بیٹھی ستار ہی ہیں، پس ان پر ایک شخص آ پڑا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خواب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے، تو تیرے ارد گرد لوگوں کی ایک جماعت قتل کی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۸۳. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب قال حدثني رجل من قومي يقال له جميع قال.

دخلت مع أُمِّي علي عائشة ورضي الله عنها فقالت لها أُمِّي ما كان مسيرك يوم الجمل.

قالت كان قدرا.

۱۸۳. هشيم، العوام بن حوشب سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص جمع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت آیا، میری ماں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے یوم جمل کی طرف جانے کا کیا سبب تھا؟ فرمانے لگیں بس یہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا۔

○ ○ ○

۱۸۴. حدثنا غسان بن مضر عن سعيد بن يزيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري أنه سئل عن علي وطلحة والزبير فقال أبو سعيد أقوام سبقت لهم سوابق وأصابتهم فتنة فردوا أمرهم إلى الله.

۱۸۴ ﴿ غسان بن مضر نے سعید بن یزید سے، انہوں نے، ابی نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ جو ہوتا تھا، ہو چکا۔ فتنة انہیں پہنچ گیا، پس ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دو!

○ ○ ○

۱۸۵. حدثنا ابن المبارك عن ابن لهيعة. عن يزيد بن أبي حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون من أصحابي يعني الفتنة التي كانت بينهم يغفرها الله لهم لسابقتهم إن اقتدى بهم قوم من بعدهم أكبهم الله في نار جهنم.

۱۸۵ ﴿ ابن المبارک نے، ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں، کہ یزید بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعض صحابہ (کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مابین فتنة ہوگا، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے سابقہ اعمال کی بناء پر معاف فرمادے گا، پس اگر کوئی ان کی پیروی ان کے بعد ان فتنے کی چیزوں میں کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔

○ ○ ○

۱۸۶. حدثنا ابن إدريس عن ليث عن القاسم أبي هاشم عن سعيد بن قيس الخارفي قال. سمعت عليا رضي الله عنه يقول على هذا المنبر سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلي أبو بكر وثلاث عمر ثم خبطنا فتنة لما شاء الله.

۱۸۶ ﴿ ابن إدريس، لیث سے، وہ القاسم ابی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن قیس الخارفی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر بھی چلے گئے، پھر ہمیں فتنة نے آیا پس جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۷. حدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب عن محمد بن حاطب قال. قيل لعلي رضي الله عنه إنهم سيسألونا عن عثمان فما نقول. قال قولوا كان من الذين آمنوا وعملوا الصالحات لم اتقوا وآمنوا لم اتقوا واحسنوا والله يحب المحسنين.

۱۸۷ ﴿ محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے محمد بن حاطب سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہیں پوچھا گیا کہ عثمان کے بارے میں کیا کہیں گے۔ فرمایا کہ کہیں گے کہ وہ ان میں سے تھے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تھے۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ لوگ عنقریب ہم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھیں گے، ہم انہیں کیا جواب دیں؟ تو فرمایا کہ کہو! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھا جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، پھر جنہوں نے تقویٰ اختیار فرمایا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار فرمایا، اور احسان کیا اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۸. حدثنا یزید بن ہارون عن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم. عن عائشة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم. والعوام عن ابراهیم التیمی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لأزواجه ایتکن التي تنبھا کلاب الحواب فلمامرت عائشة نبحت الکلاب فسالت عنہ. فقبل لها هذا ماء الحواب. قالت ماأظننی إلا راجعة. قبل لها یا أم المؤمنین إنما تصلحین بین الناس.

۱۸۸. یزید بن ہارون نے ابی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور وہ اُسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیویوں میں سے تم میں سے نہ جانے وہ کوئی ہوگی جس پر ”الحواب“ کے گتے بھونکیں گے؟ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گوراس جگہ پر ہوا اور انہوں نے گتوں کے بھونکنے کی آواز سنی تو اس جگہ کے متعلق پوچھا، عرض کیا گیا یہ ”حواب“ نامی جگہ کا چشمہ ہے، فرمانے لگیں کہ میرا خیال ہے مجھے یہی سے واپس لوٹ جانا چاہئے، عرض کیا گیا کہ اے ام المؤمنین! آپ تو لوگوں کے مابین صلح کرانے جارہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس. عن ابیہ ان رسول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنسائه ایتکن التي تنبھا کلاب ماء کذا وکذا ایاک یا حمیراء یعنی عائشة.

۱۸۹. عبد الرزاق معمر سے، وہ ابن طاووس سے روایت کرتے ہیں کہ، طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے کہا کہ نہ جانے تم میں سے وہ کوئی ہوگی جس پر فلاں پانی کے گتے بھونکیں گے! اے حمیرا! یعنی عائشہ تو وہ عورت بننے سے بچنا!

○ ○ ○

۱۹۰. حدثنا عبد الرزاق عن ابن عیینہ عن عمار الدہنی عن ابی الہذیل. ان ابن مسعود وحذیفہ کانا جالسين ومر بامرأة علی جمل قد أحدثت حدثا. فقال احدهما لصاحبه لہی ہی. فقال الآخر لا إن حول تلک بارقة یعنون عائشة رضی اللہ عنہا.

۱۹۰. عبد الرزاق نے ابن عیینہ سے، انہوں نے عمار الدہنی سے، انہوں نے ابی الفدیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت جس نے کچھ

ایسا ویسا کام کیا تھا، اُسے اُونٹ پر لے جایا گیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ وہی ہے، دوسرے نے کہا کہ نہیں اُس کے ارد گرد تو تلواروں کی چمک ہوگی، ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھی۔

○ ○ ○

۱۹۱. حدثنا ابن عیینة عن یونس عن الحسن قال. قال قیس بن عباد لعلی امرک هذا شیء عهدہ الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام رای رأیتہ. فقال علی ما یرید الی هذا. فقال دیننا دیننا. فقال ما هو الا رای رأیتہ.

۱۹۱ ﴿ ابن عیینہ، یونس سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کا جو یہ معاملہ ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی آپ کو وصیت تھی یا آپ کی اپنی رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ میری اپنی رائے تھی جو میں نے مناسب سمجھی۔

○ ○ ○

۱۹۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن وہب بن عبد اللہ عن ابی الطفیل. سمع حذیفہ بن الیمان یقول لو حدثکم ان امکم تغزوکم اتصدقونی. قالوا او حق ذلک. قال حق.

۱۹۲ ﴿ عبد الرزاق، معمر سے، وہ وہب بن عبد اللہ سے، وہ ابی الطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ تمہاری ماں تمہارے خلاف جہاد کرے گی تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا یہ بات سچ ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حق ہے، سچ ہے۔

○ ○ ○

۱۹۳. حدثنا ابن مہدی عن جریر بن حازم سمع الحسن یحدث. عن الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ قال نزلت هذه الآیة واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة ونحن یومئذ متوافرون فجعلنا نعجب ما هذه الفتنة ونقول ای فتنة تصیبننا ما هذه حتی رأیناها.

۱۹۳ ﴿ ابن مہدی نے جریر بن حازم سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جب یہ آیت:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾

ترجمہ: اس فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے صرف ظالموں کو نہ پہنچے گا۔

نازل ہوئی اور اس زمانے میں ہم زیادہ تعداد میں تھے، تو ہم تعجب کرتے کہ یہ کیسا فتنہ ہوگا اور ہم کہتے کہ یہ کونسا فتنہ

ہوگا جو ہم سب کو پہنچے گا، یہاں تک کہ ہم نے اس فتنہ کو دیکھ لیا۔

○ ○ ○

۱۹۳. حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد بن سيرين قال. قال علي رضي الله عنه
إني لأرجو أن أكون أنا وعثمان ممن قال الله تعالى ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا
على سرر متقابلين.

۱۹۳ ﴿عبد الوهاب، أيوب سے، وہ محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے
کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں داخل ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:
﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾

ترجمہ: ہم ان کے دلوں سے کینہ نکال دیں گے وہ آپس میں بھائیوں کی طرح تخت پر ایک دوسرے کے سامنے
ہوں گے۔

۱۹۵. حدثنا عبد الوهاب عن أيوب وخالد جميعا عن أبي قلابة عن أبي الأشعث
الصنعاني. عن مرة بن كعب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذكر فتنة فقربها فمر عثمان بن عفان. فقال هذا يومئذ على الهدى فقامت إليه فأخذت
بعضديه وأقبلت بوجهه على رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسرت عن رأسه وكان
متقنعا في ثوب. فقلت يا رسول الله هذا. قال هذا فإذا هو عثمان بن عفان. وقال خالد
كعب بن مرة ولم يذكر أبا الأشعث الصنعاني.

۱۹۵ ﴿عبد الوهاب نے ایوب اور خالد سے، انہوں نے ابی قلابہ سے، انہوں نے ابی الاشعث الصنعانی سے روایت
کی ہے کہ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فتنے اور اس کے قریب آنے
کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ اتنے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گور ہوا، انہوں نے چادر سے اپنے سر کو ڈھانپ
رکھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا فتنے کے دنوں میں یہ شخص ہدایت پر ہوگا، پس میں فوراً حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب
لپکا اور میں نے اُسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رخ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا اور اس کے سر سے کپڑا ہٹایا، میں نے عرض
کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ وہی شخص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ”عثمان“ وہی شخص ہے، خالد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے
ہیں کہ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سند میں ابوالاشعث الصنعانی کو ذکر نہیں کرتا تھا۔

۱۹۶. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شقيق قال. سمعت سهل بن حنيف يقول
بصفين أيها الناس اتهموا رأيكم فوالله لقد رأيتني يوم أبي جندل ولو أستطيع أن ارد امر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرددته واللہ ما وضعنا سیوفنا علی عواتقنا إلی امر قبط إلا
أسهل بنا إلی امر نعرفه إلا امر کم هذا. قال الأعمش وكان شقیق إذا قیل له أهدت
صفین. قال نعم وبشست الصفون.

۱۹۶ ﴿ ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ شقیق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن حنیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفین کی
جنگ میں فرمایا کہ اے لوگو! اپنی رائے پر اعتماد مت کرو! اللہ کی قسم مجھے اپنی اوقات یوم ابی جندل میں معلوم ہو گئی تھی۔ اگر اس
دن (اپنی رائے پر اعتماد کر کے) رسول اللہ ﷺ کے حکم کو رد کر دیتا تو البتہ میں اُسے رد کر دیتا (لیکن میری رائے کا غلط ہونا اور آپ
ﷺ کے فیصلے کا صحیح ہونا ظاہر ہو گیا) خدا کی قسم! جب بھی ہم نے اپنی گردنوں پر تلواریں اٹھائی تو اس کا اٹھانا ہمارے لئے آسان
تھا اس لئے کہ ہم اس معاملے کو جانتے تھے لیکن تمہارا یہ معاملہ اس میں تلواریں اٹھانا ہمارے لئے مشکل ہے، حضرت اعمش رحمہ
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب شقیق سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صفین کی لڑائی میں تھے؟ تو وہ فرماتے ”ہاں“ اور (وہ)
بدترین لڑائی تھی۔

○ ○ ○

۱۹۷. حدثنا عبد الرزاق عن سفیان عن الأسود بن قیس عن رجل. عن علی رضی اللہ
عنه أنه قال یوم الجمل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یعهد الینا عهد ناخذ به فی
الامارة ولكن شیء رأیناه من قبل أنفسنا فان یک صوابا فمن اللہ وان یک خطأ فمن قبل
أنفسنا ثم استخلف أبو بکر فاقام واستقام ثم استخلف عمر فاقام واستقام حتی ضرب
الدین بجرانه ثم ان أقواما طلبوا الدنیا یعفوا عن یشاء ویعذب من یشاء.

۱۹۷ ﴿ عبد الرزاق، سفیان سے، وہ الاسود بن قیس سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے ”یوم جمل“ میں فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے متعلق ہمیں کوئی ایسی نصیحت نہیں فرمائی تھی جس
کے ذریعہ ہم خلافت لے لیتے، لیکن یہ ہماری اپنی رائے تھی اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہمارے
نفسوں کی طرف سے ہے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا وہ خود بھی صحیح رہے اور وہ کو بھی صحیح رکھا، پھر حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنائے گئے وہ خود بھی سیدھے رہے اور وہ کو بھی سیدھا رکھا یہاں تک دین اطراف میں پھیل گیا، پھر بے
شک کچھ لوگ تھے، جو دنیا کے طلبکار تھے جسے چاہتے معاف کرتے اور جسے چاہتے عذاب دیتے۔

○ ○ ○

۱۹۸. حدثنا ابن ابی غنیة عن أبیه عن الحکم عن أبی وائل قال. سمعت عمرا عنی هذا

المنبر يقول ان عائشة لزوجہ نبيکم صلى الله عليه وسلم في الدنيا والاخرة ولكنه بلاء ابتليتہ۔

۱۹۸ ﴿ ابن ابی عثیہ اپنے باپ سے، انہوں نے انھم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے

ہیں کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر پر سنا فرما رہے تھے کہ بے شک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمہارے نبی اکرم ﷺ کی بیوی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن یہ ایک امتحان ہے جس میں تم مبتلا کئے گئے ہو۔

۱۹۹ . حدثنا ابن نمير عن عبد العزيز بن سياه قال حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن أبي وائل

قال . قام سهل بن حنيف بصفين فقال يا أيها الناس اتهموا أنفسكم لقد كنا مع رسول الله

صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية ولو نرى قتالا لقاتلنا في الصلح الذي كان بين رسول

الله صلى الله عليه وسلم وبين المشركين۔

۱۹۹ ﴿ ابن نمیر نے عبد العزیز بن سیاہ سے، انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی

ہے کہ سهل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ اے لوگو! اپنی رایوں پر اعتماد نہ کرو! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے، اگر ہم اپنی رایوں پر اعتماد کر کے قتال کرتے تو اس صلح کے موقع پر کرتے جو صلح آپ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔

۲۰۰ . حدثنا ابن فضيل عن حصين بن عبد الرحمن عن شقيق بن سلمة . عن حذيفة بن

اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليردن على الحوض أقوام

حتى اذا عرفتهم وعرفوني اختلجوا دوني فأقول يا رب أصحابي أصحابي فيقول انك لا

تدري ما أحدثوا بعدك۔

۲۰۰ ﴿ ابن فضیل نے حصین بن عبد الرحمن سے، انہوں نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض پر کچھ لوگوں کو لایا جائے گا جن کو میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے پھر مجھ سے انہیں دور کر دیا جائے گا، پس میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، ارشاد ہوگا کہ تجھے نہیں معلوم انہوں نے تیرے بعد کیا کام کئے تھے۔

۲۰۱ . حدثنا عيسى بن يونس وابن المبارك عن معمر . عن الزهري قال حاجت الفتنة

وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متوافرون۔

۲۰۱ ﴿ عیسیٰ بن یونس نے ابن المبارک سے، انہوں نے معمر سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

کہ فتنہ اُٹھ کھڑا ہوا حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کثیر تعداد میں موجود تھے۔

○ ○ ○

۲۰۲. حدثنا عتاب بن بشير عن خصيف عن مجاهد. عن عائشة رضي الله عنها قالت دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعثمان بين يديه يناجيه فلم أدرك من مقالته شيئا الا قول عثمان اظلمنا وعدوانا اظلمنا وعدوانا يا رسول الله لما دريت ما هو حتى قتل عثمان فعلمت ان النبي صلى الله عليه وسلم انما عني قتله. قالت عائشة وما احببت ان يصل الى عثمان شيء الا وصل الى مثله غير ان الله علم اني لم احب قتله ولو احببت قتله لقتلت وذلك لما رمى هودجها من النبل حتى صار مثل القنفذ.

۲۰۲ عتاب بن بشیر نے خصیف سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سامنے بیٹھے تھے اور باہم سرگوشی میں باتیں کر رہے تھے، مجھے ان کی باہمی باتوں کا علم نہ ہو سکا صرف میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتنی بات سنی تھی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے! کیا ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے! پس میں نے سمجھی کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا گیا پھر میری سمجھ میں آیا کہ آپ ﷺ اس کے قتل (یعنی شہادت) کی بات فرما رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جو چیزیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی ہیں وہ چیزیں مجھے بھی مل جائیں بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس کے قتل کو پسند نہیں کرتی تھی، اگر مجھے اس کا قتل پسند ہوتا تو میں اُسے خود قتل کرتی، یہ باتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت فرما رہی تھی جب ان کے ہودج کو تیروں سے مارا گیا حتیٰ کہ وہ ہودج ”سیہ“ جانور کی طرح ہو گیا۔

○ ○ ○

۲۰۳. حدثنا المطلب بن زياد حدثنا كثير أبو اسماعيل. عن ابن عباس قال دخلت على عائشة رضي الله عنها فقلت السلام عليك يا أمة. قالت وعليك يا بني. قال قلت لها ما أخرجك علينا مع منافقي قريش. قالت كان ذلك قدرا مقدورا.

۲۰۳ المطلب بن زیاد نے کثیر ابو اسماعیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا کہ اے اُمّ السّلام! علیک السلام! انہوں نے جواب میں کہا اے میرے بیٹے! وعلیک السلام! میں نے عرض کیا کہ کس چیز نے آپ کو قریش کے منافقین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف

خروج پر آمادہ کیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ بات تقدیر میں پہلے سے مقرر ہو چکی تھی۔

○ ○ ○

۲۰۴. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن ابراهيم وخالد الحذاء عن الحسن قالا قال
على رضي الله عنه اني لأرجو أن أكون أنا وطلحة والزبير ممن قال الله تعالى اخوانا على
سرر متقابلين.

۲۰۴ ﴿ وكیع، سفیان سے، وہ منصور سے، وہ ابراہیم و خالد الحذاء سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور طلحہ اور زبیر ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ:﴾

﴿إِخْوَانَا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾

ترجمہ: وہ آپس میں بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۰۵. حدثنا وكيع عن ابان البجلي عن ربع بن حراش قال. قام حنيد بن السوداء الى
على فقال الله اعدك من ذلك فصاح به على صيحة طنت أن القصر هدم قال ان لم
نكن نحن هم فممن هم.

۲۰۵ ﴿ وكیع نے، ابان البجلی سے، انہوں نے ربع بن حراش سے، انہوں نے حنید بن السوداء سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں شمار کیا ہے؟ اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلائے اور اس قدر چلائے کہ مجھے یہ لگا کہ محل گر جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر ہم وہ نہیں ہیں تو پھر اور کون ہے!!!﴾

○ ○ ○

۲۰۶. حدثنا ابن مهدي عن مهيدي بن ميمون عن محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب قال
حدثني عمي ضئيم عن سليمان بن صرد قال بلغني عن أمير المؤمنين علي ذروا من قول
تشدر علي به من شتم وايعاد فسرت اليه جوادا فأتيته حين رفع يده من الجمل فلقيت
الحسن بن علي فقلت انه بلغني عن أمير المؤمنين ذرو من قول تشدر الي به من شتم
وايعاد فسرت اليه جوادا فأتيته لأعتذر اليه أو أتصل اليه فقال يا سليمان والله لأمر
المؤمنين كان أكره لهذا من دم سنيه ان أمير المؤمنين أراد أمرا فتابعته به الأمور فلم
يجد منزعا وسا كفيك أمير المؤمنين.

۲۰۶ ﴿ ابن مہدی نے مہدی بن میمون سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب سے، انہوں نے ضئیم سے

روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ ایسی باتیں چھوڑ دو۔ جن کے ذریعے مجھے بدنام کیا جائے گالیوں اور دھمکیوں سے، پھر میں تیز رفتار گھوڑے پر ان کی جانب روانہ ہوا، پھر میں ان کے پاس پہنچا جب وہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تھے، میں حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا، میں نے ان سے کہا کہ مجھے امیر المؤمنین کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ ایسی باتیں چھوڑ دو جس کے ذریعے میری بدنامی ہوگالی اور دھمکی میں سے، لہذا میں تیز رفتار گھوڑا لے کر ان کی طرف روانہ ہوا ہوں، میں ان سے ملنا چاہتا ہوں، پس میں تیز رفتار گھوڑے پر ان کے پاس آیا ہوں تاکہ اس کے سامنے معذرت کر لوں یا ان کی طرف ترکش (جس میں تیر رکھے جاتے ہیں) نکالوں، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے سلیمان! خدا کی قسم! امیر المؤمنین اپنے شرافت والے خون کی وجہ سے اُسے ناپسند کرتے ہیں، بے شک امیر المؤمنین نے ایک چیز کا ارادہ کیا، جس کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہوئے، پس انہوں نے کوئی نکلنے کی جگہ نہ دیکھی اور میں تیرے لئے امیر المؤمنین کی جانب سے کافی ہوں۔

○ ○ ○

۲۰۷. حدثنا ابن مہدی عن ابی عوانہ عن ابراہیم بن محمد بن المنشتر عن ابنہ عن عبید بن نضیلہ عن سلیمان بن صرد قال. اتیت علیا حین فرغ من الجمل فلما رآنی قال یا بن صرد تنانات وترحزحت وترہصت کف تری اللہ صنع. قلت یا امیر المؤمنین ان الشوط بطین وقد ابقى اللہ من الأمور ما تعرف فیہا عدوک من صدیقک فلما قام. قلت للحسن بن علی ما اراک اغنی عنی شینا وقد کنت حریصا ان اشہد معہ. فقال هذا یقول لک ما تقول وقد قال لی یوم الجمل حین مشی الناس بعضهم الی بعض. یا حسن لکلک امک او هبتک امک واللہ ما اری بعد هذا من خیر.

۲۰۷. ابن مہدی نے ابی عوانہ سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد بن المنشتر سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے عبید اللہ بن نضیلہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو میں ان کے پاس گیا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا اے ابن صرد! تو کیوں دُور ہو گیا تھا اور ایڑیوں کے تل پلٹ گیا تھا اور انتظار کرتا رہا؟ تیرا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! اختتام دُور ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے اُمور اب بھی باقی رکھے ہوئے ہیں جس میں آپ اپنے دشمن اور دوست میں فرق کر لیں گے، جب وہ کھڑے ہو گئے تو میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تو میرے کام نہ آیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ میں اس کے ساتھ اس جنگ میں شرکت کا متمنی تھا؟ تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین نے ابھی جو آپ کو ارشاد فرمایا سو فرمایا، لیکن جنگ کے دن جب لوگ ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تو انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اے حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے ماں تجھے روئے، خدا کی قسم اس کے بعد میں کوئی خیر نہ دیکھوں گا۔

۲۰۸. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن أبيه عن أبي يعلى عن محمد بن علي قال قال
علي رضي الله عنه لو سيرني عثمان الى صرار لسمعت له واطعت.

۲۰۸ ﴿ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابی یعلیٰ سے، انہوں نے محمد بن علی سے
روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے کسی اونچی گھاٹی کی طرف بھیجے
تب بھی میں ان کی بات سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ ○ ○ ○

۲۰۹. حدثنا عبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر عن أبيه. عن
عائشة رضي الله عنها قالت والله لو ددت اني لم اذكر عثمان بكلمة قط واني عشت في الدنيا
برضا صالح ولا صبع عثمان الذي يشير بها الى السماء خير من طلاع الارض من علي.

۲۰۹ ﴿ عبد القدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت
کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں چاہتی ہوں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق
ایک بھی بُری بات نہ کہوں، اگرچہ مجھے دنیا میں گندے برص کی بیماری میں عمر گزارنی پڑے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ انگلی
جس کے ذریعہ وہ آسمان کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ مجھ سمیت ان تمام چیزوں سے جو زمین پر موجود ہیں، بہتر ہے۔

○ ○ ○

۲۱۰. حدثنا عبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفير عن
أبيه. عن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال رفع رسول الله ﷺ قطعة سلسلة
من ذهب بقية بقيت من قسمة الفيء بطرف عصاه فتسقط ثم يرفعها وهو يقول وكيف
أنتم يوم يكثر لكم من هذا فلم يجبه أحد فقال رجل من أصحاب رسول الله ﷺ والله
لو ددنا لو أكثر الله لنا منه وصبر من صبر وفتن من فتن. فقال رسول الله ﷺ لعلك
تكون فيه شر مفتون.

۲۱۰ ﴿ عبد القدوس نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے
روایت کی ہے کہ عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لاشی سے ایک مرتبہ سونے کی
زنجیر کا ایک ٹکڑا اٹھایا جو مال فتنے کی تقسیم سے باقی رہ گیا تھا، آپ ﷺ وہ زنجیر سے اٹھاتے اور وہ گر جاتی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ
تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہارے لئے اس قسم کی چیزیں زیادہ ہو جائیں گے، کسی نے جواب نہ دیا، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے عرض کی کہ اللہ کی قسم! ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ زیادہ کر دے، پس جو صبر کرتا ہے صبر کرے، اور جو فتنے میں
جلا ہوتا ہے فتنے میں جلا ہو جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تو اس وقت ہوگا، اس میں فتنہ انگیز شر ہے۔

○ ○ ○

۲۱۱. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة. قال حدثنا أبو عمرو القسملي عن بنت أهبان الغفاري. أن عليا رضي الله عنه أتى أهبان فقال ما يمنعك أن تتبعنا. فقال أوصاني خليلي وابن عمك صلى الله عليه وسلم أن ستكون فرقة وفتنة واختلاف فإذا كان ذلك فاكسر سيفك واقعد في بيتك واتخذ سيفاً من خشب.

۲۱۱. عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو عمرو القسملی سے، انہوں نے اُہبان الغفاری کی بیٹی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے ہمارے پیچھے چلنے سے روکا تھا؟ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرے دوست یا کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا زاد بھائی (یعنی حضرت نبی کریم ﷺ) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ عنقریب فرقتے، فتنے اور اختلافات ہوں گے، جب یہ حالت ہو جائے تو اپنی تلوار کو توڑ دینا اور اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور ایک تلوار لکڑی کی بنالینا۔

○ ○ ○

۲۱۲. حدثنا ابن عيينة عن أبي جناب قال. شهدت طلحة وهو يقول شهدت الجماجم لما

طعنت برمح ولا ضربت بسيف ولوددت أنهما قطعتا من هاهنا يعني يديه ولم أكن شهده.

۲۱۲. ابن عیینہ کی روایت ہے کہ اُبی جناب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں ”جماجم“ کی جنگ میں شریک ہوا، نہ میں نے کوئی نیزہ چلایا اور نہ کوئی تلوار چلائی، اور میں چاہتا ہوں کہ میرے یہ دونوں ہاتھ کٹ جاتے لیکن میں اس میں شریک نہ ہوتا۔

○ ○ ○

۲۱۳. حدثنا ابن المبارك عن شعبة عن قتادة عن أبي نصره عن قيس بن عباد قال. قلنا

لعمار أرايت قتالكم هذا أراي رايتموه فان الراي يخطيء ويصيب أو عهدا عهدا اليكم

رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقال ما عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا

لم يعهده الى الناس كافة. ما يستحب من خفة المال والولد في الفتن وما يستحب يومئذ

من المال وغير ذلك.

۲۱۳. ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے اُبی نصرہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن

عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم لوگوں نے جو یہ جنگ لڑی تو یہ حضرت رسول

ﷺ کی تمہیں کوئی نصیحت تھی یا تمہاری اپنی رائے تھی؟ کیونکہ رائے صحیح بھی ہوتی ہے اور غلط بھی؟ تو عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کہا کہ حضرت رسول ﷺ نے ہمیں کوئی ایسی نصیحت یا وصیت نہیں فرمائی تھی جو اور سب لوگوں کو نہ کی ہو۔

○ ○ ○

فتنہ کے دور میں مال و اولاد کا کم ہونا بہتر ہے اور اس دور میں کون سا مال اور کیا چیز بہتر ہے؟

۲۱۴. حدثنا أبو المغيرة عن معان بن رفاعة السلمي. عن أبي المهلب وأبي عثمان قالا
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أبل في ذلك الزمان ابلا أو اتخذ كنزا أو غفارا
مخافة الدوائر لقي الله تعالى يوم القيامة خابيا غالا.

۲۱۴ ﴿أبو المغيرة﴾ نے، معان بن رفاعہ السلامی سے روایت کی ہے کہ، أبوالمہلب اور ابو عثمان فرماتے ہیں کہ جس
نے اُس زمانے میں مصائب کے ڈر سے اُونٹ جمع کئے یا خزانہ جمع کیا، یا چوپائے وغیرہ جمع کرے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں
ملے گا کہ نقصان والا خیانت کرنے والا ہوگا۔

۲۱۵. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن قتادة عن ابن المسيب. عن أبي هريرة رضي
الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناقة مقتبة يومئذ خير من دسكرة نقل مائة ألف.

۲۱۵ ﴿ابن وهب﴾ نے مسلمہ بن علی سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پالان لگی اُونٹنی اس زمانے میں بہتر ہوگی محل سے، ایک
لاکھ میں بھی سستی سمجھی جائے گی۔

۲۱۶. حدثنا ابن وهب عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء. عن عبد الله قال
خير المال يومئذ سلاح وفارس صالح يزول عليه العبد أين ما زال.

۲۱۶ ﴿ابن وهب﴾، سفیان سے، وہ سلمہ بن کھیل سے، وہ ابی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبد اللہ رحمہ
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بہترین مال اس زمانے میں اچھے ہتھیار اور اچھا گھوڑا ہے، جس پر انسان جہاں جانا چاہے جاسکتا ہے۔

۲۱۷. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحيى بن سعيد قال حدثنا عبد الرحمن ابن عبد الله
بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال يوشك أن يكون خير المال امرئ مسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع
القطر يفر بدينه من الفتن.

۲۱۷ ﴿عبد الوهاب الثقفي﴾ نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے، انہوں نے
اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمان آدمی

کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور بارش کے برسنے کی جگہ میں چلا جائے۔ اپنے دین کی حفاظت کے لئے وہ فتنوں سے فرار ہوگا۔

○ ○ ○

۲۱۸. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن أبيه. عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أسعد الناس في الفتن رب شاء في رأس جبل معتزل عن شرور الناس.

﴿۲۱۸﴾ محمد بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن البيلماني سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں وہ آدمی نیک بخت ہے جس کے پاس کچھ بکریاں ہوں اور پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہو، لوگوں سے جدا اور دور ہو۔

○ ○ ○

۲۱۹. حدثنا ابن المبارك عن معمر ابن طاوس. عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس في الفتن رجل أخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخيفونه أو رجل معتزل يؤدى حق الله عليه.

﴿۲۱۹﴾ ابن المبارک، معمر سے، وہ ابن طاؤس سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہو، دشمن سے ڈرتا ہو، اور دشمن اس سے ڈرتے ہوں، یا لوگوں سے کنارہ کش ہونے والا وہ آدمی جو اللہ کے حقوق ادا کرتا ہو۔

○ ○ ○

۲۲۰. قال معمر وحدثني ابن عثيم. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الناس في الفتن رجل يأكل من فيء سيفه في سبيل الله ورجل في رأس شاهقة يأكل من رسل غنمه.

﴿۲۲۰﴾ معمر، ابن عثیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے کے دور میں بہتر آدمی وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی تلوار کے منہ سے کھاتا ہے، اور وہ آدمی جو بلند و بالا پہاڑ کی چوٹی پر ہو اور اپنی بکریوں کے ریوڑ سے کھاتا ہو۔

○ ○ ○

۲۲۱. حدثنا ابن المبارك أخبرنا عيسى بن عمر حدثنا عمرو بن مرة عن أبي وائل قال. قال سهل بن حنيف أيتها الناس اتهموا رأيكم فانا والله ما أخذنا بقوا نهمهم إلى أمر يقطعنا قط إلا أسهلن بنا إلى أمر نعرفه إلا أمركم هذا فانه لا يزداد إلا شدة ولبسا فاني رأيتني يوم أبي جندل ولو أجد أعوانا على رسول الله ﷺ لا نكرت.

﴿۲۲۱﴾ ابن المبارک نے عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ سهل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! اپنی رایوں پر اجماع نہ کرو، اللہ کی قسم! کسی بھی معاملے میں تلوار کے دے

پکڑنا مارے لئے انتہائی آسان تھے اس لئے ہم اس کی حقیقت جانتے تھے، مگر تمہارا یہ معاملہ اس میں تو ہدایت اور التباس زیادہ ہو رہا ہے، میں نے اپنے آپ کو ”یوم ابو جندل“ میں دیکھ لیا، اگر میں کچھ مددگار رسول اللہ ﷺ کے خلاف پاتا تو میں انکار کر دیتا۔

○ ○ ○

۲۲۲. حدثنا ابن المبارک عن هشام بن حسان. عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ليرفعن لي يوم القيامة اقوام ممن صحبني حتى اذا رأيتهم وعرفتهم اختلجوا دوني فاقول اى رب اصحابي اصحابي فيقول انك لا تدري ما احدثوا بعدك.

۲۲۲. ابن المبارک، هشام بن حسان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت کے دن کچھ لوگ جو میرے ساتھ رہے میری طرف لائے جائیں گے۔ جب میں انہیں دیکھ لوں گا اور پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، یہ تو میرے ساتھی ہیں، ارشاد ہوگا کہ تجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔

○ ○ ○

۲۲۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح. عن أرطاة قال يقتل السفیانی كل من عصاه وينشرهم بالمناسير ويطبخهم بالقدر ستة أشهر. قال ويلتقى المشرقان والمغربان. عدة ما يدكر من الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الأمة.

۲۲۳. الحكم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ہر اس شخص کو قتل کرے گا جو اس کی نافرمانی کرے، اور انہیں آرے سے چیر دے گا، اور انہیں ہانڈیوں میں پکائے گا، یہ سلسلہ چھ 6 مہینے تک رہے گا، اور دونوں مشرق اور دونوں مغرب آپ میں لڑ پڑیں گے۔

○ ○ ○

وہ تعداد جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امت کے خلفاء کی ذکر کی جاتی ہے

۲۲۴. حدثنا عيسى بن يونس حدثنا مجالد بن سعيد عن الشعبي عن مسروق. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعدى من الخلفاء عدة نقباء موسى.

۲۲۴. عیسیٰ بن یونس نے مجالد بن سعید سے، انہوں نے الشعبي سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقیبوں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۲۵. حدثنا أبو معاوية عن داود بن أبي هند عن الشعبي. عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الأمر عزيزا إلى اثني عشر خليفة كلهم من قريش.

۲۲۵ ﴿ ابو معاویہ نے، داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے الشعبي سے روایت کی ہے کہ، جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خلافت کا سلسلہ مسلسل معزز رہے گا بارہ 12 خلفاء تک اور وہ سارے خلفاء قریشی ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۲۶. حدثنا يحيى بن سليم عن عبد الله بن عثمان بن خثيم. عن أبي الطفيل قال أخذ عبد الله بن عمرو بیدی. فقال يا عامر بن واثلة اثنا عشر خليفة من كعب بن لؤي ثم النقف والنقاف لن يجتمع أمر الناس على امام حتى تقوم الساعة.

۲۲۶ ﴿ یحییٰ بن سلیم نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہے کہ، ابو الطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے ہاتھ سے پکڑا۔ پھر فرمایا: اے عامر بن واثلة! بارہ 12 خلفاء کعب بن لؤی کی اولاد سے ہوں گے پھر بچوں کی حکومت ہوگی ہرگز لوگوں کا معاملہ ایک امام پر جمع نہ ہوگا یہاں تک قیامت آجائے گی۔

○ ○ ○

۲۲۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زيد بن مهاجر قال أخبرني طلحة بن عبد الله بن عوف قال سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يقول ونحن عنده نفر من قريش كلنا من بني كعب بن لؤي فقال سيكون منكم يا بني كعب اثنا عشر خليفة.

۲۲۷ ﴿ ابن وہب ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید بن مہاجر سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے پاس قریش کی ایک جماعت تھی جو سب کے سب بنی کعب بن لؤی کے قبیلہ سے تھے، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے بنی کعب! عنقریب تم میں بارہ 12 خلفاء ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۲۸. حدثنا الوليد بن مسلم وغيره عن عبد الملك بن أبي غنية حدثنا المنهال عن سعيد بن جبیر. عن ابن عباس رضي الله عنهما أنهم ذكروا عنده اثنا عشر خليفة ثم الأمير. فقال ابن عباس والله ان منا بعد ذلك السفاح والمنصور والمهدى يدفعها إلى عيسى بن مريم.

۲۲۸ ﴿ الولید بن مسلم وغیرہ نے عبد الملک بن ابی غنیہ سے، انہوں نے المنہال سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لوگوں نے بارہ 12 خلفاء پھر امیر کا ذکر کیا، تو حضرت عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! بے شک اس کے بعد ہم میں سے ”السفاح“ اور ”المنصور“ اور ”مہدی“ بھی ہوں گے۔ ”مہدی“ اس خلافت کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حوالے کرے گا۔

○ ○ ○

۲۲۹. حدثنا رشید بن سعد عن ابن لہیعة عن خالد بن ابی عمران عن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال یكون عثمان رضی اللہ عنہ اثنا عشر ملکا من بنی امیة. قيل له خلفاء. قال بل ملوک.

۲۲۹. رشید بن سعد نے ابن لہیعة سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ بارہ (12) بادشاہ بنی امیہ سے ہوں گے، کسی نے پوچھا انہیں ”خلفاء“ کہا جائے گا؟ فرمایا انہیں بلکہ بادشاہ ہوں گے۔

۲۳۰. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن بحير بن أبي عبيدة. عن سرج اليرموكي قال أجد في التوراة أن هذه الأمة اثنا عشر ربيا أحدهم نبیهم فاذا ولت العدة طفوا وبغوا ووقع بأسهم بينهم.

۲۳۰. عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے، انہوں نے بحیر بن ابی عبیدہ سے روایت کی ہے کہ سرج الیرموکی کہتے ہیں کہ میں توریت میں پاتا ہوں کہ اس امت کے بارہ (12) رہنما آئیں گے، ان میں سے ایک ان کا نبی ہوگا جب اس کی مدت پوری ہو جائے گی تو وہ سرکشی اور بغاوت کریں گے، اور ان کے درمیان باہمی جنگ واقع ہوگی۔

○ ○ ○

۲۳۱. حدثنا صمرة عن ابن شاذب عن أبي المنهال عن أبي زياد. عن كعب قال ان الله تعالى وهب لاسماعيل عليه السلام من صلبه اثني عشر قيما افضلهم واخيرهم ابو بكر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم.

۲۳۱. ضمہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابو المنہال سے، انہوں نے ابی زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس کی نسل میں بارہ (12) نگران عطاء فرمائے ہیں، ان بارہ (12) میں سب سے افضل اور بہتر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

○ ○ ○

۲۳۲. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا. أن نشوعا سأل كعبا عن عدة ملوك هذه الأمة. فقال أجد في التوراة اثني عشر ربيا. ما يدكر من الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۳۲. ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ شاخ سے روایت کی ہے کہ ایک مرض الموت میں

مُجْتَلَا فُحْصَ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس اُمت کے بادشاہوں کی تعداد پوچھی؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تو ریت میں بارہ ۱۲ قاندین کو پاتا ہوں۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والا خلفاء کا ذکر

۲۳۳. حدثنا بقیة بن الوليد وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير. عن ابي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ قال أحدهما قال رسول الله صلى عليه وسلم أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا مضروبا وقال أحدهما عاض وفيه رحمة ثم جبروت صلعاء ليس الأحـد فيها متعلق تضرب فيها الرقاب وتقطع فيها الأيدي والأرجل وتؤخذ فيها الأموال.

۲۳۳ ﴿بقیہ بن الولید اور عبد القدوس، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس اُمت کے اوّل میں نبوت اور رحمت ہوگی، پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہ یا بادشاہت ہوگی اس میں بھی رحمت ہوگی پھر جبر اور مصیبت ہوگی جس میں لوگوں کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اس میں گردنوں کو اڑایا جائے گا اور ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹ دیا جائے گا اور مالوں کو چھین لیا جائے گا۔

۲۳۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن حذيفة بن اليمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ إن هذه الأمور بدأ نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا عضوضا يشربون الخمر ويلبسون الحرير ويستحلون الفروج وينصرون ويرزقون حتى ياتيهم امر الله.

۲۳۴ ﴿ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، سعید بن ابی ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس معاملے کی ابتداء میں نبوت اور رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہت ہوگی، لوگ شراب پیں گے، اور ریشم پہنیں گے، اور شرمگاہوں کو حلال سمجھیں گے، اُن کی مدد کی جائے گی اور اُن کو رزق دیا جائے گا حتیٰ کہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔

۲۳۵. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ايوب عن قتادة عن ابي ثعلبة. عن ابي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى عليه وسلم أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا ثم نصير جبرية وعبا.

۲۳۵ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے، ایوب سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ثعلبہ سے روایات کی ہے کہ ابو ثعلبہ

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس اُمت کی ابتداء میں نبوت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہت ہوگی پھر ظلم، جبر اور کھیل کود ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۶۔ حدثنا الحكم بن نافع البهراني أخبرنا سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة أبي سجرة الضرمي عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنهما إن الله بدأ هذا الأمر يوم بدأه نبوة ورحمة ثم يعود خلافة ورحمة ثم سلطانا ورحمة ثم ملكا ورحمة ثم يعود خلافة ورحمة ثم سلطانا ورحمة ثم ملكا ورحمة ثم جبروة صلعاء يتكادمون عليها تكادم المير.

۲۳۶۔ الحكم بن نافع البهراني نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ ابی ثجرہ الضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے اس معاملے کی ابتداء کی یہ نبوت اور رحمت تھی پھر لوٹ کر خلافت اور رحمت ہوگی پھر سلطنت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی پھر لوٹ کر خلافت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی لوگ اس میں سے چریں گے جیسے کہ گدھے گھاس چرتے ہیں۔

○ ○ ○

۲۳۷۔ حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن يحيى بن أبي عمرو السيباني قال. سمعت كعبا يقول أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم سلطان ورحمة ثم ملك جبرية فإذا كان ذلك لبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها.

۲۳۷۔ ضمیرہ، ابن شاذب سے، وہ یحییٰ بن ابی عمرو السیبانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمت کا اول نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر سلطنت اور رحمت ہے پھر جبری بادشاہت ہوگی، جب یہ حالت ہو جائے تب زمین کا اندرونی حصہ اس کے بیرونچھے سے بہتر ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۸۔ حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد. عن كعب قال لا يزال لهذه الأمة خليفة يجمعهم وإمارة قائمة ويعطى الرزق والجزية حتى يبعث عيسى بن مريم عليه السلام ثم يكون هو يجمعهم ثم تنقطع الإمارة.

۲۳۸۔ الحكم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمت کے لئے ہمیشہ خلیفہ رہے گا جو انہیں اکٹھا کرے گا، اور امارت قائم رہے گی، اور رزق اور جزئیہ دیا جائے گا، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث فرمادیئے جائیں گے۔ پھر وہ انہیں اکٹھا کریں گے۔ پھر امارت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۲۳۹۔ حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن حبيب بن أبي ثابت. أن أبا عبيدة وبشير

ابن سعید أبا النعمان تذاکرا فقالا تكون نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملکا عضوضا وجبرية وفساد يستحلون الفروج ويشربون الخمر ويلبسون الحرير وهم مع ذلك ينصرون ويرزقون. معرفة الخلفاء من الملوك.

۲۳۹ ہشیم نے، العوام بن حوشب سے، انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ اور بشیر بن سعید بن نعمان رحمہ اللہ تعالیٰ آپس میں گفتگو کر رہے تھے، دونوں نے کہا کہ نبوت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر زبردستی اور جبری بادشاہت ہوگی اور فساد ہوگا۔ لوگ شرمگاہوں کو حلال سمجھیں گے، اور شرابیں پیئیں گے، اور ریشم پہنیں گے، اور اس کے باوجود ان کی مدد کی جائے گی اور انہیں رزق دیا جائے گا۔ ○ ○ ○

بادشاہوں میں سے خلفاء کی پہچان

۲۴۰. حدثنا محمد بن یزید و ہشیم عن العوام بن حوشب قال أخبرني شيخ من بني أسد في أرض الروم عن رجل من قومه. شهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه سأل أصحابه وفيهم طلحة والزبير وسلمان وكعب. فقال إني سألكم عن شيء وإياكم أن تكذبوني فتهلكوني وتهلكوا أنفسكم أنشدكم بالله ما ذا تجدوني في كتبكم أخليفة أنا أم ملك. فقال طلحة والزبير إنك لتسألنا عن أمر ما نعرفه ما ندرى ما الخليفة ولست بملك. فقال عمر إن يقل فقد كنت تدخل فتجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم. ثم قال سلمان وذلك أنك تعدل في الرعية وتقسم بينهم بالسوية وتشفق عليهم شفقة الرجل على أهله وقال محمد بن يزيد وتقضى بكتاب الله. فقال كعب ما كنت أحسب أن في المجلس أحدا يعرف الخليفة من الملك غيري ولكن الله ملأ سلمان حكما وعلمنا ثم قال كعب أشهد أنك خليفة ولست بملك. فقال له عمرو كيف ذاك. قال أجدك في كتاب الله. قال عمر تجدني باسمي. قال كعب لا ولكن بنعتك أجد نبوة لم خلافة ورحمة. وقال محمد بن يزيد خلافة على منهاج نبوة لم ملکا عضوضا قال وقال هشيم وجبرية وملکا عضوضا. فقال عمر ما أبالي إذا جاوز ذلك رأسي.

۲۴۰ محمد بن یزید اور ہشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے شیخ بن اسد سے، انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب سے پوچھا جن میں طلحہ، سلمان، زبیر اور حضرت کعب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے، کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق پوچھتا ہوں تم اس میں میرے ساتھ جھوٹ بولنے سے بچنا ورنہ تم مجھے بھی ہلاک کرو گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کرو گے، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم مجھے

اپنی کتابوں میں کیا پاتے ہو؟ کیا میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ آپ ہم سے ایک ایسی بات کے متعلق پوچھتے ہیں جسے ہم نہیں جانتے ہمیں معلوم نہیں کہ خلیفہ کیا ہے اور آپ بادشاہ نہیں ہو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو یہ بات کہے تو تو کہہ سکتا ہے، اس لئے کہ آپ حضور ﷺ کے ہاں داخل ہوتے تھے اور بیٹھا کرتے تھے، پھر سلمان نے کہا آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رعایا میں انصاف کرتے ہیں اور ان کے درمیان برابری کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں، اور ان پر ایسی شفقت کرتے ہیں جیسے آدمی اپنے گھر والوں پر کرتا ہے، اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ تھا کہ میرے سوا مجلس میں کوئی بھی ایسا موجود نہیں ہے جو خلیفہ اور بادشاہ کے فرق کو جانتا ہو، اللہ تعالیٰ نے سلمان کو علم و حکمت کے ساتھ بھر دیا تھا۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہیں بادشاہ نہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا وہ کیسے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اللہ کی کتاب میں پاتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے میرا نام اس میں پایا ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں لیکن آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صفات میں نے اس میں پائی ہیں، میں نے اس میں پایا ہے کہ نبوت ہوگی پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی اور رحمت ہوگی پھر زبردستی اور جبر کی بادشاہت ہوگی اور ظالم بادشاہ ہوگا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ چیز میرے سر سے گور جائے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۲۳۱۔ حدثنا الحكم بن نافع اخبرنا صفوان بن عمرو عن ابي اليمان وشريح بن عبيد عن كعب قال. قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه انشدك الله يا كعب اتجدني خليفة ام ملكا. قال قلت بل خليفة فاستحلفه. فقال كعب خليفة والله من خير الخلفاء وزمانك خير زمان.

۲۳۱۔ حکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان اور شریح بن عبید، سے انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تجھے اللہ کا واسطہ آئے کعب! کیا تم مجھے خلیفہ پاتے ہو یا بادشاہ؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بلکہ میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیفہ پاتا ہوں پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم دلائی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خلیفہ، اور اللہ کی قسم آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بہترین خلفاء میں سے ہیں، اور آپ کا زمانہ بہترین زمانہ ہے۔

○ ○ ○

۲۳۲۔ حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم قال حدثني عمير بن ربيعة قال حدثني مغيث الأوزعي. أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أرسل إلى كعب فقال له كعب كيف تجد نعتي. قال خليفة قرن من حديد لا تخاف في الله لومة

الانتم ثم خليفة تقتله أمته ظالمين له ثم يقع البلاء بعد.

۲۳۲ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، انہوں نے عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا پھر کہا کہ اے کعب! تم میری کیا صفت پاتے ہو؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خلیفہ کا زمانہ لوہے کا ہوگا وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔ پھر اس کے بعد جو خلیفہ ہوگا اُسے لوگ ظلم کرتے ہوئے قتل کر دیں گے (یعنی شہید کر دیں گے)۔ پھر اس کے بعد آفات واقع ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۲۳۳. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن عقبة عن عطاء مولى ام بكرة الأسلمية. عن سعيد بن المسيب قال الخلفاء ثلاثة وسائرهم ملوك أبو بكر وعمر وعمر. قيل له عرفنا أبا بكر وعمر فمن عمر الثاني. قال إن عشم أدر كتموه وإن متم كان بعدكم.

۲۳۳ محمد بن عبد اللہ التہری نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے عطاء مولى ام بکرۃ الاسلامیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خلفاء تو تین 3 ہیں باقی سب بادشاہ ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت عمر رحمہ اللہ، کسی نے کہا کہ اس حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرا عمر کون ہے؟ تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن محمد بن إسحاق نحوه وزاد فيه عن حبيب بن هند الأسلمي عن سعيد بن المسيب.

۲۳۴ ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے حبیب بن ہند الاسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

(یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے، لیکن ہم پھر بھی لکھ دیتے ہیں "واحدی")

خلفاء تو تین 3 ہیں باقی سب بادشاہ ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت عمر، کسی نے کہا کہ اس حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرا عمر کون ہے؟ تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۵. حدثنا نعيم حدثنا بقية بن الوليد عن عبد الله بن نعيم المعافري قال. سمعت

المشيخة يقولون من أمر بمعروف ونهى عن منكر فهو خليفة الله في الأرض وخليفة كتابه وخليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۳۵ ﴿نعيم، بقیہ بن الولید سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن نعیم المعاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے وہ زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اور اس کی کتاب کا خلیفہ ہے اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہے۔

○ ○ ○

۲۳۶ . حدثنا المعتمر بن سليمان عن الأشعر بن بجير قال. قال أبو محمد النهدي لا يكون في عقب النبي صلى الله عليه وسلم ملك.

۲۳۶ ﴿المعتمر بن سلیمان نے اشعر بن بجیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو محمد الہندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی اولاد میں سے کوئی بادشاہ نہیں ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۷ . حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن همام أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أتاه رجل من أهل الكتاب فقال السلام عليك يا ملك العرب. فقال عمر وهكذا تجدونه في كتابكم الستم تجدون النبي ثم الخليفة ثم أمير المؤمنين ثم الملوک بعد فقال بلى بلى.

۲۳۷ ﴿ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ، حضرت ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کا ایک آدمی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے عرب کے بادشاہ! السلام علیک، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا تم اپنی کتابوں میں ایسے ہی پاتے ہو؟ کیا تم یہ نہیں پاتے کہ نبی ہوگا، پھر خلیفہ، پھر امیر المؤمنین، پھر ان کے بعد بادشاہ ہوں گے؟ اس اہل کتاب کے آدمی نے کہا کہ کیوں نہیں! کیوں نہیں!۔

○ ○ ○

۲۳۸ . حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن العوام بن حوشب عن رجل. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال الخلافة بالمدينة والملك بالشام.

۲۳۸ ﴿محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خلافت مدینے میں اور بادشاہت شام میں ہوگی۔

○ ○ ○

۲۳۹ . حدثنا هشيم ومحمد بن يزيد عن العوام بن حوشب قال حدثنا سعيد بن جهمان قال. سمعت سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بعدى في أمتي ثلاثون سنة. قال محمد بن يزيد في حديثه فحسبوا

ذلک کان تمام ولایۃ علی۔ فقالوا السفیة انهم یزعمون ان علیا لم یکن خلیفة۔ فقال من یزعم ذلک ابنوا الزرقاء اولی بذلك واحق۔

۲۴۹ ﴿ ہشتم اور محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے سعید بن جبہ سے روایت کی ہے کہ، سفینہ دلی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس 30 سال ہوگی، حضرت محمد بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے جب حساب لگایا تو تیس 30 سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مکمل ہو گئے تھے، لوگوں نے حضرت سفینہ کو کہا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ نہ تھے؟ تو حضرت سفینہ نے فرمایا کہ اے سوار زرقاء! یہ گمان کرنے والے کون ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ مستحق اور فدا ہیں۔

○ ○ ○

۲۵۰ حدثنا ضمرة عن ابن شاذب۔ عن یحیی بن ابی عمرو السبائی قال لیس من

الخلفاء من لم یملک المسجدین مسجد الحرام ومسجد بیت المقدس

۲۵۰ ﴿ ضمیرہ، ابن شاذب سے روایت کرتے ہیں کہ، یحیی بن ابی عمرو السبائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو آدمی دو مسجدوں یعنی مسجد الحرام اور مسجد بیت المقدس کا مالک نہ ہو وہ خلیفہ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۲۵۱ حدثنا الولید ورشدین عن ابن لہیعة عن ابی ذرعة عن صباح قال لا خلافة بعد

حمل بنی امیة حتی ینخرج المہدی۔

۲۵۱ ﴿ ولید اور رشیدین نے ابی لہیعة سے، انہوں نے ابو ذرعة سے روایت کی ہے کہ صباح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کے اٹھ جانے کے بعد خلافت نہیں ہوگی حتیٰ کہ حضرت مہدی کا ظہور ہو جائے۔

○ ○ ○

۲۵۲ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابوب عن حمید ابن ہلال۔ عن عتبة بن غزوان

السمی قال الا ایہا لم تکن لبوة إلا تنا سحت حتی تكون ملکا۔

۲۵۲ ﴿ عبد الرزاق، معمر سے، وہ ابوب سے، وہ حمید ابی ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان السملی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! بے شک نبوت ختم ہو چکی ہے اور پھر بادشاہت ہوگی۔

○ ○ ○

۲۵۳ حدثنا رشیدین بن سعید عن ابن لہیعة عن خالد بن ابی عمران۔ عن الحذیفہ بن

الیمان رضی اللہ عنہ قال لیکون بعد عثمان رضی اللہ عنہ إلنا عشر ملکا من بنی امیة۔

قیل له خلفاء۔ قال بل ملوک۔

۲۵۳ ﴿ رشیدین بن سعید نے ابی لہیعة سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنو امیہ میں بارہ (12) بادشاہ آئیں گے، کسی نے عرض کیا کہ خلفاء آئیں گے؟ کہا نہیں وہ بادشاہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۵۳. حدثنا فضالة بن حصين الضبي سمعت يزيد بن نعمة أبا مودود الضبي قال. سمعت عتبة بن غزوان السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم تكن نبوة قط إلا كان بعدها ملكا.

۲۵۳. فضالہ بن حصین الضبی نے یزید بن نعمہ ابا مودود الضبی سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن غزوان السلمی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبوت کبھی بھی نہیں رہی مگر اس کے بعد بادشاہت آئی ہے۔

○ ○ ○

۲۵۵. حدثنا محمد بن عبد الله التيهرتي عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن عقبة عن عطاء مولى أم بكرة الأسامية. عن سعيد بن المسيب قال الخلفاء ثلاث وسائرهم ملوك. قيل من هؤلاء. قال أبو بكر وعمر وعمر. قيل له قد عرفنا أبا بكر وعمر فمن عمر الثاني. قال إن عشتم أدر كنموه وإن متم كان بعدكم.

۲۵۵. محمد بن عبد اللہ التیہرتی نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے عطاء مولیٰ ام بکرہ الاسامیہ سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خلفاء تو تین 3 ہیں اور باقی سب بادشاہ ہیں، عرض کیا گیا کہ وہ تین 3 کون سے ہیں؟ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر، عرض کیا گیا ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرا عمر کون ہے؟ فرمایا اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد آئے گا۔

○ ○ ○

۲۵۶. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن محمد بن إسحاق نحوه وزاد فيه عن حبيب بن هند الأسلمي عن ابن المسيب.

۲۵۶. ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے حبیب بن ہند الاسلمی سے، انہوں نے سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول نقل کیا ہے۔ (یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے "واحدی")

○ ○ ○

۲۵۷. حدثنا هشيم عن مجالد عن عامر أخبرنا مسروق. عن عائشة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله كيف هذا الأمر من بعدك. قال في قومك ما كان فيهم خير. قلت فأي العرب أسرع فناء. قال قومك. قال قلت وكيف ذاك. قال يستحلهم الموت وينفسهم الناس. تسمية من يملك بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۵۷. ہشیم، مجالد سے، وہ عامر سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد امارت کی کیفیت ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ امارت تیری قوم میں رہے گی، جب تک ان میں خیر ہوگی، میں نے عرض کیا کہ عرب میں سب سے زیادہ تیزی سے کون فنا ہوں گے؟ ارشاد فرمایا تیری قوم، میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا ان پر موت آپڑے گی، اور ان پر لوگ کم خرگہ جمع دیں گے۔

○ ○ ○

حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والے امراء کے نام

۲۵۸. حدثنا ابن المبارك أخبرنا حشر بن نباتة عن سعيد بن جمهان عن سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجد المدينة جاء أبو بكر بحجر فوضعه ثم جاء عمر بحجر فوضعه ثم جاء عثمان بحجر فوضعه. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هؤلاء يلون الخلافة بعدي.

۲۵۸. ابن المبارک نے حشر بن نباتہ سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے روایت کی ہے کہ سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولى رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر فرما رہے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے بعد خلافت پر مامور ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۵۹. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن حدثه عن عائشة رضي الله عنها قالت لما أسس رسول الله ﷺ مسجد المدينة جاء أبو بكر بحجر فوضعه ثم جاء عمر بحجر فوضعه ثم جاء عثمان بحجر فوضعه فقال رسول الله ﷺ هؤلاء يلون الخلافة بعدي.

۲۵۹. ہشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی بنیاد رکھی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ میرے بعد خلافت کے مَحْوِلِی ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۶۰. حدثنا يزيد بن هارون حدثنا عبد الأعلى بن أبي المساور عن عامر الشعبي. عن رجل من بني المصطلق قال بعثني قومي بنوا المصطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى من يدفعون صدقاتهم بعده فأتيت فلقيني علي بن أبي طالب رضي الله عنه فسلأني. فقلت أرسلني قومي بنوا المصطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألونه إلى من يدفعون صدقاتهم بعده. فقال له علي سلمه ثم إني فأخبرني فأتني رسول الله ﷺ فأخبره أن قومه أرسلوه يسألونه إلى من يدفعون صدقاتهم بعده. فقال أدفعوها إلى أبي بكر فارجع إلى علي فأخبره. فقال له علي ارجع إليه إلى من يدفعونها بعد أبي بكر. فسأله فقال أدفعوها إلى عمر بعده فأتني عليا فأخبره. فقال ارجع إليه فسأله إلى من

یدفعونها بعد عمر فأتاه فسأله. فقال ادفعوها إلى عثمان بن عفان فرجع إلى علي فاخبره. فقال له علي ارجع إليه فسأله إلى من يدفعونها بعد عثمان. فقال الرجل إنني لأستحيى أن أرجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذا.

۲۶۰ یزید بن ہارون نے عبدالاعلیٰ بن ابی الساور سے، انہوں نے عامر الشعمی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنوالمصطلق کے ایک شخص نے کہا کہ مجھے میری قوم بنوالمصطلق نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد ہم صدقات کس کو دیں؟ لہذا میں آپ ﷺ کی طرف آیا۔ راستے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ملے اور مجھ سے حال پوچھا؟ میں نے کہا کہ میری قوم بنوالمصطلق نے مجھے پیغمبر ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد ہم صدقات کس کو دیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ یہ پوچھو! پھر آپ ﷺ جو جواب دیں وہ مجھے بھی آکر بتادینا؟ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اُسے اس کی قوم نے یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد وہ اپنے صدقات کس کو دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ حضور ﷺ کے پاس اور ان سے پوچھو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کس کو دیں گے؟ اس شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ حضور ﷺ کے پاس اور ان سے پوچھو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کس کو دیں گے، وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، اور یہ بات پوچھی، آپ ﷺ نے فرمایا صدقات (حضرت) عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کس کو دیں گے؟ اس آدمی نے کہا کہ اب مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جانے میں شرم آتی ہے۔

○ ○ ○

۲۶۱ حدثنا أسد بن موسى حدثنا عبد الرحمن بن زياد قال حدثني أبو يزيد عبد الملك بن أبي كريمة قال. حدثني عمرو بن لبید أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى بكرة من أعرابي بدين نظره فادبر الأعرابي فلقى علي بن أبي طالب رضي الله عنه. فقال علي للأعرابي إن قبض الله رسوله حقتك إلى من فرجع الأعرابي إلى رسول الله. فقال من لي بحقي إن أتى عليك الموت. قال أبو بكر الصديق لك بحقتك فادبر الأعرابي فلقى علي أيضا. فقال ما قال لك رسول الله. قال حقي إلى أبي بكر الصديق. قال فإن أبا بكر يموت. قال فرجع الأعرابي فقال يا رسول الله إن مات أبو بكر فإلى من حقي. فقال إلى عمر بن الخطاب فادبر الأعرابي فلقى علي. فقال ما قال لك رسول

اللہ۔ قال حقى الى عمر۔ قال فان عمر يموت۔ قال صدقت فرجع فقال يا رسول الله فان
عمر يموت فمن لى به۔ قال حقك الى عثمان۔ قال فادبر الاعرابى فلقبه على۔ فقال ما
قال لك رسول الله۔ قال حقى الى عثمان۔ قال فان مات عثمان۔ قال فرجع الى النبى قال
فان عثمان يموت يا رسول الله فالى من حقى قال فالى الذى ارسلك۔

۲۶۱ ﴿ اسد بن موسى نے عبدالرحمن بن زیادہ سے، انہوں نے ابویزید سے، انہوں نے عبدالملک بن ابوکریرہ سے
روایت کی ہے کہ عمرو بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے اونٹ اُدھار خریدا، وہ دیہاتی جانے
لگا تو اس کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیہاتی سے کہا اگر اللہ اپنے
رسول ﷺ کی رُوح قبض کر لے تو تیرا اُدھار کون دے گا؟ وہ دیہاتی آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ
اگر آپ ﷺ پر موت آجائے تو میرا حق کون ادا کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا حق
تجھے ادا کرے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر اس سے ملے اور اس سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے
کیا فرمایا؟ دیہاتی نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا حق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے دے، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے اس سے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون
دے گا؟ وہ دیہاتی واپس گیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون
دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا حق دے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا تو حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ہے؟ دیہاتی نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، وہ دیہاتی
واپس گیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے
فرمایا تیرا حق (حضرت) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے
اور پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ہے؟ دیہاتی نے کہا کہ میرا حق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادا کرے گا، تو حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر وہ دیہاتی آپ ﷺ کے پاس لوٹ کر آیا اور کہنے
لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے
فرمایا پھر تیرا حق وہ دے گا جو تجھے بھیج رہا ہے۔

○ ○ ○

۲۶۲۔ حدثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال حدثني من سمع جابر بن عبد
الله رضي عنهما يقول رأى رجل صالح الليلة كان أبا بكر نيط برسول الله ثم نيط عمر
بابي بكر ثم نيط عثمان بعمر۔ قال جابر فلما قمنا قلنا الرجل الصالح رسول الله وهؤلاء
ولاة الأمر من بعده۔

۲۶۲ ﴿ ابن المبارک، یونس سے، وہ الزہری سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک نیک آدمی نے خواب دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کو کمر سے پکڑے ہوئے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمر سے پکڑا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمر سے پکڑا ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کی مجلس سے کھڑے ہوئے تو ہم نے کہا کہ یہ خواب دیکھنے والا رجل صالح حضرت رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور یہ تمام افراد رسول اللہ ﷺ کے بعد حکومت کے متوالی ہوں گے۔

۲۶۳۔ حدثنا ابن عایة عن ابن عون عن محمد بن سیرین عن عقبہ بن اوس السدوسی قال قال عبد اللہ بن عمرو ابوبکر الصديق اصبت اسمہ عمر الفاروق قرن من حديد اصبت اسمہ ابن عفان ذوالنور قتل مظلوما اوتی کفلين من الرحمة ملک الارض المقدسة معاوية وابنه قالوا الا تذاکر حسنا الا تذاکر حسينا. قال فعاد لمثل کلامه حتى بلغ معاوية وابنه وزاد السفاح وسلام ومنصور وجابر والأمين وامير العصب کلهم لا يرا مثله ولا. يدرك مثله کلهم من بني كعب بن لؤی فيهم رجل من قحطان منهم من لا يكون إلا يومين منهم من يقال له لتبايعنا أو لنقتلنک فإن لم يبايعهم قتلوه آخر

۲۶۳۔ ابن علیہ نے ابن عوف سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اوس السدوسی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر فاروق لو ہے کا ایک دور ہے تم نے اس کا نام بھی پالیا حضرت عثمان بن عفان کو مظلوما شہید کیا گیا جسے رحمت کے دو حصے ملے، مقدس زمین کے بادشاہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کا بیٹا ہے، لوگوں نے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کرتے؟ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذکر نہیں کرتے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بات دہرائی یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے بیٹے تک پہنچے، پھر مزید نافذ کر کے فرمایا کہ السفاح، سلام، منصور، جابر، امین، امیر العصب ہوں گے، نہ ان کا مثل دیکھا جائے گا نہ ان کے مثل پایا جائے گا، یہ سب کے سب بنی کعب بن لؤی کے قبیلے سے ہوں گے، ان میں سے ایک قحطان قبیلے سے ہوگا، ان میں سے بعض صرف دو دن حکمران رہیں گے، ان میں سے بعض سے کہا جائے گا کہ تم ہماری بیعت کر لو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے اگر وہ ان کی بیعت نہیں لے گا تو وہ اسے قتل کر دیں گے۔

الجزء الأول يتلوه في الذي يليه إن شاء الله تعالى حدثنا محمد بن ثور وعبد الرزاق والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما. بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبي. أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني قال أخبرنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومئتين حدثنا نعيم بن حماد.

پہلا جزء اختتام پذیر ہوا اس کے بعد جو جزء ہے اس کی حدیث

کے پہلے راوی محمد بن ثور اور عبد الرزاق ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۝

ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد بن ریزہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطمرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو زید عبد الرحمن بن حاتم المرادی بمصر میں 240 ہجری میں ہمیں حدیث سنائی نعیم بن حماد المروزی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

۰ ۰ ۰

۲۶۲۔ حدثنا محمد بن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن محمد بن سيرين عن

عقبة بن أوس. عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال وجدت في بعض

الكتب يوم غزونا يوم اليرموك أبو بكر الصديق أصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديد

أصبتم اسمه عثمان ذو النورين أوتى كفلين من الرحمة لأنه قتل مظلوما أصبتم اسمه ثم

يكون سفاح ثم يكون منصور ثم يكون مهدي ثم يكون الأمين ثم يكون سين وسلام يعني

صلاحا وعافية ثم يكون أمير الغضب ستة منهم من ولد كعب بن لؤي ورجل من قحطان

كلهم صالح لا يرى مثله قال محمد وقال أبو الجلد يكون على الناس ملوك بأعمالهم.

۲۶۲۔ محمد بن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے، ایوب سے، انہوں نے محمد بن سيرين سے، انہوں نے

عقبہ بن اوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جب ہم نے یرموک کی جنگ کی تو میں نے

بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پایا، حضرت عمر الفاروق لو ہے کا سینک تم نے اس

کا زمانہ پایا، حضرت عثمان ذو النورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ انہیں ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام

پایا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر آمین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ، غضب والے امیر ہوں

گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا جو نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الجلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔

۰ ۰ ۰

۲۶۵۔ حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن هشام عن ابن سيرين عن عقبة بن أوس عن عبد

الله بن عمرو نحوه.

۲۶۵۔ عبد الوهاب الثقفی نے هشام سے، انہوں نے ابن سيرين سے، انہوں نے عقبہ بن اوس سے روایت کی ہے

کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب ہم نے یرموک کی جنگ لڑی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینگ تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ اُسے ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر امین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ ۶ غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالجہل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۶۶. حدثنا الوليد بن مسلم عن سعيد عن قتادة عن عبد الله ابن عمرو نحوه إلا أنه

قال لا ترون بعدهم مثلهم.

۲۶۶. الوليد بن مسلم، سعيد سے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم نے یرموک کی جنگ لڑی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینگ تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ اُسے ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر امین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ ۶ غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا جو نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالجہل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے، تم ان کے بعد ان کے جیسے نہ دیکھ پاؤ گے!

○ ○ ○

۲۶۷. حدثنا الوليد حدثنا سعيد بن عبد العزيز عن حدثه. أن رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال يليكم عمرو وعمر ويزيد والوليد والوليد ومروان ومروان ومحمد

ومحمد. سمعت محمد بن فضيل عن السري بن إسماعيل عن عامر الشعبي عن سفيان

بن الليل قال سمعت حسن بن علي رضي الله عنهما يقول سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول لا تذهب الأيام والليالي حتى يجتمع أمر هذه الأمة على رجل واسع

السرم ضخم البلعم يأكل ولا يشبع وهو عوي.

۲۶۷. الوليد نے سعيد بن عبد العزيز سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ تمہارے امیر ہوں گے، عمرو اور عمر یزید اور یزید، الولید اور الولید، مروان اور مروان، محمد اور محمد، میں نے محمد بن فضیل رحمہ

اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت السری بن اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت عامر الشعبي رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت

سفيان بن الليل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات اور دن نہ ختم ہوں گے حتیٰ کہ اس اُمت کا معاملہ ایک ایسے آدمی پر جمع ہوگا جو سب آنتوں والا اور بڑے حلق والا ہوگا کھائے گا لیکن سیر نہ ہوگا وہ (م، ع، وی،) ہے۔

○ ○ ○

۲۶۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطية عن هلال بن يساف قال حدثني البريد الذي بعثه معاوية إلى صاحب الروم يسأله من الخليفة بعد عثمان. قال فدعى صاحب الروم مصحفا فنظر فيه. فقال الخليفة بعده معاوية صاحبك الذي أرسلك.

۲۶۸. ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے شمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ، ہلال بن یساف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس پیغام رساں نے یہ بات بتلائی ہے جسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم کے بادشاہ کی طرف یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ کون ہوگا، اس رومی بادشاہ نے ایک کتاب منگائی اور اُسے دیکھا۔ پھر کہا کہ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد خلیفہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا، تیرا وہ صاحب جس نے تجھے بھیجا ہے۔

○ ○ ○

۲۶۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح قال كان معاوية يسير مع عثمان فجعل الحادي يقول إن الأمير بعده علي.... وفي الزبير خلف رضى. فقال كعب ومعاوية يسير في ناحية الموكب على بغلة شهباء فقال كعب الأمير بعده صاحب البغلة الشهباء.

۲۶۹. ابو معاویہ نے، اعمش سے روایت کی ہے کہ، ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، اچانک ایک غیبی صدا آئی کہ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد امیر (حضرت) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قافلے کے ایک طرف ہو کر خچر پر سوار تھے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ امیر اس کے بعد یہ خچر والا ہوگا۔

○ ○ ○

۲۷۰. حدثنا ابن وهب حدثنا ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد قال سمعت عتبة بن راشد الصدفي قال سمعت عبد الله بن الحجاج ونحن ننظر عبد الله بن عمرو يخرج علينا قال. سمعت الآن عبد الله بن عمرو يقول يكون بعد الجبارين الجابر يجبر الله به أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير العصب فمن قدر على الموت بعد ذلك فليمت.

۲۷۰. ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے عتبہ بن راشد الصدفی سے

روایت کی ہے کہ عبداللہ بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سنا، حالانکہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو (2) جباروں کے بعد ایک جابر آئے گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُمّت محمد ﷺ کو جوڑ دے گا، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر امیر العصب آئے گا، پھر اس کے بعد جو موت پر قدرت رکھتا ہے اُسے مر جانا چاہیے۔

○ ○ ○

۲۷۱. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي المنهال عن أبي زياد عن كعب قال. إن الله تعالى وهب لإسماعيل عليه السلام من صلبه اثني عشر فيما أفضلهم وخيرهم أبو بكر الصديق وعمر بن الخطاب وعثمان ذو النور يقتل مظلوما يؤتى أجره مرتين وملك الشام وابنه والسفاح ومنصور وسين وسلام يعني صلاحا وعافية.

۲۷۱. ضمروہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابی المنہال سے، انہوں نے ابی زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کی اولاد میں بارہ (12) سربراہ بخشے ہیں، ان میں سے افضل اور بہترین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور حضرت عثمان ذو النورین جسے ظلماً قتل کیا گیا، جسے دو ہزار جرطلہ، اور شام کا بادشاہ اور اس کا بیٹا ہے، اور سفاح اور منصور اور سین اور سلام ہے یعنی صلاح اور عافیت ہے۔

○ ○ ○

۲۷۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافري عن يدوم الحميري سمع تبيع بن عامر يقول يعيش السفاح أربعين سنة اسمه في التوراة طائر السماء.

۲۷۲. ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے انہوں نے، یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے یدوم الحمیری سے روایت کی ہے کہ تبیع بن عامر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سفاح چالیس 40 سال زندہ رہے گا اس کا نام تورات میں آسمانی پرندہ ہے۔

○ ○ ○

۲۷۳. حدثنا ابن وهب عن عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال سيلي أمر هذه الأمة خلفاء يتوالون كلهم صالح وعليهم تفتح الأرضين كلها أولهم جابر. قال ابن أنعم يجبر الله الناس على يديه والثاني المفرح وهو كالطيرة لفروخها والثالث ذو العصب يمكث أربعين سنة لا خير في الدنيا بعدهم قال ونسيت ما قال في ذي العصب وهو رجل صالح.

۲۷۳. ابن وہب نے عبدالرحمن بن زیاد بن أنعم سے، انہوں نے ابی عبدالرحمن الحبلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب اس اُمّت کے معاملے کے مَحْوَلِیٰ خلفاء ہوں گے جو پے درپے آئیں گے وہ سب کے سب نیک ہوں گے۔ ان پر زمین کھول دی جائے گی۔ ان میں سے پہلا ”جابر“ ہوگا، ابن انعم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ

جابر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس کے ہاتھوں پر جمع کرے گا، دوسرا فرصت پہنچانے والا ہوگا، وہ لوگوں کے لئے ایسے ہوگا جیسے پرندہ اپنے بچوں کے لئے، اور تیسرا پٹھوں والا ہوگا، وہ چالیس 40 سال رہے گا، ان کے بعد دنیا میں کوئی خیر نہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں بھول گیا کہ انہوں نے پٹھوں والے کے متعلق کیا فرمایا اور وہ بہر حال نیک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۲۷۴. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم أن عمير بن ربيعة حدثه عن مغيث الأوزاعي حدثه أن عمر سال كعبا. كيف يجد نعته قال قرن من حديد قال لا يخاف في الله لومة لائم. قال ثم مه. قال ثم يكون من بعدك خليفة تقتله أمته ظالمين له. قال ثم مه. قال يم يقع البلاء بعد.

۲۷۴ عثمان بن كثير بن دينار نے محمد بن مهاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، انہوں نے عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے حضرت مغيث الاوزاعي سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ وہ اُسے کس صفت والا پاتے ہیں؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لو ہے کاسینک ہے، اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی کی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد ایک خلیفہ ہوگا جسے اس کے لوگ ناحق قتل کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد مصائب واقع ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۷۵. حدثني أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا عن كعب أنه التقى هو ويشوع وكان عالما قارئا للكتب قبل مبعث النبي صلى الله عليه وسلم فتذاكرا أمر الدنيا وما يحدث فيها. فقال بشوع يظهر نبي يظهر دينه على الأديان كلها وأمه على الأمم يأمرهم بالمعروف وينهون عن المنكر. قال كعب صدقت. فقال له يشوع هل عندك علم من ملوكهم يا كعب. قال نعم يملك لنا عشر ملكا منهم أولهم صديق يموت موتا ثم الفاروق يقتل قتلا ثم الأمين يقتل قتلا ثم رأس الملوكة يموت موتا ثم صاحب الأحرار يموت موتا ثم جبار يموت موتا ثم صاحب العصب وهو آخر الملوكة يموت موتا ثم يملك العلامة يموت موتا فأما الفتن فإنها تكون إذا قتل ابن ما حق الذهبيات فعند ذلك يسلط البلاء ويرفع الرعاء وعند ذلك يكون أربعة ملوك من أهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرأ لهما كتاب وملك يموت على فراشه يكون

مکته قليل و ملک یحییء من قبل الجرف علی یدیه یكون البلاء وعلی یدیه تکسر
الاکلیل یقیم علی حمص عشرين ومائة صباح یأتیه الفزع من قبل أرضه لیرتحل منها
لیقع البلاء بالجرف ویقع البلاء بینهم۔

۲۷۵ ﴿ ابوالخیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور یسوع کی باہم ملاقات ہوئی یسوع عالم تھا اور کتاب کا پڑھنے والا تھا۔ یہ ملاقات نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوئی۔
انہوں نے باہم دنیا کے متعلق اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس کا مذاکرہ کیا۔ یسوع نے کہا کہ ایک نبی ظاہر ہوگا اور اس کا دین
تمام اديان پر اور اس کی امت تمام اُٹھوں پر غالب ہو جائے گی، وہ نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے حضرت کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں یسوع نے کہا کہ اے کعب! کیا تجھے ان کے بادشاہوں کا کچھ علم ہے؟ تو حضرت کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں ان میں سے بارہ (12) کو قتل کر دیا جائے گا۔ پھر اُمین ہوگا جسے قتل کر دیا جائے گا۔ پھر بادشاہوں کا سردار ہوگا
وہ اپنی موت مرے گا۔ پھر چوکیداروں والا ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔ پھر جبار ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔ پھر پٹھوں والا ہوگا
وہ آخری بادشاہ ہوگا جو اپنی موت مرے گا پھر علامت والا بادشاہ ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔

جب سابقہ آثار مٹانے والا قتل کر دیا جائے گا پھر اس وقت بلائیں مسلط کر دی جائیں گے اور کشادگی ختم ہو جائے گی۔
اس وقت صاحب علامت کے گھر والوں سے چار 4 بادشاہ ہوں گے دو 2 بادشاہ تو ایسے ہوں گے کہ جن کے لئے کتاب نہیں پڑھی
جائے گی اور ایک بادشاہ ہوگا جو اپنے بہتر پر مرے گا اور اس کا ٹھہرنا بہت کم ہوگا اور ایک بادشاہ مقام جرف کی طرف سے آئے
گا اس کے ہاتھوں پر مصائب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں سے تاجر لٹیں گے، وہ حمص میں 120 دنوں تک قیام کرے گا۔ اُسے ایک
ڈرکی خبر اپنی سرزمین کی طرف سے پہنچے گی۔ وہاں اپنی سرزمین سے کوچ کر جائے گا۔ پھر جرف میں مصائب آپڑیں گے اور ان
کے درمیان مصائب واقع ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۲۷۶۔ حدثنا الولید بن مسلم عن مروان بن جناح عن یونس بن میسرۃ الجبلانی قال۔
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا الامر کائن بالمدينة ثم بالشام ثم بالجزيرة ثم
بالمراق ثم بالمدينة ثم ببیت المقدس فإذا کانت ببیت المقدس فثم عقر دارها ولا یخرج
من قوم لیبعود إلیهم۔

۲۷۶ ﴿ ولید بن مسلم نے مروان بن جناح سے روایت کی ہے کہ حضرت یونس بن میسرہ الجبلانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اقتدار مدینہ میں ہوگا۔ پھر شام میں پھر جزیرہ میں۔ پھر عراق میں۔ پھر مدینہ میں۔
پھر بیت المقدس میں۔ جب بیت المقدس میں خلافت ہوگی تو خلافت کے پھرنے کو روک دیا جائے گا، اور جس قوم سے خلافت نکل
جائے گی پھر دوبارہ ان کی طرف نہیں لوٹے گی۔

○ ○ ○

۲۷۷. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر قال. بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أنزلت النبوة على في ثلاثة أمكنة مكة والمدينة والشام فإذا خرجت من أحدهن لم ترجع إلى يوم القيامة.

﴿۲۷۷﴾ عبد القدوس کہتے ہیں کہ حضرت أرطاة بن منذر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر نبوت تین 3 جگہوں پر نازل ہوئی مکہ میں، مدینہ میں اور شام میں جب ان میں سے کسی ایک سے بھی یہ نکل جائے گی تو قیامت تک لوٹ کر نہ آئے گی۔

○ ○ ○

۲۷۸. حدثنا ابن وهب حدثنا ابن لهيعة عن عياش بن عباس قال سمعت يعفر بن حمرة يقول أخبرني عمي معدى كرب بن عبد كلال يقول. قال لنا كعب الأحبار إن منصور خامس خمس عشرة خليفة.

﴿۲۷۸﴾ ابن وهب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیاش بن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یعفر بن حمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے چچا حضرت معدی کرب بن عبد کلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب ابن الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ منصور پندرہ 15 خلفاء میں سے پانچواں ہوگا۔

○ ○ ○

۲۷۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال. المنصور منصور بنى هاشم.

﴿۲۷۹﴾ ولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن قوذہ سے انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منصور بنی ہاشم کا منصور ہے۔

○ ○ ○

۲۸۰. حدثنا الوليد بن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن الفضل بن عفيف الدؤلي. عن عبد الله بن عمرو أنه قال يا معشر اليمن تقولون إن المنصور منكم فلا والذي نفسي بيده إنه لقرشي أبوه ولو شاء أن أنسبه أقصى جد هو له فعلت.

﴿۲۸۰﴾ ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حارث بن یزید الحضرمی سے، انہوں نے فضل بن عفف الدؤلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے یمن کی جماعت تم کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے، نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ قریشی ہے، قریشی النسل ہے، اگر میں چاہوں تو میں اس کے آخری دادے تک تمہیں اس کا نسب بتا سکتا ہوں۔

○ ○ ○

۲۸۱. قال نعيم سمعت من يذكر عن ابن عون عن محمد قال السلام الذي يكون بعد معاوية.

﴿۲۸۱﴾ نعیم نے ایک شخص سے، اُس نے ابی عون سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سلام

وہ ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ہوگا۔

۲۸۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافري عن يدوم الحميري

سمع تبع بن مامر يقول السفاح يعيش أربعين سنة اسمه في التوراة طائر السماء.

۲۸۲. ابن وهب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے یدوم الحمیری سے روایت

کی ہے کہ حضرت تبع بن عامر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”السفاح“ چالیس 40 سال زندہ رہے گا، اس کا نام تورات میں آسمان کا پرندہ ہے۔

۲۸۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال أمير العصب ليس من ذی

ولا ذر ولكنهم يسمعون صوتا ما قاله إنس ولا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذی ولا ذر

ولكنه خليفة يمانی قال الوليد وفي علم كعب أنه يمانی قرشی وهو أمير العصب

والعصب أهل اليمن ومن تبعهم من سائر الذین أخرجوا من بیت المقدس.

۲۸۳. الولید بن مسلم نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”عصب“

کا امیر نہ ان میں سے ہوگا نہ ان میں سے ہوگا، لیکن سب لوگ ایک آواز سنیں گے، جو نہ انسان کی ہوگی اور نہ جنات کی ہوگی، کہ فلاں کی بیعت کرلو، اس کا نام لیا جائے گا، وہ نہ اس میں سے ہوگا نہ اس میں سے ہوگا لیکن وہ یمنی خلیفہ ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ وہ یمانی ہوگا قرشی ہوگا، وہ ”عصب“ کا امیر ہوگا ”عصب“ اہل یمن کے لوگ ہیں اور ان کے بعد وہ تمام لوگ جو بیت المقدس سے نکالے جائیں گے۔

۲۸۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن أبي سعيد المقبري.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لا تذهب الأيام والليالي حتى يسوق الناس رجل من

قحطان.

۲۸۴. عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید المقبری سے روایت

کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رات اور دن ختم نہ ہوں گے لوگوں کو ایک قحطانی آدمی ہٹائے گا۔

۲۸۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعب قال.

يملك ثلاثة من ولد العباس المنصور والمهدي والسفاح.

۲۸۵ ﴿ الولید بن مسلم نے شیخ سے، انہوں نے یزید بن الولید الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں تین بادشاہوں گے، منصور السفاح، المہدی۔

○ ○ ○

۲۸۶. حدثنا الولید عن ابن لہیعة عن عبد الرحمن بن قیس بن جابر الصدفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون بعد الجہايرة رجل من اهل بیتی یملأ الارض عدلا ثم القحطانی بعده والذي بعثنی بالحق ما هو دونه.

۲۸۶ ﴿ الولید نے، ابن لہیعة سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن قیس بن جابر الصدفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبارین کے بعد میرے اہل بیت کے ایک مرد کی حکومت ہوگی جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا، پھر اس کے بعد قحطانی آئے گا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اس سے کم نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۲۸۷. حدثنا ہشیم عن العوام بن حوشب عن حدثہ. عن علی قال الأئمة من قریش

خیارہم علی خیارہم وشرارہم علی شرارہم الا الجاہلیة.

۲۸۷ ﴿ ہشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیشوا قریش میں سے ہوں گے ان میں سے اچھے اچھوں پر اور برے برے برے پر حکومت کریں گے، خیردار سن لو! قریش کے بعد صرف جاہلیت ہے۔

○ ○ ○

۲۸۸. حدثنا عبد الملک بن عبد الرحمن ابو ہشام الدمازی قال. حدثنی عمر بن

عبد الرحمن الدمازی قال وجد حجر فی قبر نطفان. قال عبد الرحمن أدركت ذلک

مکتوب فیہ بالمسند خوری وطری کیل نسک زعلی وجمادی وبنلک حلی و معرزی

بح بشور عاد تکنونن بک ہجری بحمیر الأخیار ثم للجنش الشرار ثم الفارم الأحرار ثم

لقریش التجار ثم حار معار جنع حار وکل مرہ ذو شعیر زحر وھدی زجرہ عنہ مخوار.

۲۸۸ ﴿ عبد الملک بن عبد الرحمن ابو ہشام الدمازی کہتے ہیں کہ عمر بن عبد الرحمن الدمازی فرماتے ہیں کہ ”نطفان“ کی

قبر میں ایک پتھر پایا گیا، حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا تو اس میں مسند زبان میں لکھا تھا کہ:

خوری، وطری، کیل نسک زعلی وجمادی وبنلک حلی و معرزی بنح بشور عاد تکنونن بک ہجری.

مطلب یہ کہ قبیلہ حمیر کے معزز لوگوں کی حکومت ہوگی۔ پھر شریر جمعیوں کی۔ پھر آزاد فارسیوں کی پھر تاجر قریش کی، پھر حار

مجار ہوں گے، مجار، ہر گرم کوڈ حانپ لے گا۔ اور ہر کڑوے کو بھی ڈھانپ لے گا۔ وہ شعیر، زحر اور معدی والا ہوگا اُسے بخوار روکے گا۔

○ ○ ○

۲۸۹. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد بن عامر

النونى عن يزيد بن حمير. عن كعب قال قيل لمن الملك ظفار قال لحمير الأخيار قيل

لمن الملك ظفار قال للحبش الشرار قيل لمن الملك ظفار قال الفارس الأحرار قيل

لمن الملك ظفار قال لقريش التجار قيل لمن الملك ظفار قال إني، حمير بحار وقال

الحكم لحمير التجار.

۲۸۹ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے انہوں نے الولید بن عامر النونى سے، انہوں نے یزید

بن حمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ کس کیلئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟

فرمایا پسندیدہ حمیر کے لئے۔ کہا گیا کہ کس کے لئے۔ بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا شری حبشیوں کے لئے، کہا گیا کس کیلئے

بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا آزاد فارسیوں کے لئے، کہا گیا کس کے لئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا تاجر قریشیوں کے

لئے، کہا گیا کس کے لئے بادشاہت کامیاب ہوں گی؟ فرمایا سمندری حمیر کے لئے، حضرت حکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ

تاجر حمیر کے لئے۔

○ ○ ○

۲۹۰. حدثنا عثمان بن عبد الحميد عن بشر بن المفضل عن جويرية بن أسماء عن

نافع قال. قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه يكون رجل من ولدى بوجهه شين يلى

فيملاها عدلا قال نافع ولا أحسبه إلا عمر بن عبد العزيز.

۲۹۰ عثمان بن عبد الحمید نے بشر بن المفضل سے، انہوں نے جویریہ بن أسماء سے، انہوں نے نافع سے روایت کی

ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں سے ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر دھبہ ہوگا جو مسلمانوں

کا امیر بنے گا، وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا، حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ شخص حضرت عمر بن

العزيز تھے۔

○ ○ ○

۲۹۱. حدثنا روح بن عباد عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال. قال عمر بن عبد

العزيز رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى النوم وعنده أبو بكر وعمر وعثمان

وعلى رضى الله عنهم فقال لى أدنه فدنوت حتى قمت بين يديه فرفع إني بصره. فقال أما

إنك متلى هذه الأمة وستعدل عليهم.

۲۹۱ روح بن عباد نے، سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبد العزيز رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ! میں قریب چلا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا کہ عنقریب تو اس اُمت کا امیر ہوگا اور تو ان کے ساتھ انصاف کرے گا۔

○ ○ ○

۲۹۲. حدثنا ضمرة بن ربیعة عن علی بن ابی حملة عن الولید بن هشام قال. لقینی یہودی فاعلمنی أن عمر بن عبد العزیز سلی هذا الأمر وسیعدل فیہ ثم لقینی بعد فقال لی إن صاحبک قد سقی فمره فلیتدارک نفسه فلقیتہ فذکرتہ له فقال لی قاتله اللہ ما أعلمه لقد علمت الساعة التي سقیت فیها ولو کان شفائی أن أمس شحمة أذنی ما فعلت أو أوتی بطیب فارفعه إلی أنفی فأشمه ما فعلت.

۲۹۲. ضمیرہ بن ربیعہ نے، علی بن ابی حملہ سے روایت کی ہے کہ حضرت الولید بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک یہودی کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ (حضرت) عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ تعالیٰ) اس حکومت کے امیر بنیں گے، اور انصاف سے کام لیں گے، پھر کچھ عرصہ بعد یہودی مجھ سے ملا اور مجھ سے کہا کہ تمہارے امیر کو زہر پلایا گیا ہے، اسے کچھ مشورہ دوتا کہ وہ اپنی جان بچائے، میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملا اور یہ بات انہیں بتائی، انہوں نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس یہودی کو ہلاک کرے اُسے یہ بات کس قدر معلوم تھی، بے شک مجھے وہ گھڑی معلوم تھی جس میں مجھے زہر پلایا گیا، اگر میری شفا اس میں ہو کہ میں اپنے کان کی لو کو چھو لوں جب بھی میں یہ نہیں کروں گا، یا میری شفا اس میں ہو کہ میرے پاس خوشبو لائی جائے جسے میں ناک کی طرف اٹھا کر سونگھوں پھر بھی میں یہ نہیں کروں گا۔

○ ○ ○

حدثنا محمد بن منیب المعدی عن السری بن یحی حدثنا بسطام بن مسلم عن العقیلی مؤذن عمر بن الخطاب قال. بعثنی عمر رضی اللہ عنہ إلی أسقف من الأساقفة لدعوته له فقال له عمر ویحک أجدون نعتا عندکم. قال نعم یا امیر المؤمنین. قال کیف تجدونی. قال نجدک قرنا من حدید. قال وما قرن من حدید قال قوی حدید. قال عمر الحمد للہ. قال ویحک ثم مہ. قال ثم رجل من بعدک لیس بہ بأس علی انه یوتر أقباء ہ. فقال عمر رحم اللہ عثمان رحم اللہ عثمان. قال ویحک ثم مہ قال ثم صدع فی حجر قال وما صدع فی. حجر. قال سیف مسلول ودم مسفوک. قال فکبر ذلک

علی عمر فقال تبأ لك سائر اليوم. فقال الأسقف يا أمير المؤمنين فإنها ستكون بعد

ذلك جماعة قال. فقال لي عمر قم فاذن فلا أدري هل سألته بعد ذلك شيئا أم لا.

۲۹۳ محمد بن غیب المحدثی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے بطام بن مسلم سے روایت کی ہے کہ عقیلی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم کے بلانے کے لئے بھیجا۔ میں اُسے بلالایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تیرا ناس ہو، کیا تو ہمارے اوصاف اپنے پاس پاتا ہے؟ یہودی عالم نے کہا کہ جی ہاں! امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تم مجھے کیسے پاتے ہو؟ یہودی نے کہا کہ ہم آپ کو لوہے کا سینگ پاتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا لوہے کا سینگ کا کیا مطلب ہے؟ یہودی نے کہا کہ قوت والا سخت، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تیرا ناس ہو، اس کے بعد کیا ہے؟ یہودی نے کہا کہ پھر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد ایک آدمی ہوگا جس میں اور کوئی عیب نہ ہوگا سوائے اس کے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، تیرا ناس ہو پھر کیا ہوگا؟ یہودی نے کہا کہ پھر پتھر میں شکاف ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا شکاف کا پتھر میں ہونے کا کیا مطلب؟ یہودی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے ننگی تلواریں اور بہتا ہوا خون، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھاری لگی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تیرے لئے ہمیشہ ہلاکت ہو، یہودی عالم نے کہا کہ اس کے بعد جماعت اکٹھی ہو جائے گی، حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جاؤ اذان دو! اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کچھ پوچھا یا نہیں!!!

○ ○ ○

۲۹۴ حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن شريح ابن عبيد عن كعب قال.

لم يبعث الله تعالى نبوة ولا جعل خلافة ولا ملكا إلا في أهل القرى والحضارة كانوا لا يطعمون أن يجعلها في أهل عمود ولا بدو. ما يذكر في ملك بني أمية وتسمية أساميههم بعد عمر رضي الله عنه.

۲۹۴ الحكم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور خلافت اور بادشاہت نہیں بھیجی مگر بستی والوں میں اور شہر والوں میں، اور انہیں یہ توقع نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو خیمے والوں میں اور دیہات والوں میں رکھیں گے۔

○ ○ ○

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنی اُمیہ کے بادشاہوں کے نام اور ان کا تذکرہ

۲۹۵. حدثنا یزید بن ہارون عن عبد الاعلیٰ بن ابی المساور عن الشعبي عن رجل من بنی المصطلق قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن زكاة قومی إلى من ندفعها بعد عمر. فقال ادفعوها بعد عمر إلى عثمان.

۲۹۵. یزید بن ہارون نے عبد الاعلیٰ بن ابی المساور سے، انہوں نے الشعبي سے روایت کی ہے کہ بنو مصطلق کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اپنی قوم کی زکوٰۃ کے متعلق کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ ہم کے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد زکوٰۃ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا۔

○ ○ ○

۲۹۶. حدثنا ابن علیہ عن ایوب عن ابن عون عن محمد بن سیرین عن عقبہ بن اوس. عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال بعد عمر ابن عفان ثم معاوية وابنه.

۲۹۶. ابن علیہ ایوب سے، وہ ابن عون سے، وہ محمد بن سیرین سے، وہ عقبہ بن اوس سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد اس کا بیٹا امیر بنیں گے۔

○ ○ ○

۲۹۷. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي المنهال عن أبي زياد عن كعب مثله.

۲۹۷. ضمرة ابن شاذب سے، وہ ابو المنهال سے، ابی زیاد سے، کعب، وہ یہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد اس کا بیٹا امیر بنیں گے۔

○ ○ ○

۲۹۸. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم عن عمير بن ربيعة عن مغيث الأوزاعي. أن عمر رضي الله عنه سال كعبا من بعده فقال خليفة تقتله أمته ظالمين له يعني عثمان رضي الله عنه.

۲۹۸. عثمان بن کثیر نے محمد بن مهاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، وہ عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ شخص خلیفہ ہوگا جسے اس کے عوام ناحق قتل کر دیں گے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

○ ○ ○

۲۹۹. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا. عن كعب قال سألني يشوع عن ملوك هذه الأمة بعد نبيها وذلك قبل أن يستخلف عمر. فقال عمر الأمين يعني عثمان ثم رأس الملوك يعني معاوية.

۲۹۹ ﴿ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے یسوع نے اس امت کے بادشاہوں کے متعلق پوچھا۔ یہ اس امت کے نبی ﷺ کے بعد، اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بنائے جانے سے پہلے کی بات ہے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ امیر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر امین یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر بادشاہوں کا سردار یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا۔

○ ○ ○

۳۰۰. حدثنا محمد بن منيب عن السري بن يحيى عن بسطام بن مسلم عن العقيلي مؤذن عمر. عن عمر رضي الله عنه أنه سأل أسقفا عن الأساففة وأنا حاضر من بعده. فقال رجل ليس به بأس يؤثر أقرباءه. فقال عمر رحم الله عثمان رحم الله عثمان.

۳۰۰ ﴿ محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے بسطام بن مسلم سے روایت کی ہے کہ، العقیلی مؤذن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے علماء سے ایک عالم سے میری موجودگی میں پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ یہودی عالم نے کہا کہ ایک آدمی ہوگا جس میں کوئی عیب نہ ہوگا صرف وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے۔

○ ○ ○

۳۰۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن ضمير بن عطية عن هلال بن يساف. قال حدثني البريد الذي بعثه معاوية إلى صاحب الروم يسأله من الخليفة بعد عثمان. قال فدعى صاحب الروم مصحفاً فنظر فيه فقال بعده معاوية صاحبك الذي أرسلك.

۳۰۱ ﴿ ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ ضمیر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن یساف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بتایا جسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم کے بادشاہ کی طرف بھیجا تھا تاکہ اس سے پوچھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ رومی بادشاہ نے ایک کتاب منگائی پس اس میں دیکھا اور کہا کہ اس کے بعد (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہوں گے، تیرا وہ صاحب جس نے تجھے بھیجا۔

○ ○ ○

۳۰۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش. عن أبي صالح قال كان معاوية يسير مع عثمان رضي الله عنهما فجعل الحادي يقول..... إن الأمير بعده علي..... وفي الزبير خلف

رضی۔ فقال کعب و معاویة یسیر فی ناحیة الموکب علی بغلة شهباء الأمير بعده صاحب
البغلة الشهباء.

۳۰۲ ﴿ ابو معاویہ نے الأعمش سے، روایت کی ہے کہ ابی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک آواز دینے والے نے کہا: بے شک امیر (حضرت عثمانؓ)
کے بعد (حضرت علیؓ) (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری کے ایک طرف نچر پڑتے، تو حضرت کعب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد یہ نچر والا امیر بنے گا۔

○ ○ ○

۳۰۳. حدثنا محمد بن فضیل عن السری بن إسماعیل عن عامر الشعبي قال حدثني
سفيان بن الليل قال سمعت حسن بن علي بن علي يقول. سمعت عليا رضي الله عنه يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تذهب الليالي والأيام حتى يجتمع امر
هذه الأمة على معاوية.

۳۰۳ ﴿ محمد بن فضیل نے السری بن إسماعیل سے، انہوں نے عامر الشعبي سے، انہوں نے سفیان بن الليل سے
روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ رات اور دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک اس امت کا معاملہ (حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر جمع ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۳۰۴. حدثنا ابن وهب عن حرملة بن عمران عن سعيد بن سالم عن أبي سالم
الجيشاني قال. سمعت عليا رضي الله عنه بالكوفة يقول إني أقاتل على حق ليقوم ولن
يقوم والأمر لهم. قال فقلت لأصحابي ما المقام هاهنا وقد أخبرنا أن الأمر ليس لهم
فاستأذناه إلى مصر فأذن لمن شاء منا وأعطى كل رجل منا ألف درهم وأقام معه طائفة منا.

۳۰۴ ﴿ ابن وهب نے حرملة بن عمران سے، انہوں نے سعید بن سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی سالم الجیشانی
رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں سنا کہ میں حق پر لاؤں گا تا کہ وہ قائم ہو جائے اور وہ
ہرگز قائم نہ ہوگا اور معاملہ حکومت کے مخالفین کے ہاتھ میں چلا جائے گا، حضرت ابوسالم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی
سے کہا کہ یہاں ٹھہرنا تو مناسب نہیں، جبکہ یہ خود ہمیں خبر دے رہا ہے کہ حکومت ان کے پاس نہیں رہے گی، ہم نے حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے مصر جانے کی اجازت طلب کی، پس ہم میں سے جس نے چاہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے اجازت
دے دی، اور ہم میں سے ہر ایک کو ہزار درہم دیئے اور ہم میں سے ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ٹھہر گئی۔

○ ○ ○

۳۰۵. حدثنا عبد القدوس أبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن أبي
عوف الجرجسي. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر الشام فقال رجل وكيف لنا

بالشام یا رسول اللہ وفيها الروم ذات القرون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہ
 سنان یکفیه غلام من غلمان قریش وأهوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعصاة معه إلى
 منكب معاوية

۳۰۵ ﴿عبدالقدوس ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبدالرحمن بن ابی عوف الجرحشی رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کا ذکر کیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں شام کیسے حاصل
 ہوگا؟ وہاں تو مسلح رومی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید ان کے لئے قریش کے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان کافی
 ہو جائے اور آپ ﷺ نے اپنی عصا سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

○ ○ ○

۳۰۶. حدثنا محمد بن منيب العدني عن السري بن يحيى عن عبد الكريم بن رشيد. أن
 عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال يا أصحاب رسول الله تناصحوا لئلا تفلحوا
 غلبكم عليها يعني الخلافة مثل عمرو بن العاص ومعاوية بن أبي سفيان.

۳۰۶ ﴿محمد بن منیب العدنی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے عبدالکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ حضرت
 عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اصحاب رسول اللہ ﷺ! نصیحت و خیر خواہی کی باتیں کرو! اگر تم ایسا نہیں کرو گے
 تو خلافت پر حضرت عمرو بن العاص اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے لوگ غالب آجائیں گے۔

○ ○ ○

۳۰۷. حدثنا محمد بن منيب عن السري بن يحيى عن عبد الكريم بن رشيد. عن
 محمد سيرين قال والله إني لأراه كان يتصنع لها يعني معاوية على عهد أبي بكر وعمر
 رضي الله عنهما يعني للخلافة.

۳۰۷ ﴿محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے عبدالکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد بن
 سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میرا گمان یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت لینے کے لئے حضرت
 ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی کوشش کرتے تھے۔

○ ○ ○

۳۰۸. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة بن الحجاج عن عمارة بن أبي حفصة قال.
 سمعت عكرمة يقول عجت من إخواننا بني أمية دعوتنا دعوة المؤمنين ودعوتهم دعوة
 المنافقين وهم ينصرون علينا.

۳۰۸ ﴿محمد بن جعفر نے، شعبہ بن الحجاج سے، انہوں نے عمارہ بن ابی حفصہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عکرمہ
 رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے بنو امیہ بھائیوں پر تعجب ہے، ہمارے دعوت تو مؤمنین کی دعوت ہے اور ان کی دعوت منافقین
 کی دعوت ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے خلاف ان کی مدد کی جاتی ہے۔

○ ○ ○

۳۰۹. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن أبي صادق عن علي قال إن معاوية

سيظهر عليكم. قالوا فلم نقاتل. قال لابد للناس من أمير بر أو فاجر.

۳۰۹. هشیم نے، العوام بن حوشب سے، انہوں نے ابو صادق سے روایت کی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ عنقریب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم پر غالب آجائے گا، لوگوں نے کہا کہ کیا ہم قتال نہ کریں؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کے لئے امیر کا ہونا ضروری ہے، نیک ہو یا بُرا۔

○ ○ ○

باب آخر من مللک بنی امیہ

دوسرا باب: نبی امیہ کے بادشاہوں کے بارے میں

۳۱۰. حدثنا عبد الله بن مروان المرواني عن أبي بكر بن أبي مریم عن راشد بن سعد

أن. مروان بن الحكم لما ولد وقع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدعوا له فابى أن

يفعل ثم قال ابن الزرقاء هلاك عامة امتي على يديه ويدي ذريته.

۳۱۰. عبد اللہ بن مروان المروانی نے ابی بکر بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ حضرت راشد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ

کہتے ہیں کہ جب مروان بن الحکم پیدا ہوا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کے لئے دُعا فرمائیں، آپ ﷺ نے دُعا کرنے سے انکار کر دیا پھر فرمایا ”زرقاء“ کا بیٹا! میری امت کے لوگ اس کے اور اس کی اولاد کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۱۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبيد الله بن عبيد الكلاعي. قال حدثنا

بعض أشياخنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نظر إليه ليدعوا له قال لعن الله هذا

وما في صلبه إلا الدين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل ما هم.

۳۱۱. ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبید الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے

میرے بعض مشائخ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مروان کو دیکھا تاکہ دُعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے بددُعا کی، کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اور جو اس کی پشت میں ہیں ان پر، سوائے ان کے جو ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں اور ایسے افراد ان میں بہت کم ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۱۲. حدثنا هشيم عن جوير عن الضحاك قال قال لي النزال بن سبرة ألا أحدلك

حديثا سمعه من أبي حسن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال قلت بلى قال سمعته

يقول لكل أمة آفة وآفة هذه الأمة بنو أمية.

۳۱۲. هشیم نے جویر سے روایت کی ہے کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے نزال بن سبرہ نے

کہا کہ میں تمہیں وہ بات نہ سناؤں جو میں نے ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں! کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر اُمت کے لئے ایک آفت ہوتی ہے اور اس اُمت کی آفت بنو امیہ ہے۔

○ ○ ○

۳۱۳. حدثنا محمد بن فضیل عن الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن علي بن علقمة الأنماري قال سمعت عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يقول ان لكل شيء آفة تفسده وآفة هذا الدين بنو أمية

۳۱۳ محمد بن فضیل نے الاعمش سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے علی بن علقمة الانماري سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے ایک آفت ہوتی ہے جو اسے خراب کر دیتی ہے۔ اس دین کی آفت بنو امیہ ہے۔

○ ○ ○

۳۱۴. حدثنا بقیة بن الوليد وعبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن راشد بن سعد عن أبي ذر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا بلغت بنو أمية أربعين تخلدو عباد الله خولا ومال الله نحلا وكتاب الله دغلا

۳۱۴ بقیہ بن الولید اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنو امیہ چالیس کو پہنچ جائیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو غلام بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو غنیمت سمجھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو دھوکہ دیں گے۔

○ ○ ○

۳۱۵. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن عاصم بن بهدلة عن يزيد بن شريك أن الضحاک بن قيس أرسل معه الى مروان بكسوة فقال مروان من على الباب فقال أبو هريرة فأذن له فسمعه يقول بعد ما دخل سمعت رسول الله ﷺ يقول يكون هلاك هذه الأمة على يدي أغيلة من قريش قال حماد واخبرني عمار بن أبي عمار سمع أبا هريرة يقول يكون هلاك هذه الأمة على يدي أغيلة من قريش.

۳۱۵ عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد سلمہ سے، انہوں نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت یزید بن شریک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے اس کے ہاتھ ایک تھیلی مروان کی طرف بھیجی، مروان نے پوچھا دروازہ پر کون ہے؟ کہا گیا کہ (حضرت) ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں مروان نے انہیں اجازت دی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو میں نے اس سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس اُمت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی، حماد نے کہا کہ عمار بن ابی عمار نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔

○ ○ ○

۳۱۶. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن ابی قبیل عن ابن موهب أن معاوية بنی ہو جالس وعنده ابن عباس اذا دخل علیہم مروان بن الحکم فی حاجة فلما ادبر قال معاوية لا بن عباس اما تعلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا بلغ بنو الحکم ثلاثین رجلا اتخذوا مال اللہ تعالیٰ بینہم دولا وعبادہ خولا وکتاہہ دغلا قال ابن عباس اللہم نعم ثم ان مروان رد عبد الملک الی معاوية فی حاجتہ فلما ادبر عبد الملک قال معاوية انشدک باللہ یا بن عباس اما تعلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر هذا فقال ابو الجہابرة الایہة قال اللہم نعم فعند ذلک ادعی معاوية زیاد بن عبید.

۳۱۶ رشیدین نے ابن لہیہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ ابن موهب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے کہ مروان بن الحکم کسی کام سے اندر آیا، جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب حکم کے بیٹے تیس 30 تک پہنچ جائیں گے تو وہ اللہ کے مال کو باہمی دولت بنالیں گے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں بالکل، پھر مروان نے عبد الملک کو کسی کام سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عبد الملک کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ چار جبارین کا باپ ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں بالکل، پس اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زیاد بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دعویٰ کیا۔

○ ○ ○

۳۱۷. حدثنا عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء مولى عبد الرحمن بن عوف قال کان لا یولد لاحد مولود الا اتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعا لہ فادخل علیہ مروان فقال ہو الوزغ بن الوزغ الملعون بن الملعون.

۳۱۷ عبد الرزاق اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میناء مولى حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جس کا بھی بچہ پیدا ہوتا وہ اُسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے آپ ﷺ اس کے لئے دعا کرتے، پس مروان کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو گرگٹ کا بچہ ہے، ملعون ہے، ملعون کا بچہ ہے۔

○ ○ ○

۳۱۸. حدثنا ابو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال سيلي أموركم غلمان من قريش يكونون بمنزلة العجاجيل المداود ان تركت أكلت ما بين أيديها وان انفلتت نطحت من أدركت

۳۱۸ ﴿ ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تمہارے حکمران قریش کے چند لڑکے ہوں گے، وہ ایسے ہوں گے جیسے دُم والے بچھڑے۔ اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنے سامنے موجود سب کچھ کھالیں اور اگر انہیں بھگایا جائے تو وہ ہر سامنے آنے والے کو ٹکڑا کر دیں۔

○ ○ ○

۳۱۹. حدثنا الولید بن مسلم عن ابی رافع اسماعیل بن رافع قال قال ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اهل بيتي سيلقون من امتي بعدي قتلا شديدا وان اشد قومنا لنا بغضا بنو أمية وبنو المغيرة من بني مخزوم

۳۱۹ ﴿ الولید بن مسلم نے ابورافع اسماعیل بن رافع سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے اہل بیت میری امت کی طرف سے شدید قتل ہوں گے، اور ہم سے سب سے زیادہ بغض رکھنے والے بنو امیہ اور بنو مخزوم کے بنو المغیرہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۲۰. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن ابی یعقوب الضبی قال سمعت ابا نصر الهلالي يحدث عن بجاله بن عبد او عبد ابن بجاله قال قلت لعمران بن حصين حدثني عن ابغض الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تكتم علي حتى اموت قال قلت نعم قال بنو أمية وثقيف وبنو حنيفة

۳۲۰ ﴿ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے محمد بن ابی یعقوب الضبی سے، انہوں نے ابونصر الہلالی سے روایت کی ہے کہ بجالہ بن عبد یا عبد بن بجالہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں میں سب سے زیادہ کسے بغض ہے؟ حضرت عمران نے کہا یہ بات میرے مرنے تک چھپا کے رکھو گے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بنو امیہ اور ثقیف اور بنو حنیفہ۔

○ ○ ○

۳۲۱. حدثنا ابن عيينة عن سليمان الأحوال عن مجاهد عن تبيع قال يملك من بني أمية أربعة من صلب رجل سليمان بن عبد الملك وهشام ويزيد والوليد

۳۲۱ ﴿ ابن عیینہ نے سلیمان الاحول سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ تبیع کہتے ہیں کہ بنو امیہ کے ایک آدمی کے چار بیٹے بادشاہ بنیں گے، جن کے نام ہیں ”سلیمان بن عبد الملک، ہشام، یزید، ولید“۔

○ ○ ○

۳۲۲. حدثنا هشيم عن ابی حرة عن الحسن رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون رجل اسمه الوليد يسد به ركنا من اركان جهنم او زاوية من زاوياها.

۳۲۲ ﴿ ہشیم نے، ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ”ولید“ نامی ایک شخص ہوگا جس کے ذریعہ جہنم کی بنیادوں میں سے کوئی بنیاد یا جہنم کے کونوں میں سے کوئی کونا بھر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۳۲۳. حدثنا الولید بن مسلم حدثنا سعید بن عبدالعزیز قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یلیکم عمرو وعمر ویزید ویزید والولید والولید ومروان ومروان ومحمد ومحمد

۳۲۳ ﴿ الولید بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے امیر بنیں گے ”عمر“ اور ”عمر“ ”یزید“ اور ”یزید“ ”ولید“ اور ”ولید“ ”مروان“ اور ”مروان“ ”محمد“ اور ”محمد“۔

○ ○ ○

۳۲۴. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن یزید بن ابی حبیب قال کان یقال اذا کان علی الناس خلیفة احوال فان قدرت ان تخرج من مصر الی الشام فافعل وذلك قبل خلافة هشام۔

۳۲۴ ﴿ رشیدین نے ابن لہیعة سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب لوگوں پر کاٹا خلیفہ مقرر ہو جائے، پھر اگر تو اس وقت مصر سے شام کی طرف نکلنے پر قدرت پائے تو نکل جانا اور یہ بات انہوں نے ہشام کی خلافت سے پہلے کہی تھی۔

○ ○ ○

۳۲۵. حدثنا ضمام بن اسماعیل عن ابی قیل ان عبدالملک بن مروان جاءه مخبر یخبرہ انه ولد له غلام وان امہ سمیہ هشاماً فقال هشاماً اللہ فی النار

۳۲۵ ﴿ ضمام بن اسماعیل سے روایت ہے کہ، ابی قیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس قاصد یہ خبر لے کر آیا کہ اس کا بیٹا ہوا ہے جس کا نام اس کی ماں نے ”ہشام“ رکھا ہے، تو عبدالملک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ماں کو آگ میں چور چور کرے۔

○ ○ ○

۳۲۶. حدثنا عبداللہ بن مروان عن ابیہ عن سعید بن خالد عن مکحول قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یكون من قریش أربعة زنادقة قال ابوہ فسمعت سعید بن خالد یذکر عن ابن ابی زکریا نحو ذلك ثم قال هو مروان بن محمد بن مروان بن الحکم والولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان بن الحکم ویزید بن خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان وسعید بن خالد الذی کان بخراسان

۳۲۶ ﴿ عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ سعید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریش میں چار زنادیق ہوں گے، مروان کہتے ہیں کہ میں نے

سعید بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا۔ وہ یہ بات ابن ابی زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، پھر کہا کہ وہ زندیق ہیں: مروان بن محمد بن مروان بن الحکم، اور الولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان بن الحکم، اور یزید بن خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اور سعید بن خالد خراسانی۔

○ ○ ○

۳۲۷۔ حدثنا عبد القدوس سمع ابن عیاش قال حدثني سعيد بن خالد عن مكحول عن النبي ﷺ وسعيد بن خالد عن ابن أبي زكريا عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال فسالته عنهم فسماهم مثل ذلك سواء

۳۲۷۔ عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے سعید بن خالد سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ سے اور سعید بن خالد، ابن ابی الزکریا، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس سے ان کے ناموں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بالکل وہی نام لئے۔

○ ○ ○

۳۲۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن الزهري عن ابن المسيب قال ولد لأخي أم سلمة غلام فسموه الوليد فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سميتوه باسماء فراعنتكم ليكونن في هذه الأمة رجل يقال له الوليد هو شر على هذه الأمة من فرعون على قومه قال الزهري ان استخلف الوليد بن يزيد فهو هو والا فالوليد بن عبد الملك

۳۲۸۔ الولید بن مسلم نے الاوزاعی سے، انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُم سلمہ کے بھائی کا بیٹا ہوا تو انہوں نے اس کا نام الولید رکھا، تو یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کا نام اپنے فرعونوں کے نام پر رکھا، اس اُمت میں ایک آدمی ”ولید“ نامی ہوگا، اتنا فرعون بھی اپنی قوم کے حق میں بُرا نہ تھا جتنا وہ اس اُمت کے حق میں بُرا ہوگا، علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ”ولید بن یزید“ کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ ہے ورنہ ”ولید بن عبد الملک“ ہے۔

○ ○ ○

۳۲۹۔ حدثنا ضمرة بن ربيعة عن أيوب بن بربر قال حدثني من دخل مع الحجاج على أسماء ابنة أبي بكر فقال لها ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في ثقيف كذاب ومبير فأما الكذاب فقد عرفناه وأما المبير فانت قال نعم أنا مبير المنافقين

۳۲۹۔ ضمرہ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ایوب بن بربر بن برید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بات مجھے اس شخص نے بتائی جو حجاج کے ہمراہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تھا، حجاج نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ ”قبیلہ ثقیف“ میں ایک جھوٹا اور ایک خون ریز ہوگا، رہا جھوٹا تو اُسے ہم پہچان چکے، اور خون ریز تو وہ تو ہے حجاج نے کہا کہ ہاں میں منافقین کا خون بہانے والا ہوں۔

○ ○ ○

۳۳۰۔ حدثنا یزید بن ہارون عن سہیل بن ذکوان قال لما قتل الحجاج ابن الزبیر دخل علی اسماء ابنة ابی بکر فقالت ما فعل ابن الزبیر قال قتله اللہ قالت أما واللہ لقد قتلتہ صواما قواما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینخرج من ثقیف ثلاثة الکذاب والذیال والمبیر فاما الکذاب فقد مضی واما المبیر فانت المبیر وقالت واما الذیال فما رأیناه بعد قال فمر ابن عمر رضی اللہ عنہما بابن الزبیر مصلوبا فقال قد أفلحت أمة أنت شرها

۳۳۰۔ یزید بن ہارون سے روایت ہے کہ سہیل بن ذکوان کہتے ہیں کہ جب حجاج بن ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا تو وہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا ابن الزبیر کے ساتھ کیا گیا ہے؟ حجاج نے کہا اللہ نے اُسے ہلاک کر دیا، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اللہ کی قسم تو نے ایک بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والے کو قتل کیا ہے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ”قبیلہ ثقیف“ میں تین آدمی پیدا ہوں گے، ایک ”جھوٹا“ ایک ”ذیال“ (بے دانت والا) اور ایک ”خون ریز“ ہوگا، رہا جھوٹا تو وہ گور چکا، اور خون ریز! تو وہ تو ہے، اور ”ذیال“ (بے دانت والا) تو وہ ابھی تک ہم نے نہیں دیکھا، حضرت سیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گزر ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوا جن کو سولی پر لٹکایا گیا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تو نے امت کے شر سے نجات پالی ہے۔

○ ○ ○

۳۳۱۔ حدثنا عثمان بن عبدالحمید عن جویریۃ بن اسماء عن نافع قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یكون رجل من ولدي بوجهه شين يلي ليملاها عدلا قال نافع ولا احسبه الا عمر بن عبدالعزيز

۳۳۱۔ عثمان بن عبدالحمید نے جویریہ بنت اسماء سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر دھبہ ہوگا، وہ امیر بنے گا پس وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز ہیں۔

○ ○ ○

۳۳۲۔ حدثنا ضمرة عن ابن شاذب قال دخل عمر بن عبدالعزيز اصطبلا لابیہ فشجہ

فرس لابیہ فنخرج والدماء تسيل علی وجهه فقال أبوه لعلک تكون أشج بني أمية

۳۳۲۔ ضمیرہ بن شاذب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد کے اصطبیل میں

داخل ہوئے اُسے اُس کے والد کے گھوڑے نے زخمی کر دیا وہ اصطبیل سے نکلا اور خون اس کے چہرے پر بہہ رہا تھا اس کے والد نے اُسے دیکھ کر کہا شاید تُو ہی وہ بنی امیہ کا زخم خوردہ ہوگا۔

○ ○ ○

۳۳۳. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن خالد بن ابی عمران قال قال حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ لیکونن بعد عثمان رضی اللہ عنہ اثنا عشر ملکا من بنی أمیة قیل له اخلفاء قال بل ملوک

۳۳۳ رشیدین نے ابن لہیعة سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنو امیہ میں بارہ (12) بادشاہ آئیں گے کسی نے عرض کیا وہ خلفاء ہوں گے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ بادشاہ ہوں گے۔

۳۳۴. حدثنا الولید عن ابی عبیدۃ المشجمی عن ابی أمیة الكلبي حدثهم فی خلافة یزید بن عبد الملک قال لما اختلف الناس بعد معاویة وفتنة ابن الزبیر اتینا شیخا من القدماء قد أدرك الجاهلیة قد سقط حاجباه علی عینیہ فقلنا أخبرنا عن زماننا هذا وما اختلف الناس فیہ وأشر علینا قال فدعا بعصابة فعصب بها جلدة حاجبیہ حتی ارتفعت عن عینیہ فأبصرنا قال أشیر علیکم أن تلزموا بیوتکم فان هذا الأمر سیصیر الی رجل من بنی أمیة یلیکم ثنتین وعشرین سنة ثم یموت ثم یلیکم من بعده خلفاء یتتابعون فی سنوات یسیرة حتی یلیکم رجل علامته فی عینه یعنی هشام بن عبد الملک یجمع المال جمعا لم یجمعه أحد قبله یمیش تسع عشرة سنة ثم یموت ثم یلیکم رجل منهم شاب یعطی الناس عطایا لم یعطها أحد کان قبله ثم یشی بہ رجل من أهل بیته خفی لم یکن یدکر فیقتله فتراق علی یدیہ الدماء ثم یأتیکم مدبر من هاهنا وأشار الی الجزیرة

۳۳۴ الولید نے ابی عبیدہ المشجمی سے روایت کی ہے کہ ابوامیہ کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن عبد الملک کی خلافت میں کہا کہ جب ابن زبیر کے فتنے اور (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی موت کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوا تو ہم ایک پرانے بوڑھے کے پاس آئے جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور اس کی پلکیں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، ہم نے اس سے کہا کہ ہمیں ہمارے اس زمانے اور لوگوں کے اس اختلاف کے متعلق بتائیے اور ہمیں مشورہ دیجئے؟ اس بوڑھے نے ایک پٹی منگوائی اس کے ذریعہ اپنی پلکوں کی کھال کو باندھا حتیٰ کہ پلکیں آنکھوں سے اٹھ گئیں، اس نے ہمیں دیکھا اور کہا کہ میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے گھروں میں بیٹھے رہو، بے شک تمہاری حکومت کا یہ معاملہ بنی امیہ کے ایک شخص کے ہاتھ آئے گا، جو بائیس 22 سال تمہارا امیر رہے گا، پھر اس کے بعد پے درپے خلفاء امیر بنیں گے، جن کی امارت چند سالوں کی ہوگی، پھر اس کے بعد ایک آدمی امیر بنے گا، جس کی علامت اس کی آنکھ میں ہوگی، مراد هشام بن عبد الملک تھے، وہ اتنا مال جمع کرے گا کہ اس سے پہلے کسی نے اتنا مال جمع نہیں کیا ہوگا، وہ اُنیس 19 سال تک زندہ رہے گا پھر مر جائے گا، پھر ان میں سے ایک نوجوان تمہارا امیر بنے گا وہ لوگوں کو اتنے عطیہ دے گا کہ اس سے پہلے کسی نے اتنے عطیے نہیں دیے ہوں گے، پھر اسی کے گھرانے سے ایک شخص چپکے سے

اُٹھے گا اور وہ اس نوجوان کو قتل کر دے گا، پھر اس کے ہاتھوں بہت خون ریزی ہوگی پھر تمہارے پاس ایک مدد آمدی اس طرف سے آئے گا۔ اس بوڑھے نے جزیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

○ ○ ○

۳۳۵. حدثنا عبد الله بن مروان أبو سفیان قال حدثني سعيد ابن يزيد عن الزهري قال بلغني أن عبد الله بن سلام قال قبل مقتل عثمان رضي الله عنه أنه مقتول الى شمر بن قوثب مروان مغضبا ليدخل على عثمان فلم يزالوا به حتى كف عنه فقال عبد الله بن قيس للزهري ان هذا العلم مخزون عن الناس فهل عندك منه علم تحدثنا به وذلك في اماره هشام فقال له الزهري اتحب الاستراحة من هشام فكان قد كان ذاك وهو هالك الى عامين أو نحوهما قيل له موت أو قتل قال بل موت قيل له فمن بعده فها هذا الغلام من اهل بيته قيل له فما مدته قال كنوم الصبي قيل يموت موتا أو يقتل قيل فمن بعده قال الذي يأتي من هاهنا وأشار الى الجزيرة وسليمان بن هشام يومئذ أمير الجزيرة قيل له ما هو قال اسمه واسم أبيه ثمانية أحرف قيل وما مدته قال كالشوب البالي اذا رقع من مكان تهتك من مكان.

۳۳۵ عبد اللہ بن مروان ابوسفیان نے سعید ابن زید سے روایت کی ہے کہ، علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے پہلے فرمادیا تھا کہ دو مہینوں کے اندر اُن کو قتل (یعنی شہید) کر دیا جائے گا، پھر مروان غصے کی حالت میں اُٹھا تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جائے، وہ لوگ مسلسل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے لگے رہے حتیٰ کہ انہیں شہید کر دیا، عبد اللہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ لوگوں سے یہ علم پوشیدہ ہے کیا آپ کے پاس اس کا علم ہے جو آپ ہمیں بتائیں؟ اور یہ دور ہشام کی امارت کا تھا، تو علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا کہ کیا تم ہشام کی حکمرانی ختم ہونے سے راحت پانا چاہتے ہو تو یہ فیصلہ تو ہو چکا ہے، ہشام تقریباً دو سال کے اندر اندر ہلاک ہو جائے گا، کسی نے پوچھا اپنی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ تو علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اپنی موت مرے گا، پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے گھروالوں میں سے ایک لڑکا، پوچھا گیا اس کا دور خلافت کتنا عرصہ رہے گا؟ فرمایا جیسے بچے کی فیند ہوتی ہے، عرض کیا گیا کہ وہ اپنی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ فرمایا جو اس طرف سے آئے گا اور جزیرہ کی طرف اشارہ کیا، ان دونوں جزیرہ کے امیر سلیمان بن ہشام تھے، پوچھا گیا کہ وہ کون ہے؟ فرمایا اس کے باپ کے نام میں آٹھ حروف آتے ہیں، عرض کیا گیا اس کی مدت کتنی ہوگی؟ فرمایا پرانے کپڑے کی طرح جو ایک جگہ سے سی لیا جاتا ہے تو دوسری جگہ سے پھٹ جاتا ہے۔

○ ○ ○

۳۳۶. حدثنا أبو أسامة عن الأعمش عن شمر بن عطية عن هلال بن يساف قال أخبرني

البريد الذي جاء برأس المختار الى ابن الزبير قال لما وضعه بين يديه قال ما حدثني كعب
في سلطاني بشيء الا وجدته كما قال الا هذا فانه حدثني انه يقتلني رجل من ثقيف فاراني
انا الذي قتلته

۳۳۶ ﴿ ابو اسامہ نے الأعمش سے، انہوں نے ثمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہلال بن سیاف رحمہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بتایا کہ جو مختار کا سر لے کر ابن زبیر کے پاس آیا تھا۔ جب اس نے سر ابن زبیر کے سامنے
رکھا تو ابن زبیر نے کہا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری حکومت کے دور میں جو کچھ ہونے کی خبر دی تھی وہ میں نے پالی
سوائے اس کے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ پر کیا تھا کہ ”ثقیف“ کا ایک آدمی مجھے قتل کرے گا میرا خیال یہ ہے کہ میں نے
اُسے قتل کر دیا ہے۔

○ ○ ○

۳۳۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن خثيم عن عمرو بن دينار قال قال ابو هريرة
رضي الله عنه فتنه ابن الزبير حيصة من حصص الفتن

۳۳۷ ﴿ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل فتنوں کی آہٹ ہوگی۔

○ ○ ○

۳۳۸. حدثنا ضمام عن أبي قبيل قال لما رأى ابن عمر رؤس أصحاب ابن الزبير
تحمل على الرماح والقصب قال تنهádون بالرؤس ولا تدرون الى ما صارت اليه الأرواح
۳۳۸ ﴿ ضمام سے روایت ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت
ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں کے سروں کو نیزوں اور بانسوں پر اٹھایا ہوا دیکھا تو فرمایا تم ان کے سروں کی بے حرمتی
کر رہے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ ان کی رُو جس کہاں پہنچ چکی ہیں۔

○ ○ ○

۳۳۹. حدثنا ابن المبارك عن سفيان عن سليمان عن أبي وائل قال لقيت أبا العلاء
صلة بن زفر فقلت يا أبا العلاء هل باهلك شيء من هذا الوجد يعني الطاعون قال أنا لأن
يخطيهم أخوف مني من أن يصيبهم

۳۳۹ ﴿ ابن المبارک، سفیان، سلیمان، ابی وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری ملاقات ابو العلاء صلہ بن زفر رحمہ
اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوئی تو میں نے کہا کہ اے ابو العلاء کیا آپ کے گھرانے میں کسی کو طاعون کی بیماری لگی؟ انہوں نے فرمایا کہ
میرے نزدیک ان کا طاعون سے بچنا انہیں طاعون لگنے سے زیادہ خوفناک ہے۔

○ ○ ○

۳۲۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه سمعه يقول فقلت اللهم اشف أبا هريرة فقال اللهم لا ترجعها لم قال يوشك أن يأتي على الناس زمان يكون الموت فيه أحب إلى العالم من الذهبه الحمراء

۳۲۰ عیسیٰ بن یونس نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ ابو سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (حضرت) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شفاء عطا فرما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ اس کی دُعا قبول نہ فرما، عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں عالم دین کو موت بھی سُرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔

○ ○ ○

۳۲۱. حدثنا ابن المبارك عن الأعمش عن أبي وائل أن عبد الله بن مسعود ذكر عثمان رضي الله عنه يوما فقال أهلكه الشح وبئست البطانة أو بطانة السوء قال قلنا له ألا تخرج فنخرج معك فقال لأن أزاوال جبلا راسيا أهون علي من أن أزاوال ملكا مؤجلا العصمة من الفتن وما يستحب فيها من الكف والامساك عن القتال والعزلة فيها وما يكره من الاستشراف لها.

۳۲۱ ابن المبارک روایت کرتے ہیں کہ الاعمش، ابو وائل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا اُسے کنجوی اور بُری دوستی نے ہلاک کیا، ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ مَرجوع کیوں نہیں کرتے ہم بھی آپ کے ساتھ خروج کریں گے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر میں ایک بھاری پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دوں تو یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے۔ اس سے کہ میں مقررہ بادشاہت کو وقت ختم ہونے سے پہلے ہٹا دوں۔

○ ○ ○

فتنوں سے بچنا، اور فتنوں کے دور میں مستحب ہے کہ

انسان اپنے ہاتھ کو روکے، اور قتل

وغارتگری سے رُکنا اور گوشہ نشینی اختیار کرنا اور فتنوں میں جھانکنے کی کراہت

۳۲۲. حدثنا ابن المبارك عن معمر عن اسحاق بن راشد عن عمرو بن وابصة الأسدي عن أبيه عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله

علیه وسلم يقول تكون فتنة النائم فيها خير من المضطجع والمضطجع فيها خير من القاعد والقاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من العاشي والعاشي فيها خير من الراكب والراكب فيها خير من المجري فتلاها كلها في النار قال قلت يا رسول الله ومتى ذلك قال أيام الهرج قال قلت ومتى أيام الهرج قال حين لا يأمن الرجل جليسه قال قلت فبم تأمرني ان أدركت ذلك قال اكف نفسك ويدك وادخل دارك قال قلت يا رسول الله أرايت ان ادخل علي داري قال فادخل بيتك قال قلت ان دخل علي بيتي قال فادخل مسجدك ثم اصنع هكذا ثم قبض بيمينه على الكوع وقل ربي الله حتى تقتل على ذلك

۳۳۲ ابن المبارک نے معمر سے، انہوں نے اسحاق بن راشد سے، انہوں نے عمرو بن وابصہ الاسدی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنہ پیدا ہوگا، جس میں سویا ہوا لیٹے ہوئے سے بہتر ہوگا، لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس کے مقتولین سب کے سب جہنمی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟ فرمایا قتل کے دنوں میں، میں نے عرض کیا اور یہ قتل کے ایام کب ہوں گے؟ فرمایا جب آدمی اپنے ہم مجلس سے مطمئن نہ ہوگا، میں نے عرض کیا اگر میں یہ دور پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اپنی ذات اور ہاتھ کورو کے رکھو اور گھر میں بیٹھ جاؤ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائے پھر؟ فرمایا پھر اپنے کمرے میں داخل ہو جانا! میں نے عرض کیا اگر وہ کمرے میں داخل ہو جائے پھر فرمایا پھر اپنی مسجد میں داخل ہو جانا اور یوں کرنا آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی کلائی پکڑ لی، اور کہنا ”ربی اللہ!“ میرا رب اللہ ہے یہاں تک کہ تجھے اس حال میں قتل کر دیا جائے۔

○ ○ ○

۳۳۳ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي اسحاق عن عمارة ابن عبد سمع حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول اياكم والفتن لا يشخص لها أحد فالله ما شخص لها أحد الا نسفتها كما ينسف السيل الها تشبه مقبلة حتى يقول الجاهل هذا يشبه وتبين مدبرة فاذا رايتموها فاجثمو افي بيوتكم وكسروا سيوفكم وقطعوا اوتاركم.

۳۳۳ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عمارة ابن عبد سمع حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں سے بچنا، فتنوں کے لئے کوئی شخص کھڑا نہ ہو، اللہ کی قسم جو بھی اس کیلئے کھڑا ہوتا ہے یہ اُسے بہالے جاتے ہیں، جیسے پانی کی لہر بہالے جاتی ہے، بے شک یہ فتنے مشتبہ ہو کر آتے ہیں، حتیٰ کہ جاہل کہتا ہے یہ تو ملتا جلتا ہے اور جاتے وقت یہ فتنے واضح ہوتے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو اپنے گھروں میں گھس کر بیٹھ جاؤ اور اپنی تلواروں کو توڑ ڈالو اور اپنی تانتوں کو کاٹ ڈالو۔

○ ○ ○

۳۴۴. حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شر قد اقترب قد افلح من كف يده

﴿۳۴۴﴾ حفص بن غياث نے الأعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، بے شک وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنا ہاتھ روک رکھا۔

○ ○ ○

۳۴۵. حدثنا عبد الرزاق عن معمر يحيى بن أبي كثير عن أبي هريرة قال اني لا علم

فتنة يوشك أن تكون التي قبلها معها كنفجة أرنب واني لا علم المخرج منها قالوا وما

المخرج منها قال أن أمسك يدي حتى يجيء من يقتلني

﴿۳۴۵﴾ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں بے شک میں فتنے کو جانتا ہوں بے شک قریب ہے کہ پہلے اور بعد والے دونوں فتنے مل کر ایسے ہو جائے جیسے خرگوش کی دوڑ، اور بے شک میں اس سے نکلنے کا راستہ بھی جانتا ہوں، لوگوں نے کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں اپنا ہاتھ روک رکھوں یہاں تک کوئی آجائے اور مجھے قتل کر ڈالے۔

○ ○ ○

۳۴۶. حدثنا عيسى بن يونس عن ابن أبي خالد عن زيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان

قال فنتان من المسلمين ما أبالي في أيتهما عرفتكم قتلاهما قتلى جاهلية

﴿۳۴۶﴾ عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے دو جماعتیں ہوں گی جن کے مقتولین جاہلیت کی موت مریں گے، مجھے پرواہ نہیں کہ ان دونوں میں سے کس میں تُو ہے۔

○ ○ ○

۳۴۷. حدثنا بقیة بن الوليد والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان قال حدثني أبو

الزاهرية عن جبیر بن نفیر عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم ان الفتنة اذا أقبلت شبهت واذا أدبرت أسفرت وان الفتنة تلتفح بالنجوى

وتنتج بالشكوى فلا تشيروا الفتنة اذا حميت ولا تعرضوا لها اذا عرضت ان الفتنة راتعة

في بلاد الله تطا في خطامها لا يحل لأحد من البرية أن يوقظها حتى يأذن الله تعالى لها

الويل لمن أخذ بخطامها ثم الويل له

﴿۳۴۷﴾ بقیہ بن الولید اور الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزہریہ سے انہوں نے جبیر بن نفیر

سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فتنہ جب آتا ہے تو مشتبه ہوتا ہے اور جب جاتا ہے تو واضح ہو جاتا ہے، بے شک فتنہ پیدا ہوتا ہے سرگوشیوں کی وجہ سے اور جلجا ہے شکوے کی

وجہ سے، پس فتنے کو مت اٹھاؤ جب وہ گرم ہو اور نہ فتنے پر پیش ہو جب وہ سامنے بے شک فتنہ اللہ کے شہروں میں پڑتا ہے، وہ اپنی لگام کو روندتا ہے، کسی کے لئے حلال نہیں کہ اُسے بیدار کرے یہاں تک اس کے متعلق اللہ کا حکم آئے، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو فتنے کی لگام تھامے پھر ہلاکت ہے اس کے لئے!

۳۳۸. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله قال ان الفتنة

إذا أقبلت شبهت وإذا أدبرت أسفرت

۳۳۸ ﴿ وكيع نے سفيان سے، وہ الأعمش سے، وہ زيد بن وهب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے، اور جب جاتا ہے تو واضح ہوتا ہے۔

۳۳۹. قال سفيان واخبرنا الحارث بن حذيفة عن زيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان

مثل ذلك وزاد فيه قال قيل لحذيفة ما اقبالها قال سل السيف قيل فما ادبارها قال غمد

السيف.

۳۳۹ ﴿ سفيان نے حارث بن حذيفة سے، انہوں نے زيد بن وهب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذيفة بن اليمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے ہی مروی ہے، حضرت حذيفة بن اليمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ فتنہ کے آنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تلواروں کا بے نیام ہونا، پوچھا گیا فتنہ کے جانے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا تلواروں کا نیام میں چلے جانا۔

۳۵۰. حدثنا ابن عيينة عن منصور عن ربعي عن حذيفة أن رجلاً قال له كيف تأمرني

إذا قتل المصلون قال تدخل بيتك ثم تغلق عليك بابك فمن جائك فقل هكذا فقل

سفيان بيدة فاكشف وقل بؤ بالمي والمك

۳۵۰ ﴿ ابن عيينہ نے منصور سے، انہوں نے ربعي سے روایت کی ہے کہ، حضرت حذيفة بن اليمان رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے ایک شخص نے پوچھا جب نمازیوں کو قتل کیا جائے گا تو آپ مجھے کیا حکم دیں گے، فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا اور دروازہ بند کر لینا اور جو تیرے پاس آئے تو اس سے یوں کہنا کہ میرے اور اپنے گناہ کا بوجھ اٹھا !!!

۳۵۱. حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن

البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اياكم والفتن فان للسان فيها مثل وقع السيف

۳۵۱ ﴿ محمد بن عبد الرحمن بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن البيلماني سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے

کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں سے بچنا۔ بے شک اس میں بولنے والا ایسے ہے جیسے تلوار چلانے والا۔

۳۵۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال وكلت الفتنة بثلاث بالجناد التحرير الذي لا يريد أن يرتفع له منها شيء الا قمعه بالسيف وبالخطيب الذي يدعوا اليه الأمور وبالشريف المذكور فأما الجاد التحرير فتصرعه وأما هذان الخطيب والشريف فتحتهما حتى تبلوا ما عندهما

﴿۳۵۲﴾ ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ تین آدمیوں کی وجہ سے اٹھتا ہے، ایک تو وہ عاقل جو کسی باطل کے ساتھ ہو، جو نہیں چاہتا کہ کوئی چیز اس کی جانب اٹھے مگر یہ کہ یہ اُسے تلوار کے ذریعہ ختم کر دے، اور دوسرا خطیب ہے جسے بہت سارے امور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں، اور تیسرا معزز آدمی جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر جو عاقل جو باطل پر ہوتا ہے تو فتنہ اُسے پچھاڑ دیتا۔ رہے دونوں خطیب اور شریف، تو فتنہ انہیں ابھارتا ہے یہاں تک پرانا ہو جاتا ہے جو ان کے پاس ہوتا ہے۔

○ ○ ○

۳۵۳. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري حدثنا ابن أنعم عن مكحول عن أبي ثعلبة أو أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال اتقوا فرقتين تقتلان على الدنيا فانهما تجعان الى النار جراً

﴿۳۵۳﴾ محمد بن عبد اللہ التیہری نے ابن انعم سے، انہوں نے مکحول سے، ابی ثعلبہ سے، یا ابو ادريس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو فرقوں سے بچنا جو دنیا کے بارے میں لڑیں گے۔ یہ دونوں فرقے جہنم کی جانب کھینچے جائیں گے۔

○ ○ ○

۳۵۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي جبر عن بسر بن عبد الله الحضرمي عن أبي إدريس الخولاني قال سمعت حذيفة بن اليمان يقول قلت يا رسول الله ما تأمرني ان أدركت ذلك يعني الفتن قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قال قلت فان لم يكن لهم امام ولا جماعة قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعظ بأصل شجرة يدركك الموت وانت على ذلك

﴿۳۵۴﴾ الولید بن مسلم نے ابو جابر سے، انہوں نے بسر بن عبد اللہ الحضرمی سے، ابو ادريس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں فتنوں کو پاؤں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ لینا، میں نے عرض کیا اگر نہ لوگوں کا امام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان تمام فرقوں سے جدا رہنا! اگر چہ درخت کی جڑ کیوں نہ چبان پڑے، اسی حال میں رہنا یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔

○ ○ ○

۳۵۵. حدثنا الوليد قال قال الأوزاعي وأخبرنا بن عطية عن حذيفة بن اليمان عن النبي

صلى الله عليه وسلم مثل ذلك

۳۵۵. ولید نے اوزاعی سے، انہوں نے، ابن عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں فتنوں کو پالوں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ لینا، میں نے عرض کیا اگر نہ لوگوں کا امام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تمام فرقوں سے جدا رہنا! اگرچہ درخت کی جڑ کیوں نہ چبانی پڑے، اسی حال میں رہنا یہاں تک تجھے موت آجائے۔

○ ○ ○

۳۵۶. حدثنا عثمان كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر أخى عمرو بن مهاجر عن

يونس بن ميسرة الجبلى عن حذيفة بن اليمان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم

دعاة على أبواب جهنم من أطاعهم فحموه فيها قال قلت يا رسول الله فكيف النجاة منها

قال تلزم الجماعة وامام الجماعة قال قلت فان لم تكن جماعة ولا امام جماعة قال

فاهرب من تلك الفرق كلها ولو يدركك الموت وانت عاظ بساق شجرة

۳۵۶. عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے (جو کہ عمرو بن مہاجر کے بھائی تھے)، انہوں نے یونس بن میسرہ الجبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والوں کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اُسے جہنم میں پھکوا دیں گے، میں نے عرض کیا اس سے نجات کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا جماعت اور جماعت کے امام کو لازم پکڑیں، میں نے عرض کیا اگر نہ امام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ فرمایا ان تمام فرقوں سے بھاگ جاؤ! اگرچہ تجھے موت آجائے اس حال میں کہ تو درخت کے تنے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہو۔

○ ○ ○

۳۵۷. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن خالد ابن سبيع عن حذيفة بن

اليمان قال قلت يا رسول الله لما العصمة من ذلك وذكر دعاة الضلالة فقال ان لقيت

لله يومئذ خليفة في الأرض فالزمه ان ضرب ظهرك واخذ مالك والا فاهرب في

الأرض حتى ياتيك الموت وانت عاظ على اصل شجرة

۳۵۷. ضمیرہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابی التیاح سے، خالد ابن سبیع سے روایت کی ہے کہ

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ جس وقت آپ ﷺ نے گمراہ داعیوں کا ذکر کیا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اس وقت اللہ کا خلیفہ زمین پر ہو تو اُسے لازم پکڑ لے اگرچہ وہ تیری پیٹھ مارے اور تیرا مال چھینے، ورنہ کسی زمین کی طرف بھاگ جاؤ یہاں تک تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کی جڑ کے ساتھ چمٹے ہوئے ہو۔

○ ○ ○

۳۵۸. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة حدثنا أبو عمرو القسملي عن بنت أهبان الغفاري أن علياً رضي الله عنه أتى أهبان فقال ما يمنعك أن تتبعنا فقال أو خليلي وابن عمك أنه سيكون فتنة وفرقة اختلاف فإذا كان ذلك فاكسر سيفك واقعد في بيتك واتخذ سيفاً من خشب

﴿۳۵۸﴾ عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو عمرو القسملی سے، انہوں نے بنت اُہبان الغفاری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ ہمارے پیچھے چلنے سے تیرے لئے کیا چیز رکاوٹ بنی؟ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے دوست جو کہ تیرا چچا زاد ہے (یعنی نبی کریم ﷺ) اُس نے مجھے وصیت کی تھی کہ غریب فتنے، فرقہ بازی اور اختلافات ہوں گے اس وقت تو اپنی تلوار توڑ دینا اور گھر میں بیٹھ جانا اور لکڑی کی تلوار بنالینا۔

۳۵۹. حدثنا ابن عيينة عن أبي جناب قال سمعت طلحة يقول شهدت الجماجم فما طعنت برمح ولا ضربت بسيف ولوددت أنهما قطعتا من هاهنا يعني يديه ولم أكن شهده

﴿۳۵۹﴾ ابن عیینہ نے ابو جناب سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ”جماجم“ کی جنگ میں شریک ہوا مگر نہ میں نے نیزہ چلایا اور نہ میں نے تلوار سے کسی کو مارا، اور میں چاہتا ہوں کہ کاش میرے یہ دونوں ہاتھ ٹوٹ جاتے لیکن میں اس میں حاضر نہ ہوتا۔

۳۶۰. حدثنا ابن عيينة ابن عن أبي نجيع عن مجاهد قوله تعالى لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين (يونس ۸۵) قال لا تسلطهم علينا حتى يفتنونا ليفتنوا بنا.

﴿۳۶۰﴾ ابن عیینہ نے، ابن ابی نجیح سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (یونس، آیت ۸۵)

کی تفسیر میں فرمایا کہ تو ان ظالموں کو ہم پر مسلط نہ فرما یہاں تک کہ وہ ہمیں فتنہ میں ڈال دیں، پھر ہماری وجہ سے وہ فتنہ میں پڑ جائیں۔

۳۶۱. حدثنا محمد بن ثور عن معمر بن أيوب عن أبي قلابة قال لما أنجلت فتنة ابن الأشعث كنا في مجلس ومعا مسلم بن يسار فقال مسلم الحمد لله الذي أنجاني من هذه الفتنة فوالله ما رأيت فيها بسهم ولا طعنت فيها برمح ولا ضربت فيها بسيف قال أبو قلابة فقلت له فما لنعك يا مسلم بجاهل نظر اليك فقال والله ما قام مسلم هذا المقام الا وهو يراه عليه حقاً فقتل أو قتل قال فبكي والذي نفسي بيده حتى تمنيت أن لا أكون قلت له شينا.

۳۶۱ ﴿ محمد بن ثور نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے روایت کی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب ابن الاشعث کا فتنہ ختم ہوا تو ہم ایک مجلس میں بیٹھے تھے ہمارے ساتھ مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے، تو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس فتنہ سے نجات بخشی، اللہ کی قسم نہ میں نے اس میں تیر پھینکا ہے، نہ نیزہ چلایا ہے، اور نہ تلوار سے مارا ہے، حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے مسلم، تیرا اس ناواقف شخص کے متعلق کیا گمان ہوگا جو تیری طرف دیکھتا ہوگا اور کہتا ہوگا کہ مسلم جب اس جماعت والوں کے ہمراہ ہے تو یہ اس کے نزدیک حق پر ہوں گے، پس یہ سوچ کر وہ قتل کرتا ہوگا اور قتل ہوتا ہوگا، حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر حضرت مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اتنے روئے کہ خدا کی قسم میں یہ آرزو کرنے لگا کہ کاش میں اُسے کچھ نہ کہتا۔

○ ○ ○

۳۶۲. حدثنا ابن امارك عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن جندب بن عبد الله البجلي رضي الله عنه ان رجلا من اهل الشام حمل على رجل من اصحاب علي يوم صفين فنزل اليه ليذبحه قال فشدت انا برمحي نحوه لاجهضة عنه فاجهضته عنه فما اذكرها الا اخذت بحلقي.

۳۶۲ ﴿ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، الحسن نے روایت کی ہے کہ جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفین کی جنگ میں ایک شامی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی پر حملہ کیا، پھر وہ اپنی سواری سے اس کی طرف اترتا کہ اُسے ذبح کرے، میں اپنا نیزہ لے کر اس پر حملے کے ارادہ سے بڑھاتا کہ اُسے روک دوں، لیکن مجھے روک دیا گیا، مجھے اتنا یاد ہے کہ کسی نے میرے گلے کو پکڑ لیا تھا۔

○ ○ ○

۳۶۳. حدثنا يحيى بن أبي غنبة عن أبيه عن جبلة بن سحيم عن عامر بن مطر عن حذيفة انه قال عامر لا يغرنك من ترى فان هؤلاء يوشكوا ان ينفرجوا عن دينهم كما تنفرج المرأة عن قبلها فاذا فعلوا ذلك فعليك بما انت عليه اليوم.

۳۶۳ ﴿ یحییٰ بن ابو غنیہ اپنے والد سے، وہ جبلة بن حکیم سے، وہ عامر بن مطر سے روایت کرتے ہیں، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ اے عامر! جو لوگ تجھے نظر آ رہے ہیں یہ تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے، قریب ہے کہ یہ اپنے دین سے دُور ہو جائیں، جیسے عورت پہلو سے دُور ہو جاتی ہے جب وہ ایسا کرے تو تجھ پر لازم ہے کہ جس عقیدے اور اعمال پر تو آج ہے (یعنی اپنے اُس عقیدے اور اعمال کو لازم پکڑنا ورنہ گمراہی کے سوا کچھ بھی نہیں)۔

○ ○ ○

۳۶۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأبي ذر اراك يا أبا ذر لقائفا كيف بك يا أبا ذر اذا اخرجوك من

المدينة قال آتني الأرض المقدسة قال فكيف ان اخرجوك منها قال ارجع الى المدينة
قال فان اخرجوك منها قال آخذ بسيفي فا ضرب به حتى اقتل قال لا ولكن اسمع واطع
ولو لعبد أسود قال فلتكن آتني الربذة وجد بها غلاما أسود لعثمان فأقيمت الصلاة فقال يا أبا
ذر تقدم فقال اني أمرت أن اسمع واطيع ولو لعبد أسود قال فتقدم العبد فصلى

۳۶۴ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول
ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیری کیا حالت ہوگی جب لوگ
تجھے مدینہ سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں ”ارض مقدسہ“ چلا جاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا تیری
کیا حالت ہوگی اگر وہ تجھے وہاں سے بھی نکال ڈالیں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں مدینہ لوٹ آؤں گا، آپ ﷺ
نے فرمایا اگر وہ تجھے مدینہ سے بھی نکال دیں پھر؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تب میں اپنی تلوار لے کر لڑتا رہوں
گا یہاں تک قتل کر دیا جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں! لیکن بات سُنو اور اطاعت کرو، اگرچہ کالا غلام کیوں نہ ہو، جب
حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”ربذہ“ آئے تو وہاں پر (ایک) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک کالے غلام کو پایا جب نماز
کا وقت ہوا، تو اس غلام نے کہا اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگے بڑھیے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے حکم دیا گیا
ہے کہ میں سُنو اور اطاعت کروں اگرچہ کالا غلام کیوں نہ ہو، پس وہ غلام آگے بڑھا اور اس نے نماز پڑھائی۔

○ ○ ○

۳۶۵ . حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح أبيه عن أبي العوام عن كعب قال
رحا العرب بعد خمس وعشرين بعد وفاة نبيها صلى الله عليه وسلم ثم نشأ فتنة فيها قتل
وقتل فأمسك عليك فيها يدك وسلاحك ثم تكون أخرى بعد الا طمانينة فأمسك
عليك فيها يدك وسلاحك فاني أجدها في كتاب الله المظلمة تلوي بكل ذي كبر

۳۶۵ ضمیرہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابوالتياح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو العوام سے
روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب کی چکی نبی ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد گھوم جائے
گی، اس وقت قتل و قتل کا فتنہ پھوٹ پڑے گا، اس میں اپنے ہاتھ اور اپنے اسلحے کو روک رکھ، اطمینان کے بعد پھر فتنہ ہوگا اس میں بھی
اپنے ہاتھ اور اپنا اسلحہ روک رکھ، بے شک میں اس فتنہ کو اللہ کی کتاب میں تاریک پاتا ہوں، یہ فتنہ ہر مشکب کو گھیرے گا۔

○ ○ ○

۳۶۶ . حدثنا أبو عمر الصغار عن التياح عن أبي العوام عن كعب قال تدور رحا العرب
بعد وفاة نبيها بعد خمس وعشرين سنة ثم تفشوا فتنة يكون فيها قتل وقاتل فأمسك
عليك فيها نفسك وسلاحك حتى تنجلي لا لك ولا عليك ثم يستوي الناس
كالدوامه ثم نشأ فتنة اني لا أجدها في كتاب الله المنزل المظلمة لا تنجلي حتى تلوي

بکل ذي کبر فامسک عليك فيها نفسک و سلاحک و اهرب منها اشد الهرب وان لم

تجد الا حجر عقرب تدخل فيه فادخل فيه

۳۶۶ ﴿ ابو عمر الصغار نے التیاح سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، ان میں فتنہ پھوٹ پڑے گا جس میں قتل و قتل ہوگا، پس اس میں اپنے آپ کو اور اپنے ہتھیار کو روکے رکھنا یہاں تک کہ وہ فتنہ ٹھٹ جائے تاکہ نہ تیرا فائدہ ہو نہ تیرا نقصان ہو، پھر سب لوگ برابر ہو جائیں گے، ہمیشہ کی طرح پھر فتنہ پیدا ہو جائے گا، میں اس فتنے کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں پاتا ہوں کہ وہ ہر ایک ہوگا وہ دور نہ ہوگا یہاں تک گھیر دے ہر متکبر کو، اس میں بھی اپنے آپ کو اور اپنے اسلحے کو روکے رکھنا اور اس سے بہت زیادہ بھاگنا، یہاں تک کہ ٹو اگر کوئی جگہ نہ پائے سوائے پھو کے بل کے تو بھاگ کر اس میں داخل ہو جانا۔

○ ○ ○

۳۶۷. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو السبائي قال قال أبو هريرة رضي الله عنه

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتنة الرابعة لا ينجو من شرها الا من دعا

كدعاء الفرق أسعد أهلها كل تقي خفي اذا ظهر لم يعرف وأن جلس لم يفقد وأشقى

أهلها كل خطيب مسقع أو راكب موضع

۳۶۷ ﴿ ضمرہ نے یحییٰ بن ابی عمرو السبائی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس کے شر سے کوئی نجات نہ پاسکے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے کی طرح دعا کرے، گمراہوں کے اعتبار سے سب سے نیک بخت وہ آدمی ہوگا جو پرہیزگار ہو، غیر مشہور ہو۔ جب وہ گھر سے نکلتا ہے تو کوئی اُسے پہچانتا نہیں ہے اور اگر گھر میں بیٹھا ہے تو کوئی اس کی غیر حاضری محسوس نہیں کرتا ہے، اور گمراہوں کے اعتبار سے بدترین آدمی ہر اونچی آواز والا خطیب ہوگا، یا کسی جگہ کی طرف سفر کرنے والا ہوگا۔

○ ○ ○

۳۶۸. حدثنا معالي بن عمران عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر قال قال رسول

الله ﷺ تكون فتنة لا ينجو منها الا من لم يصب من مالها ومن أصاب من مالها كمن

أصاب من دمها.

۳۶۸ ﴿ معالی بن عمران نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبید اللہ بن ابی جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا کہ جس سے نجات کوئی نہیں پائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس فتنے کے مال کو نہ لیا ہو اور جس نے اس کے مال میں سے لیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے خون میں سے لیا۔

○ ○ ○

۳۶۹. حدثنا يحيى بن سعيد الطار عن ضار بن عمرو عن اسحاق بن عبد الله بن أبي

فروہ عن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ أسعد الناس فيها كل خفي ان ظهر لم يعرف وان جلس لم يفقد.

۳۶۹ ﴿یحییٰ بن سعید الطار نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے کے زمانے میں وہ شخص سب سے زیادہ نیک بخت ہوگا جو غیر مشہور ہوگا۔ اگر وہ باہر نکلتا ہے تو پہچانا نہیں جاتا اور اگر گھر میں بیٹھا رہتا ہے تو کوئی اس کو غیر حاضر نہیں سمجھتا۔

○ ○ ○

۳۷۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن المنذر قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الفتنه الرابعة تصيرون فيها الى الكفر فالمؤمن يومئذ من يجلس في يته والكافر من سل سيفه وأهراق دم أخيه ودم جاره.

۳۷۰ ﴿الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ، ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنے کے متعلق فرمایا کہ تم لوگ اس میں کفر کی طرف جاؤ گے، اس زمانے میں مؤمن وہ ہوگا جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے، اور کافر وہ ہوگا جو تلوار نیام سے نکالے، اور اپنے بھائی اور اپنے پڑوسی کا خون بہائے۔

○ ○ ○

۳۷۱. حدثنا ابن المبارك عن ابن أبي خالده عن عبد الرحمن بن عائذ عن عقبه بن عامر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مات ولم يشرك بالله شيئا ولم يتند من الدماء الحرام بشيء دخل من أي أبواب الجنة شاء.

۳۷۱ ﴿ابن المبارک نے ابن ابو خالد سے، انہوں نے عبد الرحمن بن عائذ سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس حال میں مرا کہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا، اور نہ کسی حرام خون میں ملوث ہوا، تو یہ آدمی جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے، داخل ہو جائے۔

○ ○ ○

۳۷۲. حدثنا ابن المبارك عن هشام عن الحسن قال قال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه ما خصم أبغض الى لقاء يوم القيامة من رجل يجيء تشخب أو داجه دما يحسني عند ميزان القسط فيقول يا رب سل عبدك بم قتلني فاقول كذب فلا أستطيع أن أقول كان كافرا فيقول أنت أعلم بعبدك مني.

۳۷۲ ﴿ابن المبارک نے هشام سے، انہوں نے الحسن نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ بُرا قیامت کے دن اُس مخالف کی ملاقات ہے جو اس حال میں آئے کہ اس کی گردن کی رگیں خون سے خراب ہوں، اور وہ مجھے انصاف کے خراڑو کے پاس روک دے اور کہے کہ اے میرے رب! اپنے بندے سے پوچھ کہ اس نے مجھے

کیوں قتل کیا؟ پس میں کہوں گا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، میں یہ نہیں بول سکوں گا کہ وہ کافر تھا، کہیں اللہ تعالیٰ یہ نہ فرمادے کہ تو میرے بندے کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے؟

○ ○ ○

۳۷۳. حدثنا ابن المبارك عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن جندب بن عبد الله قال لا يلقين أحد منكم الله يوم القيامة بملء كف من دم رجل يقول لا اله الا الله فانه من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا يخنقن الله أحد منكم في حافره فيكبه الله تعالى اذا جمع الأولين والآخرين أي في جهنم

۳۷۳. ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرہ سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں نہ ملے کہ اس کے ہاتھ کسی لا الہ الا اللہ کہنے والے کے خون سے رنگے ہوئے ہوں، جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے اس ذمہ کو نہ توڑے، ورنہ اللہ تعالیٰ اُسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا، جب وہ سب لوگوں کو جمع کرے گا۔

○ ○ ○

۳۷۴. حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد أن الأشتر أنه استأذن علي بن محببه ثم أذن له فاذا عنده ابن لطلحة قال أناك حجبتي من أجل هذا قال أجل قال ولو كان ابن عثمان حجبتي له قال أجل قال اني لأرجو أن أكون أنا وعثمان ممن قال الله تعالى ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا على سرر متقابلين (الحجر. ۴۷)

۳۷۴. عبد الوہاب نے ایوب سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُشتر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روک دیا۔ بعد میں اجازت دے دی، تو وہاں پر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا بیٹھا ہوا تھا، اُشتر نے کہا میرا خیال ہے آپ نے مجھے اس کی وجہ سے اندر آنے سے روک دیا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں! اُشتر نے کہا اگر (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیٹا ہوتا تو آپ اس کی وجہ سے بھی مجھے روک دیتے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں! پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾

ترجمہ: ہم ان کی باہمی کدورتیں نکال دیں گے وہ بھائیوں کی طرح ہو جائیں گے، تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۷۵. حدثنا ابن المبارك عن عوف عن أبي المنهال قال حدثني صفوان بن عمرو عن جندب بن عبد الله البجلي قال ليتقي الله أحدكم ولا يحولن بينه وبين الجنة بعلما ينظر إلى أبوابها ملء كف من دم مسلم أهراله

۳۷۵۔ ابن المبارک نے عوف سے، انہوں نے ابو المنہال سے روایت کی ہے کہ صفوان بن عمرو اور جندب بن عبد اللہ الحبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اللہ سے ڈرے اور ہرگز اس کے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ جنت کے دروازوں کو دیکھ رہا ہو، کسی مسلمان کا خون جو اس نے بہایا تھا حائل نہ ہونا چاہیے۔

○ ○ ○

۳۷۶۔ حدثنا ابن المبارک عن هشام بن حسان قال حدثني بكر بن عبد الله المزني قال شيعنا رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسمعته يقول لا يحولن بين احدكم وبين الجنة بعدما ينظر الى ابوابها ملء كف من دم مسلم اهراله

۳۷۶۔ ابن المبارک نے ہشام بن حسان سے روایت کی ہے کہ، بکر بن عبد اللہ المزنی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ایک صحابی رسول اللہ ﷺ تھا جس سے میں نے سنا کہ ہرگز تمہارے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ جنت کے دروازوں کو دیکھ رہا ہے کسی مسلمان کا چلو بھر خون حائل نہ ہونا چاہیے جو اس نے بہایا تھا۔

○ ○ ○

۳۷۷۔ حدثنا ابن المبارک عن شعبة عن قتادة عن يونس بن جبير قال سمعت جندب بن عبد الله يقول ان نزل بلاء فقدم مالک دون دينک فان المخروب من غروب دينه وان المسلوب من سلب دينه واعلم انه لا غنى بعد النار ولا فقر بعد الجنة ان النار لا يفک اسيرها ولا يستغنى فقيرها

۳۷۷۔ ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے یونس بن جبیر سے روایت کی ہے کہ، جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تجھ پر کوئی آفت آئے تو اپنا مال آگے کر دینا نہ کہ اپنا دین، بے شک برباد ہے وہ شخص جس کا دین خراب ہوا، اور لوٹا ہوا ہے وہ شخص جس کا دین چھین گیا اور جان لے! کہ جہنم پانے میں کوئی مال داری نہیں، اور جنت پانے میں کوئی فقیری نہیں، بے شک جہنم کا قیدی کبھی رہا نہ ہوگا، اور نہ اس کا فقیر کبھی غنی ہوگا۔

○ ○ ○

۳۷۸۔ حدثنا ابن المبارک عن عمر بن سعيد بن أبي حسين القرشي عن محمد بن عبد الله بن عياض عن يزيد بن طلحة بن ركانة سمع محمد بن علي سمع عليا رضي الله عنه يقول اللهم اكبب اليوم قتلة عثمان لعنا خرمهم

۳۷۸۔ ابن المبارک نے عمر بن سعید بن ابی حسین القرشی سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن عیاض سے، انہوں نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اے اللہ! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کو آج گروں کے نل گرا دے۔

○ ○ ○

۳۷۹۔ حدثنا ابن المبارک عن عوف عن أبي المنهال عن أبي هريرة الأسلمي قال ان

ذاک الذي بالشام يعني مروان والله ان يقاتل الا على الدنيا وان ذاك الذي بمكة يعني ابن الزبير والله ان يقاتل الا على الدنيا وان الذين تدعونهم قراء کم والله ان يقاتلوا الا على الدنيا فقال له ابن له فما تأمرنا اذا قال لا اری خیر الناس الا عصابة ملبدة وقال بيده خماص البطون من أموال الناس خفاف الظهور من دمائهم

۳۷۹ ابن المبارک نے عوف سے، انہوں نے ابوالمنہال سے روایت کی ہے کہ، ابی ہریرہؓ نے کہا بے شک وہ شخص جو شام میں ہے یعنی مروان، اللہ کی قسم! وہ دنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور بے شک وہ شخص جو مکہ میں ہے یعنی ابن الزبیر اللہ کی قسم! وہ دنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور جنہیں تم اپنے علماء کہتے ہو اللہ کی قسم! وہ سب دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں، ابوبرزہ کے بیٹے نے کہا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں لوگوں میں بہترین جماعت اسے پاتا ہوں جو لپٹی ہوئی ہے، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ان کے پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہیں ان کی کمریں لوگوں کے خون سے بوجھل نہیں۔

۳۸۰ حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن عن ضبة بن محصن عن أم سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم عليكم أئمة تعرفون عنهم وتذكرون لمن أنكر فقد نجا ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع قيل يا رسول الله أفلا نقاتلهم أو نقاتلهم قال أما ما صلوا الصلاة فلا

۳۸۰ ابن المبارک نے ہشام سے، انہوں نے الحسن سے، انہوں نے ضبہ بن محصن سے روایت کی ہے کہ اُم سلمہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر ایسے حکمران آئیں گے جن کے بعض کام صحیح اور بعض غلط ہوں گے، جس نے غلط کام کرنے سے انکار کیا اس نے نجات پائی اور جس نے مکروہ سمجھا وہ بھی محفوظ رہا، سوائے اس کے جس نے ان کی بڑائی میں پیروی کی اور اس پر راضی ہوا، عرض کیا کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم انہیں قتل نہ کر دیں؟ یا ان کے خلاف جنگ نہ کریں؟ ارشاد فرمایا کہ جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں اُس وقت تک نہیں۔

۳۸۱ حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن الحسن قال قيل يا رسول الله أفلا نقاتلهم قال أما ما أقاموا الصلاة فلا

۳۸۱ معتمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم ان کے خلاف نہ لڑیں؟ فرمایا نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کئے ہوئے ہیں۔

۳۸۲ حدثنا ابن المبارک عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر قال حدثني مولى لبني فزارة عن مسلم بن قرظة ابن عم عوف بن مالک سمع عوف بن مالک رضي الله عنه

سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شر أيمتكم الدين تبغضونهم ويبغضونكم
وتلعنونهم ويلعنونكم قال قلنا يا رسول الله أفلا نناهلهم عند ذلك قال أما ما أقاموا
الصلاة فيكم فلا إلا من ولي عليه وال فرآه يأتي شينا من معصية الله فليكره ما يأتي من
معصية الله ولا ينزع يدا من طاعة

۳۸۲ ابن مبارک نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے، انہوں نے، مسلم بن قرظہ سے روایت کی ہے کہ عوف بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بدترین امراء وہ ہوں گے جو تم سے بغض رکھیں گے
اور تم اُن سے بغض رکھو گے، تم ان پر لعنت دو گے اور وہ تم پر لعنت دیں گے، ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم
اُن سے اس وقت کی ہوئی بیعت کو توڑ نہ دیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کئے ہوئے ہوں۔
خبردار! جس پر کوئی امیر مقرر ہو جائے پس وہ اپنے امیر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دیکھے تو وہ اُس نافرمانی کو بُرا جانے، اور اپنا ہاتھ اُس
کی اطاعت سے نہ کھینچے۔

○ ○ ○

۳۸۳ حدثنا هشيم عن مجالد عن عامر عن صلة عن حذيفة قال تعودوا الصبر قبل أن

ينزل بكم البلاء فإنه لن يصيبكم أشد مما أصابنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۸۳ ہشیم، مجاہد سے، وہ عامر سے، وہ صلہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ مصیبتوں کے آنے سے پہلے صبر کی عادت بنا لو، تمہیں ہرگز سخت تکلیف نہ پہنچے گی جو ہمیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہنچی
تھی۔

○ ○ ○

۳۳۸ حدثنا ابن المبارك عن حماد بن سلمة عن أبي عمران الجوني عن عبد الله بن

الصامت عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر

كيف تعمل إذا جاع الناس حتى لا تستطيع أن تقوم من فراشك إلى مسجدك إلى

فراشك قال قلت لله ورسوله أعلم. قال تأتي من أنت منه قال قلت أرايت أن أبي علي

قال تدخل بيتك قال قلت أرايت أن أبي علي قال أن خشيت أن يهرك شعاع السيف

فألق طائفه ردائك على وجهك يوء بالملك والله قال قلت أفلا أحمل السلاح قال

إذا أشركه.

۳۸۳ ابن مبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو عمران الجونی سے، انہوں نے عبداللہ بن صامت سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ذر! تو کیا کرے گا

جب لوگ بھوکے ہوں گے؟ اور تجھ میں اتنی طاقت نہ ہوگی کہ تُو اپنے بستر سے مسجد تک چلا جائے، اور اپنی مسجد سے بستر تک

آجائے، میں نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اُن لوگوں کے پاس چلے

جانا جن میں سے تم ہو، میں نے عرض کیا اگر مجھے منع کر دیا گیا تو پھر؟ ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں جا بیٹھنا، میں نے عرض کیا اگر وہاں نہ چھوڑے اور اندر آ جائے تو پھر؟ ارشاد فرمایا اگر تجھے یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک تجھے حواس باختہ کر دے گی تب اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال دینا، وہ اپنا گناہ اور تیرا گناہ اٹھالے گا، میں نے عرض کیا کہ کیا میں اُس پر اسلحہ نہ اٹھاؤں؟ ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں تو اُس کا شریک ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۳۸۵. حدثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن
حسين بن علي دخل على عثمان رضي الله عنه وهو محصور فقال يا أمير المؤمنين أنا
طوع يدك لعمري بما شئت فقال له عثمان يا ابن أخي فاجلس في بيتك حتى يأتي الله
بأمره فلا حاجة لي في هراقة الدماء.

۳۸۵ ﴿ ابن المبارک نے یونس سے، انہوں نے الزہری سے، ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اُن کے محاصرے کی حالت میں آ کر عرض کرنے لگے کہ اے امیر المؤمنین! میں آپ کے زیر دست ہوں، آپ مجھے جو چاہے حکم دیں میں تعمیل کروں گا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ اے میرے بھتیجے! جا اپنے گھر میں بیٹھ جا، یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ کر ڈالے، مجھے خون ریزی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

○ ○ ○

۳۸۶. حدثنا ابن المبارك عن يزيد بن ابراهيم عن ابن سيرين قال قال ابو مسعود
الأنصاري رضي الله عنه أصبح أمرائي بخيروني أن أقيم على ما أرغم أنفي وقبح وجهي أو
أخذ سيفي فأقتل فأدخل النار فاخترت أن أقيم على ما أرغم أنفي وقبح وجهي ولا
أخذ سيفي فأقتل فأدخل النار

۳۸۶ ﴿ ابن المبارک نے یزید بن ابراہیم سے، ابن سیرین نے، ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اُمراء مجھے اختیار دیں گے یا تو اس میں ٹھہرا ہوں اس حال میں کہ میری ناک رُسا ہو اور چہرہ قبیح ہو، یا تلوار لوں پھر قتل کروں اور قتل ہو جاؤں، اور آگ میں داخل ہو جاؤں، پھر میں نے یہ پسند کیا کہ میں رُسا ہو جاؤں لیکن تلوار ہاتھ میں نہ لوں کہ قتال کروں پھر قتل ہو جاؤں اور آگ میں داخل ہو جاؤں۔

○ ○ ○

۳۸۷. حدثنا ابن أبي غنيرة عن أبيه عن جبلة بن سحيم عن عامر بن مطر قال قال لي
حذيفة يا عامر لا يفرنك ما ترى والناس يثوبون الى المسجد فان هؤلاء يوشكون أن
ينفر جوا عن دينهم كما تنفرج المرأة عن قبلها فاذا فعلوا ذلك فعليك بما أنت عليه
اليوم.

۳۸۷۔ ابن ابی غنیہ اپنے باپ سے، وہ جلد بن کیم سے روایت کرتے ہیں کہ عامر بن مضر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا اے عامر! تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے وہ چیز جو ٹو دیکھ رہا ہے کہ لوگ اٹھ کر مسجد کی طرف جارہے ہیں بے شک یہ لوگ قریب ہے کہ اپنے دین سے جدا ہو جائیں، جیسے عورت اپنے پہلو سے جدا ہوتی ہے، جب وہ ایسا کام کریں تو تجھ پر لازم ہے کہ تو ان نظریات پر جن پر تو آج ہے، کاربند رہے۔

○ ○ ○

۳۸۸۔ حدثنا ابن المبارک عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی البختری عن حذیفہ قال ألا ان الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر حسن وليس من السنة ان ترفع السلاح علی امامک

۳۸۸۔ ابن المبارک، سفیان سے، وہ حبیب بن ابی ثابت سے، وہ ابوالبختری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اچھا کام ہے اور سنت نہیں کہ تو اسلحہ اپنے امام کے خلاف اٹھائے۔

○ ○ ○

۳۸۹۔ حدثنا ابن المبارک عن محمد بن طلحة الیامی عن ابراہیم ابن عبدالاعلیٰ عن سويد بن غفلة قال قال لي عمر رضي الله عنه لعلک تبقى حتى تدرک الفتنة فاسمع واطع وان کان علیک عبد حبشي ان ضربک فاصبر او حرکک او ظلمک فاصبر وان اراداک علی امر ینقصک فی دینک فقل سمعا وطاعة دمی دون دینی

۳۸۹۔ ابن المبارک نے محمد بن طلحہ الیامی سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے روایت کی ہے کہ، سويد بن غفلة رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ شاید تو زندہ رہے حتیٰ کہ تجھے فتنہ پالے، پس سنتا اور اطاعت کرنا اگرچہ تجھ پر حبشی غلام کیوں نہ ہوا گروہ تجھے مارے تو صبر کر اور اگر تجھے محروم کریں یا تجھ پر ظلم کریں تو صبر کر اور اگر وہ تجھ سے ایسے کام کا ارادہ کریں جس کی وجہ سے تیرے دین میں نقصان آئے تو ٹو کہہ دے کہ آپ کی بات سنتا ہوں اور اطاعت کرتا ہوں لیکن دین کے بجائے میرا خون حاضر ہے۔

○ ○ ○

۳۹۰۔ حدثنا ابن المبارک عن سلیمان بن المغيرة عن عبد الله بن مغفل عن عبد الله بن سلام انه قال حين هاج الناس بعثمان يا ايها الناس لا تقتلوا عثمان فوالذي نفسي بيده ما قتلت أمة قط نبيها فيصلح الله أمرهم حتى يهريقوا دم سبعين ألفا منهم وما قتلت أمة قط خليفتها فيصلح الله أمرهم حتى يهريقوا دم أربعين ألفا منهم

۳۹۰۔ ابن المبارک نے سلیمان بن المغيرة سے روایت کی ہے کہ، عبد اللہ بن مغفل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کا ارادہ کیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے

لوگو! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل مت کرو! اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی اُمت نے اپنے نبی کو جب قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملے کو درست نہ کیا حتیٰ کہ ان میں ستر ہزار کا خون بہہ گیا، اور کوئی اُمت جب اپنے نبی کے خلیفہ کو قتل کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے معاملے کو نہیں سدھارتے حتیٰ کہ ان میں چالیس ہزار کا خون بہہ جائے۔

۳۹۱. حدثنا ابن المبارك عن أبي معشر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كنت مع عثمان رضي الله عنه في الدار فقتل منا رجل فقلت يا أمير المؤمنين ناب الضراب فقلوا منا اسانا قال عزمت عليك لما طرحت سيفك فالما تراد نفسي لفساقي المؤمنين اليوم بنفسي قال فطرحت سيفي فما أدري أين وقع

۳۹۱. ابن المبارک نے ابو معشر سے، انہوں نے سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا۔ ہمارا ایک آدمی قتل کر دیا گیا، میں نے عرض کیا کہ مارنے والے خوش ہو رہے ہیں، انہوں نے ہمارا ایک آدمی قتل (یعنی شہید) کر دیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تُو اپنی تلوار پھینک دے، یہ لوگ میری جان کے درپے ہیں، آج میں مؤمنین کو اپنی قربانی دے کر بچاؤں گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار پھینک دی، معلوم نہیں وہ کہاں جا گری !!!

۳۹۲. حدثنا ابن أبي غنيمته عن ابن أبي خالد عن حصين الحارثي قال قال زيد بن أرقم لعلي رضي الله عنه نشدتك بالله أنت قتلت عثمان قال فاطرق ساعة ثم قال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله

۳۹۲. ابن ابی غنیمہ نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے حصین الحارثی، زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ دیر سر جھکائے رکھا پھر کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیرا اور روح کو پیدا کیا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ قتل کیا ہے اور نہ اُس کے قتل کا حکم دیا ہے۔

۳۹۳. حدثنا ابن المبارك عن جرير بن حازم قال حدثني أيوب وابن وهشام عن محمد بن سيرين أن كعبا بعث إلى عثمان رضي الله عنه وهو محصور أن حقق اليوم على كل مسلم كحق الولد على ولده وأنت مقتول لا محالة فأكفف يدك فإنه أعظم لحجتك عند الله يوم القيامة فلما بلغه ذلك قال لأصحابه أعزم على كل من كان يرى لي عليه حقا لما خرج عني فغضب مروان فرمى بالسيف من يده حتى أثر في الجدار وقال

المغيرة بن الاخنس وانا لأعزم على نفسي لأقتلن لقاتل حتى قتل

۳۹۳؎ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے ایوب اور ابن عون اور ہشام سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا جب اُن کا محاصرہ کیا گیا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آج ہر مسلمان پر ایسے حق ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے اور آپ لازماً قتل کر دیئے جائیں گے، پس اپنا ہاتھ رُوک دیجئے! اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کی تجت بڑی ہو جائے گی، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ پیغام ملا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ ہر اُس شخص کو جو یہ سمجھتا ہے کہ میرا اُس پر حق ہے، کہ میری طرف سے خروج نہ کرے، مروان یہ سن کر غصے میں آ گیا اور اپنے ہاتھ سے تلواریں پر دے ماری جس کی وجہ سے دیوار میں نشان پڑ گیا، مغیرہ بن الاخنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے کہ میں لڑوں گا، پھر وہ لڑا یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیا گیا۔

○ ○ ○

۳۹۴. وحدثنا ابن المبارک عن جریر بن حازم قال سمعت حمید بن ہلال العدوی يقول قال رجل منا رأیت عثمان رضی اللہ عنہ بعلمنا قتل أحسن ما كنت أراه عليه لياب بياض فقلت يا أمير المؤمنين أي الأمور وجدت أوثق قال الدين القيم ليس فيه سفك دم ثلاث مرات فلما كان يوم الجمل لبست سلاحي وركبت فرسي وأخذت رمحي وكنت في الرعدة الأولى فبينما أنا كذلك اذا عرضت لي رؤياي فقلت ألم يقل لك عثمان في المنام كيت وكيت فصرفت فرسي الى المنزل فالتقيت سلاحي وجلست في بيتي حتى انقضى ذلك الأمر لم أخرج منه في شيء

۳۹۴؎ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے روایت کی ہے حمید بن ہلال العدوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ شہید ہونے کے بعد بہترین حالت میں تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تمام کاموں میں سے کس کام کو سب سے زیادہ بخشنے پایا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ وہ مضبوط دین جس میں خوریزی نہ ہو، وہ شخص کہتا ہے کہ جب ”یوم جمل“ تھا تو میں نے اسلحہ پہنا۔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، اور اپنے نیزے کو پکڑا اور میں پہلے قافلہ میں تھا، اُسی دوران مجھے اپنا خواب یاد آیا میں نے اپنے آپ سے کہا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجھے خواب میں فلاں فلاں بات نہیں کہی تھی؟ میں نے اپنے گھوڑے کو گھر کی جانب پھیرا اور اسلحہ اُتار کر گھر میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ یہ معاملہ ختم ہو گیا اور میں اس میں شامل نہیں ہوا۔

○ ○ ○

۳۹۵. حدثنا ابن المبارک عن عمر بن سعید عن عبد الکريم أبي أمية سمع جابر بن

زید الأزدي سمع عليا رضي الله عنه يقول ما أمرت بقتل عثمان ولا أحبته ولكن بنوا عمي اتهموني فأرسلت اعتذرت فأبوا أن يقبلوا فعبدت فصمت

۳۹۵ ﴿ ابن المبارک نے، عمر بن سعید سے، انہوں نے عبدالکریم ابوامیہ سے، انہوں نے جابر بن زید الازدی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ تو قتل کیا اور نہ میں نے کبھی ایسی حرکت کو پسند کیا، لیکن میرے چچا زاد بھائی مجھ پر تہمت لگاتے ہیں، میں نے ان کے پاس معذرت بھیجی لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۳۹۶. حدثنا ابن عیینة عن جعفر عن أبيه عن علي رضي الله عنه قال اللهم جمل قتله عثمان اليوم خزية.

۳۹۶ ﴿ بن عیینہ نے، جعفر سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! آج کے دن قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسوائی کو ظاہر فرمادے۔

۳۹۷. حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن قال قال محمد بن مسلمة اعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم سيفاً فقال قاتل به المشركين ما قوتلوا فاذا رأيت أمتي تضرب بعضها في بعض فأت به أحداً فاضرب به حتى ينكسر ثم اجلس في بيتك حتى تأتیک يد خاطئة أو منية قاضية قال ففعل

۳۹۷ ﴿ ابن المبارک نے هشام سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار دی اور فرمایا کہ اس کے ساتھ مشرکوں کے خلاف لڑنا جب تک وہ لڑتے ہیں، جب تو میری اُمت کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں تو یہ تلوار اُحد پہاڑ پر دے مارنا تا کہ ٹوٹ جائے، پھر اپنے گھر میں جا بیٹھنا پھر تو کسی خطا کار کے ہتھے چڑھ جائے یا تجھے طبعی موت آجائے، پس محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

۳۹۸. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي بردة بن أبي موسى قال دخلنا على محمد بن مسلمة بالربذة فقلت له ألا تخرج الى الناس فانك في هذا الأمر بمكان يسمع منك فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انه ستكون فتنة وفرقة فاضرب بسيفك عرض احد وكسر نبلک وقطع وترک واقعد في بيتك فقد فعلت ما أمرني به واذا سيف معلق بعمود القسيطات فانزله فسله فاذا سيف من خشب ثم قال قد فعلت بسيفي ما أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا أعده أهيب به الناس.

۳۹۸ ﴿ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مقام ربذہ میں آئے میں نے ان سے کہا کہ آپ لوگوں کی طرف کیوں نہیں جاتے؟ آپ کا اسلام میں ایک مقام ہے، آپ کی بات سنی جائے گی؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ عنقریب فتنہ اور فرقہ پرستی ہوگی۔ تم اپنی تلوار کو اُحد پہاڑ پر مار دینا اور اپنے تیر بھی توڑ ڈالنا، اور اپنے کمان کی تانت کاٹ ڈالنا، اور گھر میں جا بیٹھنا، پھر جیسے آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا میں نے ویسے ہی کیا، وہاں خیمے کے ستون پر ایک تلوار لگی ہوئی تھی انہوں نے اُسے اتارا اور نیام سے باہر نکالی تو وہ لکڑی کی تلوار تھی، پھر فرمایا کہ میں نے اپنی تلوار کے ساتھ وہی کام کیا جس کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا اور یہ لکڑی کی تلوار تو میں نے لوگوں کو ڈرانے کے لئے تیار کر رکھی ہے۔

○ ○ ○

۳۹۹. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان أن

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا خالد بن عرفة انه سيكون أحداث وفتن

واختلاف فان استطعت أن تكون المقتول ولا تكن القاتل فافعل

۳۹۹ ﴿ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اے خالد بن عرفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! عنقریب نئے فتنے اور اختلاف ہوں گے، اگر تو مقتول بن سکے۔ تو بن جانا لیکن قاتل نہ بننا۔

○ ○ ○

۴۰۰. حدثنا ابن المبارک عن عيسى بن عمر قال سمعت شيخا يحدث عمرو بن مرة

قال قال عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما لم أره أحال على أحد دونه كنت أقرأ هذه

الآية ثم انكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون (الزمر: ۳۱) فكنت أرى أنها في أهل

الكتاب حتى كبح بعضنا وجوه بعض بالسيوف فعر لنا أنها لنا

۴۰۰ ﴿ ابن المبارک نے عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے شیخ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے

ہیں کہ میرے خیال میں اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے، کسی اور نے روایت نہیں کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ آیت پڑھتا تھا کہ:

﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ (الزمر، آیت ۳۱)

ترجمہ: پھر تم اپنے رب کے ہاں باہم جھگڑو گے۔

میں سمجھتا تھا کہ یہ اہل کتاب کے بارے میں ہے لیکن جب ہم نے ایک دوسرے کے چہرے تلوار کے ذریعہ بگاڑ ڈالے

تو ہم سمجھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

○ ○ ○

۴۰۱. حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن أبي جعفر قال حدثني حرملة مولى أسامة

بن زید قال بعثني أسامة الى علي فقال لي انه سيسالك ما خلف صاحبك فقل له انه يقول لك والله لو كنت في شدة أسد لأحببت أن أكون معك فيه ولكن هذا أمر لم أره قال فجنحت عليا رضي الله عنه فقلت له هذه المقالة قال فلم يعطني شيئا قال وأتيت حسنا وحسنا وابن جعفر فأوقروا الي راحلتي قال عمرو رأيت حرمة ولم أسمع منه هذا الحديث.

۳۰۱ ﴿ ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزاد کردہ باندی تھی فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ کہہ کر بھیجا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھ سے پوچھیں گے کہ کس چیز نے تیرے مالک کو ہمارے ساتھ مل کر لڑنے سے باز رکھا؟ تم اُن سے کہنا کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر میں شیر کے جبرؤں میں ہوتا پھر بھی مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ میں آپ کے ساتھ اس جنگ میں ہوتا، لیکن آپ کے اس معاملے کو میں درست نہیں سمجھتا، حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور میں نے اُن سے یہ بات کہی تو انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا، پھر میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو انہوں نے میرے آنے کا اکرام کیا۔ حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا تھا، لیکن ان سے حدیث نہیں سنی تھی۔



۳۰۲. حدثنا ابن المبارك عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال أخبرني محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن محمد بن عبد الرحمن ابن لبيبة أخبره أن عمر بن سعد ذهب الى أبيه سعد وهو بالعقيق معتزل في أرض له فقال يا أبتاه لم يبق من أصحاب بدر غيرك ولا من أهل الشورى فلو أنك ابعت بنفسك ونصبتها للناس ما اختلف عليك النان فقال ألهذا جئت أي بني أفعدت حتى لم يبق من أجلى إلا مثل ظمأ الدابة ثم أخرج فاضرب أمة محمد صلى الله عليه وسلم بعضها ببعض اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الرزق ما يكفي وخير الذكر الخفي

۳۰۲ ﴿ ابن المبارک نے أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عثمان بن محمد بن عبد الرحمن ابن لیبیہ سے روایت کی ہے کہ، عمر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ ”عقیق“ نامی جگہ پر اپنی زمینوں میں سب سے الگ تھلک تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے ابا جان! اصحاب بدر میں آپ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا اور نہ اہل شوریٰ میں سے کوئی باقی رہا، تو اگر آپ اٹھ کھڑے ہوں اور خلافت کے لئے خود کو لوگوں پر پیش فرما دیں تو اس پر دو آدمی بھی اختلاف نہ کریں گے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا اے میرے بیٹے! کیا تو اب یہاں آیا ہے جب میری زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے کہ میں نکلوں اور اُمت کو ایک دوسرے سے لڑاؤں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے اور بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

○ ○ ○

۳۰۳۔ حدثنا ابن المبارک عن المفضل بن لاحق عن ابي بکر بن حفص عن سليمان بن عبد الملك قال حدثني رجل من اهل اليمن قال سمعت سعد بن مالك رضي الله عنه يقول كنت رجلا من اهل مكة بها مولدي وداري ومالي فلم ازل بها حتى بعث الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم فآمنت به واتبعته فمكثت بها ما شاء الله ان امكث ثم خرجت منها فارا بديني الى المدينة فلم ازل بها حتى جمع الله لي بها مالي وأهلي وأنا اليوم فار بديني من المدينة الى مكة كما فررت بديني من مكة الى المدينة

۳۰۳۔ ابن المبارک نے المفضل بن لاحق سے، انہوں نے ابی بکر بن حفص سے، انہوں نے سلیمان بن عبد الملک سے، انہوں نے ایک یمنی سے روایت کی ہے کہ سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں مکہ کا رہنے والا تھا، میری وہاں پیدائش ہوئی اور میرا گھر بار وہیں پر تھا، پھر میں وہاں مقیم رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا، پھر میں اُن پر ایمان لایا اور میں نے اُن کی پیروی کی، پھر میں مکہ میں جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرا رہا، پھر میں نے اپنے دین کی وجہ سے وہاں سے ہجرت کی اور مدینہ پہنچا، میں مسلسل وہاں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس کے بدلے میں یہاں پر مال اور اہل جمع فرمادیئے، اور آج میں اپنے دین کی وجہ سے مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگ رہا ہوں جیسے میں اپنے دین کی وجہ سے مکہ سے مدینہ کی طرف بھاگا تھا۔

○ ○ ○

۳۰۴۔ حدثنا ابن المبارک عن عبد الله بن نافع عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لما قتل عثمان لقيه علي رضي الله عنهما فقال يا ابا عبد الرحمن انك رجل مطاع في اهل الشام واني ارى فتنة تغلي مراجلها فاذهب فقد امرتك عليهم فقال اذكرك الله وقرابتك من فاستشفع صلى الله عليه وسلم وصحبتني اياه لما أعفيتني فأبى فاستشفع عليه بحفصة رضي الله عنها فأبى فخرج الى مكة فبعث في طلبه حتى انهم لباتون البحر فيعجلون ان يخطموه وظن انه يريد الشام فاخبر انه الى مكة فسكر

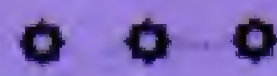
۳۰۴۔ ابن المبارک نے عبد اللہ بن نافع سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو عبد الرحمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹو ایسا آ دی ہے کہ اہل شام تیری اطاعت کرتے ہیں اور

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فتنہ اُبل رہا ہے، جائے میں نے آپ کو ان کا امیر بنادیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی آپ کے ساتھ رشتہ داری اور آپ کی اُن کے ساتھ صحبت کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس کام سے معاف رکھئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول کرنے سے انکار کر دیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت حصہ رضی اللہ عنہما کو سفارش کے لئے بھیجا مگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ مانے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چلے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو لانے کے لیے اُن کے تعاقب میں لوگ بھیجے کہ اُن کے اونٹ کی بھاگ پکڑ کر ان کو واپس لائیں مگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھ کر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو شام ضرور بھیجنا چاہتے ہیں، لوگوں سے معذرت کر لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج دیا کہ اُن سے جا کر کہہ دیں کہ اب میں مکہ روانہ ہو چکا ہوں اور وہیں رہوں گا۔



۴۰۵. حدثنا ابن المبارک عن الأسود بن شيبان السدوسي عن خالد بن سمير هرب موسى بن طلحة بن عبيد الله من المختار الى البصرة مع وجوه اهل الكوفة وكان الناس يرون في زمانه انه المهدي فسمعه يوما وذكر الفتنة فقال رحم الله عبد الله بن عمر او ابا عبد الرحمن والله اني لاحسبه على عهد النبي صلى الله عليه وسلم الذي عهد اليه لم يفتن بعده ولم يتغير والله ما استفزته قريش في فتنتها الاولى فقلت في نفسي ان هذا الزري على ابيه في مقتله

۴۰۵. ابن المبارک نے الاسود بن شيبان السدوسي سے، انہوں نے خالد بن سمير سے روایت کی ہے کہ موسیٰ بن طلحہ بن عبيد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کوفہ کے معززین سمیت مختار کے ڈر سے بصرہ کی طرف بھاگا۔ اس دور کے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبيد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ مہدی ہیں ایک دن میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبيد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو فتنے کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر رحم کرے، میرا خیال ہے وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ پر سخت تھے کہ نہ آپ ﷺ کے بعد کسی فتنہ میں پڑے گا اور نہ تبدیل ہوگا اللہ کی قسم! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قریش نے اپنے پہلے فتنے میں نہیں اٹھایا، میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ یہ شخص اپنے والد کے قتل کے متعلق بڑا دل ہے۔



۴۰۶. حدثنا ابن المبارک عن الأسود بن شيبان عن خالد بن سمير قال غدا علي ابن عمر رضي الله عنهما فقال هذه كتبنا قد فرغنا منها اركب بها الى اهل الشام فقال انشدك بالله وانشدك الاسلام قال انك والله لتركبته قال اذكرك الله واليوم الآخر فان هذا امر لم اكن من اوله في شيء ولست كائنا من آخره في شيء والي والله ما ارد عليك من اهل لشام شيئا والله لئن كان اهل الشام يريدونك لتاتينك طاعتهم وان

اکانوا لا یریدونک ما انا علیک منهم شیئا قال الک واللہ لتر کبہ طائعا او کارها لدخل
ابن عمر داره وانصرف عنه علی حتی الدس فی سواد اللیل فدعی بنجائبه فقعده علیها
فرمی بها الی مکة.

۳۰۶ ﴿ ابن المبارک نے الاسود بن شیبان سے روایت کی ہے کہ خالد بن سمیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہ ہمارے گھوڑے ہیں ہم ان سے فارغ ہو چکے
ہیں۔ آپ ان پر سوار ہو کر اہل شام کی طرف جائیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ
کا واسطہ دیتا ہوں! میں آپ کو اسلام کا واسطہ دیتا ہوں! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم! آپ اس پر ضرور سوار
ہوں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور آخرت کا واسطہ دیتا ہوں؟ میں اس معاملے
کے نہ شروع میں تھا اور نہ اس کے آخر میں ہونا چاہتا ہوں؟ اور اللہ کی قسم! میں آپ کے خلاف ہونے سے اہل شام کو باز نہیں رکھ
سکتا، اگر اہل شام آپ کو چاہتے ہوں گے تو ان کی اطاعت آپ کو پہنچ جائے گی، اور اگر وہ آپ کو نہیں چاہتے تو میں ان کو آپ سے
باز نہیں رکھ سکتا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! تو ضرور ہر در اس پر سوار ہوگا یا اطاعت گوار بن کر خواہ
مجبور بن کر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر میں داخل ہوئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے واپس چلے گئے یہاں
تک کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تاریکی میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنی اونٹیاں منگوائیں اور ان
پر سوار ہو کر مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

○ ○ ○

۳۰۷. حدثنا ابن المبارک عن ابن شاذب قال حدثني يزيد البصري وكان لي بني
ضبيعة سمع مطرف بن الشخير قال سمعت ابا الدراء رضي الله عنه يقول هذا موتنا على
الاسلام قبل الفتن

۳۰۷ ﴿ ابن المبارک نے ابن شاذب سے، انہوں نے بنی ضبیعہ کے یزید البصری سے، انہوں نے مطرف بن
الشخیر سے روایت کی ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں سے پہلے اسلام کی حالت میں موت کا آنا خوش
بخش ہے۔

○ ○ ○

۳۰۸. حدثنا ابن المبارک عن شعبة عن سعد بن ابراهيم عن ابيه قال لما بلغ عليا
رضي الله عنه ان طلحة يقول انما باعت واللج على قفائي ارسل ابن عباس الى اهل
المدينة فسألهم عما قال فقال أسامة بن زيد أما اللج على قفاه فلا ولكن بايع وهو كاره
فوثب الناس عليه حتى كادوا يقتلوه

۳۰۸ ﴿ ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت اس حال میں کی کہ میری گدی پر تلوار تھی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اہل مدینہ کی طرف بھیجا تا کہ ان سے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات کے بارے میں پوچھا جائے تو حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس کی گدی پر تلوار تو نہیں تھی لیکن بیعت اس نے ناپسندیدگی سے کی، اس موقع پر سب لوگ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے یہاں تک قریب تھا کہ وہ اُسے قتل کر ڈالتے۔

○ ○ ○

۴۰۹. حدثنا ابن المبارك عن ابن لهيعة قال حدثني محمد بن عبد الرحمن بن نوفل أن واهب بن أبي مغيث أخبر قال دخلت مع المنذر بن الزبير على ابن عمر وقد أكثر عمرو بن سعيد في أشياء يفرط فيها فلقلنا له ألا تقوم فتنبه عن المنكر قال بلى إن شئتم فاذهبوا بنا قالوا لو انطلقنا معنا بناس فانا نخاف يفرط منه اليك فقال ما أنا بصاحب ما تريدون

۴۰۹. ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے معاملات میں حد سے تجاوز کر لیا تھا، حضرت واہب بن ابی مغيث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں منذر بن زبیر کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ہم نے ان سے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی عن المنکر کے لئے کھڑے نہیں ہوتے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیوں نہیں! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ چلو، کسی نے کہا اگر ہم لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے پاس جائیں گے تو ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے متعلق بھی حد سے تجاوز کر جائیں گے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو میں اُس کام کا نہیں جو تم کرنا چاہتے ہو۔

○ ○ ○

۴۱۰. قال ابن لهيعة وأخبرني الحارث بن يزيد عن ناعم مولى أم سلمة قال سمعت أبا هريرة رضي الله عنه يقول إن السلطان لا يكلم اليوم وذلك في زمن معاوية ۴۱۰. ابن لہیعہ نے، الحارث بن یزید سے، انہوں نے ناعم مولى أم سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سلطان سے اس زمانے میں بات نہیں کی جاسکتی اور وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور تھا۔

○ ○ ○

۴۱۱. حدثنا ابن المبارك عن جرير بن حازم قال حدثني عيسى بن عاصم أن الوليد بن عتبة أرسل إلى ابن مسعود أن أسكت عن هؤلاء الكلمات إن أصدق الحديث كتاب الله وأحسن الهدي هدي محمد وشر الأمور محدثاتها فقال ابن مسعود أما دون أن يفرقوا بين هذه وهذه فلا فقام عتريس بن عرقوب فاشتعل على السيف ثم أتى عبد الله

لقام عند رأسه فقال هلك من لم يأمر بالمعروف وينه عن المنكر فقال عبدالله لا ولكن هلك من لم يعرف بقلبه معروفا ولم ينكر بقلبه منكرا فقال عتریس لو قلت غیر هذا لمشیت الی هذا الرجل حتی أضربه بالسيف حتی لا یعملو الله بالمعصية فی اجواف البیوت فقال له عبدالله اذهب فالتق بسيفك وتعال فاقعد فی ناحية هذه الحلقة.

۳۱۱۔ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے عیسیٰ بن عاصم سے روایت کی ہے کہ ولید بن عقبہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ یہ کلمات کہنا چھوڑ دو کہ باتوں میں سب سے سچی بات کتاب اللہ کی ہے، اور بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین چیزیں بدعات ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک اس اور اس کے درمیان (یعنی سر اور دھڑ کے درمیان) جدائی نہ کر دی جائے اس وقت تک باز نہ آؤں گا، اس کے بعد عتریس بن عرقوب نے اپنی تلوار اٹھائی پھر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس کے سر کے قریب کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ وہ شخص ہلاک ہوا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں، بلکہ وہ شخص ہلاک ہوا جو دل سے اچھائی کو نہیں جانتا اور بُرائی کو بُرا نہیں جانتا، عتریس بن عرقوب نے کہا کہ اگر آپ نے اس کے علاوہ کوئی بات کی تو میں اس آدمی (یعنی ولید) کے پاس جاؤں گا اور اُسے تلوار سے ماروں گا یہاں تک وہ گھروں کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کریں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا جا اور یہ تلوار رکھ کر واپس آ اور اس حلقے کے ایک کونے میں بیٹھ جا۔



۳۱۲۔ حدثنا ابن المبارک عن کھمس عن ابی الازھر الصنعانی عن ابی العالیہ ان عبداللہ بن الزبیر وعبداللہ بن صفوان کانافی الحجر لمر بها ابن عمر فبعثا الیہ فاتاہما له عبداللہ بن صفوان ما یمنعک ابا عبدالرحمن ان تبایع امیر المؤمنین یعنی ابن الزبیر وقد بایع له اهل العروض واهل العراق وعامة اهل الشام فقال لا والله لا ابایعکم وانتم واضعوان سیوفکم علی عواقبکم تصیب ایدیکم من دماء المسلمین

۳۱۲۔ ابن المبارک نے کہ مس نے، انہوں نے ابو الازھر الصنعانی سے، انہوں نے ابی العالیہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن صفوان دونوں ”مقامِ حلیم“ میں تھے وہاں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گور ہوا۔ اُن دونوں نے اُسے بلوا بھیجا۔ وہ ان کے پاس تشریف لائے تو عبداللہ بن صفوان نے اس سے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن! آپ کو کس چیز نے امیر المؤمنین یعنی ابن الزبیر کی بیعت سے روک رکھا ہے؟ حالانکہ مال والوں نے (یعنی تجار حضرات) اور اہل عراق نے اور عام اہل شام نے ان کی بیعت کر لی ہے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں، اللہ کی قسم! میں تمہاری بیعت نہیں کروں گا جب تک تم نے تلواریں اپنی کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں، اور مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگ رہے ہو۔



۳۱۳. حدثنا ابن مبارک عن جریر بن حازم قال حدثنا غیلان بن جریر عن ابی قیس عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل تحت راية عمية يغضب لعصبة أو ينصر عصبة أو يدعو إلى عصبة فقتل فقتله جاهلية ومن خرج على امتي بضرب برها وفاجرها لا ينحاش من مؤمنها ولا يفي لذي عهد عهدها فليس مني ولست منه.

۳۱۳. ابن المبارک نے، جریر بن حازم سے، انہوں نے غیلان بن جریر سے، انہوں نے ابی قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑا، قوم پرستی کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے، یا قوم پرستی کی بنیاد پر مدد کرتا ہے، یا قوم پرستی کی طرف دعوت دیتا ہے پھر وہ مارا جاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جس نے میری امت پر خروج کیا اور اس کے نیکوکار اور بدوں کو مارا، اور جو امت کے مومن کے ضرر پہنچانے سے باز نہ آیا، اور نہ عہد کئے گئے لوگوں سے عہد پورا کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔

○ ○ ○

۳۱۴. حدثنا ابن مبارک عن سفیان عن یونس عن غیلان بن جریر نحوه

۳۱۴. ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے غیلان بن جریر سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑا، قوم پرستی کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے، یا قوم پرستی کی بنیاد پر مدد کرتا ہے، یا قوم پرستی کی طرف دعوت دیتا ہے پھر وہ مارا جاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جس نے میری امت پر خروج کیا اور اس کے نیکوکار اور بدوں کو مارا، اور مومن امت کے کسی مومن کو ضرر پہنچانے سے باز نہ آیا، اور نہ عہد کئے گئے لوگوں سے عہد پورا کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔

○ ○ ○

۳۱۵. حدثنا ابن مبارک وعیسیٰ بن یونس جميعا قالا أخبرنا سليمان الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله رضي الله عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقامي فيكم فقال والذي لا اله غيره لا يحل دم رجل يشهد أن لا اله الا الله وأني رسول الله الا أحد ثلاثة نفر النفس بالنفس والثيب الزان والمفارق للجماعة التارك لدينه

وقال ابن المبارک أو قال التارك للإسلام

۳۱۵. ابن المبارک نے عیسیٰ بن یونس سے، انہوں نے سلیمان الاعمش سے، انہوں نے عبد اللہ بن مرہ سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاں میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اس جگہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے کہ اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی یہ گواہی

دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں تو اس کا خون حلال نہیں، مگر ان میں سے تین کا خون حلال ہے:

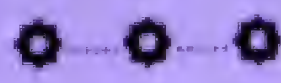
نمبر 1: کسی کے قتل کے بدلے قتل کیا جائے۔

نمبر 2: شادی خُده زانی ہو۔

نمبر 3: جماعت سے جُدا ہونے والا ہو (یعنی) اپنے دین کو چھوڑنے والا ہو (مُرتد ہو)۔

(ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام کو چھوڑنے والا سے حضرت محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین کو چھوڑنے

والا مراد ہے)۔



۳۱۶. حدثنا ابن المبارک عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن الصناہی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول أنا لمرطکم علی الحوض وانی مکاثر بکم الأمم فلا تقتلن بعدی

۳۱۶ ابن المبارک نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم الصناہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا اور میں دیگر اُنہوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، پس تم ہرگز میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا۔



حدثنا مرحوم العطار عن أبیہ قال لما كانت فتنة یزید بن المهلب اختلف الناس فیہ قال فانطلقنا الی محمد بن سفیان فقلنا له ما ترى فی امر هذا الرجل وقلنا له کیف نرید أن تصنع أنت فقال انظروا أسعد الناس حین قتل عثمان رضی اللہ عنہ فاقتدوا به قال فقلنا هذا ابن عمر کف یدہ.

۳۱۷ مرحوم العطار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یزید بن المہلب کا فتنہ اُٹھا تو لوگوں کا اس کے متعلق اختلاف ہوا تو ہم محمد بن سفیان کے پاس گئے اور اُن سے کہا کہ آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اور ہم نے اس سے کہا کہ ہم کیا ارادہ کریں؟ آپ سوچ کر بتائیں؟ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بعد سب سے نیک بخت آدمی کو دیکھو اور اس کی اقتداء کرو! ہم نے کہا کہ یہ تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جس نے اپنا ہاتھ روک رکھا ہے۔



۳۱۸. حدثنا هشیم عن یعلیٰ بن عطاء عن أبیہ عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

قال زوال الدنیا باسرها ہون علی اللہ من دم امریء مسلم یسک بغیر حق.

۳۱۸ هشیم نے یعلیٰ بن عطاء سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا زوال ایک مسلمان کے ناحق خون بہانے سے کم تر ہے۔



۳۱۹. حدثنا هشيم عن يونس بن عبيد عن حميد بن هلال قال قيل لسعد أيام تلك
الفتن يا أبا اسحاق ألا تنظر في هذا الأمر فانك من اهل بدر وانك بقية اهل الشورى
ولك حال قال ماأنا بقميصي هذا باحق مني بالخلافة وما أنا بالذي أقاتل حتى أوتي
بسيف يعرف المؤمن الكافر والكافر من المؤمن فيقول هذا مؤمن فلا تقتله وهذا كافر
فأقتله.

۳۱۹. ہشیم نے یونس بن عبید سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے فتنے کے زمانے میں کہا گیا کہ اے ابواسحاق! کیا آپ کی نگاہ خلافت پر نہیں ہے؟ آپ تو اہل بدر، اور اہل شوریٰ میں سے
ہیں، اور آپ کی ایک خاص شان ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ خلافت کہاں، میں تو اپنی اس قمیص کا بھی زیادہ
حق دار نہیں ہوں، اور میں اس وقت تک لڑنے والا نہیں ہوں جب تک مجھے ایسی تلواریں دیدی جائے جو مؤمن کو کافر سے
اور کافر کو مؤمن سے پہچانے، اور وہ مجھے بتا دے کہ یہ مؤمن ہے اسے مت قتل کر، اور یہ کافر ہے اسے قتل کر۔

○ ○ ○

۳۲۰. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال أخبرنا أسيد بن المتشمس عن أبي
موسى الأشعري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذكر رسول الله صلى
الله عليه وسلم بين يدي الساعة فتنة ثم قال أبو موسى والذي نفسي بيده مالي ولكم منها
مخرج ان أدر كناها فيما عهد إلينا لبينا الا أن نخرج منها كما دخلناها لا نحدث فيها شيئا
۳۲۰. ہشیم، یونس سے، وہ الحسن سے، وہ اسید بن المتشمس سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ
میں میری جان ہے، میرے اور تمہارے لئے ان فتنوں میں سے جن کی اطلاع آپ ﷺ نے دی تھی نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے
سوائے اس کے ہم اس سے ویسے ہی نکل جائیں جیسے اس میں داخل ہوئے تھے اور اس میں کوئی نیا کام نہ کریں۔

○ ○ ○

۳۲۱. حدثنا هشيم أخبرنا حصين حدثنا أبو حازم قال لما احتضر الحسن بن علي
رضى الله عنهما أوصى أن يدفن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الا أن يكون في
ذلك تنازع أو قتال فييدفن في مقابر المسلمين فلما مات جاء مروان بن الحكم في بني
أمية ولبسوا السلاح وقال لا يدفن مع النبي صلى الله عليه وسلم منعم عثمان فنحن
نمنعكم فخافوا أن يكون بينهم قتال قال أبو حازم قال أبو هريرة أرايت لو أينا لموسى
أوصى أن يدفن مع أبيه فممنع ألم يكن ظلموا قلت بلى قال فهذا ابن رسول الله صلى الله
عليه وسلم يمنع أن يدفن مع أبيه ثم انطلق أبو هريرة إلى الحسين رضى الله عنهما فكلمه

وناشهدہ اللہ وقال اوصی اخوک ان خفت ان يكون قتالا فردوني الى مقابر المسلمين
فلم يزل به حتى فعل وحمله الى البقيع فلم يشهده أحد من بني أمية الا خالد بن الوليد بن
عقبة فانه ناشدهم اللہ وقرابته فخلوا عنه فشهد دفنه مع الحسين رضي اللہ عنه

۳۲۱ ﴿ ہشتم نے حصین سے، انہوں نے ابو حازم سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریب المرگ ہوئے تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کر دیا جائے لیکن اگر جھگڑے اور جنگ و قتال کی نوبت آئے تو انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے۔ پھر جب وہ فوت ہو گئے تو مردان بن الحکم بنی اُمیہ کے پاس گیا تو سب نے اسلحہ پہنا اور کہا کہ (حضرت) حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی ﷺ کے ساتھ دفن نہ ہونے دیں گے، تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روکا تھا اب ہم تمہیں روکیں گے، اب اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا کہ ان کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی، تو حضرت ابو حازم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام کا بیٹا یہ وصیت کرتا کہ اُسے اس کے باپ کے ہمراہ دفن کیا جائے پھر اُسے روک دیا جائے، تو کیا منع کرنے والے ظالم نہ ہوں گے، میں نے کہا کیوں نہیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کا بیٹا ہے، جسے اس کے باپ کے ساتھ دفن ہونے سے روکا جا رہا ہے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے ان سے گفتگو کی اور ان کو اللہ کا واسطہ دیا اور کہا کہ آپ کے بھائی نے وصیت کی تھی کہ اگر قتل و قتال کا خطرہ ہو تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلسل ان سے بات کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہو گئے، اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ لے کر وہ بقیع کے قبرستان چلے گئے، اس کے جنازے میں بنی اُمیہ کا کوئی فرد شریک نہ ہوا سوائے خالد بن الولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، انہوں نے انہیں اللہ تعالیٰ اور رشتہ داری کا واسطہ دیا تو لوگوں نے اس کا راستہ چھوڑا، پس وہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔



۳۲۲. حدثنا ابن فضیل عن السري بن اسماعيل عن الشعبي عن سفيان بن الليث قال
أتيت حسن بن علي رضي الله عنهما بعد رجوعه من الكوفة الى المدينة فقلت له يا مدل
المؤمنين فكان مما احتج علي أن قال سمعت عليا رضي الله عنه يقول سمعت رسول
الله ﷺ يقول لا تذهب الليالي والأيام حتى يجتمع أمر هذه الأمة على رجل واسع الشرم
ضخم البلعم يأكل ولا يشبع وهو معاوية فعلمت أن أمر الله تعالى واقع وخفت أن تجري
بيني وبينه الدماء والله ما يسرني بعد إذ سمعت هذا الحديث أن لي الدنيا وما طلعت عليه
الشمس والقمر والي لقيت الله تعالى بمحجمة دم امرئ مسلم ظلما.

۳۲۲ ﴿ ابن فضیل نے، السری بن اسماعیل سے، انہوں نے الغصی سے روایت کی ہے کہ سفیان بن لیث رحمہ

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کوفہ سے مدینہ لوٹے تو میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ اے مؤمنین کو ذلیل کرنے والے! انہوں نے مجھ پر جو جھٹ پیش کی، کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات اور دن نہ ختم ہوں گے یہاں تک کہ اس اُمت کا معاملہ ایک ایسے شخص پر جمع ہوگا جو وسیع آنت والا اور بڑے حلق والا ہوگا، جو کھائے گا اور سیر نہ ہوگا، اور وہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، پس مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہو کر رہے گا، اور مجھے یہ ڈر ہوا کہ میرے اور اس کے درمیان خونریزی ہو جائے گی، اللہ کی قسم! مجھے پسند نہیں کہ یہ حدیث سننے کے بعد میرے لئے دنیا اور وہ چیز ہو جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں مسلمان کے ناحق خون کا بوجھ مجھ پر ہو۔

○ ○ ○

۳۲۳. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
للحسن بن علي ابني هذا سيد وسيصلح الله على يديه بين فئتين من المسلمين عظيمتين
۳۲۳ ھ هشيم نے یونس سے، وہ الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو عظیم جماعتوں کے مابین صلح فرمادے گا۔

○ ○ ○

۳۲۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال لقي علي رضي الله عنه أسامة بن زيد أو أرسل اليه فقال له علي ما كنا نعدك إلا من أنفسنا يا أسامة فلم تدخل معنا في هذا الأمر فقال أسامة يا أبا الحسن انك والله لو أخذت مشفر الأمد لا أخذت بمشفرة الآخر معك حتى تهلك جميعاً أو نحبها جميعاً فاما هذا الأمر التي أنت فيه فوالله ما كنت لأدخل معك فيه أبداً

۳۲۴ ھ عبد الرزاق، معمر سے، وہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے یا ان کو بلوایا اور کہا کہ آپ کو ہم اپنے لوگوں میں شمار کرتے تھے، اے (حضرت) اسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! آپ ہمارے ساتھ اس جنگ میں شریک کیوں نہ ہوئے؟ تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! اللہ کی قسم! اگر آپ شیر کا ایک جڑا پکڑتے اور دوسرا میں پکڑتا اور آپ کے ساتھ مل کر یہاں تک کہ ہم دونوں مرجاتے یا دونوں زخمی رہ جاتے، باقی رہا یہ معاملہ جس میں آپ ہیں تو میں اس میں کبھی بھی آپ کے ساتھ داخل نہ ہوں گا۔

○ ○ ○

۳۲۵. وحدثنا نعيم قال سمعت من يذكر عن مالك بن مغول عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال لرجل يسأله عن القتال مع الحجاج أو بن الزبير فقال له ابن

عمر مع أي الفريقين قاتلت فقتلت ففي لظى

۴۲۵ ﴿نعیم نے ایک آدمی سے، اُس نے مالک بن مغول سے انہوں نے نافع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ یا حجاج بن یوسف کے ہمراہ ہو کر لڑوں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں جماعتوں میں سے جس کے ساتھ بھی ٹوٹ کر لڑے پھر مار دیا جائے تو تو آگ میں جائے گا۔

○ ○ ○

۴۲۶. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل قال قال عبد الله بن سلام كفوا عن هذا

الشيخ لا تقتلوا يعني عثمان رضي الله عنه فانما بقي من أجله اليسير فاقسم بالله لنن

قتلتموه ليسلن الله تعالى سيفه ثم لا يعمده الى يوم القيامة

۴۲۶ ﴿ضمام بن اسماعیل نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رُک

جاؤ اس بوڑھے آدمی سے یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل مت کرو ابے شک اس کی عمر میں اب تھوڑی مدت باقی ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اُسے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اپنی تلوار نیام سے نکال دے گا پھر وہ اُسے نیام میں قیامت تک داخل نہ کرے گا۔

○ ○ ○

۴۲۷. حدثنا ضمام بن اسماعيل المعافري عن أبي شريح المعافري قال قلت لا بن

عمر أو قالوا له ألا ترى ما يصنع هؤلاء القوم عملوا بخلاف السنة أفلا تأمر بالمعروف

وتنهي عن المنكر قال بلى قالوا فانما نخاف عليك ولكننا نقوم معك قال فقوموا على

بركة الله قالوا انا نخاف ولكننا نحمل السلاح قال أما هذا فلا

۴۲۷ ﴿ضمام بن اسماعیل المعافری نے روایت کی ہے کہ ابو شریح المعافری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے یاسر

لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ سنت کے خلاف عمل کر رہے ہیں؟ کیا آپ انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے؟ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا کیوں نہیں، لوگوں نے کہا کہ ہمیں آپ پر اندیشہ ہے۔ لہذا ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے کھڑے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ برکت دے، انہوں نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے لہذا ہم اسلحہ اٹھائیں گے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ کام ہے تو پھر کچھ نہیں۔

○ ○ ○

۴۲۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي قال سمعت ميمون بن مهران يقول قال

علي بن أبي طالب رضي الله عنه ما يسرني أني من أحد سبعين من قتلة عثمان أن لي الدنيا

وماليها

۴۲۸ ﴿ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی سے، انہوں نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے دنیا و مافیہا ملے اور میں ستر قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے ایک بن جاؤں یہ مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔

○ ○ ○

۴۲۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن عباس قال سمعت عليا

رضي الله عنه يقول والله ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله

۴۲۹ ﴿ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، وہ اپنے والد سے، وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کے قتل کا حکم دیا ہے۔

○ ○ ○

۴۳۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال لما وقعت فتنة عثمان

رضي الله عنه قال رجل لأهله أو ثقوني بالحديد فاني مجنون فلما قتل عثمان قال خلوا

عني الحمد لله الذي شفاني من الجنون وعافاني من قتل عثمان

۴۳۰ ﴿ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتنہ واقع ہوا تو ایک شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے لو ہے میں قید کر دو میں پاگل ہو چکا ہوں! جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل (شہید) کر دیئے گئے تو اس نے کہا مجھے رہا کر دو، الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیوانگی سے شفا دی اور مجھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل سے معاف رکھا۔

○ ○ ○

۴۳۱. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي بكر

عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا لا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب

بعضكم رقاب بعض.

۴۳۱ ﴿ عبدالوہاب بن عبد المجید نے ایوب سے، انہوں نے ابن سیرین سے، انہوں نے ابن ابوبکرہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خیر دار امیر سے گمراہ نہ ہونا، کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

○ ○ ○

۴۳۲. حدثنا ابن علية عن أيوب عن ابن سيرين قال لبث أن سعدا كان يقول قد

جاهدت اذ أنا أعرف الجهاد ولا أقاتل حتى تأتوني بسيف له عینان ولسان وشفتان فيقول

هذا مؤمن وهذا كافر

۴۳۲ ﴿ ابن علیہ نے ایوب سے روایت کی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بے شک میں جہاد کر چکا ہوں، جبکہ میں جہاد کو جانتا تھا، اور اب میں نہیں لڑوں گا یہاں تک کہ تم میرے پاس ایسی تلوار لے آؤ! جس کی دو آنکھیں، دو زبان اور دو ہونٹ ہوں، اور وہ یہ بتائے کہ مؤمن ہے اور فلاں کافر۔

○ ○ ○

۴۳۳. حدثنا عبد الوهاب الثقفي وأبو معاوية عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح فليس منا وقال أبو معاوية من سل علينا السلاح فليس منا

۴۳۳. عبد الوهاب الثقفي اور ابو معاویہ نے عبید اللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

○ ○ ○

۴۳۴. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أتاه رجلان في فتنة ابن الزبير فقالا ان الناس قد صنعوا مائري وأنت ابن عمر بن الخطاب وصاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فما يمنعك أن تخرج قال يمنعني أن الله تعالى حرم علي دم أخي المسلم قالوا أولم يقل الله تعالى قاتلوهم حتى لا يكون فتنة ويكون الدين لله البقرة (۱۹۳) قال فقد قاتلنا حتى لم تكن فتنة وكان الدين لله فانتم تريدون أن نقاتل حتى تكون فتنة ويكون الدين لغير الله

۴۳۴. عبد الوهاب الثقفي نے عبید اللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے کے فتنے کے موقع پر دو آدمی آئے، انہوں نے کہا کہ بے شک لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ آپ دیکھ رہے ہو، اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، آپ کو خروج سے کس چیز نے روکا ہے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ بات روک رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میرے مسلمان بھائی کا خون حرام کیا ہے، انہوں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان کے ساتھ لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے؟ اور پورا دین اللہ تعالیٰ کا ہو جائے؟ (اور حوالہ کے طور پر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۹۳ کو پیش کیا) تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ہم لڑے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین اللہ کا ہو چکا تھا، اب تم یہ چاہتے ہو کہ ہم لڑیں یہاں تک کہ فتنہ بن جائے اور دین غیر اللہ کا ہو جائے؟

○ ○ ○

۴۳۵. حدثنا ابو عبد الصمد العمي حدثنا أبو عمران الجوني عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر أرايت ان الناس قتلوا حتى تفرق حجارة الزيت من الدماء كيف أنت صانع قال قلت الله ورسوله

اعلم قال تدخل بيتك قلت فان اتى علي قال تأتي من أنت منه قال قلت فأحمل السلاح
قال اذا تشرك معهم قال قلت فكيف أصنع يا رسول الله قال ان خلفت أن يهرک شعاع
السيف فائق طائفة من ردائك علي وجهك يوء بالملك والمة

۴۳۵ ﴿ ابو عبد الصمد الحلی نے ابو عمران الجونی سے، انہوں نے عبد اللہ بن العامت سے روایت کی ہے کہ حضرت
ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اتیرا کیا خیال ہے
جب لوگوں کو قتل کیا جائے گا، یہاں تک کہ ”مقام زیت“ کے پھران کے خون میں ڈوب جائیں گے؟ تو اُس وقت کیا کرے
گا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں داخل ہو جانا، میں نے عرض کیا کہ اگر کوئی مجھ پر وہاں بھی آجائے تو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
پھر تو اپنے لوگوں میں چلے جانا، میں نے عرض کیا کہ کیا میں اسلحہ اٹھاؤں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں تو بھی اُن
کے ساتھ شریک ہو جائے گا، میں نے عرض کیا پھر میں کیا کروں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تجھے اندیشہ ہو کہ
تکواری چمک تجھے حواس باختہ کر دے گی تو اپنے چہرے پر اپنی چادر کا ایک ٹکڑا ڈال دینا، وہ اپنا گناہ اور تیرا گناہ اٹھائے گا۔

○ ○ ○

۴۳۶. حدثنا ابن ادریس عن یحییٰ بن سعید عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ قال قال

عثمان رضی اللہ عنہ یوم الدار من اعظم الناس عني عناء لرجل کف یدہ وسلاحه

۴۳۶ ﴿ ابن ادریس نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محاصرے کے دنوں میں لوگوں سے فرمایا مجھ پر سب سے زیادہ عنایت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ اور
اپنے اسلحہ کو روک دے۔

○ ○ ○

۴۳۷. حدثنا ابو معاویہ عن الأعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال دخلت علی

عثمان رضی اللہ عنہ یوم الدار فقلت یا امیر المؤمنین طاب أضرِب قال یا ابا ہریرۃ

ایسرک أن تقتل الناس جميعا وایای معهم قال قلت لا قال فانک واللہ لئن قتلت رجلا

واحدا لکأنما قتلت الناس جميعا فرجعت ولم أقاتل قال ابو صالح وسمعت عبد اللہ بن

سلام یوم قتل عثمان رضی اللہ عنہ یقول واللہ لا تهریقوا محجما من دم الا ازددتم من

اللہ بعدا.

۴۳۷ ﴿ ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھران کے محاصرے کے دنوں میں ان کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ اے

امیر المؤمنین! خاموشی اختیار کرنی ہے یا لڑنا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ

عنه) کیا تجھے یہ بات اچھی لگے گی کہ تو سب لوگوں کو مجھ سمیت قتل کر دے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر تو ایک آدمی کو قتل کرے گا تو گویا کہ تو نے سب انسانوں کو قتل کر دیا۔ اس پر میں واپس لوٹ گیا اور نہ لڑا۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم! اگر تم خون کا ایک قطر بھی ی بہاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاؤ گے۔

○ ○ ○

۳۳۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دماءكم وأموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا

۳۳۸ ﴿ ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر میں تم پر وہ حرام ہیں۔

○ ○ ○

۳۳۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم قال قال عبد الله لا يزال الرجل في فسحة من دينه مالم يهريق دماً حراماً فإذا أهرق دماً نزع منه الحياء

۳۳۹ ﴿ ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہمیشہ اپنے دین کے دائرے میں ہوتا ہے جب تک وہ خون نہیں بہاتا جب وہ خون بہا دیتا ہے تو اس سے حیا نکال دی جاتی ہے۔

○ ○ ○

۳۴۰. حدثنا أبو معاوية عن ليث عن عطاء قال قال عبد الله بن سلام لعبد عثمان رضي الله عنه في كتاب الله تعالى أميرا على الخاذل والقاتل

۳۴۰ ﴿ ابو معاویہ نے لیث سے، انہوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس طرح پاتے ہیں کہ وہ بے وفاؤں اور قاتلوں پر امیر ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۴۱. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحيى بن سعيد قال سمعت عبد الله بن عامر يقول كنت مع عثمان رضي الله عنه في الدار فقال أعزم على كل من رأى أن لي عليه سمعا وطاعة الا كف يده وسلاحه فان الفضلكم عني عناء من كف يده وسلاحه ثم قال قم يا ابن عمر فاجر بين الناس فقام ابن عمر وقام معه رجل من قومه من بني عدي وبني سراقه وبني مطيع ففتحوا الباب فدخل الناس فقتلوا عثمان قال عبد الله بن عامر قام عامر بن

ربیعة یصلی من اللیل حیث شغب الناس فی الطعن علی عثمان رضی اللہ عنہ فصلی من اللیل ثم نام فأتی فی المنام فقیل له قم فسل اللہ أن یعیدک من الفتنة التي أعاد اللہ منها صالح عبادہ فقام فصلی ثم اشتکی فما خرج قط الا جنازة

۳۴۱ ﴿ عبدالوہاب الثعنی نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں حکم دیتا ہوں ہر اس شخص کو جو یہ سمجھتا ہے کہ میری بات سنتا اور اطاعت کرتا اس پر واجب ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اور اپنا اسلحہ روکے رکھے، بے شک تم میں سے سب سے افضل مجھ پر عنایت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ اور اسلحہ روکے رکھے، پھر ارشاد فرمایا کہ اے ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! کھڑے ہو جاؤ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے ہو گئے اور اس کے ہمراہ اس کی قوم بنی عدی کے لوگ اور بنی سراقہ اور بنی مطیع کے لوگ کھڑے ہو گئے، پھر انہوں نے دروازہ کھول دیا لوگ اندر آئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر ڈالا، حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے تو عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو نماز پڑھنے لگے۔ جب نماز پڑھ چکے پھر سو گئے، کوئی ان کے پاس خواب میں آیا اور کہنے لگے کہ کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ تجھے فتنے سے محفوظ رکھے جس فتنے سے اس نے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھا ہے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پھر وہ ایسے بیمار ہوئے کہ گھر سے نہ نکل سکے اور ان کا جنازہ ہی اٹھا۔

○ ○ ○

۳۴۲ . حدثنا اسهل بن يوسف عن حميد عن ميمون بن سياه عن جندب قال ستكون فتن قلنا يا ابا عبد الله فما تأمرنا قال الأعرض ليكن أحدكم مجلس بيته فانه لا ينبجس لها أحد الا أردته

۳۴۲ ﴿ اسهل بن یوسف نے، حمید سے، انہوں نے میمون بن سیاہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب فتنے ہوں گے، ہم نے کہا اے ابو عبداللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا کہ زمین، تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، بے شک اس کی طرف کوئی نہیں کھینچا مگر وہ فتنے اُسے الٹا دیتے ہیں۔

○ ○ ○

۳۴۳ . حدثنا صدقة الصنعاني عن رباح بن زيد عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما أصيب علي رضي الله عنه وباع الناس الحسن قال قال لي زياد أتريد أن يستقيم لكم الأمر قال قلت نعم قال فاقبل فلانا وفلانا ثلاثة من أصحابه قال قلت اليس قد صلوا صلاة الغداة قال بلى قال قلت فلا والله ما لي ذلك سبيل

۳۴۳ ﴿ صدقہ الصنعانی نے رباح بن زید سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، انہوں نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور لوگ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنے لگے تو زیاد نے مجھ سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ تم لوگوں کا معاملہ بالکل سیدھا ہو جائے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! زیاد نے کہا کہ تب فلاں، فلاں اور فلاں اس کے تین ساتھیوں کو قتل کر ڈالو! میں نے کہا کہ کیا انہوں نے صبح کی نماز نہیں پڑھی تھی، کہا کہ کیوں نہیں، میں نے کہا کہ پھر تو ان کے قتل کا کوئی جواز نہیں ہے۔

○ ○ ○

۳۳۴. حدثنا صدقة عن رباح عن معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله

عنهما أنه لم يتهايا لقتال أحد من أهل القبلة الا لقتال لجدة الحروري حين خاف أن

يصدوه عن البيت

۳۳۴. صدقہ نے رباح سے انہوں نے، معمر سے، ایوب سے، نافع سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی بھی کسی اہل قبلہ کے قتال کے لئے تیار نہ ہوئے سوائے خوارج کے، اور وہ بھی اس وقت جب انہیں اندیشہ ہوا کہ وہ انہیں بیت اللہ سے روک دیں گے۔

○ ○ ○

۳۳۵. حدثنا المطلب بن زياد عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال

رأيت عليا رضي الله عنه رافعا حضية في مكة بنى فلان يقول اللهم اني أبرأ اليك من

دم عثمان

۳۳۵. مطلب بن زیاد نے عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فلاں لوگوں کی گلی میں ہاتھوں کو اٹھا کر دُعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون سے بری ہوں۔

○ ○ ○

۳۳۶. حدثنا عيسى بن يونس عن اسماعيل بن أبي خالد عن زيد ابن وهب سمع

حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول يقتل بهذا الشائط يعني فتنان من المسلمين قتلاهما

قتلى جاهلية

۳۳۶. عیسیٰ بن یونس نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے، زید ابن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس لشیبی زمین میں مسلمانوں کی دو جماعتیں باہم لڑیں گے، ان کے مقتولین جاہلیت کے مقتولین ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۳۷. حدثنا عتاب بن بشير الجوزي عن خصيف عن زياد بن أبي مرهم عن حذيفة بن

اليمان أنه لما أتاه قتل عثمان رضي الله عنه وهو مريض قال اجلسوني لرفع يديه لم قال

اللهم انی اشهدک انی لم آمر ولم اشرک ولم ارض بقولها ثلاث مرات

۳۳۷ ﴿ عتاب بن بشیر الجزری نے نصیف سے، انہوں نے زیاد بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہید) ہونے کی اطلاع پہنچی تو وہ بیمار تھے انہوں نے کہا مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے اُن کو بٹھایا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا کہ اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے نہ اس کا حکم دیا نہ میں اس میں شریک ہوا اور نہ میں اس سے راضی ہوں، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

○ ○ ○

۳۳۸ . حدثنا أبو معاوية عن أبي مالك الأشجعي عن سالم بن أبي الجعد عن ابن الحنفية

وابن عباس قالا قيل لعلي رضي الله عنه هذه عائشة تلعن قتلة عثمان فرلع علي يديه حتى

بلغ بهما وجهه وقال وأنا ألعن قتلة عثمان لعنهم الله في السهل والجبل بقولها مرتين أو

ثلاثا لم تنفث الينا ابن الحنفية فقال أما في وفي هذا يعني ابن عباس شاهدا عدل

۳۳۸ ﴿ ابو معاویہ نے ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے سالم بن ابو الجعد سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہ (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے قاتلوں پر لعنت کرتی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ان کو چہرے تک بلند کیا، اور فرمایا میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو، ہموار زمین اور پہاڑوں پر یہ بات انہوں نے دو یا تین مرتبہ فرمائی، سالم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ پھر ابن الحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میرے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق دو عادل گواہ موجود ہیں۔

○ ○ ○

۳۳۹ . حدثنا أبو معاوية عن عاصم الأحول عن أبي كبشة السدوسي قال سمعت أبا

موسى ان من ورائكم فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا

ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي

خير من الراكب قالوا لما تأمرنا قال كونوا أحلاس البيوت

۳۳۹ ﴿ ابو معاویہ نے عاصم الاحول سے، انہوں نے ابو کبشہ السدوسی سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ بے شک تم پر آگے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے آرہے ہیں جس میں صبح کو آدمی مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا، ان فتنوں میں بیٹھا ہوا شخص کمڑے ہوئے سے بہتر ہے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا سوار سے بہتر ہے، لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ!

○ ○ ○

۳۵۰. حدثنا أبو معاوية حدثنا عاصم بن محمد عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما
أنه قال يوم قتل عثمان رضي الله عنه والله لئن قتلتموه لا تصلوا جميعا أبدا ولا تحجوا
جميعا أبدا ولا تجبوا علينا جميعا أبدا إلا أن تحضر الأبدان والأهواء مختلفة

۳۵۰. ابو معاویہ نے عاصم بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہادت) کے دن فرمایا کہ اگر تم اُسے قتل (شہید) کر دو گے تو نہ کبھی اکٹھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی اکٹھے حج کر سکو گے۔

○ ○ ○

۳۵۱. حدثنا محمد بن یزید الواسطي عن العوام بن حوشب عن عبد الله بن أبي الهذيل
قال خباب بن الارت لابنه حين وقع الناس في أمر عثمان رضي الله عنه فقال كاني بهؤلاء
قد خرجوا في أدنى فتنة فإذا لقيتهم فيها فكن كنخبر ابني آدم

۳۵۱. محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوالہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ گویا کہ یہ لوگ قرہی فتنہ میں نکل چکے ہیں، جب تُو ان سے ملے تو حضرت آدم علیہ السلام کے اچھے بیٹے کی طرح پیش آتا۔

○ ○ ○

۳۵۲. حدثنا عبدة بن سليمان الكلابي عن عاصم الأحوال عن زرارة وأبي عبد الله
سمعا عليا رضي الله عنه يقول والله ما أمرت والله ما شركت ولا قتلت رضيت يعني قتل
عثمان رضي الله عنه.

۳۵۲. عبیدہ بن سلیمان الکلابی نے عاصم الاحوال سے، انہوں نے زرارہ اور ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم اور نہ میں نے حکم دیا، نہ میں شریک ہوا، نہ میں نے قتل کیا اور نہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہادت) پر راضی ہوں۔

○ ○ ○

۳۵۳. حدثنا عبد الوهاب الشافعي عن أيوب عن محمد عن ابن أبي بكرة عن أبيه عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ألا لا ترجعن بعدي ضللا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا ليلغ
الشاهد منكم الغائب ألا ان دعاءكم وأموالكم وأحسب قال وأعراضكم عليكم حرام
كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وسطلقون ربكم ليسا لكم عن أعمالكم
ألا فلا ترجعن بعدي ضللا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا ليلغ الشاهد منكم الغائب.

۳۵۳. عبدالوہاب الشافعی نے ایوب سے، انہوں نے محمد سے، انہوں نے ابن ابوبکرہ سے، انہوں نے اپنے والد

سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو خبردار! جو تم میں موجود ہیں وہ دوسروں تک یہ بات پہنچادیں، خبردار! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس شہر میں، اس مہینہ میں یہ حرام ہیں اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا، خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، خبردار! جو تم میں سے حاضر ہیں وہ دوسروں تک پیغام پہنچادیں۔

○ ○ ○

۳۵۴. حدثنا حفص بن غياث عن عاصم عن سيار بن سلامة قال دخلنا على أبي هريرة حين تفرق الناس فقال انه أغبط الناس عندي عصابة ملبدة خماص البطون من أموالهم خفيف ظهورهم من دمائهم.

۳۵۴. حفص بن غیاث نے عاصم سے روایت کی ہے کہ سيار بن سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے جب کہ لوگ بکھر گئے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ قابل رشک میرے نزدیک وہ پراگندہ حال جماعت ہے جن کے پیٹ لوگوں کے مالوں سے خالی ہیں، اور جن کی پٹھیں لوگوں کے خون سے آلودہ نہیں ہیں۔

○ ○ ○

۳۵۵. حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شر قد اقترب قد أفلح من كف يده ۳۵۵. حفص بن غیاث نے الأعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو قریب آچکا ہے، وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے اس سے اپنا ہاتھ روک رکھا۔

○ ○ ○

۳۵۶. حدثنا ابن ادریس عن هشام عن محمد بن سيرين قال دخل زيد بن ثابت على عثمان رضي الله عنهما فقال هذه الأنصار بالباب يقولون ان شئت كنا أنصار الله مرتين فقال أحالقتا فلا

۳۵۶. ابن ادریس نے، هشام سے روایت کی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ یہ انصار دروازے پر موجود ہیں کہہ رہے ہیں کہ آپ چاہیں تو ہم اللہ کے دین کی دوسری مرتبہ بھی مدد کریں گے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ قتل و قتال کے ذریعہ ہو تو پھر نہیں۔

○ ○ ○

۳۵۷. حدثنا ابن أبي غنية عن صدقة بن المثنى عن جده رباح بن الحارث قال سمعت

الحسن بن علي رضي الله عنهما وهو يخطب الناس بالمدائن فقال ألا ان أمر الله واقع وان كره الناس واني ما أحب أن لي من أمة محمد صلى الله عليه وسلم مثقال حبة خردل يهراق ملء محجمة من دم اذ علمت ما ينفعني مما يضرني واني لا أجد لي ولكم فالحقوا بطمانيتكم يعني مامنكم

۳۵۷ ابن ابی غنیہ نے صدقہ بن المثنیٰ سے، انہوں نے اپنے دادا رباح بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مدائن میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ اس میں انہوں نے فرمایا کہ خبردار! اللہ کا حکم واقع ہو کر رہے گا اگرچہ لوگوں کو ناگوار لگے، اور مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے اُمّت محمد ﷺ کا ذرہ برابر بھی خون ہو جو بہہ رہا ہو، جب میں اپنے فائدے یا نقصان کی چیزوں کو جان چکا ہوں، میں تمہارے اور اپنے لئے کوئی جگہ نہیں پاتا۔ لہذا اپنے اُمن کی جگہوں پر چلے جاؤ! ○ ○ ○

۳۵۸ حدثنا ابن أبي غنية عن حفص بن عمر بن أبي الزبير قال قال عمر بن عبد العزيز اذا كان لك امام يعمل بكتاب الله وسنة رسول الله لقاتل مع امامك واذا كان عليك امام لا يعمل بكتاب الله ولا سنة رسول الله فخرج عليه خارجي يدعو الى كتاب الله وسنة رسول الله فاجلس في بيتك

۳۵۸ ابن ابی غنیہ نے حفص بن عمر بن ابی الزبیر سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تیرا امام ہو جو کتاب اللہ پر عمل کرے اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرے تو اپنے امام کے ہمراہ مل کر جہاد کر، اور اگر تیرا حکمران ایسا ہو کہ نہ کتاب اللہ پر عمل کرے اور نہ سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرے، تو اس کے خلاف کوئی خروج کرے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف دعوت دے تو اپنے گھر میں بیٹھ جانا۔ ○ ○ ○

۳۵۹ حدثنا بقية بن الوليد عن سليمان الأنصاري عن الحسن بن الأحنف بن قيس قال بايعت علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال فرآني أبو بكره وأنا متقلد سيفاً فقال ما هذا يا ابن أخي قلت بايعت عليه قال لا تفعل يا ابن أخي فان القوم يقتلون على الدنيا وانما اخذوها بغير مشورة قلت فام المؤمنين قال امرأة ضعيفة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يفلح قوم يلي امرهم امرأة

۳۵۹ بقیہ بن الولید نے سلیمان الأنصاری سے، انہوں نے الحسن بن احنف بن قیس سے روایت کی ہے احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی، مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلواریں لٹکائے دیکھا تو پوچھا کہ اے بیٹے! ایسا نہ کر، بے شک یہ دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں اور دنیا انہوں نے بغیر مشورہ کے لی ہے، میں نے کہا کہ تو ائم المؤمنین

کا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ وہ کمزور عورت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ قوم کامیاب نہ ہوگی جن کے کاموں کی سربراہ عورت ہو۔

○ ○ ○

۳۶۰. حدثنا أبو خالد الأحمر عن أبي مالك الأشجعي عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليرفعن لي رجال وأنا على الحوض حتى اذا عرفوني وعرفتهم اختلجوا دوني فأقول يا رب اصحابي فيجيبني مجيب أنك لا تدري ما أحدثوا بعدك

۳۶۰. ابو خالد الاحمر نے ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے ابی حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں حوض کوثر پر ہوں گا تو میرے سامنے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک جب میں انہیں اور وہ مجھے پہچان لیں گے، تو وہ مجھ سے روک دیئے جائیں گے، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، مجھے ایک جواب دینے والا جواب دے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات کیں۔

○ ○ ○

۳۶۱. حدثنا عبد الوهاب عن خالد الحذاء عن أبي قلابه عن كعب بن مرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر فتنة حاضرة لمر رجل مقنع رأسه نصف النهار في شدة الحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا يومئذ على الهدى قال فقامت فأخذت بمنكبيه وحسرت عن رأسه وأقبلت بوجهه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هذا قال نعم فاذا هو عثمان رضي الله عنه

۳۶۱. عبد الوہاب نے خالد الحذاء سے، انہوں نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آنے والے فتنے کا ذکر کیا، تو ایک شخص سر کو ڈھانپنے نصف النہار میں گرمی کی شدت میں وہاں سے گزرا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے اس شخص کو دونوں کندھوں سے پکڑا اور اس کے سر سے چادر ہٹائی، اور اس کے چہرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیر دیا، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں، وہ شخص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

○ ○ ○

۳۶۲. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن عبد الله بن مرة مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الأول كفل منهن أول من سن القتل

۳۶۲. وکیع، سفیان سے، وہ الأعمش سے، وہ حضرت عبد اللہ بن مرہ سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس انسان کو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے، تو حضرت آدم علیہ السلام

السلام کے پہلے بیٹے (قائیل) پر اس کا بوجھ ہوگا اس لئے کہ اُس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

○ ○ ○

۳۶۳. حدثنا عیسیٰ عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله عن

النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا أنه قال كفل من دمها

۳۶۳ عیسیٰ، الأعمش سے، وہ عبد اللہ بن مرہ سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس انسان کو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے، مگر یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قائیل) پر اس کا بوجھ ہوگا اس لئے کہ اُس نے قتل کے گناہ کا بوجھ اٹھایا۔

○ ○ ○

۳۶۴. حدثنا وكيع عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم أول ما يقضي بين الناس يوم القيامة في الدماء يجيء الرجل آخذا بيد

الرجل يقول يا رب هذا قتلتني فيقول فيم قتلته فيقول يا رب قتلته لتكون العزة لفلان قال

فيقول فانها ليست له بؤ بعملك ويجيء الرجل آخذ بيد الرجل فيقول هذا قتلتني فيقول

فيم قتلته فيقول لتكون العزة لله قال فيقول فان العزة لي

۳۶۴ وكيع، الأعمش سے، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا، ایک آدمی دوسرے آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا، ارشاد ہوگا کہ تُو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا کہ عورت فلاں شخص کے لئے ہو جائے، ارشاد ہوگا کہ عورت اُس کے لئے نہیں، یہ تو اپنے عمل کا بوجھ اٹھائے گا، اور ایک شخص دوسرے شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا ہے، ارشاد ہوگا کہ تُو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ عورت اللہ کے لئے ہو، ارشاد ہوگا کہ تمام عورتیں میرے لئے ہیں۔

○ ○ ○

۳۶۵. حدثنا وكيع وعيسى بن يونس عن الأعمش عن ابراهيم عن عبد الله قال لا يزال

الرجل في فسحة من دينه ما نقيت كفه من الدم فاذا غمس يده في دم حرام نزع منه الحياء.

۳۶۵ وكيع اور عیسیٰ بن یونس نے، الأعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے دین کے دائرے میں ہوتا ہے، جب تک اس کا ہاتھ خون سے رنگا ہوا نہ ہو، جب وہ اپنا ہاتھ حرام خون میں ملوث کر دیتا ہے تو اُس سے حیا کو نکال دیا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۳۶۶. حدثنا وكيع عن عيينة بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي بكر رضي الله عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل معاهدا في غير كنهه حرم الله عليه الجنة

۳۶۶ وكيع نے عیینہ بن عبد الرحمن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی معاہدہ کئے ہوئے ذمی کو بغیر کسی وجہ کے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر جنت حرام فرمادیتا ہے۔

○ ○ ○

۳۶۷. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شرقد اقرب من فتنة غمياء صماء بكماء القاعد ها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي ويل للساعي فيها من الله تعالى يوم القيامة.

۳۶۷. عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے ثور بن زید سے، انہوں نے ابو الغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو قریب آچکا ہے وہ ایک اندھا، بہرا اور گونگا فتنہ ہے، اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہے، اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا کوشش کرنے والے سے بہتر ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہلاکت ہے اس فتنے میں کوشش کرنے والے کیلئے۔

○ ○ ○

۳۶۸. حدثنا عبدالعزيز بن زيد بن أسلم عن من حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى صلاة الصبح فلا تخفروا الله في جواره فإنه من الله في جواره طلبه الله ثم أدر كه ثم كبه على منخره في جهنم

۳۶۸. عبدالعزیز نے، زید بن اسلم سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی (وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے) پس تم اللہ کی پناہ کو مت توڑو، بے شک جس نے اللہ کی پناہ کو توڑا، اللہ تعالیٰ اُسے طلب کرے گا پھر اُسے پکڑ کر اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

○ ○ ○

۳۶۹. حدثنا عبدالرزاق عن الأوزاعي عن عمير بن هانيء قال رأيت ابن عمر رضي الله عنهما يقول ابن الزبير ونجدة والحجاج يتهافون في النار تهافت الذباب في العرق فإذا سمع المنادي أسرع إليه

۳۶۹. عبدالرزاق، الاوزاعی سے، وہ عمیر بن ہانی سے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ زبیر، نجدة اور حجاج آگ میں بھنسنارہے ہیں، جیسے کہ مکھی شور بے میں بھنسناتی ہے، جب پکار سنی جاتی ہے تو اس کی طرف جلدی کی جاتی ہے۔

○ ○ ○

۳۷۰. حدثنا وكيع عن عثمان بن واقد عن أبي الحصين قال رأيت ابن عمر مساجدا عند الكعبة بحيال الحجر وهو يقول اللهم اني أعوذ بك من شر ما تسوط به قریش

۴۷۰ ﴿﴾ وکیع نے عثمان بن واقد سے روایت کی ہے کہ ابی الحسین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حطیم کے سامنے سجدہ ریز دیکھا وہ دُعایا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو قریش پر مسلط ہو۔

○ ○ ○

۴۷۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن عکرمۃ ابن خالد عن ابن عباس قال قتل علی وبایع الناس ابنہ الحسن رضی اللہ عنہما جاء زیاد الی ابن عباس فقال اتریدون ان یثبت لکم هذا الامر قال نعم فارسل الی فلان وفلان فاضرب أعناقہم قال ابن عباس اصلوا الغداة الیوم قال نعم قال فلا سبیل الیہم اراہم فی ذمۃ للہ فلما بلغ ابن عباس ماصنع زیاد بعد قال ما اراہ الا قد کان اشار علینا بالذی ہو رائیہ

۴۷۱ ﴿﴾ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن طاووس سے، وہ عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر دیا گیا اور لوگوں نے ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو زیاد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا یہ معاملہ مختہ رہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جی ہاں! تو زیاد نے کہا پھر فلاں اور فلاں کی گردنیں اڑا دیجئے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا انہوں نے آج صبح کی نماز پڑھی ہے؟ زیاد نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پھر تو ان کو قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں اس لئے کہ وہ اللہ کے ذمہ میں داخل ہو گئے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بات پہنچی کہ زیاد نے اس کے بعد کیا کیا تو ارشاد فرمانے لگے کہ میرا خیال یہ ہے کہ زیاد تمہیں بہکانے کی کوشش کی تھی۔

○ ○ ○

۴۷۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابی اسحاق عن عمارۃ بن عبد عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال ایاکم والفتن لا یشخص لہا احد فواللہ ما شخص لہا احد الا نسفتہ کما ینسف السیل انہا تشبہ مقبلۃ حتی یقول الجاہل هذا یشبہ وتبین مدبرۃ.

۴۷۲ ﴿﴾ عبدالرزاق، معمر سے وہ ابو اسحاق سے، وہ عمارہ بن عبد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم فتنوں سے بچنا، کوئی ان کے آگے خود کو کھڑا نہ کرے، جس نے اپنے آپ کو ان کے آگے کھڑا کیا تو وہ اُسے بہالے جائیں گے، جیسا کہ پانی کا ریلا بہالے جاتا ہے، یہ فتنے آتے ہیں تو مشتبہ ہوتے ہیں، ناواقف آدمی کہتا ہے کہ یہ معاملہ تو مشتبہ ہے، مگر جاتے ہوئے یہ فتنے واضح ہو جاتے ہیں۔

○ ○ ○

وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

ابوبکر محمد بن احمد بن ریزہ، ابوالقاسم سلیمان بنی احمد الطبرانی

ابو عبدالرحمن بن حاتم المرادی، نعیم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ.

۳۷۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن عبدالله بن عثمان بن خثیم عن عمرو بن دينار

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال فتنه ابن الزبير حيصة من حيصات الفتن وبقيت الرداع

المطبقة من أشرف لها أشرفت له ومن ما ج فيها ما جت به

۳۷۳. عبدالرزاق، معمر سے، وہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے، وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زبیر کا فتنہ تو فتنوں کی آہٹ ہے، اور چھا جانے والے بہت سے بڑے فتنے ابھی باقی

ہیں، جس نے ان فتنوں کی طرف جھانکا تو یہ فتنے بھی اس کی طرف جھانکتے ہیں اور جو گھسے گا تو وہ فتنے اُسے موجوں کی طرح تھپڑے

ماریں گے۔

○ ○ ○

۳۷۴. قال معمر وقال يحيى بن أبي كثير عن ي هريرة قال اني لأعلم فتنه يوشك أن

تكون التي قبلها معها كنفجة أرنب واني لأعلم المخرج منها قالوا وما المخرج منها قال

أن أمسك بيدي حتى يجيء من يقتلني

۳۷۴. معمر اور یحییٰ بن ابوکثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں

ایسے فتنے کو جانتا ہوں کہ جو فتنے اس سے پہلے تھے وہ ان کے مقابلے میں خرگوش کی دوڑ کی طرح معمولی ہوں گے، اور میں ان

فتنوں سے نکلنے کا راستہ بھی جانتا ہوں، لوگوں نے کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں اپنے ہاتھوں کو روکے

رکھوں یہاں تک کہ کوئی آ کر مجھے قتل کر ڈالے۔

○ ○ ○

۳۷۵. حدثنا محمد بن منيب العدني عن السري بن يحيى عن الحسن قال قال جندب

بن عبدالله واستكرهه بعض تلك الأمراء في بعض تلك الفتن فخرج به قال فبرز رجل

من أهل الشام فقال من يبارز فبرز له رجل من أهل العراق قال فعدوت على الشامي

بالرمح وأيم الله ما أريد إلا أن أحجز بينهما قال فقلت اليك اليك فلم أزل به حتى

انصرف قال فوالله اني لأذكر عدوتي تلك بعدما أناام نومة فيمتنع مني نومي بقية ليلتي

واني لأذكرها بعدما يوضع طعامي بين يدي فيمتنع مني حتى ما أصل اليه

۴۷۵ ﴿ محمد بن منیب العدنی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعض امراء نے ان فتنوں میں نکلنے پر مجبور کیا۔ تو وہ نکل گئے، اہل شام کے لشکر میں سے ایک شخص نکلا اور کہنے لگا کہ کون ہے جو مجھ سے لڑے گا؟ اہل عراق میں سے ایک آدمی اس کے مقابلے کے لئے نکلا، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا نیزہ لے کر شامی پر حملہ کیا اللہ کی قسم میرا ارادہ صرف یہ تھا کہ میں ان دونوں کے درمیان رکاوٹ بن جاؤں میں نے شامی سے کہا کہ دور ہو جا! دور ہو جا! میں مسلسل اُسے کہتا رہا یہاں تک کہ وہ واپس ہو گیا۔ اللہ کی قسم! جب میں نے سونے کا ارادہ کیا تو مجھے اپنا وہ حملہ کرنا یاد آیا پس میری نیند اس کے بعد سے ختم ہو گئی، اور جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی وہ حملہ کرنا مجھے یاد آتا ہے، پس کھانا بھی مجھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ میں اس تک نہیں پہنچ پاتا ہوں۔

○ ○ ○

۴۷۶. حدثنا محمد بن منیب عن السری بن یحییٰ عن مالک بن دینار قال لما ابیحت المدینہ أخذ أبو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی الجبل فتبعہ رجل من أهل الشام فلما رآه أبو سعید أنه لا ینصرف عنه أقبل علیہ بالسیف فقال الیک الیک قال فابی الشامی الا أن یوقعه فلما رای ذلک أبو سعید ألقى السیف وقال لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما أنا بباسط یدی الیک لأقتلک انی أخاف اللہ رب العالمین قال فأخذ الشامی بیده فأنزله من الجبل قال أبو سعید لقد رأیتنی أقاتل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی هذا المكان المشرکین قال فقال له الشامی من أنت قال أنا أبو سعید الخدری قال فقال له اذهب بارک اللہ فیک

۴۷۶ ﴿ محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ میں قتل عام کو مباح کر دیا گیا تو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہاڑ پر چلے گئے۔ اُن کے پیچھے ایک شامی آیا۔ جب حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے دیکھا کہ وہ واپس نہیں جا رہا ہے تو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف تلوار لہرائی اور کہا کہ دور ہو جا! دور ہو جا! مگر شامی نے اُسے گرفتار کئے بغیر واپس جانے سے انکار کر دیا۔ جب حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ صورت حال دیکھی تو اپنی تلوار پھینک دی اور فرمانے لگے کہ تو میرے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تیرے قتل کے لئے ہاتھ دراز نہیں کروں گا میں اللہ سے جو رب العالمین ہے ڈرتا ہوں، شامی نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتھ سے پکڑا اور پہاڑ سے اتارا، حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر مشرکین سے لڑا تھا۔ شامی نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا میں ابوسعید الخدری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں، شامی نے اُس سے کہا کہ آپ تشریف لے جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔

○ ○ ○

۳۷۷. حدثنا جریر عن لیث عن طاوس عن ابن عباس قال قال علی رضی اللہ عنہم
واللہ ما قتلنا ولا امرت ولكنی غلبت

۳۷۷. جریر، لیث سے، وہ طاؤس سے، وہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم نہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور نہ ان کے قتل کا حکم دیا، مگر میں نے لوگوں کے سامنے مغلوب ہو گیا۔

○ ○ ○

۳۷۸. حدثنا مروان بن معاویہ عن سلمۃ بن نبیط عن الضحاک أن رجلاً کان یقوم
علی رأس الأمیر سألہ قال یؤتی بالرجل الی الأمیر لا أدري ما حالہ فیأمرنی أن أضرب
عنقہ قال لا تضرب عنقہ قال فان الأمیر یأمرنی قال وان أمرک الأمیر فلا تطعہ قال اذا
یضرب عنقی قال فکن أنت المضروب عنقہ

۳۷۸. مروان بن معاویہ نے سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ضحاک کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جو امیر کے سر پر ڈیوٹی دیتا تھا اس نے حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی کو امیر کے پاس لایا جاتا ہے مجھ اس کا حال معلوم نہیں، امیر مجھے اس کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہے؟ تو حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی گردن نہ مارو! اس شخص نے کہا کہ امیر نے مجھے حکم دیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اگرچہ امیر نے تجھے حکم دیا ہو، اس کی اطاعت کر! اس نے کہا پھر تو امیر میری گردن مار دے گا؟ حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ شخص بن جا جس کی گردن ماری گئی ہو۔

○ ○ ○

۳۷۹. حدثنا عیسیٰ بن یونس عن الأعمش عن أبی الضحی عن مسروق قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع لا ترجعن بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب
بعض

۳۷۹. عیسیٰ بن یونس نے الأعمش سے، انہوں نے ابی الضحیٰ سے روایت کی ہے کہ، مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجة الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد کافرنہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

○ ○ ○

۳۸۰. حدثنا عیسیٰ بن یونس عن الأعمش عن مجاہد قال كنت فی الغزو فلما رجعت
قال لی ابن عمر رضی اللہ عنہ یا مجاہد کفر الناس بعدک هذا ابن الزبیر وأهل الشام
یقتل بعضهم بعضاً

۳۸۰. عیسیٰ بن یونس نے الأعمش سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں تھا۔ جب

وہاں سے لوٹا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اے مجاہد! لوگوں نے تیرے بعد کفر کیا۔ یہ ابن زبیر اور نہل شام دونوں ایک دوسرے کو قتل کرتے پھرتے تھے۔

○ ○ ○

۳۸۱. حدثنا وکیع عن الأعمش عن ثابت بن عبيد عن أبي جعفر الأنصاري قال رأيت علياً رضي الله عنه مختبئاً بسيفه جالساً في ظلة النساء قال فسمعتة يقول حين قتل عثمان رضي الله عنه تبارككم سائر اليوم.

۳۸۱ ﴿ وکیع، الأعمش سے، وہ ثابت بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ ابی جعفر الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اپنی تلوار سمیت چھپ گئے اور گھر میں عورتوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر دیا گیا تو ارشاد فرمانے لگے کہ لوگو! تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

۳۸۲. حدثنا وکیع عن مسعر عن عمران بن عمير عن كلثوم الخزاعي قال سمعت ابن مسعود يقول ما أحب أني رميت عثمان بسهم قال مسعر آراه قال أريد قتله ولا لي مثل أحد ذهاباً

۳۸۲ ﴿ وکیع، مسعر سے، وہ عمران بن عمیر سے، وہ کلثوم الخزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُس کے قتل کے ارادہ سے ایک تیر مارتا خواہ مجھے اُحد پہاڑ کے برابر سونا حاصل ہو۔

○ ○ ○

۳۸۳. حدثنا بقیة بن الوليد عن صفوان بن عمرو قال حدثني بعض الأشياخ عن كعب أنه كان يقول ما أثار الفتنة قوم إلا كانوا لها جزراً

۳۸۳ ﴿ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ بعض الاشیاخ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جو لوگ فتنہ اُٹھاتے ہیں آخر وہی اُس کی غذا بن جاتے ہیں۔

○ ○ ○

۳۸۴. حدثنا بقیة بن الوليد عن الأحوص عن أبي عون سعيد بن المسيب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعان على قتل مسلم بشطر كلمة جاء يوم القيامة مكتوباً بين عينيه آيس من رحمة الله

۳۸۴ ﴿ بقیہ بن الولید نے الاحوص سے، انہوں نے ابو عون سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے قتل میں ایک بات کے ذریعہ بھی تعاون کرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔

۳۸۵. حدثنا ابن المهدي عن همام بن يحيى عن قتادة قال قال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه مثل الناس في الفتنة كمثل قوم كانوا في سفر فغشيتهم ظلمة فقام بعضهم وتعسف بعضهم فانجلت وقد حادوا عن الطريق

۳۸۵. ابن المہدی نے ہمام بن یحییٰ سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ فتنے میں لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو سفر میں ہوں اور انہیں اندھیرا ڈھانپ دے، ان میں سے بعض کھڑے رہ جاتے ہیں، اور بعض چلتے رہتے ہیں۔ پھر وہ اندھیرا ٹھٹھٹ جاتا ہے تو وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔

○ ○ ○

۳۸۶. حدثنا وليد بن مسلم عن ابن جابر عن القاسم أبي عبد الرحمن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا ابشركم بدواء الفتنة ان الله لا يحل فيها شيئا حرمة قبل ذلك فما بال أحدكم يستأذن بباب أخيه ثم يأتيه الغد فيقتله

۳۸۶. الولید بن مسلم نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ القاسم ابو عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں فتنہ کی دواء کے متعلق نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے جو چیز اس سے پہلے حرام کی ہے اُسے فتنے میں حلال نہیں کرتا، تمہاری کیا حالت ہے کہ تم اپنے بھائی کے دروازے پر آ کر اُس سے اجازت مانگتے ہو پھر اگلے دن اس کے پاس آ کر اُسے قتل کر دیتے ہو۔

○ ○ ○

۳۸۷. حدثنا ابن أبي عدي عن ابن عون عن محمد قال لما اجتمعوا على باب عثمان رضي الله عنه قيل له لو خرجت في كتيبتك عسى ان رأوها رجعوا قال فخرج عثمان في كتيبه قال ليستل من أولئك رجل ويستل من هؤلاء رجل فاضطربا بأسيا فهما فحانت من عثمان التفاتة فقال في نزعي وتأميري يقتلون فرجع فدخل الدار لما أعلمه خرج بعد ذلك حتى قتل قال محمد وقعت الفتنة حين وقعت وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة ألف أو أكثر فلو أذن لهم لضربوهم حتى يخرجوهم من أو قطار المدينة قال محمد فأتاه ابن الزبير وابن عمر والحسن بن علي عشرة ألف أو أكثر فلو أذن لهم لضربوهم حتى يخرجوهم من أقطار المدينة قال ابن عون وقال نافع لبس ابن عمر الدرع مرتين ونبت أن أنا هريرة كان يطيف بالدار فيقول أم طاب أم ضربا

۳۸۷. ابن ابی عدی نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بلوائی لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جمع تھے تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ اپنے لشکر سمیت باہر نکلے تو ممکن ہیں اُسے دیکھ کر بلوائی لوگ واپس چلے جائیں؟ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے لشکر سمیت باہر نکلا تو ان میں سے ایک آدمی نے نیام سے تلوار

نکالی، اور دوسری طرف سے بھی ایک آدمی نے تلوار نکالی، پھر یہ دونوں تلواروں کے ساتھ باہم الجھ گئے، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک قسم کی بے چینی طاری ہو گئی۔ فرمانے لگے۔ میری موجودگی اور میری امارت میں یہ باہم قتل و غارتگری کر رہے ہیں! پھر آپ واپس گھر لوٹ آئے، اس کے بعد کبھی باہر نہ نکلے یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیئے گئے، محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب فتنہ واقع ہوا تو اُس وقت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تعداد میں دس ہزار 10000 یا اس سے زائد تھے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اجازت دیتے تو وہ بلوایوں کو مارتے اور مدینہ کے اطراف سے انہیں باہر نکال دیتے، محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ابن الزبیر، ابن عمر، اور حسن بن علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی آئے تھے، حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ذرع دومرتبہ پہنی، اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے گھر کے چاروں طرف چکر لگاتے تھے، انہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا تھا، خاموش رہنا ہے؟ یا لڑنا ہے؟

○ ○ ○

۳۸۸. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبیر أن عثمان رضي الله عنه

قال يوم حوصرهم يستحلون قتلي وانما يحل القتل على ثلاثة من كفر بعد ايمان وزنا بعد

احسان أو قتل نفسا بغير نفس ولم آت من ذلك شيئا والله لئن قتلتهموني لا تصلوا

جميعا ولا تجاهدوا عدوا جميعا الا عن أهواء متفرقة

۳۸۸. ابوالمغیرہ نے صفوان سے، وہ عبدالرحمن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضرت

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے قتل کو کس بنیاد پر جائز سمجھتے ہو؟ حالانکہ قتل تین وجوہ سے جائز ہوتا ہے:

نمبر ۱: جو ایمان لانے کے بعد کفر کرے۔

نمبر ۲: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے۔

نمبر ۳: یا کسی کو قتل کے بدلے میں قصاص کے طور پر قتل کیا جائے۔

اللہ کی قسم! اگر تم مجھے قتل کرو گے تو نہ کبھی اکٹھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی دشمن کے خلاف اکٹھے جہاد کر سکو گے ہاں یہ کہ

خواہشات متفرق ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۳۸۹. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبیر قال قال عبد الله بن

سلام والله ليقتلن في عثمان قوم هم اليوم في اصلاب اباثهم ما ولدوا بعد

۳۸۹. ابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں وہ لوگ قتل کر دیئے جائیں گے جو آج اپنے

باپوں کی پیٹھ میں ہیں، اور ابھی تک پیدا نہیں ہوئے ہیں۔

○ ○ ○

۳۹۰. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم عن عبد الرحمن بن فضالة قال لما

قتل قابيل أخاه هابيل مسح الله عقله وخلع فؤاده فلم يزل تائها حتى مات

﴿۳۹۰﴾ أبو المغيرة نے، ابو بکر بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن بن فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا اور اس کے دل کو خالی کر دیا۔ وہ ہمیشہ پریشان رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔

○ ○ ○

۳۹۱. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبيه عن خليفة عن الحسن قال ذكر رسول الله

صلى الله عليه وسلم أمراء سوء وأئمة سوء وذكر ضلالة بعضهم تملأ ما بين السماء

والأرض قال قيل يا رسول الله ألا تضرب وجهه بالسيف قال لا ما صلى أو قال ما صلوا

الصلاة فلا.

﴿۳۹۱﴾ المعتمر بن سلیمان اپنے والد سے، وہ خلیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برے حکمرانوں کا ذکر کیا، اور ان کی بعض گمراہیوں کا ذکر کیا جو آسمان اور زمین کے مابین فضا کو بھر دیں گی، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم ان کے چہرے اپنی تلواروں سے نہ ماریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔

○ ○ ○

۳۹۲. حدثنا المعتمر بن سليمان عن الحجاج ابن فرافصة عن محمد بن عجلان عن

رجل من جهينة عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال سترون أموراً تنكرونها فعليكم بالصبر

ولا تغيروا ولا تقولوا نغير حتى يكون الله تعالى هو المغير

﴿۳۹۲﴾ المعتمر بن سلیمان نے حجاج بن فرافصہ سے، انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے ایک جہینی سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تم ایسے امور کو دیکھو گے جو نا آشنا ہوں گے، تم پر صبر کرنا لازم ہے اور تبدیل بھی نہ کرنا، اور مت کہنا کہ ہم تبدیل کر لیں گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جو کہ تبدیل کرنے والا ہے تبدیل کر دے۔

○ ○ ○

۳۹۳. قال حجاج وحدثنا محمد بن سيرين عن كعب قال اتقوا السلطان بنقيته فان

السلطان لا يبق من مدته الا يوم واحد فهلك في ذلك اليوم الرجل واهله فان ازالة جبل

راسيا اهنون من ازالة ملك مؤجل

۳۹۳ ﴿ حجاج اور محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”توریہ“ کر کے سلطان سے بچو، بے شک سلطان کی مدت میں سے اگر ایک دن بھی باقی ہو تو اس دن ایک آدمی اور اس کے سارے اہل و عیال ہلاک ہو سکتے ہیں، مقررہ بادشاہت سے ہٹانے سے مضبوط پہاڑ کا ہٹانا زیادہ آسان ہے۔

○ ○ ○

۳۹۴. حدثنا بقیة بن الوليد وعيسى بن يونس عن الاحوص بن حكيم عن ابي عون الأنصاري عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعان على قتل مؤمن بشطر كلمة جاء يوم القيامة مكتوبا بين عينيه آيس من رحمة الله الا ان عيسى زاد رجلا.

۳۹۴ ﴿ بقیہ بن الولید اور عیسیٰ بن یونس نے الاحوص بن حکیم سے، انہوں نے ابی عون الانصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک کلمہ کے ساتھ بھی کسی مؤمن کے قتل میں مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”اللہ کی رحمت سے مایوس“ لکھا ہوا ہوگا۔

○ ○ ○

۳۹۵. حدثنا عيسى بن يونس عن الأفریقی عن ابن يسار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لا والله ما علمنا عليا شرك في قتل عثمان سرا ولا علانية ولكن كان راسا لفرع الناس اليه فولي الأمر فالحق به ما لم يصنع.

۳۹۵ ﴿ عیسیٰ بن یونس نے الافریقی سے، انہوں نے ابن یسار سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں محب کر یا علی الاعلان شریک ہوئے ہوں، لیکن چونکہ وہ بنیادی شخص تھے تو لوگ ان کی جانب جمع ہوئے پھر ان کو خلافت پر مامور کر دیا گیا اور ان کے ساتھ وہ باتیں ملا دی گئیں جو انہوں نے نہیں کیں۔

○ ○ ○

باب من كان يرى الاعتزال في الفتن

باب أن لوگوں کے متعلق جو فتنوں

میں جدا ہونے کی رائے رکھتے ہیں

۳۹۶. حدثنا ابن المبارك عن سعيد بن الحسن عن أسيد بن المششم ابن معاوية قال سمعت أبا موسى الأشعري رضي الله عنه وذكر فتنه لم قال

وایم الله لان ادر کنتی وایاکم ما اعلم لی ولکم منها مخرجا فیما عهد الینا نبینا صلی الله

علیه وسلم الا وان نخرج منها کما دخلناها قال الحسن ای سالمین

۳۹۶ ﴿ ابن المبارک نے المبارک بن سعید سے، انہوں نے الحسن سے، انہوں نے، اُسید بن المتشمس سے، انہوں

نے ابن معاویہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتنوں کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر فتنے مجھے اور تمہیں پالیں تو میں اپنے اور تمہارے لئے اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا، وہ فتنے جو ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔ ہاں ہم اس سے حفاظت کے ساتھ اور سلامتی کے ساتھ نکل سکتے ہیں جیسے ہم اس میں داخل ہوئے تھے۔

○ ○ ○

۳۹۷. حدثنا عبد الوہاب عن یونس عن الحسن عن ابی موسیٰ عن النبی صلی الله

علیه وسلم انه ذکر فتنۃ ثم قال ابو موسیٰ مالی ولکم منها مخرج ان نحن ادر کناھا الا ان

نخرج منها کما دخلناها ہکذا عهد الینا نبینا صلی الله علیہ وسلم

۳۹۷ ﴿ عبد الوہاب نے یونس سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا تھا۔ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ اگر ہم ان فتنوں کو پالیں تو میرے اور تمہارے لئے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مگر یہ کہ ہم ان سے ایسے نکلیں جیسے ہم ان میں داخل ہوئے تھے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ نے یہی تاکید فرمائی تھی۔

○ ○ ○

۳۹۸. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن عاصم الاحول قال حدثنی شیخ عن ابی موسیٰ

الاشعری قال ان بعد کم فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم والقائم خیر من الساعی ذکر

الراکب فکونوا فیہا احلاس بیوتکم

۳۹۸ ﴿ جریر بن عبد الحمید نے عاصم الاحول سے، انہوں نے شیخ سے روایت کی ہے کہ شیخ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے بعد فتنے آئیں گے جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا شخص کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا، یہاں تک کہ سوار کا بھی ذکر کیا، پس تم فتنوں میں اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ۔

○ ○ ○

۳۹۹. حدثنا سہل بن یوسف عن حمید عن میمون بن سیاہ عن جندب قال ستكون

فتن فعلیکم بالارض ولیکن احدکم جلس بیثہ فانه لا ینبجس لہا احد الا اردتہ

۳۹۹ ﴿ سہل بن یوسف نے حمید سے، انہوں نے میمون بن سیاہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ غریب فتنے ہوں گے تو تمہیں زمین پر ٹھہرنا لازم ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، بے شک ان فتنوں میں شامل ہوگا یہ فتنے اُسے اُلٹا دیں گے۔

○ ○ ○

۵۰۰. حدثنا أبو معاوية عن دارد بن أبي هند عن شيخ من بني قشير عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان يخير الرجل فيه بين العجز والفجور فمن أدرك ذلك فليختر العجز على الفجور

﴿۵۰۰﴾ ابو معاویہ نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے بنی قشیر کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کو عاجزی اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا، پس جو وہ زمانہ پائے تو عاجزی کو گناہ پر ترجیح دے۔

○ ○ ○

۵۰۱. حدثنا ابراهيم بن محمد الفزاري عن عوف عن الحسن قال قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يأتي على الناس زمان المؤمن فيه اذل من الامة اكيهم الذي يروغ بدينه وروغان الثعالب

﴿۵۰۱﴾ ابراہیم بن محمد الفزاری نے عوف سے انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ امت میں سب سے ذلیل مؤمن ہوگا، ان میں کچھ داروہ ہے جو اپنے دین کے لئے چالاک ہو جیسے لومڑی چالاک ہوتی ہے۔

○ ○ ○

۵۰۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن عبد الوهاب بن قيس عن عروة بن الزبير عن كرز الخزاعي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس يومئذ مؤمن معتزل في شعب من الشعاب ينقي ربه ويلذر الناس من شره

﴿۵۰۲﴾ الولید بن مسلم نے الاوزاعی سے، انہوں نے عبدالوہاب بن قیس سے، انہوں نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ کرز الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس دور میں لوگوں میں سے بہترین وہ مؤمن ہوگا جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں سب سے جدا ہوگا، اپنے رب سے ڈرتا ہوگا اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہوگا۔

○ ○ ○

۵۰۳. حدثنا أبو معاوية وعيسى بن يونس جميعا عن الأعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن حذيفة رضي الله عنه قال ليأتين على الناس زمان لا ينجو منه أحد الا الذي يدعوا كدعاء الفرق

﴿۵۰۳﴾ ابو معاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے ہمام بن الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ذوق سے ہوئے آدمی کی طرح دعا کرے۔

○ ○ ○

۵۰۴. حدثنا عبدة بن سليمان عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار عن حذيفة مثله

قال الأعمش عن إبراهيم عن همام بن الحارث عن حذيفة مثله

۵۰۴. عبدة بن سليمان نے الأعمش سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح دُعا کرے۔ الأعمش نے ابراہیم سے، انہوں نے ہمام بن الحارث سے، حضرت حذیفہ بن الیمان سے اسی مضمون کی حدیث بیان کی ہے۔

۵۰۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن اسماعيل بن رافع عن عمن حدثه عن ابن مسعود قال

خير الناس في الفتنة أهل شاء سود يرعين في شعف الجبال ومواقع القطر وشر الناس فيها

كل راكب موضع وكل خطيب مسقع

۵۰۵. الولید بن مسلم نے اسمعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے میں لوگوں میں سے بہترین لوگ، کالی بکریوں والے ہیں جو انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے گرنے کی جگہ میں چراتے ہیں اور فتنے میں بدترین ہر جگہ کا سوار اور اونچی آواز والا خطیب ہے۔

۵۰۶. حدثنا ابن المهدي عن زائدة عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال ان

الرجل ليكون في الفتنة أو من الفتنة وما هو منها

۵۰۶. ابن المہدی نے زائدہ سے، انہوں نے الأعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فتنے میں شامل ہوگا یا فتنے والوں میں سے ہوگا حالانکہ درحقیقت وہ اس میں سے نہیں ہوگا۔

۵۰۷. حدثنا إبراهيم بن محمد الفزاري عن ليث عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا فطوبى للغرباء بين يدي الساعة

۵۰۷. ابراہیم بن محمد الفزاری نے لیث سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اسلام اجنبی ماحول کی حالت میں ظاہر ہوا اور غریب یہ دوبارہ اجنبی ماحول کی طرف لوٹے گا۔ لہذا قیامت سے پہلے معاشرے کے اجنبی لوگوں کے لئے مہارک ہادہ ہو۔

۳۰۸. حدثنا ابن عبيدة عن مسعر عن عون بن عبد الله قال بينما رجل بمصر في ليلة

ابن الزبير بنسكت في الارض اذ قام عليه رجل فقال له يا اي شيء تحدث نفسك ابا الدنيا

قال بل التفكير في الذي نزل بالناس فانا بهماهم قال فان الله قد نجاك منها بفكرتك

فیہا من الذی سأل اللہ فلم یعطہ او اکل علیہ فلم یکفہ

۵۰۸ ﴿ ابن عیینہ نے مسعر سے روایت کی ہے کہ عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن الزبیر کے فتنے میں مصر کے اندر لکڑی کے ساتھ زمین کو گرید رہا تھا، اس کے قریب ایک شخص کھڑا ہوا اور اس سے کہا کہ اے ابوالدین! تو اپنے دل کے ساتھ کیا باتیں کر رہا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ میں لوگوں پر جو حالات آئے ہیں ان کے متعلق سوچ رہا ہوں اور ان کے بارے میں فکرمند ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس فکر مندی کی وجہ سے، آپ کو فتنوں سے نجات دی کون ہے ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اُسے نہ دے، اس پر توکل کرے اور وہ اس کے لیے کافی نہ ہو؟

○ ○ ○

۵۰۹. حدثنا محمد بن حمیر و ابن وہب عن ابن لہیعہ عن الرحمن بن شریح عن عبد

اللہ بن ہبیرۃ قال من أدرك الفتنة فلیکسر رجله فان النجرت فلیکسر الأخری الا ان

ابن حمیر لم یذكر ابن شریح

۵۰۹ ﴿ محمد بن حمیر نے ابن وہب سے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن شریح سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ہبیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو فتنہ کو پا لے تو وہ اپنی ٹانگ توڑ دے اگر وہ صحیح ہو جائے تو دوسری توڑ دے۔

○ ○ ○

۵۱۰. حدثنا وکیع عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن ابراہیم عن علقمۃ قال اذا

ظهر اهل الحق علی اهل الباطل فلیست فی فتنة

۵۱۰ ﴿ وکیع، سفیان سے، وہ حبیب بن ابی ثابت سے، وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل حق، اہل باطل پر غالب آجائیں پھر تو فتنہ میں نہیں ہے۔

○ ○ ○

۵۱۱. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن ابی طاووس عن ابیہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس فی الفتن رجل أخذ برأس فرسه یخیف العدو ویخیفونه

او رجل معتزل یؤدی حق اللہ علیہ

۵۱۱ ﴿ ابن المبارک، معمر سے، وہ ابوطاؤوس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں

لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جس نے اپنے گھوڑے کو سر سے پکڑا ہوا اور دشمن کو ڈراتا ہو، اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں، ایسا آدمی سب سے جدا ہو کر اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرتا ہے۔

○ ○ ○

۵۱۲. حدثنا معمر وحدثنی ابن خثیم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر

الناس فی الفتن رجل یاکل من فیء سیفہ فی سبیل اللہ ورجل فی رأس شاققۃ یاکل من

رسل غنمہ

۵۱۲ م عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عثم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی تلوار کے منہ سے کھاتا ہے، اور وہ آدمی جو بکند پہاڑ کی چوٹی پر ہو اور اپنی بکریوں کے ریوڑ کے ذریعے اپنی روزی کھاتا ہے۔

○ ○ ○

۵۱۳ . وحدثنا ابن المبارک عن اسماعیل بن عیاش قال حدثني عقيل بن مالك عن عبد الله بن خالد بن معدان عن أبيه رفع الحديث قال السعيد من جنب الفتن ومن ابتلى بشيء منها فصبر فواها ثم واها

۵۱۳ ابن المبارک نے اسمعیل بن عیاش سے انہوں نے عقیل بن مالک سے، انہوں نے عبد اللہ بن خالد بن معدان سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے فتنوں سے پرہیز کیا اور جو فتنوں میں مبتلا ہوا اُس نے صبر کیا تو ان کے لئے تو ”واہ واہ“ ہے۔

○ ○ ○

۵۱۴ . حدثنا هشيم عن داود بن ابي هند عن رجل من بني ربيعة بن كلاب قال سمعت ابا هريرة رضى الله عنه يقول لياتين على الناس زمان يخير الرجل بين العجز والفجور . فمن أدرك ذلك منكم فليخير العجز على الفجور فان العجز خير من الفجور

۵۱۴ عثم نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے بنی ربیعہ بن کلاب کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کو عاجزی اور گناہ میں اختیار دیا جائے گا، پس جس نے تم میں سے اس زمانے کو پایا تو اُسے چاہیے کہ وہ گناہ کے مقابلے میں عاجزی کو اختیار کرے، اس لئے کہ عاجزی گناہ سے بہتر ہے۔

○ ○ ○

۵۱۵ . حدثنا هشيم عن مجالد قال اخبرني الشعبي عن صلة بن زفر سمع حذيفة بن اليمان يقول ليخيرن الرجل منكم بين العجز والفجور فمن أدرك ذلك فليختر العجز على الفجور

۵۱۵ عثم، مجالد سے، وہ الشعبي سے، وہ صلتہ بن زفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور تم میں سے کچھ مردوں کو عاجزی اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا جس نے تم میں سے اس دور کو پایا تو عاجزی کو گناہ پر ترجیح دے۔

○ ○ ○

۵۱۶ . حدثنا هشيم عن عوف قال بلغني ان عليا رضى الله عنه قال ياتي على الناس زمان المؤمن فيه اذل من الامة وقال ابن مسعود يروغ المؤمن فيه بدنه كروغان الثعالب

۵۱۶ ﴿ ہم نے روایت کی ہے کہ عوف تک یہ روایت پہنچی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مؤمن اس دور میں لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤمن اس دور میں اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایسی مکاریاں کرے گا جیسے لومڑی مکاری کرتی ہے۔

○ ○ ○

۵۱۷. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن حذيفة قال يأتي على

الناس زمان خیر منازلهم البادية

۵۱۷ ﴿ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن طاووس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے بہترین گھریہات والے گھر ہوں گے۔

○ ○ ○

۵۱۸. حدثنا ضمام عن أبي قبيل أن عبد الله بن الزبير أرسل إلى أمه فقال ان الناس قد

انفضوا عني وقد دعاني هؤلاء إلى الأمان فما ترين لقلات ان كنت خرجت لا حياء كتاب

الله وسنة نبيه فمت على الحق وان كنت انما خرجت على طلب دنيا فلا خير ليك حيا

ولا ميتا

۵۱۸ ﴿ ضمام نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن الزبیر نے اپنی ماں کی طرف پیغام بھیجا کہ لوگ مجھ سے جدا ہو چکے ہیں اور یہ لوگ مجھے امان کی طرف بلا رہے ہیں تو آپ کیا فرماتی ہیں؟ ان کی ماں نے کہا کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی کریم ﷺ کی سنت کو زندہ کرنے کے لئے نکلا تھا تو حق پر مَر جا اور اگر تو دنیا کی طلب میں نکلا تھا تو نہ تیرے زندہ ہونے میں خیر ہے نہ تیرے مرنے میں بھلائی ہے۔

○ ○ ○

۳۱۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن خثيم عن عمرو بن دينار عن أبي هريرة قال

فتنة ابن الزبير حيصة من حصص الفتن وبقيت الردا ح المطبقة من اشرف لها اشرف له

ومن ما ج فيها ما جت به

۵۱۹ ﴿ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن خثیم سے، وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن الزبیر کا فتنہ فتنوں کی آہٹوں میں سے ایک آہٹ ہے، اور بہت بڑے چھا جانے والے فتنے ابھی باقی ہیں، جو ان کی طرف ہمارے لئے بھی اُس کی طرف ہمارے لئے ہیں، اور جو ان میں گم سے گا تو وہ اُسے موجوں کی طرح چھیڑے ماریں گے۔

○ ○ ○

العلامات في انقطاع ملك بني أمية بنو أمیہ کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامات

۵۲۰. حدثنا سفيان عن العلاء بن أبي العباس سمع أبا الطفيل سمع علياً رضي الله عنه

يقول لا يزال هذا الأمر في بني أمية ما لم يختلفوا بينهم

۵۲۰. سفيان نے العلاء بن ابوالعباس سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ یہ خلافت کا معاملہ ہمیشہ بنو امیہ میں رہے گا جب تک ان میں باہم اختلاف نہ ہو۔

○ ○ ○

۵۲۱. حدثنا ابن وهب عن حرملة بن عمران سعيد بن سالم الجيثاني سمع علياً يقول

الأمر لهم حتى يقتلوا قتلهم ويتنافسوا بينهم فإذا كان ذلك بعث الله عليهم أقوما من

المشرق فيقتلوهم بدداً واحصوهم عدداً والله لا يملكون سنة إلا ملكاً سنتين ولا

يملكون سنتين إلا ملكاً أربعاً

۵۲۱. ابن وہب نے حرملة بن عمران سے، انہوں نے سعید بن سالم الجیثانی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ خلافت بنی امیہ کے لئے رہے گی یہاں تک کہ وہ اپنے مقتولین کو قتل کریں گے، اور باہم ایک دوسرے

پر رغبت کریں گے جب یہ حال ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان پر مشرق سے چند قوموں کو بھیج دے گا جو انہیں چُن چُن کر قتل

کریں گے، اور ان کی تعداد کو شمار کریں گے، اللہ کی قسم! ان کی حکومت ایک سال ہوگی تو ہماری دو سال ہوگی، اور ان کی حکومت دو سال

ہوگی تو ہماری چار سال ہوگی۔

○ ○ ○

۵۲۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن عبيدة قال سمعت

علياً رضي الله عنه يقول لا يزال هؤلاء القوم آخذين بشيخ هذا الأمر ما لم يختلفوا بينهم

فإذا اختلفوا بينهم خرجت منهم فلم تعد اليهم إلى يوم القيامة يعني بني أمية

۵۲۲. عبد الرزاق، معمر سے، وہ ایوب سے، وہ ابن سیرین سے، وہ عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کی قوم خلافت پر مسلسل جمی رہے گی، جب تک ان میں باہم اختلاف نہ ہو پھر جب ان میں

اختلاف ہو جائے گا تو خلافت ان سے نکل جائے گی اور قیامت تک ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔

○ ○ ○

۵۲۳. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبي عمرو قال حدثني قيس بن سعد عن الحسن

بن محمد بن علي قال لا يزال القوم على لبج من أمرهم حتى ينزل بهم إحدى أربع خلال

يلقي الله بأسهم بينهم أو تجيء الرايات السود من قبل المشرق فستبئحهم أو تقتل
النفس الزاكية في البلد الحرام فيتخلى الله منهم أو يبعثوا جيشا الى البلد الحرام
فيخسف بهم

۵۲۳ المعتمر بن سليمان نے، ابی عمرو سے، انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ حسن بن محمد بن علی فرماتے
ہیں کہ یہ بنو امیہ والے اپنی خلافت پر ہمیشہ قابض رہیں گے، یہاں تک کہ ان میں چار 4 باتوں میں سے ایک بات نہ آجائے:
نمبر 1: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان لڑائی پیدا فرمادے۔

نمبر 2: کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آجائیں اور وہ ان کے خون کو مباح سمجھیں۔
نمبر 3: نفس زکیہ کو شہر محترم میں قتل کر دیا جائے، پھر اللہ تعالیٰ کی مدد ان سے چلی جائے گی۔
نمبر 4: یہ لوگ محترم شہر کی طرف لشکر کشائی کریں پھر اور وہاں پر دھنس جائیں۔

○ ○ ○

۵۲۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر قال أخبرني بعض الحمي عن الهذلي المهلب أن
عكرمة مولى ابن عباس أخبرها وكان يدخل عليها كثيرا ويحدثها قال قال ابن عباس
رضي الله عنه لا يزال هذا الأمر في بني أمية مالم يختلف بينهم رمحان فإذا اختلف بينهم
رمحان خرجت منهم إلى يوم القيامة

۵۲۴ عبد الرزاق، معمر سے، وہ اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے، وہ الہند بنت المہلب سے روایت کرتے ہیں کہ
عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا آزاد کردہ غلام تھا اور ہند کے پاس بہت آتا جاتا تھا، اس نے ہند
کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ خلافت ہمیشہ بنی امیہ میں رہے گی جب تک ان میں
باہمی نیزے نہ چلیں، جب ان میں نیزے چلیں گے تو خلافت ان سے قیامت تک کے لئے نکل جائے گی۔

○ ○ ○

۵۲۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبع ابن امرأة كعب
قال ملك بني أمية مائة عام لبني مروان من ذلك نيف وستون عاما لا يذهب ملكهم
حتى ينزعوه بأيديهم يريدون سده فلا يستطيعون عونه كلما سدوه من ناحية انهدم من ناحية
يفتحون بميم ويختمون بميم ولا يذهب ملكهم حتى يخلع خليفة منهم فيقتل ويقتل
حملاه ويقتل حمار الجزيرة الأصهب مروان لم ينقطع ملكهم وعلى يديه هدم الأكاليل

۵۲۵ عبداللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے روایت کرتے ہیں کہ تبع ابن امرأة کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کی بادشاہت سو 100 سال رہے گی جس میں سے ساٹھ 60 سال سے زیادہ بنو مروان کی حکومت ہوگی
مروان ان کی بادشاہت ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اس میں سوراخ کریں گے، پھر وہ سوراخ بند کرنا چاہیں گے تو

بند نہ کر سکیں گے، جب وہ ایک طرف کو بند کر دیں گے تو دوسری طرف سوراخ ہو جائے گا، ان کی حکومت ”م“ سے شروع ہو کر ”م“ پر ختم ہوگی، اور ان کی بادشاہت اس وقت ختم ہوگی جب وہ اپنے ایک خلیفہ کو معزول کر کے اُسے قتل کر دیں گے، اور اُس کی ماں کو قتل کر دیں گے اور جزیرۃ الاصب کا شمار بھی قتل کر دیا جائے گا، جس کا نام ”مروان“ ہے پھر ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی اور اس کے ہاتھوں ”اکلیل“ منہدم ہوگا۔

○ ○ ○

۵۲۶. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يلبى على الناس خليفة شاب يبائع لابن له فيقتل بدمشق بغدر وتختلف الناس بعده

۵۲۶. رشدين بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر نو جوان خلیفہ بامور ہوگا۔ وہ بیعت لے گا اس کے بیٹے نہ ہوں گے پھر وہ دھوکہ کے ساتھ دمشق میں قتل کر دیا جائے گا اس کے بعد لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۵۲۷. حدثنا بقیة وعبد القدوس عن بشر بن عبد الله بن يسار عن حدثه عن عرابض بن سارية قال اذا قتل خليفة بالشام لم يزل فيها دم مسفوك حراما وامام لا تحل حرمة حتى ياتي امر الله

۵۲۷. بقیہ اور عبد القدوس نے بشر بن عبد اللہ بن یسار سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ عرابض بن ساریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں خلیفہ کو قتل کر دیا جائے گا تو اس میں ہمیشہ حرام خون بہے گا اور امام کے خون کی حرمت حلال نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔

○ ○ ○

۵۲۸. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن رجل منهم يقال له حجاج عن مهاجر عن رجل من السكاسك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قتلت قريش حملها أغرى الله العدو بيننا حتى لا يبقى ذو كبر في نفسه ولا أمير الا قتل ويكون الصلح بالجزيرة

۵۲۸. یحییٰ بن سعید العطار نے اپنے قبیلے کے حجاج نامی شخص سے، اس نے مهاجر سے روایت کی ہے کہ سکاسک کے ایک آدمی نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب قریش اپنے ہاتھوں کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان دشمنی ڈال دیں گے۔ یہاں تک کہ نہ ان کا کوئی متکبر باقی رہے گا، اور نہ کوئی امیر بلکہ سب کو قتل کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۵۲۹. حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال ابن عمرو عن ذر بن حبیش سمع عليا رضي الله عنه يقول الا ان اخوف الفتن عندي عليكم فتنة بني أمية الا

انہا فتنة عمياء مظلمة

۵۲۹ ﴿ ابوہارون نے عمرو بن قیس الملائکی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ خوفناک فتنہ تم پر بنو امیہ کا فتنہ ہے خبردار وہ اندھا اور تاریک فتنہ ہے۔

○ ○ ○

۵۳۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن حصين بن الوليد عن الأ زهر ابن الوليد قال سمعت أم الدرداء تقول سمعت أبا الدرداء ضي الله عنه يقول اذا قتل الخليفة الشاب من بني أمية بين الشام والعراق مظلوما لم تزل طاعة مستخف بها ودم مسفوك على وجه الأرض بغير حق يعني الوليد بن يزيد

۵۳۰ ﴿ الولید بن مسلم نے حصین بن الولید سے، انہوں نے ازہر بن الولید سے، انہوں نے اُم الدرداء سے روایت کی ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی امیہ کے نوجوان خلیفہ کو ظالمانہ طریقہ سے شام اور عراق کے درمیان قتل کر دیا جائے گا تو پھر اطاعت کو ہلکا سمجھا جائے گا اور زمین پر ناحق خون بہے گا اور وہ مقتول خلیفہ الولید بن یزید ہے۔

○ ○ ○

۵۳۱. حدثنا رشيد بن عمار عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب قال كان يقال اذا كان على الناس خليفة احوال فان قدرت ان تخرج من مصر الى الشام فافعل قال وذلك قبل خلافة هشام

۵۳۱ ﴿ رشید بن عمار نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ جب لوگوں پر بھینکا خلیفہ مسلط ہو جائے۔ پھر اگر تو مصر سے شام کی طرف نکل جانے پر قدرت رکھتا ہو تو نکل جانا، اور یہ ہشام کی خلافت سے پہلے کی بات ہے۔

○ ○ ○

۵۳۲. قال يزيد بن أبي حبيب وأخبرنا سفيان الكلبي قال اذا استخلف رجل من آل مروان يقال له الوليد فعند ذلك تنقطع خلافة بني أمية فلما استخلف الوليد بن عبد الملك ثم مات قيل له أين ما قلت قال ليستخلفن منهم رجل يقال له الوليد بن يزيد

۵۳۲ ﴿ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ سفیان الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب آل مروان کا ولید نامی شخص خلیفہ بن جائے گا تو بنو امیہ کی خلافت ختم ہو جائے گی، جب ولید بن عبد الملک کو خلیفہ بنا دیا گیا۔ پھر وہ فوت ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ وہ تو نے جو بات کہی تھی وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا ضرور ان میں سے ولید بن یزید نامی آدمی خلیفہ بنے گا۔

○ ○ ○

۵۳۳. قال نعيم قال رشدين قال ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران قال قال سفيان الكلبي ذهاب سلطان بني أمية إذا استخلف غلام منهم ثم قتل وقتلت معه أمه فعند ذلك ينقطع سلطانهم

• • •

• • •

• • •

Marfat.com

يذكر فيقتله تهراق على يديه الدماء وتنقطع على يديه الأرحام وتهرج على يديه الأموال
ثم يأتاكم مدين من هاهنا وأشار الى الجزيرة فيأخذها بسيفه قسرا ثم تاتيكم بعد مدين
الرايات السود يسيلون عليكم سيلاً

۵۳۷ ۴ الوليد بن مسلم نے ابو عبدة الشجعي سے روایت کی ہے کہ ابو امیہ الکفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ایک ایسے شیخ
سے نقل کر کے بیان کی ہے جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا کہ تم پر ہشام کی موت کے بعد ایک نوجوان آدمی امیر بنے
گا جو لوگوں کو ایسے عطیات دے گا جو اس سے پہلے کسی نے عطیات نہیں دیے ہوں گے، پھر اس کے گھر کے افراد میں سے ایک
غیر مشہور آدمی چپکے سے اٹھے گا اور اسے قتل کر دے گا، پھر اس کے ہاتھوں پر خون بہے گا اور اس کے ہاتھوں رشتہ داریاں ٹوٹ
جائیں گی، اور اس کے ہاتھوں مال لوٹے جائیں گے، پھر تمہارے پاس یہاں سے جزیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں
آئے گا، جو خلافت کو تلوار کے زور سے مضبوطی کے ساتھ لے لے گا، پھر مدین کے بعد کالے جھنڈے آئیں گے جو تم پر سیلاب کی
طرح آئیں گے۔

○ ○ ○

۵۳۸ ۴ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد التتوخي عن الزهري قال يموت
هشام موتاً ثم غلام من اهل بيته يقتل قتلاً ثم الذي ياتي من نحو الجزيرة وسليمان بن
هشام يومئذ بالجزيرة يقتل قتلاً ومن بعده الرايات السود

۵۳۸ ۴ عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید التتوخی سے روایت کی ہے کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ
ہشام طبعی موت مرے گا۔ پھر اس کے گھر والوں میں سے ایک لڑکا ہوگا جسے قتل کر دیا جائے گا، پھر وہ ہوگا جو جزیرہ کی طرف آئے
گا، ان دنوں میں سلیمان بن ہشام جزیرہ کے امیر تھے، وہ بھی قتل کر دیا جائے گا، پھر کالے جھنڈے ہوں گے۔

○ ○ ○

۵۳۹ ۴ حدثنا هشيم عن جوير عن الضحاك عن النزال بن سبرة سمع علياً رضي الله
عنه يقول لا يزال بلاء بني أمية شديداً حتى يبعث الله العصب مثل قزع الخريف يأتون من
كل ولا يستامرون أمير ولا مأموراً فإذا كان ذلك أذهب الله ملك بني أمية

۵۳۹ ۴ ہشیم، جویر سے، وہ ضحاک سے، وہ نزال بن سیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ مسلسل بنی امیہ پر مصیبت سخت ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ”العصب“ کو اٹھائے گا، وہ ہر طرف سے
آئیں گے نہ کسی کو امیر بنائیں گے اور نہ ماتحت، جب یہ صورت حال ہوگی تو اللہ تعالیٰ بنو امیہ کی بادشاہت ختم کر دے گا۔

○ ○ ○

۵۴ ۴ حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن ربيعة القصير عن
تبيع عن كعب قال تكون بالشام فتنة تسفك فيها الدماء وتقطع فيها الأرحام وتهرج فيها
الأموال ثم تتبعها الشرقية.

۵۳۰ الولید بن مسلم نے عبد الجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے ربیعہ قیصر سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جس میں خون بہے گا، اور قطع رحمی کی جائے گی، اور اموال لوٹے جائیں گے پھر اس کے بعد مشرقی فتنہ آئے گا۔

۵۳۱. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن یزید بن ابی حبیب عن کعب قال یكون بعد موته رجل یلي قدر حمل امرأة وفصال ولدها ویملک آخر لا یكون شیء حتی یهلك ثم یأتي رجل یقبل من تیماء قد حضر أجله یكون هو وولده خمسين سنة

۵۳۱ رشیدین، ابن لہیعة سے، وہ یزید بن ابو حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر اس کے مرنے کے بعد ایک آدمی امیر بنے گا جس کی خلافت کی مدت اور عورت کے حمل اور اپنے بچے سے دودھ ٹھکانے کے برابر ہوگی، اور دوسرا بادشاہ بنے گا وہ کچھ بھی نہ ہوگا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے گا، پھر ایک آدمی ”تیماء“ کی طرف سے آئے گا جس کی موت قریب ہوگی۔ وہ اور اس کی اولاد پچاس (50) سال تک مسلط رہیں گے۔

۵۳۲. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن یزید بن قوذر عن ابی صالح عن تبع قال آخر خلیفة من بنی امیة یكون سلطانه سنتین لا یبلغ ذلک

۵۳۲ رشیدین، ابی لہیعة سے، وہ یزید بن قوذر سے، وہ ابی صالح سے روایت کرتے ہیں کہ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کے آخری خلیفہ کی بادشاہت دو (2) سال تک بھی نہ رہے گی۔

۵۳۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عیاش حدثنا الثقات من مشایخنا أن یسوع وکعبا

اجتمعا وکان یسوع رجلا عالما قارنا للکتاب قبل مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتساءلا فسال یسوع کعبا فقال الک علم بما یكون بعد هذا النبی من الموک قال کعب أجد فی التوراة النبی عشر ملکا أولهم صدیق ثم الفاروق ثم الامین ثم رأس الملوک ثم صاحب الأحرار ثم جبار ثم صاحب العصب وهو آخر الملوک یموت موتا فاما الفتن فانهما تكون اذا قتل ابن ماحق الذهبیات فعند ذلک یسلط البلاء ویرفع الرخاء وعند ذلک یكون أربعة ملوک من أهل بیت صاحب العلامة ملکان لا یقرأ لهم کتاب وملک یموت علی فراشه یكون مکثه قليل وملک یجیء من قبل الجوف علی یدیه یكون البلاء وعلی یدیه تکرر الا کالیل یقیم علی حمص عشرين ومائة صباح یاتیہ الفزع من قبل أرضه فیرتجل منها فیقع البلاء بالجوف ویقع البلاء بینهم ثم ینقطع أمرهم ویجیء من أهل بیت غیرهم فیغلب علیهم

۵۳۳ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ یسوع اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں اکٹھے جمع ہو گئے۔ یسوع سابقہ کتابوں کا عالم اور پڑھنے والا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے، ان دونوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا، یسوع نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو ان بادشاہوں کا علم ہے جو اس نبی کے بعد آئیں گے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تورات میں پاتا ہوں بارہ (12) بادشاہوں کو، ان میں سے پہلا ”صدیق“ پھر ”قاروق“ پھر ”امین“ پھر بادشاہوں کا ”سردار“ ہوگا، پھر ”چوکیداروں والا“ ہوگا پھر ”جبار“ ہوگا پھر ”عصب“ والا ہوگا وہ آخری بادشاہ ہوگا جو طبعی موت مرے گا، پھر ”صاحب علامت“ بادشاہ بنے گا وہ بھی طبعی موت مرے گا پھر فتنے تو یہ اُس وقت پیدا ہوں گے جب سابقہ آثار کو مٹانے والے کا بیٹا قتل کر دیا جائے گا، پھر اس وقت مصائب مسلط کر دیئے جائیں گے اور خوش حالی اٹھادی جائے گی، اس وقت ”صاحب العلامۃ“ کے گھرانے سے چار بادشاہ بنیں گے، دو بادشاہ ایسے ہوں گے کہ ان کے لئے کتاب نہیں پڑھی جائے گی، اور ایک بادشاہ اپنے بستر پر مرے گا، جس کا دور بہت کم ہوگا، اور ایک بادشاہ ”جوف“ کی طرف سے آئے گا اس کے ہاتھوں مصائب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں تاج توڑ دیئے جائیں گے، وہ ”حمص“ میں ایک سو بیس (120) دنوں تک رہے گا، پھر اُسے اپنے ملک کی طرف سے ڈر ہوگا، وہ وہاں سے کوچ کر جائے گا، پھر بلائیں ”جوف“ میں واقع ہو جائیں گی، اور بلائیں خود ان لوگوں کے درمیان واقع ہو جائیں گی، پھر ان کا معاملہ ختم ہو جائے گا اور ان کے علاوہ دوسرے گھرانے کے لوگ آ جائیں گے، پھر وہ اُن پر غالب آ جائیں گے۔

○ ○ ○

۵۳۴. أخبرني أبو عامر الطائي قال كنت بحمص يوم حاصر مروان حمص أربعة أشهر أو نحو ذلك حتى خلعص اليهم الجوع والعطش وضاق من فيها حتى أرادوا مصالحتة قال فكان مروان يأمر قوما يحفرون خارج المدينة فإذا أخذوا في الحفر تحت سورها حفر بحذاءهم من داخل المدينة قوم آخرون من أهل حمص حتى يلتقوا في الأسراب وكان لأهل حمص نبطي في المدينة إذا أخذ أصحاب مروان في الحفر أمر من في المدينة أن يحفروا بحذاءهم فلا يزالون يحفرون حتى يلتقوا وربما سقط عليهم حفيرتهم فيموتون جميعا وكان مروان لا يأمر الحفر عليهم من موضع إلا حفروا داخل المدينة بحذاءهم فليل لمروان في المدينة نبطي لا يحفر عليهم من خارج حفرا إلا أمرهم فحفروا بحذاءنا حتى نلتقي نحن وهم فيها قال فلدس مروان إلى النبطي فأطعمه في مال يوصله إليه فأبى النبطي أن يخرج إليه فلما أيس من النبطي قال اقطعوا عنهم كل ماء يصل إليهم من وجه من الوجوه فلما علم أهل حمص بذلك أقاموا على سورهم رجلا أسود عريان بحذاء عسكره فناداهم فقال يا مروان ان كنت عطشاننا أسقيناك وان كنت جائعا

اطعمناک وان کنت ترید ان نفعل بک کذا وکذا فعلنا بک فاحفظ عسکرک لا یفرقک ما یرسل علیک من الماء ثم نادوا فی المدینة ان یرسلوا الحریس نہرلہم یجری الی خارج المدینة یخیف المدینة وقدرہا فصبوا فیہ الماء من الآبار فخرج منہ علی عسکر مروان ماء جراراً فلما مر بعسکر مروان فزعوا منہ فقال مروان ما هذا قالوا ماء أرسلوہ علیک من مدینة حمص فقال ظننت انہ قد وصل الیہم العطش وعندہم من فضول الماء ما یخاف علی عسکرنا منہ الفرق ارتحلوا فارتحل عنہم۔

۵۳۳ھ ابو عامر الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حمص میں تھا جب مروان نے تقریباً چار مہینے سے حمص کا محاصرہ کر رکھا تھا یہاں تک کہ اہل حمص بھوکے پیاسے ہو گئے، اور جو لوگ قلعہ میں تھے وہ سب تنگ ہو گئے، یہاں تک کہ انہوں نے صلح کرنے کا ارادہ کیا، مروان شہر سے باہر لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ شہر کی طرف سُرنگ کھودو اس کی دیواروں کے نیچے سے سُرنگ کھودو! تو شہر میں جو لوگ موجود ہوتے وہ بھی اس کی سیدھ میں سُرنگ کھودتے یہاں تک کہ دونوں طرف کے لوگ سُرنگ میں آمنے سامنے ہو جاتے، اور شہر میں اہل حمص کا ایک بھٹی غلام تھا جب مروان کے لوگ سُرنگ کھودنے لگتے تو وہ شہر والوں کو حکم دیتا کہ اس کے سامنے کی طرف سُرنگ کھودو! وہ یوں سُرنگیں کھودتے رہے، یہاں تک کہ بسا اوقات اس میں آمنے سامنے ہو جاتے اور بسا اوقات ان پر سُرنگ گر پڑتی پس وہ سب اس میں مر جاتے، مروان جس جگہ بھی سُرنگ کھودنے کے لئے کہتا شہر والے کے سامنے سُرنگ کھود ڈالتے، مروان سے کہا گیا کہ شہر میں اس بھٹی ہے جب اہل حمص کی جانب باہر سے سُرنگ کھودی جاتی ہے تو وہ انہیں حکم دیتا ہے (کہ تم بھی اُن کے سامنے سُرنگ کھودو!) پھر وہ ہمارے سامنے سُرنگ کھود ڈالتے ہیں، یہاں تک کہ ہمارا اُن کے ساتھ سُرنگ میں آمنے سامنا ہو جاتا ہے، مروان نے ایک بھٹی کی طرف خفیہ پیغام بھیجا، اور اُسے مال کی لالچ دی جو مروان اُسے پہنچائے گا۔ بھٹی نے مروان کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔ جب مروان بھٹی سے مایوس ہو گیا تو کہا کہ ہر قسم کا پانی جو انہیں پہنچتا ہے ہر صورت میں وہ اُن سے روک دیا جائے! جب اہل حمص کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے قلعہ کی دیوار پر مروان کے لشکر کے سامنے ایک کالے ننگے آدمی کو کھڑا کیا جس نے آواز دے کر کہا کہ اگر تو پیاسا ہے تو ہم تجھے پانی پلائیں گے اور اگر تو بھوکا ہے تو ہم تمہیں کھانا کھلائیں گے، تو جس طرح چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ پیش آئیں تو ہم اُس طرح پیش آئیں گے، اب تو اپنے لشکر کی خیر منا، کہیں انہیں وہ چیز ڈبو نہ دے جو تجھ پر چھوڑا جائے گا۔ شہر میں اعلان کیا کہ ”حریس نامی“ نہر جو ان کے شہر سے باہر بہہ رہی ہے، وہ ان پر چھوڑی جائے گی، جس کی مقدار سے شہر والے انہیں ڈرائیں گے، پس شہر والوں نے اس نہر میں کنوؤں سے پانی ڈالا تو مروان کے لشکر کی طرف حیر پانی نکل کر آیا، جب وہ پانی مروان کے لشکر پر ٹوڑا تو وہ اس سے ڈر گئے، مروان نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ پانی ہے جو اہل حمص نے آپ پر شہر کی طرف سے چھوڑا ہے، مروان نے کہا کہ میں تو یہ سمجھا تھا کہ یہ پیاسے ہوں گے حالانکہ ان کے پاس تو رائد پانی ہے جس سے ہمارے لشکر کے ڈوبنے کا خطرہ ہے یہاں سے واپس چلو اگر وہ واپس چلے گئے۔

فی خروج بنی العباس

بنو عباس کے خروج کا بیان

۵۳۵. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن عبد الواحد عن الزهري قال بلغني أن الرايات السود

تخرج من خراسان فإذا هبطت من عقبة خراسان هبطت تنفي الاسلام فلا يردھا الا رايات

الاعاجم من اهل المغرب

۵۳۵. ضمیرہ بن ربیعہ نے عبد الواحد سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے

کہ کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے، جب وہ خراسان کی گھاٹی پر سے اتریں گے تو اسلام کو باہر نکالتے ہوئے اتریں گے، انہیں سوائے اہل مغرب کے عجیب جھنڈوں کے کوئی نہ لوٹا سکے گا۔

○ ○ ○

۳۵۶. حدثنا ضمرة أخبرنا رجاء بن أبي سلمة عن عقبة بن أبي زينب أنه قدم بيت

المقدس يتضمن فقلت لعلك انما تخاف المغرب قال لا ان فستهم لن تعدوهم مالم

تخرج الرايات السود فاذا خرجت الرايات السود لنخف ضرهم

۵۳۶. ضمیرہ نے رجاء بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن ابی زینب بیت المقدس تشریف لائے وہ نہ چپ

رہے تھے، تو میں نے کہا شاید آپ مغرب والوں سے ڈرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ان کا فتنہ تو ہرگز ان سے آگے نہ بڑھے گا جب تک کالے جھنڈے نہ نکلیں گے۔ جب کالے جھنڈے خروج کریں تو ان کے شر سے ڈرنا!

○ ○ ○

۵۳۷. حدثنا رشيد بن عبيد عن أبي حفص الحجري عن المقدم الحجري عن ابن عباس

قال قلت لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه دولتنا يا ابا حسن قال اذا رأيت لتيان اهل

خراسان أصبتم أنتم الممها وأصبنا نحن برها

۵۳۷. رشید بن عبید نے ابو حفص الحجری سے، انہوں نے المقدم الحجری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابو حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ہماری حکومت کب آئے گی؟ فرمایا جب تو خراسانی نوجوانوں کو دیکھے گا! تم ان کے گناہ کو پاؤ گے اور ہم ان کی نیکی کو پائیں گے۔

○ ○ ○

۵۳۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبد الله عن عبد الكريم أبي أمية عن محمد بن

الحنفية قال تخرج راية سوداء من خراسان لبني العباس

۵۳۸. الولید بن مسلم نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے عبد الکَریم ابو امیہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خراسان سے بنو عباس کی حمایت میں کالے جھنڈے لکھیں گے۔

○ ○ ○

۵۴۹. حدثنا ابن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم يغلب على الدنيا لكع بن لكع قال عبد الرزاق قال معمر وهو ابو مسلم

۵۴۹. ابن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ تمہاری دنیا پر کمینہ ابن کمینہ غالب آجائے گا، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ”ابو مسلم“ ہے۔

○ ○ ○

۵۵۰. حدثنا الوليد ابى عبد الله عن الوليد بن هشام المعيطي عن ابان بن الوليد بن عقبة

بن ابى معيط عن ابن عباس رضى الله عنه انه قدم على معاوية وانا حاضره فاجازه واحسن

جائزته ثم قال يا ابا العباس هل يكون لكم دولة قال اعفني من هذا يا امير المؤمنين قال

لتخبرني قال نعم وذلك في آخر الزمان قال فمن انصاركم قال اهل خراسان قال ولبنی

امية من بني هاشم نطحات ولبنی هاشم من بنی امية نطحات ثم يخرج السفیانی

۵۵۰. الولید نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے روایت کی ہے کہ ابان بن الولید بن عقبہ

بن ابی معیط رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے پاس آئے، تو انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بہت اچھا انعام دیا، پھر کہا کہ اے ابو عباس! کیا تمہاری بھی حکومت

ہوگی؟ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین مجھے ایسی باتوں سے معاف رکھیے! حضرت معاویہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ مجھے ضرور بتائیں؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں! اور یہ آخردور میں

ہوگی، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آپ کے مددگار کون ہوں گے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

فرمایا کہ خراسان والے، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ بنی امیہ اور بنی ہاشم میں باہم کچھ اختلافات ہوں گے، تو سفیانی خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۵۵۱. حدثنا رجل عن داود بن عبد الجبار الكوفي عن سلمة بن مجنون قال سمعت ابا

هريرة رضى الله عنه يقول كنت في بيت ابن عباس فقال اغلقوا الباب ثم قال هاهنا من

غيرنا احد قالوا لا وكنت في ناحية من القوم فقال ابن عباس اذا رأيتم الرايات السود

تجيء من قبل المشرق فاكرموا الفرس فان دولتنا فيهم قال ابو هريرة فقلت لا بن عباس

فلا احدثك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وانك لها هنا قلت نعم

فقال حدث فقلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا خرجت الرايات

السود فان اولها فتنة ووسطها ضلالة وآخرها كفر

۵۵۱۔ ہم سے ایک راوی نے اس نے داؤد بن عبد الجبار الکوفی سے، انہوں نے سلمۃ بن مجنون سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں تھا انہوں نے کہا دروازہ بند کر لو! پھر پوچھا کہ یہاں پر ہمارے سوا کوئی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان لوگوں سے ایک کو نے میں تھا، پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جب تم کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آتے ہوئے دیکھو تو ان شہسواروں کا اکرام کرنا اس لئے کہ ہماری حکومت ان میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو وہ نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم بھی یہاں پر ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حدیث بیان کرو! میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کالے جھنڈے نکلیں گے تو ان کا آغاز فتنہ ہوگا، اور ان کا وسط گمراہی ہوگی، اور ان کا آخر کفر ہوگا۔

○ ○ ○

۵۵۲۔ حدثنا عبد الخالق بن زید الدمشقی عن أبيه عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي ولبنی العباس شيعوا امتي والبسوهم ثياب السواد البسهم الله ثياب النار

۵۵۲۔ عبد الخالق بن زید الدمشقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا بنو عباس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ انہوں نے میری امت کو ککڑے ککڑے کر دیا اور انہوں نے ان کو کالا لباس پہنایا، اللہ تعالیٰ انہیں آگ کا لباس پہنائے۔

○ ○ ○

۵۵۳۔ حدثنا محمد بن سلمة الحراني عن محمد بن اسحاق عن محمد بن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن أبي بكر بن حزم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تذهب الدنيا حتى تصير لکم بن لکم

۵۵۳۔ محمد بن سلمۃ الجرائی نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ سے، انہوں نے ابوبکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کمینہ بن کمینہ کے ہاتھ آئے گی۔

○ ○ ○

۵۵۴۔ حدثنا عبد العزيز بن محمد الدر اوردی عن عمرو بن أبي عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكون أسعد الناس بها لکم بن لکم

۵۵۴ عبد العزیز بن محمد الدراوردی نے عمرو بن ابی عمرو سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش قسمت مکینہ ابن مکینہ بنے گا۔

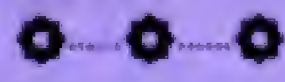
۵۵۵. حدثنا محمد بن عبد الله أبو عبد الله التاهرتي التيمي عن عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن مسلم بن يسار عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج من المشرق رايات سود لبني العباس ثم تمكث ما شاء الله ثم تخرج رايات سود صفار على رجل من ولد أبي سفیان وأصحابه من قبل المشرق

۵۵۵ محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ التاہری التیمی نے عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم سے، انہوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی عباس کے لئے مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں گے، پھر وہ ٹھہرے رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر کالے چھوٹے جھنڈے نکلیں گے، جو ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی پر جمع ہوں گے، اور اس کے ساتھی بھی مشرق کی طرف ہوں گے۔

۵۵۶. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن حمزة بن أبي حمزة النصيبی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ويل للعرب بعد الخمس والعشرين والمائة ويل لهم من هرج عظيم الأجنحة وما الأجنحة والويل في الأجنحة رياح قفا هبوبها ورياح تحرك هبوبها ورياح تراخي هبوبها ألا ويل لهم من الموت السريع والجوع الفظيع والقتل الذريع يسلط الله عليها البلاء بذنوبها فتكفر صدورها وتهتك سنورها ويغير سرورها ألا وذنوبها تنتزع أوتادها وتقطع أطناها وتكدر رباحها ويتحير مراقها ألا ويل للقريش من زنديقها يحدث أحداثا يكدر دينها ويهدم عليها حدودها ويقلب عليها جيوشها ثم تقوم النائحات الباقيات باكية تبكي على دنياها وباكية تبكي على ذل رقابها وباكية تبكي من استحلال فروجها وباكية من تبكي من قبل في بطونها وباكية من جوع أولادها وباكية بكي من ذلها بعد عزها وباكية تبكي على رجالها وباكية تبكي خوفا من جنودها وباكية تبكي شوقا إلى قبورها.

۵۵۶ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے حمزہ بن ابی حمزہ نصیبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سو پچیس سال بعد عرب کے لیے ہلاکت ہوگی! ان کے قتل و غارت کی وجہ سے ان پر ایسی ہلاکت ہوگی جس کے پتے بڑے ہوں گے، اور یہ کیا ہیں؟ اور ہلاکت تو ہندوؤں میں ہے، ہوائیں اس کے چلنے کو پلٹی ہیں اور ہوائیں اس کے چلنے کو حرکت دیتی ہیں، اور ہوائیں اس کے چلنے کو پیچھے کر دیتی ہے، خبردار! ہلاکت ہے ان کے لئے اچانک موت ہونے سے، اور رسوا

کر دینے والی بھوک سے، اور اولاد کے قتل ہونے سے، اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر مصائب مسلط کر دے گا۔ ان کے سینے انکار کریں گے، ان کی آبروریزی ہوگی، اور ان کی خوشیاں ختم ہو جائیں گی، خبردار! گناہوں کی وجہ سے ان کی میخیں اکھیر دی جائیں گی، اور ان کی طنابیں کاٹ دی جائیں گے، اور ان کی ہوائیں گرد و غبار والی ہو جائیں گی اُن کا اُون منتشر ہو جائے گا، خبردار! ہلاکت ہے قریش کے لئے ان کے ایک زندیق کی وجہ سے، جو ہدعات ایجاد کرے گا، ان کے دین کو بگاڑ دے گا، ان کی حدود کو منہدم کرے گا، اور ان کے لشکروں کو پلٹ دے گا۔ پھر نوحہ کرنے والیاں، کھڑی ہو جائیں گی، کوئی رونے والی اپنی دنیا پر روئے گی، اور کوئی رونے والی اپنی گردن کی ذلت پر روئے گی کوئی رونے والی اپنی شرمگاہ کے حلال سمجھے جانے پر روئے گی، اور کوئی رونے والی ان پر روئے گی جو کوئی اُس کے پیٹ میں پہلے تھا، اور کوئی رونے والی اپنی اولاد کی بھوک پر روئے گی اور کوئی رونے والی اس پر روئے گی جس نے اُسے عزت دینے کے بعد ذلیل کیا اور کوئی رونے والی اپنے مردوں پر روئے گی، اور کوئی رونے والی لشکر کے خوف سے روئے گی اور کوئی رونے والی اپنی قبروں والوں کی بے حرمتی پر روئے گی۔



۵۵۷. حدثنا عبدالرزاق وابن ثور عن معمر عن طارق عن منذر الثوري وقال عبدالرزاق اراه عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال واحسبه ذكر عليا رضي الله عنه انه قال ويل للعرب بعد الخمس وعشرين والمائة من شرق القرب الأجنحة وما الأجنحة الويل والطوبا في الأجنحة ربح قفا هبوبها وريح تهيج هبوبها وريح تراخي هبوبها ويل لهم من قتل ذريع وموت سريع وجع لظيع يصب عليها البلاء صبا فيكفر صدورها ويغير سرورها ويهتك ستورها ألا وبلدونها يظهر مراقها وينزع أوتادها وتقطع أطناها ويل لقریش من زلديقها يحدث أحداثا يكدر دينها وتنزع منها هيبتها وتهدم عليها خدورها ويقلب عليها جنودها فعند ذلك تقوم النائحات الباقيات وباكية تبكي على دنياها وباكية تبكي على دينها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية تبكي من جوع اولادها وباكية تبكي من قبل اولادها في بطونها وباكية تبكي من استدلال ارقابها وباكية تبكي من استحلال فروجها وباكية تبكي على سفك دمانها وباكية تبكي من جنودها وباكية تبكي شوقا الى قبورها

۵۵۷. عبدالرزاق اور ابن ثور نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سو پچیس سال کے بعد عرب کے لئے ہلاکت ہے اس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، اور یہ کیا ہے؟ ہلاکت ہے اور ہلاکت پردوں میں ہے ہوا اُس کے چلنے کو پھلتی ہے، اور ہوا اُس کے چلنے کو اٹھاتی ہے اور ہوا اُس کے چلنے کو پیچھے کرتی ہے، ہلاکت ہے ان کے لئے ان کی اولاد کے قتل ہونے کے سبب سے، اور اچانک

موت کے باعث بوجہ رسوا کر دینے والی بھوک کے، ان پر مصائب بہا دیئے جائیں گے، پھر ان کے سینے ٹکڑ کر دیں گے اور ان کی خوشیاں ختم ہو جائیں گی اور ان کے پردے مٹھ جائیں گے، خبردار! اور ان کے گناہوں کے وجہ سے ان کا اُدن ظاہر ہو جائے گا اور ان کے میخیں اُکھڑ دی جائیں گی اور ان کی طنائیں کاٹ دی جائیں گے، ہلاکت ہے قریش کے لئے ان کے زندقہ کے وجہ سے جو بہت ساری بدعات ایجاد کرے گا، اور ان کے دین کو بگاڑ دے گا۔ ان کا رعب جاتا رہے گا۔ ان کی عورتوں کو بے آبرو کر دے گا۔ وہ بدعتی ان کے لشکروں کو پلٹ دے گا، اس وقت نوحہ کرنے والی، رونے والی کھڑی ہو جائیں گی، رونے والی روئے گی اپنے دین پر، اور رونے والی روئے گی عزت کے بعد ذلت پر، اور رونے والی روئے گی اولاد کی بھوک پر، اور رونے والی روئے گی اپنی اس اولاد کی وجہ سے جو اس کے پیٹ میں تھی اور رونے والی اپنی گردنوں کی تذلیل پر روئے گی اور رونے والی روئے گی اپنے شرمگاہوں کے حلال سمجھ جانے پر، اور رونے والی روئے گی اپنے خون کے بہنے پر اور رونے والی روئے گی لشکروں کی وجہ سے، اور رونے والی روئے گی اپنی قبروں کی بے حرمتی پر۔

۵۵۸. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن راشد بن داود الصنعاني عن أبي أسماء عن

ثوبان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال مالي ولبنی العباس شیعوا امتی

وسفکوا دماءهم والبسهم ثياب السواد البسهم الله ثياب النار

۵۵۸ ﴿عبداللہ بن مروان، اپنے والد سے، وہ راشد بن داؤد الصنعانی، ابواسماء سے، وہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرا بنی عباس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ انہوں نے میری امت میں تفرقہ ڈال دیا، ان کے خون بہائے، اور انہیں کالے لباس پہنائے۔ اللہ تعالیٰ ان بنی عباس کو آگ کے کپڑے پہنائے۔

۵۵۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي قال حدثنا أبو أمية الكلبي في

خلافة يزيد بن عبد الملك قال حدثنا شيخ أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه

أبناه نسأله عن زماننا فآخبرنا عن بني أمية حتى ذكر خروج مروان ثم يجيء بعد مرين

الذي يخرج من الجزيرة الرايات السود يسيلون عليكم سيلا حتى يدخلوا دمشق لثلاث

ساعات من النهار وترفع عن أهلها الرحمة ثم تعاودها الرحمة ويرفع عنهم السيف ثم

يسرون حتى ينتهوا إلى المغرب

۵۵۹ ﴿الولید بن مسلم نے ابی عبدة المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیہ الکلبی نے یزید بن عبد الملک

کے دور خلافت میں یہ بات کہی کہ ایک بوڑھے نے ہمیں بتایا کہ وہ بوڑھا تھا عمر رسیدہ تھا کہ اس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور اس

کی بہنوں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، ہم اس کے پاس آئے اور ہم نے اپنے زمانے کے متعلق اس سے پوچھا؟ اس نے

ہمیں بنی امیہ کے متعلق اطلاع دی یہاں تک کہ مروان کے خروج کا بھی ذکر کیا، پھر مروان کے بعد وہ مرین جو جزیرہ سے خروج

کرے گا، کالے جھنڈے آئیں گے، وہ تم پر ریلے کی طرح بہیں گے، یہاں تک کہ وہ دمشق میں تین گھنٹوں میں داخل ہو جائیں گے، اور اہل دمشق پر سے رحم اٹھالیا جائے گا، پھر ان میں رحمت لوٹ آئے گی، اور ان پر سے تلوار اٹھالی جائے گی، پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ مغرب پہنچ جائیں گے۔

○ ○ ○

۵۶۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبع عن كعب قال تكون بعد فتنة الشامية الشرقية هلاك الملوك وذل العرب حتى يخرج أهل المغرب

۵۶۰. الوليد بن مسلم نے عبد الجبار بن رشد الأزدي سے، وہ اپنے والد سے، وہ ربيعة القصير سے، وہ تبع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شامی مشرقی فتنے کے بعد بادشاہوں کی ہلاکت ہوگی اور عرب کی ذلت ہوگی یہاں تک کہ اہل مغرب خروج کریں گے۔

○ ○ ○

۵۶۱. حدثنا عبد الله بن مروان حدثنا محمد ابن سوار عن عبيد الله بن الوليد عن محمد بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل لأمتي من الشيعة بني أمية وشيعة بني العباس وراية الضلالة

۵۶۱. عبد اللہ بن مروان نے محمد بن سوار نے اُس نے عبيد اللہ بن الوليد سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو جماعتوں کی وجہ سے میری امت کی ہلاکت ہوگی، ایک بنی اُمیہ کی جماعت اور دوسری بنی عباس کی گمراہ جھنڈے والے جماعت۔

○ ○ ○

۵۶۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبع عن كعب قال لا تذهب الأيام حتى تخرج لبني العباس رايات سود من قبل المشرق

۵۶۲. عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زیادہ زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بنی عباس کے لئے کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔

○ ○ ○

۵۶۳. وقال عبد الله وأخبرني أبي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

۵۶۳. عبد اللہ اپنے والد سے وہ عمرو بن شعيب سے، وہ اپنے والد شعيب سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ زیادہ زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بنی عباس کے لئے کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔

○ ○ ○

۵۶۴. حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التوحی عن الزهري قال تقبل

الرايات السود من المشرق يقودهم رجال كالبخت المجللة أصحاب شعور أسابهم

القرى وأسماهم الكنى يفتحون مدينة دمشق ترفع عنهم الرحمة ثلاث ساعات

۵۶۴. عبدالله بن مروان نے سعید بن یزید التوحی سے روایت کی ہے کہ علامۃ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آئیں گے، اُن کی قیادت ایسے مرد کر رہے ہوں گے جیسے کہ وہ بخشی اُونٹ ہو، وہ بالوں والے ہوں گے، اُن کے نسب دیہات میں ہوں گے، اور ان کے نام ”کنیت“ کے ساتھ ہوں گے۔ وہ دمشق کا شہر فتح کریں گے، اور شہر سے تین گھنٹوں کے لئے رَحْم اُٹھالیا جائے گا۔

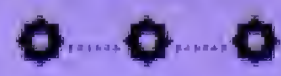


۵۶۵. حدثنا ابن أبي هريرة عن أبيه عن علي بن أبي طلحة قال يدخلون دمشق برايات

سود عظام فيقتلون فيها مقتلة عظيمة فيها شعارهم بكش بكش

۵۶۵. ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طلحہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ دمشق میں

بڑے بڑے کالے جھنڈوں کے ساتھ داخل ہوں گے اور اس میں بہت قتل و غارت گری کریں گے، ان کا شعار ہوگا ”بکش بکش“۔



۵۶۶. حدثنا سعيد ابو عثمان حدثنا جابر الجعفي عن أبي جعفر قال اذا بلغت سنة

تسع وعشرين ومائة واختلفت سيوف بني أمية وولب حمار الجزيرة فغلب على الشام

ظهرت الرايات السود في سنة وعشرين ومائة ويظهر الأكبش مع قوم لا يؤبه لهم قلوبهم

كزهر الحديد شعورهم الى المناكب ليست لهم رافة ولا رحمة على عدوهم أسماهم

الكنى وقبائلهم القرى عليهم ثياب كلون الليل المظلم يقود بهم الى آل العباس وهنى

دولهم فيقتلون اعلام ذلك الزمان حتى يهربوا منهم الى البرية فلا تزال دولتهم حتى

يظهر النجم ذو الدناب ويختلفون فيما بينهم

۵۶۶. سعید ابو عثمان نے جابر الجعفی سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ۱۲۹ھ میں اور بنی اُمیہ آپس میں

لڑیں گے، اور جزیرۃ کا گدھا اُٹھ کر شام پر غالب آ جائے گا اُس وقت کالے جھنڈے ظاہر ہو جائیں گے، تب ”اکبش“ ایک ایسی قوم کے ساتھ ظاہر ہوگا جس کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ ان کے دل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ ان کے بال کندھوں تک ہوں گے، اُنہیں اپنے دشمنوں پر نہ رَحْم آئے گا نہ ترس، ان کے نام ”کُنیتیں“ ہوگی اور ان کے قبائل گاؤں ہوں گے اُنہوں نے تاریک رات کے سیاہ کپڑے پہنے ہوں گے، وہ اُنہیں آل عباس کی قیادت میں لے جائیں گے اور ان کی حکومت آسان کریں گے، وہ اس زمانے کے مشہور لوگوں کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ لوگ ان سے بھاگ کر صحرا کی طرف چلے جائیں گے، ان کی حکومت مسلسل رہے گی یہاں تک کہ ان میں باہمی اختلاف ہو جائے گا، اور دُم والوں کا ستارہ ظاہر ہو جائے گا۔

۵۶۷۔ حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن شيخ لهم يقال له عبد السلام بن مسلمة قال سمعت أبا قبيل يقول وذكر بني أمية فقال منهم ثم قال يليكم بعدهم أصحاب الرايات السود فيطول أمرهم ومدتهم حتى يبايع الغلامين منهم فإذا أدركا اختلفوا فيما بينهم فيطول اختلافهم حتى ترفع بالشام ثلاث رايات فإذا رفعت كان سبب انقطاع مدتهم فإذا قرئ بمصر من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم يلبث أن يقرأ عليهم كتاب آخر من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين وهو صاحب المغرب وهو شر من ملك وهم يخرّبون مصر والشام فإذا كثف أمرهم بالشام اجتمعت الرايات السود وأصحاب الرايات الثلاث ومن بها من المغرب على أهل المغرب فيجتمعون جميعا عليهم فيقاتلونهم فتكون الغلبة لأهل الرايات الثلاث وينقطع أمر البربر ثم يقاتلون أصحاب الرايات السود حتى ينقطع أمرهم

۵۶۷۔ محمد بن عبد الله التيهري نے اپنے شیخ عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُمیہ کا ذکر کیا۔ ان کے حالات بتائے، پھر کہا کہ عنقریب تم پر ان کے بعد کالے جھنڈوں والے حکمران بنیں گے، ان کی حکومت کا معاملہ اور مدت طویل ہوگی، یہاں تک کہ ان میں سے دو لڑکوں کے ہاتھ بیعت کی جائے گی، جب وہ بالغ ہو جائیں گے تو ان کا باہمی اختلاف رہے گا، ان کا یہ اختلاف طویل ہو جائے گا، پھر شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے، جب یہ جھنڈے بلند ہو جائیں گے، تو یہ ان کی مدت کے ختم ہونے کا سبب بنیں گے، جب مصر میں خطبہ پڑھا جا رہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ ”عبد اللہ امیر المؤمنین“ تو کچھ ہی عرصہ بعد ان کے سامنے خطبہ میں پڑھا جا رہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ ”عبد الرحمن امیر المؤمنین“ یہ عبد الرحمن مغرب کا رہنے والا ہے اور یہ بدترین بادشاہ ہوگا۔ یہ لوگ مصر اور شام کو ویران کر دیں گے، جب ان کا معاملہ شام میں بڑھے گا تب کالے جھنڈوں والے اور تین جھنڈوں والے، اور جوان کے ہمنوا مغرب میں ہوں گے یہ سب اہل مغرب کے خلاف اتفاق کر لیں گے، پھر یہ سب ان کے خلاف جمع ہو جائیں گے، اور ان سے لڑیں گے بلا آخر غلبہ تین جھنڈوں والوں کو حاصل ہوگا اور نہ ہی معاملہ ختم ہو جائے گا، پھر یہ تین جھنڈوں والے کالے جھنڈوں والوں سے لڑیں گے تو کالے جھنڈے والوں کا معاملہ بھی ختم ہو جائے گا۔



۵۶۸۔ عن أبي الحفيرة عن أرطاة بن المنذر عن حدثه عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه أتاه رجل وعنده حليفة فقال يا ابن عباس قوله تعالى حم عسق (الشورى ۲۰۱) فاطرق ساعة وأعرض ساعة ثم كررها فلم يجبه بشيء فقال حليفة أنا أبتك قد عرفت لم كررها إنما نزلت في رجل من أهل بيته يقال له عبد الله ينزل على نهر من أنهار المشرق بيني عليه مدينتان يشق النهر بينهما شفا جمع فيها كل جبار عنيد قال

ارطاة اذا بنيت مدينة على شاطئ الفرات ثم اتكلم الفواصل والقواصم وانفوجتم عن
ديکم كما تنفرج المرأة عن قبلها حتى لا تمتنعوا عن ذل ينزل بکم واذا بنيت مدينة بين
النهرين بارض منقطعة من ارض العراق اتکم الدهيماء

۵۶۸ ﴿ ابی المغيرة نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اس موقع پر ان کے پاس حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے
اس شخص نے پوچھا کہ اے ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ! اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿لَمْ يَسْقِ ۝﴾ (الشوریٰ: آیت ۲۱)

کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب نہ دیا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تجھے بتاتا ہوں کہ تجھے پتہ ہے کہ یہ جواب دینے کو کیوں ناپسند کرتا ہے؟ اس لئے کہ یہ اس کے گھر کے
ایک فرد کے متعلق نازل ہوئی ہے، جس کا نام ”عبداللہ“ اور ”عبداللہ“ ہوگا، وہ مشرق کی نہروں میں سے ایک نہر پر اترے گا، جس
پر دو شہر بنائے جائیں گے، ان کے درمیان سے نہر کو کھود کر نکالا جائے گا، اس میں ہر قسم کے سرکش اور ظالم جمع ہوں گے، حضرت ارطاة
رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب فرات کے کنارے شہر بن گیا تو میں آجوں کے آخر کو پڑھا کرتا تھا، اور تم اپنے دین سے ایسے
جدا ہو جاؤ گے جیسے عورت بے شرمی میں اپنی شرمگاہ سے جدا ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ تم اس ذلت کو بھی نہ روکو گے جو تم پر آئے
گی، اور جب دو نہروں کے درمیان اس زمین پر جو عراق کی زمین سے جدا ہے ایک شہر آباد ہوگا تب تم پر ”دھیمہ“ نامی فتنہ آئے گا۔

۵۶۹ . حدثنا عبد الصمد بن الوارث عن حماد بن سلمة عن حميد عن بكر بن عبد الله

ان يوسف بن عبد الله بن سلام مریدار مروان بن الحکم فقال ويل لامة محمد من اهل

هذه الدار حتى تخرج الرايات السود من قبل خراسان

۵۶۹ ﴿ عبدالصمد بن عبدالوارث نے، حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے روایت کی ہے کہ بکر بن عبداللہ رحمہ
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ تعالیٰ کا گور مروان بن الحکم کے گھر پر ہوا تو فرمانے لگے کہ اس
گھروالوں کی وجہ سے امت محمدیہ ﷺ کے لئے ہلاکت ہے یہاں تک کہ خراسان کی جانب سے کالے جھنڈے نکل آئیں گے۔

۵۷۰ . حدثنا ابو المغيرة عن ابن عياش عن حماد بن سلمة عن حميد عن بكر بن عبد الله

العباس حتى ينزلوا الشام ويقتل الله على ايديهم كل جبار عنيد او عدولهم يربط بساحتهم

آدم خمسة واربعين صباحا فيد خلها سبعون الفا شعارهم فيها امت امت ثم تضع الحرب

اوزادها فيمكت ملكهم تسع في سبع ثم ينتكث امرهم بعد ثلاث وسبعين سنة

۵۷۰ ﴿ ابوالمغيرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ بنی عباس کے حق میں کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے جو شام میں جا اتریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں ہر سرکش ظالم کو یا ان کے دشمنوں کو قتل کر دے گا، لوگ پینتالیس 45 دنوں تک ان کی نگرانی کریں گے۔ پھر کالے جھنڈوں والے ستر ہزار 70000 کی تعداد میں اس (شہر) میں داخل ہو جائیں گے، ان کا شعار ”امت، امت“ ہوگا، پھر جنگ ختم ہو جائے گی، پھر ان کی بادشاہت بھی تہتر 73 سال بعد ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۵۷۱. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عیاش عن ثعلبة بن مسلم الخثعمی عن عبداللہ بن

ابی الأشعث اللیثی قال تخرج لبني العباس رایتان احدهما اولها نصر و آخرها و زولا

تنصرونها لا نصرها الله والاخرى اولها و زر و آخرها كفر لا تنصرونها لا نصرها الله

۵۷۱. عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے ثعلبہ بن مسلم الخثعمی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ابی

الأشعث اللیثی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کے حق میں دو جھنڈے نکلیں گے۔ ان میں سے ایک ابتداء میں مدد

اور آخر میں بوجھ ہوگا، تم لوگ اس کی مدد نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے اور دوسرا جھنڈا ابتدا میں بوجھ ہوگا اور آخر میں کفر ہوگا۔

تم اس کی مدد نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد نہ کرے۔

○ ○ ○

۵۷۲. حدثنا عبدالقدوس عن ابن عیاش عن أم بدر قال سمعت سعید بن زرعة يقول

سمعت نوف البکالی يقول لأصحابه انی أجد أن هذا العام تجلجل فيه دمشق المسوح

والبراذع واللبود وتخرج قتلهم علی العجل وتبقر بطون نساءهم فقال کعب النما

اولئک قوم یأتون من المشرق خردین معهم رایات سود مکتوب فی رایاتهم عهدکم

وبیعتکم ولینا بها ثم نکثوها فیاکون حتی ینزالوا بین حمص و دیر مسحل فتخرج الیهم

سریة فیرکونهم عرک الأدمیم یمسرون الی دمشق لیفتحونها قسرا شعارهم أبل أبل

یعنی بکش بکش ترفع عنهم الرخمة ثلاث ساعات من النهار

۵۷۲. عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے اُم بدر سے، انہوں نے سعید بن زرعة سے روایت کی ہے کہ

نوف البکالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس سال دمشق میں مسوح، براذع اور لبود ظاہر ہوں

گے ان کے مقتولین کو پتھروں پر نکالا جائے گا اور ان کی عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑ دیا جائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ یہ ایک قوم ہوگی جو مشرق کی طرف سے آئے گی، ان کے پاس کالے جھنڈے ہوں گے ان جھنڈوں پر لکھا ہوگا کہ:

”تم بیعت کر کے ہم سے عہد کر لو، ہم وہ عہد پورا کریں گے۔“

پھر وہ ”حمص“ اور ”دیر مسحل“ کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے، ان کی طرف ایک لشکر نکلے گا، مگر یہ انہیں یوں مار ڈالیں گے

جیسے کھال کی دباغت ہوتی ہے، پھر وہ دمشق کی طرف روانہ ہوں گے اور اُسے زبردستی فتح کر لیں گے، ان کا شعار ”أبل، أبل“

یعنی ”بکش بکش“ ہوگا، اہل شہر سے دن کے تین گھنٹوں کے لئے رَحمت اُٹھالی جائے گی۔

○ ○ ○

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَرَشْدِينَ عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ عَنْ أَبِي رُوْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ فَالْزَمُوا الْأَرْضَ فَلَا تَحْرُكُوا أَيْدِيَكُمْ وَلَا أَرْجُلَكُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ ضَعْفَاءُ لَا يُؤْبَهُ لَهُمْ قُلُوبُهُمْ كَزَبْرِ الْحَدِيدِ هُمْ أَصْحَابُ الدَّوْلَةِ لَا يَفُونَ بَعْدَ وَلَا مِثَاقٌ يَدْعُونَ إِلَى الْحَقِّ وَلَيْسُوا مِنْ أَهْلِ أَسْمَائِهِمُ الْكُنَى وَلَسْتَهِمُ الْقُرَى وَشُعُورُهُمْ مَرْخَاةٌ كَشُعُورِ النِّسَاءِ حَتَّى يَخْتَلِفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي اللَّهُ الْحَقَّ مِنْ يَشَاءُ

۵۷۳۔ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کالے جھنڈے دیکھ لو تو زمین پر پڑے رہو، نہ اپنے ہاتھوں کو حرکت دو اور نہ اپنے پاؤں کو حرکت دو، پھر ایک کمزور قوم ظاہر ہو جائے گی جس کی پرواہ نہیں کی جاتی تھی، ان کے دل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ یہ ملک کے مالک بنیں گے، وہ نہ عہد پورا کریں گے اور نہ معاہدہ، وہ حق کی طرف دعوت تو دیں گے لیکن وہ اس کے اُمل نہ ہوں گے ان کے نام ”کُنُیْتِیْنِ“ ہوں گی، اور ان کی نسبت دیہاتوں کی طرف ہوگی، ان کے بال عورتوں کی طرح لٹکے ہوں گے، یہاں تک کہ ان میں باہم اختلاف ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے حق دے گا۔

○ ○ ○

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا رَشْدِينَ عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْجَزِيرَةِ فَيَطَّأُ النَّاسَ وَطْئَةً وَيَهْرِيقُ الدَّمَاءَ ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ خِرَاسَانَ بَعْدَ قَتْلِ أَخِيهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ يَدْعِي عَبْدَ اللَّهِ يَلِي لِحَوَا مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَهْلِكُ وَيَخْتَلِفُ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْمِيَانِ بِاسْمِ وَاحِدٍ فَتَكُونُ مَلْحَمَةٌ يَعْقُرُ قَوْفًا فَيَظْهَرُ أَقْرَبُهُ مِنَ الْخَلِيفَةِ ثُمَّ تَكُونُ عَلَامَةٌ فِي بَنِي الْأَصْفَرِ وَيَتَدَيُّ نَجْمٌ لَهُ ذَلْبٌ فَيَزُولُ عَنْهُمْ وَلَا يَعُودُ إِلَيْهِمْ

۵۷۴۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، وہ عبدالعزیز بن صالح سے، وہ علی بن رباح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جزیرہ سے نکلے گا۔ پھر وہ لوگوں کو بالکل روند ڈالے گا، اور خون ریزی کرے گا، پھر بنی ہاشم میں سے ایک آدمی ”عبداللہ“ نامی اپنے بھائی کے قتل کے بعد خراسان سے نکلے گا، وہ تقریباً چالیس 40 سال امیر رہے گا، پھر وہ ہلاک ہو جائے گا، اور اس کے گھرانے کے دو افراد کا آپس میں اختلاف ہوگا جن دونوں کا ایک ہی نام ہوگا پھر ”عقر قوفا“ نامی مقام پر جنگ ہوگی، پھر جو خلیفہ کے زیادہ قریب ہوگا وہ غالب آ جائے گا، پھر حکومت کی علامت رومیوں میں ہوگی اور ”دُم دار ستارہ“ ظاہر ہوگا، تو حکومت ان لوگوں سے چلی جائے گی اور دوبارہ ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔

○ ○ ○

۵۷۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبع عن كعب قال أسعد أهل

الشام بخروج الرايات السود أهل حمص وأشقاهم بها أهل دمشق

۵۷۵. عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے نکلیں گے تو اہل شام میں سے سب سے نیک بخت ”حمص“ والے ہوں گے اور سب سے بد بخت ”دمشق“ والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۵۷۶. حدثنا ابن وهب عن حمزة بن عبد الواحد قال حدثني محمد بن عمرو بن طلحة

عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عبد الله بن صفوان بن أمية عن حفصة زوج النبي عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا سمعتم بناس يأتون من قبل المشرق أو كورها يعجب

الناس من زيهم فقد أظلتكم الساعة

۵۷۶. ابن وہب نے حمزہ بن عبد الواحد سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے، انہوں نے عبد اللہ بن صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے کہ حفصہ زوجہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مشرق کی طرف سے لوگوں کا آنا سنا لوگ ان کے طور طریقوں پر تعجب کریں تو تحقیق تم پر قیامت سایہ فگن ہو چکی ہوگی۔

○ ○ ○

۵۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن سعيد بن شبيب عن صالح بن أبي صالح عن

أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال أتينا نعوذ في نجمة أصابته قال فذكر معاوية

فطيط عليه وأغلظ عليه في القول ثم قال أبو هريرة للحسن بن علي رضي الله عنهما لا

يكبرن عليك فوالذي نفسي بيده لو كانت الدنيا يوما واحدا لطول الله ذلك اليوم

حتى تكون الخلافة لبني هاشم

۵۷۷. ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید بن شبيب سے، انہوں نے صالح بن ابی صالح سے روایت کی

ہے کہ میرے والد ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے

اُس (ستارہ لگنے کی وجہ سے) بیماری کے متعلق جو انہیں پہنچی تھی، تو آپ نے حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ذکر کیا اور اُن پر

غصے کا اظہار کیا۔ ان کے بارے میں سخت باتیں کی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے کہا کہ آپ پر ان کی حکمرانی گراں نہ گورے! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی

ہوگا پھر بھی اللہ تعالیٰ اُسے طویل کر دے گا یہاں تک کہ خلافت بنو ہاشم کو واپس مل جائے گی۔

○ ○ ○

۵۷۸. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثنا عيسى بن عطية الخولاني

عن راشد بن داود الصنعاني يسند الحديث قال بعد هلاك بني أمية يجيء جالب
الوحوش يجتمع اليه أهل الأرض من زواياها الأربع فيعذب الله بهم هذه الأمة
﴿۵۷۸﴾ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عیسیٰ بن عطیہ الخولانی سے، وہ راشد بن داؤد الصنعانی رحمہ
اللہ تعالیٰ کی حدیث کی طرف نسبت کر کے بتاتے ہیں کہ بنی اُمیہ کے خاتمہ کے بعد چاروں اطراف سے لوگ جمع ہوں گے۔
اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اس امت کو عذاب دے گا۔

۸۷۹. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا جرير بن عثمان عن سعيد بن مرثد أبي العالية قال
كنت جالسا مع شرحبيل بن ذي حمالة عند قصر ابن آثال فمر به شيخ من العباد كبيرهم
قد سقط حاجباه على عينيه متوكئا على عصي فقال هلم أيها الشيخ فجلس اليه فقال ما
أبعد عقلك فقال فارس رأيتهم بهذه المدينة جلوسا حلقا حلقا يتحدثون يقولون سيظهر
على أهل هذه الأرض المسلمون فيفتح الله لهم خزائن برها وبرها يعرفون بنعتهم بطول
شعرهم وورما حهم ولبوسهم الأزر يكون آخر ملك منهم يقتلون بالعصب يصب على
مالهم الأموال والأطعمة الكثيرة فلا يشبعهم ذلك

﴿۵۷۹﴾ الحكم بن نافع نے جریر بن عثمان سے روایت کی ہے کہ سعید بن مرثد ابی العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں ”
شرحبیل بن ذی حمالیہ“ کے ساتھ ابن آثال کے محل کے قریب بیٹھا ہوا تھا وہاں سے ایک بہت بوڑھے شخص کا گور ہوا، جس کی
بھنویں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، وہ لاشی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، حضرت شرحبیل نے اُسے آواز دے کر کہا کہ اے شیخ! یہاں
آئیے، وہ بوڑھا آ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا، حضرت شرحبیل نے کہا کہ تیرے دماغ نے کام کرنا نہیں چھوڑا؟ اُس بوڑھے نے کہا کہ
میں نے اس شہر میں ایرانیوں کو حلقہ بنائے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ بات چیت میں کہہ رہے تھے کہ عنقریب اس سر زمین پر مسلمان
غالب آ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے خشکی اور تری کے خزانے کھول دے گا، وہ اپنے اوصاف کے ذریعہ پہچانے جائیں گے،
ان کے بال اور نیزے لمبے ہوں گے، اور ان کے کپڑے نیلے رنگ کے ہوں گے، ان کا آخری بادشاہ اُنہی میں سے ہوگا، وہ ”عصب“
نامی جگہ پر لڑیں گے، ان کے دسترخوانوں پر بہت زیادہ مال اور کھانے ہوں گے لیکن انہیں اس سے سیرابی نہ ہوگی۔

۵۸۰. حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان
رضي الله عنه قال يخرج رجل من أهل لمشرق يدعوا إلى آل محمد وهو أبعد الناس منهم
ينصب علامات سود أولها نصر وآخرها كفر يتبعه خشاسة العرب وسفلة الموالي والعبيد
الآفاق ومراق الآفاق سيماهم السواد ودينهم الشرك وأكثرهم الجذع قال القلف ثم
قال حذيفة لا بن عمر ولست مدركة يا أبا عبد الرحمن فقال عبد الله ولكن أحدث به من

بعدي قال فتنة تدعى الحالقة تحلق الدين يهلك فيها صريح العرب وصالح الموالي
وأصحاب الكنوز والفقهاء وتنجلي عن أقل من القليل

۵۸۰ عبد القدوس نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہر یہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق سے ایک آدمی نکلے گا جو آل محمد (ﷺ) کی طرف دعوت دے گا، حالانکہ اس کا اہل بیت کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ وہ کالے جھنڈے مقرر کرے گا، جس کا اوّل مددگار اور آخر کفر ہوگا، اس کی پیروی عرب کے بے کار لوگ کریں گے، اور آ زاد کردہ نچلے موالی اور بھگوڑے غلام کریں گے اور اطراف عالم کے معمولی لوگ ہوں گے، اُن کی نشانی کالا پن ہے۔ ان کا دین شرک ہوگا اور ان میں سے اکثر ”جدع“ ہوں گے، میں نے عرض کیا ”جدع“ کیا ہے؟ فرمایا کہ ”غیر ختنہ خدہ“۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! آپ ان کو نہ پاسکو گے (یعنی وہ آپ کی وفات کے بعد آئیں گے) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں، میں یہ حدیث اپنے بعد کے لوگوں تک پہنچاؤں گا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک فتنہ آئے گا جس کا نام ”موٹھ منے والا ہوگا“ وہ دین کو موٹھ ڈالے گا۔ اس فتنے میں معزز عرب، نیک موالی، خزانوں کے مالک اور فقہاء مر جائیں گے، اور یہ فتنہ تھوڑے لوگوں کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

○ ○ ○

۵۸۱ حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبي عمرو قال حدثني قيس بن سعد عن الحسن

بن محمد بن علي قال لا يزال بنو أمية على لبح من أمرهم حتى تخرج الرايات السود من

المشرق فتبيحهم

۵۸۱ المعتمر بن سليمان نے ابو عمرو سے، انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ مسلسل اپنی حکومت پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے جو انہیں ختم کر دیں گے۔

○ ○ ○

۵۸۲ حدثنا الوليد عن روح بن أبي العيزار عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن

الحسن وابن سيرين قالوا تخرج راية سوداء من قبل خراسان فلا تزال ظاهرة حتى يكون

هلاکهم من حيث بدأ من خراسان

۵۸۲ الولید نے روح بن ابوالعیزار سے، انہوں نے سعید بن ابوعروبة سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈے خراسان کی جانب سے ظاہر ہوں گے۔ وہ مسلسل غالب رہیں گے یہاں تک کہ ان کی ہلاکت وہاں سے ہوگی جہاں سے ان کی ابتداء ہوئی تھی، یعنی خراسان سے۔

○ ○ ○

۵۸۳. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عبد الله بن زبير عن علي

قال هلاكهم من حيث بدأ

۵۸۳. الوليد اور رشید بن نے ابو لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعة سے، انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی ہلاکت وہاں سے ہوگی جہاں سے ان کی ابتدا ہوئی تھی۔

○ ○ ○

۵۸۴. حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا رشيد بن سعد المهري عن يونس بن يزيد الأيلي

عن ابن شهاب عن قبيصة بن ذؤيب عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم تخرج من خراسان رايات سود لا يردھا شيء حتى تنصب بايلياء يعني

بيت المقدس

۵۸۴. قتیبة بن سعید نے رشید بن سعد المہری سے، انہوں نے یونس بن یزید الايلي سے، ابن شہاب سے، انہوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، انہیں کوئی چیز واپس نہ کر سکے گی یہاں تک کہ وہ ”ایلیاء“ یعنی بیت المقدس پر گاڑ دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۵۸۵. عن الحكم بن نافع أبي اليمان الحمصي حدثنا جراح عن أرطاة بن المنذر عن

تبيع عن كعب قال لبوشكن العراق يعرك عرك الأديم ويشق الشام شق الشعر وتفت

مصرفت البعرة فعندها ينزل الأمر

۵۸۵. الحکم بن نافع ابو الیمان الحمصی نے، جراح سے، انہوں نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب عراق کی دباغت کی جائے گی جیسے کھال کی دباغت کی جاتی ہے، اور شام کو چیرا جائے گا، جیسا کہ بالوں میں مانگ نکالی جاتی ہے، اور مصر کو توڑ دیا جائے گا جیسا کہ بیگنی ٹوٹ جاتی ہے، تو اس وقت اللہ کا حکم اترے گا۔

○ ○ ○

أول علامة تكون في انقطاع مدة بني العباس

بني عباس کی مدت ختم ہونے کی پہلی علامت

۵۸۶. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا جراح عن أرطاة قال هلاكهم اذا اختلفوا بينهم

فاول علامة تكون من انقطاع ملكهم اختلاف بينهم

۵۸۶۔ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی ہلاکت اس وقت ہوگی جب وہ باہم اختلاف کریں گے، لہذا پہلی علامت ان کی بادشاہت کے خاتمے کی باہمی اختلاف ہے۔

○ ○ ○

۵۸۷۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبیل قال لا يزال الناس بخير في رضاء مالم ينقضي ملك بني العباس فاذا انتفض ملكهم لم يزالوا في فتن حتى يقوم المهدي

۵۸۷۔ محمد بن عبد اللہ نے عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ عیش و آرام کی بھلائی میں رہیں گے جب تک بنو عباس کی بادشاہت ختم نہ ہو جائے جب ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی تو لوگ ہمیشہ فتنوں میں رہیں گے، یہاں تک کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کھڑے ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۵۸۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي حدثنا أبو أمية الكلبي قال حدثنا شيخ أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه قال لا تزال أصحاب الرايات السود شديدة رقابهم بعدما يظهر حتى يختلفوا فيما بينهم

۵۸۸۔ الولید بن مسلم نے وابو عبدة المشجعی سے روایت کی ہے کہ، ابولمیہ الکلبی حدثنا ابو امیہ کلبی قال حدثنا شیخ ادراک الجاہلیۃ قد سقط حاجباه علی عینہ قال لا تزال اصحاب الرايات السود شديدة رقابهم بعدما يظهر حتى يختلفوا فيما بينهم

○ ○ ○

۵۸۹۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ التهرتني عن عبد السلام بن مسلمة قال سمعت ابا قبیل يقول لا يزال أمرهم ظاهر حتى يبایع للاميين منهم فاذا أدركا اختلفوا فيما بينهم فيطول اختلافهم حتى ترفع بالشام ثلاث رايات فاذا رفعت كانت سبب انقطاع ملكهم

۵۸۹۔ محمد بن عبد اللہ التهرتني نے عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کا معاملہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ دو لڑکوں کی بیعت کر لی جائے گی، جب وہ دونوں بالغ ہو جائیں گے تو ان میں باہمی اختلاف پیدا ہوگا جو طویل ہو جائے گا۔ پھر شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے جب یہ جھنڈے بلند ہو جائیں گے تو یہ ان کی بادشاہت کے ختم ہونے کا سبب ہوگا۔

○ ○ ○

۵۹۰۔ حدثنا رشد بن عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران قال قال عبيد بن ربيعة

فاذا افرقوا على ثلاث رايات فاعملوا انه هلاكهم

۵۹۰ ﴿رشدین نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر حکمران مقرر ہوں گے جو بدترین حکمران ہوں گے۔ جب وہ تین جھنڈوں میں تقسیم ہو جائیں گے پھر سمجھ لینا کہ یہ ان کی ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

۵۹۱. حدثنا الوليد عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال حدثنا شيخ قد أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه قال لا تزال أصحاب الرايات السود شديدة رقابهم حتى يختلفوا فيما بينهم يخالف بعضهم بعضا فيفترون ثلاث فرق فرقة يدعون لبني فاطمة وفرقة يدعو لبني العباس وفرقة يدعوا لأنفسهم قلت ومن أنفسهم قال لا أدري وهكذا سمعت

۵۹۱ ﴿الولید نے ابی عبدة المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابی أمیة الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھے نے یہ بتایا جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، اس نے کہا کہ کالے جھنڈے والے ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی گردنیں سخت ہیں پھر ان میں باہم اختلاف ہو جائے گا، وہ ایک دوسرے کے مخالف ہوں گے اور تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے:

نمبر ۱: ایک جماعت بنی فاطمہ کی طرف دعوت دے گا۔

نمبر ۲: دوسرا فرقہ بنو عباس کی طرف دعوت دے گا۔

نمبر ۳: تیسرا فرقہ اپنی طرف دعوت دے گا۔

میں نے عرض کیا کہ اپنی طرف سے کون مراد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم میں نے ایسے ہی سنا ہے۔

○ ○ ○

۵۹۲. حدثنا الوليد وأخبرني أبو عبد الله عن مسلم بن الأخیل عن عبد الكريم أبي أمية عن محمد بن الحنفية قال لا تزال الرايات السود التي تخرج من خراسان في أستانها النصر حتى يختلفوا فيما بينهم فإذا اختلفوا فيما رفعت ثلاث رايات بالشام

۵۹۲ ﴿الولید نے ابو عبد اللہ سے انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبد الکرم ابو أمیة سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خراسان سے جو کالے جھنڈے نکلیں گے وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی مدد ہوگی۔ پھر ان میں باہمی اختلاف ہوگا، جس کے بعد شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے۔

○ ○ ○

۵۹۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبع عن كعب قال اذا اختلف

آل العباس فيما بينهم فهو أول التفاضل أمرهم

۵۹۳۔ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آل عباس میں باہمی اختلاف شروع ہو جائے گا تو یہ ان کی حکومت کے خاتمے کا آغاز ہوگا۔

○ ○ ○

۵۹۴۔ حدثنا أبو عمرو البصري عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت البناني عن الحارث الهمداني عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السابع من بني العباس يدعو الناس الى الكفر فلا يجيبونه فيقول له اهل بيته تريد أن تخرجنا من معاشنا فيقول الي أسير فيكم بسيرة أبي بكر وعمر رضي الله عنهما فيأبون عليه فيقتله عدوله من اهل بيته من بني هاشم فاذا وثب عليه اختلفوا فيما بينهم فذكر اختلافًا طويلا الى خروج السفياي

۵۹۴۔ ابو عمرو البصري نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت بنانی سے، انہوں نے حارث الہمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنو عباس میں سے ساتواں خلیفہ لوگوں کو کفر کی طرف بلائے گا، پس لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے، اس خلیفہ کے گھروالے اُسے کہیں گے کہ تو ہمیں ہمارے کام سے نکالنا چاہتا ہے؟ وہ کہے گا کہ میں تو (حضرت) ابو بکر و (حضرت) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریقے پر گامزن ہوں، گھروالے اس کی اس بات کا انکار کریں گے۔ پھر اس کے گھروالوں میں سے ایک ہاشمی اُس کا دشمن ہوگا۔ جو اسے قتل کر دے گا۔ جس کے بعد ان سب میں باہم اختلاف ہو جائے گا، پھر آپ ﷺ نے سفیانی کی خروج تک طویل اختلاف کا ذکر کیا۔

○ ○ ○

۵۹۵۔ حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال اذا اختلف اصحاب الرايات السود بينهم كان حسف قرية بارم يقال لها حرستا وخروج الرايات الثلاث باशल عندها

۵۹۵۔ الولید اور رشید بن نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل، ابو رومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم اختلاف کریں گے شام کی ایک بستی ”حرستا“ سے تین جھنڈے خروج کریں گے۔

○ ○ ○

۵۹۶۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن ارطاة بن المنذر عن حذله عن كعب قال اذا اختلف من بني العباس رجلان وهما الفرعان وقع بينهما الاختلاف الاول ثم يتبعه الاختلاف الآخر الذي فيه الفناء وخروج السفياي عند اختلافهم الثاني

۵۹۶ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المندر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی عباس میں سے دو آدمی خلافت سے معزول کئے جائیں گے اور وہ دونوں لڑکے ہوں گے اس وقت ان میں پہلا اختلاف واقع ہوگا۔ پھر اس کے بعد دوسرا اختلاف ہوگا، جس میں یہ مٹ جائیں گے، اور ”سفیانی“ ان کے دوسرے اختلاف کے وقت خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۵۹۷ حدثنا أبو اسحاق الأقرع عن سليمان بن كثير أبي دود الواسطي وكان ثقة حدثني حاتم بن أبي صغيرة عن أبي الجلد قال يملك رجل وولده من بني هاشم النين وسبعين سنة

۵۹۷ ابو اسحاق الاقرع نے سلیمان بن کثیر ابو داؤد الواسطی (ثقة) سے، انہوں نے حاتم بن ابو صغیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو جلد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی ہاشم میں سے ایک باپ اور بیٹا بہتر (72) سال تک حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

۵۹۸ - حدثنا الوليد بن مسلم قال قرأت عن كعب قال يملك بنو العباس ألفا وتسعة أشهر ويل لهم بعد ذلك وبعد الويل ويل

۵۹۸ ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو عباس نو (9) مہینے کم ایک ہزار مہینے حکومت کریں گے، اس کے بعد ان کے لئے ہلاکت ہے اور ہلاکت کے بعد ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

۵۹۹ - حدثنا أبو يوسف المقدسي وكان كوفيا حدثنا فطر بن خليفة عن منذر الثوري عن محمد بن الحنفية قال يملك بنو العباس حتى يأتين الناس من الخير ثم يتشعب أمرهم فان لم تجدوا الا جحر عقرب فادخلوا فيه فانه يكون في الناس شر طويل ثم يزول ملكهم ويقول المهدي

۵۹۹ ابو یوسف المقدسی کو فی نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کو ان سے خیر پہنچے گا، پھر ان کی حکومت میں پھوٹ پڑ جائے گی، اگر اس موقع پر وقت تمہیں بچھو کا سوراخ بھی ملے تو اس میں گھس جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں بہت بد اثر ہوگا، پھر ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔

○ ○ ○

۶۰۰ - حدثنا ابن أبي هريرة عن أبيه عن علي بن أبي طلحة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الخامس من اهل بيتي فالهرج الهرج يموت السابع ثم كذلك حتى يقوم المهدي قال بلغني عن شريك انه قال هو

ابن العفر یعنی ہارون وکان الخامس ونحن نقول هو السابع والله أعلم

۶۰۰ ﴿ ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے اہل بیت میں سے پانچواں فوت ہوگا تب قتل و غارتگری شروع ہوگی، جب ساتواں مرے گا تب بھی ایسے ہی قتل ہوں گے، یہاں تک کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کھڑے ہو جائیں گے۔ ابن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے شریک سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ پانچواں ”ابن العفر“ یعنی ہارون ہے جبکہ ہمارا خیال ہے کہ ہارون ساتواں ہے، واللہ اعلم۔

○ ○ ○

۶۰۱ . حدثنا ضمرة عن أبي حسان بن نوبة قال لا بد أن يملك ثلاثة من بني العباس

أول أسمائهم عين

۶۰۱ ﴿ ضمرہ نے روایت کی ہے کہ ابو حسان بن نوبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس میں سے تین آدمیوں کا بادشاہ بننا ناگزیر ہے ان کے نام کی ابتداء ”عین“ سے ہوگی۔

○ ○ ○

۶۰۲ . حدثنا الوليد عن شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال لا يزال ملك بني

العباس ظاهرا على من ناوهم حتى يخرج عليهم أهل المغرب

۶۰۲ ﴿ ولید نے بنو خزاعہ کے ایک روای سے روایت کی ہے کہ ابو وہب الکلاعی فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی حکمرانی اپنے ماتحتوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان پر اہل مغرب خروج کر لیں۔

○ ○ ○

۶۰۳ . حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا خسف بقربة يقال

لها حرستا وخلع خليفتان من بني العباس واختلف آل العباس بينهم حتى يرفع لهم اثنا

عشر لواء وثنا عشرة راية فعندها يغلب عليهم الفتن في دار ملكهم وبها يجتمعون فعند

ذلك الآخرة ويعبر جيحور وبها يجتمعون وعند ذلك سقوط ملكهم وخروج البربر

على الشام

۶۰۳ ﴿ عبداللہ بن مروان نے ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب ”حرستا“ نامی بستی دھنس جائے گی، اور بنو عباس کے دو خلیفے معزول کر دیے جائیں گے، اور آل عباس باہمی

اختلاف کریں گے یہاں تو ان میں بارہ (12) جھنڈے اور بارہ (12) علامتیں بکند ہوں گی، اس وقت ان کے مرکز پر فتنے غالب

آجائیں گے، اور اسی فتنہ پر وہ اکٹھے ہوں گے اس وقت دوسرا فتنہ ہوگا، جسے ”جیحو“ کہیں گے، وہ اس فتنہ پر جمع ہوں گے۔ اور اس

وقت ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اور تیسرا فتنہ پر خروج کریں گے۔

○ ○ ○

۶۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال انفاض ملكهم

اختلافهم فيما بينهم من حيث بدأ

۶۰۴. عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت ان میں باہمی اختلافات پیدا ہو جانے کی وجہ سے ختم ہو گئی۔

۶۰۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال آخر علامة من زوال ملك بني العباس

ثلاثة ملوك منهم يتوالون أسماؤهم أسماء الأنبياء لا يجاوزوهم بعد هؤلاء الملوك

ومدة بني العباس من هؤلاء الملوك الثلاثة أربعين عاما فإذا رأيت الاختلاف فيهم

وجماعة من بني هاشم فيجتمعون بين النهرين وولاية رجل من بني العباس نحو المغرب

واصطكاك الرايات السود والصفوف سره الشام وقيل والي مصر ومنع خراجها فهي

من أماره انقطاع مدتهم

۶۰۵. عبد اللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت کے زوال کی آخری

علامت یہ ہے کہ ان میں پے درپے تین بادشاہ آئیں گے جن کے نام حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے نام پر ہوں گے، ان

بادشاہوں سے آگے بنو عباس کی بادشاہت نہ بڑھے گی، ان تینوں عباسی بادشاہوں کی حکومت چالیس 40 سال رہے گی، جب

تو بنو عباس میں اختلاف دیکھے اور بنی ہاشم کی جماعت کو دیکھے کہ وہ دونوں دریاؤں کے درمیان جمع ہو چکی ہے؟ بنی عباس کے ایک

آدمی کی امارت مغرب کی طرف دیکھے، اور کالے جھنڈوں کا اکٹھے ہو کر شام یا مصر کی طرف چلتا اور وہاں سے خراج نہ آنے کو دیکھے

تو یہ بنو عباس کے دور کے ختم ہونے کی نشانیاں ہیں۔

۶۰۶. حدثنا ادریس الخولانی عن الوليد بن يزيد عن أبيه عن شفي الأصبحي قال يلي

خمسة من ولد العباس كلهم جهازة ويل للأرض منهم يموت خامس بني العباس يشب

عليه والب شبه الأسد يأكل بفيه ويفسد بيديه السموات تضج الى الله تعالى مما يهراق

على الأرض من الدماء يملك غداً ثلثة ثم يلي والي من بعض اخوة الأبد ثم يلي

والى ينادي من السماء الأرض الله والعبيد عبيد الله مال الله بين عبيده بالسوية

يملك في هذه الولاية عشر سنين

۶۰۶. ادریس الخولانی نے، الولید بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ شفی الاصبھی رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عباس کی اولاد میں سے پانچ (5) خلفاء ہئیں گے، وہ سب کے سب ظالم و جاہر ہوں گے۔ ان کی وجہ سے

زمین پر ہلاکت ہوگی۔ بنو عباس میں سے پانچواں بادشاہ مَر جائے گا، تو ایک شیر کے مشابہ شخص جو منہ سے کھائے گا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے فساد کرے گا۔ وہ حکومت پر مسلط ہو جائے گا، آسمان زمین پر ہونے والی خونریزی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کرے گا، وہ شخص دو (2) یا تین (3) صبح تک بادشاہ رہے گا، پھر ابد کے بھائیوں سے ایک بھائی حکمران بنے گا۔ پھر اس کے پیچھے ایسا حکمران آئے گا جس کے لیے آسمان سے صدا آئے گی کہ زمین اللہ کی ہے، اور انسان اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کا مال اس کے بندوں کے درمیان برابر ہے، وہ شخص دس (10) سال تک اس بادشاہت پر فائز رہے گا۔



أول علامة من علامات انقطاع ملكهم

في خروج الترك بعد اختلافهم فيما بينهم

بنو عباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی بادشاہت کے ختم ہونے

کی علامتوں میں سے پہلی علامت ترکوں کا خروج ہے

۶۰۷. حدثنا الوليد بن مسلم أخبرنا من سمع رسول الوليد بن يزيد الى قسطنطين

سمع الوليد بن يزيد يقول الملاحم بينكم حتى تأتكم الرايات السود ثم يخرج عليكم

الترك فيقاتلونهم فيقتلونهم ثم لا تجف برادع دوابكم حتى يخرج أهل المغرب

۶۰۷. الوليد بن مسلم نے قسطنطنیہ میں ولید بن یزید کے قاصد سے سنا کہ ولید بن یزید نے کہا تھا کہ تمہارے

درمیان جنگیں جاری ہوں گی حتیٰ کہ تم پر کالے جھنڈے آجائیں گے، پھر تمہاری خلافِ ترک خروج کریں گے، پھر بنو عباس اور ترک

باہم لڑیں گے، ترک بنو عباس کو قتل کر دیں گے، پھر تمہارے جانوروں کے اوپر رکھے جانے والے پورے ابھی سوکھے نہ ہوں گے

کہ اہل مغرب خروج کریں گے۔



۶۰۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثني قوم قدموا من أهل أرمينية يريدون الشام

فلقوا بها أبا مسلم فقالوا إنا كرهنا عبد الله بن علي وقد أردنا العزلة فقال أصبتم لا تزال

الرايات السود ظاهرة على من ناوهم حتى تدخل الترك من باب أرمينية قال الوليد وهو

أول علامة من علامات انقراض أمرهم بعد اختلافهم فيما بينهم

۶۰۸. الوليد بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آرمینیا کے کچھ لوگ، جو شام جا رہے تھے، ان کی ملاقات حضرت

ابو مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہوئی، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن علی ناپسند ہے، ہم نے گوشہ نشین ہونے کا ارادہ کیا ہے، حضرت

ابو مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا، کالے جھنڈے اپنے مخالفین پر مسلسل غالب رہیں گے یہاں تک کہ ترک ”آرمینیا“ کے دروازے سے داخل ہو جائیں گے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بنو عباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی حکمرانی کے ختم ہونے کی پہلی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۶۰۹. حدثنا بقیہ بن الولید والحکم قالا أخبرنا صفوان بن عمرو عن شریح بن عبید

عن کعب قال کانی أسمع خفق جعاب الترك بین الأغلة وبارق

۶۰۹. بقیہ بن الولید اور الحکم نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں ”اغلة“ اور ”بارق“ شہروں کے درمیان ترکوں کے ترکشوں کی کھڑکھڑاہٹ سُن رہا ہوں۔

○ ○ ○

۶۱۰. حدثنا عبد القدوس عن ابن عیاش عن عصمة بن راشد عن عصام بن یحیی

الحضرمی عن عبد اللہ بن ابی قیس الحضرمی عن معاویہ بن ابی سفیان أنه قال ان الذین

یرکبون المنخرمات سیقعون علی تلال الشام والجزیرة

۶۱۰. عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے عصمة بن راشد سے، انہوں نے عصام بن یحییٰ الحضرمی سے،

انہوں نے عبد اللہ بن ابی قیس الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک وہ لوگ جو رُم گدوں پر سوار ہوتے ہیں، عنقریب وہ شام اور جزیرہ کے ٹیلوں پر گرے پڑے ہوں گے۔

○ ○ ○

۶۱۱. حدثنا الحکم عن جراح عن أرطاة قال اذا خسف بقرية من قرى دمشق

وسقطت طائفة من غربي مسجدنا فعند ذلك تجتمع الترك والروم یقاتلون جميعا

وترفع ثلاث رايات بالشام ثم یقاتلهم السفیانی حتی یبلغ بهم قرقيسیا قال عصمة

فأخبرني أبو حکيمة قال خرجت بائنة لي وأنا أسكن الشام فقیل ان الذین یرکبون

المنخرمات سیقعون علی تلال الجزيرة والشام فیسبون نساءهم حتی ان الرجل لیری

بیاض خلخال أمراته فلا یستیع أن یدفع عنها

۶۱۱. الحکم نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب دمشق کی بستیوں میں سے

ایک بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد کے غربی حصہ کا ایک حصہ گر جائے گا، پھر اس وقت روم اور ترک جمع ہوں گے اور اکٹھے

ہو کر لڑیں گے، اور شام میں تین (3) جھنڈے بلند ہوں گے۔ پھر ان سے سفیانی لڑیں گے، یہاں تک کہ وہ انہیں ”قرقيسیا“ نامی

جگہ تک پہنچادیں گے، عصمة رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو حکمة رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ میں شام کا رہنے والا تھا لیکن

اپنی بیٹی کو لے کر وہاں سے نکلا اس لئے کہ مجھے بتلایا گیا تھا کہ بے شک وہ لوگ جو رُم گدوں پر سوار ہوتے ہیں، عنقریب وہ شام

اور جزیرہ کے ٹیلوں پر گرے پڑے ہوں گے۔ وہ اپنی عورتوں کو گالیاں دیں گے، ایک آدمی اپنی عورت کی پازیب کی سفیدی دیکھے گا، لیکن اس میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اپنی عورت کی حفاظت کر سکے۔

○ ○ ○

۶۱۲. قال ابن عیاش فأخبرني عتبة بن تمیم التوخي عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن خمير عن كعب قال ترد الترك الجزيرة حتى يسقوا خيولهم من الفرات فيبعث الله عليهم الطاعون فيقتلهم فلا يفلت منهم الا رجل واحد قال ابن عیاش وأخبرني عبد الله بن دينار عن كعب قال ينزلون آمدو يشربون من الدجلة والفرات يسعون في لجزير وأهل الاسلام في تلك الجزيرة لا يستطيعون لهم شيئا فيبعث الله عليهم الثلج فيه صر وريح وجليد فاذا هم خامدون قير جعون فيقولون ان الله قد اهلكهم وكفاكم العدو ولم يبق منهم أحد قد هلكوا من عند آخرهم

۶۱۲. ابن عیاش نے، عتبہ بن تمیم التوخی سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ترک جزیرہ پر وارد ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو فرات سے پلا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر طاعون مسلط کر دے گا جس سے سوائے ایک شخص کے کوئی زندہ نہ بچے گا، حضرت ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ”آمد“ نامی جگہ میں اتریں گے، اور دجلہ اور فرات سے بیٹھیں گے، اور جزیرہ کے متعلق کوشش کریں گے اور اہل اسلام جزیرہ میں ہوں گے لیکن ان میں ٹرکوں سے لڑنے کی طاقت نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ٹرکوں پر برفباری مسلط کر دے گا، جس میں طوقانی ہوائیں اور سخت سردی ہوگی جس سے وہ ناکام ہو کر واپس لوٹ جائیں گے، لوگ کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا ہے اور وہ تمہارے دشمنوں کے لئے تمہاری طرف سے کافی ہو گیا ہے، ان ٹرکوں میں سے کوئی زندہ نہ بچے گا وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۶۱۳. حدثنا عبد الخالق بن يزيد بن واقد عن أبيه عن مكحول عن النبي ﷺ قال للترك خرجتان خرجة يخرجون والثانية يربطون خيولهم بالفرات لا ترك عددا.

۶۱۳. عبد الخالق بن یزید بن واقد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دو مرتبہ خروج کریں گے۔ ایک مرتبہ وہ خروج کریں گے اور جب وہ دوسری مرتبہ خروج کریں گے تو اپنے گھوڑے فرات پر باندھیں گے، اس کے بعد ترک نہیں رہیں گے۔

○ ○ ○

۶۱۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يقاتل السفلياني الترك لم يكون

استنصالحهم علی یدی المہدی وهو اول لواء یعقده المدی یبعثہ الی الترمک
 ۶۱۳ ۴ الحکم بن ثافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ٹکڑوں کے خلاف
 لڑے گا، پھر ان کی بیخ کنی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے ہاتھوں ہوگی اور یہ پہلا جھنڈا ہوگا جسے (حضرت) مہدی (علیہ
 السلام) باندھے گا اور ٹکڑوں کی طرف بھیجے گا۔

○ ○ ○

۶۱۵ ۴ حدثنا الولید بن مسلم عن ابن لہیعة عن عبید اللہ بن المغیرة عن عبد اللہ بن
 عمرو قال بقیت من الملاحم واحدة اولها ملحمة الترمک بالجزیرة
 ۶۱۵ ۴ الولید بن مسلم نے ابن لہیعة سے، انہوں نے عبید اللہ بن المغیرة سے روایت کی ہے کہ، عبد اللہ بن عمرو رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگوں میں سے ایک باقی ہے جس کی ابتداء ٹکڑوں کے خلاف جزیرہ میں جنگ کے ساتھ ہوگی۔

○ ○ ○

۶۱۶ ۴ حدثنا الولید عن ابن جابر وغيره عن مکحول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم للترک خرجتان احدهما یخربون اذر بیجان والثانية یشرعون علی ثنی الفرات
 قال عبد الرحمن بن یزید حدیثہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال فبعث اللہ تعالیٰ
 علی خیلهم الموت فیرحلهم فیکون فیہم ذبح اللہ الاعظم لا ترک بعدها
 ۶۱۶ ۴ الولید نے ابن جابر اور بعض دوسروں سے روایت کی ہے کہ مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دو مرتبہ خروج کریں گے، ایک مرتبہ خروج میں وہ ”آذر بیجان“ کو ویران کریں گے۔ دوسری مرتبہ
 میں وہ فرات کے کنارے جمع ہوں گے، حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے ان کا فرمان نقل
 کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھوڑوں پر موت بھیج دے گا، وہ جس کے ڈر سے وہاں سے کوچ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو تباہ و برباد
 کر دے گا۔

○ ○ ○

۶۱۷ ۴ حدثنا محمد بن عبد اللہ عن عبد الرحمن بن زیاد عن مکحول عن حذیفہ رضی
 اللہ عنہ قال اذا رایتم اول الترمک بالجزیرة فقاتلوهم حتی تہزموہم أو یکفیکم اللہ مؤنتہم
 فانہم یفضحوا الحرم بها فهو علامة خروج اهل المغرب وانتقاض ملک ملکہم یومئذ
 ۶۱۷ ۴ محمد بن عبد اللہ نے عبد الرحمن بن زیاد سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم ترک کو پہلے جزیرہ میں دیکھو تو ان کے خلاف لڑو یہاں تک کہ تم انہیں شکست دے
 دو، یا تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہو جائے، بے شک وہ حرم کی بے حرمتی کرنا چاہتے ہیں، یہ اہل مغرب کے خروج اور ان
 کی بادشاہی کے ختم ہونے کی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۶۱۸. حدثنا غیر واحد عن ابن عباس عن حماد عن مکحول قال قال رسول
 ﷺ للترك خرجتان خرجة بالجزيرة يحتقبون ذوات الحجال ليطفر الله
 المسلمين بهم فيكون فيهم ذبح الله الاعظم

۶۱۸. ابن عباس سے کئی راویوں نے اور خود انہوں نے دوسروں سے روایت کی ہے کہ مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دو مرتبہ خروج کریں گے ایک مرتبہ وہ جزیرہ میں خروج کریں گے وہ ترک
 پازیب پہنی عورتوں کو اوٹ کے پیچھے بٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے خلاف فتح دیں گے، ان میں اللہ تعالیٰ عظمت والے
 کی ذبح واقع ہوگی۔

○ ○ ○

۶۱۹. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة حدثنا أبو زرعة عن عبد الله بن زهير عن
 عمار بن ياسر رضي الله عنه قال ان لاهل بيت نبكم امارات فالزموا الارض حتى تنساب
 الترك في حلاف رجل ضعيف فيخلع بعد سنتين من بيعته ويحالف الترك على الروم
 ويخسف بغربي مسجد دمشق ويخرج ثلاثة نفر بالشام ويأتي هلاك ملكهم من حيث
 بدأ ويكون بدو الترك بالجزيرة والروم بفلسطين ويتبع عبدالله حتى تلقي
 جنودها بقرقيسيا

۶۱۹. الولید اور رشید بن نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، انہوں نے عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک تمہارے نبی کریم ﷺ کے گھرانے کی چند علامات ہیں لہذا تم
 اس سرزمین کو لازم پکڑو یہاں تک کہ ترک اپنے آپ کو امارت کی طرف ایک کمزور آدمی کے ذریعہ سے منسوب کریں گے، جو
 دو (2) سال کے بعد اس کی بیعت کو توڑ دیں گے، اور ترک رومیوں سے مل جائیں گے اور دمشق کی مسجد کا غربی حصہ دھنس جائے
 گا، اور شام میں تین 3 آدمی خروج کریں گے اور ان کی بادشاہت کا خاتمہ ہوگا جہاں سے وہ شروع ہوئی تھی، اور ترک کی ابتداء جزیرہ
 سے اور روم و فلسطین سے ہوگی، اور عبد اللہ، عبد اللہ کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ ان کے لشکر ”قرقيسيا“ میں جا ملیں گے۔

○ ○ ○

۶۲۰. حدثنا أبو عمرو البصري عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن
 ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود رضي الله عنه قال اذا ظهر الترك والخزر
 بالجزيرة وأذربيجان والروم بالعمق وأطرافها قاتل الروم رجل ن ليس من أهل قسرين
 والسفياي يقاتل أهل المشرق وقد اشغل كل ناحية عدو فاذا قاتلهم أربعين يوما
 ولم يأتيه مدد صالح الروم على أن لا يؤدي أحد الفريقين إلى صاحبه شيئا

۶۲۰. ابو عمرو البصري نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے انہوں

نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ”ثرکی“ اور ”خزری“ جزیرہ اور ”آذربائیجان“ میں ظاہر ہوں گے اور رومی ”عمق“ اور اس کے اطراف میں ظاہر ہوں گے تو روم کے خلاف ”قصرین“ شہر کا ایک آدمی جو قیس قبیلے سے ہوگا، وہ لڑے گا، اور سفیانی مشرق والوں کے خلاف عراق میں لڑے گا، اور حکومت اسلامی کا ہر علاقہ دشمن کے خلاف برسرِ پیکار ہوگا، جب وہ ان سے چالیس (40) دن لڑیں گے اور کوئی کمک نہ آئے گی تو وہ روم کے ساتھ صلح کر لیں گے، اس شرط پر کہ دونوں فریقین ایک دوسرے کو کچھ نہ دیں گے۔

○ ○ ○

۶۲۱. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر إذا ظهر السفیانی علی الأبقع

والمنصور الیمانی خرج الترك والروم فظهر علیهم السفیانی

۶۲۱. سعید ابو عثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی ”ابقع“ اور

”منصور الیمانی“ پر غالب آجائیں گے تب ترک اور روم خروج کریں گے اور ان پر سفیانی ان پر غالب آجائیں گے۔

○ ○ ○

ما یدکر من علامات من السماء فیہا فی انقطاع ملک بنی العباس

بنو عباس کی بادشاہت کے ختم ہونے کی چند آسمانی علامات

۶۲۲. حدثنا الولید بن مسلم حدثنا شیخ عن یزید بن الولید الخزاعی عن کعب قال

علامة النقطاع ملک ولد العباس حمرة تظهر فی جو السماء وهذه تكون فیما بین العشر

من رمضان الی خمس عشرة وواحدة فیما بین العشرین الی الرابع والعشرین من رمضان

ونجم یطلع من المشرق یضیء کما یضیء القمر لیلة البدر ثم ینعطف قال الولید وبلغنی

عن کعب أنه قال قحط فی المشرق وواحدة فی المغرب وحمرة فی الجوف وموت فاشی

فی القبلة

۶۲۲. الولید بن مسلم نے اپنے شیخ سے، اُس نے یزید بن الولید الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اولادِ عباس کی بادشاہت کے خاتمے کی علامت یہ ہے کہ دس (10) رمضان سے لے کر پندرہ (15)

رمضان کے درمیان تک آسمان کی فضا میں ایک سُرخ ظاہر ہوگی۔ پھر دھندلا ہوگا جو بیس (20) رمضان سے چوبیس (24) رمضان

کے درمیان ہوگا اور مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوگا پھر وہ نکل کھائے گا۔

حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مشرق میں قحط

ہوگا اور مغرب میں دھندلا ہوگا، اور فضاء میں سُرخ ہوگی اور قبلہ میں عام موت ہوگی۔

○ ○ ○

۶۲۳. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال إذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشوق القرن ذو الشفا وكان أول ما طلع بهلاك قوم نوح حين غرقهم الله وطلع في زمان ابراهيم عليه اسلام حيث القوة في النار وحين اهلك الله فرعون ومن معه وحين قتل يحيى بن زكريا فاذا رأيتم ذلك فاستعيدوا بالله من شر الفتن ويكون طلوعه بعد انكساف الشمس والقمر ثم لا يلبثون حتى يظهر الأبقع بمصر

۶۲۳ ﴿سعيد ابو عثمان نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جب عباسی خراسان پہنچیں گے تو مشرق کی طرف سے ”قرن“ نامی ستارہ طلوع ہوگا جو اطراف والا ہوگا، اور پہلی مرتبہ وہ اس وقت طلوع ہوا تھا جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو پانی میں غرق کر کے ہلاک کیا تھا اور پھر جب لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تب یہ طلوع ہوا، اور تیسری بار یہ تو وہ اس وقت طلوع ہوا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا اور چوتھی مرتبہ وہ اُس وقت طلوع ہوا جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا گیا، جب تم یہ ستارہ دیکھو تو فتنوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور یہ سورج اور چاند کے گرہن ہونے کے بعد طلوع ہوگا، پھر لوگ زیادہ ٹھہرے نہیں رہیں گے، یہاں تک کہ ”البقع“ مصر میں ظاہر ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۶۲۴. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال في خروج السفیانی تری علامة في السماء ۶۲۴ ﴿الولید نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی کے خروج کی علامت تم آسمان پر دیکھ لو گے۔

○ ○ ○

۶۲۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد الغريز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال تكون علامة في صفر ويبدأ نجم له ذناب ۶۲۵ ﴿رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ علامت صفر کے مہینہ میں ہوگی ایک دم بہت ساری دُموں والا ستارہ ظاہر ہوگا۔

○ ○ ○

۶۲۶. قال ابن لهيعة فإخبرني عبد الوهاب بن بخت عن مكحول قال قال رسول الله ﷺ في السماء آية لليلتين خلتا وفي شوال المهمة وفي ذي القعدة المعمة وفي ذي الحجة النزائل وفي المحرم وما المحرم قال عبد الوهاب بن بخت وبلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في رمضان آية في السماء كمعود ساطع وفي شوال البلاء وفي ذي القعدة الفناء وفي ذي الحجة ينتهب الحاج المحرم وما المحرم.

۶۲۶ ﴿ابن لہیعہ نے عبد الوہاب بن بخت سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسمان میں دو (2) راتیں گورنے کے بعد نشانی ہوگی، شوال میں ”مہمہ“ نامی ذی قعدہ میں ”معمہ“ نامی، ذی الحجہ میں ”مزائل“ نامی، اور محرم تو محرم کی کیا بات ہے! حضرت عبدالوہاب بن بخت رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آسمان میں لمبے ستون کی طرح نشانی ہوگی، شوال میں آفتیں ہوگیں، ذی قعدہ میں ”قنا“ ہوگا، ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور محرم تو محرم کا کیا کہنا ہے۔

○ ○ ○

۶۲۷۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد الغفار عن سفيان الكلبي قال في سبب البلاء

وفي ثمان الفناء وفي تسع الجوع

۶۲۷۔ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الغفار سے روایت کی ہے کہ سفيان الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ ساتویں میں آفتیں ہیں، آٹھویں میں ”قنا“ ہے اور نویں میں بھوک ہے۔

○ ○ ○

۶۲۸۔ حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن ابي

هريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ قال تكون آية في شهر رمضان ثم تظهر عصابة في

شوال ثم تكون معمعة في ذي القعدة ثم يسلب الحاج في ذي الحجة ثم تنتهك المحارم

في المحرم ثم يكون صوت في صفر ثم تنارع القبائل في شهري ربيع ثم العجب كل

العجب حمادي ورجب ثم لاقة مقتبة خير من دسكرة بفل مائة ألف قال ابو عبد الله نعيم

لا اعلم الا اني سمعت من مسلمة بن علي ان شاء الله وبينه وبين قتادة رجل

۶۲۸۔ ابن وہب نے مسلمہ بن علی سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہی کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں ایک نشانی ہوگی، پھر شوال

میں جماعت ظاہر ہوگی، پھر ذی القعدہ میں ”معمہ“ ہوگا، پھر ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، پھر محرم میں ”مُحَرَّمَت“ والی

چیزوں کی بے حرمتی ہوگی، پھر صفر میں آواز ہوگی پھر ربیع کے دونوں مہینوں میں قبائل لڑیں گے، پھر جمادی الاوٰلیٰ اور رجب کے

درمیان انتہائی تعجب خیز امور ہوں گے، پھر ایک لاکھ ٹخروں سے بہتر ایک پالان لگی اُدُنّی ہوگی حضرت ابو عبد اللہ نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ

کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم مگر میں نے حضرت مسلمہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ انشاء اللہ اس کے اور حضرت قتادہ رحمہ

اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک اور راوی ہے۔

○ ○ ○

۶۲۹۔ حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن قتادة عن سعيد بن المسيب قال يأتي على

المسلمين زمان يكون منه صوت في رمضان وفي شوال تكون مهممة وفي ذي القعدة

تنحاز فيها القبائل الى قبائلها وذو الحجة ينهب فيه الحاج والمحرم وما والمحرم

۶۲۹۔ الولید نے صدقہ بن یزید سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ مسلمانوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ”مہمہ“ ہوگا اور ذی قعدہ میں ایک قبیلہ دوسرے کے ساتھ لڑ پڑے گا اور ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم تو محرم کی کیا بات ہے!

○ ○ ○

۶۳۰. حدثنا الوليد بن عنبسه القرشي عن سلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون في رمضان صوت وفي شوال مهمة وفي ذي القعدة تحارب القبائل وفي ذي الحجة ينتهب الحاج وفي المحرم ينادي منادي من السماء ألا ان صفوة الله من خلقه فلان فاسمعوا له وأطيعوا

۶۳۰ ﴿ الولید نے عنبرہ القرشی سے، انہوں نے سلمہ بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب رحمہ اللہ تنبائی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ”مہمہ“ ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی جنگیں ہوں گی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم میں ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ سُو! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ کا پسندیدہ فلاں شخص ہے اس کی بات سُو اور اطاعت کرو!

○ ○ ○

۶۳۱. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن الملك بن أبي سليمان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون صوت في رمضان ومعمعة في شوال وفي ذي القعدة تحارب القبائل وعامنذ ينتهب الحاج وتكون ملحمة عظيمة بمنى يكثر فيها القتلى وتسيل فيها الدماء وهم على عقبة الجمره

۶۳۱ ﴿ ابو یوسف المقدسی نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ”معمعہ“ ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی جنگ ہوگی، اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں بڑی جنگ ہوگی جس میں بکثرت مقتولین ہوں گے، اور اس میں خون بہے گا اور یہ عقبہ کے جمرات پر ہوں گے۔

○ ○ ○

۶۳۲. حدثنا أبو يوسف عن محمد بن عبد الله عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال يحج الناس معا ويعرفون معا على غير امام فبيناهم نزول بمنى اذا اخلهم كالكلب فسادت القبائل بعضها الى بعض فاقتلوا حتى تسيل العقبة دما.

۶۳۲ ﴿ ابو یوسف نے محمد بن عبد اللہ سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد شعیب سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ حج کریں گے اور سب عرفات میں بغیر امام کے ٹھہریں گے، پھر وہ منیٰ میں اترے ہوں گے کہ گتے کی طرح اچانک انہیں ایک دم سے غصہ آئے گا پھر بعض قبائل بعض کی طرف اٹھیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ عقبہ کا مقام خون سے نہا جائے گا۔

۶۳۳. حدثنا عيسى بن يونس والوليد بن مسلم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان قال انه استبدوا آية عمودا من نار يطلع من قبل المشرق يراه اهل الارض كلهم فمن ادرك ذلك فليعد لأهله طعام سنة

۶۳۳. عیسیٰ بن یونس اور الولید بن مسلم نے ثور بن یزید سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک آگ کا بلند ستون مشرق کی طرف سے طلوع ہوگا، جسے تمام زمین والے دیکھ لیں گے۔ پھر جو اُسے پالے تو وہ اپنے گھروالوں کے لئے ایک سال کا کھانا جمع کر کے رکھے۔

۳۶۴. قال الوليد فأخبرنا صفوان بن عمرو عبدالرحمن بن جبیر ابن نفیر عن كثير بن مرة الحضرمي قال آية الحدثنان في رمضان علامته في السماء بعدها اختلاف في الناس فان أدركتها فاکثر من الطعام ما استطعت

۶۳۴. الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر ابن نفیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حوادث کی نشانی یہ ہے کہ رمضان میں اس کی علامت آسمان میں ہوگی، اس کے بعد لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا، جب تو اُسے پالے تو جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ خوراک جمع کر لیتا۔

۶۳۵. قال الوليد فأخبرني شيخ عن الزهري قال وفي ولاية السفيناني الثاني وخروجه علامة ترى في السماء

۶۳۵. الولید نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفینانی ثانی کی حکومت اور نکلنے کی علامت تو آسمان میں دیکھے گا۔

۶۳۶. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن صفوان بن عمرو بن عبدالرحمن بن جبیر عن كثير بن مرة قال لا تنظر آية الحدثنان في رمضان منذ سبعين سنة

۶۳۶. ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تو حوادث کی نشانی کو رمضان میں ستر (70) سال کے بعد دیکھ پائے گا۔

۶۳۷. حدثنا جنادة بن عيسى عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبیر عن كثير بن مرة قال اني لأنتظر آية الحدثنان في رمضان منذ سبعين سنة

۶۳۷. جنادة بن عیسیٰ نے ارطاة سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ستر 70 سال سے رمضان میں حوادث کی نشانی کا انتظار کر رہا ہوں۔

۶۳۸. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة قال حدثني عبدالوهاب ابن حسين عن محمد بن ثابت البناني عن أبيه عن الحارث الهمداني عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى

اللہ علیہ وسلم قال اذا كانت صبیحة فی رمضان فان یشکر معمة فی شوال وتمیز القبائل فی ذی القعدة وتسفک الدماء فی ذی الحجة والمحرم وما المحرم بقولها ثلاثا هیئات هیئات یقتل الناس فیها هرجا هرجا قال قلنا وما الصبیحة یا رسول اللہ قال هذه فی النصف من رمضان لیلة جمعة فتكون هذه توقظ النائم وتقعّد القائم وتخرج العواتق من خدورهن فی لیلة جمعة فی سنة كثيرة الزلازل فاذا صلیتم الفجر من یوم الجمعة فادخلوا بیوتکم واغلقوا ابوابکم وسدوا کواکم ودثروا انفسکم وسدوا آذانکم فاذا حسستم بالصبیحة فخرواللہ سجدا وقولوا سبحان القدوس سبحان القدوس ربنا القدوس فان من فعل ذلک نجا ومن لم یفعل ذلک هلك

۶۳۸ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت البنانی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ الحارث الہمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں تیز چیخ ہوگی، شوال میں ”سمعة“ ہوگا، اور ذی قعدہ میں قبائل لڑیں گے، اور ذی الحجہ میں خونریزی ہوگی، اور محرم کیا ہے محرم؟ تین مرتبہ فرمایا دُوری ہے دُوری ہے، اس میں لوگ بہت زیادہ قتل کئے جائیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ یہ چیخ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نصف رمضان کو جمعہ کی رات میں ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کر دے گی اور کھڑے ہوئے کو بٹھا دے گی اور پردہ دار عورت گھروں سے باہر نکل آئیں گی، جمعہ کی رات میں ہوگی۔ یہ اُس سال ہوگی جس سال کثرت سے زلزلے ہوں گے، جب تم جمعہ کے دن فجر کی نماز پڑھ لیتا تو اپنے گھروں میں داخل ہو جانا اور اپنے دروازوں کو بند کر دینا اور اپنے روشن دانوں کو بھی بند کر دینا اور خود پر چادر ڈال دینا اور اپنے کانوں کو بند کر لیتا جب تمہیں وہ چیخ محسوس ہو تو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا اور پڑھنا:

سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ، سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ، رَبَّنَا الْقُدُّوسُ ۝

(پاک ہے، پاک ہے، پاک ہے، پاک ہے ہمارا رب پاک ہے۔)

بے شک جس نے ایسا کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

○ ○ ○

۶۳۹ حدثنا الولید قال رأینا رجفة أصابت أهل دمشق فی ایام مضین من رمضان

فهلك ناس كثير فی شهر رمضان سنة سبع وثلاثین ومائة ولم نر ما ذکر من الواهية وهي

الخسف الذي یذكر فی قرية یقال لها حرستا ورأیت نجما له ذنب طلع فی المحرم سنة

خمیس وأربعین ومائة مع الفجر من المشرق فکنا نراه بین یدی الفجر بقية المحرم لم غفی

لم رأیناه بعد مغیب الشمس فی الشفق وبعده فیما بین الجوف والفرات شهرین أو ثلاثة لم

خفي سنتين أو ثلاثا ثم رأينا نجما خفياله شعلة قدر الدراع رأي العين قريبا من الجدي
يستدير حوله بدوران الفلك في جماديين وأياما من رجب ثم خفي ثم رأينا نجما ليس
بالأزهر طلع يمين قبله الشام ماذا شعلته من القبلة الى الجوف الى ارمينة فذكرت ذلك
لشيخ قديم عندنا من السكاسك فقال ليس هذا بالنجم المنتظر قال الوليد ورأيت نجما في
سنيات بقين من سني أبي جعفر ثم انعقد حتى التقى طرفاه فصار كطوق ساعة من الليل

۶۳۹ ﴿ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک زلزلہ دیکھا جو اہل دمشق پر گزشتہ دنوں میں آیا تھا۔ اس میں
بہت سارے لوگ ہلاک ہو گئے۔ یہ واقعہ ایک سو ستیسی (137ھ) ہجری کا ہے، اور ہم نے دھننا نہیں دیکھا جس کا ”حستا“ نامی
گاؤں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے میں نے سن ایک سو پینتالیس (145ھ) ہجری میں ماہ محرم کے اندر فجر کے وقت مشرق کی طرف
سے ایک دم دار ستارہ طلوع ہوتے دیکھا۔ پھر ہم اُسے محرم کے بقیہ دنوں میں فجر سے پہلے دیکھتے تھے، پھر وہ ٹھپ گیا پھر ہم نے
اُسے سورج کے ڈوبنے کے بعد شفق کے ساتھ اور اس کے بعد ”جوف“ اور ”فرات“ کے درمیان دو (2) یا تین (3) مہینے تک دیکھا۔
پھر وہ دو یا تین سال تک ٹھپ گیا، پھر ہم نے ایک پوشیدہ ستارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ اس کے شعلے ایک ہاتھ لے جاتے تھے۔
وہ سرطان کے قریب تھا اور آسمان کے گھومنے کی وجہ سے اس کے ارد گرد گھوم رہا تھا، اور یہ منظر جمادی الاولیٰ، جمادی الثانی، اور
رجب کے کچھ ایام تک جاری رہا، پھر وہ ٹھپ گیا، پھر ہم نے ایک ستارہ دیکھا جو زیادہ روشن نہ تھا جو ”شام“ کے دائیں طرف طلوع
ہوا تھا، اس کا شعلہ بہت دراز تھا ”قبلۃ الشام“ سے لے کر جوف تک بلکہ ”آرمینیا“ تک تھا، یہ باتیں میں نے ایک بوڑھے شیخ کو
بتائیں جو ہمارے یہاں ”سکاسک“ میں تھا، اُس نے کہا کہ یہ وہ ستارہ نہیں ہے جس کا انتظار ہے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے
ہیں کہ میں نے ایک ستارہ ان زمانے میں دیکھا جب ابو جعفر کے کچھ سال باقی تھے، اُس ستارے نے بل کھایا یہاں تک کہ اس کے
دونوں کنارے باہم مل کر طوق کی شکل بن گئے اور یہ رات کا وقت تھا۔



۶۴۰ قال الوليد وقال كعب هو نجم يطلع من المشرق ويضيء لأهل الأرض

كأضواء القمر ليلة البدر

۶۴۰ ﴿ الولید کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ستارہ ہے جو مشرق سے طلوع ہوگا اور
زمین والوں پر ایسے روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے۔



۶۴۱ قال الوليد والحمرة والنجوم التي رأيناها ليست بالآيات انما نجم الآيات نجم

ينقلب في الآفاق في صفر أو في ربيع أو في رجب وعند ذلك يسير خافان بالانكراک

تبعه روم الظواهر بالرايات والصلب

۶۴۱ ﴿ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُرخ اور ستارے جو ہم نے دیکھے ہیں وہ نشانیاں نہیں ہیں، نشانوں کا ستارہ

تو وہ ستارہ ہے جو آسمان کے کناروں میں کھوے گا۔ جو صفر یا ربیع الاول یا ربیع الثانی یا رجب کے مہینے میں ہوگا، اور اس وقت ”خاقان“ ٹرکوں کو لے کر چل پڑے گا۔ ان کے پیچھے رومی ہوں گے، جن کے جھنڈے اور صلیبیں ظاہر ہوں گی۔

○ ○ ○

۶۳۲. عن الوليد قال بلغني عن كعب انه قال يطلع نجم من المشرق قبل خروج المهدي له ذناب قال وحدثت عن شريك انه قال بلغني انه قبل خروج المهدي تنكسف الشمس في شهر رمضان مرتين

۶۳۲ ﴿ الولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے نکلنے سے پہلے مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا، جس کی کئی دُمیں ہوں گی، اور مجھے شریک کی طرف منسوب کر کے یہ بات بتلائی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ بات پہنچی ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے نکلنے سے پہلے رمضان کے مہینے میں دو مرتبہ سورج گرہن ہوگا۔

○ ○ ○

۶۳۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبيع عن كعب قال هلاك بني العباس عند نجم يظهر في الجوف وهذه واهية يكون ذلك أجمع في شهر رمضان تكون الحمرة ما بين الخمس الى العشرين من رمضان والهداة فيما بين النصف الى العشرين والواهية ما بين العشرين الى أربعة وعشرين ونجم يرمى به يضيء كما يضيء القمر ثم يلتوي كما تلتوي الحية حتى يكاد رأسها يلتقيان والرجفتان في ليلة الفسحين والنجم الذي يرمى به شهاب ينقض من السماء معها صوت شديد حتى يقع في المشرق ويصيب الناس منه بلاء شديد

۶۳۳ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی عباس کی ہلاکت اُس وقت ہوگی جب ”جوف“ میں ستارہ ظاہر ہو جائے گا، اس وقت چیخ اور دُھنسا واقع ہوگا، اور یہ سب کا سب رمضان کے مہینے میں ہوگا، سُرخ ظاہر ہوگی، پانچ سے بیس روزوں کے درمیان اور چیخ ہوگی نصف رمضان سے بیس رمضان کے درمیان تک، اور دُھنسا بیس رمضان سے لے کر چوبیس رمضان تک ہوگا، اور ایک ستارہ پھینکا جائے گا جو اتنا روشن ہوگا جیسے چاند روشن ہوتا ہے، پھر وہ نکل کھائے گا جیسے سانپ نکل کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دونوں سر میل جائیں گے، اور دو ڈلڑے رات میں ہوں گے، اور وہ ستارہ جو مارا جائے گا شہاب ہوگا جو آسمان سے ٹوٹ کر آئے گا اس میں سخت آواز ہوگی، وہ مشرق میں آگرے گا اور لوگوں کو اس کی وجہ سے کافی مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

○ ○ ○

۶۳۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن أبي الحوصاء عن طاووس قال تكون ثلاث رجفات رجفة باليمن شديدة ورجفة بالشام أشد منها ورجفة بالمشرق وهي الجاحف

وقد كان باليمن والشام ولم يكن بالمشرق

۶۳۳ ﴿عبداللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ابو الحوصاء سے روایت کرتے ہیں کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین زلزلے ہوں گے۔ ایک یمن میں وہ سخت ہوگا۔ دوسرا شام میں وہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگا، تیسرا مشرق میں ہوگا وہ تو بالکل ختم کر دینے والا ہوگا، یمن اور شام کے زلزلے تو واقع ہو چکے ہیں لیکن مشرق والا ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

○ ○ ○

۶۳۵. حدثنا شيخ من الكوفيين عن ليث عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة رضي الله عنه قال في رمضان هذة توقظ النائم وتخرج العواتق من محاورها وفي شوال مهممة وفي ذي القعدة تمشي القبائل بعضها الى بعض وفي ذى الحجة تهرق الدماء وفي المحرم وما المحرم بقولها ثلاثا قال وهو عند انقطاع ملك هؤلاء

۶۳۵ ﴿کوفہ کے ایک راوی نے لیث سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ایک سخت آواز ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کر دے گی اور پردہ دار عورتوں کو ان کے پردوں سے نکال دے گی اور شوال میں ”مہمہ“ ہوگا، اور ذی قعدہ میں بعض قبائل دوسرے قبائل کی طرف چلیں گے، اور ذی الحجہ میں خونریزی ہوگی، اور محرم میں، اور محرم کیا ہے؟ تین مرتبہ فرمایا اس وقت ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۶۳۶. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن سخرية كثير بن مرة عن ابن عمر عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن تغني امتي حتى تظهر فيهم التمايز ولتمايل والمعامع فقلت يا نبي الله ما التمايز قال عصبية يحدثها الناس بعدي في الاسلام فقلت فما التمايل قال ميل القبيل على القبيل فيستحل حرمتها قلت فما المعامع مسير الأمصار بعضها الى بعض تختلف أعناقها في الحرب

۶۳۶ ﴿عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے سخریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ہرگز فتنہ ہوگی یہاں تک کہ ان میں ظاہر ہو جائے ”تمایز“ اور ”تمایل“ اور ”معامع“ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ ایہ ”تمایز“ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ قوم پڑستی، جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کروں گے، میں نے عرض کیا کہ یہ ”تمایل“ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ایک قبیلے کی دوسرے کی طرف یلغار جس کی وجہ سے وہ اس کی حرمت کو حلال سمجھتا ہے، میں نے عرض کیا کہ یہ ”معامع“ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ بعض اہل شہر کا دوسرے شہر والوں کی طرف چلنا اور پھر جنگ میں ان کی گردنوں کا ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

○ ○ ○

۶۳۷. حدثنا عثمان بن كثير عن جرير بن عثمان عن سليمان بن سمير عن كثير بن مرة قال آية الحدثان في رمضان والهيش في شوال والنزائل في ذي القعدة والمعمة في ذي الحجة وآية ذلك عمود ساطع في السماء من نور

۶۳۷. عثمان بن كثير نے جریر بن عثمان سے، انہوں نے سلیمان بن سمیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث کی نشانی رمضان میں ہوگی۔ ”ہیش“ شوال میں ہوگا، اور مصائب کا نڈول ذی قعدہ میں ہوگا اور ”مععمہ“ ذی الحجہ میں ہوگا، اور اس کی نشانی یہ ہے کہ آسمان میں ایک لمبا روشنی ستون ہوگا۔

۶۳۸. أخبرنا جراح عن أرطاة قال في زمان السفيناني الثاني المشوه الخلق هدة بالشام حتى يظن كل قوم أنه خراب ما يليهم

۶۳۸. جراح کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفینانی ثانی کے دور میں تمام مخلوق کو ایک سخت جح ڈرادے گی اور ہر قوم والا سمجھے گا کہ اس کے ساتھ والی قوم برباد ہوگئی ہے۔

○ ○ ○

۶۳۹. حدثنا عبد القدوس عن عبدة بنت خالد بن معدان عن أبيها خالد بن معدان قال إذا رأيتم عمودا من نار من قبل المشرق في شهر رمضان في السماء فأعدوا من الطعام ما استطعتم فإنها سنة جوع

۶۳۹. عبد القدوس نے عبدة بنت خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ ان کے والد خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم مشرق کی طرف آسمان پر رمضان کے مہینے میں ایک آگ کا ستون دیکھو، تو جتنی خوارک جمع کر سکتے ہو جمع کر لینا بے شک وہ بھوک کا سال ہے۔

○ ○ ○

۶۵۰. حدثنا عبد القدوس وبقية والحكم بن نافع عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبیر عن كثير بن مرة الحضرمي قال اني لانتظر ليلة الحدثان في رمضان منذ سبعين سنة قال عبد الرحمن بن جبیر علامة تكون في السماء تكون اختلاف بين الناس فان أدر كنها فأكثر من الطعام ما استطعت

۶۵۰. عبد القدوس اور بقیہ اور الحكم بن نافع نے صفوان سے عبد الرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ستر 70 سال سے رمضان میں حوادث کی رات کا انتظار کر رہا ہوں، حضرت عبد الرحمن بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک علامت آسمان پر ظاہر ہوگی مگر لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ اگر ٹوا سے پالے تو بھتا زیادہ ہو سکے خوارک جمع کر لینا۔

○ ○ ○

۶۵۱. قال صفوان وقال مهاجر النبال تكون في رمضان فترمض قلوبهم وشوال يشال بينهم وفي ذي القعدة يستعملهم وفي ذي الحجة تسفك الدماء

۶۵۱ ﴿صفوان کہتے ہیں کہ مہاجر النبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ نشانی رمضان میں ہوگی، پس لوگوں کے دل جلنے لگیں گے، اور شوال اُن کے درمیان ”شال“ ہوگا اور ذی الحجہ میں خون بہے گا۔

○ ○ ○

۶۵۲ حدثنا عبد القدوس عن ابن عیاش عن الولید بن عباد عن شہر بن حوشب قال الحدث فی رمضان والمعمعة فی شوال والنزائل فی ذی القعدة وضرب الرقاب فی ذی الحجة وفي ذلك العام یغار علی الحاج

۶۵۲ ﴿عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے الولید بن عباد سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث رمضان میں ہوں گے، اور ”معمعة“ شوال میں اور آفات کا فوول ذی قعدہ میں، اور گردنوں کا مارنا ذی الحجہ میں، اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔

○ ○ ○

۶۵۳ حدثنا عبد القدوس عن حریر عن کثیر بن مرة قال البحدثان فی رمضان والہیش فی شوال والنزائل فی ذی الحجة والمعمعة فی ذی الحجة والقضاء فی المحرم ثم قال انی لانتظر البحدثان منذ سبعین سنة

۶۵۳ ﴿عبد القدوس نے حریر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث رمضان میں اور ”ہیش“ شوال میں اور آفات کا فوول اور ”معمعة“ ذی الحجہ میں اور فیصلہ محرم میں ہوگا۔ پھر فرمایا کہ میں ستر 70 سال سے حوادث کا انتظار کر رہا ہوں۔

○ ○ ○

۶۵۴ حدثنا ابن المبارک وابن وہب عن ابن لہیعة عن یزید بن ابی حبیب عن خالد بن یزید بن معاویة قال اذا رأیت الرجل بالحرما معجبا برأیه فقد تمت خسارته

۶۵۴ ﴿ابن المبارک اور ابن وہب نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ خالد بن یزید بن حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو حرم میں کسی آدمی کو اپنی رائے کی خود پسندی میں مبتلا دیکھے تو یقیناً وہ آدمی پورے خسارے والا ہوا۔

○ ○ ○

بدؤ فتنة الشام شام کے فتنے کی ابتداء

۳۵۵ حدثنا بقية وعبد القدوس والحکم بن نافع صفوان عن عبد الرحمن ابن جبیر بن نفیر عن هرقل عظیم الروم قال مثلنا ومثل العرب کرجل کانت له دار فاسکنها قوما فقال اسکنوا ما اصلحتهم وایاکم أن تفسدوا فآخرجکم منها فعمروها زمانا ثم أطلع الیهم واذا هم قد أفسدوها فآخرجهم عنها وجاء بآخرین فاسکنهم آیاهما واشترط علیهم کما اشترط

على الدين من قبلهم فالدار الشام وربها الله تعالى أسكنها بني اسرائيل فكانوا أهلها زمانا
لم يغيروا وأفسدوا فاطلع اليهم فأخرجهم منها واسكننا بعدهم زمانا ثم اطلع اليها فوجدنا
قد غيرنا وأفسدنا فأخرجنا منها واسكنكم اياها معشر العرب فان تصلحوا فأنتم أهلها
وان تغيروا وتفسدوا أخرجكم عنها كما أخرج من كان قبلكم

۶۵۵۔ بقیہ اور عبدالقدوس اور الحکم بن نافع نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ ہر قل روم کا بادشاہ کہتا تھا کہ ہماری اور عرب کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کا گھر ہو پھر وہ کچھ لوگوں کو اس میں
ٹھہرائے اور ان سے کہے کہ جب تک تم اس کی اصلاح کرو گے اس وقت تک تم اس میں رہو، اور خبردار اس میں فساد نہ کرنا ورنہ میں
تمہیں نکال دوں گا، ایک مدت تک وہ لوگ اس گھر کو آباد رکھیں، پھر ایک دن مالک نے دیکھا کہ تو انہوں نے اس کے گھر میں
خرابی کر رکھی ہے تو اس نے انہیں گھر سے نکال دیا، اور دوسروں کو لایا اور ان کو اس گھر میں اسی شرط پر ٹھہرایا جیسے پہلے لوگوں کو ٹھہرایا
تھا پس یہ گھر ”ملک شام“ ہے اور اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے یہاں بنی اسرائیل کو آباد کیا وہ اس کے رہائشی بن کر ایک مدت
تک رہے پھر وہ بدل گئے اور انہوں نے فساد مچایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا فساد دیکھا انہیں وہاں سے نکال دیا۔ ان کے بعد ہم نے
عیسائیوں کو ایک زمانے تک اس میں آباد کیا پھر اس نے ہمیں دیکھا کہ ہم بدل گئے ہیں اور ہم نے فساد کیا تو اس نے ہمیں نکالا، اب
اے عرب کی جماعت تمہیں وہاں پر آباد کیا ہے، اب تم اصلاح کرو گے تو تم اس کے اہل رہو گے، اور اگر تم بدل کر فساد کرو گے
تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی پہلے لوگوں کی طرح وہاں سے نکال دے گا۔

۶۵۶۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال ثلاث فتن تكون بالشام

فتنة اهرالة الدماء وفتنة قطع الأرحام ونهب الأموال ثم يليها فتنة المغرب وهي العمياء

۶۵۶۔ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ شام میں تین فتنے ہوں گے ایک فتنہ خوزیری کا، دوسرا فتنہ سلمہ رحمی کے کاٹنے کا اور اموال کے لوٹنے کا، پھر اس کے
ساتھ مغرب کا فتنہ ہوگا جو کہ اندھا ہوگا۔

۶۵۷۔ حدثني شيخ من البصريين يكنى أبا هارون عن شعبة بن الحجاج عن معاوية بن

قرّة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا هلك اهل الشام فلا خير في امتي

۶۵۷۔ ابو ہارون بصری نے شعبہ بن الحجاج سے، انہوں نے معاویہ بن قرہ سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے

ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اہل شام ہلاک ہو جائیں گے تو میری امت میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

۶۵۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن محمد بن أيوب سمع أباہ سمع ابن فاتك الأسدي

يقول اهل الشام صوط الله في أرضه ينتقم بهم ممن يشاء من عباده وحرام على منافقهم

ان یتظہروا علی مؤمنیہم ولا یموتوا الا غما وھما

۶۵۸ ﴿ الولید بن مسلم نے محمد بن ایوب سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن فاتک الاسدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل شام اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے سزا دیتا ہے، اور اس کے منافقین پر حرام ہے کہ ان کے مؤمنین پر غالب آجائیں، اور انہیں موت نہیں مگر غم اور فکر میں۔

○ ○ ○

۶۵۹ . حدثنا الولید عن اسماعیل بن رافع عن عمن حدثہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

قال کل فتنة شوی حتی تكون بالشام فاذا كانت بالشام فهي الصلیم وهي الظلمة

۶۵۹ ﴿ الولید نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر فتنہ معمولی ہوگا مگر جب کہ وہ شام میں ہوگا تو وہ فتنہ سیاہ اندھیرا بن جائے گا۔

○ ○ ○

۶۶۰ . حدثنا عبد الوہاب الثقفی عن ایوب عن ابی قلابہ عن کعب قال لا تزال الفتنة

مؤامر بہا مالم تبدو من الشام

۶۶۰ ﴿ عبد الوہاب الثقفی نے ایوب سے، انہوں نے ابی قلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ ہمیشہ اتنا اہم نہ ہوگا جب تک وہ شام سے ظاہر نہ ہو جائے، وہاں تو وہ اندھا فتنہ ہوگا۔

○ ○ ○

۶۶۱ . قال عبد الوہاب وحدثني المهاجر أبو مغلد عن ابی العالیة قال ایہا الناس لا

تعدوا الفتن شیئا حتی تأتي من قبل الشام وهي العمیاء

۶۶۱ ﴿ عبد الوہاب اور المهاجر ابو مغلد روایت کرتے ہیں کہ، ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! فتنوں کو سنگین نہ سمجھو جب تک

وہ شام کی طرف سے نہ آئے، شام کا فتنہ کو تو اندھا ہوگا۔

○ ○ ○

۶۶۲ . حدثنا الولید بن مسلم عن عبد الجبار بن رشید الأزدي عن ابیہ عن ربیعہ

القصیر عن تبع عن کعب قال الغربیة هي العمیاء

۶۶۲ ﴿ الولید بن مسلم نے عبد الجبار بن رشید الازدی سے، وہ اپنے والد سے، وہ ربیعہ القصیر سے، وہ تبع سے روایت

کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غربی فتنہ اندھا ہوگا۔

○ ○ ○

۶۶۳ . عن ابن المبارک اخبر معمر عن الزھري عن صفوان بن عبد اللہ ان رجلا قال

یوم صفین اللہم العن اهل الشام فقال له علی رضی اللہ عنہ ما لا تسب اهل الشام جم

غفیر فان فیہم الأبدال

۶۶۳ ﴿ ابن المبارک معمر سے، وہ الزھری سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ ایک شخص نے جنگ صفین کے موقع پر کہا کہ شام والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تمام شام والوں کو برا نہ کہو! بے شک اُن میں ابدال ہیں۔

۶۶۳۔ حدثنا عبد القدوس وعمر بن الحارث قالا حدثنا عبد الله بن سالم الحمصي عن علي بن أبي طلحة عن كعب قال ان الله تعالى خلق الدنيا بمنزلة الطائر فجعل الجناحين المشرق والمغرب وجعل الرأس الشام وجعل رأس الرأس حمص وفيها المنقار فاذا نقص المنقار الناس وجعل الجوز مؤ دمشق وفيها القلب فاذا تحرك القلب تحرك الجسد وللرأس ضربتان ضربة من الجناح المشرقي وهي على دمشق وضربة من الجناح الغربي وهي على حمص وهي أثقلها ثم يقبل الرأس على الجناحين فينتفهما ريشة ريشة

۶۶۳۔ عبد القدوس اور عمرو بن الحارث نے عبد اللہ بن سالم الحمصی سے، انہوں نے علی بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پرندے کی طرح بنایا ہے۔ اس کے دو پہر مشرق اور مغرب ہیں، لہذا اس کا سر شام ہے اور سر کا سر حمص ہے اور اس میں اس کی چونچ ہے جب چونچ ٹوٹے گی تو لوگ ٹوٹیں گے، اس کا پیٹ دمشق ہے اور اس میں اس کا دل ہے جب دل حرکت کرتا ہے تو جسم حرکت کرتا ہے اور سر دوڑا کرتا ہے ایک ڈار اس کا مشرقی پر ہوتا ہے تو یہ وار دمشق پر پڑتا ہے اور دوسرا غربی پر ہوتا ہے تو یہ حمص پر واقع ہوتا ہے، اور یہ اس سے بھاری ہوتا ہے پھر وہ سر دونوں پروں پر متوجہ ہو جاتا ہے، اور اس کے ایک ایک بال کو نوچتا ہے۔

۶۶۵۔ وحدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن سواد السكسكي عن سليمان بن حاطب الحميري قال ليكون بالشام فتنة يردد فيها كما يردد الماء في السقاء تكشف عنكم وأنتم نادمون عن جوع شديد فيكون ربح الجنز فيها أطيب من ربح المسك

۶۶۵۔ بقیہ اور ابو المغیرہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے سواد السکسکی سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن حاطب الحمری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جو بار بار اس میں ایسے لوٹ کر آئے گا جیسے پانی اپنی مشکیزے میں بار بار لوٹ کر آتا ہے۔ وہ فتنہ تم سے اس حال میں دور ہوگا کہ تم نادم ہو گے، شدید بھوک ہوگی یہاں تک کہ کھال کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ بھلی لگے گی۔

۶۶۶۔ أخبرنا عن عبد الرحمن بن يزيد عن أبي عبد رب عن تبع قال اذا رابت بالشام قصور

البيض رؤسها الى السماء وغرس فيها الشجر مالم يهرس في زمن نوح فقد نزل بك الامر

۶۶۶۔ عبد الرحمن بن یزید نے ابو عبد رب سے روایت کی ہے کہ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں سفید مچلات دیکھنے لگ جن کے سر آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ہیں، اور اس میں ایسے درخت بوئے جائیں جو لوح علیہ السلام کے زمانے میں نہ بوئے گئے تھے تو سمجھ جا کہ تجھ پر آفت آ چکی ہے۔

۶۶۷. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال

رأس الأرض الشام وجناحاها مصر والعراق والذبابة الحجاز وعلى الذناباء يسلح الباز

۶۶۷. الحكم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعبؓ فرماتے

ہیں کہ زمین کا سر شام ہے اس کے دو پر مصر اور عراق ہیں اس کی دُم حجاز ہے اور دُم کے تل بوتے پر باز اڑتا ہے۔

○ ○ ○

۶۶۸. حدثنا ابن وهب عن عبد الله بن عمر عن أبي النضر عن كعب قال لا يزال للناس

مدة حتى يقرع الرأس فإذا قرع الرأس يعني الشام هلك الناس قيل لكعب وما قرع

الرأس قال الشام يخرب

۶۶۸. ابن وہب نے عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے ابی النضر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ لوگوں کے لئے ہمیشہ مہلت ہوگی جب تک کہ سر پھٹنے نہ لگے۔ جب سر یعنی ملک شام پھٹے گا تو لوگ ہلاک

ہو جائیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ سر کے پھٹنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ شام تباہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۶۶۹. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبیر عن أبيه عن

كعب قال تخرب الأرض قبل الشام بأربعين عاما

۶۶۹. ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی زمین شام سے چالیس (40) سال پہلے تباہ ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۶۷۰. حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون العبدي عن نوف

البرکالی قال البصرة ومصر جناحا الأرض فإذا خربا وقع الأمر

۶۷۰. ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو ہارون العبدي سے روایت کی ہے کہ نوف البرکالی رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بصرہ اور مصر زمین کے دو پر ہیں جب یہ تباہ ہو جائیں گے تو اس وقت آفت آجائے گی۔

○ ○ ○

حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم سمع أبا هريرة رضي الله عنه

يقول مثلت الدنيا على طائر فالبصرة ومصر جناحان وإذا خربا وقع الأمر

۶۷۱. ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے، ابی المہزم نے، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے

ہے کہ دنیا کی مثال پرندے کی طرح ہے، بصرہ اور مصر دو پر ہیں، جب یہ خراب ہو جائیں گے تو آفت آجائے گی۔

○ ○ ○

۶۷۲. حدثنا ضمام بن اسمانيل سمع أبا قبيل يذكر عن عبد الله بن عمرو قال تكون

بالشام فتنة ترتفع فيها رشاها وأشرافها ثم يكثر سفهاؤهم وسفلتهم فيها حتى يستعبد

رؤساؤہم کما کانوا یستعبدوہم قبل ذلک

۶۷۲؎ ضمام بن اسماعیل نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا پہلے وہاں کے سمجھدار اور عزت دار لوگ بلند ہو جائیں گے۔ پھر ان کے بے وقوف اور بچ لوگ زیادہ ہو جائیں گے، جو اپنے سرداروں کو غلام بنالیں گے جیسا کہ سرداروں نے ان کو پہلے غلام بنایا تھا۔

○ ○ ○

۶۷۳؎ حدثنا ابن المبارک وعبدالرزاق عن معمر عن رجل عن سعید بن المسیب قال

تكون بالشام فتنة كلما سكنت من جانب طمت من جانب فلا تتأهي حتى ينادي مناد من

السماء ان اميركم فلان

۶۷۳؎ ابن المبارک اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جو ایک طرف سے تھے گا تو دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا۔ پھر ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

○ ○ ○

۶۷۴؎ حدثنا عبید بن واقد القیسی عن محمد بن عیسیٰ الہذلی عن محمد بن

المنکدر عن جابر بن عبد اللہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول خلق اللہ تعالیٰ الف امة ستمائة فی البحر واربع مائة فی البر

وأول شيء من هذه الأمم هلاک الجراد فاذا هلكت تتابعتم مثل النظام اذا قطع سلكه

۶۷۴؎ عبید بن واقد القیسی نے محمد بن عیسیٰ الہذلی سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ

سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار

(1000) اُنھیں پیدا کی ہیں، چھ سو (600) سمندر میں ہے اور چار سو (400) خشکی میں ہے، ان سب میں سے ٹڈی ختم ہوگی، جب

ٹڈی جیسے ہار کا دھا کہ ٹوٹ جاتا ہے تو موتی تیزی سے گر جاتے ہیں۔

○ ○ ○

۶۷۵؎ حدثنا عثمان بن کثیر عن محمد بن مہاجر قال حدثني ابو بشر عبد اللہ بن

عبدالرحمن عن أبي المضاء الكلاعي عن سليمان بن حاطب الحميري قال حدثني رجل

منذ أربعين سنة سمع كعبا يقول اذا ثارت فتنة فلسطين فردد في الشام تردد الماء في

القربة ثم تنجلي حين تنجلي وانتم قليل نادمون

۶۷۵؎ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے ابو بشر عبد اللہ بن مہاجر سے، انہوں نے ابی المضاء الکلاعی

سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن حاطب الحمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے چالیس (40) سال سے ایک آدمی یہ حدیث

سنا تا تھا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب فلسطین کا فتنہ اٹھے گا، تو وہ بار بار شام میں لوٹے گا جیسے پانی مشکیزہ میں

لوٹتا ہے، پھر وہ اپنے وقت پر دور ہوگا۔ اس وقت تم بہت کم ہو گے اور نادوم ہوں گے۔

۶۷۶. قال محمد بن مهاجر وحدثني بن ميمون عن صفوان بن عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه قال الفتنة الرابعة عمياء مظلمة تمرور مزر البحر لا يبقى بيت من العرب والعجم الا ملائكة ذلا وخوفا تطيف بالشام وتعشى بالعراق وتخطط بالجزيرة بيدها ورجلها تعرك الامة فيها عرك الامة فيها عرك الأديم ويشتد فيها البلاء حتى ينكر فيها المعروف ويعرف فيها المنكر لا يستطيع أحد يقول مه مه ولا يرقعونها من ناحية الا تفتقت من ناحية يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ولا يتجو منها الا من دعا كدعاء الفرق في البحر تدوم اثني عشر عاما تنجلي حين تنجلي وقد انحسرت الفرات عن جبل من ذهب فيقتلون عليها حتى تقتل من كل تسعة سبعة

۶۷۶. محمد بن مهاجر نے ابن ميمون سے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چوتھا فتنہ اندھا تاریک ہوگا، سمندر کی طرح ٹٹاٹٹیں مارے گا عرب و عجم کا کوئی گھر نہ بچے گا۔ مگر یہ اُسے ذلت اور خوف سے بھر دے گا، شام میں گھوڑے گا اور عشاء کے وقت عراق میں ہوگا، اور جزیرہ کو اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں سے روند ڈالے گا اس میں امت کو کھال کی طرح نچوڑ دیا جائے گا، اس میں مصائب سخت ہو جائیں گے، یہاں تک کہ اچھائیوں پر انکار کیا جائے گا، اور برائیوں کی تعریف ہوگی، کسی میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ کہے کہ مت کرو امت کرو! وہ اُسے ایک طرف سے روکیں گے تو دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا، اس میں انسان صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا۔ اس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے، وہ بارہ (12) سال رہے گا۔ پھر اپنے وقت پر دور ہوگا، اور دریائے فرات کا پانی سونے کے ایک پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اس پہاڑ کے لئے ایک دوسرے کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ نو (9) میں سے سات (7) قتل ہو جائیں گے۔

۶۷۷. حدثنا ضمرة عن رجاء بن أبي سلمة عن ابن عون عن ابن سيرين أنه كان اذا جلس قال هل جاءكم شيء من قبل خراسان هل جاءكم شيء من قبل الشام قال ضمرة قال ابن شاذب عن ابن سيرين أنه قال أما لبنات العلاء بن زياد من يخرجهن من الشام فانا كنا نتحدث أنه يكون بالشام فتنة

۶۷۷. ضمیرہ نے، رجاء بن ابی سلمہ سے، انہوں نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ، جب تشریف فرما ہوتے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس شام یا خراسان کی کوئی خبر پہنچی ہے؟ حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن شاذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کوئی ملاء بن زیاد کی بیٹیوں کو شام سے نکال کر لاسکتا ہے؟ اس لئے کہ ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ شام میں فتنہ ہوگا۔

ما یدکر من غلبة سفلة الناس وضعفائهم نیچ اور کمزور لوگوں کے غلبہ کا تذکرہ

۶۷۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سواده قال قدم بنو خثعم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيتم قالوا لا شيء قال لتخبرني قالوا رأينا حمارا قد علتة قوائمه قال فما أولتم قالوا قلنا نعلو سفلة الناس

وسقاطهم ويتضع أشرافهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه كما أولتم

۶۷۸ رشدين نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ بکر بن سوادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو خثعم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے کیا دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور بتاؤ؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے ایک گدھا دیکھا جس کی ٹانگیں اٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اس سے کیا سمجھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے سمجھا کہ نیچ اور گرے پڑے لوگ غالب آ جائیں گے، اور معزز لوگ ماتحت ہو جائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ تم نے تاویل کی۔

○ ○ ○

۶۷۹. حدثنا ضمام عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال تكون بالشمم فتنة ترتفع

فيها ريساهم وأشرافهم ثم لا ياتي عليها الا قليل حتى ترتفع فيها سفهاؤهم وسفلتهم حتى

يستعبدوا ريساهم وأشرافهم كما كانوا يستعبدونهم من قبل ذلك

۶۷۹ ضمام نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جس میں سمجھدار اور معزز لوگ بلند ہوں گے، پھر ان پر زیادہ زمانہ نہیں گزرے گا مگر یہ کہ ان کے بے وقوف اور نیچ لوگ بلند ہو جائیں گے جو سمجھدار اور معزز لوگوں کو غلام بنائیں گے، جیسا کہ انہوں نے ان کو اس سے پہلے غلام بنا رکھا تھا۔

○ ○ ○

۶۸۰. حدثنا بقیة بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح ابن عبيد عن كعب قال

وددت أن كل در على وجه الأرض سار قطر انا ثم قال ان الناس لا ينتهون حتى يتخذ

الغنم ويحبونها ويتباروا فيها حتى اذا كثرت خرجوا من المدن والجماعات والمساجد

فبدوا بها فلم يبعث الله نبيا ولا جعل خلافة ولا ملكا الا في أهل القرى والحضرارة وكانوا

لا يطمعون أن يجعلها في أهل عمود ولا بدو فاذا رأى الله رغبته عن الجماعات

والمساجد ابتعث الله عليهم مما ملكت أيماهم أقواما بنا طبقونهم بالعربية ويضربونهم

بالمشرقية حتى يعودوا الى الجماعة والمساجد فلا تستكثروا من سبي العجم ولو

سلطت على ما في أيديكم من سيهم لقتلت من كل عشرة تسعة وانظروا الى العشر

الباقى فانفيهم الى وادي الشجر ووادي العرج أو وادي العرعر فوالله لن يفوا لكم

لیموت علیکم العیش

۶۸۰ ﴿بقیہ بن الولید اور ابوالمغیرہ سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے، روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ زمین پر جتنا دودھ ہے وہ پیپ بن جائے۔ پھر فرمایا بے شک لوگ بکریاں پالتے اور ان کا دودھ دوہتے رہیں گے، اور وہ اس کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ جب بکریاں زیادہ ہو جائیں گی تو یہ لوگ شہروں سے، جماعت سے، اور مساجد سے نکل کر دیہات کی زندگی اختیار کر لیں گے، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا اور نہ خلافت اور بادشاہت رکھی مگر بستی اور شہروالوں میں، اور انہیں بھی یہ توقع نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو خیموں اور دیہات والوں میں رکھیں گے، جب اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ لوگوں نے مسجدوں اور جماعتوں سے منہ پھیر لیا ہے تو وہ ان کے خلاف ان کے غلاموں کو اٹھائے گا۔ جوان کے ساتھ عربی میں گفتگو کریں گے اور ذلت کی مار دیں گے جس سے وہ لوگ جماعت اور مسجد کی طرف لوٹ آئیں گے، لہذا تم عجی قیدیوں میں اضافہ نہ کرو! اگر مجھے تمہارے غلاموں پر مسلط کر دیا جائے تو میں دس (10) میں سے نو (9) کو قتل کر دوں، اور باقی ایک فیصد پر غور کروں اور پھر اُسے بھی دادی الشجر یا دادی العرج یا دادی العرعر کی طرف جلا وطن کر دوں، اللہ کی قسم! یہ تمہارے ساتھ ہرگز وفاداری نہیں کریں گے یہاں تک تمہاری زندگی کو موت میں بدل دیں۔

○ ○ ○

۶۸۱ . حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبد الرحمن بن نجيح القرشي عن أبي الزاهرية قال كيف بكم اذا دخل اهل باديتكم فشار كوكم في اموالكم لا تمتنعون منهم حتى يقول القائل طال ما كنتم في النعمة ونحن في الشقوة

۶۸۱ ﴿ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبد الرحمن بن نجیح القرشی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب دیہاتی تم پر داخل ہوں گے اور تمہارے مالوں میں تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور تم انہیں روک نہ سکو گے؟ اس وقت کہنے والے کہیں گے کہ طویل مدت تک تم لوگ نعمتوں میں رہے اور ہم تکلیف اور پریشانی میں رہے۔

○ ○ ○

۶۸۲ . قال عبد الرحمن بن نجيح وأخبرني يحيى بن جابر قال لن تزالوا بخير ما استغنى عنكم اهل بدوكم ولن تزالوا بخير ما وجدتم ظهرا تحملو عليه

۶۸۲ ﴿عبد الرحمن بن نجیح کہتے ہیں یحییٰ بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک یہ دیہاتی تم سے بے نیاز ہیں اور تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک تم سواری پاؤ جس پر تم بوجھ لاؤ سکو۔

○ ○ ○

۶۸۳ . قال ابن عياش وأخبرني الأزهري راشد عن أبي الزاهرية قال ليس من اهل ذمتكم قوم اشد عليكم في تلك البلايا من اهل الشرقية اصحاب الملح والغسول ان المرأة من نسايتهم لتطعن باصبعها في بطن المرأة من نساء المسلمين وتقول جزيانا

شمانة بها تقول أعطوا الجزية

۶۸۳۔ ابن عیاش نے راشد الاذہری سے روایت کی ہے کہ ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان مصائب کے دور میں ذمیوں کی کوئی قوم تم پر اتنی سخت نہ ہوگی جتنے یہ مشرق کے رہنے والے ہیں جو تمک اور دھونے کا کام کرتے ہیں، ان کی عورتوں میں سے کوئی عورت کسی مسلمان عورت کے پیٹ میں انگلی ڈال کر کہے گی کہ جزیہ دواؤ وہ یہ بات مسلمان عورت کی بد حالی پر خوش ہو کر کہے گی۔

○ ○ ○

۶۸۴۔ قال ابن عیاش وأخبرني داود بن عبد الرحمن عن قيس بن عاصم الثقفي عن ابن المسيب قال قلت لو خرجت مع قومك لقال معاذ الله أن أترك خمسا وعشرين ومائة صلاة إلى خمس صلوات ثم قال سعيد سمعت كعب الأحمار يقول ليت هذا اللبن عاد قطرانا قيل لم ذاك قال ان قريشا اتبعوا أذنان الهل في الشعاب وان الشيطان مع الواحد وهو من الاثنين أبعد

۶۸۴۔ ابن عیاش نے داؤد بن عبد الرحمن سے، انہوں نے قیس بن عاصم الثقفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ بھی اپنی قوم کے ساتھ چلے جاتے، تو ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ! میں ایک سو پچیس نمازوں کا ثواب چھوڑ کر پانچ نمازوں کا ثواب لوں! پھر حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کاش! یہ دودھ پیپ بن جائے! کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں؟ فرمایا کہ اس لئے کہ قریش گھاٹیوں میں اونٹوں کی دُھ میں پکڑ کر بیٹھ جائیں گے۔ بے شک شیطان دو کی نسبت ایک کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔

۶۸۵۔ حدثنا الحكم بن نافع عن كثير بن مره عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ لن تنفكوا بخير ما استغنى اهل بدوكم عن اهل حضرکم فاذا اتوكم لم تمتعوا منهم لكثرة من يسيل عليكم يقولون طال ما جعنا وشبعتم وطال ما شقينا ونعمتم فوا سونا اليوم

۶۸۵۔ الحكم بن نافع نے کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہر گز خیر سے جدا نہ ہو گے جب تک تمہارے گاؤں والے تمہارے شہر والوں سے بے نیاز ہیں۔ جب دیہات والے آجائیں گے تو تم انہیں روک نہ سکو گے۔ وہ کہیں گے لے عرصہ تک ہم بھوکے رہیں اور تم سیر رہے اور طویل عرصہ تک ہم تکلیفوں میں رہے اور تم راحت میں رہے، آج ہماری ساتھ برابری کرو!۔

○ ○ ○

۶۸۶۔ حدثنا ابن وهب عن يحيى بن عبد الله بن سالم عن عبد الله بن عمر عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتأمرن بالمعروف وتنهن عن المنكر أو ليعنن الله عليكم المعجم فلبضرين رقاہکم ولیا کلن لہنکم ولیکونن اسد لا یفرون

۶۸۶۔ ابن وہب نے یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے

کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عجمیوں کو بھیج دے گا جو تمہاری گردنیں ماریں گے اور تمہارا مال غنیمت کھائیں گے، اور وہ شیر بن جائیں گے اور بھاگیں گے نہیں۔

○ ○ ○

۶۸۷. حدثنا ابن عیینة عن مجالد عن عامر قال سمعت محمد بن الأشعث يقول ما

من شيء الا يدال منه حتى ان النوك ليكون له دولة على الكيس

۶۸۷ ﴿ ابن عیینہ، مجالد سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الاشعث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے حکومت ہوگی یہاں تک کہ بے وقوف کی حکومت عقلمند پر ہوگی۔

○ ○ ○

۶۸۸. حدثنا ابو أسامة عن مجالد عن عامر عن محمد بن الأشعث يقول ما من الأبدال

منه حتى ان النوك ليكون لهم دولة وحتى ان للحمق على الحكم دولة

۶۸۸ ﴿ ابواسامہ، مجالد سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الاشعث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی حکومت آئے گی یہاں تک کہ بے وقوفوں کی بھی حکومت آئے گی، اور ان کو فیصلے کرنے کا اختیار ہوگا۔

○ ○ ○

۶۸۹. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن عبد السلام بن مسلمة عن ابي قبيل عن

عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال لكل شيء دولة تصيبه فللأشراف

على الصعاليك دولة ثم للصعاليك وسفلة الناس دولة في آخر الزمان حتى يدال لهم من

أشراف الناس فاذا كان ذلك فرويدك الدجال ثم الساعة والساعة أدهى وأمر

۶۸۹ ﴿ محمد بن عبد اللہ التیہری نے عبد السلام بن مسلمہ سے، انہوں نے ابی قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے حکومت ہے جو اسے مل کر رہے گی، امیروں کی غریبوں پر حکومت ہوگی آخری زمانہ میں پھر غریبوں اور گھٹیا لوگوں کی حکومت ہوگی یہاں تک ان کی حکومت معزز لوگوں پر بھی ہوگی۔ جب یہ حالت ہو جائے۔ تو پھر دجال کے خروج سے ڈرو! پھر قیامت سے، اور قیامت تو بڑی آفت اور بہت کڑی شے ہے۔

○ ○ ○

۶۹۰. حدثنا ابن لمير عن طلحة عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنه في قوله

عز وجل لنقصها من أطرافها قال زهاب خیارها

۶۹۰ ﴿ ابن نمیر، طلحہ سے، وہ عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ عز وجل

کے فرمان: ﴿لَنَقُصَّهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے اچھے لوگوں کا ختم ہو جانا۔

○ ○ ○

۶۹۱. حدثنا محمد بن حمير عن عمرو بن قيس سمع عبد الله بن عمرو يقول ان من

أشراط الساعة أن توضع الأجبار وترفع الأشرار ويسود كل قوم منافقوهم

﴿۶۹۱﴾ محمد بن حمیر نے عمرو بن قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بڑے لوگ ماتحت ہو جائیں گے اور شریر لوگ بلند ہو جائیں گے، اور ہر قوم کا سردار ان میں سے منافق آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۶۹۲. حدثنا توبة بن علوان عن سماك بن حرب عن عبد الله بن عميرة عن حليفة بن

اليمان رضي الله عنه قال لا تقوم الساعة حتى يقوم على الناس من لا يزن شعيرة يوم القيامة

﴿۶۹۲﴾ توبہ بن علوان نے سماک بن حرب سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی جبکہ لوگوں کا امیر ایسا شخص نہ بنے گا جس کا وزن قیامت کے دن ہونے کے دانے کے برابر بھی نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۶۹۳. حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن عمارة بن عمرو بن حزم عن عبد الله بن عمرو

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف بكم وزمان يهربل الناس غربلة

فلا تبقى له حثالة من الناس فاذا كان ذلك فخذوا ما تعرفون وذروا ما تنكرون وأقبلوا

على أمر خاصتكم وذروا أمر العوام

﴿۶۹۳﴾ ابن ابی حازم اپنے والد سے، وہ عمارۃ بن عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب زمانہ لوگوں کو چھانے گا اور بھوسہ کی طرح کے ردی

لوگ باقی رہ جائیں گے، جب یہ حالات ہوں تو جو تم جانتے ہو اُسے پکڑ لیتا اور جو تمہیں عجیب لگے اُسے چھوڑ دینا اور اپنے اچھے لوگوں

کی طرف متوجہ ہو جانا، اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

○ ○ ○

۶۹۴. حدثنا بقیة عن صفوان بن عمرو عن سمع عبد الله بن قيس قال كنا نسمع أنه

كان يقال كيف أنتم وزمان إذا رأيت العشرين رجلا أو أكثر لا يرى فيهم رجلا يهاب في الله

﴿۶۹۴﴾ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ ہم سنتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ اس زمانہ میں تمہاری کیا حالت ہوگی جب تو بیس (20) یا اس سے زیادہ آدمیوں کو دیکھو

کے مکران میں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

○ ○ ○

۶۹۵. حدثنا بقیة بن الوليد عن معاوية بن يحيى بن سعيد التجيبي عن أبي لبيد عن

عقبة بن عامر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانا أخوف على

امتی فی اللبن أخوف منی علیهم فی الخمر قالوا وکیف یا رسول اللہ قال یحبون اللبن
لیتباعدون من الجماعات ویضیعونها

۶۹۵ ﴿بقیہ بن الولید نے، معاویہ بن یحییٰ بن سعید الثقفی سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت کے حوالے سے شراب سے زیادہ دودھ کے بارے میں ڈرتا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ دودھ سے محبت کریں گے اور جماعت سے دور ہو جائیں گے اور اُسے ضائع کر دیں گے۔

○ ○ ○

۶۹۶ ﴿حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أشراط الساعة أن يملك من ليس أهل أن يملك ويرفع الوضع ويرفع الربيع

۶۹۶ ﴿الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ بادشاہ وہ ہوگا جو بادشاہ بننے کا اہل نہ ہوگا اور گھٹیا آدمی بلند ہو جائے گا، اور بلند آدمی نیچے ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۶۹۷ ﴿حدثنا ابن وهب عن موسى بن أيوب عن سليط بن شعبة الشعماني عن أبيه عن كريب عن كعب قال إذا رأيت العرب تهاونت بأمر قریش ثم رأيت الموالي تهاونت بأمر العرب ثم رأيت مسلمة الأرضين تهاونت بأمر الموالي فقد غشيتك أشراط الساعة قال كريب فقلت له يا أبا اسحاق ان حذيفة حدثنا بالأحمرین قال ذاک اذا منعت الأقلام والوسائد

۶۹۷ ﴿ابن وہب نے، موسیٰ بن ایوب سے، انہوں نے سلیط بن شعبہ الشعمانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ کرب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو دیکھے کہ عرب والے قریش کے معاملے کی اہانت کر رہے ہیں، اور آزاد کردہ غلام عرب کے معاملے کی توہین کر رہے ہیں، پھر تو انہیں دیکھے جنہیں زمین حوالے کی گئی کہ وہ آزاد کردہ غلاموں کی اہانت کرتے ہیں تو تجھے قیامت کی علامات نے آلیا۔ حضرت کرب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے ابوالحق! حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں دوسریوں کی بھی حدیث بتائی تھی؟ فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب قلم اور نیکی روک دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

المعقل من الفتن

فتنوں میں جائے پناہ

۶۹۸. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة ابن زريق عن عمار بن

ياسر رضي الله عنه قال اذا رأيتم الشام اجتمع امرها على ابن أبي سفيان فالحقوا بمكة

﴿۶۹۸﴾ الوليد اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرہ سے، انہوں نے ابن زریق رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے کہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ شام والے ابوسلمیان کے بیٹے پر قتل ہو گئے ہیں تو تم مکہ میں آ کر رہنا۔

○ ○ ○

۶۹۹. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي

الله عنه قال اذا ظهر أمر السفيناني لم ينج من ذلك البلاء الا من صبر على الحصار

﴿۶۹۹﴾ الوليد اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے روایت کی ہے کہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سفینانی کا معاملہ ظاہر ہوگا تو اس سے کوئی نجات نہ پاسکے گا سوائے اس شخص کے جو محاصرے پر صبر کرے۔

○ ○ ○

۷۰۰. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم قال سمعت سعيد بن

مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشدوا قبل نعالكم الى اليمن فانه لا

يحوزكم منها أرض غيرها

﴿۷۰۰﴾ محمد بن حمیر نے، الصقر بن رستم سے روایت کی ہے کہ، سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

جب مغرب میں فتنہ ہو تو اپنے جوتوں کے تسمے باندھ لیتا! اور یمن چلے آنا کیونکہ اس فتنے سے تمہیں یمن کے علاوہ زمین کا کوئی اور حصہ محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

○ ○ ○

۷۰۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار حدثنا الحجاج عن عبد الله بن سعيد عن طاووس

عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا انقضت فتنة من

المغرب واخرى من المشرق فالتقوا ببطن الشام لبطن الارض يومئذ خير من ظهرها

﴿۷۰۱﴾ یحییٰ بن سعید العطار نے الحجاج سے، انہوں نے عبد اللہ بن سعید سے، انہوں نے طاووس سے روایت کی ہے

کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک فتنہ مغرب کا اور دوسرا مشرق

کابل جائے تو تم شام چلے جانا، ان دنوں میں زمین کے نیچے چلے جانا اس کی پیٹھ پر رہنے سے بہتر ہے۔

○ ○ ○

۷۰۲. حدثنا بقیة بن الوليد عن صفوان عن أبي هزان عن كعب قال بطن الأرض يومئذ

خير من ظهرها

۷۰۲. بقیہ بن الولید نے صفوان سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے دور میں زمین کے اندر کا حصہ اُس کے باہر کے حصے سے بہتر ہوگا۔

○ ○ ○

۷۰۳. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينجوا منها الا كل خفي اذا ظهر لم يعرف وان جلس لم يفتقد او رجل دع كدعاء الفرق في البحر

۷۰۳. ضمرہ نے، یحییٰ بن ابی عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنہ سے نجات نہ پائے گا مکروہ غیر معروف شخص جسے کوئی نہ پہچانتا ہو اگر وہ گھر میں بیٹھا رہے تو کوئی اس کی عدم موجودگی کو محسوس نہ کرے، اور یا وہ شخص جو سمندر میں ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے۔

○ ○ ○

۷۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال اذا كان ذلك فاطلب لنفسك موضعا في نفس وفراغ كحيلة النملة لشتائها وليكن ذلك فيما يجمل ولا يشتهر به والحرز من ذلك وغيره المدينة وما حولها من الحجاز والسوا حل أسلم من غيرها.

۷۰۴. عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فتنہ واقع ہو جائے تو اپنے لئے ایسی جگہ ڈھونڈ جہاں ٹو فراغت اور آسانی کے ساتھ رہ سکے۔ جیسے چوٹی سر دیوں کیلئے اپنا ایک تیل بنالیتی ہے، وہ جگہ ٹہنی ہو مشہور نہ ہو، مدینہ اور اس کے اطراف میں حجاز کا علاقہ حفاظت کے لئے بہتر ہے، اور ساحل سمندر دوسری جگہوں سے زیادہ محفوظ ہے۔

○ ○ ○

۷۰۵. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال مر عيسى بن مريم عليه السلام به جبل الخليل فدعا لأهله ثلاث دعوات فقال اللهم من أتاه من خائف آمن فيه ولا تسلط على أهله السبع واذا أجدهت الأرض لا يجذب

۷۰۵. محمد بن حمیر نے روایت کی ہے کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا گور جبل الخلیل پر ہوا تو انہوں نے وہاں کے رہنے والوں کے لئے تین (3) دعائیں کی کہ:

نمبر 1: اے اللہ! جو ان پر ڈرانے والا آئے تو یہاں کے رہنے والوں کو امن میں رکھنا۔

نمبر 2: ان پر ڈرندوں کو مسلط نہ کرنا۔

نمبر 3: جب زمین سوکھ جائے تو یہ لوگ قحط کا شکار نہ ہوں۔

○ ○ ○

۶۰۶. حدثنا محمد بن حمير عن الوضين بن عطاء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال جبل الخليل جبل مقدس وإن الفتنة لما ظهرت في بني السرائيل أوحى الله تعالى إلى

أنبيائهم أن يفروا بدينهم إلى جبل الخليل

۶۰۶ ﴿ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ، ضین بن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبل

خلیل مقدس پہاڑ ہے اور جب بنی اسرائیل میں فتنہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اپنے دین کو بچانے کے لئے جبل خلیل کی طرف چلے جائیں۔

○ ○ ○

۶۰۷. قال ابن حمير وأخبرني محمد بن يزيد الصنعاني عن عمير بن هانيء العنسي أنه

قال ليبلغني أن الرجل من اخواني اتخذ جبل الخليل منزلاً وأغبطه قيل ولم ذاك قال لأنه

سينزله أهل مصر أما يحبس نيلهم وأما يمد فيفروق حتى جبل يتماسحوا الخليل بينهم

بالحبال

۶۰۷ ﴿ ابن حمیر نے، محمد بن بن یزید الصنعانی سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانیء العنسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ میرے بھائیوں میں سے ایک نے جبل خلیل پر گھر بنالیا ہے، مجھے اس پر رشک آتا ہے، عرض کیا گیا کہ وہ کیوں؟ فرمایا کہ عنقریب اہل مصر پر آفت آنے والی ہے جس میں یا تو دریائے نیل کا پانی روک دیا جائے گا یا اس کا سیلاب آئے گا تو یہ اس میں ڈوب جائیں گے، یہاں تک کہ پہاڑ بھی ڈوب جائیں گے، تو اس وقت لوگ جبل خلیل پر پناہ حاصل کریں گے۔

○ ○ ○

۶۰۸. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن

أبيه عن الحارث عن عبد الله قال لا ينجو من بليها إلا من صبر على الحصار والمعقل من

السفياي ياذن الله تعالى ثلاث مدن للأعاجم ناهية الثغور مدينة يقال لها أنطاكية ومدينة

يقال لها قورس ومدينة يقال لها ميساط والمعقل من الروم جبل يقال لها المعقل

۶۰۸ ﴿ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت پر وہ اپنے والد

سے، وہ حارث سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی قتلوں میں آزمایا جائے وہ نجات نہیں پاسکتا سوائے اس شخص کے جو محاصرے پر صبر کرے، سفیانی کے فتنے سے اللہ کے حکم سے تین عجی شہر جائے پناہ ہیں ایک تو وہ جو

سرحدات کے کوئے پر ہے، جس کا نام ”انطاکیہ“ ہے۔ دوسرا ”قورس“ نامی شہر، تیسرا ”سمیساط“ نامی شہر، اور رومیوں کے شر سے جائے پناہ کے لئے ایک پہاڑ ہے جس کا نام ”معتق“ ہے۔

○ ○ ○

۷۰۹. حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن عبد العزيز عن عروة بن رويم عن كعب قال حمص من الجند الذي يشفع شهيدهم سبعين وأهل دمشق الذين يعرفون بالثياب الخضراء في الجنة وأهل الأردن من الجند الذين هم في ظل العرش يوم القيامة وأهل فلسطين ممن ينظر الله تعالى اليهم كل يوم مرتين

۷۰۹ ﴿ عبد القدوس نے، سعید بن عبد العزیز سے، انہوں نے عروہ بن روم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص کے لشکر کا ایک شہید ستر (70) آدمیوں کی سفارش کرے گا، اور دمشق والے جنت میں سبز کپڑوں کے ساتھ پہچانے جائیں گے، اور اردن والوں کا لشکر قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا، اور فلسطین والے وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دن میں دو مرتبہ دیکھتا ہے۔

○ ○ ○

۷۱۰. حدثنا عبد القدوس عن عفیر بن معدان عن قتادة عن أبي ذر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أول الخراب بمصر والعراق فإذا بلغ البناء يسلم فعليك يا أبا ذر بالشام قلت وإن أخرجوني منها قال انسق لهم أين ساقوك

۷۱۰ ﴿ عبد القدوس نے، عفیر بن معدان سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے فساد مصر اور عراق میں ہوگا۔ جب یہ فساد ”دبنا“ یسلم تک پہنچ جائے تو اے ابو ذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ! تجھ پر لازم ہے کہ شام میں رہو، میں نے عرض کیا اگر وہ مجھے وہاں سے نکال دیں تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر وہ تجھے جہاں بھیجیں وہاں چلے جانا!۔

○ ○ ○

۷۱۱. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان عن كعب قال شهيد أهل حمص يشفع في سبعين ألفاً وأهل دمشق يكسوهم الله ثياباً خضراً يوم القيامة وأهل الأردن يظلمهم الله في ظل عرشه وأهل فلسطين ينظر الله اليهم كل يوم ثلاث مرات آخر

الجزء الثالث من الأصل والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلم يتلوه في الرابع حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبي ونعم الوكيل أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة أخبرنا سليمان بن أحمد حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر حدثنا أبو عبد الله نعيم بن حماد

۷۱۱۔ الحکم بن نافع نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل حمص کا شہید ستر ہزار (70000) کی شفاعت کرے گا، اہل دمشق کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سبز لباس پہنائے گا، اہل اردن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا، اور اہل فلسطین کو اللہ تعالیٰ ہر روز تین مرتبہ دیکھتا ہے۔

تیسرا جزء مکمل ہوا، والحمد للہ رب العالمین، وصلى اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم، اس کے ساتھ متصل چوتھا جزء ہے ان روایات کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد بن ریزہ سے، سلیمان بن احمد نے، ان سے ابو زید عبد الرحمن بن حاتم الرازی نے مصر میں، اور ان سے ابو عبد اللہ نعیم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔

○ ○ ○

۷۱۲۔ حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن سنان عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عقق دار الاسلام بالشام يسوق الله اليها صفوته من عباده ولا ينزع اليها الا محروم ولا يرغب عنها الا مفتون وعليها عين الله تعالى من اول يوم من الدهر الى آخر يوم من الدهر بالظل والمطر فان أعجزهم المال لم يعجزهم الخبز والماء

۷۱۲۔ الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ، کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دار الاسلام کا مرکز شام میں ہوگا، اللہ تعالیٰ وہاں اپنے پسندیدہ بندوں کو پہنچائے گا، اور اس میں محروم اور فتنے کا شکار شخص نہیں جائے گا۔ زمانے کے پہلے دن سے لے کر زمانے کے آخری دن تک چھاؤں اور بارش کے ذریعہ سے اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں مال سے محروم کرے گا مگر انہیں روٹی اور پانی سے محروم نہ کرے گا۔

○ ○ ○

۷۱۳۔ حدثنا بقیة وعبد القدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد ان معاوية سال كعبا عن حمص ودمشق فقال دمشق معقل المسلمين من الروم ومربض ثور فيها افضل من دار عزيمة بحمص ومن اراد النجاة من الدجال فنهر أبي فطرس وان اردت منزل الخلفاء فعليك بدمشق وان اردت الجهد والجهاد فعليك بحمص قال صفوان واخبرني ابو الزاهرية عن كعب قال معقل المسلمين من الملاحم دمشق من الدجال نهر أبي فطرس ومن ياجوج وماجوج الطور

۷۱۳۔ بقیہ اور عبد القدوس نے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے، شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حمص اور دمشق کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دمشق مسلمانوں کے لئے رومیوں سے جائے پناہ ہے، اور اس میں بل کا بازو حمص کے اندر بڑا گھر ہونے سے افضل ہے، اور جو دجال سے نجات پانا چاہتا ہے تو وہ ”نہر ابی فطرس“ پر رہے، اگر ٹو بادشاہوں کے مرکز میں رہنا چاہتا ہے تو دمشق میں رہو اور اگر تو مشقت اور جہاد کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے حمص کا شہر بہتر ہے، حضرت صفوان نے حضرت ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے جنگوں سے بچنے کے لیے دمشق جائے پناہ ہے، اور دجال سے بچنے کے لیے ”نہر ابی فطرس“ جائے پناہ ہے، اور یا جوج ما جوج سے بچنے کے لیے طور جائے پناہ ہے۔

○ ○ ○

۷۱۳۔ حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن سعيد بن خالد عن مطر مولى أم حكيم عن كعب قال أظلتكم فتنة كقطع الليل المظلم لا يبقى بيت من بيوت المسلمين بين المشرق والمغرب الا دخلته قبل فما يخلص منها أحد قال يخلص منها من استظل بظل لبنان فيما بينه وبين البحر فهو أسلم الناس من تلك الفتنة قال فاذا كان مائة والنين وعشرين سنة احترقت داري هذه فاحترقت داره حينئذ

۷۱۳۔ عبد القدوس نے، صفوان سے، انہوں نے سعید بن خالد سے، انہوں نے مطر سے، مولیٰ اُم حکیم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر فتنے آمد میری رات کے ٹکڑوں کی طرح سایہ فکن ہیں، مشرق یا مغرب میں مسلمانوں کا کوئی گھر باقی نہ رہے گا مگر یہ اس میں داخل ہو جائے گا، عرض کیا گیا کہ اس سے کوئی بھی نجات نہ پائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ اس سے وہ نجات پائے گا جو لبنان کے سائے میں رہے گا، یہ سایہ لبنان اور سمندر کے درمیان ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ محفوظ فتنے سے یہ لوگ ہوں گے، فرمایا جب ایک سو بائیس ۱۲۲ھ ہجری ہوگی تو گھر کو جلا دیا جائے گا، پھر اسی سال حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر جلا دیا گیا۔

○ ○ ○

۷۱۵۔ حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر عن ضمرة بن حبيب قال أنجى الناس من فتنة الصيلم الساحل وأهل الحجاز.

۷۱۵۔ عبد القدوس نے، ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ضمرة بن حبيب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑے فتنے میں سب سے زیادہ نجات پانے والا لوگوں میں سے وہ لوگ ہوں گے جو ساحل والے ہیں، اور حجاز والے ہیں۔

○ ○ ○

۷۱۶۔ حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا إن عقر دار الإسلام بالشام ورددتها ثلاثا يسوق الله اليها صفوته من عباده لا ينزع اليها راغبا فيها الا مرحوم ولا ينزع عنها راغبا عنها الا مفتون وعليها عين الله تعالى من أول يوم من الدهر الى آخر يوم من الدهر بالظل والمطر وان أعجز أهلها المال لم يعجزهم الخبز والماء قال أبو الزاهرية في كتاب الله تعالى أن تخرب الأرض قبل الشام بأربعين عاما فلا يكون رعد ولا برق في سواها وحتى تستوسع لمن يحشر اليها كما يستوسع الرحم للولد.

۷۱۶۔ عثمان بن کثیر نے، سعید بنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ، کثیر بن مرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار سن لو! دارالاسلام کا مرکز شام ہوگا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی، پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے پٹے ہوئے بندوں کو بھیج دیں گے، اس کی طرف وہی رغبت کرے گا جس پر رحم کیا گیا ہو، اور اس سے وہی اعراض کرے گا جو فتنہ میں مبتلا کیا گیا ہو اس پر زمانے کے پہلے دن سے لے کر زمانے کے آخری دن تک چھاؤں اور ہارش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نظر ہے، اگر اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو کبھی مال سے تو محروم رکھے گا مگر انہیں روٹی اور پانی سے محروم نہ رکھے گا، حضرت ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ زمین کے دیگر حصے شام سے چالیس (40) سال پہلے تباہ ہو جائیں گے، اس کے علاوہ اس میں نہ گرج ہوگی اور نہ بجلی کی کڑک، اور یہ اپنے گرد جمع ہونے والوں کے لئے ایسی کشادہ ہو جائے گی جیسے بچہ ذاتی بچے کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے۔

○ ○ ○

۷۱۷۔ حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن حبيب ابن عبيد عن كعب قال

أحب القدس الى الله جبل نابلس لياتين على الناس زمان يتما سحونه بالحبال بينهم

۷۱۷۔ عبد القدوس نے، ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے حبیب ابن عبيد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مقدس جگہوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ”جبل نابلس“ ہے لوگ اس پر ایک دور میں ضرور آئیں گے۔

○ ○ ○

۷۱۸۔ حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر عن حذله عن المقدم بن معدي كرب قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي على الناس زمان لا ينفع فيه الا الدينار والدرهم

۷۱۸۔ عبد القدوس نے، ابو بکر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ، عمن حدیث، المقدم بن معدي كرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کوئی چیز فائدہ مند نہ ہوگی سوائے درہم اور دینار کے۔

○ ○ ○

۷۱۹۔ حدثنا بقیة وعبد القدوس عن أبي بكر عن عبد الرحمن ابن حید عن أبيه قال

حدثني أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال معقل

المسلمين من الملاحم مدينة يقال لها دمشق ارض يقال لها القوطة

۷۱۹۔ بقیة اور عبد القدوس نے، ابو بکر سے، انہوں نے عبد الرحمن بن حید سے روایت کی ہے کہ بعض صحابہ کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے جنگوں میں جائے پناہ ایک شہر ہوگا جس کا نام دمشق ہے اور ایک زمین ہے جس کا نام ”قوطة“ ہے۔

○ ○ ○

۷۲۰. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر عن جنيد بن ميمون عن ضرار بن عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال أسعد الناس في الفتن كل خفي نفي ان ظهر لم يعرف وان غاب لم يفتقد وأشقى الناس فيها كل خطيب مسقع أو راكب موضع لا يخلص من شرها الا من أخلص الدعاء كدعاء الغرق في البحر

۷۲۰. عثمان بن کثیر نے، محمد بن مہاجر سے، انہوں نے جنید بن میمون سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں کے دور میں سب سے نیک بخت وہ شخص ہوگا جو غیر مشہور ہو پا کیزہ ہو، اگر وہ ظاہر ہوتا ہے تو کوئی اُسے جانتا نہیں اور اگر وہ موجود نہیں ہوتا تو کوئی اس کی غیر موجودگی کو محسوس نہیں کرتا، اور فتنے میں سب سے زیادہ بد بخت اونچی آواز والا خطیب یا کسی جگہ کی طرف سواری کرنے والا ہے، فتنوں کے شر سے کوئی شخص نجات نہیں پاسکتا سوائے اس شخص کے جو اخلاص کے ساتھ سمندر میں ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے۔

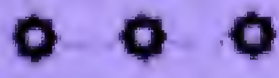
۷۲۱. حدثنا أبي حازم عن عمارة بن عمرو بن حزم عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال إذا كان ذلك فخذوا ما تعرفون ودعوا ما تنكرون وأقبلوا على امر خاصتكم ودعوا امر العوام.

۷۲۱. ابن ابی حازم نے، عمارہ بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اس قسم کے حالات آجائیں تو جو باتیں تم جانتے ہو انہیں پکڑ لینا اور جو باتیں عجیب ہوں چھوڑ دینا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دو!

۷۲۲. حدثنا ابوالمغيرة عن ابن عياش عن يحيى بن أبي عمرو عن زهير الأيلي عن ابن عباس رضي الله عنه أنه مر بهم وهو يسرع بعدما أصيب بصره فتعدى ثم قال أين أرم قال قلت سمتك نحو المغرب على اثني عشر ميلا قال لكم بيني وبين السراة قلت كذا وكذا ميلا قال هل لك علم بصور وقرين قلت نعم بهما عالم قال فهل الى اتباعها سبيل قلت لا قال ولم قلت وقعتا عند رجل لم يكن له بهلا د قومه منزل فأصابهما من ذي قرابة له وهما بين ظهري قومه فلن يختار عليهما منزلا قال ومن هو قلت روح بن زيناع قال فصمت قال قلت فسألتني رحمك الله فأخبرتني فعم ذاك فقال لكأني أنظر الى الفساطيط في آخر زمان كأمثال النجوم أرم وان خير منازل المسلمين يومئذ وارلقه بيم لصور وقرين

۷۲۲. ابوالمغیرہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو سے روایت کی ہے کہ زہیر الايلي رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ٹاپٹاپا ہو گئے تو اُن کا گزر ہم لوگ پر ہوا۔ وہ آگے نکل گئے

پھر پوچھا کہ ”ارم“ نامی جگہ کہاں ہے؟ میں نے کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مغرب کے رخ جا رہے ہیں اُسی طرف بارہ (12) میل کے فاصلے پر ہے، انہوں نے پوچھا کہ اب ہمارا کتنا سفر باقی ہے؟ میں نے کہا کہ اتنے میل، انہوں نے پوچھا کہ کیا تجھے ”صور“ اور ”قرین“ کے متعلق کچھ معلومات ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اُن دونوں جگہوں کے متعلق معلومات ہیں انہوں نے پوچھا کہ کیا انہیں خریدنے کی کوئی صورت ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، انہوں نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا کہ یہ دونوں جگہیں ایک ایسے شخص کی ہیں جس کی اپنے قوم کے علاقوں میں کوئی جگہ نہ تھی اُسے یہ اپنے ایک رشتہ دار سے ملی ہیں، اور یہ دونوں جگہیں اس کی قوم کی زمینوں کے درمیان آگئی ہے، اس شخص نے ان جگہوں پر کوئی گھر بنانا بھی پسند نہیں کیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا وہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا کہ ”روح بن زیناع“ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاموش ہو گئے، میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ نے مجھ سے ان جگہوں کے متعلق کیوں دریافت کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے کہ گویا کہ میں آخری زمانہ میں ستاروں کی طرح خیموں کو ”ارم“ کے ارد گرد دیکھ رہا ہوں، اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین اور نرم خو گھرانے ”صور“ اور ”قرین“ کے رہنے والے ہوں گے۔



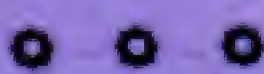
۷۲۳. حدثنا عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد قال أخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن أبي صعصعة سمع أباہ يحدث عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوشك أن يكون خير مال امرئ غنم يتبع بها شعف الجبال أو شعب الجبال أو مواقع القطر يفر بدينة من الفتن

۷۲۳. عبد الوهاب نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ آدمی کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جسے لے کر وہ کسی پہاڑ کی چوٹی یا کھائی پر یا بارش کے ہونے کی جگہ پر چلا جائے، اپنے دین کی حفاظت کے لئے وہ فتنوں سے بھاگے گا۔



۷۲۴. حدثنا وكيع عن مالك بن مغول عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبد الله قال خير مال الرجل يؤمنه فرسه وسلاحه يزول معهما حيث زالا

۷۲۴. وکیع نے، مالک بن مغول سے، انہوں نے سلمۃ بن کھیل سے، ابی الزعراء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں آدمی کا بہترین مال اس کا گھوڑا اور اسلحہ ہوگا جہاں وہ جائے انہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جائے۔



۷۲۵. حدثنا بقية عن معاوية بن يحيى عن معاوية بن سعد التميمي عن أبي قهيل عن عقبة بن عامر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لانا على امتي في اللهن

اخوف مني عليهم في الخمر قالوا وكيف ذلك يا رسول الله قال يحبون اللبن فيتباعدون
من الجماعات ويضيعونها

۴۲۵ ﴿بقیہ نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے معاویہ بن سعد النجیبی سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی اُمّت کے متعلق دودھ سے زیادہ شراب کے بارے میں اندیشہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیوں، ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ دودھ سے محبت کریں گے اور اس کی وجہ سے جماعت سے دور ہو جائیں گے، اور اُسے ضائع کر دیں گے۔

○ ○ ○

۴۲۶. حدثنا ابن عيينة عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري عن أبيه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم يوشك أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن

۴۲۶ ﴿ابن عیینہ نے، عبد اللہ بن عبد الرحمن الانصاری سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے واقع ہونے کی جگہوں پر چلا جائے گا، وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے فتنوں سے بھاگے گا۔

○ ○ ○

۴۲۷. حدثنا ابن عيينة عن مسعر عن عون بن عبد الله قال بينما رجل بمصر في فتنه ابن الزبير ينكت في الأرض اذا قام عليه رجل فقال له بأي شيء تحدث نفسك أبا الدنيا قال بل أتفكر في الذي نزل بالناس قال فان الله نجاك منها بتفكرك فيها من الذي سأل الله فلم يعطه أو اتكل عليه فلم يكفه

۴۲۷ ﴿ابن عیینہ، مسعر سے روایت کرتے ہیں کہ عون بن عبد اللہ بن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن زبیر کے فتنے میں مصر کے اندر زمین گرید رہا تھا، ایک دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہو کر اس سے پوچھنے لگا کہ اے ابو الدنیا! تو اپنے دل میں کیا سوچ رہا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ لوگوں پر جو حالات آئے ہیں میں ان کے متعلق سوچ رہا ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ تیرے اس فکر و غم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا، ایسا کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اللہ تعالیٰ اُسے نہ دے یا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کے لیے کافی نہ ہو۔

○ ○ ○

۴۲۸. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن سلمة كهيل عن أبي الزعراء عن عبد الله قال خير المال يومئذ فرس صالح وسلاح صالح يزول عليه العبد أين مازال

۴۲۸ ﴿ابن مہدی، سفیان سے، وہ سلمۃ بن کہیل سے، وہ ابی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں آدمی کا بہترین مال اچھا گھوڑا اور اچھا اسلحہ ہوگا، جہاں وہ جائے اپنے ساتھ ان کو بھی لے جائے۔

۴۲۹. حدثنا ابن المبارک عن اسماعیل بن عیاش حدثنا شرحبیل ابن مسلم الخولانی

عن أبيه قال كان يقال من أدر كته الفتنة فعليه فيها بذكر حامل

۴۲۹. ابن المبارک نے، اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے شرحبیل ابن مسلم الخولانی سے روایت کرتے ہیں کہ ان

کے والد مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جسے فتنہ پائے اس پر لازم ہے کہ وہ تنہائی کو یاد کرے۔

○ ○ ○

۴۳۰. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم خير الناس في الفتن رجل اخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخيفونه اور رجل

معتزل يؤدي حق الله تعالى عليه

۴۳۰. ابن المبارک نے، معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے روایت کی ہے کہ طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے میں لوگوں میں سے وہ شخص بہترین ہوگا جو اپنے گھوڑے کو سر سے پکڑے ہوئے ہو، وہ

دشمن سے ڈرے اور دشمن اُس سے ڈرے۔ یا وہ شخص جو سب سے الگ تھلگ ہو اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو۔

○ ○ ○

۴۳۱. قال معمر واخبرنا ابن خثيم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الناس

في الفتن رجل ياكل من فيء سيفه في سبيل الله ورجل في رأس شاهقة ياكل من رسل

غنمه.

۴۳۱. معمر کہتے ہیں کہ ابن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے

فتنہ کے دور میں وہ آدمی بہترین ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی لکوار کے منہ سے کھائے، اور دوسرا وہ شخص جو پہاڑ کی چوٹی

پر ہو (اور) اپنی بکریوں کے ریوڑ میں سے اپنی روزی کھائے۔

○ ○ ○

۴۳۲. حدثنا ابن المبارک عن المسعودي عن عون بن عبد الله قال ستكون أمور فمن

رضيها ممن غاب عنها كان كمن شهدها ومن كرهها ممن شهدها فهو كمن غاب عنها

۴۳۲. ابن المبارک نے، المسعودی سے روایت کی ہے کہ عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب

بہت سارے امور ہوں گے، پس جو ان سے غائب ہونے کے باوجود ان سے راضی رہا وہ ایسا ہے گویا کہ اس میں حاضر ہے اور جو ان

امور میں حاضر ہونے کے باوجود انہیں ناگوار سمجھتا تھا، وہ ایسے ہے جیسے اس سے غائب تھا۔

○ ○ ○

۷۳۳. حدثنا ابن المبارك عن مالک بن مغول عن القاسم بن عبد الرحمن أو عون بن عبد الله عن عبد الله قال ان الرجل ليشهد المعصية يعمل بها فيكرهها فيكون كمن غاب عنها ويغيب عنها فير ضاها فيكون كمن شهدها

۷۳۳. ابن المبارک نے، مالک بن مغول سے، انہوں نے، القاسم بن عبد الرحمن اور عون بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گناہ میں حاضر ہوگا مگر وہ اسے ناپسند کرے گا تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس سے غائب تھا اور ایک شخص گناہ سے غائب ہوگا لیکن وہ اس سے راضی ہوگا تو وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس میں حاضر تھا۔

○ ○ ○

۷۳۴. قال مالک وأخبرني طلحة الياامي عن عمارة بن عمير عن الربيع بن عميلة سمع ابن مسعود قال اذا رايت المذکر فلم تستطع له غيرا فحسبك أن يعلم الله تعالى انک تنكره بقلبك.

۷۳۴. مالک نے، طلحہ الیامی سے، انہوں نے عمارۃ بن عمیر سے، انہوں نے الربیع بن عمیلۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی بُرائی کو دیکھے اور اس کے ختم کرنے کی تجھ میں طاقت نہ ہو تو تیرے لئے یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ تو اُسے دل سے ناپسند کرتا ہے۔

○ ○ ○

۷۳۵. حدثنا ابن المبارك عن أبي بكر بن عياش قال قيل لعلي بن أبي طالب رضي الله عنه ما النومۃ قال الرجل يسكت في الفتنة فلا بيدو منه شيء

۷۳۵. ابن المبارک نے، ابی بکر بن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ”نومۃ“ کیا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ ایک آدمی فتنہ میں خاموش رہے اس سے کوئی بات ظاہر نہ ہو۔

○ ○ ○

۷۳۶. قال ابن المبارك وأخبرنا عوف عن رجل من أهل الكوفة أحسبه قال اسمه مسافر عن علي قال ينجو في ذلك الزمان كل مؤمن نومۃ

۷۳۶. ابن المبارک نے، عوف سے، انہوں نے مسافر نامی ایک کوئی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں خاموش مومن نجات پا جائے گا۔

○ ○ ○

اول علامة تكون من علامة البربر وأهل المغرب في خروجهم

بمداور اہل مغرب کے خروج

کی نشانیوں میں سے پہلی علامت

۴۳۷. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم قال حدثني العلاء بن سليمان قال

سمعت أبا قبيل يقول إذا سمعت أو إذا جئت هذا المنبر يعني منبر مصر فيقرأ لعبد الله

عبد الله أمير المؤمنين فإوشك أن تسمع لعبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين

۴۳۷. محمد بن حمير نے الصقر بن رستم سے، انہوں نے العلاء بن سليمان سے روایت کی ہے کہ ابا قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ جب تُوئے یا، مصر کے منبر کے پاس ہو، اور ٹھہرے میں نام لیا جا رہا ہو کہ اللہ کا بندہ عبد اللہ امیر المؤمنین ہے تو تُو قریب ہی سنے گا کہ اللہ کا بندہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ہے۔

○ ○ ○

۴۳۸. حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول إذا

قرئ على منبر مصر من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم يلبث الا يسيرا حتى يقرأ من

عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين وهو صاحب المغرب وهو شر من ملك

۴۳۸. محمد بن عبد اللہ نے، عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب

مصر کے منبر پر یہ پڑھا جا رہا ہو کہ یہ حکم اللہ کے بندے عبد اللہ امیر المؤمنین کی طرف سے ہے، تو زیادہ دیر نہیں گزرے گی کہ یہ

پڑھا جائے گا کہ یہ اللہ کے بندے عبد الرحمن امیر المؤمنین کی طرف سے ہے، عبد الرحمن مغرب کا رہنے والا ہوگا اور بدترین بادشاہ

ہوگا۔

○ ○ ○

۴۳۹. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عبد الله العمري عن القاسم بن محمد عن

حذيفة بن اليمان رضى الله عنه أنه قال لقوم من أهل مصر مصر إذا أتاكم كتاب من قبل

المشرق يقرأ عليكم من عبد الله أمير المؤمنين فانظروا كتابا آخر يأتيكم من المغرب

يقرأ عليكم من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين والذي نفسي حذيفة بيده لتقتلن

أنتم وهم عند القنطرة وليخرجنكم من أرض مصر وأرض الشام كفرا كفرا ولتباعن

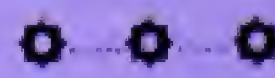
المرأة العربية على درج دمشق بخمسة وعشرين درهما

۴۳۹ عبد اللہ بن مروان نے، اپنے والد سے، وہ عبد اللہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے مصر کے لوگوں سے فرمایا کہ جب تمہارے پاس مشرق کی طرف سے خط آئے گا جو تم پر پڑھا جائے گا کہ یہ عبد اللہ کی طرف سے ہے جو امیر المؤمنین ہے تو ایک دوسرے خط کا انتظار کرنا جو تمہارے پاس مغرب کی طرف آئے گا جو تم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں (حضرت) حذیفہ (بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی جان ہے، وہ ضرورت سے لڑیں گے اُس وقت وہ پل کے پاس ہوں گے، اور وہ تمہیں مصر اور شام کی سرزمین سے کفار کی طرف نکال دیں گے، اور ایک عربی عورت دمشق کی سیڑھیوں پر پچیس (25) درہم کے بدلے فروخت ہوگی۔



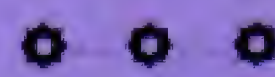
۴۴۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن سلمة بن خالد اليزني عن أبي سباعية بن تميم التنوخي قال الملك لبني العباس حتى يبلغكم كتاب قريء بمصر من عبد الله عبد الله امير المؤمنين فاذا كان ذلك فهو اول زوال ملكهم وانقطاع مدتهم

۴۴۰ عبد اللہ بن مروان نے، سلمہ بن خالد الیزنی، ابو سباعیہ بن تمیم التنوخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عباسی بادشاہ نے کہا کہ بنو عباس کی حکومت رہے گی۔ پھر تمہارے پاس خط آئے گا کہ جو مصر میں پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبد اللہ امیر المؤمنین ہے، جب یہ حال ہوگا تو بنو عباس کی بادشاہت کی یہ پہلی علامت ہوگی، اور ان کے مدت کے ختم ہونے کی پہلی علامت ہوگی۔



۴۴۱. حدثنا عبد الله بن مروان وحدثني أبو عاصم يونس التنوخي عن اسماعيل بن العلاء بن محمد الكلبي عن أبيه قال اذا قريء كتاب اول النهار لبني العباس من عبد الله عبد الله امير المؤمنين فانتظروا كتابا يقرأ عليكم من آخر النهار من عبد الله عبد الرحمن امير المؤمنين

۴۴۱ عبد اللہ بن مروان اور ابو عاصم یونس التنوخی نے، اسماعیل بن العلاء بن محمد الکلبی سے روایت کی ہے کہ ان کے والد علاء بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم پر دن کے شروع میں بنو عباس کا خط پڑھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ عبد اللہ امیر المؤمنین ہے، تو ایک دوسرے خط کا انتظار کرنا جو دن کے آخر میں تم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ہے۔



۴۴۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن كعب قال اذا ملك رجل من بني العباس يقال له عبد الله وهو ذو العين الاخرة منهم بها الفتحو وبها يختمون فهو مفتاح البلاء وصيف الفناء فاذا قريء كتاب له بالشام من عبد الله عبد الله امير المؤمنين لم تلبثوا ان

یبلغکم کتاب قد قریء علی منبر مصر من عبد اللہ عبد الرحمن امیر المؤمنین فاذا کان ذالک ابتدر اهل المشرق واهل المغرب الشام کفرسی دھان یرون ان الملك لا یتیم الا لمن ضبط الشام کل یقول من غلب علیها فقد حوی علی الملك

۷۴۲ ﴿ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنو عباس کا وہ شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام عبد اللہ ہوگا، وہ آخری ”عین“ والا ہوگا۔ ”عین“ سے بنو عباس کی حکومت کا افتتاح اور ”عین“ پر اس کا اختتام ہوگا، یہ بادشاہ مصائب کی چابی اور فناء کی تلوار ہوگا، جب اس کے نام کا خط شام میں پڑھا جا رہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ عبد اللہ امیر المؤمنین ہے، تو تھوڑی دیر بعد تمہارے پاس خط پہنچے گا۔ جو مصر کے منبر پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ہے، جب یہ نوبت آجائے گی تو مشرق والے اور مغرب والے ملک شام کی طرف دوڑے چلے جائیں گے، جیسے ریس کے گھوڑے دوڑتے ہیں، ان کا گمان یہ ہوگا کہ بادشاہت اسی کی مکمل ہوگی جس کا شام پر غلبہ ہو، گویا جو کوئی بھی شام پر غالب آئے گا تو وہ پوری بادشاہت پر غالب ہوگا۔

○ ○ ○

۷۴۳. حدثنا عثمان بن کثیر عن سعید بن سنان عن ابی الزاہریۃ عن حبیر بن نفیر قال ویل لعبد اللہ من عبد اللہ ویل لعبد اللہ من عبد الرحمن

۷۴۳ ﴿ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے، ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ کی ہلاکت عبد اللہ کی وجہ سے ہوگی اور عبد اللہ کی ہلاکت عبد الرحمن کے ہاتھوں ہوگی۔

○ ○ ○

۷۴۴. حدثنا عبد اللہ بن مروان عن سعید بن یزید عن الزہری قال اذا دخلت الرايات الصفراء فاجتمعوا فی القنطرة انتظروا حتی یتجیش اهل المشرق واهل المغرب ویقتلون بها سبعا یموتون بینہم من الدماء مثلما کان فی جمیع الفتن لم تکن الدبرۃ علی اهل المشرق حتی ینزلو نھم الرملة

۷۴۴ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے، سعید بن زید سے روایت کی ہے کہ، علامہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب زرد جھنڈے مصر میں داخل ہو جائیں گے، تو وہ ٹیل پر جمع ہو جائیں گے اور انتظار کریں گے تاکہ مشرق والوں اور مغرب والوں کے لشکر آجائیں گے، اور سات (7) دن تک ایک دوسرے کو قتل کرتے رہیں گے، ان کے درمیان اتنا خون ہے گا جتنا تمام فتنوں میں بہا تھا، پھر مشرق والوں کے قدم اکھڑ جائیں گے اور وہ ”رملہ“ (فلسطین) میں جا کے پڑاؤ ڈال دیں گے۔

○ ○ ○

۷۴۵. حدثنا عبد القدوس عن حریر بن عثمان عن حبیب بن صالح قال لیخرب جن رجل یقال له عبد الرحمن باہل المغرب حتی یاتی حمص فیصعد الی منبرھا

۷۳۵۔ عبد القدوس نے، حریر بن عثمان سے روایت کی ہے کہ، حبیب بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل مغرب سے ایک شخص عبد الرحمن نامی خروج کرے گا یہاں تک کہ ”حمص“ تک پہنچ جائے گا اور اس کے منہ پر چڑھ جائے گا۔

○ ○ ○

۷۳۶۔ حدثنا ضمرة عن أبي حسان بن نويه قال لا بد من أن يملك من بني العباس

ثلاثة أول أساميهم عين.

۷۳۶۔ ضمرة نے روایت کی ہے کہ، ابو حسان بن نويه رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس میں سے تین (3) ایسے

آدی ضرور بادشاہ بنیں گے جن کے نام کا پہلا حرف ”عین“ ہوگا۔

○ ○ ○

ما تقدم الى الناس في خروج البربر وأهل المغرب

يبرأ وأهل مغرب (شمالی افریقہ) کے خروج زمانہ کے حالات

۷۳۷۔ حدثنا الوليد بن مسلم أخبرني من سمع رسول الوليد بن يزيد الى قسطنطين

سمع الوليد بن يزيد يقول اذا خرج الترك على أصحاب الرايات السود فقاتلوهم لم

تجف براذع دوابهم حتى يخرج أهل المغرب

۷۳۷۔ الوليد بن مسلم نے، الوليد بن يزيد کے قسطنطين کے قاصد سے روایت کی ہے کہ الوليد بن يزيد رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ جب ترک کالے جھنڈوں والوں کے خلاف خروج کریں گے اور ان سے لڑیں گے، تو ان کے جانوروں کے ابھی خشک نہ ہوں گے کہ مغرب والے خروج کریں گے۔

○ ○ ○

۷۳۸۔ حدثنا بقیة وحماد بن عيسى وأبو أيوب عن أرطاة بن المنذر عن أزهر الهوزني

عن عصمة بن قيس السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ بالله

من فتنة المشرق قال فقل له فالمغرب قال تلك أعظم وأطم

۷۳۸۔ بقیہ اور حماد بن عیسیٰ اور ابویوب نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے ازہر الہوزنی سے، انہوں نے

عصمة بن قيس السلمي رضي الله تعالى عنه سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ مشرق کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے، تو ان سے کہا گیا کہ مغرب کا فتنہ؟ فرمایا کہ وہ تو بہت بڑا ٹھانٹھیں مارتا فتنہ ہوگا۔

○ ○ ○

۷۳۹۔ حدثنا عثمان بن كثير وعبد القدوس وبقية عن حريز بن عثمان عن الأزهر

الهوزني عن عصمة بن قيس السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان

يتعوذ في صلواته من فتنة المغرب

۷۴۹ عثمان بن کثیر اور عبدالقدوس اور بقیہ، حریر بن عثمان سے، انہوں نے الازہر الہوزنی سے، انہوں نے عمیرہ بن قیس السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ اپنی نماز میں مغرب کے فتنے سے بڑا مانگتے تھے۔

○ ○ ○

۷۵۰. حدثنا الولید بن مسلم سمع رجلا من تجیب سمع ابن المسیب يقول لا بد لأهل المغرب من دولة دولة كفر

۷۵۰. الولید بن مسلم نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ضرور ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والوں کی حکومت ضرور ہوگی جو کہ کفر کی حکومت ہوگی۔

○ ○ ○

۷۵۱. قال الولید حدثني أبو جبير قال سمعت من يحدث محمد بن كعب أو من

يحدث عن محمد بن كعب القرظي يقول يملك أهل المغرب وهم شر من ملك

۷۵۱. الولید نے، ابو جبير نے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ محمد بن كعب القرظي رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے بادشاہ بیش گے اور وہ بدترین بادشاہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۷۵۲. حدثنا محمد بن عبد الله التهيري عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال

صاحب المغرب عبد الرحمن وهو شر من ملك

۷۵۲. محمد بن عبد الله التهيري نے، عبد السلام بن مسلمة سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل صاحب المغرب عبد الرحمن ہوگا جو بدترین بادشاہ ہوگا۔

○ ○ ○

۷۵۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن عون الميموني عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي

هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما تحت أديم السماء خلق أشر

من بربر ولأن أتصدق بعلاقة سوط في سبيل الله أحب الي من أن أعتق مائة رقبة من بربر

۷۵۳. عبد الله بن مروان نے، عون الميموني سے، انہوں نے سعيد بن أبي سعيد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیلے آسمان کے نیچے بدمعاش سے بدتر مخلوق موجود نہیں۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوڑے کا ایک حصہ صدقہ کر دوں۔ تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سو بدمعاش آزاد کر دوں۔

○ ○ ○

۷۵۴. حدثنا ضمام عن أبي قبيل عن عائشة رضي الله عنها أنها أمرت بصدقة فقالت

للسول لا تعطي منها بربر يا شينا ولو أن تطعمه الكلاب

۷۵۴ ﴿ ضام نے، ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قاصد کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اس صدقہ میں سے کتنے کوٹو کھلا دینا لیکن کسی بُری کو کچھ نہ دینا! ﴿

○ ○ ○

۷۵۵. حدثنا الوليد عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبع
عن كعب أنه قال الغربية هي العمياء وأن أهلها الحفافة العراة لا يدينون الله ديناً يدوسون
الأرض كما يدوس البقر البيدر فتعوذوا بالله أن تدر كوها

۷۵۵ ﴿ الولید نے، عبد الجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ربیعہ القصیر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غربی فتنہ اُٹھتا ہوگا اور اس کے لوگ بغیر ہوتوں کے ننگے ہوں گے۔ وہ اللہ کے دین کو نہیں اپنائیں گے۔ وہ زمین پر جانوروں کی طرح چلیں پھریں گے۔ تم اللہ کی پناہ مانگو کہ کہیں تم انہیں نہ پاؤ! ﴿

○ ○ ○

۷۵۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن ربيعة بن سيف عن تبع قال صاحب
المغرب عبد الرحمن بن هند طويل العشون على مقدمته رجل اسمه اسم شيطان الويل
لمن يقتل تحت لوائه مصيره الى النار

۷۵۶ ﴿ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ربیعہ بن سیف سے روایت کرتے ہیں کہ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے شخص کا نام عبد الرحمن بن ہند ہوگا وہ بڑی نحوست والا ہوگا، اس کے شروع میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام شیطان کے نام پر ہوگا، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس کے جھنڈے کے نیچے قتل کیا جائے، اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے۔ ﴿

○ ○ ○

۷۵۷. حدثنا محمد بن حمير حدثنا الصقر بن رستم مولى مسلمة بن عبد الملك قال
سمعت مسلمة بن عبد الملك قال سمعت مسلمة ابن عبد الملك يقول ليملكن أهل
المغرب حمص ستة عشر شهرا فكأنني أنظر اليه يعقد ستة عشر قال الصقر وسمعت
سعيد بن مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشد قبال نعلك الى اليمن فانه لا
يحرزكم منها أرض غيرها

۷۵۷ ﴿ محمد بن حمیر دوزخ کے، الصقر بن رستم مولیٰ مسلمہ بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ مسلمہ ابن عبد الملک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے لازماً ”حمص“ پر سولہ (16) مہینے حکومت کریں گے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات ایسی یاد ہے گویا کہ میں اب اُسے دیکھ رہا ہوں کہ ”مسلمہ“ انگلیوں پر کھتی کر رہا ہے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب کا فتنہ ہو تو اپنے ہوتوں کے تسمے

باندھ کر یمن چکے جانا بے شک یمن کے علاوہ کوئی اور علاقہ زمین کا تمہاری حفاظت نہیں کرے گا۔

○ ○ ○

۷۵۸. حدثنا بقية عن صفوان عن أبي الوليد الأزهر بن عبد الله الهوزني عن عصمة بن

قيس صاحب النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ بالله من فتنة المشرق ثم من فتنة

المغرب في صلته

۷۵۸ ﴿بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابی الولید الازہر بن عبد اللہ الہوزنی سے روایت کی ہے کہ، عصمتہ بن قیس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے وہ اپنی نماز میں پہلے مشرق کے فتنے سے پھر مغرب کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

○ ○ ○

۷۵۹. حدثنا يحيى بن سعيد العطار حدثنا حجاج عن عبد الله ابن سعيد عن طاوس عن

ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحذركم فتنة تقبل من

المشرق ثم فتنة تقبل من المغرب

۷۵۹ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے، حجاج سے، انہوں نے عبد اللہ بن سعید سے، طاؤس سے روایت کی ہے

کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس فتنہ سے خبردار کرتا ہوں جو مشرق کی طرف سے آئے گا، پھر اس فتنے سے جو مغرب کی طرف سے آئے گا۔

○ ○ ○

۷۶۰. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن أبي هانئ حدثنا أبو عبد الرحمن الحبلي عن

عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال قسم الشر سبعين جزء فجعل تسعة وستين جزء

في البربر وجزء واحد في سائر الناس

۷۶۰ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے، انہوں نے ابو ہانی سے، انہوں نے ابو عبد الرحمن الحبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شر کو ستر (70) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس میں سے ننانوے 99 فیصد بربر میں رکھا گیا ہے، اور ایک فیصد باقی تمام لوگوں میں۔

○ ○ ○

۷۶۱. حدثنا بقية بن الوليد عن بسر بن عبد الله بن يسار قال سمعت بعض المشايخ

يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نساء البربر خير من رجالهم بعث فيهم نبي

فقتلوه فولينه النساء فدفنه

۷۶۱ ﴿بقیہ بن الولید روایت کرتے ہیں کہ سر بن عبد اللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ

کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بربر کی عورتیں ان کے مردوں سے بہتر ہیں، ان میں ایک نبی

کو بھیجا گیا تھا جسے انہوں نے قتل کر دیا تھا عورتیں اس کی نگران بنیں اور انہوں نے اُسے دفن دیا۔

○ ○ ○

۷۶۲. قال يحيى بن سعيد وأخبرني عثمان بن عبد الرحمن عن عنبسة ابن عبد الرحمن عن شبيب بن بشر عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال أتيت رسول الله صلى عليه وسلم ومعى وصيف بربري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قوم هذا أتاهم نبي قبلى فذبحوه وطبخوه وأكلوا لحمه وشربوا مرله

۷۶۲ ﴿ یحییٰ بن سعید نے، عثمان بن عبد الرحمن سے، انہوں نے عنبسہ بن عبد الرحمن سے، انہوں نے شیبب بن بشر سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک بربری خادم تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے پہلے ان کی قوم کے پاس ایک نبی آیا تھا، انہوں نے اُسے ذبح کیا اور پکایا اور اس کا گوشت کھایا اور شور باپیا۔

○ ○ ○

۷۶۳. حدثنا عبد القدوس عن صفوان قال حدثني بعض مشايخنا عن شهد فتح حمص قال كان الروم الذين كانوا يحمص يتخولفون البربر وتقال قال صفوان كانوا يسمون حمص التمرة يقولون ويلك يا تمره من البربر

۷۶۳ ﴿ عبد القدوس نے، صفوان سے، انہوں نے ایسے راوی سے سنا جو کہ حمص کی فتح میں شریک تھا وہ رومی جو حمص میں تھے وہ بربریوں سے بہت ڈرتے تھے، لوگ ”حمص“ کو ”تمرہ“ کے نام سے بلاتے تھے، کہتے تھے، اے بدمذکر کے تمرہ! تیرے لئے ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

ما يكون من فساد البربر وقتالهم في أرض الشام ومصر ومن يقاتلهم

ومنتهى خروجهم وما يجرى على أيديهم من سوء سيرتهم

شام اور مصر میں قوم بدمذکر کی غارت گری اور ان کے برے اخلاق

۷۶۴. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول

ان صاحب المغرب وبني مروان وقضاة تجتمع على الرايات السود في بطن الشام
۷۶۴ ﴿ محمد بن عبد اللہ التیہری نے، عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والا، اور بنی مروان، اور قضاة یہ سب کالے جھنڈوں کے خلاف ملک شام میں جمع ہوں گے۔

○ ○ ○

۷۶۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عبد الله العمري عن القاسم بن محمد عن

حذیفہ اُنہ قال لأهل مصر إذا جاءكم عبد الله بن عبد الرحمن من المغرب اقتلتم أنتم
وهم عن القنطرة فيكون بينكم سبعون ألفاً من القتلى وليخر جنكم من أرض مصر وأرض
الشام كفراً ولتباعن المرأة العربية على درج دمشق بخمسة وعشرين درهماً يدخلون
أرض حمص فيقيمون ثمانية عشر شهراً يقتسمون فيها الأموال ويقتلون فيها الذكور
والأنثى ثم يخرجون عليهم رجل شر من أظلمت السماء فيقتلهم فهزمهم حتى يدخلهم أرض
مصر.

۷۶۵ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ عبد اللہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر والوں سے کہا کہ جب تمہارے پاس عبد اللہ بن عبد الرحمن مغرب سے آئیں گے تو تم
اور وہ ہل کے اوپر لڑو گے، دونوں طرف سے ستر ہزار (70000) آدمی قتل ہو جائیں گے، وہ کفر کرتے ہوئے تمہیں مصر اور شام کی
زمین سے نکال دیں گے اور ایک عربی عورت دمشق کی سیڑھیوں پر پھپھس (25) درہم میں فروخت ہوگی پھر وہ حمص میں داخل
ہو جائیں گے اور وہاں پر اٹھارہ (18) مہینے تک ٹھہرے رہیں گے، وہاں وہ مال تقسیم کریں گے، اور مردوں اور عورتوں کو قتل کریں
گے، پھر اس نیلے آسمان کے نیچے جو بدترین آدمی ہے وہ خروج کرے گا۔ وہ انہیں قتل کرے گا اور شکست دے گا اُن کو مصر کی زمین
میں دھکیل دے گا۔

○ ○ ○

۷۶۶ حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم سمع مسلمة بن عبد الملك يقول
يملك أهل المغرب حمص ستة عشر شهراً قال الصقر وسمعت سعيد بن مهاجر
الوصابي يقول إذا كانت فتنة المغرب فشد قبالة نعليك إلى اليمن فإنه لا يحرزكم منها
أرض، غيرها

۷۶۶ محمد بن حمیر، الصقر بن رستم، مسلمہ بن عبد الملک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے حمص کے
سولہ 16 مہینے تک حکمران رہیں گے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ
کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب مغرب کا فتنہ ہو تب اپنے بھوتوں کے تسمے باندھ کر یمن چلے جانا، تمہیں اس زمین کے علاوہ کہیں
حفاظت نہیں ملے گی۔

○ ○ ○

۷۶۷ حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة
قال إذا دخل أهل المغرب أرض مصر فأقاموا فيها كذا وكذا القتل وتسي أهلها يومئذ تقوم
النوائح فباكية تبكي على استحلال فروجها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية
تبكي على قتل رجالها وباكية تبكي شوقاً إلى قبورها

۷۶۷۔ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ العمري سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب والے مصر کی سرزمین میں داخل ہوں گے تو وہاں کچھ عرصہ قیام کریں گے، اس کے رہنے والوں کو قتل کریں گے، قیدی بنائیں گے، نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہو جائیں گی، کوئی اپنے شرمگاہوں کے حلال سمجھے جانے پر روئے گی، کوئی اپنی عزت کے بعد ہونے والی ذلت پر روئے گی، کوئی اپنے مردوں کے قتل ہونے پر روئے گی، اور کوئی قہر وں کی یاد سے روئے گی۔



۷۶۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم قال أخبرني شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال إذا خرج أهل المغرب فاشتد أمرهم خرجت عليهم العرب فتجتمع العرب كلها في أرض الشام على أربع رايات راية لقريش وما لف لفها وراية لقيس وما لف لفها وراية لليمن وما لف لفها وراية لقضاعة وما لف لفها فتقول العرب لقريش تقدموا فقاتلوا على ملككم أو دعوا فتقدم قريش فتقال فلا تصنع شيئا ثم تقدم اليمن فلا تصنع شيئا ثم تقدم قيس فتقاتل فلا تصنع شيئا ثم ضرب أبو وهب منكب خالد بن ظهير الكلبي ثم قال رايتك وراية قومك البلق البقع هو يومئذ والله يظهر عليهم قال الوليد قضاعة يومئذ تظهر على أهل المغرب ومنهم من يتبعه ثم يستقبل القبائل فيقاتل أهل المشرق.

۷۶۸۔ الوليد نے، ایک خزاعی سے روایت کی ہے کہ ابو وہب الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب اہل مغرب خروج کریں گے اُن کا معاملہ سخت ہو جائے گا تو اُن کے خلاف عرب والے نکلیں گے، تمام عرب شام کی سرزمین میں جمع ہو جائیں گے، اُن کے چار جھنڈے ہوں گے ایک جھنڈا ”قریش“ کا ہوگا، اور ان کا جو قریش کے ساتھ شامل ہوئے، دوسرا جھنڈا ”قبیلہ قیس“ کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے اور تیسرا جھنڈا ”یمن“ کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے اور چوتھا جھنڈا ”قبیلہ قضاعة“ کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے، عرب والے قریش سے کہیں گے کہ آگے بڑھو اور اپنی بادشاہت کے حصول کے لئے لڑو یا بادشاہت چھوڑ دو! قریش آگے بڑھ کر لڑیں گے لیکن وہ کچھ نہ کر سکیں گے، پھر قبیلہ قیس آگے بڑھ کر لڑے گا وہ بھی کچھ نہ کر پائے گا۔ پھر قبیلہ یمن آگے بڑھ کر لڑے گا وہ بھی کچھ نہ کر پائے گا، حضرت ابو وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خالد بن ظہیر الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا کہ پھر تیسرا جھنڈا اور تیری قوم کا جھنڈا جو ہے وہ اس دن خدا کی قسم! ان پر غالب آ جائیں گے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قضاعی قبیلہ اس دن مغرب والوں پر غالب آ جائے گا اور بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جو ان کے تابع ہوں گے، پھر تمام قبائل از سر نو آئیں گے، اور مشرق والوں سے لڑیں گے۔



۷۶۹۔ حدثنا الوليد قال أخبرني شيخ عن الزهري قال يلتقي أصحاب الرايات السود و أصحاب الرايات الصفر فيقتلون حتى يأتوا فلسطين فيخرج على أهل المشرق السفياي

فاذا نزل اهل المغرب الاردن مات صاحبهم فيفترون ثلاث فرقة ترجع من حيث جاءت
وفرقة تحج وفرقة تثبت فيقاتلهم السفیانی فهزمهم فیدخلون فی طاعته

۷۶۹۔ الولید نے، ایک راوی سے روایت کی ہے کہ شیخ الاہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈوں والے
اور زرد جھنڈوں والے آپس میں لڑیں گے ایک دوسرے کو قتل کر کے فلسطین آجائیں گے، پھر مشرق والوں کے خلاف سفیانی خروج
کرے گا، جب مغرب والے اردن پر اتریں گے تو عورت ان کی امیر ہوگی۔ اُن تین جماعتیں بن جائیں گی، ایک جماعت تو وہ آئی
تھی، اور دوسری جماعت حج کرے گی، اور تیسری جماعت ثابت قدم رہے گی۔ اور ان سے سفیانی لڑے گا اور انہیں شکست دیدے
گا، پس وہ اس کی تابعداری میں داخل ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۷۰۔ حدثنا الولید عن ابی عبد اللہ عن مسلم بن الاخیل عن عبد الکرم ابی امیة عن
محمد بن لحنفہ قال یدخل أوائل اهل المغرب مسجد دمشق فبیناهم کذلک ینظرون
فی اعاجیبہ اذ رجفت الأرض فانقعر غربی مسجدھا وبخیف بقریة یقال لها حرستا لم
یخرج عند ذلک السفیانی فیکتلهم حتی یدخلهم مصر ثم یرجع فیکتل اهل المشرق
حتى یردهم الی العراق

۷۷۰۔ الولید نے، ابو عبد اللہ سے، انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبد الکرم ابی امیة سے روایت کی ہے
کہ محمد بن لحنفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والوں کا اوّل حصہ دمشق کی مسجد میں داخل ہو جائے گا، پھر اس وقت سفیانی نکلے
گا اور انہیں قتل کرے گا، اور مصر میں دھکیل دے گا، پھر واپس آ کر مشرق والوں سے لڑے گا اور انہیں عراق کی طرف پھیر دے گا۔

○ ○ ○

۷۷۱۔ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن ارطاة بن المنذر عن تبع عن کعب قال اذا خرج
البربر فنزلوا مصر کان بینهم ولعتان وقعة بمصر ووقعة بفلسطین ولیمما بین ذلک حتی
ینزلوا حمص فویل لها منهم فیصیبهم فیها تلج شدید أربعین لیلة فیکاد یفنیهم ثم
یفتحونها ویدخلونها فیخرجون منها ما بین الباب الغربی الی القنطرة الی وسط السوق
ثم یرتحلون منها فینزلون ببحیرة فامیة أو دونها بفرسخ فیکخرج علیهم الناس فیکلونهم
قاتلهم رجل من ولد اسماعیل یقتلون فی قریة لها أم العرب ثم یثور لائر فیکتل الحریرة
ویسبی الذریة ویبقر بطون النساء ویهزم الجماعة مرتین ثم یهلك ولتذبحن امرأة من
قریش و فیها تبقر بطون من تبقر من نساء بنی هاشم

۷۷۱۔ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ خروج کریں گے اور مصر میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو ان کے اندر دو واقعات رونما ہوں گے۔

ایک واقعہ مصر میں اور ایک واقعہ فلسطین میں، اسی اثناء میں یہ لوگ ”حمص“ میں اتریں گے، جہاں ان کی وجہ سے ہلاکت ہوگی، حمص میں ان پر چالیس (40) راتوں تک شدید برفباری ہوگی، قریب ہوگا کہ وہاں انہیں ختم کر دے، پھر وہ حمص کو فتح کر لیں گے، اور اس میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ وہاں سے نکلیں گے، باب غربی اور اس ہل کے درمیان جو کہ بازار کے بیچ میں ہے پھر یہ وہاں سے کوچ کریں گے، اور ”بحیرہ قامیہ“ کے یا اس سے ایک فرسخ پہلے پڑاؤ ڈالیں گے، پھر ان کے خلاف لوگ نکلیں گے جو انہیں قتل کریں گے، ان کا رہنما حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا، وہ ایک قریہ (یعنی بستی) میں لڑیں گے جس کا نام ”ام العرب“ ہے پھر ایک پڑاگندہ شخص اٹھے گا جو آزاد لوگوں کو قتل کرے گا، اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑے گا، اور جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا، مگر پھر ہلاک ہو جائے گا، اور قریش کی ایک عورت کو ضرور ذبح کیا جائے گا، اور اس وقت بنی ہاشم کی عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑ دیا جائے گا۔

۷۷۲۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد التتوخي عن الزهري قال اذا
اختلفت الرايات السود فيها بينهم اناهم الرايات الصفرة فيجتمعون في قنطرة اهل مصر
فيقتل اهل المشرق واهل المغرب سبعة ثم تكون الدبرة على اهل المشرق حتى ينزلوا
الرملة فيقع بين اهل الشام واهل المغرب شيء فيغضب اهل المغرب فيقولون انا جئنا
لننصركم ثم يفعلون ما يفعلون والله لنخلن بينكم وبين اهل المشرق فينبهونكم لقلعة اهل
الشام يومئذ في أعينهم ثم يخرج السفياي ويتبعه اهل الشام فيقاتل اهل المشرق

۷۷۲۔ عبد اللہ بن مروان نے، سعید بن یزید التتوخی سے روایت کی ہے کہ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں میں باہمی اختلاف ہو جائے گا تو ان پر رُرد جھنڈے آ جائیں گے۔ وہ مصر والوں کے ہل پر جمع ہوں گے۔ پھر وہ مشرق والے اور مغرب والے باہم سات 7 دن تک ایک دوسرے کو قتل کریں گے، پھر مشرق والے پیٹھ پھیر دیں گے، ”رملة“ میں جا اتریں گے، پھر شام والوں اور مغرب والوں کے درمیان کوئی معاملہ ہوگا تو مغرب والے غصے میں ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم تو تمہاری مدد کے لئے آئے تھے، پھر تم ایسا کیوں کر رہے ہو! اللہ کی قسم ہم تمہارے اور مشرق والوں کے بیچ سے نکل جائیں گے، تو وہ تمہیں مزا چکھا دیں گے، اس لئے کہ شام والے ان کی نگاہ میں بہت کم تھے، پھر سفیانی خروج کرے گا اور اہل شام اس کے ساتھ ہو جائیں گے، وہ مل کر مشرق والوں سے لڑیں گے۔

۷۷۳۔ حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن مشيخة قالوا اهل حمص اشقى اهل الشام

بالبربر

۷۷۳۔ عبد القدوس نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ اہل شام والوں میں سے حمص والے

بربر کے ہاتھوں مصائب اٹھائیں گے۔

۷۷۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال أسلم أهل الشام وأسد أجنادها بالرايات الصفر أهل دمشق وأشقى أهل الشام وأجنادها أهل حمص وأنهم ليغمرن الشام كما يغمر الماء القرية

۷۷۴ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبيع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام والوں میں سب سے زیادہ سلامتی والے اور ان کے لشکروں میں سب سے زیادہ سعادت مند زرد جھنڈوں والوں کے لئے دمشق والے ہوں گے اور شام والوں میں سے اور اس کے لشکروں میں سے سب سے زیادہ سخت ”حمص“ والے ہوں گے، اور وہ شام میں یوں پھریں گے جیسے پانی مشکیزہ میں پھرتا ہے۔

○ ○ ○

۷۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال والذي نفسي بيده ليخرن البربر حمص آخر عر كتين الآخرة منها ينزعون مسامير أبواب أهلها ويكون لهم وقعة بفلسطين ثم يسرون من حمص إلى بحيرة فامية أو دونها بفرسخ فيخرج عليهم خارجي فيقتلهم

۷۷۵ ﴿ الولید بن مسلم نے، عبد الجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ربیعہ القصیر سے، انہوں نے تبيع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ضرور بدمحمد حمص کو خراب کریں گے۔ دوسری مرتبہ میں وہ لوگوں کے دروازوں کی کیلیں تک اُکھیر دیں گے، ان کا ایک واقعہ فلسطین میں ہوگا پھر وہ ”حمص“ سے ”بحیرۃ فامیہ“ کی طرف چلیں گے، یا اُس سے پہلے ایک فُرح قاصطے پر پڑاؤ ڈالیں گے، پھر اُن پر ایک خارجی خروج کرے گا اور انہیں قتل کر دے گا۔

○ ○ ○

۷۷۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن محمد بن عبيد الله عن يزيد بن سندی عن كعب قال إذا ظهر المغرب على مصر فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها لأهل الشام وهل للجندين جند فلسطين والأردن وبلد حمص من بربر يضربون أسيرهم إلى باب للعطر وصاحب المغرب رجل من كنده أخرج

۷۷۶ ﴿ ابو یوسف المقدسی نے، محمد بن عبید اللہ سے، انہوں نے یزید بن سندی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب والے مصر پر غالب آجائیں گے تو اس وقت شام والوں کے لئے زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا، بدمحمد یوں کی وجہ سے فلسطین، اُردن اور حمص کے لشکروں کے لئے ہلاکت ہوگی، یہ بدمحمد انہیں اپنی تلواروں سے مارتے ہوئے ”باب العطر“ تک لائیں گے۔ مغرب والا آدمی ”کندۃ قہیلۃ“ کا ہوگا اور لنگڑا ہوگا۔

○ ○ ○

۷۷۷. حدثنا ضمرة عن الأوزاعي عن حسان أو غيره قال يقال اذا بلغت الرايات
الصفير مصر فاهرب في الأرض جهداك هربا فاذا بلغك أنهم نزلوا الشام وهي السره
فان استطعت أن تلتمس سلما في السماء أو نفقا في الأرض فافعل

۷۷۷. ﴿ضمرة، الاوزاعی سے، وہ حسان یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ جب زرد جھنڈے مصر
تک پہنچ جائیں گے تو زمین میں پوری کوشش کر کے بھاگنا۔ جب تجھے یہ اطلاع پہنچے کہ وہ شام کی سرزمین پر اتر چکے ہیں تو اگر تجھ
میں استطاعت ہو کہ میزمری لگا کر آسمان پہ چڑھ جاؤ یا سرنگ کے ذریعے زمین میں گھس جاؤ تو کر ایسا لینا!﴾

○ ○ ○

۷۷۸. حدثنا يحيى بن اليمان عن ابن المبارك عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال
كان يقال اذا رايت الرايات الصفير فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها

۷۷۸. ﴿یحییٰ بن الیمان نے، ابن المبارک سے، انہوں نے الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب تم زرد جھنڈے دیکھ لو تو پھر زمین کا اندرونی حصہ میں تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر
ہوگا۔﴾

○ ○ ○

۷۷۹. حدثنا بقية عن الأحموسي عن أبيه عن تبيع عن كعب قال ينزل البربر من
السفن الجون ثم يخربون بأميالهم يستنون حتى يدخلوا حمص وبلغني أن شعارهم
يومئذيا حمص يا حمص

۷۷۹. ﴿بقیہ نے، الاحموسی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بزمیری "جون" نامی جگہ پر کشتیوں سے اتریں گے، پھر وہ اپنی تلواروں کے ساتھ "حمص" میں داخل ہو
جائیں گے، اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ان کا شعار اُس دن "یا حمص، یا حمص" ہوگا۔﴾

○ ○ ○

۷۸۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال حدثني محدث عن كعب قال اذا خرج
البربر من حمص الى قاميہ ار حلهم الله وبعث على دوابهم داء فلا يبقى منها شيء الا نفق
ثم نفاهم بالموتان والبطن فيهربون الى مشارق الجبل الا سود ليختفوا فيه فيتبعهم
السلمون فيقتلونهم مقتلة عظيمة حتى ان الرجل الواحد منهم ليقتل منهم السبعين فما
دون ذلك فلا يفلت منهم الا القليل

۷۸۰. ﴿عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے ایک روایت سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بزمیر حمص سے "قامیہ" کی طرف لگیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں سوار کرائے گا، اور ان کے جانوروں پر

بیماری بھیج دے گا پھر ان سے کوئی باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ خرچ ہو جائے گا، پھر انہیں وہاں سے پیٹ وغیرہ کی بیماری کی وجہ سے نکالے گا۔ وہ کالے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے، تاکہ اس میں ٹھپ جائیں، مسلمان ان کا پیچھا کریں گے، اور انہیں خوب قتل کریں گے۔ مسلمانوں کا ایک آدمی ان کے لگ بھگ ستر (70) آدمیوں کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۷۸۱۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال اذا رأيت الرايات الصفرة نزلت الا سكندرية لم نزلوا سرّة الشام فعند ذلك يخسف بقرية من قرى دمشق يقال لها حرستا.

۷۸۱۔ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تودیکھ لے کہ زرد جھنڈے اسکندریہ میں اتر چکے ہیں تو پھر وہ شام کی سرزمین میں اتریں گے، اس وقت دمشق کا قریہ (یعنی بستی) ”حرستا“ نامی زمین میں دھنس جائے گا۔

○ ○ ○

۷۸۲۔ حد لنا الحكم بن نافع عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ليقتسمن

أهل مصر الجون بالحبال بينهم و ذلك لحسور نيلهم أو مدة فيفرقهم

۷۸۲۔ الحكم بن نافع نے، صفوان سے، انہوں نے شريح بن عبيد سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور بالضرور مصر والے مقام ”جون“ کو رسیوں کے ذریعہ باہم تقسیم کریں گے پھر (دریائے) نیل کو روک دیا جائے گا، یا اُس میں اضافہ کر دیا جائے گا، تاکہ وہ انہیں ڈبو دے۔

○ ○ ○

۷۸۳۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عمرو بن شعيب عن أبيه قال دخلت على

عبد الله بن عمر حين نزل الحجاج بالكعبة فسمعتنه يقول اذا أقبلت الرايات السود من

الشرق والرايات الصفرة من المغرب حتى يلتقوا في سره الشام يعني دمشق فهناك

البلاء هنالك البلاء

۷۸۳۔ عبد اللہ بن مروان نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن شعيب سے روایت کی ہے کہ حضرت شعيب رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حجاج ”کعبہ“ پر اترے تو میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے اور زرد جھنڈے مغرب کی طرف سے آکر شام کے بیچ یعنی دمشق میں مل جائیں تو وہاں آفتیں ہوں گی وہاں آفتیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۷۸۴۔ قال أبوه وحدثني أمية بن يزيد القرشي عن سليمان بن عطاء بن يزيد اللبني عن

امراة أبيه قالت سمعت أباہ يقول مثل ذلك

۷۸۴ ﴿امیہ بن یزید القرشی، سلیمان بن عطاء، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حجاج ”کعبہ“ پر اتر تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، انہیں ارشاد فرمایا کہ جب کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے اور رد جھنڈے مغرب کی طرف سے آ کر شام کے بیچ یعنی دمشق میں مل جائے تب وہاں آفتیں ہوں گی وہاں آفتیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۷۸۵. حدثنا محمد بن حمیر عن نجیب بن السری قال لاهل المغرب خرجتان خروجا

ينتھون الى قنطرة الفسطاط یربطون خيولهم فيها و خروجا اخرى الى الشام

۷۸۵ ﴿محمد بن حمیر نے روایت کی ہے کہ نجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے دو مرتبہ خروج کریں گے، پہلی مرتبہ خروج میں وہ ”فسطا“ کے پل تک پہنچ جائیں گے اور اپنے گھوڑوں کو وہاں باندھ دیں گے، دوسری مرتبہ ان کا خروج شام کی طرف ہوگا۔

○ ○ ○

۷۸۶. حدثنا محمد بن حمیر عن ابن لہیعة عن بکر بن سوادہ قال قال عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ لرجل من اهل مصر لياتينكم اهل ال اندلس حتى يقاتلونكم

ہوسیم

۷۸۶ ﴿محمد بن حمیر نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مصری سے کہا کہ ضرور اندلس والے تمہارے پاس آئیں گے۔ وہ تم سے خوب لڑیں گے۔

○ ○ ○

۷۸۷. حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي اسحاق شيخ من اهل الكوفة عن أبي شريح قال

حدثني ابو الخير اليزني عن عقبة بن عامر الجهني قال اذا خرج اهل المغرب خلفت

الروم على المغرب فتخرب عند ذلك الاسكندرية ومصر وساحل الشام

۷۸۷ ﴿یحییٰ بن سعید نے، ابوالخیر کوفی سے، انہوں نے ابو شریح سے، انہوں نے ابوالخیر الیزنی سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل مغرب خروج کریں گے تو ان کے پیچھے مغرب میں رومی رہ جائیں گے۔ اس وقت اسکندریہ، مصر اور ساحل شام تباہ ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۸۸. حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا الحجاج عن عبد الله بن سعيد عن طاوس عن ابن

عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقبلت فتنة من المشرق وفتنة

من المغرب فالتقوا ببطن الشام فبطن الارض يومئذ خير من ظهرها

۷۸۸ ﴿یحییٰ بن سعید نے، الحجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید سے، طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک فتنہ مشرق کی طرف سے

اور دوسرا فتنہ مغرب کی طرف سے آئے گا اور شام کے وسط میں وہ باہم مل جائیں گے، تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا۔

۷۸۹. قال يحيى بن سعيد وأخبرني أيوب بن شعيب عن الأعمش عن أبي عبيدة عن عبد الله أنه صعد داره فنظر إلى الكوفة فقال وأعظم بها خربة من قام يحيطون بها ياتون من قبل المغرب

۷۸۹. یحییٰ بن سعید نے، ایوب بن شعیب سے، انہوں نے الأعمش سے، انہوں نے ابی عبیدہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور کوفہ کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ اس کے لئے بہت بڑی تباہی ہے ایسی قوم کی طرف سے جو اس کا گھیراؤ کرے گی اور وہ مغرب سے آئی ہوگی۔

○ ○ ○

۷۹۰. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال يخرج عبد الرحمن باهل المغرب وقد استولت الروم على الاسكندرية فهم فيها فيقاتلونهم فيهبز موفهم وينفونهم عنها

۷۹۰. محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل مغرب میں سے عبد الرحمن خروج کرے گا، اور رومی اسکندریہ پر غالب آچکے ہوں گے۔ پھر مغرب والے ان سے لڑیں گے اور انہیں شکست دیں گے اور انہیں اسکندریہ سے نکال باہر کریں گے۔

○ ○ ○

۷۹۱. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن مشيخته قال كان الروم الذين كانوا بحمص يتخوفون عليها البربر ويقولون ويلك يا تمر من بربريعون ويلك يا حمص من بربر

۷۹۱. عبد القدوس نے، صفوان سے، وہ مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رومی جو ”حمص“ میں تھے وہ حمص کے متعلق تمر سے ڈرتے تھے، اور کہتے تھے کہ اے ”تمر“! تیرے لئے تمر کی طرف سے ہلاکت ہے ”تمر“ سے ان کی مراد ”حمص“ تھا۔

○ ○ ○

۷۹۲. حدثنا بقیة وغيره عن صفوان بن عمرو عن أبي هزان عن كعب قال اذا التفت الرايات السود والرايات الصفراء سره الشام فبطن الأرض خير من ظهرها قال صفوان لينزعن البربر ابواب حمص عما سواها

۷۹۲. بقیہ وغیرہ نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابی ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیاہ جھنڈے اور زرد جھنڈے شام کے وسط میں باہم لڑ پڑیں تو زمین کا اندر دنی حصہ اس کے اوپر کے حصہ

سے بہتر ہوگا، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ بَرّ لوگ ”حمص“ پر قابض ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۹۳۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال اذا اجتمع اهل

المشرق واهل المغرب برايات صفر بمصر فيقتلون عند القنطرة سبعا ثم يبلغون الرملة

۷۹۳۔ عبد اللہ بن مروان نے، سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب

مشرق والے اور مغرب والے زرد جھنڈوں سمیت مصر میں اکٹھے ہو جائیں گے تو وہ سات (7) دن تک لڑتے رہیں گے، پھر مشرق والے ”رملہ“ پہنچ جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۹۳۔ حدثنا ابو عمر عن ابن لهيعة عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن ابيه

عن الحارث عن ابن مسعود قال اذا خرج رجل من فھر يجمع بربر خرج رجل من ولد

أبي سفيان فاذا بلغ الفهري خروجه الترقوا الثلاث فرق فرقة يرجعون وفرقة تثبت معه

يسرون الى الشام وفرقة الى الحجاز فيلتقون في وادي العنصل بالشام فهزم البربر ثم

يقاتل اهل الشام

۷۹۳۔ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے

محمد بن ثابت سے، انہوں نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بَرّ یوں

کو اکٹھا کرنے کے لئے جب ایک آدمی ”قبیلہ فہر“ سے نکلے گا تو ابوسفیان کی اولاد میں سے بھی ایک شخص خروج کرے گا، جب فہری

کو اس کے خروج کی اطلاع ملے گی تو وہ تین 3 جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک جماعت واپس لوٹ جائے گی، اور ایک

جماعت فہر کے ساتھ ثابت قدم رہے گی۔ وہ شام کی طرف روانہ ہوں گے اور ایک جماعت حجاز چلی جائے گی، پس سفیانی اور فہری

کی فوجیں ملک شام میں ”وادی العنصل“ نامی جگہ میں ایک دوسرے سے لڑیں گی بَرّ یوں کو شکست ہوگی پھر سفیانی شام والوں

کے ساتھ لڑے گا۔

○ ○ ○

۷۹۵۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال اذا اصطكت الرايات الصفر والسود في

سره الشام فالويل لساكنها من الجيش المهزوم ثم الويل لها من الجيش الهازم ويل لهم

المشوه الملعون

۷۹۵۔ عبد اللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام کے وسط میں زرد اور سیاہ

جھنڈے باہم ٹکرا جائیں گے تو ہلاکت ہے شام والوں کے لئے اس جماعت کی وجہ سے بھی جس نے شکست کھائی اور اس جماعت کی

وجہ سے بھی جس نے شکست دی، ہلاکت ہے ان کے لئے خُرش رُملعون کی وجہ سے۔

○ ○ ○

۵۹۶. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة بن المنذر قال يحيى البربر حتى ينزلوا بين فلسطين والأردن فتسير اليهم جموع المشرق والشام حتى ينزلوا الجابية ويخرج رجل من ولد صخر في ضعف فيلقى جيوش المغرب على ثنية بيسان فيردعهم عنها ثم يلقاهم من الغد فيردعهم عنها فينحازون وراءها ثم يلقاهم في اليوم الثالث فيردعهم إلى عين الريح فيأتهم موت رئيسهم فيفتزلون في ثلاث فرق فرقة تترد على أعقابها وفرقة تلحق بالحجاز وفرقة تلحق بالصخري فيسير إلى بقية جموعهم حتى يأتي ثنية فتلقون عليها فيدال عليهم الصخري ثم تعطف إلى جموع المشرق والشام فتلقاهم فيدال عليهم ما بين الجابية والخربة حتى تخوض الخيل في الدماء ويقتل أهل الشام رئيسهم وينحازون إلى الصخري فيدخل دمشق فيمثل بها وتخرج رايات من المشرق مسوده فتزل الكوفة فيتواري رئيسهم فيها فلا يدري موضعه فيتحين ذلك الجيش ثم يخرج رجل كان مختفيا في بطن الوادي فيلي أمر ذلك الجيش وأصل مخرجه غضب مما صنع الصخري بأهل بيته فيسير بجنود المشرق نحو الشام ويبلغ الصخري مسيره إليه فيتوجه بجنود أهل المغرب إليه فيلتقون بجبل أهل الحص فيهلك بينهما عالم كثير ويولي المشرقي منصورا ويتبعه الصخري فيدركه بقرقيسيا عند مجمع النهرين فيلتقيان فيفرغ عليهم الصطر فيقتل من جنود المشرقي من كل عشرة سبعة ثم يدخل جنود الصخري الكوفة فيسوم أهلها الخسف ويوجه جندا من أهل المغرب إلى من بازائه من جنود المشرق فيأتونه بسبيهم فانه لعلى ذلك اذ يأتيه خبر ظهور المهدي بمكة فيقطع إليه من الكوفة بعثا يخسف به قال أرطاة ويكون بين أهل المغرب وأهل المشرق بقنطرة الفسطاط سبعة أيام ثم يلتقون بالعريش فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يبلغوا الأردن ثم يخرج عليهم السفيناني بعد وكان الروم الذين كانوا بحمص كانوا يتخوفون عليها البربر ويقولون ويلك يا تمرق من بربر

۵۹۶. الحكم بن نافع نے، جراح سے، روایت کی ہے کہ ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نمر آئیں گے وہ فلسطین اور اردن کے درمیان اتریں گے، ان کی طرف مشرق اور شام کے لشکر روانہ ہوں گے جو مقام "جابیہ" پہ پڑاؤ ڈالیں گے۔ "صخر" کی اولاد میں سے ایک شخص پسماندگی کی حالت میں خروج کرے گا، وہ مغرب کے لشکر سے "ثنیہ" بيسان میں لڑے گا۔ اور ان مغربیوں کو وہاں سے پیچھے دھکیل دے گا، اگلے دن لڑے گا، اور انہیں مزید پیچھے دھکیل دے گا، وہ مغربی وہاں سے پہلے پناہ ڈھونڈیں گے، پھر وہ تیسرے دن ان پر حملہ کرے گا اور انہیں "عين الريح" تک دھکیل دے گا، پھر ان مغربیوں

کے پاس ان کے امیر کے مرنے کی اطلاع پہنچے گی، تو یہ تین (3) جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک جماعت تو اُلٹے پاؤں واپس چلی جائے گی، دوسری جاز چلے جائے گی، اور تیسری صحریوں کے ساتھ مل جائے گی، پھر یہ انہیں لے کر بقیہ لشکریوں کی طرف لے جائیں گے، حتیٰ کہ ”معدیہ فتن“ پر ٹھہر جائیں گے، ان پر حکومت صحری کی ہوگی، پھر یہ مشرق اور شام کے لشکروں کی طرف متوجہ ہوگا پس یہ ان سے لڑے گا اور اس کی حکومت ”جابیہ“ اور ”خریہ“ کے درمیان قائم ہو جائے گی، گھوڑے خون میں نہا جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۹۷. حدثنا ابن حمير عن النجيب قال يخرج عبدالرحمن باهل المغرب وقد استولت الروم على الاسكندرية وهم فيها فيقاتلونهم فيهبز مولهم وينولهم عنها ۷۹۷. ابن حمير کہتے ہیں کہ النجيب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن مغرب والوں کو لے کر خروج کرے گا اور رومی اسکندریہ پر غالب آجائیں گا، رومی اسکندریہ ہی میں ہوں گے کہ عبدالرحمن کا لشکر واپس ہو کر ان سے لڑے گا، انہیں شکست دے گا اور انہیں اسکندریہ سے نکال باہر کر دے گا۔

○ ○ ○

۷۹۸. حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي هانئ قال حدثنا أبو عبدالرحمن الجبلي عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قسم الشر سبعين جزء فجعل تسعة وستون في البربر وجزء في سائر الناس ۷۹۸. یحییٰ بن سعید نے، ابو ہانی سے، انہوں نے ابو عبدالرحمن الجبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شر کو ستر (70) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پس ننانوے (99) فی صد بڑیوں میں اور ایک 1 فی صد باقی تمام لوگوں میں رکھا گیا ہے۔

○ ○ ○

۷۹۹. حدثنا بقیة بن الوليد عن بشر بن عبداللہ بن يسار قال سمعت بعض اشياخنا يقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نساء البربر خیر من رجالہم بعث فیہم نبی فقتلوه فولیہ النساء فدفنہ ۷۹۹. بقیة بن الولید کہتے ہیں کہ بشر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بڑی عورتیں ان کے مردوں سے بہتر ہیں ان میں ایک نبی بھیجا گیا تھا تو انہوں نے اُسے قتل کیا پھر ان کی عورتیں اس نبی کی نگران بن گئیں، اور انہوں نے اُسے دفن کیا۔

○ ○ ○

۸۰۰. حدثنا يحيى بن سعيد عن عثمان بن عبدالرحمن عن عنبسة بن عبدالرحمن عن شبيب بن بشر عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال أتيت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ومعي وصيف بربري فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان قوم هذا اتاهم نبي قبلي
فذبحو وطبخوه فاكلوا الحمد وشربوا مرقه

۸۰۰ ﴿ یحییٰ بن سعید نے، عثمان بن عبدالرحمن سے، انہوں نے عنینہ بن عبدالرحمن سے، انہوں نے حبیب بن بشر سے روایت کی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک بزمی خادم تھا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی قوم کے پاس مجھ سے پہلے نبی آیا تھا، تو انہوں نے اُسے ذبح کیا اور اُسے پکایا اور اس کا گوشت کھایا، اور اس کا شور باپی گئے۔

○ ○ ○

۸۰۱. حدثنا بقیة عن صفوان بن عمرو عن أبي هزّان عن كعب قال اذا التقت الرايات
السود والصفير في سره الشام فبطن الأرض خير من ظهرها قال صفوان لينز عن البربر
أبواب حمص فضلا عما سواه

۸۰۱ ﴿ بقیہ نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو ہزّان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے اور سیاہ جھنڈے آپس میں لڑ پڑیں گے تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ضرور بزمی اور علاقوں کے علاوہ حمص کو بھی فتح کر لیں گے۔

○ ○ ○

صفة السفیانی واسمه ونسبه

سُفْیانی کون ہوگا؟

۸۰۲. حدثنا الولید عن أبي عبدة الشجعی عن أبي أمية الكلبي عن شيخ أدرك

الجاهلية قال بدؤا السفیانی خروجه من قرية من غرب الشام يقال لها أندرا في سبعة نفر

۸۰۲ ﴿ الولید نے، ابی عبدة الشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیہ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ایسے بوڑھے شخص نے کہی جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انہوں نے کہا کہ سُفْیانی کے خروج کی ابتداء شام کے مغربی حصہ کی ایک بستی سے ہوگی، جس کا نام ”اندرا“ ہوگا، اس کے ساتھ شروع میں صرف سات آدمی ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۰۳. حدثنا سید أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يملك السفیانی حمل امرأة

۸۰۳ ﴿ سعید ابو عثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ سُفْیانی عورت کے حمل کی مدت کے برابر حکومت کرے گا۔

○ ○ ○

۸۰۴. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله عن عبد الكريم عن ابن الحنفية قال بين خروج

الراية السوداء من خراسان وشعيب بن صالح وخروج المهدي وبين أن يسلم الأمر

للمهدي الثمان وسبعون شهرا

۸۰۴. الوليد نے، ابو عبد اللہ سے، انہوں نے عبد الکرم سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ کالے جھنڈوں کا خراسان سے خروج، (حضرت) شعیب بن صالح کا خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا خروج اور ان کے حکومت حوالے ہونے کے درمیان بہتر (72) مہینے لگیں گے۔

۸۰۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن

مسعود قال يتبدى نجم ويتحرك بايليا رجل أعور العين ثم يكون الخسف بعد ذلك

۸۰۵. رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد العزیز بن صالح سے، علی بن رباح سے روایت کی

ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے ایک ستارہ ظاہر ہوگا اور ایک کانا آدمی "ایلیا" میں متحرک ہوگا، پھر اس کے بعد خسف ہوگا۔

۸۰۶. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال هو أخوص العين

۸۰۶. سعید ابو عثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی آنکھیں دھنسی

ہوئی ہوگی۔

۸۰۷. حدثنا يحيى بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن السفيناني يملك

ثلاث سنين ونصف

۸۰۷. یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سفیان

ساڑھے تین سال تک بادشاہ رہے گا۔

۸۰۸. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال يملك حمل امرأة

اسمه عبد الله بن يزيد وهو الأ زهر ابن الكلبيّة أو الزهري بن الكلبيّة المشوه السفيناني

۸۰۸. عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں ایک شخص جس کا نام "عبد اللہ بن یزید" ہوگا وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر عرصے تک حکومت کرے گا، اس کا نام "ازہر بن الکلبیہ" یا "زہری بن الکلبیہ سفیان" ہوگا۔

۸۰۹. حدثنا الحكم عن جراح عن أرطاة قال يدخل الأزهر بن الكلبي من الكوفة فتصبيه قرحة فيخرج منها فيموت في الطريق ثم يخرج رجل آخر منهم بين الطائف ومكة أو بين مكة والمدينة من شيب وطباق وشجر بالحجاز مشوه الخلق مصفح الرأس حمش الساعدين غائر العينين في زمانه تكون هدة

﴿۸۰۹﴾ الحكم نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ازہر بن کلبیہ کوفہ میں داخل ہوگا، پھر اسے ایک زخم لگے گا وہ کوفہ سے نکلے گا، تو وہ راستے میں مر جائے گا، پھر ان میں سے ایک آدمی بڑے سرو والا، پتلی پنڈلیوں والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا، صلح کے زمانے میں طائف اور مکہ کے درمیان سے یا مکہ اور مدینہ کے درمیان سے خروج کرے گا، شیب، طباق، اور شجر کے قبائل حجاز میں اس کے ساتھ چلیں گے۔

○ ○ ○

۸۱۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال السفياي الذي يموت الذي يقاتل اول شيء من الرايات السود والرايات الصفرة في سره الشام مخرجه من المندرون شرقي بيسان على جمل احمر عليه تاج يهزم الجماعة مرتين ثم يهلك وهو يقبل الجزية ويسبي الذرية ويقر بطون الحبالي

﴿۸۱۰﴾ عبد اللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی سب سے پہلے کالے جھنڈوں والوں اور زرد جھنڈے والے کے ساتھ لڑے گا، اس کا خروج ”بیسان“ کے مشرقی علاقہ ”المندرون“ سے ہوگا، وہ تاج پہنے وہ ایک سُرخ اونٹ پر سوار ہوگا۔ ایک جماعت کو دو مرتبہ شکست دینے کے بعد وہ مر جائے گا، وہ جزیہ قبول کرے گا، بچوں کو قیدی بنائے گا اور حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔

○ ○ ○

۸۱۱. حدثنا بقیة عن أبي بكر بن أبي مریم عن ضمرة بن حبيب عن أبي هزان عن كعب قال ولا يته تسعة أو سبعة أشهر قال أبو بكر وقال ضمرة ودينار بن دينار ولا يته حمل امرأة

﴿۸۱۱﴾ بقیہ نے، ابی بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے ضمرة بن حبیب سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سفیانی کی حکومت سات (۷) یا نو (۹) مہینے رہے گی، حضرت ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ضمرة بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس کی حکومت عورت کے حمل کی مدت کے برابر ہوگی۔

○ ○ ○

۸۱۲. حدثنا عبد القدوس وغيره عن ابن عياش عن حدثه عن محمد بن جعفر عن علي قال السفياي من ولد خالد بن يزيد بن أبي سفيان رجل ضخم الهامة بوجهه آثار

جدري وبينه نكتة بياض يخرج من ناحية مدينة دمشق في وادي قال له وادي اليابس يخرج
في سبعة نفر مع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين
ميلا لا يرى ذلك العلم أحد يريد الا الهزم

۸۱۲ ﴿ عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ محمد بن جعفر علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی، خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں ہوگا، اس کا سر بڑا ہوگا اس کے چہرے پر جلد کی بیماری (جدری) کے نشان ہوں گے۔ اس کی آنکھ میں سفید نکتہ ہوگا، وہ دمشق کے شہر کے ایک کونے سے خروج کرے گا جس کا نام ”وادی اليابس“ ہوگا۔ اس کے ہمراہ سات ۷ آدمی ہوں گے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا، جس پر گرہیں ہوں گی، لوگ اس کے جھنڈے میں مدد کو پہچان جائیں گے، وہ جھنڈا ان سے آگے تین ۳ میل کی دوری پہ چلے گا، جو بھی اس جھنڈے کو دیکھ کر اس پر غالب آنے کا ارادہ کرے گا، اُسے شکست ہوگی۔

○ ○ ○

۸۱۳. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكر عن الأشياخ قال يخرج السفيناني من
الوادي اليابس يخرج اليه صاحب دمشق ليقاتله فاذا نظر الي رايته انهزم قال عبد
القدوس والي دمشق لبني العباس يومئذ

۸۱۳ ﴿ بقیہ اور عبد القدوس نے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ الاشیاخ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سفیانی ”وادی یابس“ سے خروج کرے گا، اس کے خلاف دمشق کا حکمران نکلے گا تاکہ اس کے ساتھ لڑے جب وہ اس کے جھنڈے کو دیکھے گا تو شکست کھائے گا۔ حضرت عبد القدوس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دمشق کا حکمران اس دور میں بنی عباس کی طرف سے مامور ہوگا۔

○ ○ ○

۸۱۴. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة عن ضمرة قال السفيناني رجل ابيض جعد الشعره
ومن قبل من ماله شينا كان رصفا في بطنه يوم القيامة

۸۱۴ ﴿ عبد القدوس نے، ارطاة سے روایت کی ہے کہ ضمرة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی سفید رنگ کا کھنکریا لے بالوں والا ہوگا، جس نے اس کے مال کو قبول کیا تو وہ اس کے پیٹ میں قیامت کے دن گرم پتھر ہوگا۔

○ ○ ○

۸۱۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن
أبيه عن الحارث بن عبد الله يخرج رجل من ولد أبي سفیان في الوادي اليابس في رايات
حمر دقيق الساعدين والساقين طويل العنق شديد الصفرة به أثر العبادة

۸۱۵ ﴿ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ الحارث بن عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابو سفیان کی اولاد میں سے ایک شخص ”وادی یابس“ میں خروج کرے گا، اس کے جھنڈے سُرخ ہوں گے، وہ پتلی پنڈلی اور (پتلے) ہاتھوں والا ہوگا۔ اس کی گردن لمبی ہوگی، انہوائی

زرد ہوگا، اس پہ عبادت کا اثر ہوگا۔

۸۱۶. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن جبیر بن نفیر قال

ويل لعبد الرحمن من عبد الله ويل لعبد الله من عبد الرحمن.

۸۱۶ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیل رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہلاکت ہے عبد الرحمن کے لئے عبد اللہ کی طرف سے اور ہلاکت ہے عبد اللہ کے لئے عبد الرحمن کی طرف سے۔

○ ○ ○

۸۱۷. حدثنا أبو المغيرة عن هشام بن الغاز عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجراح

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الأمر قائما بالقسط

حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية

۸۱۷ ابو المغیرہ نے، ہشام بن الغاز سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ابی عبیدہ بن الجراح رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کا معاملہ مسلسل انصاف کے ساتھ قائم رہے گا، ان میں کہ سب سے پہلا شخص جو اسے گند کرے گا وہ بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا۔

○ ○ ○

۸۱۸. حدثنا بقیة بن الوليد عن محمد بن يزيد سمع محمد بن زيد سمع

محمد بن علي يقول بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليفتن رجل من ولد

أبي سفيان في الاسلام فتقالا يسده شيء

۸۱۸ بقیہ بن الولید نے، الولید بن محمد بن یزید سے، انہوں نے محمد بن یزید سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص اسلام میں ایسا شگاف پیدا کرے گا جو کسی چیز سے پر نہ کیا جاسکے گا۔

○ ○ ○

۸۱۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن عذرة ابن قيس قال قام رجل

إلى خالد بن الوليد رضي الله عنه وهو يخطب بالشام فقال ان الفتن قد ظهرت فقال خالد

أما وابن الخطاب حي فلا انما ذلك اذا كان الناس تذبذب لي وذنب لي وجعل الرجل

يتذكر الأرض ليس بها مثل الذي يفر إليها فلا يجده فعند ذلك الفتن

۸۱۹ ابو معاویہ نے، الأعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت ہے کہ عذرة بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام میں خطبہ دے رہے تھے کہ خطبے کے دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ فتنے ظاہر ہو گئے ہیں؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جب تک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ

ہیں اس وقت تک کچھ نہیں۔

○ ○ ○

۸۲۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن كعب قال اسم

السفياني عبد الله

۸۲۰. عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیان کا نام عبد اللہ ہوگا۔

○ ○ ○

بدء خروج السفیانی

سُفیان کے خروج کی ابتداء

۸۲۱. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال يملك رجل من بني

هاشم فيقتل بني أمية فلا يبقى منهم الا اليسير لا يقتل غيرهم ثم يخرج رجل من بني أمية

فيقتل بكل رجل رجلين حتى لا يبقى الا النساء ثم يخرج المهدي

۸۲۱. الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی حکمران بنے گا جو

بنی اُمیہ کو قتل کرے گا، بنی اُمیہ میں سے تھوڑے سے افراد باقی رہ جائیں گے، وہ حکمران ان کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرے گا، پھر بنی

اُمیہ کا ایک آدمی خروج کرے گا وہ ایک آدمی کے بدلے دو کو قتل کرے گا یہاں تک کہ بنو ہاشم کی صرف عورتیں باقی رہ جائیں گی، پھر

مہدی خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۸۲۲. حدثنا عبد القدوس عن عبدة ابنة خالد بن معدان عن أبيها خالد بن معدان قال

يخرج السفیانی بيده ثلاث قصبات لا يقرع بهن أحدا الا مات

۸۲۲. عبد القدوس نے، عبدة بنت خالد بن معدان سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد خالد بن معدان

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیان خروج کرے گا۔ اس کے ہاتھ میں تین (3) پائپ ہوں گے وہ ان کے ساتھ جس کو بھی مارے گا

وہ مر جائے گا۔

○ ○ ○

۸۳۲. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن أشياخه قال يؤتى السفیانی في

مناحه فيقال له ثم فاخرج فيقوم فلا يجد أحدا ثم يؤتى الثانية فيقال له مثل ذلك ثم يقال

له الثالثة قم فاخرج فانظر من على باب دارك فينحدر في الثالثة على باب دارهاذا

هو بسبعة نفر أو تسعة نفر ومعهم لواء فيقولون نحن أصحابك فيخرج فيهم ويتبعه ناس

من قریات وادي اليابس فيخرج اليه صاحب دمشق ليلقاه ويقاتله فاذا نظر الى رايته انهزم

ورالی دمشق یومئذ وال بنی العباس

۸۲۳ ۴ عبد القدوس نے، ابو بکر بن ابومریم سے روایت کی ہے کہ ان کے، مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی کے پاس نیند میں کوئی آکر کہے گا کہ کھڑے ہو! باہر نکل! وہ بیدار ہوگا تو کسی کو بھی نہ پائے گا، پھر دوسری مرتبہ اس کے خوب میں آکر ویسی ہی بات کہی جائے گی، پھر تیسری مرتبہ اُسے کہا جائے گا کہ کھڑے ہو! باہر نکل کر دیکھ کہ تیرے گھر کے دروازے پہ کون کھڑا ہے؟ تیسری مرتبہ وہ نکل کر دروازے پہ چلائے گا تو وہاں یہ دیکھے گا کہ سات (7) یا نو (9) آدمی ہیں اور ان کے پاس جھنڈا ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں۔ پھر وہ انہیں لے کر خروج کرے گا اور ”واہی یابس“ کی بستیوں کے لوگ اس کی اتباع کریں گے کے خلاف سے دمشق کا دلی جو بنی عباس کی طرف سے مقرر ہوگا خروج کرے گا اور ان کے ساتھ لڑے گا مگر جب وہ ان کے جھنڈے کی طرف دیکھے گا۔ تو شکست کھائے گا۔

○ ○ ○

۸۲۳. حدثنا عبد القدوس عن هشام بن الغاز عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال هذا الأمر قائماً بالقسط حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية

۸۲۳ ۴ عبد القدوس نے، هشام بن الغاز سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس امت کا معاملہ مسلسل انصاف کے ساتھ قائم رہے گا کہ سب سے پہلے بنی امیہ کا ایک شخص بگاڑ دے گا۔

○ ○ ○

۸۲۵. حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال السفیانی شر من ملك يقتل العلماء وأهل الفضل ويفنيهم ويستعين بهم فمن أبي عليه قتله

۸۲۵ ۴ محمد بن عبد اللہ نے، عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی بدترین بادشاہ ہوگا۔ وہ علماء اور صاحب فضیلت لوگوں کو قتل کرے گا اور انہیں جلا وطن کرے گا، وہ لوگوں سے مدد مانگے گا جو انکار کرے گا اُسے وہ قتل کر دے گا۔

○ ○ ○

۸۲۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يتحرك بايلياء رجل أعور العين فيكثر الهرج ويحل السبا وهو الذي يبعث بجيش الى المدينة

۸۲۶ ۴ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد العزیز بن صالح سے، علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”ایلیاء“ میں ایک کانٹا آدمی متحرک ہوگا۔ وہ بہت زیادہ قتل و غارت

کرے گا قیدی بنائے گا اور وہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھی بھیجے گا۔

○ ○ ○

۸۲۷. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه يخرج رجل من ولد خالد بن يزيد ابن معاوية بن أبي سفيان في سبعة نفر مع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلك العلم أحد إلا انهزم

۸۲۷. ابوالمغيرة نے، ابن عیاش سے، انہوں نے کسی عالم سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ اس کے ساتھ صرف سات (7) افراد ہوں گے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا جس میں گرہیں لگی ہوں گی۔ لوگ اس کے ذریعے فتح و نصرت پہچان لیں گے، وہ جھنڈا اُن سے آگے تیس (30) میل دوری پر چلے گا جو بھی اس جھنڈے کو دیکھے گا شکست کھائے گا۔

○ ○ ○

۸۲۸. حدثنا الوليد عن شعيب مولى أم حكيم عن أبي اسحاق أنه قال في زمان هشام لا ترون سفيانا حتى ياتيكم أهل المغرب فان رأيته خرج حتى يستوي على منبر دمشق فليس بشيء حتى تری أهل المغرب

۸۲۸. الولید نے، شعیب مولیٰ ام حکیم سے روایت کی ہے کہ، ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہشام کے درو میں کہا تھا کہ تم سفیانی کو نہیں دیکھو گے جب تک تم پر مغرب والے نہ آجائیں، اگر تو اُسے دیکھ لے کہ وہ نکل کر دمشق کے منبر پر قابض ہو چکا ہے تو پھر بھی مغرب والوں کی آمد کا انتظار کر۔

○ ○ ○

۸۲۹. حدثنا رشدين عن ليث عن عمن حدثه عن تبع قال اذا كانت هدة بالشام قبل البداء فلا تبدوا أولا سفيانا قال الليث كانت الهداة بطبرية فاستيقظت لها بالفسطاط ونخلع لها أجنحة فاذا هي ليلة طبرية

۸۲۹. رشدين، لیث سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں مقام بیدا سے پہلے دھنسا ہوگا تب ظاہر نہ ہوگا مگر سفیانی ظاہر ہوگا۔ حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ دھنسا ”طبریہ“ میں ہوگا، پھر اس کی وجہ سے ”فسطاط“ اور ”نخلع“ والے بیدار ہو جائیں گے، اس کے پرہوں گے وہ ”طبری“ رات ہوگی۔

○ ○ ○

۸۳۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خروج السفيناني بعد تسع وثلاثين

۸۳۰. رشدين نے، ابولہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ سُفْیانی کا خروج اُنْتالیس (39) سال کے بعد ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۱. قال ابن لهيعة وأخبرني عبد العزيز بن صالح عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنه قال كان خروج السفْیانی فی سبع وثلاثین كان ملكه ثمانية وعشرين شهرا وان خرج فی تسع وثلاثین كان ملكه تسعة أشهر

۸۳۱ ﴿ ابن لہعیہ نے، عبد العزیز بن صالح سے، انہوں نے حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ سُفْیانی کا خروج سینتیس (37) برس میں ہوگا اس کی حکومت اٹھائیس (28) مہینے رہے گی، اگر وہ اُنْتالیس (39) میں خروج کرے گا تو اس کی حکمرانی نو (9) مہینے رہے گی۔

○ ○ ○

۸۳۲. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال في زمان السفْیانی الثاني تكون الهداة حتى يظن كل قوم أنه قد خرب ما يليهم

۸۳۲ ﴿ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفْیانی ثانی کے زمانے میں دھنسا ہوگا، یہاں تک کہ ہر علاقے والے یہ گمان کریں گے کہ ان کے قریب والے تباہ ہو گئے ہیں۔

○ ○ ○

فی الرايات الثلاث

تین جھنڈوں کا بیان

۸۳۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال اذا اجتمع الترك والروم وخسف بقرية بدمشق وسقط طائفة من غربي مسجدھا رفع بالشام ثلاث رايات الأبقع والأصهب والسفْیانی ويحصر بدمشق رجل فيقتل ومن معه ويخرج رجلان من بني سفْیان فيكون الظفر للثاني فاذا أقبلت مادة الأبقع من مصر ظهر السفْیانی بجيشه عليهم فيقتل الترك والروم بقر قيسيا حتى تشبع سباع الأرض من لحومهم

۸۳۳ ﴿ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ترک اور روم اکٹھے ہو جائیں گے، اور دمشق کا ایک ٹُر یہ (یعنی بستی) زمین میں دھنس جائے گا، اس وقت تب شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے:

نمبر ۱: چتکبرا۔

نمبر ۲: گندی رنگ کا۔

نمبر ۳: تیسرا سُفْیانی کا۔

ایک شخص دمشق کا محاصرہ کرے گا تو اُسے اس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا جائے گا، بنی سَفِیَان میں سے دو آدمی خروج کریں گے مگر کامیابی صرف دوسرے کو حاصل ہوگی، جب چتکبرے جھنڈے کا لشکر مصر سے آئے گا تو سَفِیَانی اپنے لشکر سمیت ان پر غالب آجائے گا، اور اتنی بڑی تعداد میں ترکوں اور رومیوں کو مقام ”قرقیسا“ قتل کرے گا زمین کے درندے ان کے گوشت سے سیر ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

فی الرايات التي تفرق في أرض مصر والشام

وغیرها والسفیانی وظہورہ علیہم

وہ جھنڈے جو مصر اور شام وغیرہ میں ظاہر ہوں گے

مگر سَفِیَانی اُن پر غالب آئے گا

۸۳۴۔ حدثنا الولید بن مسلم عن ابی عبیدۃ المشجعی عن ابی امیۃ الکلبی عن شیخ

أدرک الجاهلیۃ وقد سقط حاجباه علی عینیہ قال اذا اختلف اهل الرايات السود افرقوا

ثلاث فرق فرقة تدعو لبني فاطمة وفرقة تدعو لبني العباس وفرقة تدعو لانفسها

۸۳۴۔ الولید بن مسلم نے، ابو عبیدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیۃ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا

جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، اس نے کہا کہ جب کالے جھنڈوں والوں میں باہم اختلاف ہو جائے گا تو ان میں تین (3) جماعتیں بنیں گی، ایک جماعت بنو فاطمہ کی طرف دعوت دے گی، دوسری جماعت بنو عباس کی طرف دعوت دے گی، اور تیسری جماعت اپنی طرف دعوت دے گی۔

○ ○ ○

۸۳۵۔ حدثنا الولید قال وأخبرني أبو عبد الله عن مسلم بن الأخيل عن عبد الكريم أبي

أمية عن محمد بن الحنفية قال اذا اختلفوا بينهم رفع بالشام ثلاث رايات راية الأبقع

وراية الأصهب وراية السفیانی

۸۳۵۔ الولید نے، ابو عبد اللہ سے، انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبد الکَرِیم سے، انہوں نے ابو امیۃ

سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ان کالے جھنڈوں والوں کا باہم اختلاف ہو جائے گا تو شام میں تین 3 جھنڈے بلند ہوں گے، ایک چتکبرے رنگ کا، دوسرا سرخ رنگ کا، اور تیسرا سَفِیَانی کا جھنڈا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۶۔ حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا اختلف كلمتهم وطلع

القرن ذوالشفا لم يلبثوا الا يسيرا حتى يظهر الأبقع بمصر يقتلون الناس حتى يبلغوا أرم
ثم بثور المشوه عليه فتكون بينهما ملحمة عظيمة ثم يظهر السفیانی الملعون فيظهر بهما
جميعا ويرفع قبل ذلك ثنتي عشرة راية بالكوفة معروفة ويقبل بالكوفة رجل من ولد
الحسين يدعوا الى أبيه ثم يث السفیانی جیوشه

۸۳۶ ﴿ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ، ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب بنو عباس میں اہم
اختلاف ہوگا اور ”القرن ذوالشفا“ نامی ستارہ طلوع ہو جائے گا تو وہ زیادہ مدت تک باقی نہیں رہیں گے، حتیٰ کہ چتکبرے جھنڈے
والے مصر میں ظاہر ہو جائیں گے وہ لوگوں کو قتل کریں گے پھر وہ مقام ”ارم“ تک پہنچ جائیں گے، پھر مقام ”ثور“ والے ان کے
خلاف چلیں گے۔ ان کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی، پھر سفیانی ملعون ظاہر ہوگا، پس وہ ان دونوں پر غالب آ جائے گا، اور اس
سے پہلے بارہ (12) جھنڈے کوفہ میں بلند ہوں گے، جو کہ مشہور ہوں گے، اور کوفہ میں حسین کی اولاد میں سے ایک شخص قتل
کیا جائے گا، جو اپنے باپ کی طرف دعوت دیتا تھا، ان کے بعد سفیانی اور اس کا لشکر اٹھ کھڑا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۷. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سيعد بن الأسود عن ذي

قرنات قال فتختلف الناس على أربع نفر رجلان بالشام ورجل من آل الحكم أزرع
أصهب ورجل من مضر قصير جبار والسفیانی والعائد بمكة فذلك أربعة نفر

۸۳۷ ﴿ الولید اور رشیدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی
ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا چار (4) آدمیوں پر اختلاف ہو جائے گا، دو (2) آدمی شام میں ہوں گے
ان سے ایک آدمی نیلی آنکھوں والا گندمی رنگ والا آل حکم سے ہوگا، اور ایک آدمی چھوٹے قد کا ظالم، قبیلہ مضر سے ہوگا، تیسرا
سفیانی اور چوتھا مکہ میں پناہ لینے والا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۸. قال الوليد فحدثني شيخ عن جابر عن أبي جعفر محمد بن علي قال يقتل أربعة

نفر بالشام كلهم ولد خليفة رجل من بني مروان ورجل من آل أبي سفيان قال فيظهر
السفیانی علی المروانیین فيقتلهم ثم يتبع بني مروان فيقتلهم ثم يقبل علی أهل المشرق
وبني العباس حتى يدخل الكوفة قال أبو جعفر ينازع السفیانی بدمشق أحد بني مروان
فيظهر علی الموانی فيقتله ثم يقتل بني مروان ثلاثة أشهر ثم يدخل علی أهل المشرق
حتى يدخل الكوفة

۸۳۸ ﴿ الولید نے ایک روای سے، انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں کہ شام میں چار (4) آدمی قتل کئے جائیں گے، اور جو خلیفہ کی اولاد میں سے ہوں گے، ایک بنی مروان کا آدمی ہوگا اور ایک

آل ابی سفیان کا آدمی ہوگا وہ آپس میں لڑیں گے، توسفیان مروانوں پر غالب آجائے گا اور انہیں قتل کرے گا، پھر بنی مروان کے پیروکاروں کو بھی قتل کرے گا، پھر مشرق والوں کی طرف اور بنو عباس کی طرف متوجہ ہو جائے گا یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۸۳۹. قال الوليد فإخبرني مولى خالد بن يزيد بن معاوية قال يخرج من الكوفة

لمرض يصيبه بها فيموت بين أرك وتدمر من واهية تصيبه

۸۳۹ الوليد نے کہا ہے کہ خالد بن یزید بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی کسی بیماری کی وجہ سے کوفہ

سے نکلے گا پھر وہ ”ارک“ اور ”تدمر“ کے درمیان اس بیماری کی وجہ سے مر جائے گا۔

○ ○ ○

۸۴۰. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن حماد بن عمار عن كعب قال يجتمع للسفاح

ظلمة أهل ذلك الزمان حتى إذا كانوا حيث ينظرون إلى عدوه وظنوا أنهم موا فقوا

بلادهم أقبل رأس طاغيتهم لم يعرف قبل ذلك وهو رجل ربعة جمع الشعر غائر العينين

مشرف الحاجبين مصفار حتى إذا نظر إلى المنصور في آخر تلك السنة الذي يجتمع

فيها ظلمة أهل ذلك الزمان للسفاح يموت المنصور وهم مفترقون في غير بلدة واحدة

فاذا انتهى اليهم الخبر ضربوا حيث كانوا فيبايعون لعبد الله ويرجع السفيا فيدعوا

بجماعة من أهل المغرب فيجتمعون مالم يجتموا لأحد قط لما سبق في علم الله تعالى ثم

يقطع بعثا من الكوفة فان يكن البعث من البصرة فعند ذلك يهلك عامتهم عامتهم من

الحرق والغرق ويكون حينئذ بالكوفة حسف وان يكن البعث من قبل الغرب كانت

الوقعة الصغرى فويل عند ذلك لعبد الله من عبد الله ثم يثور بحمص ويوقد بدمشق

ويخرج بفلسطين رجل يظهر على من نارا على يديه هلاك أهل المشرق يملك حمل

امراه تخرج له ثلاثة جيوش الى كوفان يصيبون بها أبيات من قريش يستنقذون من يومهم

۸۴۰ ابوالمغیرہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ سفاح کی حمایت میں وقت کے ظالم لوگ جمع ہو جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس حالت کو پہنچیں گے کہ جب

اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے اور ان کے متعلق گمان کریں گے کہ وہ ان کے شہروں کے لیے موافق ہیں، تو ان کے سرکشوں کا سردار

آئے گا، اتنی بڑی تعداد کے ساتھ کہ اس کا سرا معلوم نہ ہوگا، اور وہ درمیانے قد کا گھٹگریا لے بالوں والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا،

گھنی پلکوں والا، زرد رنگ والا ہوگا۔ جب سال کے آخر میں منصور کو دیکھا جائے گا۔ یہ وہ سال ہوگا جس میں اس زمانے کے ظالم

لوگ سفاح کے لئے جمع ہوں گے، پھر جب منصور مر جائے گا۔ یہ ظالم لوگ مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے، جب انہیں منصور

کے مرنے کی اطلاع پہنچے گی تو وہ مار دھاڑ شروع کر دیں گے، اور عبد اللہ (حضرت) سفاح کے لئے بیعت لیں گے، اور سفیانی واپس لوٹ جائے گا۔ پھر وہ اہل مغرب کی ایک جماعت کو دعوت دے گا، جو اتنی بڑی تعداد میں جمع ہو جائیں گے کہ کسی کے لئے اتنی بڑی تعداد میں جمع نہیں ہوئے ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، پھر وہ ایک حصہ کوفہ کی طرف روانہ کرے گا، اگر لشکر بصرہ کی طرف سے اٹھے تو اس وقت ان کے عوام جل کر اور غرق ہو کر ہلاک ہو جائیں گے، اور اس وقت کوفہ میں دھنسا واقع ہوگا، اور اگر لشکر مغرب کی طرف سے آئے گا تو چھوٹا واقعہ پیش آئے گا، ہلاکت ہے اس وقت عبد اللہ کی طرف سے عبد اللہ کے لئے، پھر حمص میں اور دمشق میں جنگ کے شعلے بھڑکیں گے، اور فلسطین سے ایک آدمی خروج کرے گا، وہ جس کا ارادہ کرے گا اسی پر وہ غالب آ جائے گا۔ اس کے ہاتھوں مشرق والوں کی ہلاکت ہوگی، وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر (نو مہینے) حکومت کرے گا۔ اس کے تین لشکر کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے، اگر وہاں پر قریشیوں کے گھروں کو انہوں نے لیا ہوگا تو وہ ان سے ان کے ایام میں پتھر ادا دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۴۱۔ حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال اذا
اختلفت اصحاب الرايات السود يخسف بقريه من قري ارم ويسقط جانب مسجدها
الغربي ثم تخرج بالشام ثلاث رايات الا صهب والابقع والسفياني فيخرج السفياني من
الشام والابقع من مصر فيظهر السفياني عليهم

۸۴۱۔ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے، ابو قبیل سے، انہوں نے ابی رومان سے روایت کی ہے کہ
علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم اختلاف کریں گے تو ”ارم“ کی بستیوں میں سے ایک بستی زمین
میں دھنس جائے گی، اور اس کی مسجد کا غربی حصہ ٹوٹ کر گر جائے گا، پھر شام میں تین (3) جھنڈے خروج کریں گے، ایک گندی
رنگ کا دوسرا چتکبرا ہوگا اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا ہوگا، سفیانی شام سے نکلے گا اور چتکبرے جھنڈے والا مصر سے، مگر سفیانی ان
پر غالب آ جائے گا۔

○ ○ ○

۸۴۲۔ حدثنا رشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قرنات
قال يختلف الناس في صفر ويفترق الناس على أربعة نفر رجل بمكة العائد ورجلين
بالشام أحدهما السفياني والآخر من ولد الحكم أزرق أصهب ورجل من أهل مصر
جبار فذلك أربعة

۸۴۲۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ، ذی
قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صفر کے مہینہ میں لوگوں میں اختلاف رونما ہوگا، اور لوگ چار آدمیوں پر تقسیم ہو جائیں گے ایک
وہ جس نے مکہ میں پناہ لی ہوگی۔ دو آدمی شام میں ہوں گے جن میں ایک سفیانی ہوگا اور دوسرا نیلی آنکھوں والا گندی رنگت والا حکم

کی اولاد میں سے ہوگا اور چوتھا آدمی مصر کا ایک جابر ہوگا، اس طرح یہ چار ہوئے۔

۸۴۳. قال ابن لهيعة وأخبرني أبو زرعة عن ابن زريق قال يختلفون على أربعة نفر جبار

يباع لنفسه بيعة خلافة يعطي الناس مائة دينار ورجلان بالشام يعطيان مالم يعط أحد

قبلهما فأيهما غلب على دمشق فله الشام

۸۴۳ ﴿ ابن لہیعہ نے، ابو زرعة سے روایت کی ہے کہ ابن زریق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ چار (4) آدمیوں

کی وجہ سے اختلاف کریں گے۔ ایک تو جابر ہوگا جو اپنے لئے خلافت کی بیعت لے گا۔ لوگوں کو سو سو (100) دینار دے گا، اور دو آدمی شام میں ہوں گے وہ لوگوں کو اتادیں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اتنا نہ دیا ہوگا۔ ان دونوں میں سے جو دمشق پر غالب آجائے گا تو ملک شام پر قابض ہوگا۔

○ ○ ○

۸۴۴. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن ابن زريق عن عمار بن

ياسر رضى الله عنه قال فتخرج ثلاث نفر كلهم يطلب الملك رجل أبقع ورجل أصهب

ورجل من أهل بيت أبي سفيان يخرج بکلب ويحصر الناس بدمشق

۸۴۴ ﴿ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، انہوں نے ابن زریق سے روایت کی ہے کہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی نکلیں گے ان میں سے ہر آدمی بادشاہی کا طالب ہوگا، ایک تو چتکبرا آدمی ہوگا اور دوسرا گندی رنگ کا آدمی اور تیسرا آدمی ابوسفیان کے گھرانے سے ہوگا وہ قبیلہ کلب کو لے کر نکلے گا اور دمشق کا محاصرہ کرے گا۔

○ ○ ○

۸۴۵. قال ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال تخرج بالشام ثلاث

رايات الأصهب والأبقع والسفياني يخرج السفياني من الشام والأبقع من مصر فيظهر

السفياني عليهم

۸۴۵ ﴿ ابن لہیعہ نے، ابو قبیل سے، انہوں نے ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام

سے تین جھنڈے نکلیں گے ایک گندی دوسرا چتکبرا، تیسرا سفیانی ہوگا، سفیانی شام سے اور چتکبرا مصر سے نکلے گا مگر سفیانی ان پر غالب آئے گا۔

○ ○ ○

۸۴۶. حدثنا رشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قورات

قال يختلف الناس في صفر ويفترقون على أربعة نفر رجل بمكة العائد رجلين بالشام

أحدهما السفياني والآخر من ولد الحكم أرق أصهب ورجل من أهل مصر جبار

فذلك أربعة فيغضب رجل من كنده فيخرج الى الدين بالشام فيأتي الجيش الى مصر

فیقتل ذلك الجبار ويفت مصر فت البعرة ثم يبعث الى الذي بمكة

۸۳۶ ﴿ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ صفر کے مہینے میں باہم اختلاف کریں گے اور چار آدمیوں پر تقسیم ہو جائیں گے ان میں سے ایک وہ ہوگا جس نے مکہ میں پناہ حاصل کی ہوگی اور دو آدمی ملک شام کے ہوں گے، ان میں سے ایک سفیانی ہوگا اور دوسرا نبلی آنکھوں والا گندمی رنگ والا حکم کی اولاد میں سے ہوگا، اور چوتھا مصر والوں میں سے ہوگا اور یہ جابر ہوگا، لہذا یہ چار آدمی ہوئے قبیلہ کندہ کا ایک آدمی غضب ناک ہوگا۔ وہ شام کی طرف جائے گا اور لشکر لے کر مصر پہنچ جائے گا، وہاں اس جابر کو قتل کرے گا، اور مصر ٹوٹ جائے گا جیسا کہ یثتقی ٹوٹ جاتی ہے پھر اس کی طرف لشکر بھیجے گا جو مکہ میں ہے۔

○ ○ ○

۸۳۷. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عبد الله العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة قال اذا دخل السفیانی أرض مصر قال فیها أربعة أشهر یقتل ویسبی أهلها فیومند تقوم النائحات باکیه تبکی علی استتلال فروعها وباکیه تبکی علی قتل اولادها وباکیه تبکی علی ذلها بعد عزها وباکیه تبکی شوقا الی قبورها

۸۳۷ ﴿ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ عبد اللہ العمری سے، وہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی مصر کی سر زمین میں داخل ہوگا تو وہاں پر چار مہینے تک ٹھہرے گا، قتل و غارتگری کرے گا اور اس کے رہنے والوں کو قیدی بنائے گا، اس وقت نوحہ کرنے والی روئے گی، کوئی اپنی عصمت کے لئے پر روئے گی، کوئی اپنی اولاد کے قتل ہو جانے پر روئے گی، کوئی عزت کے بعد ہونے والی ذلت پر روئے گی، اور کوئی رونے والی قبروں پر میں روئے گی۔

○ ○ ○

۸۳۸. حدثنا الولید عن شیخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال یفترق الناس والعرب فی بربر علی أربع رایات فتكون الغلبة لقضاعة وعلیهم رجل من ولد أبي سفیان قال الولید ثم یستقبل السفیانی فیقاتل بنی هاشم وکل من نارعه من الرایات الثلاث و غیرها فیظهر علیهم جمیعاً ثم یرجع الی الکوفة ویخرج بنی هاشم الی العراق ثم یرجع من الکوفة فیموت فی ادنی الشام ویستخلف رجل آخر من ولد أبي سفیان تكون الغلبة له ویظهر علی الناس وهو السفیانی

۸۳۸ ﴿ الولید نے ایک خزاعی سے روایت کی ہے کہ شیخ من خزاعة، ابی وہب الکلاعی سے روایت فرماتے ہیں کہ عام لوگ اور عرب بربر کے حوالے سے چار جھنڈوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ”قبیلہ قضاعة“ کو غلبہ حاصل ہوگا، اور ان کا امیر ابی سفیان کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر سفیانی آئے گا، اور بنو ہاشم کے ساتھ قتال کرے

گا، اور تین جھنڈوں والوں میں سے جو بھی اس کے ساتھ لڑے گا اور ان کی طرف خروج کریں گے، پھر دھنسی آنکھوں والا ظاہر ہوگا پھر کنڈی ظاہر ہوگا "شادۃ حسنہ" نامی جگہ میں، جب وہ مقام "تل سما" تک پہنچے گا تو واپس چلا جائے گا۔ پھر عراق کی طرف روانہ ہو گا مگر اس سے پہلے کوفہ میں مشہور منسوب بارہ (12) جھنڈے بلند ہوں گے، اور کوفہ میں "حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یا "حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی اولاد میں سے ایک شخص کو قتل کیا جائے گا جو اپنے باپ کی طرف دعوت دے گا، اور آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص خروج کرے گا جب اس کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا تو اسے سفیانی بے دروی سے قتل کرے گا۔



۸۴۹. حدثنا سعيد أبو عثمان عن أبي جعفر قال اذا ظهر الأبقع مع قوم ذوي أجسام فتكون بينهم ملحمة عظيمة ثم يظهر الأخوص السفیانی الملعون فيقاتلهم جميعا فيظهر عليهما جميعا ثم يسير اليهم منصور اليماني من صنعاء بجنوده وله فورة شديدة يسقتل الناس قتل الجاهلية فيلتقي هو والأخوص وراياتهم صفر وثيابهم ملونة فيكون بينهما قتال شديد ثم يظهر الأخوص السفیانی عليه ثم يظهر الروم وخروج الى الشام ثم يظهر الأخوص ثم يظهر الكندي في شارة حسنة فاذا بلغ تل سما فاقبل ثم يسير الى العراق وترفع قبل ذلك ثلثا عشرة راية بالكوفة معروفة منسوبة ويقتل بالكوفة رجل من ولد الحسن أو الحسين يدعو الى أبيه ويظهر رجل من الموالي فاذا استبان أمره وأسرف في القتل قتله السفیانی

۸۴۹. سعید ابو عثمان سے روایت ہے کہ ابو جعفر کہتے ہیں کہ جب "أبقع" جسامت والی قوم کے ساتھ ظاہر ہوگا تو ان کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، پھر اخوص سفیانی ملعون ظاہر ہوگا اور ان دونوں سے بیک وقت لڑے گا، اور دونوں پر غالب آجائے گا، پھر صنعاء سے منصور یمانی اپنے لشکر سمیت ان کی طرف روانہ ہوگا، اور وہ بہت غصے میں ہوگا، وہ لوگوں کو جاہلیت کی طرح قتل کریں گے، اُس کا اور اخوص کا آمناسا منا ہوگا، اور ان کے جھنڈے زرد اور ان کے کپڑے رنگدار ہوں گے، ان میں سخت جنگ ہوگی۔ اخوص سفیانی پر غالب آجائے گا، پھر روم والے ظاہر ہوں گے اور شام کی طرف نکلیں گے، پھر کنڈی شادۃ حسنہ میں ظاہر ہوگا، جب وہ تلسمہ پہنچے گا تو واپس لوٹ جائے گا، پھر وہ عراق کی طرف جائے گا مگر اُس سے پہلے بارہ 12 جھنڈے کوفہ میں بلند ہوں گے، جو مشہور ہوں گے اور کسی نہ کسی کی طرف منسوب ہوں گے، اور کوفہ میں حسن یا حسین کی اولاد میں سے ایک آدمی قتل کیا جائے گا جو اپنے باپ کی طرف دعوت دیتا تھا، اور آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جب اُس کا معاملہ کھل جائے گا تو سفیانی اُس کو انتہائی بے دروی سے قتل کر دے گا۔



۸۵۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تنبيع عن كعب قال اذا كانت رجفتان في

شهر رمضان انتدب لها ثلاثة نفر من أهل بيت واحد أحدهم يطلبها بالجبروت والآ خر
يطلبها بالنسك والسكينة والوقار والثالث يطلبها بالقتل واسمه عبد الله ويكون بناحية
الفرات مجتمع عظيم يقتلون على المال يقتل من كل تسعة سبعة

۸۵۰ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ جب رمضان کے مہینے میں دو (2) زلزلے آئیں گے تو ایک ہی گھر کے تین آدمی حکومت کے مطالبے کے لئے
کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے ایک تو اُسے جبر کے ساتھ حاصل کرنا چاہے گا۔ دوسرا اُسے عبادت، سکون اور اطمینان کے ذریعہ
حاصل کرنا چاہے گا۔ جبکہ تیسرا اُسے قتل کے ذریعہ طلب کرے گا۔ اس تیسرے کا نام عبد اللہ ہوگا اور وہ دریائے فرات کے کنارے
ایک عظیم جماعت کے ہمراہ ہوگا۔ یہ لوگ مال پر لڑیں گے ان کے نو (9) میں سے سات (7) قتل کر دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۵۱. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال اذا التقى اصحاب الرايات السود واهل
الرايات الصفر عند القنطرة كانت الدبرة على اهل المشرق فيهمزون حتى ياتوا فلسطين
فيخرج على اهل المشرق السفياي فاذا نزل اهل المغرب الاردن مات صاحبهم
والفرقوا ثلاث فرق فرقة ترجع من حيث جاءت وفرقة تحج وفرقة ثبت فيقاتلهم
السفياي فيهمزهم ويدخلون في طاعته

۸۵۱ الولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے
جھنڈوں والے اور زرد جھنڈوں والے ہل کے پاس باہم لڑ پڑیں گے تو مشرق والے شکست کھا جائیں گے۔ پھر وہ فلسطین
آجائیں گے۔ مشرق والوں کے خلاف سفیانی خروج کرے گا، جب مغرب والے اردن پہنچیں گے تو ان کا امیر مر جائے
گا اور وہ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت وہاں لوٹ جائے گی جہاں سے آئی تھی، اور دوسری جماعت حج
کرے گی، اور تیسری جماعت ثابت قدم رہے گی۔ پھر ان سے سفیانی لڑے گا اور تیسری جماعت کو شکست ہو جائے گی، اور وہ بھی
سفیانی کی اطاعت قبول کر لے گی۔

○ ○ ○

۸۵۲. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله عن عبد الكريم أبي أمية عن ابن الحنفية قال اذا
ظهر السفياي على الأبقع دخل مصر فعند ذلك خراب مصر

۸۵۲ الولید نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے عبد الکَریم سے، انہوں نے ابو امیہ سے روایت کی ہے کہ ابن
الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی چتکبرے جھنڈوں والوں پر غالب ہو کر مصر میں داخل ہوگا۔ تو مصر برباد ہو
جائے گا۔

○ ○ ○

۸۵۳. حدثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث أن بكر بن سواده أخبره أن أبا سالم الجيثاني أخبره عن أبي زمعة وعبد الله بن عمرو وأبي ذر رضي الله عنهم قالوا ليخرجن من مصر إلا من قبل قال خارجة قلت لأبي ذر فلا امام جامع حين يخرج قال لا بل تقطعت أقرانها

۸۵۳. ابن وهب نے، عمرو بن الحارث سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے، انہوں نے ابوسالم الجیثانی سے، انہوں نے ابی زمعہ اور عبد اللہ بن عمرو اور حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ مصر کا امن و امان ضرور بضرورت وہاں سے نکل جائے گا، حضرت خارجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا اس وقت امارت عامہ نہ ہوگی؟ فرمایا کہ نہیں اس کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۵۴. قال ابن وهب أخبرنا ابن لهيعة وليث عن يزيد عن أبي الخير عن الصنابحي عن كعب قال لفتن مصر كما فتت البعرة

۸۵۴. ابن وهب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے لیث سے، انہوں نے یزید سے، انہوں نے ابو الخیر سے، انہوں نے، الصنابحی سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور مصر اس طرح ٹوٹ جائے گا جیسے مینگنی ٹوٹ جاتی ہے۔

○ ○ ○

۸۵۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح عن سعيد بن الأسود عن ذي قرنات قال اذا رأيت رجلا أعرج من بني أمية على مصر فاخرج من الفسطاط على رأس برید فانه يقتله رجل من اهل بيته ثم يبعث اليهم اهل الشام جيشا فيلقاهم رجل من كنده بالعريش فيمت بطاعتهم الأولى والآخرة ويقول انا اكفيكم هذا الا مر فيقبل بالجيش فيقتل ذلك الرجل ومن يتابعه حتى يسبي اهل مصر ويتبعونهم بسوق مازن

۸۵۵. رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعة سے، انہوں نے صباح سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تو بنی امیہ کے ایک لشکر آدی کو مصر کا امیر بنے ہوئے دیکھے تو وہاں ”فسطاط“ سے چار میل دور چلے جانا، اس لئے کہ اس امیر کو اس کے گھر کا ایک فرد قتل کر دے گا، پھر ان کی طرف سے شام والے لشکر بھیجیں گے تو ان کا آ مناسا مناقبیلہ کندہ کے ایک آدی سے مقام ”عریش“ پر ہوگا، پھر اہل شام اس کی کامل سے آخر تک اطاعت کرنے کا عہد کریں گے، تو وہ کندی کہے گا کہ میں تمہارے لئے اس معاملے میں کافی ہوں، پھر وہ لشکر لے کر متوجہ ہوگا اور بنی امیہ کے اس آدی اور اس کے پیروکاروں کو قتل کرے گا اور مصر والوں کو قیدی بنائے گا، جو بعد میں وہ ”مازن“ کے بازار میں فروخت ہوں گے۔

○ ○ ○

ما يكون بين بني العباس وأهل للمشرق والسفيا
والمروانيين في أرض الشام وخارج منها الى العراق
شام اورعراق میں بنی عباس، اہل مشرق،
سُفیان اور مروانیوں کے حالات کے تذکرہ کا ذکر

۸۵۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عامر عن أبي أسماء عن ثوبان عن النبي
صلى الله عليه وسلم أنه قال لأم حبيبة وذكر بني العباس ودولتهم فالتفت الى أم حبيبة ثم
قال هلاكهم على يدي رجل من جنس هذه

۸۵۶. عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ابو عامر سے، وہ ابو اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو عباس اور ان کی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ
ہو کر فرمایا کہ بنو عباس کی ہلاکت ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی جو اس (حضرت) اُم حبیبہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے مُلک میں سے
ہوگا۔

○ ○ ○

۷۵۷. حدثنا الوليد بن مسلم قال اذا غلبت قضاة وظهرت على المغرب فأتى
صاحبهم بني العباس فدخل ابن اختهم الكوفة مع من معه فيخربها ثم تصيبه بها قرحة
ويخرج منها يرید الشام فيهلك بين العراق والشام ثم يولون عليهم رجلا من أهل بيته
فهو الذي يفعل بالناس الأفاعيل ويظهر أمره وهو السفياي ثم تجتمع العرب عليه بأرض
الشام فيكون بينهم قتال حتى يتحول القتال الى المدينة فتكون الملحمة ببقيع الغرق

۸۵۷. ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ”قضاة“ مغرب پر قابض ہو جائیں گے، تو قضاة کا امیر
بنو عباس کی طرف متوجہ ہوگا، پھر ان کا بھانجا اپنے ساتھیوں سمیت کوفہ میں داخل ہوگا اور اُسے برباد کر دے گا، پھر اس کے جسم پر ایک
پھوڑا نکل آئے گا وہ کوفہ سے مُلکِ شام کے ارادہ سے نکل کر جائے گا مگر وہ عراق اور شام کے درمیان مَر جائے گا۔ پھر لوگ اس
کے گھر کے کسی شخص کو ان کا امیر بنائیں گے۔ وہ لوگوں کے ساتھ عجیب حرکات کرے گا پھر جب اُس کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا، تو
وہ سُفیان ہوگا۔ پھر عرب والے اس کے خلاف شام کی سرزمین میں جمع ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان مدینہ تک پہنچ جائے گی،
پھر ان کے درمیان ”ملحمة الغرق“ ہوگی۔

○ ○ ○

۸۵۸. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال خرج هاربا من الكوفة من قرحه تصيبه
فيموت ثم يلي بعده رجل منهم اسمه اسم أبيه واسمه على ثمانية أحرف متزلج المنكبين
حمش الذراعين والساقين مصفح الرأس غائر العينين فيهلك الناس بعده

۸۵۸ ﴿ ولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ زہری فرماتے ہیں کہ سُفْیانی زخمی حالت میں کوفہ سے نکل بھاگے گا
لیکن مَر جائے گا، اُس کے بعد اُن میں سے ایک ایسا آدمی امیر بنے گا جو سُفْیانی کے باپ کا ہم نام ہوگا، اُس کے نام میں
آٹھ (8) حروف ہوں گے، اُس کے کندھے ملے ہوئے ہوں گے (یعنی تنگ کندھوں والا ہوگا) پتلے ہاتھوں اور پنڈلیوں والا ہوگا،
بڑے سر والا اور دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، لوگ اُس کے بعد ہلاک ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۵۹. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال يشعل أمره بحمص
ويوقد بد مشق همته بواربني العباس

۸۵۹ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ سُفْیانی کا معاملہ حمص سے شروع ہوگا، دمشق میں خوب روشن ہوگا اور اس کا مقصد بنو عباس کا خاتمہ ہوگا۔

○ ○ ○

۸۶۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبايع السفیانی أهل
الشام فيقاتل أهل المشرق فيهمزهم من فلسطين حتى ينزلوا مرج الصفر ثم يلتقون
فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينزلون مرج الشبة ثم يقتلون فتكون الدبرة على
أهل المشرق حتى يأتوا الحمص ثم يقتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يبلغوا
إلى المدينة الخربة يعني قرقيسيا ثم يقتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينتهوا
إلى عافر قوفا ثم يقتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق فيحوز السفیانیث الأموال ثم
تخرج في حلق السفیانی قرحة ثم يدخل إلى الكوفة غدوة ويخرج منها بالعشي بجيوشه
فاذ كان بأفواه الشام توفي وثار أهل الشام فبايعوا ابن الكلبة اسمه عبد الله بن يزيد بن
الكلبة غائر العينين مشوه الوجه فيبلغ أهل المشرق وفاة السفیانی فيقولون ذهبت دولة
أهل الشام فيثورون ويبلغ ابن الكلبة فيثور بمجموعة اليهم فيقتلون بالألوية فتكون
الدبرة على أهل المشرق حتى يدخلوا الكوفة فيقتل مقاتلة ويسبي الذرية والنساء ثم
يخرب الكوفة ثم يبعث منها جيشا إلى الحجاز

۸۶۰ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے، سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام والے
سُفْیانی کی بیعت کریں گے پھر وہ مشرق والوں سے لڑے گا اور انہیں شکست دے کر فلسطین سے نکال دے گا، یہاں تک کہ وہ "مرج

الصفہ“ نامی جگہ میں پڑاؤ ڈال دیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی اور وہ ”مرج الثیہ“ میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ پھر لڑیں گے۔ مشرق والوں کو شکست ہوگی، اور وہ ”حمص“ میں ٹھہریں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی حتیٰ کہ وہ نہ بادشہر یعنی ”قرقیسیا“ میں اتر جائیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی اور وہ ”عاقرقوفا“ میں پہنچ جائیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی، پس سفیانی ان مشرقیوں کے اموال جمع کرے گا۔ پھر سفیانی کے خلق میں ایک دانہ نکل آئے گا۔ پھر وہ صبح کو کوفہ میں داخل ہوگا اور شام کو وہاں سے اپنے لشکر سمیت واپس چلا جائے گا۔ جب وہ شام کی سرحد پر ہوگا تو مرجائے گا، اہل شام انھیں گے اور عبداللہ بن یزید بن الکلبیہ کی بیعت کریں گے جو دھنسی ہوئی آنکھوں والا، سٹے ہوئے چہرے والا ہوگا، مشرق والوں کو سفیانی کی موت کی اطلاع ملے گی تو وہ کہیں گے کہ شامیوں کی حکومت ختم ہوگئی ہے، پھر وہ لڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے، ابن الکلبیہ کو جب یہ خبر پہنچے گی تو وہ اپنے لشکر کو لے کر ان کی طرف جائے گا پس ”الویہ“ نامی جگہ میں جنگ ہوگی، مشرق والوں کو شکست ہوگی، شامی کوفہ میں داخل ہو جائیں گے، اور لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنائیں گے، پھر کوفہ کو نہ باد کر دیں گے، پھر ایک لشکر حجاز کی جانب روانہ کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۸۶۱. حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال بخرج المشوہ الملعون من

عند المنذرون شرقي بيسان على جميل أحمر وعليه تاج يهزم الجماعة مرتين ثم يهلك

وهو يقبل الجوبة ويسبي الذرية ويقر بطون النساء

۸۶۱. عبد البن مروان کہتے ہیں کہ ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ترش روملعون ”بیسان“ کے مشرقی

حصہ ”المنذرون“ سے سرخ اونٹ پر ظاہر ہوگا اس نے تاج پہنا ہوگا، وہ جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا پھر وہ مرجائے گا، وہ جزیہ قبول کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔

○ ○ ○

۸۶۲. حدثنا عبد القدوس عن ابن عياش عن حدثه عن كعب قال اذا رجع السفیانی

دعا الى نفسه بجماعة اهل المغرب فيجتمعون له ما لم يجمعوا لاحد قط لما سبق في

علم الله تعالى ثم بيعت بعثا من كوفة الأنبار ثم يلتقي الجمعان بقر قيسيا فيفرغ عليهما

الصبر ويرفع عنهما النصر حتى يتفانوا وان كان بعثه من قبل المغرب كانت في الوقعة

الصغرى فويل عند ذلك لعبد الله من عبد الله يثور بحمص وهو اخبث الب ويوقد

بدمشق على يديه هلاك اهل المشرق

۸۶۲. عبد القدوس نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ جب سفیانی لوٹے گا تو وہ اپنی طرف مغرب کی ایک جماعت کو دعوت دے گا پھر اس کے لئے اتنی بڑی جماعت جمع ہو جائے گی کہ اس سے پہلے اتنی بڑی جماعت کسی کے لئے جمع نہیں ہوئی تھی۔ پھر وہ ایک لشکر کوفہ سے انبار کی طرف بھیجے گا۔

پھر دونوں لشکر مقام ”قرقیسیا“ میں لڑیں گے، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا، اور ان سے مدد اٹھالی جائے گی اور وہ فنا ہو جائیں گے، اور اگر وہ لشکر مغرب کی طرف بھیجے گا تو واقعہ معمولی ہوگا، پھر اس وقت عبد اللہ کے لئے عبد اللہ کی وجہ سے ہلاکت ہے۔ وہ ”حمص“ سے اٹھے گا وہ سب سے زیادہ خبیث اور سب سے زیادہ ذہین ہوگا، اور وہ دمشق میں مشہور ہوگا۔ اس کے ہاتھوں مشرق والے ہلاک ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۶۳۔ حدثنا محمد بن حمیر عن بعض المشیخة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلتقی اهل الشام واهل العراق بالحمص فتكون الدبرة علی اهل العراق فیقتلونهم حتی یبلغوا بلادهم

۸۶۳۔ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شام والے اور عراق والے ”مقام حمص“ میں لڑیں گے۔ اہل عراق کو شکست ہوگی تو شامی انہیں قتل کریں گے اور ان کے شہروں تک پہنچ جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۶۴۔ حدثنا الولید ورشدین عن ابن لہیعة عن ابی زرعة عن عبد اللہ بن زریر عن علی قال یتبع عبد اللہ عبد اللہ حتی یتلقی جنودہما بقر قیسیا علی النہر

۸۶۴۔ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے، ابی زرعة سے، انہوں نے عبد اللہ بن زریر سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ، عبد اللہ کا پیچھا کرے گا پھر مقام ”قرقیسیا“ میں دونوں لشکروں کا آنا سامنا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۶۵۔ حدثنا عبد القدوس عن أرطاة عن سنان بن قیس عن خالد بن معدان قال یہزم السفیانی الجماعة مرتین ثم یہلک

۸۶۵۔ عبد القدوس، ارطاة سے، وہ سنان بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا اور پھر مر جائے گا۔

○ ○ ○

۸۶۶۔ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة عن تبع عن کعب قال یہزم السفیانی الجماعة مرتین ویقبل الجزیة ویسی الذریة ولیذبحن امرأة من قریش بها یبقر بطون من یبقر من نساء بنی ہاشم ثم یموت ثم یثور من اهل بیت تلک المرأة ثائر بعد اعوام یدعی عبد اللہ ما عبد اللہ تعالیٰ قط أحبث البریة مشوة ملعون من تبعه ودعا الیہ یلعنہ اهل السماء واهل الارض وهو ابن آكلة الأكباد یأتی فی دمشق فیجلس علی منبرها فیشتعل امره بحمص ویوقد بدمشق وذلك ان خلع من بنی العباس حلا واما الفرعان

وعند اختلاف الثاني خروج السفیانی حدیث السن جعد الشعر ایض مدید الجسم یكون
بینہ و بینہم وقعات بالشام ویسبی نساء بنی العباس حتی یورد دهن دمشق

۸۶۶ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تمیج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ سفیانی ایک جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا، جزیہ قبول کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔ قریش کی ایک عورت
کو ذبح کیا جائے گا، وہ بنو ہاشم کی عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا، پھر وہ مر جائے گا، پھر کچھ سالوں بعد عبد اللہ نامی ایک شخص اس عورت
کے گھرانے سے اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی ہوگی، وہ خشکی میں سب سے زیادہ خبیث ہوگا، ترش رو اور
ملعون ہوگا۔ جو اس کی پیروی کرے گا اور اس کی طرف دعوت دے گا اس پر آسمان والے اور زمین والے لعنت کریں گے، وہ جگر
کھانے والی کا بیٹا ہے، وہ دمشق آئے گا اور اس کے منہ پر بیٹھے گا۔ اس کا معاملہ حمص سے اٹھے گا اور دمشق میں مشہور ہوگا۔ بنو عباس
کے دو آدمی جو کہ چھوٹے ہوں گے انہیں معزول کیا جائے گا۔ دوسرے کے اختلاف کے وقت سفیانی کا خروج ہوگا، وہ کم عمر
گھونگر یا لے بالوں والا سفید، دراز جسم والا ہوگا، اس کے اور بنو عباس کے درمیان شام میں کئی معرکے ہوں گے وہ بنی عباس کی
عورتوں کو قیدی بنائے گا اور انہیں دمشق پہنچا دے گا۔

○ ○ ○

۸۶۷ حدثنا الحكم نافع عن جراح عن ارطاة قال یقتل السفیانی کل من عصاه

وینشرہم بالمناشیر ویطبخہم بالقدر ستة أشهر قال ویلتقی المشرقین والمغربین

۸۶۷ الحكم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ایسے ہر شخص کو قتل کر
دے گا جو اس کی نافرمانی کرے گا۔ وہ انہیں آروں سے چیر دے گا اور انہیں ہانڈیوں میں پکائے گا، یہ فتنہ چھ (6) مہینے تک رہے
گا اور مشرقین اور مغربین باہم لڑیں گے۔

○ ○ ○

أهل الشام وین ملک من بنی العباس بین الرقة

وما یكون من السفیانی

اہل شام اور بنی عباس کی بادشاہت اور رقة اور سفیانی کے واقعات

۸۶۸ حدثنا الولید بن مسلم عن ابی حبیب عن الوضین بن عطاء قال الفتنۃ الرابعة

بدؤھا من الرقة

۸۶۸ الولید بن مسلم نے، ابو حبیب سے روایت کی ہے کہ، الوضین بن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ چوتھے
فتنہ کی ابتداء مقام ”رقة“ سے ہوگی۔

○ ○ ○

۸۶۹. حدثنا الوليد حدثني محدث أن بدؤا اختلاف بني العباس راية تخرج من خراسان فتكون بينهم ملحمة بمنابت الزعفران يقتل فيها من جميع الناس والقبائل فيبلغ الناس الوقعة التي كانت بمنابت الزعفران وهو في المدينة الطاهرة بين الأنهار فيخرج بما كان جمع فيها من الأموال حتى ينزل مدينة الأصنام يعني حران ثم يأتيه الخبر أن ملكا بالمغرب قد ثار فيبعث اليه جنودا ينهزم عنهم حتى ينزل بمن معه الشام فينادي مناد من السماء الويل لبلد حمص العين السنحة فتحتمل كل ذات بعل بعلها وكل ذات ابن ابنها ثم يمضي حتى ينزل بين الأنهار فيقتل بها جبارا عظيما ويقسم بها ثم يمضي الى مدينة الأصنام يعني حران فيبقر فيها بطن صاحبها ويفض جموعه ويبعث الى المشرق ويبايعهم كارها غير طابع ويقيم بها ثمانية أشهر ثم يمضي الى الخابور فيقيم به سبع سابيع ثم يمضي الى مريض الثور فيتر كها رمضة ويعتزله صاحب المشرق الى جبال الجوف ثم يغدر به رجل من بيته فيقتله ثم يجيء صاحب المشرق حتى ينزل ما بين حران والرها ثم

يخرج الأمر من بيت الراس

۸۶۹. الوليد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک محدث نے بتایا کہ بنی عباس کے اختلاف کی ابتدا اُس جھنڈے سے ہوگی۔ جو خراسان سے نکلے گا۔ پھر ان کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی جو زعفران کے اُگنے کی جگہ پر ہوگی، اس میں ہر قسم کے لوگوں اور قبائل میں سے افراد مریں گے، لوگ ”الوقعة“ نامی جگہ تک پہنچ جائیں گے جہاں زعفران اُگتا ہے، اور وہ نہروں کے درمیان ایک پاکیزہ شہر ہوگا۔ اس میں جتنا مال جمع کیا گیا ہو گا وہ نکال لیا جائے گا، پھر لوگ بتوں کے شہر یعنی حران میں ٹھہریں گے پھر اُسے اطلاع ملے گی کہ مغرب کا بادشاہ اُٹھ کھڑا ہوا ہے، پھر وہ اس کی طرف لشکر بھیجے گا جو انہیں وہاں سے بھگا دیے گا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت شام میں ٹھہرے گا، ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ ہلاکت ہے حمص کے شہر کے لئے کافی آنکھ سے، پھر ہر شوہر والی اپنے شوہر کو اُٹھائے گی، اور ہر بیٹے والی اپنے بیٹے کو اُٹھائے گی، پھر وہ چلے کر نہروں کے درمیان قیام کرے گا اور پھر ایک بڑے جابر کے ساتھ لڑے گا اور اُسے تقسیم کر دے گا پھر وہ بتوں کے شہر یعنی حران جائے گا اور اس میں اس کے امیر کا پیٹ پھاڑ دے گا، اس کے لشکر کو جمع کرے گا، اور مشرق کی طرف بھیجے گا اور ان سے زبردستی بیعت لے گا۔ وہاں اُٹھ (8) مہینے تک ٹھہرے گا پھر وہ ”خابور“ چلا جائے گا، وہاں وہ سات (7) ہفتوں تک رہے گا پھر وہ ”مريض الثور“ چلا جائے گا، اُسے گرمیوں میں چھوڑ دے گا، مشرق والوں کا امیر الگ ہو کر ”جوف“ کے پہاڑوں میں چلا جائے گا پھر اس کے ساتھ اس کے گھر کا ایک آدمی غذاری کرے گا، تو امیر اُسے قتل کر دے گا۔ پھر مشرق کا امیر چلے گا جو کہ ”حران“ اور ”رہا“ کے درمیان پڑاؤ ڈالے گا، پھر ایک کم عمر لڑکا سردار کے گھر سے نکل کر دے گا۔

۸۷۰. قال الوليد فأخبرني أبو عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال بينما أصحاب الرايات السود يقتلون فيما بينهم اذ خرج سابع سبعة فيبعث أهل القرى يسألهم نصرته فيأبون عليه ويبلغ عامل بني العباس على طبرية مخرجه فيبعث اليه جمعا عظيما فاذا واجهوه مالوا اليه باجمعهم الا صاحبهم الذي قادهم ينصرف الى صاحبه فيخبره ويميل الخارجى ومن معه الى السدرة التي الى جانب التل فينزل تحتها ويأتيه أهل القرى فيبايعونه ويسير بهم فيلقاه صاحب طبرية عند الأقحوانة فيقاتله عند بحيرة طبرية حتى تحمار عجراى البحيرة من دمانهم ثم يهزمهم ثم يجمعون له بالجابية جمعا عظيما فويل لمن كان أهله من الجابية على خمسة أميال وطوبى لمن كان أهله خلف ذلك فيهزمهم ثم يجمعون له بدمشق جمعا نحو من جمعهم الذي دخلوا به دمشق فيقتلون هنالك حتى تركض الخيل في الدم الى نبيها ثم يهزمهم

۸۷۰ الوليد نے، ابو عبدة المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم لڑ رہے ہوں گے تو میں سے ساتواں نکل کرے گا۔ وہ گاؤں والوں کی طرف قاصد بھیجے گا تاکہ گاؤں والے اس کی مدد کریں لیکن وہ لوگ انکار کر دیں گے۔ ”طبریہ“ پر بنو عباس کی طرف سے جو عامل مقرر ہوگا اُسے اس کے نکلنے کی اطلاع ملے گی تو وہ ایک عظیم الشان لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ جب وہ لشکر والے اس کے سامنے آئیں گے تو سوائے ان کے افسر کے سب کے سب اس کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ وہ امیر کو اس کی اطلاع دے گا، وہ خارجی اپنے ساتھیوں سمیت مقام ”تل“ کی طرف جو ”سدرة“ نامی جگہ ہوگی وہاں جا کر پڑاؤ ڈال دے گا تو گاؤں والے آکر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ وہ انہیں لے کر چلے گا تو طبریہ کا امیر ”اقحوانة“ سے اس کی طرف بڑھے گا، اور طبریہ کے سمندر کے پاس دونوں فوجیں ٹکرائیں گی سمندر کا ساحل ان کی خون ریزی سے سُرخ ہو جائے گا۔ وہ طبریوں کو شکست دے گا تو اس کے خلاف جابیہ میں ایک لشکر جرا جمع ہو جائے گا، ہلاکت ہے جابیہ میں اور اس سے پانچ میل کی مسافت تک رہنے والے لوگوں کے لئے، اور خوشخبری ہے اس سے آگے کے لوگوں کے لئے، پھر وہ خارجی ”جابیہ“ والوں کو بھی شکست دے گا تو وہ اس کے خلاف دمشق میں انہی کی تعداد کے برابر جمع ہو جائیں گے، جس تعداد پر خارجی کا لشکر دمشق میں داخل ہوگا، وہاں اتنی سخت لڑائی ہوگی کہ گھوڑوں کے گھر خون میں خرو ہو جائیں گے، پھر وہ انہیں بھی شکست دیدے گا۔

o o o

۸۷۱. حدثنا الوليد قال اخبرني ابن لهيعة عن ابي قبيل عن ابن عباس رضى الله عنه قال يخرج رجل من المشرق فينفر منه ملكهم فيقتل بين الرقة وحران يقتله رجل من قريش ويخرج من البرية من آل ابي سفيان رجل من المغرب ويقتل ملك الكوفة بحران

۸۷۱۔ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرق کا ایک آدمی خروج کرے گا تو مشرق والوں کا بادشاہ اس کے خلاف نکلے گا۔ پھر ”رقہ“ اور ”حران“ کے درمیان جنگ ہوگی، اس مشرقی خارجی کو ایک قریشی قتل کرے گا، اور مغرب کی طرف سے ایک شخص ابوسفیان کی اولاد میں سے خروج کرے گا، اور کوفہ کے بادشاہ کو حران میں قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۸۷۲۔ حدثنا الولید بن مسلم عن الأوزاعي والولید بن سلیمان وعیسی بن موسی قالوا سمعنا ربیعۃ القصیر یحدث عن ابی اسما الرجبی عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون خلیفۃ تقصر عن بیعة الناس ثم یمکن نائبہ من عدو فلا یجد بدا من أن یمیر بنفسہ فیسیر فیظہر علی عدوہ فیریدہ اهل العراق علی الرجوع الی عراقہم فیابی ویقول ہذہ ارض الجہاد فیخلعونہ یولون علیہم رجلا فیسیرون الیہ حتی یلقوہ بالحص جبل حناصرہ فیبعث الی اهل الشام فیجتمعون لہ علی قلب رجل واحد فیقتلہم بہم قتالا شدیداً حتی أن الرجل لیتروم ینی رکائبہ فیکاد یعد

رجال الفریقین ثم ینہزم اهل العراق فیطلبونہم حتی یدخلونہم الکوفۃ فیقتلونہم بکل من اطاق حمل السلاح منہم فہزمہم ویقتلون من جرت علیہم المواسی قیل لأبی اسماء ممن سمعہ ثوبان أم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فممن اذا

۸۷۲۔ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی اور الولید بن سلیمان نے، عیسیٰ بن موسیٰ سے، انہوں نے ربیعۃ القصیر سے، انہوں نے ابی اسماء الرجبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک خلیفہ آئے گا جو لوگوں سے بیعت میں کوتاہی کرے گا، پھر اس کا نائب دشمن بنے گا تو یہ مجبور ہو کر اس سے لڑنے کے لئے خود روانہ ہوگا اور اپنے دشمن پر غالب آجائے گا، اہل عراق چاہیں گے کہ وہ عراق کی طرف لوٹ جائے، اور اسے دارالخلافہ بنائے لیکن وہ انکار کرے گا اور کہے گا کہ یہ جہاد کی زمین ہے، تو عراقی لوگ اس کی بیعت توڑ دیں گے اور اپنا امیر کسی دوسرے آدمی کو بنادیں گے، پس وہ اہل عراق کی سرکوبی کے لئے چلے گا، ان کے ساتھ مقام ”حص“ میں جو کہ ”حناصرہ“ کا پہاڑ ہے، جنگ ہوگی یہ اہل شام کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجے گا تو سارے شامی اس کی خاطر متحد ہو جائیں گے، وہ انہیں لے کر عراقیوں کے ساتھ سخت جنگ کرے گا۔ ایک آدمی سواری پر کھڑا ہوگا تو اس کے لئے دونوں فریقین کے آدمیوں کا گنتا ممکن ہوگا۔ پھر اہل عراق کو شکست ہوگی پھر وہ ان کا پیچھا کریں گے اور انہیں کوفہ میں کی طرف دھکیل دیں گے تو وہ ہر اس شخص کو قتل کر دیں گے جس میں ہتھیار اٹھانے کی طاقت ہو، ابواسماء رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا کہ تو پھر کس سے سنی ہے؟

○ ○ ○

۸۷۳۔ قال الولید فاخبرنی ابو عبد اللہ عن الولید بن ہشام قال یقطعون ہنا لک قتالا شدیداً فیناہم کذلک اذ نار بہم البسفانی فیہزم الفریقین حتی یدخلہم اللہ الکوفۃ

فیكون اول النهار له و آخره عليه

۸۷۳ھ ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ الولید بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہاں سخت معرکہ ہوگا۔ اسی دوران ان میں سفیانی اٹھے گا اور دونوں فریقین کو شکست دے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے کوفہ میں داخل کر دے گا مگر وہاں دن کا ابتدائی حصہ اس کے حق میں ہوگا اور آخری حصہ اُس کے خلاف ہوگا۔

○ ○ ○

۸۷۴ھ۔ حدثنا محمد بن حمیر عن نجیب بن السری عن ابی النضر قال حدثني رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل العراق ملك يكره اهل الشام على بيعته فيكون ما كان ثم يبلغه ان عدوه قد سار اليه فلا يجد من المسير اليه بدا فيسير اليه بالشام فيلقاه فيهزمه ويقتله ثم يقول لاهل نصرته من اهل العراق هذه بلادى وهذه ارضى ووطنى ارجعوا الى بلادكم فقد استغنيت عنكم فبرجعون الى بلادهم فيقولون نحن ملكناه ونحن نصرناه ونحن قتلنا الناس دونه ثم اختار على بلادنا بلادا غيرها هلموا حتى نجمع له فنقاتله فسيروا اليه وجمعهم يومئذ خال ثلثمائة الف حتى يلتقوا بالحص فيقتلون فيه فتكون بينهم ملحمة عظيمة لم تكن بين العرب مثلها يلقي عليهم الصبر ويرفع عنهم النصر حتى ان الرجل ليقوم ينظر الى الصفيين فلو يشا ان يحصيهم احصاهم لقله من بقي منهم

۸۷۴ھ محمد بن حمیر نے، نجیب بن السری سے، انہوں نے، ابی النضر سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عراق میں ایک بادشاہ ہوگا، پھر اُسے اطلاع ملے گی کہ اس کا دشمن اس کی جانب بڑھ رہا ہے تو اُسے اپنے دشمن کے خلاف ٹکنا پڑے گا، وہ اس کے خلاف شام جائے گا اور اس سے لڑے گا۔ اُسے شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر وہ اپنے مددگار عراق والوں سے کہے گا کہ یہ ملک شام میرا وطن میری زمین میرا شہر ہے تم اپنے شہروں کی طرف لوٹ جاؤ! اب ہمیں تمہارے ضرورت نہیں رہی، عراق والے اپنے شہروں کی طرف لوٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے اس کی مدد کی، اُسے بادشاہ بنایا اور اس کے لئے ہم نے لوگوں کو قتل کیا۔ اب یہ ہمارے شہر کے مقابلے میں دوسرے شہر کو ترجیح دیتا ہے، چلو تیار ہو جاؤ! جمع ہو جاؤ! تاکہ ہم اس سے لڑ سکیں، پھر وہ سب جمع ہوں گے اور اس کی طرف روانہ ہوں گے ان کی تعداد تین لاکھ ہوگی، یہ دونوں فوجیں مقام ”حص“ میں آئے سائے ہوں گی اور وہاں پر ان کے درمیان ایک عظیم الشان جنگ ہوگی، عرب کی تاریخ میں کبھی ایسی جنگ نہ ہوئی ہوگی، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا اور ان سے مدد اٹھالی جائے گی۔ اگر ایک آدمی کھڑا ہو کر دونوں طرف کی صفوں کو دیکھ کر ان کے افراد کو گننا چاہے گا۔ تو گن سکے گا کیونکہ باقی ماندہ زندہ افراد بہت کم ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۷۵ھ۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال اذا وقع الاختلاف

الآخر في بني العباس وذلك بعد خروج السفيناني ابن اكلة الأكباد وفي اختلافهم الآخر
الفناء فحينئذ فانظروا وقعة الشية ووقعة التدمير قرية غربي سليمة ووقعة بالحص عزيمة
فتغلب بنوا العباس واهل المشرق حتى تسبي نساؤهم ويدخلوا الكوفة

۸۷۵ ﴿عبداللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تیج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ سفینانی، جو کہ جگر کھانے والی کا بیٹا ہے، کے خروج کے بعد جو بنی عباس کے درمیان واقع ہوگا جس میں ان کی حکومت فتا
ہو جائے گی، اس دوسرے فتا کے وقت ”الشیة“ اور ”تدمير“ کے واقعہ کا انتظار کرنا۔ یہ ”سلمیہ“ کے مغربی گاؤں میں
اور ”حص“ کے عظیم واقعے کا بھی انتظار کرنا، اس وقت بنو عباس اور مشرق والے مطلوب ہو جائیں گے، اور مخالفین کوفہ میں داخل
ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۷۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن حدثه عن يعقوب بن اسحاق و كان رجلا علامة
في الفتن قال ينزل الرقة رجل من ولد العباس فيمكث فيها سنتين ثم يغزو الروم فتكون
بليته على المسلمين اعظم من بذية على الروم ثم يرجع من غزوة الى الرقة فيأتيه من
المشرق ما يكره فيرجع الى الشرق فلا يرجع منها ثم يولي ابنه فعلى رأسه يكون خروج
السفيناني وانقطاع ملكهم

۸۷۶ ﴿عبداللہ بن مروان نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ یعقوب بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
عباس کی اولاد میں سے ایک شخص دو سال تک مقام ”رقة“ میں پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر وہ روم سے لڑے گا، وہ رومیوں کے لئے
اتنا عذاب نہیں ہوگا۔ جتنا مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ رومیوں سے لڑائی کے بعد وہ رقه واپس آئے گا، اُسے مشرق کی طرف سے بعض
ناگوار باتیں پہنچیں گی تو وہ وہاں چلا جائے گا اور پھر واپس نہیں آئے گا۔ پھر اُس کا بیٹا امیر بنے گا، اسی زمانے میں سفینانی کا خروج
ہوگا اور بنی عباس کی بادشاہت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۸۷۷. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال يكون خليفة من المشرق
يرتحل هاربا الى الجزيرة ثم يستغيث بأهل الشام فيجتمعون اليه ويقبل أهل المشرق
فيقتلون بجبل يقال له الحص فيقتل فيه عالم كثير

۸۷۷ ﴿محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ، النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرق کا ایک خلیفہ ”جزيرة“ کی طرف
بھاگے گا۔ پھر شام والوں سے مدد طلب کرے گا، شام والے اس کا ساتھ دیں گے۔ مشرق والوں سے یہ ایک پہاڑ کے قریب لڑے
گا۔ جس کا نام ”حص“ ہے اس میں بہت سے انسانوں کا قتل ہوگا۔

○ ○ ○

۷۸۷. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن حدثه عن محمد بن جعفر قال قال علي
بن أبي طالب رضي الله عنه يبعث السفيناني على جيش العراق رجلا من بني حارثة له

غدير تان يقال له نمر أو قمر بن عباد رجلا جسيما على مقدمته رجلا من قومه قصير
أصلع عريض المنكبين فيقاتله من بالشام من أهل المشرق وفي موضع يقال له البنية
وأهل حمص في حرب المشرق وأنصارهم وبها يومئذ منهم جند عظيم يقاتلهم فيما يلي
دمشق كل ذلك يهزمهم ثم ينحاز من دمشق وحمص مع السفيناني ويلتقون وأهل
المشرق في موضع يقال له اليدين مما يلي شرق حمص فيقتل بها نيف وسبعون الفا ثلاثة
أرباعهم من أهل المشرق ثم تكون الدبرة عليهم ويسير الجيش الذي بعث إلى المشرق
حتى ينزلوا الكوفة فكم من دم مهراق وبطن مبقور ووليد مقتول ومال منهوب ودم
مستحل ثم يكتب إليه السفيناني أن يسير إلى الحجاز بعد أن يعر كها عرك الأديم

۸۷۸ ابو المغيرة نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک روای ہے، اس نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفینانی عراق کے لشکر کے خلاف ایک آدمی بنو حارثہ کا بھیجے گا جس کی
دو چٹیاں ہوں گی، اس کا نام ”نمر“ یا ”قمر بن عباد“ ہوگا۔ وہ بھاری جسم والا ہوگا، جو مشرق والے شام میں ہوں گے وہ اس سے
”بنیہ“ نامی جگہ میں لڑیں گے، اور حمص والے مشرق کی جنگ میں ان کے مددگار ہوں گے اور ان کا بھی ایک بہت بڑا لشکر ان کے
ساتھ ہوگا۔

دمشق کے قریب جنگ ہوگی۔ ان سب کو سفینانی شکست دے گا، پھر دمشق اور حمص والے سفینانی کے ساتھ ہو جائیں گے،
وہ مشرق والوں کے ساتھ ایک مقام پر لڑیں گے جس کا نام ”الیدین“ ہے جو مشرقی حمص کے قریب ہے، وہاں ستر 70 ہزار سے
زائد لوگ قتل ہو جائیں گے، جس میں سیاہی تہائی تعداد مشرق والوں کی ہوگی۔ پھر مشرق والے پیٹھ پھیر دیں گے، اور لشکر جو مشرق
کی طرف بھیجا گیا وہ چلے گا اور کوفہ پر چڑھائی کرنے گا، جہاں بہت خون بہے گا! پیٹ پھٹیں گے! بچے قتل ہوں گے! اور مال
لوٹا جائے گا! اور خون حلال سمجھا جائے گا! پھر سفینانی ان کی طرف خط لکھے گا کہ اب حجاز کی طرف جاؤ جب کہ انہوں نے کوفہ
کو ایسا صاف کیا ہوگا کہ جیسے چمڑے کی ذباعت کی جاتی ہے۔

○ ○ ○

۸۷۹ حدثنا بقية بن الوليد عن حريز بن عثمان قال سمعت سلمان بن سمير الألهاني
يقول لينزلن الكوفة خليفة يهزم أهل الشام ثم يرغب فيهم وفي الشام ويقال له عليك
بالشام فإنها أرض المقدس وأرض الأنبياء ومنزل الخلفاء واليها كانت تجبى الأموال
ومنها كانت تفرق البعث فيجيهم فإذا أجابهم نقم عليه أهل المشرق فقالوا قاتلناه معه
وخطبنا بدمائنا وأنفسنا وأموالنا فأثر علينا فاخلعوه قال فيسير أهل الشام إلى الكوفة
فتعرك عرك الأديم

۸۷۹ ﴿بقیہ بن الولید کہتے ہیں کہ حریر بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمان بن سمیر الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوفہ میں ضرور ایک خلیفہ نکلے گا جو شام والوں کو شکست دے گا۔ پھر وہ شامیوں اور ملک شام میں رغبت ظاہر کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تمہارا شام میں رہنا ضروری ہے بے شک یہ مقدس زمین ہے، انبیاء کی سرزمین ہے اور خلفاء کی منزل ہے، اور اسی طرف اموال کھینچ کر لائے جاتے ہیں، اور اسی سے لشکر متفرق ہوتے ہیں، بادشاہ ان لوگوں کی بات مان لے گا مگر مشرق والے اس سے ناراض ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم اس کے ساتھ ہو کر لڑے! اس کی خاطر ہم نے اپنی جانوں اور مالوں کو خطرے میں ڈالا! اب یہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے؟ تو وہ اس کی بیعت توڑ ڈالیں گے پھر شام والے کوفہ کی طرف آئیں گے اور اُسے ایسا ماریں گے جیسا کہ چمڑے کو دباغت کے وقت مارا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۸۸۰. حدثنا أبو عمر عن ابن لہیعة عن عبد الوہاب بن حسین عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود قال السابع من ولد العباس يدعو الناس الى العرك فلا يجيونه الى ذلك فيقول اني اسير فيكم بسيرة ابي بكر وعمر رضي الله عنهما واقسم الفيء بالسوية فيقول له اهل بيته اتريد ان تخرجنا من معاشنا فيأبون عليه فيقتل من اهل بيته عدة فيختلفون فيما بينهم فعند ذلك يخرج رجل من ولد فهر يجمع من بربر حتى ياخذ منابر مصر ثم يخرج رجل من ولد ابي سفيان فاذا بلغ الفهري خروجه افترقوا ثلاث فرق الى آخر الحديث

۸۸۰ ﴿ابو عمر نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عباس کی اولاد میں سے ساتواں شخص لوگوں کو سخت معرکہ کی طرف دعوت دے گا۔ لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے تو وہ کہے گا کہ میں آپ لوگوں میں (حضرت) ابو بکر اور (حضرت) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرز زندگی پر چلانا چاہتا ہوں اور میں مال غنیمت کو تمہارے درمیان برابر تقسیم کروں گا، اس پر اس کے خاندان والے اُسے کہیں گے کہ تم ہمیں ہمارے کام کاج سے نکالنا چاہتے ہو! وہ اس کا انکار کر دیں گے پھر وہ اپنے خاندان کے متعدد افراد کو قتل کر دے گا، ان کا آپس میں اختلاف ہو جائے گا۔ اس وقت فہر کی اولاد میں سے ایک آدمی بدر لوگوں کو جمع کرے گا، اور مصر کے منبروں پر قابض ہو جائے گا، پھر ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا۔ جب اس کے نکلنے کی خبر فہریوں تک پہنچے گی تو وہ لوگ تین جماعت میں تقسیم ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۸۱. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لہیعة عن ابي قبيل عن ابي رومان عن علي قال يظهر السفیاني على الشام ثم يكون بينهم وقعة بقرقيسيا حتى يشبع طير السماء وسباع الارض من جيفهم ثم يفتق عليهم فتق من خلفهم فيقبل طائفة منهم يدخلوا ارض خراسان

وتقبل خيل السفیانی فی طلب اهل خراسان فبقتلون شیعة آل محمد بالكوفة ثم يخرج
اهل خراسان فی طلب المهدي

۸۸۱ ﴿ ولید اور رشیدین، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی قبیل، ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیانِ شام پر غالب آئے گا۔ پھر ان کے درمیان ”قرقیسیا“ نامی مقام پر ایک معرکہ ہوگا۔ جہاں ان کی نعشوں سے آسمان کے پرندے اور زمین کے درندے سیر ہو جائیں گے، پھر ان میں پچھلوں کی طرف سے بھی پھوٹ پڑ جائے گی ان میں سے ایک جماعت متوجہ ہوگی اور خراسان کی سرزمین میں داخل ہوگی، سُفیانِ کے گھڑسوار خراسانیوں کی طلب میں آئیں گے، اور آل حضرت محمد ﷺ کے شیعوں کو کوفہ میں قتل کریں گے، پھر خراسان والے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں نکلیں گے۔

○ ○ ○

۸۸۲. حدثنا الولید ورشیدین عن ابن لہیعة عن ابی زرعة عن عمار بن یاسر قال لیتبع
عبد اللہ عبد اللہ فلتلقی جنودہما بقر قیسیا علی النہر فیکون قتال عظیم ویسیر صاحب
المغرب فیکتل الرجال ویسبی النساء ثم یرجع فی قیس حتی ینزل الجزیرۃ الی السفیانی
فیتبع الیمانی فیکتل قیسیا بأربحہا ویحوز السفیانی ما جمعوا ثم یسیر الی الکوفۃ فیکتل
أعوان آل محمد ثم یمظہر السفیانی بالشام علی الرايات الثلاث ثم یکون لہم وقعة بعد
قر قیسیا عظیمۃ ثم ینفتق علیہم فتق من خلفہم فیکبل طائفة منهم حتی یدخلوا أرض
خراسان وتقبل خیل السفیانی کاللیل واللیل فلا تمر بشیء الا أہلکته وہدمته حتی
یدخلون الکوفۃ فبقتلون شیعة من آل محمد ثم یطلبون اهل خراسان فی کل وجہ
ویخرج اهل خراسان فی طلب المهدي لیدعون له وینصرونہ

۸۸۲ ﴿ ولید اور رشیدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعة سے روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ، عبد اللہ کا پیچھا کرے گا، ان دونوں کے لشکر مقام ”قرقیسیا“ میں آمنے سامنے ہوں گے، ان کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، اور مغرب کا امیر آ کر مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قیدی بنائے گا، پھر وہ سُفیانِ کی سرکوبی کے لئے نکلے گا اور جزیرہ میں پڑاؤ ڈالے گا، پھر یمانی پیچھا کرے گا، اور قیس کو ”أربحہا“ نامی جگہ میں قتل کر دے گا، اور سُفیانِ سارا مال جمع کر کے کوفہ کی طرف جائے گا اور آل حضرت محمد ﷺ کے مددگاروں کو قتل کرے گا، پھر سُفیانِ شام میں تین جھنڈوں پر غالب آ جائے گا، پھر ان کے درمیان قر قیسیا کے بعد ایک عظیم جنگ ہوگی، پھر ان پر پچھلوں کی طرف سے پھوٹ پڑ جائے گی، ان میں سے ایک لشکر خراسان کی سرزمین میں داخل ہوگا اور سُفیانِ کے گھڑسوار رات اور سیلاب کی طرح آئیں گے، جہاں ان کا گور ہوگا اُسے ہلاک اور منہدم کر دیں گے، پھر وہ کوفہ میں داخل ہو جائیں گے، وہاں آل حضرت محمد ﷺ کے شیعوں کو قتل کریں گے، پھر اہل خراسان کو ہر طرف سے گھیر لیں گے، اور خراسان والے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں نکلیں گے، اُسے پکاریں گے اور اس سے مدد مانگیں گے۔

○ ○ ○

۸۸۳۔ حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن سلمان بن سمير الالهاني قال سينزل الكوفة خليفة وليوطي أهل الشام هزيمة ثم يرغب فيهم ويقال له عليك بارض الشام فانها أرض المقدسة وأرض الأنبياء ومنازل الخلفاء واليها كانت تجبى الأموال ومنها كانت تفرق البعوث فيجيبهم فاذا أجابهم نقم عليه أهل المشرق فيقولون خاطرنا معه بدمائنا وأنفسنا وأموالنا وآثر علينا غيرنا فيخالفونه فيسير أهل الشام الى الكوفة فيومئذ تعرك عرك الأديم.

۸۸۳۔ الحكم بن نافع نے، سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ، سلمان بن سمیر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب کوفہ میں ایک خلیفہ اترے گا جو شام والوں کو شکست دے کر روندے گا، پھر ان میں دلچسپی لے گا، اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے ملک شام میں ٹھہرنا ضروری ہے۔ یہ مقدس زمین ہے۔ یہ حضرات انبیاء کرام (علیہم السلام) کی سرزمین ہے، اور خلفاء کی منبریں اور گھر یہاں پر تھے، اس کی طرف مال کھینچ چلے آتے ہیں، اور اسی سے لشکر باہر بھیجے جاتے ہیں، تو وہ ان کی بات مان لے گا، جب خلیفہ شامیوں کی بات مان لے گا تو مشرق والے ناراض ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے اپنے خون، اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو اس کی خاطر خطرے میں ڈالا۔ اب یہ ہم پر دوسروں کو خرچ دے رہا ہے، تو مشرق والے اس کے مخالف ہو جائیں تو شام والے کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اُسے دباغت والی کھال کی طرح خوب ماریں گے۔

○ ○ ○

ما يكون من السفیانی فی جوف بغداد ومدينة الزوراء

اذا یلغ بعثه العراق وما یدکر من خرابها

سفیانی کا لشکر عراق پہنچنے پر بغداد اور مدینہ الزوراء

میں ہونے والے واقعات کا ذکر

۸۸۴۔ حدثنا أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال اذا ظهر السفیانی علی الأبقع وعلی المنصور والکندي والترك والروم خرج وصار الى العراق ثم یطلع القرن ذو الشفاء فعند ذلک هلاک عبداللہ ویملغ المملوع وینتسب الى اقوام فی مدينة الزوراء علی جهل فیظهر الأموص علی مدينة حموة فیقتل بها مقتلة عظيمة ویقتل ستة اکبش من آل العباس ویدبح فیها ذبائح صبرا ثم یمخرج الى الكوفة

۸۸۴۔ ابو عثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ جب سفیانی اَبَقِیٰ منصور، کندي، ترک اور روم پر

غالب آجائے گا تب وہ نکل کر عراق جائے گا۔ اس وقت قرن ”ذوالقضاء“ نامی ستارہ طلوع ہوگا تو عبد اللہ مہر جائے گا، اور بیعت توڑا ہوا ایک شخص اٹھے گا جو جہالت کی بناء پر اپنی نسبت مدینۃ الزوراء کی اقوام کی طرف کرے گا، پھر ایک کانا آدمی مدینہ پر زبردستی غالب آجائے گا اور وہاں پر بہت قتل و غارت کرے گا، اور آل عباس کے چھ معزز لوگوں کو قتل کرے گا اور پھر کوفہ کی طرف نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۸۸۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال إذا عبر السفينان الفرات وبلغ موضعا يقال له عاقر قروفا محي الله تعالى الإيمان من قلبه فيقتل بها إلى نهر يقال له الدجيل سبعين ألفا متقلدين سيوفا محلاهم وما سواهم أكثر منهم فيظهرون على بيت الذهب فيقتلون المقاتلة والأبطال ويقرون بطون النساء يقولون لعلها حبلتي بسلام وتستغيث نسوة من قريش على شط الدجلة إلى المارة من أهل السفن يطلبن إليهم أن يحملوهن حتى يلقوهن إلى الناس فلا يحملوهن بغضا لبني هاشم فلا تبغضوا بني هاشم فإن منهم بني الرحمة ومنهم الطيار في الجنة فاما النساء فاذا جهنم الليل أرين إلى أغورها مكانا مخافة الفساق ثم يأتيهم المدد من النصرة حتى يستنقذوا مامع السفينان من الدراري والنساء من بغداد والكوفة

۸۸۵. ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سفینائی دریائے فرات کو عبور کر کے ”عاقر قروفا“ نامی جگہ پر پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان معادے گا، پھر وہ دجلہ نامی نہر کے قریب ستر 70 ہزار مسلح لوگوں کو قتل کرے گا اور جوان کے علاوہ ہوں گے وہ ان سے بھی زیادہ ہوں گے، وہ ایک سونے کے گھر پر غالب آئیں گے اور لڑنے والوں کو اور نو جوانوں کو قتل کریں گے، عورتوں کے پیٹ پھاڑیں گے، اس وجہ سے کہ کہیں ان میں لڑکانہ ہو، قریش کی عورتیں دجلہ کے کنارے کھڑی ہو کر گزرتی ہوئی کشتی والوں سے مدد مانگے گی کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلو اور ایسی جگہ چھوڑ دو جہاں لوگ رہتے ہوں، لیکن وہ انہیں بنو ہاشم سے بغض کی وجہ سے کشتی میں نہیں بٹھائیں گے، تم لوگ بنو ہاشم سے بغض نہ رکھو! بے شک ان میں نبی الرحمة ہے اور ان میں جنت کا طیار ہے۔ وہ عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کے لیے کسی غار میں پناہ لیں گی۔ پھر ان کے پاس مدد اور نصرت آجائے گی، جو انہیں اور بغداد اور کوفہ کی عورتوں اور بچوں کو سفینائی کی قید سے چھڑا دیں گے۔

○ ○ ○

۸۸۶. حدثنا عبد القدوس حدثنا أرطاة بن المنذر عن ابن عباس أن حذيفة رضي الله

عنہما قال لینزلن رجل من اهل بيته يقال له عبد الاله او عبد الله على نهر من انهار المشرق تبني عليها مدينتان يشق النهر بينهما فاذا اذن الله تعالى في زوال ملكهم وانقطاع مدتهم بعث الله على احديهما ليلا نارا فاصبح سوداء مظلمة قد احترقت كانها لم تكن في مكانها وتصبح صا حبتها متعجبة كيف افلتت فما يكون الا بياض يومها حتى يجمع الله فيها كل جبار عنيد ثم يخسف الله بها وبهم جميعا فلذلك قوله عز وجل حم عسق وعزيمة من الله وقضاء والعين عذاب والسين يقول سيكون قذف واقع بهما يعني المدينتين.

۸۸۶ عبد القدوس نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک شخص اہل بیت میں سے جس کا نام ”عبدالالہ“ یا ”عبد اللہ“ ہوگا۔ وہ مشرق کی نہروں میں سے ایک نہر پر پڑاؤ ڈالے گا، اس نہر پر دو شہر تعمیر ہوں گے جن کے درمیان سے وہ نہر جاری ہوگی، جب اللہ تعالیٰ ان کی بادشاہت اور ان کی مدت کے ختم ہونے کا فیصلہ فرمائے گا تو ان دونوں شہروں میں سے ایک پر رات کے وقت آگ بھیج دے گا جس سے وہ شہر جل کر سیاہ تاریک ہو جائے گا، گویا کہ وہ شہر تھا، اور خود پسندی میں مبتلا دوسرے شہر کے لوگ دیکھیں گے کہ کیسے ساتھ والا شہر تباہ ہوا! اللہ تعالیٰ اُس دوسرے شہر میں ہر سرکش جابر کو اکٹھا کر دیں گے، پھر اس شہر کو لوگوں سمیت زمین میں دھنسا دے گا۔ یہ بات اللہ عز وجل کے فرمان ﴿حَمَّ عَسَقٍ﴾ میں ہے ﴿حَمَّ﴾ سے مراد اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور فیصلہ ہے ﴿عین﴾ سے مراد عذاب ہے ﴿سین﴾ کا مطلب ہے ”سَيَكُونُ“ یعنی عنقریب ﴿ق﴾ سے مراد ان دونوں شہروں پر واقع ہوگا۔



۸۸۷. حدثنا غير واحد عن عبد الحميد بن بهرام عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم قال توشك امتان أن تقعدان على ثفال رحا يطحنان يخسف باحداهما والأخرى تنظر وسيكون حيان متجاوران يشق بينهما نهر يسقيان منه جميعا يقتبس بعضهم من بعض فيصبحان يوما من الأيام قد خسف باحداهما والأخرى تنظر

۸۸۷ بعض لوگوں نے عبد الحمید بن بہرام سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، روایت کی ہے کہ عبد الرحمن بن غنم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب دو قوموں کو چکی کے پاٹ پر رکھ کر پیس دیا جائے گا، ان میں سے ایک کو دھنسا دیا جائے گا اور دوسری اُسے دیکھ رہی ہوگی۔ ان کے علاوہ دو اور قبیلے ایک دوسرے کے پڑوسن میں رہتے ہوں گے۔ ان کے درمیان میں ایک نہر ہوگی۔ ان میں سے ایک قبیلہ زمین میں دھنس جائے گا اور دوسرا اُسے دیکھ رہا ہوگا۔



۸۸۸. حدثنا نوح بن أبي مریم عن مقاتل بن سليمان عن عطاء عن عبيد بن عمير عن

حذیفة انه سئل عن هم عسق وعمر وعلي وابن مسعود وابي كعب وابن عباس وعدة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رضى الله عنهم حضور فقال حذیفة العین عذاب والسن سنة والمجاعة والقاف قوم يقتلون في آخر الزمان فقال له عمر رضى الله عنه ممن هم قال من ولد العباس في مدينة يقال لها الزوراء يقتل فيها مقتلة عظيمة وعليهم تقوم الساعة فقال ابن عباس ليس ذلك لنا ولكن القاف قذف وخسف يكون قال عمر لحذیفة اما انت اصبت التفسير واصاب ابن عباس المعنى فاصابت ابن عباس الحمى حتى عاده عمر وعدة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مما سمع من حذیفة

۸۸۸ ﴿نوح بن ابی مریم نے، مقاتل بن سلیمان سے، انہوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ عبید بن عیسر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت عبداللہ بن عباس اور متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں حضرت حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ﴿عسق﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿عین﴾ سے مراد عذاب ہے ﴿سین﴾ سے مراد قحط اور بھوک ہے، اور ﴿ق﴾ سے مراد وہ قوم ہے جو آخری زمانہ میں پھینکی جائے گی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ تو حضرت حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عباس کی اولاد میں سے ہوں گے جو ”زوراء“ نامی شہر میں آباد ہوں گے، اس شہر میں سخت قتل و غارت ہوگی، اور ان لوگوں پر قیامت آئے گی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ عذاب ہم پر نہیں آئے گا، لیکن ”قاف“ سے مراد پھینکنا اور ذمنا ہے جو ہونے والا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ نے صحیح تفسیر کی ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درست معنی بیان کیے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت حذیفة بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باتوں کی وجہ سے بخار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کی عیادت کی۔

○ ○ ○

۸۸۹. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبيان بن الوليد بن

عقبة بن أبي معيط سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول يخرج السفهاني فيقاتل حتى يملأ

بطون النساء ويغلي الأطفال في المراجل

۸۸۹ ﴿الولید نے، ابو عبد اللہ سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، ابان بن الولید بن عقبہ بن

ابی معیط سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سفہانی لٹے گا اور جنگ کرے گا حتیٰ کہ عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا اور بچوں کو آروں سے چیر دے گا۔

۸۹۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال تسى لساء بني

العباس حتى يورد دهن قرى دمشق

۸۹۰. عبدالله بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ بنی

عباس کی عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، اور انہیں دمشق کی بستی میں پہنچا دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۸۹۱. حدثنا ابن حمير عن أرطاة قال اذا بنيت مدينة على الفرات فهو النفاق والنفاق

واذا بنيت مدينة على ستة أميال من دمشق ففحزموا للملاحم

۸۹۱. ابن حمیر کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فرات پر شہر تعمیر کیا جائے تو یہی اس کا ختم ہونا

(روح لکنا) ہے اور یہی معاملہ ہے (یعنی ظہور مہدی علیہ السلام وغیرہ کا) اور جب دمشق سے چھ (6) میل کے فاصلے پر شہر تعمیر ہو

جائے تو تم ہوشیاری و دوراندیشی سے سخت لڑائیوں کے لئے کرماندہنا اور تیار رہنا۔

○ ○ ○

دخول السفیانی وأصحابه الكوفة

سفیانی اور اس کے ساتھیوں کا کوفہ میں داخل ہونا

۸۹۲. حدثنا عبدالقدوس وبقية والحکم بن نافع عن صفوان ابن عمرو عن

عبدالرحمن بن جبیر عن كعب قال الكوفة آمنة من الخراب حتى تخرب مصر قال

الحکم لي حديثه عن صفوان قال حدثني من سمع كعبا يقول تعرك الكوفة عرك

الأديم ثم الملحمة العظمى بعد الكوفة

۸۹۲. ہم سے بیان کی عبدالقدوس، بقیہ اور حکم بن نافع نے، انہوں نے روایت کیا صفوان ابن عمرو سے،

انہوں نے عبداللہ بن جبیر سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوفہ ویران ہونے سے محفوظ رہے گا جب

تک کہ مصر ویران نہ ہو جائے، حضرت حکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہے کہ صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا اس

مخلص نے جس نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کوفہ کو زگڑا دیا جائے گا جیسے چمڑے کو زگڑا

جاتا ہے، پھر کوفہ کی (جانی) کے بعد بڑی لڑائی ہوگی۔

○ ○ ○

۸۹۳. حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يدخل السفیانی الکوفی فیسبها

ثلاثة أيام ويقتل من أهلها سبعين ألفاً ثم يمكث فيها ثمانية عشر ليلة يقسم أموالها ويدخله

مکہ بعدما یقاتل الترك والروم بقرقسیا ثم ینفق علیهم من خلفهم فتق فترجع طائفة منهم الی خراسان فیقتل خیل السفیانی ویهدم الحصون حتی یدخل الکوفة ویطلب اهل خراسان ویظهر بخراسان قوم یدعون الی المهدي ثم یبعث السفیانی الی المدینة فیأخذ قوما من آل محمد حتی یردبهم الکوفة ثم ینخرج المهدي ومنصور من الکوفة هاربین ویبعث السفیانی فی طلبهما فاذا بلغ المهدي ومنصور مکة نزل جيش السفیانی البیداء فیخسف بهم ثم ینخرج المهدي حتی یمر بالمدينة فیستنقل من کان فیها من بنی هاشم وتقبل الرايات السود حتی تنزل علی الماء فیبلغ من بالکوفة من اصحاب السفیانی نزولهم فیهربون ثم ینزل الکوفة حتی یرتقلد من فیها من بنی هاشم وینخرج قوم من سواد الکوفة یقال لهم العصب لیس معهم سلاح الا قلیل وفیهم نفر من اهل البصرة فیدر کون اصحاب السفیانی فیستنفذون ما فی أیدیهم من سبی الکوفة وتبعث الرايات السود بالبيعة الی المهدي

۸۹۳ھ ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے، انہوں نے روایت کیا جراح سے، انہوں نے روایت کیا اُروطا سے کہ انہوں نے فرمایا سفیانی کوفہ میں داخل ہوگا پھر تین دن تک وہاں گھومے پھرے گا اور اہل کوفہ میں سے ساٹھ 60 ہزار افراد کو قتل کرے گا پھر وہاں اٹھارہ (18) راتیں قیام کرے گا، اہل کوفہ کے اموال تقسیم کرے گا۔ ٹرک اور رومیوں کے ساتھ قرقسیا مقام یا کشادہ میدان میں جنگ لڑنے کے بعد وہ مکہ میں داخل ہوگا، پھر ان میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ تو ان میں سے ایک جماعت خراسان کی طرف لوٹے گا، اور سفیانی کے شہسواروں کو قتل کرے گا، اور قلعوں کو گرا دے گا، یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہوگا، اور اہل خراسان کو طلب کرے گا اور خراسان میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طرف دعوت دے گی، پھر سفیانی مدینے کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ آل حضرت محمد ﷺ میں سے ایک قوم کو پکڑے گا اور ان کو کوفہ لے کر آئے گا پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور منصور کوفہ سے بھاگتے ہوئے نکلیں گے، اور سفیانی ان کو پکڑنے کے لئے لشکر بھیجے گا، پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور منصور پہنچیں گے تو سفیانی کا لشکر مقام ”بیداء“ میں اترے گا، پھر وہ سب زمین میں دھنس جائیں گے، پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نکلیں گے یہاں تک کہ مدینہ پران کا گور ہوگا تو بنو ہاشم اس سے نجات طلب کریں گے، تو وہ ان کو نجات دے گا اور کالے جھنڈے سامنے آئیں گے، یہاں تک کہ چشمے پر اتریں گے، پھر کوفہ میں موجود سفیانی کے جس ساتھی کو اس کی اطلاع پہنچے گی وہ بھاگے گا، پھر وہ کوفہ میں آئیں گے تو بنی ہاشم میں سے جو وہاں ہوگا، وہ نجات طلب کرے گا، اور کوفہ کے ارد گرد کی آبادی سے ایک قوم نکلی گی جن کو ”عصب“ کہا جاتا ہے، ان کے پاس ہتھیار کم ہوں گے ان میں اہل بصرہ کی ایک جماعت ہوگی، جو سفیانی کے ساتھیوں کو دیکھیں گے۔ وہ ان کے قبضے سے کوفہ کے قیدیوں کو چھوڑالیں گے پھر مہدی کی بیعت کے لئے کالے جھنڈوں والے بھیجے جائیں گے۔

الرايات السود للمهدي بعد رايات بني العباس وما يكون بينهم وبين أصحاب السفیانی والعباسی

مہدی کے کالے جھنڈے اور اصحابِ سفیانی و عباسی کے درمیان اُن کی لڑائی

۸۹۳۔ حدثنا الولید بن مسلم عن ابی عبد اللہ عن عبد الکرم ابی امیہ عن محمد بن

الحنفیۃ قال تخرج رایۃ سوداء لبني العباس ثم تخرج من خراسان أخرى سوداء قلائسهم

سود وثيابهم بیض علی مقدمتهم رجل یقال له شعیب بن صالح أو صالح بن شعیب من

من تمیم یهزمون أصحاب السفیانی حتی ینزل ببیت المقدس یوطأ للمهدي سلطانه ویمد

الیہ ثلاثمائة من الشام یكون بین خروجہ و بین ان یسلم الأمر للمهدي النان وسبعون شهرا

۸۹۳۔ ہم نے بیان کیا ولید بن مسلم نے، انہوں نے روایت کیا ابو عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد الکرم

ابی امیہ سے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا کہ بنی العباس کا کالا جھنڈا نکلے گا پھر خراسان سے دوسرا کالا جھنڈا (یا جماعت) نکلے گا۔ جن کی

ٹوپیاں کالی اور کپڑے سفید ہوں گے، انکے اگلے حصے پر ایک آدمی مقرر ہوگا جس کو شعیب بن صالح بن شعیب کہا جاتا ہے، وہ بنو تمیم

سے ہوگا، پھر سفیانی کے ساتھی بھاگ کر بیت المقدس میں چلے جائیں گے، مہدی کے لئے اس کی بادشاہت آسان اور موافق ہوگی

اور ان کی مدد (و فریادری) کریں گے شام کے تین سو (300) آدمی، ان کے خروج اور حکومت مہدی کے حوالے ہونے کے درمیان

بہتر 72 مہینے ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۹۵۔ حدثنا محمد بن فضیل و عبد اللہ بن ادريس و جریر عن یزید بن ابی زیاد عن

ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ ﷺ اذ جاء فتية من

بنی ہاشم لتغیر لونه فقلنا یا رسول اللہ مانزل نری فی وجہک شیئا نکرہہ فقال انا اهل بیت

اختار اللہ لنا الآخرة علی الدنيا وان اهل بیتی هؤلاء سیقتلون بعدی بلاء و تطریدا و تشریدا حتی

یاتی قوم من ہاہنا من نحو المشرق أصحاب رايات سود یسألون الحق فلا یعطونه مرتین أو ثلاثا

فیقاتلون فیصرون فیعطون ما سألوا فلا یقبلوها حتی یدفعوها الی رجل من اهل بیتی فیملؤها

عدلا کما ملؤها ظلما فمن أدرك ذلک منکم فلیأتهم ولو حبوا علی الفلج فانه المهدي

۸۹۵۔ ہم سے بیان کیا محمد بن فضیل، عبد اللہ بن ادريس اور جریر نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے ابراہیم سے،

انہوں نے علقمة سے، انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے

اچانک بنی ہاشم کا ایک نوجوان آیا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا (حکم)

نازل ہوا ہے؟ کہ ہم آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہل بیت کے لئے

اللہ تعالیٰ نے آخرت کو دیا پھر جج دی ہے اور بقیہ میرے یہ اہل بیت میرے بعد منقرض یا قتل میں ڈال کر اور دھکار کر اور ہلا وطن کر کے قتل کر دیئے جائیں گے، پھر مشرق کی جانب سے کالے جھنڈوں والے حق مانگیں گے تو انہیں ان کا حق نہیں دیا جائے گا، ایسا دو یا تین مرتبہ ہوگا، پھر وہ لڑیں گے، اور واپس لوٹیں گے تو انہیں دیا جائے گا، وہ جو انہوں نے مانگا مگر اس وقت وہ اُسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو دیدیں گے، پھر وہ لوگ اس (زمین) کو صل سے بھر دیں گے جیسے کہ انہوں نے اُسے ظلم سے بھر دیا تھا، پھر تم میں سے جو بھی اس کو پائے تو وہ ان کے پاس آجائے اگرچہ برف پر سرین کے بل ہی چل کر آنا پڑے کیونکہ وہی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۹۶. حدثنا أبو نصر الخفاف عن خالد عن أبي قلابه عن ثوبان قال إذا رأيتم الرايات

السود خرجت من قبل خراسان فالتوها ولو حووا على الفلج فان فيها خليفة الله المهدي

۸۹۶ ہم سے بیان کیا ہے ابو نصر الخفاف نے، انہوں نے خالد سے، انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے روایت

کی حضرت ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا جب تم خراسان سے کالے جھنڈے نکلتے دیکھو تو ان کے پاس چلے آؤ اگرچہ برف پر سرین کے بل ہی چلنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۹۷. حدثنا عبد الله بن اسماعيل البصري عن أبيه عن الحسن قال يخرج بالري رجل

ربعة أسمر مولى لبني تميم كوسج يقال له شعيب بن صالح في أربعة آلاف ثيابهم بيض

وراياتهم سود يكون على مقدمه المهدي لا يلقاه أحد الا لله

۸۹۷ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن اسماعیل بصری نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے روایت کیا حسن

سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ”ری“ نامی شہر سے ایک آدمی نکلے گا۔ وہ درمیانہ قد اور گندم گورتنگ والا بنو تمیم کا آزاد کردہ غلام ہوگا وہ تیز رفتار اونٹ کی طرح (ہوگا) جسے شعیب بن صالح کہا جائے گا وہ چار ہزار (4000) لشکر کے ساتھ نکلے گا۔ ان کے کپڑے سفید اور جھنڈے کالے ہوں گے، ان کے اگلے حصے پر حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ ان سے جو بھی ملے گا۔ وہ اُس کے ساتھ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۸۹۸. حدثنا رشيد بن عمار عن ابن لهيعة قال أخبرني عبد الرحمن بن سالم عن أبيه عن أبي

رومان وأبي ثابت عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج

رجل من أهل بيتي في تسع رايات يعني بمكة

۸۹۸ ہم سے بیان کیا ہے رشید بن عمار نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ مجھے

عبد الرحمن بن سالم نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو رومان اور ابو ثابت سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی (9) جھنڈوں کے ساتھ مکہ میں سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۸۹۹. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعہ قال أخبرني أبو زرعة عن ابن زريق عن عمار بن

ياسر قال المهدي علي لواءه شعيب بن صالح

۸۹۹ھ سے بیان کیا ہے رشیدین نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مجھے خبر دی ابو زرعة نے، انہوں نے ابن زریعہ سے انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے جعند اشعيب بن صالح کے ہاتھ میں ہوگا۔

○ ○ ○

۹۰۰. قال ابن لہیعہ عن ربيعة بن سيف قال تخرج الرايات السود من خراسان

مع قوم ضعفاء يجتمعون يؤيدهم الله بنصره ثم يخرج أهل المغرب على أثر ذلك

۹۰۰ھ ابن لہیعہ نے فرمایا ربيعة بن سيف سے روایت کرتے ہوئے، انہوں نے روایت کیا حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ خراسان سے کالے جعندے نکلیں گے۔ ان کے ساتھ ایک کمزور قوم ہوگی وہ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ذریعے ان کی مدد کریں گے۔ پھر اہل مغرب ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔

○ ○ ○

۹۰۱. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يخرج شاب من بني هاشم

بكله اليمنى خال من خراسان برايات سود بين يديه شعيب بن صالح يقاتل أصحاب

السفالي فيهم

۹۰۱ھ ہم سے بیان کیا ہے سعيد أبو عثمان نے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ بنی ہاشم کا ایک نوجوان خراسان سے نکلے گا۔ جس کے دائیں ہاتھ پر تل کا نشان ہوگا وہ کالے جعندوں کے ساتھ نکلیں گے۔ ان اس کے اگلے حصے پر شعيب بن صالح ہوگا، وہ سفالی کے ساتھیوں کے خلاف لڑے گا انہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○

۹۰۲. حدثنا الوليد ورشيدین عن ابن لہیعہ عن كعب بن علقمة عن سفيان الكلبي قال

يخرج علي لواء المهدي غلام حديث السن خفيف اللحية أصفر ولم يذكر الوليد أصفر

لو قاتل الجبال لهزها وقال الوليد لهدا حتى ينزل أيلياء

۹۰۲ھ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت کعب بن علقمة سے، انہوں نے سفیان کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ مہدی کے جعندے کے ساتھ ایک نوخیز (کم عمر) غلام ہلکی ڈاڑھی والا زرد رنگ (والا) نکلے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے زرد رنگ کا ذکر نہیں کیا، اگر وہ پہاڑ سے بھی لڑے گا تو اس میں بھی راستہ بنا لے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس میں شکاف ڈال دے گا، یہاں تک کہ ایلویاء میں ٹھہرے گا۔

○ ○ ○

۹۰۳. حدثنا رشيدین عن ابن لہیعہ عن أبي قبيل عن شفي عن كعب قال اذا

ملك رجل الشام وآخر مصر فاقتل الشامي والمصري وسبى أهل الشام قبائل من مصر

واقبل رجل من المشرق بربایات سود صغار قبل صاحب الشام فهو الذي يؤدي الطاعة الى المهدي قال ابو قبيل يكون بالفریقة امیر اثنا عشر سنة ثم تكون بعده فتنة ثم يملك رجل اسمر يملؤها عدلا ثم يسير الى المهدي فيؤدي اليه الطاعة ويقاتل عنه

۹۰۳ھ سے روایت کیا ہے رشیدین نے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے شفی سے، انہوں نے تیج سے، انہوں نے حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جب ایک آدمی مصر کا مالک بن جائے گا اور دوسرا شام کا تو شامی اور مصری آپس میں لڑیں گے، اور اہل شام اہل مصر کے کچھ قبائل کو قید کر لیں گے اور مشرق کی جانب سے ایک آدمی چھوٹے کالے جھنڈے لے کر شام والوں کی طرف متوجہ ہوگا یہ وہی آدمی ہوگا جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی اطاعت کرے گا، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ افریقہ میں ایک امیر بارہ (12) سال تک رہے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا۔ پھر مالک وہ شخص بادشاہ بنے گا جو گندمی رنگ کا ہوگا اور زمین کو عدل سے بھر دے گا، پھر وہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طرف جائے گا، اور امارت ان کے حوالے کر دے گا، اور ان کی طرف سے لڑے گا۔

○ ○ ○

۹۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن العلاء بن عتبة عن الحسن ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم ذكر بلاء يلقاه اهل بيته حتى يبعث الله راية من المشرق سوداء من نصرها نصره

الله ومن خذلها خذله الله حتى ياتوا رجلا اسمه كاسمي فيوليه امرهم فيؤيده الله وينصره

۹۰۴ھ سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے، انہوں نے علاء بن عتبہ سے، انہوں نے حسن سے روایت کیا ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس مصیبت کا ذکر کیا جو ان کے اہل بیت کو پہنچے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مشرق کی جانب سے کالا جھنڈا بھیج کر ان کی مدد کرے گا، جس نے ان کی مدد چھوڑ دی اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد چھوڑ دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایسے آدمی کے پاس آئیں گے جو میرا ہم نام ہوگا۔ وہ اپنا معاملہ ان کے حوالے کر دیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کی تائید و مدد فرمائے گا۔

○ ○ ○

۹۰۵. حدثنا الوليد عن روح بن ابي العيزار قال حدثني عبد الرحمن بن آدم الاودي

قال سمعت عبد الرحمن بن الغاز بن ربيعة الجرشى يقول سمعت عمرو بن مرة الجملي

صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لتخرجن من خراسان راية سوداء حتى

تربط خيولها بهذا الزيتون الذي بين بيت لهما وحرسنا قلنا ما نرى ما بين هاتين زيتونة

قال سينصب بينهما زيتون حتى ينزلها اهل تلك الربة لتربط خيولها بها قال عبد الله بن

آدم وحدثت بهذا الحديث عبد الرحمن بن سليمان فقال انما يربط بها اهل الربة

السوداء الثانية التي تخرج على الربة الاولى فاذا نزلوها خرج عليهم خارجي من اهل

هذه فلا يجد من اهل الربة الاولى الا مختفيا فيهمزهم

۹۰۵۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، انہوں نے روح بن ابی العیز از سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا ہے عبدالرحمن بن آدم اودی نے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن عاز بن ربیعہ الجرجسی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن مرة الجملی سے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ضرور ثراسان سے کالا جھنڈا نکلے گا یہاں تک کہ اس کے گھوڑے زیتون کے اُن درختوں کے ساتھ باندھ دیئے جائیں گے، جو بیت ”لہیا“ اور ”حرسنا“ کے درمیان ہیں۔ پھر پس ہم نے کہا کہ ہم تو ان دونوں (مقامات) کے درمیان زیتون کا درخت نہیں دیکھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ عنقریب ان دونوں (مقامات) کے درمیان زیتون کے درخت لگا دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ جھنڈے والے وہاں ٹھہریں گے، اور اپنے گھوڑے ان درختوں سے باندھیں گے، عبداللہ بن آدم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن سلمان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان درختوں کے ساتھ باندھیں گے، وہ کالے جھنڈوں والے جو پہلے جھنڈوں والوں کے خلاف نکلیں گے۔ جب یہ لوگ وہاں ٹھہریں گے تو ان جھنڈے والوں میں سے ایک خارجی نکلے گا، تو وہ پہلے جھنڈے والوں سے کسی کو نہیں پائے گا مگر چھپے ہوئے، اور انہیں شکست دیدے گا۔

○ ○ ○

۹۰۶۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ التھیرتی عن عبد الرحمن بن زیاد بن النعم عن مسلم بن یسار عن سعید بن المسیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من المشرق رایات سود لبني العباس ثم یمکثون ما شاء اللہ ثم یتخرج رایات سود صفار یتقاتل رجلا من ولد ابی سفیان واصحابه من قبل المشرق یؤدون الطاعة للمہدی

۹۰۶۔ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ التھیرتی نے، انہوں نے عبدالرحمن بن زیاد بن النعم سے، انہوں نے مسلم بن یسار سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بنو العباس کے کالے جھنڈے مشرق کی جانب سے نکلیں گے پھر جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے، پھر چھوٹے کالے جھنڈے مشرق کی جانب سے نکلیں گے مشرق کی جانب سے وہ لڑیں گے ایک آدمی کے خلاف جو ابوسفیان کی اولاد میں سے ہوگا، اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جو بعد میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے تابع ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۰۷۔ حدثنا الولید ورشید بن عن ابی قبیل عن ابی رومان عن علی قال یتخرج رایات سود یتقاتل السفیانی فیہم شاب من بنی ہاشم فی کتفه البسری خال وعلی مقدمته رجل من بنی تمیم یدعا شعیب بن صالح فیہزم اصحابه

۹۰۷۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کالے جھنڈے نکلیں گے جو سفیانی کے ساتھ لڑیں گے، ان میں بن ہاشم کا ایک نوجوان ہوگا جس کے بائیں کندھے پر تل کا نشان ہوگا اور اس (شکر) کے اوّل حصے پر بنو تمیم کا ایک آدمی ہوگا جسے

شعیب بن صالح (کہہ کر پکارا جائے گا) اس (سفیانی) کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ جائیں گے (یا یہ ان کو شکست دے کر بھاگ دے گا)۔

○ ○ ○

۹۰۸. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة قال حدثني ابو زرعة عن ابن زبير عن

عمار بن ياسر قال اذا بلغ السفياي الكوفة وقتل اعوان آل محمد مخرج المهدي على

لوائه شعیب بن صالح

۹۰۸ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا ہے ابو زرعة نے انہوں نے ابی زبیر سے، انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ جب سفیانی کوفہ پہنچے گا اور آل حضرت محمد (ﷺ) کے ساتھی قتل کر دیئے جائیں گے تو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نکلیں گے، ان کے جھنڈے پر شعیب بن صالح مقرر ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۰۹. حدثنا سعيد ابو عثمان عن جابر عن ابي جعفر قال تنزل الرايات السود التي

تخرج من خراسان الكوفة فاذا ظهر المهدي بمكة بعث اليه بالبيعة

۹۰۹ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابو عثمان نے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ کالے جھنڈے جو خراسان سے نکلیں گے کوفہ میں ٹھہریں گے پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) مکہ میں ظاہر ہوں گے تو اس کی طرف بیعت کے لئے اطلاع بھیجے گا۔

○ ○ ○

۹۱۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال اذا رأيت رجا بني

العباس وربط أصحاب الرايات السود خيولهم بزيتون الشام ويهلك الله لهم الأصهب

ويقتله وعامة اهل بيته على أيديهم حتى لا يبقى أموي منهم الا هارب أو مختفي ويسقط

السعفان بنوا جعفر وبنا العباس ويجلس ابن آكلة الأكباد على منبر دمشق ويخرج

البربر الى سره الشام فهو علامة خروج المهدي

۹۱۰ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے، انہوں نے أرطاة سے، انہوں نے تبع سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا جب تو دیکھ لے بنو عباس کے سردار کو اور کالے جھنڈوں والے اپنے گھوڑے شام کے زیتون (کے درختوں) سے باندھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے سُرخ دشمن کو ہلاک کر دے اور اس کے سارے گھرانے کو، یہاں تک کہ کوئی اموی نہیں بچے گا سوائے اس کے جو بھاگے گا یا چھپے گا۔ اور دو قبیلے رہ جائیں گے، بنو جعفر اور بنو العباس، اور کلبوں کے کھانے والی کا بیٹا منبر دمشق پر بیٹھ جائے گا، اور نہ شام کے بالائی حصے تک پہنچ جائیں گے تو یہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کی علامت ہے۔

○ ○ ○

۹۱۱. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب قال كنت عند الحسن فذكرنا حمص فقال هم
أسعد الناس بالمسودة الأولى وأشقى الناس بالمسودة الثانية قال فقلنا وما المسودة يا أبا
سعيد قال أبو الطهوي يخرج من قبل المشرق في ثمانين ألفا محشوه قلوبهم إيماناً حشر
الرمالة من الحب يوار المسودة الأولى على أيديهم

۹۱۱ ہم سے بیان کیا ہے ضمرہ نے، انہوں نے ابن شاذب سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حسن کے پاس تھا پس
ہم نے حمص کا ذکر کیا، انہوں نے فرمایا کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ نیک بخت ہوں گے، پہلے سردار کے ساتھ ہوں گے، اور وہ تمام
لوگوں سے زیادہ بد بخت ہوں گے جو دوسرے سردار (جماعت) کے ساتھ ہوں گے فرماتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ (جماعت) اے
ابو سعید مسودہ ثانیہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ابو مہدی، جو مشرق کی طرف سے لکھے گا۔ اسی 80 ہزار لوگوں کے ساتھ، ان کے دل
ایمان سے ایسے بھرے ہوں گے جیسے آثارِ دالوں سے بھرا ہوتا ہے، پہلے سردار (جماعت) کی ہلاکت ان کے ہاتھوں ہوگی۔

○ ○ ○

أول انتفاض أمر السفیانی وخروج الهاشمی من خراسان
برایات سود وعلی أصحاب وما یكون بینهم من الوقائع حتی
تبلغ خیل السفیانی المشرق

سُفِیانی کے معاملے کا پہلا اختتام اور ہاشمی کا خراسان سے کالے جھنڈوں

کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے خلاف لکنا اور ان کے مابین

جوڑائیاں ہوں گی یہاں تک کہ سُفِیانی کے شہسوار مشرق پہنچ جائیں

۹۱۲. حدثنا الولید بن مسلم ورشید بن سعد عن ابن لہیعة عن ابی قبیل عن ابی
رومان عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اذا خرجت خیل السفیانی الی الکوفة
بعث فی طلب اهل خراسان ويخرج اهل خراسان فی طلب المهدي فيلتقي هو والهاشمي
برایات سود علی مقدمه شعب بن صالح فيلتقي هو وأصحاب السفیانی بیاب اضطجر
فتكون بینهم ملحمة عظيمة فتظهر الرايات السود وتهرب خیل السفیانی فعند ذلک
يتمنى الناس المهدي ويطلبونه

۹۱۲ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم اور رشید بن سعد نے، انہوں نے ابن ابی لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب سفیانی کے شہسوار کوفہ کی طرف نکلیں گے تو وہ اہل خراسان کی تلاش کے لئے لشکر بھیجے گا اور اہل خراسان نکلیں گے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تلاش میں، پھر وہ اور ہاشمی کالے جھنڈوں کے ساتھ ہوں گے جس کے اگلے حصے پر شعیب بن صالح علم بردار ہوں گے۔ پھر ان کی اور سفیانی کے ساتھیوں کا باب اصطر پر، آنا سامنا ہوگا ان کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی، پھر کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے، اور سفیانی کے شہسوار بھاگیں گے، پھر اس وقت لوگ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تمنا کریں گے اور انہیں ڈھونڈیں گے۔

○ ○ ○

۹۱۳ حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال يث السفیانی جنوده فی الآفاق بعد دخوله الکوفة وبغداد فیبلغه فرعه من وراء النهر من أهل خراسان ليقبل أهل المشرق علیهم قتلا ویذهب بجیشهم فاذا بلغه ذلك بعث جيشا عظیما الی اصطخر علیهم رجل من بنی أمیة لیکون لهم وقعة بقومس ووقعة بدولات الری ووقعة بتخوم زریح فعند ذلك یأمر السفیانی بقتل أهل الکوفة وأهل المدینة عند ذلك تقبل الرايات السود من خراسان علی جمیع الناس شاب من بنی هاشم بکفه الیمنی خال یسهل الله أمره وطريقه ثم تكون له وقعة بتخوم خراسان ویسیر الهاشمی فی طریق الری فیسرح رجل من بنی تمیم من الموال یقال له شعیب بن صالح الی اصطخر الی الأموی فیلتقی هو والمهدی والهاشمی بیضاء اصطخر فتكون بینهما ملحمة عظیمة حتی تطأ الخیل الدماء الی أرساغها ثم تأتيه جنود من سجستان عظیمة علیهم رجل من بنی عدی فیظهر الله انصاره وجنوده ثم تكون وقعة بالمدائن بعد وقعتی الری ولی عافر قوفا وقعة صلیمة ینخر عنها کل ناج ثم یكون بعدها ذبح عظیم بها کل ووقعة فی أرض من أرض نصیبین ثم ینخرج علی الاخص قوم من سوادهم وهم العصب عامتهم من الکوفة والبصرة حتی یتنفذوا ما فی یدیہ من سبی کوفان آخر الجزء الرابع من الأصل یتلوه فی الخامس حدثنا الولید ورشیدین عن ابن لہیعة عن أبي قبیل والحمد لله وحده والصلاة والسلام الاکملان علی سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین

وہو حسبی ونعم الوکیل

اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة اخبرنا ابو القاسم سليمان بن أحمد

الطبرنی أخبرنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين حدثنا

نعیم بن حماد

۹۱۳ ھم سے بیان کیا ہے سعید ابوعثمان نے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر سے، انہوں نے فرمایا کہ سفیانی کی فوج کوفہ میں داخل ہونے کے بعد پھیل جائے گی، تو ”ماوراء النہر“ اہل خراسان میں سے ایک سردار یا ایک جماعت ان کے پاس بغداد پہنچے گا، پھر اہل مشرق ان کو قتل کرنے کے لئے ان کی طرف بڑھیں گے، اور ان کے لشکر کو ہٹا دیں گے (یعنی ختم کر دیں گے) جب اسے اس کی اطلاع پہنچے گی تو وہ بڑا لشکر بھیج دے گا۔ اصطخر کی طرف ان پر بنو امیہ کا ایک آدمی امیر مقرر ہوگا تو ان کی ایک لڑائی قومس اور ایک لڑائی ”ری“ کی گلیوں میں اور ایک لڑائی تخوم زرتح میں ہوگی۔ اس وقت سفیانی اہل کوفہ و مدینہ کے قتل کا حکم دے گا، اس وقت خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں گے، تمام لوگوں پر بنی ہاشم کا ایک نوجوان (امیر) مقرر ہوگا، اس کی دائیں ہتھیلی پر تیل کا نشان ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملے اور طریقے کو آسان کر دے گا، پھر تخوم خراسان میں اس کی لڑائی ہوگی۔ ہاشمی ربی کے راستے چلے گا۔ پھر بنو تمیم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی جسے شعیب بن صالح کہا جاتا ہے، اصطخر کی اور اموی کی طرف جائے گا۔ پھر وہ اور (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور ہاشمی بیضاء اصطخر (کے مقام) پر، ملیں گے پھر ان دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی، یہاں تک کہ گھوڑے اپنے گٹوں تک خون کوروندیں گے، پھر اس کے پاس جحسان سے ایک بڑا لشکر آئے گا، جس پر بنو عدی کا ایک آدمی امیر (مقرر) ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے (دین کے) مددگاروں، اور اپنے لشکر کو غالب کر دے گا، پھر ربی کی لڑائی کے بعد مدائن میں لڑائی ہوگی، اور عاقر قوف (مقام) پر تباہ کن لڑائی ہوگی، کچھ لوگ زندہ بچ نکلیں گے۔ پھر اس کے بعد مقام ”باکل“ پر اور نصیبین کی سر زمین میں سے ایک زمین (حصے) پر بڑی جنگ ہوگی پھر مقام اُخوص پر عصب نامی ایک قوم، اپنے سرداروں سمیت چڑھائی کرے گی۔ ان کی اکثریت بصرہ اور کوفہ میں سے ہوگی، یہاں تک کہ کوفہ کے جو قیدی دوسروں کے قبضہ میں ہوں گے وہ انہیں چھڑالیں گے۔

چوتھا حصہ

۹۱۴ ھم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی قبیل سے اور تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہیں جو ایک ہے اور کامل درود و سلام ہو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور تمام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر، وہی میرے لئے کافی اور بہترین کار ساز ہے۔

ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد بن دیزہ نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے، کہ ہمیں خبر دی ہے ابو زید عبد الرحمن بن حاتم مرادی نے، مصر میں سنہ ۲۸۰ھ کو ہم سے بیان کیا ہے نعیم بن حماد نے۔

○ ○ ○

۹۱۴ ھم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے ابی قبیل عن ابی رومان عن علی رضی

اللہ عنہ قال يلتقي السفیانی والرايات السود فیہم شاب من بنی ہاشم فی کفہ الیسری

بحال وعلى مقدمته رجل من بني تميم يقال له شعيب بن صالح بن اصطرخس فتكون
بينهم ملحمة عظيمة فتظهر الرايات السود وتهرب خيل السفلياني فعند ذلك يعنى
الناس المهدي ويطلبونه

۹۱۴ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان رحمہ
اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ سفیانی اور کالے جھنڈے (والے) آمنے سامنے
ہوں گے۔ ان میں بنو ہاشم کا ایک نوجوان ہوگا جس کی ہائیں ہتھیلی پر تل کا نشان ہوگا، ان کے اگلے حصے پر بنو تميم کا ایک آدمی
(مقرر) ہوگا جسے شعيب بن صالح کہا جاتا ہے باسٹر میں ان کا مقابلہ ہوگا۔ درمیان بڑی لڑائی ہوگی۔ اور ان کالے جھنڈے
والے غالب آجائیں گے، اور سفیانی کے شہسوار بھاگ جائیں گے، اس وقت لوگ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی حمائت کریں
گے اور انہیں تلاش کریں گے۔

○ ○ ○

۹۱۵ حدثنا محمد بن عبد الله التميمي عن معاوية بن صالح عن شريح بن عبيد
وراشد بن سعد وضمرة بن جيب ومشايعهم قالوا بيعت السفلياني خيله وجنوده ليلبع
عامه الشرق من ارض خراسان وارض فارس فيثور بهم اهل المشرق فيقاتلونهم ويكون
بينهم ولعات في غير موضع فاذا طال عليهم قتالهم اياه بايعوا رجلا من بني هاشم وهو
يومئذ في آخر الشرق فيخرج باهل خراسان على مقدمته رجل من بني تميم مولى لهم
اصفر قليل اللحية يخرج اليه في خمسة آلاف اذا بلغه خروجه فيبايعه فيصبره على
مقدمته لو استقبله الجبال الرواسي لهدها فيلقني هو وخيل السفلياني فيهزمهم ويقتل منهم
مقتلة عظيمة ولا يزال يهزمهم من بلدة حتى يهزمهم الى العراق لم يكون بينهم وبين خيل
السفلياني لم تكون الغلبة للسفلياني ويهرب الهاشمي ويخرج شعيب بن صالح مخطفها الى
بيت المقدس يوطيء للمهدي منزله اذا بلغه خروجه الى الشام

۹۱۵ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن اللہ التميمی نے، انہوں نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے شریح بن عبید اور
راشد بن سعد وضمرة بن جیب و مشایعہم سے روایت کیا ہے کہ سفیانی اپنے شہسوار اور لشکر پیچھے گا، پس سرزمین خراسان اور
فارس کے تمام مشرقی علاقوں میں پہنچے گا، ان پر اہل مشرق حملہ کر دیں گے۔ وہ ان سے لڑیں گے اور ان کے درمیان مختلف مقامات
پر کئی لڑائیاں ہوں گی۔ جب ان کے لیے ان کے ساتھ لڑائی طویل ہوگی۔ تو وہ بنو ہاشم کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے
اور وہ اس دن مشرق کے آخری حصے میں ہوگا پھر بنو تميم کے آزاد کردہ غلاموں سے میں ایک غلام آزاد رکھ، اہل لڑائی والا لکھے گا
اس کی طرف پانچ ہزار لشکر لے کر، جب اسے اس کی لکھنے کی خبر ہوگی پس وہ اس کے ساتھ بیعت کرے گا پس اسے (لشکر کے) اگلے

جسے (پر) مقرر کرے گا اگر اس کے راستے میں سخت مضبوط پہاڑ بھی حائل ہو طے تو وہ ان میں بھی شکاف ڈال دے گا۔ وہ اور سفیانی کے شہسوار آپس میں لڑیں گے۔ وہ انہیں شکست دے گا۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو قتل کر دے گا اور انہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف پسا کرتا رہے گا یہاں تک کہ انہیں عراق کی طرف دھکیل دے گا۔ پھر ان کے اور سفیانی کے شہسواروں میں لڑائی ہوگی اور غلبہ سفیانی کا ہوگا اور ہاشمی بھاگیں گے، اور شعیب بن صالح جمعیت کر لکھے گا، بیت المقدس کی طرف جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کو حضرت شعیب بن صالح کے شام کی طرف آنے کی اطلاع پہنچے گی تو ان کا کام آسان ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۹۱۶. حدثنا الولید قال بلغنی أن هذا الهاشمی أخو المہدی لأبیہ وقال بعضهم ہوا بن عمہ.

۹۱۶ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہوں نے کہا کہ مجھے (روایت) پہنچی ہے کہ یقیناً یہ ہاشمی مہدی کا باپ شریک بھائی ہوگا (یعنی علاقائی) اور ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ ان کا چچا زاد بھائی ہوگا۔

○ ○ ○

۹۱۷. قال الولید وقال بعضهم انہ لا یموت ولكنہ بعد الہزیمة یمخرج الی مکة فاذا

ظہر المہدی یمخرج معہ.

۹۱۷ ﴿ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان میں سے بعض نے کہا کہ یقیناً وہ شکست کے بعد مرے گا۔ وہ مکہ کی طرف لکھے گا۔ پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا تو یہ بھی ان کے ساتھ لکھے گا۔

○ ○ ○

۹۱۸. حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة عن تبع قال بیعت السفیانی جنودہ الی مرو

الروڈ لیحوز ما وراءہا

۹۱۸ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے، انہوں نے أرطاة سے، انہوں نے حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے فرمایا کہ سفیانی اپنا لشکر (مقام) مرو الروذ کی طرف بھیجے گا تاکہ اس پر قبضہ کر لے۔

○ ○ ○

۹۱۹. قال عبد اللہ بن مروان فأخبرني سعيد بن يزيد عن الزهري قال بیعت من الكوفة

بعث الی مرو وبعث الی الحجارة.

۹۱۹ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے کہا کہ مجھے خبر دی سعید بن یزید نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ کوفہ سے ایک لشکر "مرو" اور ایک لشکر حجاز کی طرف بھیجا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۲۰. حدثنا عبد اللہ بن مروان عن الهميم بن عبد الرحمن عن حماد عن علي بن

طالب رضي الله عنه قال یمخرج رجل قبل المہدی من اهل بيته بالمشرق یحمل السیف

علی عاتقه لعلہ اشهر یقتل ویمثل ویتوجه الی بیت المقدس فلا یبلغہ حتی یموت

۹۲۰ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے یثیم بن عبدالرحمن سے، اس شخص سے جس نے اس سے بیان کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی مہدی سے پہلے، اس کے اہل بیت میں سے مشرق میں نکلے گا۔ اس نے اپنے کندھے پر تلوار اٹھائی ہوگی۔ وہ آٹھ (8) مہینے تک لوگوں کو قتل کرے گا اور مٹلہ کرے گا (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹے گا) اور بیت المقدس کی طرف جائے گا مگر وہاں پہنچے سے پہلے مر جائے گا۔

○ ○ ○

۹۲۱. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال تنزل الرايات السود التي تقبل من خراسان الكوفة فإذا ظهر المهدي بمكة بعث بالبيعة إلى المهدي بعثه الجيوش إلى المدينة وما يصنع فيها من القتل

۹۲۱ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابو عثمان نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر سے، وہ فرماتے ہیں کہ خراسان سے آنے والے کالے جھنڈے کوفہ میں ٹھہریں گے۔ پھر جب مکہ میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔ تو وہ مہدی کی بیعت کے لیے روانہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۲۲. حدثنا عبد القدوس عن ابن عياش قال حدثني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال يكتب السفيناني إلى الذي دخل الكوفة بنخيله بعدما يعركها عرك الأديم يأمره بالسير إلى الحجاز فيسير إلى المدينة فيضع السيف في قریش فيقتل منهم ومن الأنصار أربع مائة رجل ويقر البطون ويقتل الولدان ويقتل أخوين من قریش رجل وأخته يقال لهما محمد وفاطمة ويصلهما على باب المسجد بالمدينة

۹۲۲ ہم سے بیان کیا ہے عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے بعض اہل علم نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے روایت کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ سفینانی اس شیخ کو خط لکھے گا جو اپنی فوج لے کر کوفہ میں داخل ہوگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوفہ کو مل چکا ہوگا۔ جیسے چمڑے کو ملا جاتا ہے۔ وہ اسے حجاز کی طرف جانے کا حکم دے گا۔ پھر وہ مدینہ کی طرف جائے گا، پھر قریش و انصار میں سے چار سو (400) آدمیوں کو قتل کرے گا، بیٹوں کو پھاڑے گا، اور بچوں کو قتل کرے گا اور دو بہن بھائی کو قتل کرے گا جن کو محمد اور فاطمہ کہا جاتا ہے، اور ان دونوں کو مدینہ کی مسجد کے دروازے پر پھانسی دے گا۔

○ ○ ○

۹۲۳. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي رومان عن علي قال بعث جيش إلى المدينة لياخذون من قدروا عليه من آل محمد صلى الله عليه وسلم ويقتل من بني هاشم رجال ونساء فعند ذلك يهرب المهدي والمبيض من المدينة إلى مكة فيبعث في

طلبہما وقد لحقا بحرم اللہ وامنه

۹۲۳ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا تو وہ پکڑ لیں گے آل حضرت محمد ﷺ میں سے جن پر ان کو قدرت حاصل ہو، اور بنو ہاشم میں سے (بہت سے) مرد اور عورتیں قتل کر دی جائیں گی۔ اس وقت (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور روشن چہرے والے (معزز) مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے۔ ان کے تعاقب میں لشکر بھیجا جائے گا حالانکہ وہ اللہ کی حرم میں پہنچ کر امن حاصل کر چکے ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۲۴ حدثنا الولید عن لیث بن عیاش بن عباس عن حدثنا عن علی بن ابی طالب

رضی اللہ عنہ قال یهرب ناس من المدینة الى مكة حين یبلغهم جيش السفیانی منهم ثلاثة

نفر من قریش منظور الیہم

۹۲۴ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے لیث بن سعد سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے ایک شخص سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سفیانی کا لشکر آنے پر لوگ مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے۔ ان میں تین (3) آدمی قریش میں سے ہوں گے جن کی طرف لوگ متوجہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۲۵ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة عن تبع عن کعب قال تستباح وتقتل النفس الزکیة

۹۲۵ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے أرطاة سے نے انہوں نے تبع سے، کہ حضرت عب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس وقت مدینہ (کی حرمت) کو مباح سمجھا جائے گا اور پاکیزہ (بے گناہ) لوگوں کو قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۲۶ حدثنا ابن وهب عن ابن لہیعة حدثهم عن خالد بن ابی عمران عن حنش بن

عبد اللہ بسمع ابن عباس رضی اللہ عنہ یقول سیکون خلیفة من بنی ہاشم بالمدينة فیخرج

ناس منهم الى مكة فاذا قدموها ارسل الیہم صاحب مكة ما جاء بکم أعندنا تظنوا أن

تجدوا الفرج فیر اجمعه رجل من بنی ہاشم فیغلظ علیہ فیغضب صاحب مكة فیأمر به

فیقتل فاذا كان من الغد جاءه رجل منهم قد اشتمل بثوبه علی سیفه فیقول من حملک

علی قتل صاحبنا فیقول أغضبني فیقول اشهدوا یا معشر المسلمین انه انما قتله لأنه

أغضبه فیخترط سیفه فیضربه به ثم ینحازون نحو الطائف فیقول أهل مكة واللہ لئن ترکنا

هؤلاء حتی یبلغ خبرهم الخلیفة لیہکنا قال فیسیرون الیہم فیناشدہم الهاشمیون اللہ اللہ

فی دمانا ودمائکم قد علمتم أنه قتل صاحبنا ظلما فلا یرجعون عنہم حتی یقاتلونہم

فیہزموہم ویستولون علی مكة ویبلغ صاحب المدينة أمرهم فیقولون واللہ لئن ترکناہم

لنلقين من الخليفة بلاء فيبعث اليهم صاحب المدينة جيشا فيهزمونهم فاذا بعث الخليفة

اليهم بعثا فهم الذين يباد بهم

۹۲۶ ھم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بیان کیا ہے خالد بن ابوعمران سے، انہوں نے حنشل بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں بنو ہاشم کا ایک خلیفہ ہوگا۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ مکہ کی طرف نکلیں گے، جب وہ مکہ پہنچیں گے تو مکہ کا والی ان کی طرف اطلاع بھیجے گا کہ تم کیوں ہماری طرف آرہے ہو؟ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ہمارے پاس فراخی پاؤ گے؟ پھر بنو ہاشم کا ایک آدمی اس کو جواب دے گا، اور سخت جواب دے گا۔ جس سے مکہ کا والی ناراض ہو جائے گا۔ وہ اس کے قتل کا حکم دے گا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اگلے روز ان میں سے ایک آدمی اس (صاحب مکہ) کے پاس آئے گا، اپنا کپڑا تلواریں پر لپیٹا ہوگا، پس (وہ کہے گا کہ) (صاحب مکہ سے) کس چیز نے تم کو ہمارے ساتھی کے قتل پر آمادہ کیا؟ وہ کہے گا کہ اس نے مجھے غصہ دلایا تھا، پھر وہ کہے گا کہ اے مسلمانو! گواہ رہو کہ اس نے اس آدمی کو اس لئے قتل کیا تھا کہ اس نے اسے غصہ دلایا تھا، پس اپنی تلوار سونٹے گا اور اُسے تلوار سے مارے گا، پھر وہ طائف کی طرف نکلیں گے، اہل مکہ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان کو چھوڑ دیا اللہ کی قسم! جب یہ اطلاع خلیفہ کو ہوگی تو وہ ہمیں ہلاک کر دے گا، فرمایا وہ ان کی طرف چلیں گے تو ہاشمی لوگ انہیں قسم کھا کر کہیں کہ ہمارے اور اپنے خون کے بارے میں اللہ سے ڈرو! تمہیں معلوم ہے کہ اس نے ہمارے ساتھی کو ناحق قتل کیا، پھر وہ واپس، آکر ان کے ساتھ لڑیں گے، انہیں شکست دیں گے، مکہ پر زبردستی غلبہ حاصل کر لیں گے، ان کے معاملے (حالات) کی اطلاع جب مدینہ کے والی کو ہوگی، وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دیا تو خلیفہ کی طرف سے ہم کو بڑی آزمائش کا سامنا ہوگا۔ پھر صاحب مدینہ (یعنی والی مدینہ) ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ پھر وہ انہیں شکست دیدیں گے، جب خلیفہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا تو یہی لوگ ان کے مقابلے کے لئے آئیں گے۔

○ ○ ○

۹۲۷۔ حدثنا رشيد بن عمار عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن يوسف بن ذي قريات قال يكون خليفة بالشام يغزو المدينة فاذا بلغ أهل المدينة خروج الجيش اليهم خرج سبعة نفر منهم الى مكة فاستخفوا بها فكتب صاحب المدينة الى صاحب مكة اذا قدم عليك فلان وفلان يسميه بأسمائهم فاقتلهم فبعظم الى صاحب مكة ثم يمتروا من بينهم فيأتونه ليلا ويستجبرون به فيقول اخرجوا آمين فيخرجون ثم يبعث الى رجلين منهم فيقتل أحدهما والآخر ينظر ثم يرجع الى أصحابه فيخرجون حتى ينزلوا جبلا من جبال الطائف فيقيمون فيه ويبعثون الى الناس فيساب اليهم ناس فاذا كان ذلك غزاهم أهل مكة فيهزمونهم ويدخلون مكة فيقتلون أميرها ويكولون بها حتى اذا عصف بالجيش اسعد أمره وخرج

۹۲۷ ہم سے بیان کیا ہے رشدینا اور ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے انہوں نے، سعید بن اسود سے، کہ یوسف بن ذی قریات نے فرمایا شام میں ایک خلیفہ ہوگا، جو (اہل) مدینہ سے لڑے گا، جب اہل مدینہ کو ان کی طرف لشکر کے آنے کی اطلاع ہوگی تو ان میں سے سات (۷) آدمی مکہ کی طرف نکلیں گے۔ وہاں چھپیں گے، پھر مدینہ کا والی مکہ کے والی کو خط لکھے گا کہ جب فلاں فلاں نام کا آدمی تمہارے پاس آجائے تو انہیں قتل کر دینا، تو والی مکہ کے لئے معاملے بڑا سنگین ہوگا۔ پھر وہ آپس میں مشورہ کریں گے۔ رات کو اس کے پاس جائیں گے، وہ کہے گا کہ اس کے ساتھ نکلو۔ وہ نکلیں گے۔ پھر ان میں سے دو آدمیوں کے پیچھے لوگوں کو بھیجے گا تو پھر ان میں سے ایک کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسرا دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹے گا یہاں تک کہ طائف کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر ٹھہرے گا، پھر وہاں اس میں قیام کریں گے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔ جب یہ واقعہ پیش آجائے تو اہل مکہ ان سے لڑیں گے، مگر وہ انہیں شکست دیں گے اور مکہ میں داخل ہوں گے، پس وہ مکہ کے امیر (یعنی والی) کو قتل کر دیں گے، اور وہاں رہیں گے یہاں تک کہ جب لشکر کوڑمین میں دھنسا دیا جائے گا، تو یہ اس کے معاملے کو بابرکت و نیک سمجھے گا اور نکلے گا۔

○ ○ ○

۹۲۸ . حدثنا الوليد عن شيخ عن ابن شهاب قال اذا اتوا المدينة قتلوا اهلها ثلاثة ايام
 ۹۲۸ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، کہ ابن شہاب نے فرمایا جب وہ مدینہ آئیں گے تو مدینہ والوں کو تین دن (تک) قتل کریں گے۔

○ ○ ○

۹۲۹ . حدثنا الوليد قال اخبرني شيخ عن جابر عن ابي جعفر قال فبلغ اهل المدينة
 فيخرج الجيش اليهم فيهرب منها من كان من آل محمد صلى الله عليه وسلم الى مكة
 يحمل الشديد الضعيف والكبير الصغير فيدركون نفسا من آل محمد صلى الله عليه
 وسلم فيذبحونه عند ابحار الزيت
 ۹۲۹ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے شیخ نے جابر سے، کہ ابو جعفر سے، نے فرمایا پھر وہ اہل مدینہ کے پاس پہنچے گا ان کی طرف ایک لشکر نکلے گا۔ مدینہ میں آل حضرت محمد (ﷺ) میں سے جو بھی ہوگا وہ مکہ کی طرف بھاگے گا، طاقتور کمزور کو اٹھائے گا اور بڑا چھوٹے کو۔ پھر وہ آل حضرت محمد (ﷺ) میں سے ایک شخص کو قتل قتل کریں گے، احقاد الزیت (مقام) کے پاس ذبح کریں گے۔

○ ○ ○

۹۳۰ . حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سماه ابن وهب سمع ابا
 فراس سمع عبد الله بن عمرو قال علامة ولعة المدينة اذا اقبل امير مصر
 ۹۳۰ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فلاں سے، معافری سے ان کا نام لیا ابن وہب نے، انہوں نے ابو فراس سے سنا، انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا کہ مدینہ کی لڑائی کی علامت یہ ہے کہ جب

امیر مصر آجائے۔

○ ○ ○

۹۳۱. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول يبعث السفيناني جيشا الى المدينة ليأمر بقتل كل من كان فيها من بني هاشم حتى الحبالى وذلك لما يصنع الهاشمي الذي يخرج على أصحابه من المشرق يقول ما هذا البلاء كله وقتل أصحابي الا من قبلهم ليأمر بقتلهم فيقتلون حتى لا يعرف منهم بالمدينة أحد ويفترقوا منها هاربين الى البوادي والجلال والى مكة حتى نساؤهم يضع جيشه فيهم السيف أيا ما لم يكف عنهم فلا يظهر منهم الا خائف حتى يظهر أمر المهدي بمكة فاذا ظهر اجتمع كل مرشد منهم اليه بمكة

۹۳۱ھ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبد اللہ تھیری نے عبد السلام بن مسلمہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے سنا کہ سفینانی ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا۔ وہاں کے بنو ہاشم کے قتل کا حکم دے گا، یہاں تک کہ حاملہ خواتین کو بھی قتل کر دے گا اس وجہ سے جو ہاشمی کرے گا وہ جو اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلے گا مشرق سے، کہے گا نہیں ہے یہ آزمائش اور میرے ساتھیوں کا قتل پھر وہ ان کے قتل کا حکم دے گا۔ تو وہ قتل کر دیئے جائیں گے یہاں تک کہ مدینہ میں کوئی بھی ان کو نہیں دیکھے گا۔ وہ صحراؤں اور پہاڑوں اور مکہ کی طرف اپنی خواتین سمیت بھاگ جائیں گے۔ اس کا لشکر کئی دنوں تک لڑے گا۔ پھر لڑائی سے ہاتھ کھینچ لے گا، ان میں سے کوئی باہر نہیں آئے گا مگر ڈرتے ہوئے، یہاں تک کہ مکہ میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا معاملہ ظاہر ہو جائے، جب وہ ظاہر ہوں گے تو ان میں سے ہر رہنمائی چاہنے والا ان کے پاس مکہ میں جمع ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۹۳۲. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن حنش بن عبد الرحمن العكلي عن أبي هريرة رضي الله عنه قال تكون بالمدينة وقعة تغرق فيها أحجار الزيت ما الحرة عندها الا كضربة سوط فينتحى عن المدينة قدر بریدین ثم يبایع الى المهدي

۹۳۲ھ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے حنش بن عبد الرحمن عکلی سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ مدینہ میں ایک لڑائی ہوگی۔ جس میں احجار زیت مقام جو کہ ح کے پاس ہو گا ایک لخت تباہ ہو جائے گا۔ وہ لشکر مدینہ سے دو (2) برید کی مسافت پر ہوگا۔ پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی بیعت کرے گا۔

○ ○ ○

الخسف بجيش السفیانی الذي يبعثه الى المهدي

سُفَيَانِي لَشْكْرَكَ زَمِينٌ مِّنْ دَهْنَسَا

۹۳۳. حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سماه ابن وهب قال سمعت أبا فراس قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول علامة خروج المهدي خسف يكون بالبيداء جبيش فهو علامة خروجه

۹۳۳ھ سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن وہب نے ابن لہیعہ سے، فلاں معافری سے، ابن وہب نے ان کا نام لیا، فرمایا میں نے ابوفراس سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا فرما رہے تھے کہ خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت بیداء کے مقام پر ایک لشکر کا دھنسا ہے، لہذا وہ اس کے خروج کی علامت ہے۔

○ ○ ○

۹۳۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبد الله سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول يبعث صاحب المدينة الى الهاشميين بمكة جيشا فيهمزموهم فيسمع بذلك الخليفة بالشام فيقطع اليهم بعثا فيهم ستمائة عريف فاذا أتوا البيداء فنزلوها في ليلة مقمرة اقبل راعي ينظر اليهم ويعجب ويقول يا ويح اهل مكة ما اصابهم فينصرف الى غنمه ثم يرجع فلا يرى احدا فاذا هم قد خسف بهم فيقول سبحان الله ارتحلوا في ساعة واحدة فياتي منزلهم فيجد قطيفة قد خسف ببعضها وبعضها على ظهر ارض فيعالجها فلا يطيقها فيعرف انه قد خسف بهم فينطلق الى صاحب مكة فيشره فيقول صاحب مكة الحمد لله هذه العلامة التي كنتم تخبرون فيسيرون الى الشام

۹۳۴ھ سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، خالد بن ابی عمران سے، انہوں نے روایت کیا حنش بن عبد اللہ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرما رہے تھے کہ مدینے کا والی مکہ کے ہاشمیوں کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ تو وہ انہیں شکست دیدیں گے اس شکست کی خبر شام میں خلیفہ سنے گا۔ تو ان کے خلاف ایک لشکر تیار کرے گا، جس میں چھ سو (600) کمانڈر ہوں گے، جب وہ (مقام) بیداء پر آئیں گے تو وہاں چاندنی رات میں ٹھہریں گے، ایک چرواہا آ کر ان کی طرف دیکھے گا اور تعجب کرے گا اور کہے گا کہ اے اہل مکہ کی ہلاکت! جو مصیبت انہیں پہنچی! پھر وہ واپس اپنی بکریوں کی طرف لوٹے گا، جب ادھر سے پھر واپس آئے گا تو اسے کوئی نظر نہ آئے گا۔ سب لوگ زمین میں دھنس گئے ہوں گے، وہ (چرواہا) کہے گا سبحان اللہ! وہ لوگ ایک ہی لمحے میں کوچ کر گئے، پھر وہ ان کی ٹھہرنے کی جگہ پر آئے گا تو وہاں ایک چادر دیکھے گا۔

جس کا کچھ حصہ زمین میں دھنسا ہوگا، اور کچھ زمین پر ظاہر ہوگا، پھر وہ اُسے زور سے کھینچے گا۔ مگر کھینچ نہ سکے گا۔ وہ جان

لے گا کہ یقیناً یہ زمین میں دھنسا دیے گئے ہیں، پھر وہ والی مکہ کے پاس جائے گا، اور اُسے بشارت دے گا۔ مکہ کا الی اللہ کا شکر ادا کرے گا اور کہے گا یہی وہ علامت ہے جس کی تم کو خبر دی جاتی تھی، پھر وہ لوگ شام کی طرف چلیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن صدقة بن خالد عن عبدالرحمن بن حميد عن مجاهد عن تبيع قال سيعوذ بمكة عائد فيقتل ثم يمكث الناس برهة من دهرهم ثم يعوذ آخر فان ادر كنه فلا تغزونه فانه جيش الخسف

۹۳۵ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے صدقہ بن خالد سے، انہوں نے عبدالرحمن بن حمید سے، انہوں نے مجاہد سے، کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب مکہ میں ایک پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ پھر اُسے وہ قتل کر دیا جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد۔ دوسرا شخص پناہ لے گا۔ اگر تو اُسے پالے تو ان کا ساتھ نہ دینا وہ دھنسنے والا لشکر ہے۔

○ ○ ○

۹۳۶. حدثنا ابن وهب عن يزيد بن عياض عن عاصم بن عمر بن قتادة عن عبدالرحمن ابن موسى عن عبدالله بن صفوان عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم رضى الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي جيش من قبل المغرب يريدون هذا البيت حتى اذا كانوا بالبيداء خدف بهم فخرج من كان امامهم لينظر ما فعلوه القوم فيصيبهم ما اصابهم ويلحق بهم من خلفهم لينظر ما فعلوه فيصيبهم ما اصابهم فمن كان منهم مستكرها اصابهم ما اصابهم ثم يبعث الله تعالى كل امرئ منهم على نيته

۹۳۶ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے یزید بن عیاض سے، انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن موسیٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن صفوان سے کہ حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم ﷺ کی بیوی فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا ہے تھے کہ ایک لشکر مغرب کی جانب سے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آئے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء پر پہنچے گا تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اُن کے آگے کے لوگ پیچھے کی طرف آئیں گے۔ تو انہیں بھی وہی (عذاب) پہنچے گا جو پچھلوں کو پہنچا، پھر اُن میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نیت پر اٹھائے گا۔

○ ○ ○

۹۳۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي زرعة عن محمد بن علي قال سيكون عائد بمكة يبعث اليه سبعون الفا عليهم رجل من قيس حتى اذا بلغوا الثنية دخل آخرهم ولم يخرج منها اولهم نادى جبريل يا بیداء يا بیداء يسمع مشارقها ومغاربها خديهم فلا خير فيهم فلا يظهر على هلاكهم الا راعي غنم في الجبل ينظر اليهم حين ساخوا فيخبرهم فاذا سمع العائد بهم خرج

۹۳۷ ہم سے بیان کیا ہے رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، کہ محمد بن علی نے فرمایا عنقریب

مکہ میں ایک پناہ لینے والا ہوگا، اس کی طرف ستر 70 ہزار کا لشکر بھیجا جائے گا، ان پر بنوقیس کا ایک آدمی (امیر) مقرر ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں گے تو اس کا آخری حصہ وہاں داخل ہوگا، حالانکہ اوّل حصہ ابھی وہاں داخل نہ ہوا ہوگا تو حضرت جبریل علیہ السلام پکاریں گے کہ اے بیداء! اے بیداء!..... ان کی آواز مشرق اور مغرب میں سنی جائے گی..... ان کو پکڑو ان میں کوئی خیر نہیں، ان کی ہلاکت کی خبر کسی کو نہ ہوگی..... سوائے پہاڑ میں ایک چرواہے کے، جو ان کی طرف دیکھے گا، جس وقت ان کو دھنسا جائے گا۔ پھر وہ ان کی خبر دے گا۔ جب عائد ان کی خبر سنے گا تو نکلے گا۔

○ ○ ○

۹۳۸. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن ابي قبیل عن سعید بن الأسود عن ذی قریبات قال فاذا بلغ السفیانی الذی بمصر بعث جيشا الى الذی بمکہ فیخرون المدينة اشد من البحر حتى اذا بلغوا البیداء خسف بهم

۹۳۸ ہم سے بیان کیا ہے ابن لہیعة نے ابو قبیل سے، انہوں نے سعید بن اسود سے کہ ذی قریات نے فرمایا جب سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی جو مصر میں ہوگا تو وہ لشکر بھیجے گا اس کی طرف جو مکہ میں ہے، پھر وہ مدینہ کو بالکل ویران کر دیں گے یہاں تک کہ جب وہ مقام بیداء پر پہنچیں گے تو دھنسا دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله ﷺ یبعث إلى مکة جيش من الشام حتى اذا كانوا بالبیداء خسف بهم

۹۳۹ ہم سے بیان کیا ہے عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شام سے مکہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ (مقام) بیداء پر ہوں گے تو دھنسا دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۴۰. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن

مسعود قال یبعث جيش الى المدينة فیسحق بهم بین الجمالین ویقتل النفس الزکیة ہم سے بیان کیا ہے رشیدین نے ابن لہیعة سے، انہوں نے عبد العزیز بن صالح، علی بن رباح سے، کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا۔ جس کو بعد میں پہاڑوں کے درمیان دھنسا دیا جائے گا۔ پس اُسے دھنسا دیا جائے گا۔ اور ایک پاکیزہ نفس انسان کو قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۴۱. حدثنا الولید عن شیخ عن جابر عن ابي جعفر قال یخسف بهم فلا ینجو منهم

۹۴۱ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے جابر سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ان میں سے کوئی نہیں بچے گا سوائے دو آدمیوں کے جو کلب قبیلے کے ہوں گے ان کے نام ”وبر“ اور ”وبیر“ ہوں

گے۔ ان کے چہرے پیچھے کی جانب پھیر دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۲. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال اذا نزل جيش في طلب الذين خرجوا الى مكة فنزلوا البيداء خسف بهم وبياد بهم وهو قوله عز وجل ولو ترى اذ فرغوا فلافوت واخذوا من مكان قريب سباه من تحت اقدامهم ويخرج رجل من الجيش في طلب ناقة له ثم يرجع الى الناس فلا يجد منهم احدا ولا يحس بهم وهو الذي يحدث الناس بخبرهم

۹۳۲ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشید بن نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ایک لشکر ان لوگوں کی طلب میں جو مکہ کی طرف نکلے گا، وہ (مقام) بیداء پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ہلاک کئے جائیں گے۔ اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے: اور اگر تم اس وقت دیکھو جبکہ یہ کفار گھبرائے ہوئے پھریں گے۔ پھر نکل بھاگنے کی صورت نہ ہوگی، اور قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے، یعنی قدموں کے نیچے سے اور لشکر کا ایک آدمی اپنی اونٹنی کی تلاش میں نکلے گا۔ جب وہ لوگوں کے پاس آئے گا تو ان میں سے کسی کو زندہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ آدمی ہوگا جو دوسرے لوگوں کو ان کی ہلاکت کی خبر دے گا۔

○ ○ ○

۹۳۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال يوجه جيش الى المدينة في اثنا عشر ألفا فيخسف بهم بالبيداء

۹۳۳ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے أرطاة سے، انہوں نے تبع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ کی طرف بارہ ۱۲ ہزار (کی تعداد) میں آئے گا۔ پھر وہ مقام بیداء پر زمین میں دھنس جائے گا۔

○ ○ ○

۹۳۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبعث من اهل الكوفة بعثين الى مرو وبعث الى الحجاز فيخسف بثلاث بعثه الى الحجاز وثلاث يمشون يحول وجوههم بين اكتافهم يرون ادبارهم كما يرون فروجهم يمشون القهقري باعقابهم كما كانوا يمشون بصدور اقدامهم ويبقى الثلث فيسرون الى مكة

۹۳۴ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، انہوں نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اہل کوفہ سے دو لشکر بھیجے جائیں گے (ایک) مرو کی طرف اور (دوسرا) حجاز کی طرف، حجاز کی طرف بھیجے گئے لشکر کی ایک تہائی تعداد کو زمین میں دھنس دیئے جائے گی اور ایک تہائی تعداد کی شکلوں کو بگاڑ دیا جائے گا، ان کے چہروں کو کندھوں کے درمیان پھیر دیا جائے گا، وہ اپنے پیچھے (کی جانب) ایسا دیکھیں گے جیسے اپنے سامنے کی جانب دیکھتے ہیں، اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے کی جانب ایسے

چلیں گے جیسے اپنی قدموں کے اگلے حصے پر چلتے ہیں، اور ایک تہائی باقی رہ جائیں گے جو مکہ کی طرف چلیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۵. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال إذا بلغ السفياي قتل النفس الزكية وهو الذي كتب عليه فہرب عامة المسلمين من حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حرم الله تعالى بمكة فاذا بلغه ذلك بعث جندا الى المدينة عليهم رجل من كلب حتى اذا بلغوا البيداء خسف بهم وينفلت أميرهم وذكروا أنه من مذبح وقال بعضهم من كلب

۹۳۵) ہم سے بیان کیا ہے سعید ابو عثمان نے جابر سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا جب سفیانی پہنچے گا تو پاکیزہ نفس انسان کو قتل کرے گا اور وہ وہی ہوگا جس نے اس کے خلاف لشکر جمع کیا تھا، پھر عام مسلمان رسول اللہ ﷺ کے حرم (مدینہ منورہ) سے اللہ تعالیٰ کے حرم (مکہ المکرمہ) کی طرف بھاگیں گے، مکہ میں جب اس کو اس کی خبر پہنچے گی تو ایک فوج مدینہ کی طرف بھیجے گا، اس پر قبیلہ کلب کا ایک آدمی امیر ہوگا، یہاں تک کہ جب (مقاتل) بیدار پر پہنچیں گے تو ان کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا اور ان کا امیر سُست پڑ جائے گا، انہوں نے بیان کیا کہ وہ امیر قبیلہ مذبح کا ہوگا اور ان میں سے بعض نے کہا کہ قبیلہ کلب کا ہوگا۔

○ ○ ○

۹۳۶. حدثنا الوليد عن شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال لا ينجو منهم الا رجلا من

كلب اسمهما وبر ووبر تحول وجوههما في أفقتهما

۹۳۶) ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے جابر سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا، سوائے (قبیلہ) کلب کے دو آدمیوں کے جن کے نام وبرا اور ووبر ہوں گے۔ ان کے چہرے ان کی گدیوں کی جانب پھر جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۷. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا

يفلت منهم أحد الا بشير ونذير فإنه يأتي المهدي بمكة وأصحابه فيخبرهم بما كان من أمرهم ويكون شاهد ذلك في وجهه قد حول وجهه في قفاه فيصدقونه لما يرون من تحويل وجهه ويعلمون أن القوم قد خسف بهم والثاني مثل ذلك قد حول وجهه الى قفاه يأتي السفياي فيخبره بما أنزل بأصحابه فيصدقوه ويعلم أنه حق لما يرى فيه من العلامة وهما رجلا من كلب

۹۳۷) ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبد اللہ تھیری نے عبد السلام بن مسلمہ سے انہوں نے ابو قبیل سے فرمایا ان میں سے کوئی سُست نہیں پڑے گا (لڑائی سے واپس نہیں ہوگا) مگر دو آدمی ایک خوشخبری دینے والا دوسرا ڈرانے والا، خوشخبری دینے والا

مکہ میں مہدی اور اس کے ساتھیوں کے پاس آئے گا اور انہیں خبر دے گا اس کی جوان کے ساتھ پیش آیا، اور اس کی دلیل اس کے چہرے میں ہوگی کہ چہرہ الٹی جانب پھر گیا ہوگا، وہ اس کی تصدیق کر لیں گے، کیونکہ اس کے چہرے کا پھر جاننا دیکھ لیں گے اور جان لیں گے کہ یقیناً قوم زمین میں دھنسا دی گئی ہے، اور دوسرا (آدمی) بھی اسی جیسا ہوگا کہ اس کا چہرہ گردن کی جانب پھر گیا ہوگا، وہ سفیانی کے پاس آئے گا اور اسے خبر دے گا اس عذاب کی جوان کے ساتھیوں پر نازل ہوا، وہ اس کی تصدیق کرے گا، اور یقین کر لے گا کہ یہ سچ ہے، جب اس میں علامت کو دیکھ لے گا۔ وہ دونوں آدمی (قبیلہ) کلب کے ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۳۸. حدثنا أبو عمر البصري عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن

الحارث عن عبد الله قال يقول الله تعالى يا بیداء بیداء بیداء باهلك فتبید بهم الا رجل من

بجيلة يحول الله وجهه الى قفاه لينخبر الناس بأمرهم

۹۳۸ ہم سے بیان کیا ہے ابو عمر بصری نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے

اپنے والد سے، انہوں نے حارث سے، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بیداء! اپنے اکل کو ہلاک کر دے، وہ مقام بیداء انہیں ہلاک کر دے گا، سوائے قبیلہ بجیلہ کے ایک آدمی کے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو اس کی الٹی جانب پھیر دے گا۔ تاکہ وہ لوگوں کو ان لشکر والوں کے معاملے کی خبر دے۔

○ ○ ○

۹۳۹. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال لا نجو منهم أحد الا رجل واحد

يحول الله وجهه الى قفاه فيمشي كمشيته كان مستويا بين يديه

۹۳۹ ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، کہ أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں بچے

گا سوائے ایک آدمی کے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو الٹی جانب پھیر دے گا۔ وہ الٹی چال چلے گا جیسے سیدھا چلتا تھا۔

○ ○ ○

دوسرا باب:

باب آخر من علامات المهدي في خروجه

حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات

۹۵۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سمع أبا فراس سمع عبد الله

بن عمرو ويقول اذا خسف بجيش بالبيداء فهو علامة خروج المهدي

۹۵۰ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فلان معافری سے انہوں نے سنا ابو فراس

سے، کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے کہ جب (مقام) بیداء پر لشکر کو ڈھنسا دیا جائے گا تو یہی خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت ہے۔

○ ○ ○

۹۵۱. حدثنا ابن المبارك وابن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن علي

بن عبد الله بن عباس قال لا يخرج المهدي حتى تطلع الشمس آية

۹۵۱ ہم سے بیان کیا ہے ابن المبارک اور ابن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، کہ

علی بن عبد اللہ بن عباس نے فرمایا (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نہیں نکلے گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

○ ○ ○

۹۵۲. حدثنا أبو يوسف عن محمد بن عبيد الله بن يزيد بن السندي عن كعب قال

علامة خروج المهدي ألوية تقبل من المغرب عليها رجل أعرج من كندة

۹۵۲ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے محمد بن عبد اللہ بن یزید بن سندی سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مغرب کی طرف سے آئیں گے ان پر ایک لنگڑا آدمی (امیر) مقرر ہوگا جو قبیلہ کندہ کا ہوگا۔

○ ○ ○

۹۵۳. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن الحسن بن عبد الرحمن العكلي عن أبي

هريرة رضي الله عنه قال يخرج السفياي والمهدي كفرنسي رمان فيغلب السفياي على

ما يليه والمهدي على ما يليه قال فطر وقال ابو جعفر يقوم المهدي سنة مائتين

۹۵۳ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے حسن بن عبد الرحمن عکلی سے انہوں نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا سفیانی اور مہدی شرط لگانے کے دو گھوڑوں کی طرح ٹکلیں گے پس سفیانی غالب ہوگا ان

پر جو اس کے قریب ہوں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام ان پر غالب آئیں گے ان پر جو اس کے قریب ہوں گے، فطر (راوی) نے کہا کہ ابو جعفر نے کہا کہ مہدی کا ظہور دو سو (200) میں ہوگا۔

○ ○ ○

۹۵۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن الزهري قال في ولاية السفیانی الثانی تری

علامة في السماء

۹۵۴ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے شیخ سے، کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسرے سفیانی کی

ولایت اور حکومت میں تو آسمان میں ایک علامت دیکھے گا۔ ○ ○ ○

۹۵۵. حدثنا يحيى بن اليمان عن يحيى بن سلمة عن أبيه عن أبي صادق قال لا يخرج

المهدي حتى يقوم السفیانی علی أعوادها

۹۵۵ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے یحییٰ بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے، کہ ابو صادق نے فرمایا

حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ سفیانی اس کی لکڑیوں (یعنی منبر) پر کھڑا نہ ہو۔

○ ○ ○

۹۵۶. حدثنا يحيى بن اليمان عن هارون بن هلال عن أبي جعفر قال لا يخرج السفیانی

حتى ترقی الظلمة

۹۵۶ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے ہارون بن ہلال سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام

نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ تاریکی نہ پھیل جائے۔ ○ ○ ○

۹۵۷. حدثنا يحيى بن اليمان عن المنهال بن خليفة عن مطر الوراق قال لا يخرج

المهدي حتى يكفر بالله جهرة

۹۵۷ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے کہ مطر الوراق سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام

نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلم کھلا کفر نہ ہونے لگے۔

○ ○ ○

۹۵۸. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن ابن سيرين قال لا يخرج المهدي حتى يقتل

من كل تسعة سبعة

۹۵۸ ہم سے بیان کیا ہے ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن شاذب عن ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ ہر نو (9) (آدمیوں) میں سے سات (7) کو قتل نہ کر دیا جائے۔

○ ○ ○

۹۵۹. حدثنا يحيى بن اليمان عن كيسان الرواسي القصار وكان ثقة قال حدثني مولاي قال

سمعت علياً رضي الله عنه يقول لا يخرج المهدي حتى يقتل ثلث ويموت ثلث ويبقى ثلث

۹۵۹ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے کیسان روای قصار سے، اور وہ ثقہ (راوی) تھے فرمایا میرے آقا نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ایک تہائی لوگ قتل نہ ہو جائیں اور ایک تہائی مر جائیں اور ایک تہائی باقی بچ جائیں۔

○ ○ ○

۹۶۰ حدثنا ابن الیمان عن شیخ من بنی فزارۃ عمن حدثہ عن علی قال لا یمخرج

المہدی حتی یبصق بعضکم فی وجہ بعض

۹۶۰ ہم سے بیان کیا ہے ابن یمان نے بنو فزارہ کے ایک شیخ سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ تم ایک دوسرے کے منہ پر تھوکنے نہ لگو۔

○ ○ ○

۹۶۱ حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعۃ عن فلان المعافری سمع أبا فراس سمع عبد اللہ

بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما یقول علامۃ خروج المہدی اذا خسف بجیش

بالبداء فہو علامۃ خروج المہدی

۹۶۱ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فلاں معافری سے، انہوں نے سنا ابو فراس سے، کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خروج حضرت مہدی علیہ السلام کی علامت یہ ہے کہ (مقام) بداء پر لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہی خروج مہدی کی علامت ہے۔

○ ○ ○

۹۶۲ حدثنا رشیدین عن ابن لہیعۃ عن أبی قبیل قال اجتمع الناس علی المہدی سنۃ

أربع ومائتین قال ابن لہیعۃ بحساب العجم لیس بحساب العرب

۹۶۲ ہم سے بیان کیا ہے رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے فرمایا لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس جمع ہونا سن ۲۰۴ میں ہوگا، ابن لہیعہ نے کہا کہ عجم کے حساب سے نہ کہ عرب کے حساب سے۔

○ ○ ○

۹۶۳ حدثنا رشیدین عن ابن لہیعۃ قال حدثنی أبو زرعة عن ابن زریر عن عمار بن

یاسر رضی اللہ عنہ قال علامۃ المہدی اذا انساب علیکم الترحک ومات خلیفتکم الذی

یجمع الأموال ویستخلف بعدہ ضعیف فیکل بعد سنتین من بیعتہ ویخسف بغربی

مسجد دمشق وخروج ثلاثة نفر بالشام وخروج أهل المغرب الی مصر وتلك أمارۃ

السفیانی

۹۶۳ ہم سے بیان کیا ہے رشیدین نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے ابو زرہ نے ابن زریر سے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ جب ترک تم پر غلبہ حاصل کر لیں

گے اور تمہارا خلیفہ مَر جائے گا وہ جو اموال کو جمع کرتا ہے اور اس کے بعد کمزور (مُفْضَل) کو خلیفہ بنا دیا جائے گا پھر وہ دو سال کے بعد اس کی بیعت سے نکل جائے گا اور مسجد دمشق کی مغربی جانب زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اور تین آدمیوں کا ٹکٹا شام میں اور اہل مغرب کا مصر کی طرف ٹکٹا اور وہ سُفْیانی کی امارت ہوگی۔

○ ○ ○

۹۶۳. وأخبرت عن ابن عباس عن سالم بن عبد الله عن أبي محمد عن رجل من أهل المغرب قال لا يخرج المهدي حتى يخرج الرجل بالجارية الحسناء الجملاء فيقول من يشتري هذه بوزنها طعاما ثم يخرج المهدي

۹۶۳ ﴿ اور مجھے خبر دی گئی ہے ابن عباس سے، ان کو سالم بن عبد اللہ سے، ان کو ابو محمد سے، کہ اہل مغرب کے ایک آدمی نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام اس وقت تک ظاہر نہیں ہوگا جب تک ایک آدمی حسین و جمیل ہانڈی کو لے کر نہ لکے گا اور کہے کہ کون اس کو اس کے وزن کے برابر غلے سے خریدے گا۔ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔

○ ○ ○

۹۶۵. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيس عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال اذا نادى مناد من السماء ان الحق في آل محمد فعند ذلك يظهر المهدي على أفواه الناس ويشربون حبه ولا يكون لهم ذكر غيره

۹۶۵ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشید بن نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یقیناً حق آل محمد (ﷺ) میں ہے۔ اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ لوگوں کے دل اُن کی محبت سے بھرے ہوں گے۔ اور ان کے لئے ان کے بوا کو یا اور رہنما نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۹۶۶. حدثنا المعتمر بن سليمان عن رجل عن عمار بن محمد عن عمر بن علي أن علياً قال تكون فتن ثم تكون جماعة على رأس رجل من أهل بيتي ليس له عند الله خلاق فيقتل أو يموت فيقوم المهدي

۹۶۶ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے ایک آدمی سے، انہوں نے عمار بن محمد سے، انہوں نے عمر بن علی سے کہ یقیناً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتنے ہوں گے۔ پھر ایک جماعت میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے آدمی کے ماتحت ہوگی کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حصہ نہ ہوگا، اُسے قتل کر دیا جائے گا یا وہ مَر جائے گا۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۶۷. حدثنا حمزة عن ابن شاذب عن بعض أصحابه قال لا يخرج المهدي حتى لا يلقى قتل ولا ابن قبيس الا هلك والقيل الرأس

۹۶۷ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے حمزہ عن ابن شاذب نے ابن شاذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہوں نے اپنے بعض

ساتھیوں سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں ظاہر ہوں گے۔ یہاں تک کہ قیل جو کہ سردار ہے۔ وہ اور اس کا بیٹا باقی نہ رہے۔

○ ○ ○

۹۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال يملك رجل من بني هاشم فيقتل

بني أمية حتى لا يبقى منهم الا اليسير لا يقتل غيرهم ثم يخرج رجل من بني أمية فيقتل

لكل رجل اثنين حتى لا يبقى الا النساء ثم يخرج المهدي

۹۲۸ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے رشدين نے ابن لهيعة سے، کہ ابوقبیل سے فرمایا بنی ہاشم کا ایک آدمی سردار ہو گا جو

بنو امیہ کے تمام افراد کو ان کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ خواتین کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا پھر حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔

○ ○ ○

۹۲۹. حدثني غير واحد عن ابن عياش عن يحيى بن أبي عمرو عن أبي هريرة رضي الله

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحسر الفرات عن جبل من ذهب ولضفة فيقتل

عليه من كل تسعة سبعة فان أدر كنتموه فلا تقرهوه

۹۲۹ ﴿ مجھ سے کئی لوگوں نے بیان کیا ہے ابن عیاش، سے انہوں نے یحییٰ بن ابوعمر سے، انہوں نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ ﷺ دریائے فرات سونے اور چاندی کا پہاڑ ظاہر کر دے گا۔ پھر اس پر ہر نو (9) میں سے سات (7) آدمی قتل کئے جائیں گے، جب تم اسے پاؤ تو اس کے قریب نہ ہو جاؤ۔

○ ○ ○

۹۴۰. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثني جنيد بن ميمون عن

ضرار بن عمرو عن أبي هريرة قال تدوم الفتنة الرابعة اثنا عشر عاما تنجلي حين تنجلي

وقد أحسرت الفرات عن جبل من ذهب فيقتل عليه من كل تسعة سبعة

۹۴۰ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے عثمان بن کثیر نے محمد بن مهاجر سے، انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے جنید بن

میمون نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا چوتھا فتنہ بارہ (12) سال تک رہے گا، اور دریائے فرات سونے اور چاندی کا پہاڑ کو ظاہر کر دے گا۔ پھر اس پر ہر نو (9) میں سے سات 7 افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۴۱. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال تكون ناحية الفرات

في ناحية الشام أو بعدها بقليل مجتمع عظيم فيقتلون على الأموال فيقتل من كل تسعة

سبعة وذاک بعد الهداة والواہیة فی شہر رمضان وبعد العراق ثلاث راہات یطلب کل

واحد منهم المملک لنفسه فہم رجل اسمہ عبد اللہ

۹۴۱ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے أرطاة سے، انہوں نے تبع سے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا: فرات کے کنارے یا شام کے کنارے پر ایک بڑا اجتماع ہوگا، وہ مال کی خاطر لڑیں گے۔ ان کے ہرنو (9) میں سے سات (7) افراد قتل کر دیا جائے گا۔ یہ رمضان کے مہینے میں دھماکے اور شگاف ڈالنے کے بعد ہوگا۔ اور جب تین جھنڈے الگ الگ ہو جائیں گے۔ پھر ان میں سے ہر ایک اپنے لئے حکومت چاہے گا۔ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام ”عبداللہ“ ہوگا۔

○ ○ ○

۹۷۲. حدثنا يحيى بن سعيد عن ضرار بن عمرو عن اسحاق ابن أبي فروة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتنة الرابعة ثمانية عشر عاما ثم تنجلي حين تنجلي وقد احسر الفرات عن جبل ذهب تكب عليه الأمة ليقتل عليه من كل تسعة سبعة

۹۷۲ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے اسحاق بن ابوفروہ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوتھا فتنہ آٹھ (8) سال تک رہے گا۔ اور دریائے فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کر دے گا، اُسٹ اس پر ٹوٹ پڑے گی، پھر اس پر ہرنو (9) میں سے آٹھ (8) افراد قتل کر دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

علامة أخرى عند خروج المهدي

خروج حضرت مہدی علیہ السلام کی دوسری نشانی

۹۷۳. حدثنا ابن المبارك وعبد الرزاق عن معمر عن رجل عن سعيد بن المسيب قال تكون فتنة كان أولها لعب الصبيان كلما سكنت من جانب طمت من جانب فلا تنأى حتى ينادي مناد من السماء ألا أن الأمير فلان وقتل ابن المسيب يديه حتى انهما لتقصان فقال ذلكم الأمير حقا ثلاث مرات

۹۷۳ ہم سے بیان کیا ہے ابن مبارک اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے کہ سعید ابن مسیب نے فرمایا ہر فتنہ ہوگا۔ اس کا اول حصہ بچوں کے کھیل کی طرح ہوگا۔ جب بھی ایک جانب سے کم ہوگا تو دوسری جانب سے تیز (زیادہ) ہو جائے گا، پھر یہ فتنے ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! (شو!) یقیناً فلاں امیر ہے ابن مسیب نے اپنے دونوں ہاتھ لپیٹ دیئے، پھر فرمایا کہ یہ تمہارا امیر ہے، یقیناً (سچ) تین دفعہ فرمایا۔

○ ○ ○

۹۷۴. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال ينادي مناد من السماء ألا ان الحق في آل محمد وينادي مناد من الأرض ألا ان الحق في آل عيسى أو قال العباس أنا أشك فيه وإنما الصوت الأسفل من الشيطان ليلبس على الناس شك أبو عبد الله نعيم

۹۷۳ ھم سے بیان کیا ہے سعید ابوعثمان نے جابر سے، کہ ابوجعفر سے فرمایا: ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ خبردار! حق آل حضرت محمد (ﷺ) میں ہے، اور ایک پکارنے والا زمین سے پکارے گا کہ خبردار! حق آل عیسیٰ (عیسیٰ علیہ السلام) میں ہے۔ یا عباس نے فرمایا کہ مجھے اس میں شک ہے، خلی پکار (زمین والی) شیطان کی ہوگی تاکہ لوگوں پر (معاملہ) خلط ملط کر دے حضرت عبداللہ نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس بارے میں شک ہے۔

○ ○ ○

۹۷۵ . حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن ابن شهاب قال يؤمر من آل أبي سفيان الثاني أمير على الموسم ويبعث معه بعثا فإذا كانوا بالموسم سمعوا مناديا من السماء الا ان الأمير فلان وينادي من الأرض كذب وينادي مناد من السماء صدق فيطول ذلك فلا يدرون أيهما يتبعون وانما يصدق من في السماء الصوت الثاني الذي ينادي من السماء أول مرة فإذا سمعتم ذلك فاعلموا ان كلمة الله هي العليا وكلمة الشيطان هي السفلى

۹۷۵ ھم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے شیخ سے، کہ ابن شہاب نے فرمایا: ابوسفیان ثانی کے آل میں سے (حج) کے لیے ایک امیر مقرر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ موسم (حج) پر پہنچیں گے تو سنیں گے کہ آسمان سے ایک پکارنے والے کی پکار کہ خبردار! امیر فلاں (مفص) ہے اور زمین سے ایک پکارنے والا کہے گا کہ اس نے جھوٹ بولا اور آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ اس نے سچ کہا یہ معاملہ طویل ہو جائے گا۔ لوگوں کو پتہ نہ چلے گا کہ کس بات کی پیروی کریں، یقیناً آسمان والا دوسری آواز (پکار) کی تصدیق کرے گا جس نے آسمان سے پہلی دفعہ پکارا تھا کہ جب تم یہ سوتو یقین کر لو کہ اللہ کا کلمہ اور شیطان کا کلمہ پست ہے۔

○ ○ ○

۹۷۶ . حدثنا ابن وهب عن اسحاق عن يحيى التيمي عن المغيرة بن عبد الرحمن عن أمه كانت قديمة قال قلت لها في فتنة ابن الزبير ان هذه الفتنة يهلك فيها الناس فقالت كلا يا بني ولكن بعدها فتنة يهلك فيها الناس لا يستقيم أمرهم حتى ينادي مناد من السماء عليكم بفلان

۹۷۶ ھم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے اسحاق سے، انہوں نے یحییٰ التیمی سے انہوں نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے، انہوں نے اپنی ماں سے جو ابتدائی دور میں مسلمان ہوئی تھی، فتنة زبیر کے متعلق کہا کہ یقیناً اس فتنے میں لوگ ہلاک ہوں گے، تو اس نے کہا کہ ہرگز نہیں اے میرے بیٹے! لیکن اس کے بعد ایک فتنة ہوگا جس میں لوگ ہلاک کر دیئے جائیں گے، ان کا معاملہ ختم نہیں ہوگا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ فلاں تمہارا امیر ہے۔

○ ○ ○

۹۷۷ . حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى عن محمد بن بشر بن هشام عن ابن المسيب قال تكون فتنة بالشام كان أولها لعب الصبيان ثم لا يستقيم أمر الناس على شيء

ولا تكون لهم جماعة حتى ينادي منادي من السماء عليكم بفلان وتطلع كف بشير

۹۷۷ ۛ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے اٹحق بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن ہشام سے، کہ ابن مسیب سے فرمایا: شام میں ایک فتنہ ہوگا جو ابتدا میں بچوں کے کھیل کی طرح معمولی ہوگا لوگوں کا معاملہ کسی ایک چیز پر نہیں ٹھہرے گا اور نہ ان کی کوئی جماعت ہوگی، یہاں تک کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ فلاں کو امیر بنالو، و بشارت دینے والے کی ہتھیلی ظاہر ہوگی۔

○ ○ ○

۹۷۸. حدثنا ابن وهب عن عياض بن عبد الله الفهري عن محمد بن يزيد بن المهاجر

عن ابن المسيب نحو الا انه قال ينادي منادي من السماء اميركم فلان

۹۷۸ ۛ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے عیاض بن عبد اللہ فہری سے، انہوں نے محمد بن یزید بن مہاجر سے کہ ابن مسیب سے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

○ ○ ○

۹۷۹. قال عياض وأخبرنا محمد بن المنكدر سمع عبد الملك بن مروان يذكر عن

رجل من علمائهم نحوه

۹۷۹ ۛ عیاض نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے، انہوں نے سنا عبد الملک بن مروان سے، جو یہ بیان کر رہے تھے کہ ان کے کسی عالم نے بھی کہا تھا کہ آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

○ ○ ○

۹۸۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن عنبسة القرشي عن مسلمة بن أبي سلمة عن شهر بن

حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المحرم ينادي مناد من السماء ألا ان

صفوة الله من خلقه فلان فاسمعوا له وأطيعوا في سنة الصوت والمعصية

۹۸۰ ۛ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے عینہ قرشی سے، انہوں نے سلمہ بن ابوسلمہ سے، کہ شہر بن حوشب سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہنگاموں اور فتنوں کے سال حرم میں ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ خبردار! اللہ تعالیٰ کا مخلص دوست اس کی مخلوق میں سے فلاں شخص ہے اس کی بات سنا اور اس کی اطاعت کرو۔

○ ○ ○

۹۸۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن عبد الله بن زريق عن عمار

بن ياسر رضي الله عنه قال اذا قتل النفس الزكية وأخوه بمكة ضيعة نادی مناد من

السماء ان أميركم فلان وذلك المهدي الذي يملأ الأرض حقاً وعدلاً

۹۸۱ ۛ ہم سے بیان کیا ہے رشدین نے ابن لہیعہ سے، فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے ابو زرعة نے عبد اللہ بن زریق سے،

کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب پاکیزہ نفس مخلص اور اس کے بھائی کو مکہ میں ناحق قتل کیا جائے گا تو ایک پکارنے والا

آسمان سے پکارے گا آسمان سے کہ یقیناً تمہارا امیر فلاں فحش ہے، اور وہی حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے جو زمین کو سچائی اور انصاف سے بھروں گے۔

○ ○ ○

۹۸۲. حدثنا أبو اسحاق الأقرع حدثني أبو الحكم المدني قال حدثني يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال تكون فرقة واختلاف حتى يطلع كف من السماء وينادي مناد إلا أن أميركم فلان

۹۸۲ ہم سے بیان کیا ہے ابو اخطی اقرع نے، فرمایا مجھے سے بیان کیا ہے ابو الحکم مدنی نے، فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے یحییٰ بن سعید بن مسیب نے فرمایا فرقہ بازی اور اختلاف ہوگا یہاں تک کہ ایک ہتھیلی آسمان سے ظاہر ہوگی اور ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں ہے۔

○ ○ ○

۹۸۳. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال بعد الخسف ينادي مناد من السماء ان الحق في آل محمد في أول النهار ثم ينادي مناد في آخر النهار ان الحق في ولد عيسى وذلك نحوه من الشيطان

۹۸۳ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دشمنی کے بعد آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ یقیناً حق آل حضرت محمد (ﷺ) میں ہے یہ پکار دن کے ابتدائی حصے میں ہوگی۔ پھر دن کے آخری حصہ میں پکارنے والا پکارے گا کہ یقیناً حق اولاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہے، اور یہ پکار شیطان کی طرف سے ہوگی۔

○ ○ ○

۹۸۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد التتوخي عن الزهري قال اذا التقى السفياي والمهدي للقتال يومئذ يسمع صوت من السماء الا ان اولياء الله اصحاب فلان يعني المهدي قال الزهري وقالت أسماء بنت عميس ان اشارة ذلك اليوم ان كفا من السماء مدلاة ينظر اليها الناس

۹۸۴ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید التتوخی سے، انہوں نے زہری سے، کہ انہوں نے فرمایا جب دن سفیائی اور حضرت مہدی علیہ السلام کے لشکر آمنے سامنے ہوں گے تو اُس دن آسمان سے ایک آواز سُنی جائے گی کہ خبردار! یقیناً اللہ کے دوست فلاں یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھی ہیں، زہری نے کہا کہ اسماء بنت عمیس نے کہا کہ یقیناً اس دن کی نشانی یہ ہے کہ آسمان سے ایک ہتھیلی ظاہر ہوگی جس کی طرف لوگ دیکھیں گے۔

○ ○ ○

۹۸۵. حدثنا الحكيم بن نافع عن جراح وعن أرطاة قال اذا كان الناس بمعنى وعرفات نادی مناد بعد أن تحاذب القبائل الا ان أميركم فلان ويتبعه صوت آخر الا انه قد كذب

ويتبعه صوت آخر ألا أنه قد صدق ليقتلون قتالا شديدا فجعل سلاحهم البراذع وهو جيش البراذع وعند ذلك ترون كفا معلمة في السماء ويشند القتال حتى لا يبقى من أنصار الحق إلا عدة أهل بدر فيذهبون حتى يبايعون صاحبهم

۹۸۵ ہم سے بیان کیا ہے حکیم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے اُڑپا سے کہ انہوں نے فرمایا جب لوگ مٹی اور عرفات میں ہوں گے تو قبائل کے جمع ہونے کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے اس کے پیچھے ایک آواز آئے گی کہ اس نے جھوٹ بولا اور اس کے پیچھے دوسری آواز آئے گی کہ اس نے سچ کہا۔ لوگ آپس میں سخت لڑائی کریں گے۔ ان کے بڑے ہتھیار پالان کے نیچے بچائے جانے والے کبل ہوں گے اور وہ کبلوں والا لشکر ہوگا۔ اور اس دوران تم آسمان میں سے ایک ہتھیلی ظاہر ہوتے دیکھو گے اور سخت لڑائی ہوگی۔ حق کے مددگاروں میں سے کوئی باقی نہیں بچے گا مگر اتنی تعداد میں جو اہل بدر کی تھی (یعنی 313) پھر وہ اپنے امیر کی بیعت کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔



اجتماع الناس بمكة وبيعتهم للمهدي فيها وما يكون تلك السنة بمكة من الاختلاط والقتال وطلبهم المهدي بعد القتال واجتماعهم عليه.

لوگوں کا مکہ میں جمع ہونا اور وہاں لوگوں کا
حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کرنا

۹۸۶ . حدثنا أبو يوسف المقدسي عن عبد الملك بن أبي سليمان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة تحارب القبائل وعامد ينتهب الحاج فتكون ملحمة بمعنى فيكثر فيها القتل وتسفك فيها الدماء حتى تسيل دماؤهم على عقبة الجمره حتى يهرب صاحبهم فيؤتى به بين الركن والمقام فيبايع وهو كاره ويقال له ان أبيت ضربنا عنقك فيبايعه مثل عدة أهل بدر يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض

۹۸۶ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف مقدسی نے، انہوں نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ (کے مہینے) میں قبائل جمع ہوں گے اور حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ مٹی میں سخت جنگ ہوگی، اس میں مقتولین بہت زیادہ ہوں گے اور اس میں خون بہایا جائے گا یہاں تک کہ ان کا خون جمرہ عقبہ (بڑا شیطان) پر بہے گا، یہاں تک کہ ان کا ساتھی بھاگے گا جسے رکن (یمانی) اور مقام (ابراہیم)

کے درمیان لایا جائے گا، پھر اس کی بیعت کی جائے گی حالانکہ وہ اُسے ناپسند کرے گا اور اُسے کہا جائے گا کہ اگر تُو نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم تیری گردن مار دیں گے، وہ اس کی بیعت کریں گے جو اہل بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ (یعنی 313) اس سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے۔

۹۸۷. قال ابو يوسف لحدثني محمد بن عبيد الله عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال يخرج الناس معا ويعرفون معا على غير امام فينما هم لنزول بمنى اذ اخلهم كالكلب فثارت القبائل بعضهم الى بعض فاقبلوا حتى تسيل العقبة دعا فيفزعون الى خيرهم فيأتونه وهو ملصق وجهه الى الكعبة يكي كاني أنظر اليه والى دموعه فيقولون هلم فالباعك فيقول ويحكم من عهد قد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فبائع كرها فان ادر كتموه فبائعك فيقول ويحكم من عهد قد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فيبائع كرها فان ادر كتموه فبائعوه فانه المهدي في الارض والمهدي في السماء

۹۸۷ ابو یوسف نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لوگ امام کے بغیر حج کریں گے اور عرفات جائیں گے۔

پھر وہ مٹی میں ٹھہریں گے اچانک وہ کتوں کی طرح ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے اور قبائل ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر آپس میں لڑیں گے یہاں تک کہ حجرہ عقبہ پر خون بہے گا۔ وہ گھبرا کر اپنے میں سے بہتر شخص کے پاس جائیں گے جو اپنے چہرے کو کعبہ کے ساتھ لگائے ہوئے ہوگا اور زور دے گا اور گویا میں ابھی اس کی طرف اور اس کے آنسوؤں کی طرف دیکھ رہا ہوں، وہ کہیں گے کہ آؤ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں؟ وہ کہے گا کہ تمہارا ناس ہو اس عہد کی وجہ سے جو تم نے توڑ دیا اور کتنا زیادہ خون تم نے بہایا! اس کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کی بیعت کی جائے گی، اگر تم نے اُسے پالیا تو اس سے بیعت کرو، یقیناً یہی آسمان اور زمین میں حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔

۹۸۸. حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن قتادة عن سعيد بن المسيب قال في ذي القعدة تحاز فيها القبائل الى قبائلها وذو الحجة ينهب الحاج فيها والحرم وما المحرم

۹۸۸ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے صدقہ بن زید سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے، کہ انہوں نے فرمایا ذی قعدہ (مہینہ) میں قبائل ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے اور ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حرم میں لوٹ مار ہوگی، اور محرم میں تو کیا کچھ ہوگا!

۹۸۹. قال الوليد وأخبرني عنبسة القرشي عن سلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة تحازب القبائل وفي ذي الحجة ينهب الحاج وفي المحرم ينادي مناد من السماء

۹۸۹؎ ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی عینہ قرشی نے سلمہ بن ابی سلمہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ذی قعدہ میں قبائل آپس میں ہوں گے اور ذی قعدہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور محروم میں آسمان سے پکارنے والا پکارے گا۔

○ ○ ○

۹۹۰ . حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبد الله عن الوليد بن هشام المعطي عن أبان بن الوليد بن عقبة بن أبي معيط سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول يبعث الله تعالى المهدي بعد اياس وحتى يقول الناس لا مهدي وانصاره ناس من اهل الشام عدتهم ثلثمائة وخمسة عشر رجلا عدة اصحاب بدر يسرون اليه من الشام حتى يستخرجوه من بطن مكة من دار عند الصفا فيبايعونه كرها فيصلي بهم ركعتين صلاة المسافرين عند المقام ثم يصعد المنبر

۹۹۰؎ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے ولید بن ہشام معطی سے، انہوں نے ابان بن ولید بن عقبہ بن ابی معیط سے کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ لوگوں کے مایوس اور منتشر ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو بھیجے گا پھر اہل شام میں سے کچھ لوگ جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابری (313) ہوگی مہدی علیہ السلام کی تلاش میں شام سے چلیں گے، اور اندرونِ مکہ دارِ صفا پہنچ کر ان کی زبردستی بیعت کریں گے، جو اس وقت مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد منبر پر تشریف لائیں گے۔

○ ○ ○

۹۹۱ . حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن الحسن بن عبد الرحمن العكلي عن أبي

هريرة رضي الله عنه قال يبايع المهدي بين الركن والمقام لا يوقظ نائما ولا يهريق دما

۹۹۱؎ ہم سے بیان کیا ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے حسن بن عبد الرحمن عکلی سے، کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رکنِ یمانی اور مقام (ابراہیم) کے درمیان مہدی علیہ السلام کی بیعت کی جائے گی مگر اس موقع پر نہ تو سوئے ہوئے کو جگایا جائے گا اور نہ کسی کا خون بہایا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۹۲ . حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال ينادي تلك السنة مناديه مناد من

السماء والا ان الأمير فلان وينادي مناد من الأرض كذب فيقتل أنصار الصوت الأسفل حتى أن أصول الشجر ليخضب دما وذلك اليوم الذي قال عبد الله بن عمرو جيش يسمي جيش البراذع يشقون البراذع فيتخلدون بها مجانا قد فيومئذ لا يبقى من أنصار ذلك الصوت الأعلى إلا عدة أهل بدر ثلثمائة وبضعة عشر رجلا فينصرون ثم ينصرفون إلى صاحبهم فيجدونه ملصقا ظهره إلى الكعبة ترعد فرائضه يتعوذ بالله من شر ما يدعونه إليه فيكرهونه على البيعة ويرجع أنصار الصوت الأسفل إلى الشام فيقولون قاتلنا قوما ما

راینا مثلهم قط وانما هم شر ذمة قليلة

۹۹۲ ہم سے بیان کیا ولید نے شیخ سے، انہوں نے زہری سے کہ انہوں نے فرمایا: اسی سال دو منادی والے پکاریں گے ایک آسمان سے کہ امیر فلاں آدمی ہے اور زمین سے پکارنے والا پکارے گا کہ اس نے جھوٹ بولا، تو نیچے سے آواز دینے والے کے مددگاروں کو قتل کیا جائے گا، یہاں تک کہ درختوں کی جڑیں خون آلود ہو جائیں گے، عبد اللہ بن عمرو نے کہا، یہ وہ دن ہوگا کہ ایک لشکر ہوگا جس کو لشکر ”براذع“ کہتے ہیں، وہ اپنے کنبوں کو پھاڑ کر اس سے ڈھال بنائیں گے۔ پھر اس دن اوپر والے منادی کے مددگار نہیں رہیں گے مگر اہل بدر کی تعداد کے برابر، اور اہل بدر کی تعداد تین سو (300) سے کچھ اوپر ہے۔ پھر یہ لوگ ان کی مدد کریں گے، پھر اپنے ساتھی کی طرف لوٹیں گے، تو اس کو اپنی پشت کے ساتھ گعبہ سے لپٹا ہوا پائیں گے جس کے شانے کا گوشت حرکت کرے گا، وہ پناہ مانگے گا اللہ تعالیٰ کی اس چیز کے شر سے جس کی طرف یہ لوگ اُسے بھاڑ رہے ہیں، تو اس کو (آخر کار) بیعت پر مجبور کریں گے، اور نیچے زمین سے آواز دینے والے کے مددگار شام کی طرف لوٹیں گے اور کہیں کہ ہم ایسی قوم کے ساتھ لڑنے ہیں کہ اس جیسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی، اور یہ نیچے والوں کی بہت تھوڑی جماعت ہوگی۔

○ ○ ○

۹۹۳ حدثنا معتمر بن سليمان عن الأخضر بن عجلان عن عطاء بن زهير بن فزارة العامري عن أبيه عن عبد الله بن عمرو قال اما انها ستكون فتنة والناس يصلون معا ويحججون معا ويعرفون معا ويضحون معا ثم تهيج فيهم كالكلب فيقتلون حتى تسيل العقبة دما وحتى يرى البريء أن براء ته لن تنجيه ويرى المعتزل أن اعتزاله لن ينفعه ثم يستكروهم رجلا شابا مسندا ظهره بالركن ترعد فرائصه يقال له المهدي في الأرض وهو المهدي في السماء فمن أدر كه فليتبعه

۹۹۳ ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے اخضر بن عجلان سے، انہوں نے عطاء بن زہیر بن فزارة عامری سے، انہوں نے اپنے والد سے، کہ عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا: عنقریب فتنے برپا ہوں گے اور لوگ ایک ساتھ نماز پڑھیں گے، حج کریں گے اور ایک ساتھ عرفات میں جمع ہوں گے، ایک ساتھ قربانی کریں گے۔ پھر وہ کتوں کی طرح آپس میں لڑیں گے۔ یہاں تک کہ خون ہے گا جمرۃ عقبہ پر اور اس سے بیزار ہونے والا سمجھے گا کہ اس کی بیزاری اُسے کبھی نہیں بچائے گی اور کنارہ کشی اختیار کرنے والا سمجھے گا کہ اس کی کنارہ کشی سے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ پھر ایک نوجوان کو، جو مہدی ہوگا، رکن یمانی سے پیٹھ لگائے ہوگا، اس کے کندھے حرکت کرتے ہوں گے، سب لوگ اسے زبردستی اپنا امیر بنالیں گے۔ یہی وہ مہدی ہے جو زمین اور آسمان دونوں میں مہدی ہوگا۔ جو شخص اُسے دیکھ لے اُسے چاہیے کہ اس کی پیروی کرے۔

۹۹۴ حدثنا ابن ثور عبد الرارق عن معمر بن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يخرج من المدينة الى مكة فيستخرجونه الناس من بينهم فيأبىعونه بين الركن والمقام وهو كاره

۹۹۴ھ سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً وہ (مہدی) مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے گا۔ لوگ اپنے آپس میں اس کو نکالیں گے اور اس سے بیعت کریں گے رکن (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان حالانکہ وہ اس منصب کو ناپسند کرے گا۔

○ ○ ○

۹۹۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي الجلود قال تأبى أمارته هنيا وهو في بيته.

۹۹۵ھ سے بیان کیا عبد الوهاب ثقفی نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو جلود سے، انہوں نے فرمایا کہ ان (مہدی) کو اس کی امارت آسانی سے ملے گی اور وہ اپنے گھر میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۹۶. حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال إذا هزمت الرايات السود خيل السفيناني التي فيها شعيب بن صالح تمنى الناس بالمهدي فيطلبونه فيخرج من مكة ومعها راية النبي صلى الله عليه وسلم فيصلي ركعتين بعد أن ينس الناس من خروجه لما طال عليهم من البلاء فإذا فرغ من صلاته انصرف فقال أيها الناس ألع البلاء بأمة محمد صلى الله عليه وسلم وبأهل بيته خاصة فبهرونا وبغي علينا.

۹۹۶ھ سے بیان کیا ولید اور رشید بن عن ابن ابی لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا جب کالے جھنڈے (والے) سفینانی کے لشکر سے شکست کھا کر بھاگیں گے اور ان میں شعیب بن صالح بھی ہوں گے تو لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کی تمنا کریں گے، پس لوگ ان کی تلاش میں نکلیں گے، مہدی مکہ سے نکلے گا اور اس کے پاس نبی کریم ﷺ کا جھنڈا ہوگا، وہ دو رکعت نماز پڑھے گا۔ لوگ اس کے ظاہر ہونے سے ناامید ہو چکے ہوں گے کیونکہ لوگوں پر مصائب نازل ہوئے ہوں گے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوگا تو کہے گا کہ اے لوگو! اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے اور اے (حضرت) محمد ﷺ کی آیت! اور اے ان کے اہل بیت! میرے ساتھ شامل ہو جاؤ! اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں مغلوب کیا اور ہم پر ظلم (اور سرکشی) کی۔

○ ○ ○

۹۹۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن ليث بن سعد عن عباس بن عباس القتيبي عن حدثه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال يخرج ثلاثة نفر من قریش الى مكة من جيش السفيناني منظور اليهم فإذا بلغهم الخسف اجتمعوا بمكة لأولئك نفر الثلاثة من البلاد فيبايع أحدهم كرها

۹۹۷۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے، انہوں نے لیث بن سعد سے، انہوں نے عیاش بن عباس قطبانی سے، اس سے جس نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قریش کے تین آدمی مکہ کی طرف سفیانی کے لشکر سے نکلیں گے، جو ان کے ہاں معزز ہوں گے، جب ان کو ان (لشکر سفیانی) کے دشمنی کی اطلاع پہنچے گی تو ان تین آدمیوں کے لئے شہروں کے (لوگ) جمع ہو جائیں گے تو ان میں سے ایک کے ہاتھ زبردستی بیعت کریں گے۔

○ ○ ○

۹۹۸۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يستخرج المهدي

كارها من مكة من ولد فاطمة فيبايع

۹۹۸۔ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، انہوں نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کو مکہ سے زبردستی نکالا جائے گا وہ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوگا۔ لوگ اس کی بیعت کریں گے۔

○ ○ ○

۹۹۹۔ حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال ثم يظهر المهدي بمكة عند

العشاء ومع راية رسول الله صلى الله عليه وسلم وقميصه وسيفه وعلامات ونور وبيان فاذا صلى العشاء نادى بأعلى صوته يقول اذكركم الله أيها الناس ومقامكم بين يدي ربكم فقد اتخذ الحجة وبعث الأنبياء وأنزل الكتاب وأمركم أن لا تشركوا به شيئا وأن تحافظوا على طاعته وطاعة رسوله وأن تحيوا ما أحيا القرآن وتميتوا ما أمات وتكونوا أحوالا على الهدى ووزرا على التقوى فان الدنيا قد دنا فناؤها وزوالها وأذنت بالوداع فاني أدعوكم الى الله والى رسوله والعمل بكتابه وأما الباطل وأحياء سنته فيظهر في ثلثمائة وثلاثة عشر رجلا عدة أهل بدر على غير ميعاد قرعا كقرع الخريف رهبان بالليل أسد بالنهار فيفتح الله للمهدي أرض الحجاز ويستخرج من كان في السجن من بني هاشم وتنزل الرايات السود الكوفة فيبعث بالبيعة الى المهدي وبعث المهدي جنوده في الأفاق ويميت الجور وأهله وتستقيم له البلدان ويفتح الله على يديه القسطنطينية

۹۹۹۔ ہم سے بیان کیا سعید بن ابوعثمان نے، انہوں نے جابر سے، ابو جعفر نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر

ہوں گے مکہ میں عشاء کے وقت اور ان کے پاس حضرت رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا، قمیص اور تلوار اور دوسری نشانیاں نور اور بیان ہوگا، جب وہ عشاء کی نماز پڑھ لے گا تو اونچی آواز سے اعلان کرے گا کہ میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور اے لوگو! کل اپنے رب کے سامنے پیش ہونا یاد دلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی حجت تمام کر دی، انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا اور کتابیں نازل کیں اور تم کو حکم دیا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اس کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور تم اس کو اختیار قرآن نے

جس کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور تم اس چیز کو چھوڑ دو جس کا قرآن نے چھوڑنے کا حکم دیا ہے، اور ہدایت اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے مددگار دنیا کے فنا ہونے کا وقت قریب آ گیا، دنیا کو رخصتی کی اجازت مل گئی، تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی کتاب پر عمل کرنے کی طرف، اور باطل کو مٹانے کا اور اس کی سنت کو زندہ کرنے کی طرف۔ آپ اہل بدر کی تعداد (313) کے بڑے لوگوں میں بغیر معین وقت کے، گرجتے ہوئے موسم خزاں میں آسمان کے گرجنے کی طرح ظاہر ہوں گے۔ رات کو عبادت گوار اور دن کو شیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو حجاز کی زمین فتح کرا دیں گے۔ بنو ہاشم کے جو لوگ قید میں ہوں گے وہ ان کو آزاد کر دے گا اور کالے جھنڈے کوفہ میں آئیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام کو بیعت کے لیے اطلاع بھیجیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام اپنی لشکر کو اطراف میں بھیجیں گے اور ظلم اور ظالموں کو ختم کریں گے۔ شہر ان کے تابع ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر قسطنطنیہ فتح کرا دے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۰. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال إذا انقطعت التجارات والطرق وكثرت الفتن خرج سبعة رجال علماء من ألق شتى على غير ميعة يبائع لكل رجل منهم ثلثمائة وبضعة عشر رجلا حتى يجتمعوا بمكة فيلتي السبعة فيقول بعضهم لبعض ما جاء بكم فيقولون جئنا في طلب هذا الرجل الذي ينبغي أن تهدأ على يديه هذه الفتن وتفتح له القسطنطينية قد عرفناه باسمه واسم أبيه وأمه وحليته فيتفق السبعة على ذلك فيطلبونه فيصيرون بمكة فيقولون له أنت فلان بن فلان فيقول لا بل أنا رجل من الأنصار حتى يفلت منهم فيصفونه لأهل الخبرة والمعرفة به فيقال هو صاحبكم الذي تطلبونه وقد لحق بالمدينة فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم إلى مكة فيطلبونه بمكة فيصيرون أنت فلان بن فلان وأمك فلانة بنت فلان وليك آية كذا وكذا وقد أفلت منا مرة فعد يدك نبايعك فيقول لست بصاحبكم أنا فلان بن فلان الأنصاري مروا بنا أدلكم على صاحبكم حتى يفلت منهم فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم إلى مكة فيصيرون بمكة عند الركن فيقولون المنا عليك ودماؤنا في عنقك أن لم متمد يدك نبايعك هذا عسكر السفيناني قد توجه في طلبنا عليهم رجل من جرم فيجلس بين الركن والمقام فتمد يده فيبايع له ويلقي الله محبته في صدور الناس فيسير مع قوم أسد بالنهار رهبان بالليل

۱۰۰۰. ہم سے بیان کیا ہے ابو عمر نے ابن ابی لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عہ نے فرمایا جب کاروبار مندا ہوگا، راستے پر امن نہ رہیں گے، اور فتنے بڑھ جائیں گے تو سات (7) آدمی علماء مختلف اطراف سے غیر معین وقت میں نکلیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر 313 آدمی بیعت کریں گے، یہاں تک کہ وہ مکہ میں جمع ہوں گے، پھر ساتوں آپس میں ملیں گے۔ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم کیوں جہاں جمع ہوئے ہو۔ تو وہ کہیں گے ہم اس آدمی کی تلاش میں نکلے ہیں جس کے ہاتھ پر ان فتنوں کے دور میں بیعت کرنا مناسب ہے اور اس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا ہم اس کو جانتے ہیں اس کے نام سے، اس کے والد اور والدہ کے نام سے اور اس کے حلیہ سے، وہ سات (7) آدمی اس پر متفق ہوں گے تو وہ مہدی کو تلاش کریں گے تو اس کو مکہ میں پائیں گے تو اس سے کہیں گے کہ آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ وہ کہے گا کہ ہمیں بلکہ میں انصار کا ایک آدمی ہوں یہاں تک کہ ان سے اپنے آپ کو بچالے گا تو وہ (حضرت مہدی علیہ السلام کے اوصاف بیان کریں گے ان لوگوں سے جو اس کے بارے میں خبر اور پہچان رکھتے ہوں گے، تو کہا جائے گا کہ جس کو تم تلاش کر رہے ہو وہ مدینہ میں ہے۔ یہ لوگ اس کو مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے بچ کر مکہ آجائے گا تو یہ لوگ مکہ میں اُسے تلاش کریں گے، تو اس کے پاس پہنچیں گے، پھر اس سے کہیں گے کہا آپ فلاں ابن فلاں ہے؟ آپ کی والدہ فلائہ بنت فلائہ ہے، آپ کی یہ نشانیاں ہیں اور آپ نے ایک دفعہ اپنے آپ کو ہم سمجھ پایا اب اپنا ہاتھ بڑھاؤ تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں؟ وہ فرمائے گا کہ میں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں، میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں، تم مجھے کہو تو میں تمہارے مطلوبہ شخص کے بارے میں تمہیں بتا دیتا ہوں! یہاں تک کہ وہ اس دفعہ بھی اپنے آپ کو ان سے چھڑائے گا۔ لوگ پھر اس کو مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے (بچ کر) مکہ آجائے گا تو لوگ اس کی طرف رکن یمانی کے پاس پہنچیں گیا اور کہیں گے کہ ہمارا گناہ آپ پر ہے اور ہمارا خون آپ کی گردن پر ہے اگر تو نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا؟ سفیانی کا لشکر ہمارے تعاقب تلاش میں نکلا ہوا ہے، ان کا امیر قبیلہ جرم کا آدمی ہے۔ اس وقت مہدی علیہ السلام رکن یمانی (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان تشریف فرما ہوں گے۔ اور اپنا ہاتھ بیعت لینے کے لئے بڑھائیں گے اور لوگ اس سے بیعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈالے گا۔ آپ ایسے لوگوں کے لشکر کے ساتھ ہوں گے جو دن کے وقت شیر اور رات کے وقت عبادت گزار ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۰۱. حدثنا أبو ثور وعبد الرزاق وابن معاذ عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيه عصاب العراق وأبدال الشام فيبايعونه بين الركن والمقام فيلقي الإسلام بجرانه

۱۰۰۱۔ ہم سے بیان کیا ہے ابو ثور اور عبد الرزاق اور ابن معاذ نے معمر سے، انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عراق کی ایک جماعت اور شام کے ابدال آپ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) کے پاس آکر رکن یمانی (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے آپ کی وجہ سے اسلام پھر غالب آئے گا۔

○ ○ ○

خروج المہدی من مکة الى بيت المقدس والشام بعدما يبايع
له وما يكون في مسيره بينه وبين السفیانی وأصحابه

مہدی کا مکہ سے بیت المقدس اور شام کی طرف کوچ

اور سفیانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ

۱۰۰۲. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة عن محمد بن علي
قال اذا سمع العائد الذي بمكة بالخسف خرج مع اثني عشر ألفا فيهم الأبدال حتى
ينزلوا فيقول الذي بعث الجيش حين يبلغه الخبر بإيلياء لعمرؤ الله لقد جعل الله في هذا
الرجل عبرة بعثت اليه ما بعثت فساخوا في الأرض ان هذا لعبرة وبصيرة ويؤدي اليه
السفياي الطاعة ثم يخرج حتى يلقي كلبا وهم أحواله فيعرونه بما صنع ويقولون
كساك الله قميصا فخلعته فيقول ماترون استقبله البيعة فيقولون نعم فيأتيه الى ايلياء
فيقول ألقني فيقول اني غير فاعل فيقول بلى فيقول له أتحب أن أهلك فيقول نعم فيقبله
ثم يقول هذا رجل قد خلع طاعتي فيأمر به عند ذلك فيذبح على بلاطة إيلياء ثم يسير
الى كلب فينهبهم فالخائب من خاب يوم نهب كلب

۱۰۰۲ھ سے بیان کیا ولید اور رشیدین نے ابن ابی لہیعہ سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو زرعة نے
محمد بن علی سے کہ انہوں نے فرمایا جب مکہ میں پناہ لینے والے کوزمین کے دھنسنے کی خبر ملے گی، تو وہ بارہ ہزار (لشکر) کے ساتھ نکلے
گا، اس میں ابدال بھی ہوں گے۔ یہ لوگ ایلیاء (بیت المقدس) پہنچیں گے تو وہ آدمی جس نے لشکر بھیجا جب اس کو (مقام)
ایلیاء کی خبر پہنچے گی تو کہے گا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس بندے میں عبرت اور بصیرت رکھی ہے۔ اس کی طرف بھیجا گیا ہے
جو بھیجا گیا ہے، تو وہ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ بے شک یہ عبرت اور بصیرت ہے، سفیانی اس کو طاعت کی پیشکش کرے گا۔ اور قبیلہ کلب
سے جا ملے گا، اور ان کے احوال معلوم کرنے کا ارادہ کرے گا، تو وہ اُسے پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیام
پہنائی مگر آپ نے اس کو اتارا دیا، وہ کہے گا کہ تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں اس سے بیعت ختم کرتا ہوں۔ وہ لوگ کہیں گے کہ جی ہاں!
تو وہ اس کے پاس ایلیاء (بیت المقدس) آئے گا، اور اس سے کہے گا کہ میری بیعت واپس کرو؟ وہ کہے گا میں ایسا نہیں کروں گا وہ
کہے گا کیوں نہیں؟ وہ کہے گا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں آپ کی بیعت ختم کروں وہ کہے گا جی ہاں! تو وہ اس کو بیعت سے نکال دے گا،
پھر وہ کہے گا کہ یہ وہ آدمی ہے جو میری طاعت سے نکل گیا، تو اس وقت اس کے خلاف حکم دے گا کہ اس کو ذبح کیا جائے تو اس
کو (مقام) ایلیاء کی ہوار (یا گھاس والی) زمین پر ذبح کیا جائے گا، پھر یہ قبیلہ کلب کے پاس جائے گا تو ان کو لوٹے گا۔ پھر
نامراد ہوگا وہ آدمی جو قبیلہ کلب کی لوٹ مار کے دن نامراد ہوا۔

۱۰۰۳۔ قال ابن لهيعة في حديث رشدين عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قربات قال يسير حتى ينزل إيلياء ويبايعه الآخر فرقا منه ثم يندم فيستقبله ثم يأمر بقتله وقتل من أمر بالغدر

۱۰۰۳۔ ابن لہیعہ نے رشدین سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے سعید بن اسود سے انہوں نے ذی قربات سے روایت کی ہے کہ مہدی ایلواء (بیت المقدس) میں ٹھہرے گا، ایک دوسرا آدمی (سفیانی) اس سے بیعت کرے گا، پھر وہ اپنی بیعت پر نادم ہوگا۔ وہ آپ سے اپنی بیعت ختم کرنے کا مطالبہ کرے گا، آپ اس کو اپنی بیعت سے نکالیں گے، پھر اس کے قتل کا حکم دیں گے اور اُسے اس کی دعا بازی کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۴۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يتلقاه الآخر ببغته ۱۰۰۴۔ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے، اُن سے سعید بن یزید نے، کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرا اُس سے اپنے لشکر کے ساتھ ملے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۵۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع ابن زريق الغافقي سمع عليا يقول بخرج في اثني عشر ألفا ان قتلوا او خمسة عشر ألفا ان كثروا يسير الرعب بين يديه لا يلقاه عدو الا هزمهم باذن الله شعارهم امت لا يبالون في الله لومة لائم فيخرج اليهم سبع رايات من الشام فهزمهم ويملك فترجع الى الناس محبتهم ونعمتهم وفاضتهم ويزارتهم فلا يكون بعدهم الا الدجال قلنا وما الفاصة والبزارة قال يفيض الامر حتى يتكلم الرجل بما شاء لا يخشى شيئا

۱۰۰۵۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے حارث بن یزید نے، ان سے زریق غافقی کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ مہدی بارہ ۱۲ ہزار یا پندرہ ۱۵ ہزار کے لشکر کے ساتھ نکلیں گے۔ آپ کا رعب آپ کے ساتھ ہوگا۔ دشمن ان سے نہیں لڑے گا مگر آپ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دیں گے، اور شعار ”اُمّت، اُمّت“ ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے معاملے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، آپ کے خلاف شام سے سات ۷ جھنڈیں (یعنی جھنڈوں والے) نکلیں گے، تو آپ انہیں شکست دیں گے، اور ایسی حکومت قائم کریں گے جس میں لوگ ایک دوسرے سے محبت کریں گے، ان کو تمام نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اور ان کی ”فاصہ“ اور ”بزارۃ“ اس کے بعد دجال کا معاملہ باقی رہ جائے گا۔ ہم نے پوچھا کہ ”فاصہ“ اور ”بزارۃ“ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے معاملات میں آزاد ہوں گے ہر شخص بلا خوف و خطر اپنی بات کہے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس الزرقى عن ابن زريق عن علي رضي الله عنه قال يا رسول الله على أهل الشام من يفرق جماعتهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم وعبد ذلك يخرج رجل من أهل بيتي في ثلاث رايات المكثرون يقول خمسة عشر ألفا والمقليل يقول اثنا عشر ألفا أمارتهم أمت أم علي راية منها رجل يطلب الملك أو بيتي له الملك فيقتلهم الله جميعا ويرد الله على المسلمين الفتنهم وفاصلتهم وبزارتهم

۱۰۰۶ ہم سے بیان کیا ہے رشدين نے ان سے ابن ابی لہیعہ نے ان سے عیاش بن عباس ذرقینی، ان سے ابن زریق نے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اہل شام کی جماعتوں میں پھوٹ کون ڈالے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لومڑیاں بھی ان سے لڑیں گے تو وہ ان پر غالب آجائیں گی۔ اس وقت میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی تین جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا ان کا شعار ”أمت، أمت“ ہوگا۔ ان میں سے ایک جھنڈے پر ایک امیر مقرر ہوگا، جو بادشاہت طلب کرے، یا اس کے لئے حکومت طلب کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کر دے گا مسلمانوں کو باہمی محبت اور خود مختاری عطا فرمائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۷. قال ابن لهيعة وأخبرني إسرائيل بن عباد عن محمد بن علي مثله إلا أنه قال تسع رايات سود

۱۰۰۷ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اسرائیل بن عباد نے محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی، مگر یہ کہ فرمایا سات (7) کالے جھنڈے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۰۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثني محدث أن المهدي والسفياي وکلب يقتلون في بيت المقدس حين يستقبله البيعة فيؤتى بالسفياي أسيرا فيأمر به فيذبح على باب الرجة ثم تباع نساؤهم وغنائمهم على درج دمشق

۱۰۰۸ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ایک محدث نے کہ یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام اور سفیانی اور کلب بیت المقدس میں لڑیں گے، جب وہ اپنی بیعت واپس طلب کریں گے تو سفیانی کو قید کر کے لایا جائے گا اور اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا تو اس کو باب الرجة پر ذبح کر دیا جائے گا، پھر ان کی عورتیں اور مال غنیمت کے بازار میں فروخت ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۰۹. حدثنا عبد الله بن مروان عن الهيثم بن عبد الرحمن قال حدثني من سمع عليا

رضی اللہ عنہ يقول اذا بعث السفیانی الی المہدی جیشا فحسف بهم بالیداء وبلغ ذلك اهل الشام قالوا لخلیفتهم قد خرج المہدی فبايعه وادخل فی طاعته والا قتلناک فیرسل الیه بالبيعة ویسير المہدی حتی ینزل بیت المقدس وتنقل الیه الخزائن وتدخل العرب العجم وأهل الحرب والروم وغیرهم فی طاعته من غیر قتال حتی تبني المساجد بالقسطنطینة وما دونها ویخرج قبله رجل من اهل بیتہ بأهل المشرق یحمل السیف علی عاتقه ثمانية أشهر یقتل ویمثل ویتوجه الی بیت المقدس فلا یبلغه حتی یموت

۱۰۰۹ھ سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے، یثیم بن عبد الرحمن سے، کہ وہ فرماتے ہیں مجھے اس آدمی نے بیان کیا ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ جب سفیانی حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف اپنا لشکر بھیجے گا تو اس لشکر کو بیداء کے مقام پر دھنسا دیا جائے گا، یہ خبر اہل شام کو پہنچے گی۔ وہ اپنے خلیفہ سے کہیں گے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوا ہے، آپ سے بیعت کریں، اور اس کی اطاعت گواری میں داخل ہو جائیں؟ ورنہ ہم آپ کو قتل کریں گے؟ تو وہ ان کو بیعت کا پیغام بھیجے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام روانہ ہو کر وہ بیت المقدس میں ٹھہریں گے۔ وہاں کے خزانے آپ کی طرف منتقل ہوں گے۔ عرب و عجم اور روم والے سب بغیر لڑے آپ کی طاعت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ آپ قسطنطینیہ اور اس کے آس پاس علاقوں میں مسجدیں بنوائیں گے۔ مہدی سے پہلے آپ کے اہل بیت میں سے ایک آدمی اہل مشرق کی طرف سے نکلے گا۔ وہ تلوار اپنے کندھے پر اٹھائے ہوا ہوگا، آٹھ 8 مہینے تک قتل و غارت کرے گا، اور مثلہ کرے گا (یعنی کان ناک کاٹے گا) اور بیت المقدس کی طرف جائے گا مگر وہاں پہنچنے سے پہلے مر جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۱۰۔ حدثنا الحکم بن نافع البهرانی عن صفوان بن عمرو عن الفرّج بن حمید عن

کعب قال وددت انی ادرک الأعراب وھی نهبة کلب فالخایب من خاب یوم کلب

۱۰۱۰ھ سے بیان کیا حکم بن نافع مہرانی نے سفیان بن عمرو سے، انہوں نے فرج بن حمید سے، کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری ولی تمنا ہے کہ میں دیہاتیوں کے لئے یعنی قبیلہ کلب کے لئے کا منظر دیوں جب وہ نامراد ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۱۱۔ حدثنا أبو ہارون عن عمرو بن قیس الملائی عن المنہال عن زر بن حبیش سمع

علیا رضی اللہ عنہ يقول یفرج اللہ الفتن برجل منا یسومهم خسفا لا یعطیهم الا السیف

یضع السیف علی عاتقه ثمانية أشهر ھر جا حتی یقولوا واللہ ما هذا من ولد فاطمة لو کان

من ولدها لرحمنا یغریہ اللہ بنی العباس وبنی امیة

۱۰۱۱ھ سے بیان کیا ابو ہارون نے عمرو بن قیس ملائی سے، انہوں نے منہال سے زر بن حبیش سے، انہوں نے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ ان فتنوں کو اللہ تعالیٰ ہمارے ایک آدمی کے ذریعے ختم کرے گا۔

ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، جو تلواریں اپنے کندھے پر آٹھ 8 مہینے تک فتنہ برپا کرنے کے لیے اٹھائے رکھے گا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے نہیں۔ اگر ان کی اولاد میں سے ہوتا تو رحم کرتا، پھر اللہ تعالیٰ بنو عباس اور بنو امیہ کے درمیان دشمنی پیدا کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۰۱۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبد الله سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول اذا خسف بجيش السفيناني قال صاحب مكة هذه العلامة التي كنتم تنخبون بها فيسيرون الى الشام فيبلغ صاحب دمشق فيرسل اليه ببيعةه ويبايعه ثم تأتية كلب بعد ذلك فيقولون ما صنعت انطلقت الى بيعتنا فخلعتنا وجعلتها له فيقول ما اصنع اسلمني الناس فيقولون ما صنعت انطلقت الى بيعتنا فخلعتنا وجعلتها له فيقول ما اصنع اسلمني الناس فيقولون فانا معك فاستقل بيعتك فيرسل الى الهاشمي ليستقبله البيعة ثم يقاتلونه فيهزمهم الهاشمي فيكون يومئذ من ركز رمحه على حي من كلب كانوا له فالتخائب من خاب يوم نهب كلب.

۱۰۱۲ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے، انہوں نے حنش بن عبد اللہ سے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب سفینانی کا لشکر دھنس جائے گا مکہ کا والی کہے گا کہ یہ وہ نشانی سے جس کی تم خبر دیتے تھے۔ پھر وہ شام کی طرف دمشق والی کے پاس پہنچیں گے، اور وہ اس کی طرف اپنی بیعت کی اطلاع بھیجے گا تو وہ اس سے بیعت کرے گا پھر قبیلہ کلب والے اس کے پاس آئیں گے، اور اُسے کہیں گے کہ یہ ٹوٹنے کیا کیا؟ آپ ہماری بیعت کی طرف آئے اور پھر اسے ختم اور اس سے بیعت کر لی، تو وہ کہے گا کہ میں کیا کرتا لوگوں نے مجھے تسلیم ہونے پر مجبور کیا۔ وہ لوگ کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ وہ ہاشمی کے پاس بیعت ختم کرانے کا پیغام بھیجے گا تو وہ اس کی بیعت کو ختم کر دے گا، پھر یہ لوگ اس کے ساتھ لڑیں گے۔ ہاشمی ان کو شکست دے گا۔ اس دن جس نے اپنے نیزے سمیت بنو کلب کا ساتھ دیا تو وہ نامراد ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۱۳. حدثنا الوليد عن ليث بن سعد عن عياض بن عباس القتيبي عن حنبله عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال يسير بهم في النبي عشر ألفا ان قلوا وخمسة عشر ألفا ان كثروا شعارهم أمت حتى يلقاه السفيناني فيقول اخرجوا الي ابن عمي حتى اكلمه فيخرج اليه فيكلمه فيسلم له الأمر ويبايعه فاذا رجع السفيناني الى اصحابه ندمه كلب فيرجع ليستقبله فيقبله ويقتل هو وجيش السفيناني علي سبع رايات كل صاحب راية منهم يرجوا الأمر لنفسه فيهزمهم المهدي قال ابو هريرة فالمحروم من حرم نهب كلب

۱۰۱۳ھ ہم سے بیان کیا ولید نے لیث بن سعد سے، انہوں نے عیاش بن عباس قتبانی سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہدی اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوں گے۔ ان کی تعداد بارہ 12 ہزار اور پندرہ ہزار 15 کے درمیان ہوگی۔ ان کا شعار ”اُمّت، اُمّت“ ہوگی۔ یہاں تک کہ سُفّیانی ان سے ملیں گے وہ کہے گا کہ میرے چچا زاد کو میرے پاس لاؤ تا کہ میں اُس سے بات کروں، وہ اس کی طرف نکلے گا تو یہ اس سے بات کرے گا اور اپنی حکومت اس کے سپرد کر دے گا، اور اسکی بیعت کر لے گا۔ جب سُفّیانی اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹے گا تو (قبلیہ) کلب کے لوگ اس کو ملامت کریں گے۔ سُفّیانی لوٹ کر اس سے بیعت ختم کرائے گا تو وہ بیعت ختم کر دیں گے۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام اور سُفّیانی کے سات (7) جھنڈوں والے لشکر میں لڑائی ہوگی۔ ہر جھنڈے والا یہ طمع کرے گا کہ حکومت اُسے مل جائے، لیکن امام حضرت مہدی علیہ السلام ان سب کو شکست دیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محروم وہ ہے جو بنو کلب میں سے محروم ہوگا۔

۱۰۱۴۔ حدثنا الولید عن ابن لہیعۃ عن ابی الأسود عمن حدّثہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ

عنه عن النبی ﷺ قال المحروم من حرم غنیمۃ کلب۔

۱۰۱۳ھ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو اسود رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے حدیث بیان کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محروم وہ ہے۔ بنو کلب کے مال غنیمت سے محروم ہوا۔

○ ○ ○

۱۰۱۵۔ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن سعید بن یزید عن الزہری قال ینخرج المہدی من

مکہ بعد الخسف فی ثلاثمائة وأربعۃ عشر رجلاً عدۃ اہل بدر فیلتقی ہو وصاحب جیش

السفّیانی وأصحاب المہدی یومئذ جنتہم یعنی ترأسہم کان یسمی قبل ذلک یوم

البراذع ویقال انہ یسمع یومئذ صوت من السماء منادی ینادی الا ان اولیاء اللہ أصحاب

فلان یعنی المہدی فتکون الدبرۃ علی أصحاب السفّیانی فیقتلون لا یبقی منهم الا

الشربد فیہربون الی السفّیانی فیخبرونہ وینخرج المہدی الی الشام فیلتقی السفّیانی

المہدی بیعتہ ویتسارع الناس الیہ من کل وجہ وتملأ الأرض عدلاً کما ملئت جوراً

۱۰۱۵ھ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، انہوں نے زہری سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام دُھننے کے واقع کے بعد 313 آدمیوں کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوں گے۔ اور سُفّیانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ ہو گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھیوں کو ڈھالیں۔ پالان کے نیچے بچھائے جانے والے کبل ہوں گے۔ اس موقع پر آسمان سے ایک آواز آئے گی ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے دوست فلاں (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ہیں۔ پھر سُفّیانی کے ساتھیوں کو شکست ہوگی۔ سُفّیانی کو اس کو خبر دیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام شام میں ہوں گے۔ تو سُفّیانی حضرت

مہدی علیہ السلام سے ملے گا اور آپ سے بیعت کرے گا۔ عام لوگ بھی تیزی سے آکر بیعت کریں گے۔ زمین عدل سے بھر جائے گی۔ جیسے پہلے سے بھری تھی۔

○ ○ ○

۱۰۱۶. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال يبايع المهدي سبعة رجال علماء توجهوا الى مكة من ألق شتى على غير ميعاد قد بايع كل رجل منهم ثلثمائة وبضعة عشر رجلا فيجتمعون بمكة فيبايعونه ويقذف الله محبته في صدور الناس فيسير بهم وقد توجه الى الذين بايعوا خيل السفياي عليهم رجل من جرم فاذا خرج فاذا خرج من مكة خلف أصحابه ومشى في ازار ورداء حتى يأتي الجرمي فيبايع له فيندمه كلب على بيعته فيأتيه فيستقبله البيعة فيقبله ثم يعبا جيوشه لقتاله فيهزمه ويهزم الله على يديه الروم ويذهب الله على يديه الفتن وينزل الشام

۱۰۱۶ھ ہم سے بیان کیا ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث سے، کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر (7) علماء بیعت کریں گے۔ جو مکہ کی طرف مختلف اطراف سے آئے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر تین سو دس (310) سے زیادہ لوگوں نے بیعت کی ہوگی، یہ سب مکہ میں جمع ہوں گے تو امام حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں مہدی کی محبت ڈالے گا، اور یہ ان کی طرف نکلیں گے جس نے خیل سفیانی سے بیعت کی۔ ان پر قبیلہ جرم کا ایک آدمی (امیر) ہوگا، جب یہ مکہ سے نکلے گا تو اس کے ساتھی پیچھے رہ جائیں گے۔ وہ ایک ازار اور ایک چادر میں ہوگا۔ جب یہ جرمی کے پاس آئے گا تو اس کی بیعت کرے گا تو بنو کلب اس کی بیعت پر اس کو شرمندہ کریں گے۔ تو وہ آپ کے پاس آئے گا تاکہ بیعت واپس کر دے، تو آپ اس کو بیعت واپس کر دیں گے۔ پھر آپ کا لشکر لڑائی سے تھک جائے گا تو آپ اس کو شکست دیں گے اور آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ روم کو شکست دے گا، اور آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ فتنوں کو ختم کرے گا، اور آپ شام میں ٹھہریں گے۔

○ ○ ○

۱۰۱۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن خير بن محمد الرعيني قال اخبرني راشد مولانا عن تبع عن كعب قال اذا رايت خليفة بيت المقدس و آخر دونه يعني بدمشق فلا تتبع الذي دونه فانه أضل من حمار اهله

۱۰۱۷ھ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے خیر بن محمد رعینی سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے راشد نے، جو ہمارے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے حضرت تبع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم بیت المقدس میں خلیفہ کو دیکھو اور

دوسرا اُس کے علاوہ دمشق میں ہو تو دمشق کے خلیفہ کیونکہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

○ ○ ○

۱۰۱۸. حدثنا الوليد عن بلال العكي عن يحيى بن أبي عمرو عن عبد الجبار الأزدي عن

أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليقول الخليفة الذي بيت

المقدس الذي دوله

۱۰۱۸ھ سے بیان کیا ولید نے بلال عکی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو سے، انہوں نے عبد الجبار ازدی سے،

انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے، کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ خلیفہ جو بیت المقدس میں ہے وہ اس خلیفہ کو قتل کر دے گا جو اس کے علاوہ دمشق میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۱۹. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر قال حدثني أشيناخنا قال السفياي هو الذي

يدفع الخلافة الى المهدي

۱۰۱۹ھ سے بیان کیا عبد القدوس نے ابو بکر سے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے شیوخ میں سے ایک

شیخ نے وہ فرماتے ہیں کہ سفیانی وہ ہے جو اپنی خلافت کو حضرت مہدی علیہ السلام کے حوالے کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۹۲۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يدخل الصخري الكوفة ثم يبلغه

ظهور المهدي بمكة فيبعث اليه من الكوفة بعثا فيخسف به فلا ينجوا منهم الا بشير الى

المهدي ونذير ينذر الصخري فيقبل المهدي من مكة والصخري من الكوفة نحو الشام

كانهما فرسا رهان فيسبقه الصخري فيقطع بعثا آخر من الشام الى المهدي فيلقون

المهدي بارض الحجاز فيقيم بها ويقال له انفل فيكره المجاز ويقول اكتب الى ابن عمي

فان يخلع طاعته فانا صاحبكم فاذا وصل الكتاب الى الصخري سلم له وباع وسار

المهدي حتى ينزل بيت المقدس فلا يترك المهدي بيد رجل من الشام فترا من الارض

الا ردها على اهل الذمة ورد المسلمين جميعا الى الجهاد فيمكث في ذلك ثلاث سنين

ثم يخرج رجل من كلب يقال له كنانة بعينه كوكب في رهط من قومه حتى يأتي الصخري

فيقول بايعناك ونصرناك حتى اذا ملكت بايعت عدونا لنخرجن فلنقاتلن فيقول فيمن

اخرج فيقول لا يبقى عامرية امها اكبر منك الا لحقتك لا يتخلف عنك ذات خف ولا

ظلف فيرحل وترحل معه عامر بأسرها حتى ينزل بيسان ويوجه اليهم المهدي راية واعظم

راية في زمان المهدي مائة رجل فينزلون على فائور ابراهيم فتصف كلب خيلها وابلها

وغنمها فاذا تشامت الخيلان ولت كلب ادبارها واخذ الصخري فيذبح على الصفا
المعترضة على وجه الأرض عند الكنيسة التي في بطن الوادي على طرف درج طور زيتا
القنطرة التي على يمين الوادي على الصفا المعترضة على وجه الأرض عليها يذبح كما
تذبح الشاة فالخايب من خاب يوم كلب حتى تباع الجارية العذراء بشمالية دراهم

۱۰۲۰ھ سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، کہ اُوطاة نے فرمایا صحرائی کوفہ میں داخل ہوگا۔ پھر اس کو ظہور
مہدی علیہ السلام کی خبر پہنچے گی تو وہ کوفہ سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ جو دھنسا دیا جائے گا تو ان میں سے دو آدمیوں کو
جائیں گے۔ جن میں سے ایک حضرت مہدی علیہ السلام کو خوش خبری دے اور دوسرا صحرائی کو ڈرائے گا، حضرت مہدی علیہ السلام
مکہ سے اور صحرائی کوفہ سے شام کی طرف جائیں گے، گویا کہ وہ دونوں گروی کے گھوڑے ہیں، صحرائی وہاں حضرت مہدی علیہ السلام
سے پہلے پہنچے گا تو شام سے حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف دوسرا لشکر بھیجے گا، یہ لوگ حجاز کی سر زمین پر اس سے ملیں گے تو وہاں
ٹھہریں گے اور اس سے کہے گا کہ آگے گور جا تو وہ آگے گورنے کو ناپسند کرے گا اور کہے گا کہ اے میرے چچا زاد بھائی! میرے لئے
لکھ دو اگر وہ آپ کی بیعت اور طاعت سے نکل جائے تو میں تمہارا ساتھی ہوں، جب خط صحرائی کو پہنچے گا تو وہ اس کی اطاعت کر لے
کی اطاعت کر لے گا اور بیعت کرے گا، اور حضرت مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں ٹھہریں گے اور وہاں کسی زمین کا کوئی حصہ
کسی کے ہاتھ نہیں چھوڑیں گے، مگر یہ کہ اُسے اہل ذمہ کی طرف لوٹا دیں گے اور تمام مسلمانوں کو جہاد کے لئے جمع کریں گے، اس
میں تین سال ٹھہریں گے پھر قبیلہ کلب کا ایک آدمی نکلے گا اس کو ”کنانہ“ کہا جاتا ہے اس کی آنکھ میں ستارہ (کانشان) ہوگا وہ
صحرائی کے پاس آئے گا۔ وہ سمجھے گا کہ ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کی مدد کی، یہاں تک کہ جب آپ بادشاہ بن گئے تو آپ
نے ہمارے دشمن سے بیعت کی ہم ضرور اس کی طرف نکلیں گے اور اس سے لڑائی کریں گے۔ وہ کہے گا کہ میں کس کے ساتھ
نکلوں؟ تو وہ کہے گا کہ عامریہ کا کوئی بڑا لڑکا نہیں رہے گا مگر آپ سے ملے گا، آپ سے پیچھے رہے گا، اُونٹ سوار اور نہ
گھوڑا سوار مگر آپ کے ساتھ چلے گا، اور عامر اس کے ساتھ نکلے گا یہاں تک کہ وہ لوگ ”بیان“ میں اُتریں گے وہ لوگ، حضرت
مہدی علیہ السلام اس کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ اُس زمانے میں بڑا لشکر سو 100 آدمیوں کا ہوگا وہ قاٹور ابراہیم پر اُتریں گے قبیلہ
کلب اپنے گھوڑوں، اُونٹوں اور بھیڑ بکریوں کا صف بنائے گا، جب گھوڑے ایک دوسرے کو سونگھنے لگے (یعنی سوار جب ایک
دوسرے کے قریب ہوں گے، یعنی) جنگ شروع ہوگی تو بنو کلب پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ صحرائی کو پکڑا جائے گا۔ اس کو ذبح کیا جائے
گا اس پتھر پر جو زمین پر پھیلا ہوا ہوگا۔ طورزیتا کی سڑھوں کی طرف یعنی وہ ہل جو وادی کے دائیں جانب ہے اس پتھر پر جو زمین پر
پھیلا ہوا ہے زمین پر ذبح کیا جائے گا جیسے بکری کو ذبح کیا جاتا ہے پس نامراد ہے وہ جو نامراد ہوا بنو کلب کے دن، یہاں تک کہ
کنواری لڑکی کو آٹھ درہم میں بیچا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۲۱۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن اوطاة قال يبایعه لم يعود المهدي الى مكة

ثلاث سنين ثم يخرج رجل من كلب فيخرج من كان في ارض ارم كرها فيسير الى المهدي الى بيت المقدس في اثني عشر ألفا فيأخذ السفيناني فيقتله على باب جيرون ۱۰۲۱ھ سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، اس نے اُرتا سے، کہ اُنہوں نے کہا کہ صحریٰ اس (حضرت مہدی علیہ السلام) سے بیعت کرے گا۔ پھر مہدی مکہ لوٹے گا اور تین سال وہاں گزارے گا پھر بنو کلب کا ایک آدمی نکلے گا پس اور کی زمین میں جو لوگ ہیں ان کو زبردستی نکالا جائے گا۔ وہ حضرت مہدی علیہ السلام کے خلاف بیت المقدس کی طرف چلیں گے ان کی تعداد بارہ 12 ہزار ہوگی۔ مہدی سفینانی کو پکڑیں گے۔ اور اس کو باب جیرون کے مقام پر قتل کرے گا۔

○ ○ ○

سيرة المهدي وعدله وخصب زمانه

حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت، اُن کا

عدل و انصاف اور اُن کے زمانے کی خوشحالی

۱۰۲۲. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن صفوان بن عمرو عن عبد الله بن بشر الخثعمي عن كعب قال المهدي يبعث بقتال الروم يعطي فقه عشرة يستخرج تابوت السكينة من غار بأنطاكية فيه التوراة التي أنزل الله تعالى على موسى عليه السلام والانجيل الذي أنزل الله عز وجل على عيسى عليه السلام يحكم بين اهل التوراة بتوراتهم وبين اهل الانجيل بانجيلهم

۱۰۲۲ھ سے بیان کیا ابو یوسف مقدسی نے صفوان بن عمرو سے، اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن بشر خثعمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کو روم کے ساتھ لڑائی کے لئے بھیجا جائے گا ان کو دس 10 آدمیوں کی جماعت جتنا سمجھا جائے گا۔ وہاں انطاکیہ کے غار سے سیکینہ و اطمینان کا صندوق نکالیں گے جس میں وہ توریت ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری تھی اور انجیل ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتاری تھی، وہ توریت والوں کے درمیان توریت پر اور انجیل والوں کے درمیان انجیل پر فیصلہ فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۱۰۲۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن مطر الوراق عن حماد عن كعب قال قال المعاصمي

المهدي لانه يهدي لأمر قد خفي ويستخرج التوراة والانجيل من ارض يقال لها انطاكية ۱۰۲۳ھ سے بیان کیا ہے عبدالرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے مطر وراق سے، اُنہوں نے اس شخص سے جس نے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کا نام ”حضرت مہدی علیہ السلام“ اس لئے

رکھا گیا ہے کہ وہ ایسے امر کی طرف رہنمائی کریں گے جو پوشیدہ ہے اور توراۃ اور انجیل کو وہاں سے نکالیں گے جس کو انطاکیہ کہا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۰۲۴. حدثنا معتمر بن سليمان عن جعفر بن سيار الشامي قال يبلغ من رد المهدي

المظالم حتى لو كان تحت ضرر من انسان شيء انزعه حتى يردّه

۱۰۲۴ ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے جعفر بن سیار شامی سے، انہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام مظالم کو اس حد تک روکیں گے کہ اگر انسان کے ڈاڑھ کے نیچے بھی کچھ چھپا ہوا ہوگا تو وہ اُسے بھی نکال دیں گے، اور اُسے واپس کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۰۲۵. حدثنا يحيى بن اليمان عن قيس عن عبدالله بن شريك قال مع المهدي رواية

رسول الله صلى الله عليه وسلم المغلبة ليتني أدركته وأنا أجدع

۱۰۲۵ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے کہ قیس بن عبد اللہ بن شریک نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا جو غالب آنے والا ہے، کاش میں اُسے اس حال میں پاتا کہ میرے کان ناک کٹے ہوئے ہوتے۔

○ ○ ○

۱۰۲۶. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان الثوري عن أبي اسحاق عن نوف البكالي قال

في رواية المهدي مكتوب البيعة لله

۱۰۲۶ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے سفیان ثوری سے، انہوں نے ابو اسحاق سے کہ نوف بکالی نے فرمایا کہ فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے جھنڈے پر لکھا ہوا ہوگا کہ بیعت (خالص) اللہ کیلئے ہے۔

○ ○ ○

۱۰۲۷. حدثنا يحيى بن السري عن ابن سيرين قال له المهدي خير ابو بكر

وعمر رضي الله عنهما قال هو خير منهما ويعدل بينهما

۱۰۲۷ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سری نے ابن سیرین سے کہ انہوں نے پوچھا کہ کیا حضرت مہدی علیہ السلام بہتر ہیں یا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام دونوں ہیں۔ اور وہ نبی کریم ﷺ کی امت کے ساتھ انصاف کریں گے۔

○ ○ ○

۱۰۲۸. حدثنا يحيى بن سيف بن واصل عن أبي يونس عن أبي ربيعة قال المهدي كأنما

يعلق المسالكين الزبد

۱۰۲۸ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن سیف بن واصل نے ابو یونس سے، انہوں نے ابو ربیعہ سے کہ انہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں کے ہاں ایسے محبوب ہوں گے جیسے مسکین آدمی دودھ اور کھن سے محبت کرتا ہے۔

۱۰۲۹. حدثنا يحيى عن المنهال بن خليفة عن مطر الوراق قال المهدي يخرج التوراة

غضة يعني طرية من انطاكية

۱۰۲۹ھ سے بیان کیا یحییٰ نے منہال بن خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ مطر وراق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام اصل توریت انطاکیہ کے غار سے نکالیں گے۔

۱۰۳۰. حدثنا الوليد عن حدثه وقراه عن كعب قال قادة المهدي خير الناس اهل

نصرته وبيعته من اهل كوفان واليمن وابدال الشام مقدمته جبريل وساقته ميكائيل

محبوب في الخلاق يطفىء الله تعالى الفتنة العمياء وتامن الارض حتى ان المرأة لتحج

في خمس نسوة ما معهن رجل لا تنقي شيئا الا الله تعطي الارض زكاتها والسماء بركتها

۱۰۳۰ھ سے بیان کیا ولید نے، اس شخص سے جس نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی فوج کے کمانڈر بہترین لوگ ہوں گے۔ آپ کی نصرت اور آپ سے بیعت کرنے والے اہل

کوفہ، اہل یمن اور شام کے ابدال ہوں گے۔ اس لشکر کے اگلے حصے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اور ان کے پچھلے حصے پر حضرت

میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔ وہ تمام مخلوق میں محبوب ہوں گے اللہ تعالیٰ اُنہما فتنہ ختم فرمائے گا اور زمین امن والی ہوگی یہاں تک

کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کریں گی۔ ان کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈریں گی۔

زمین اپنی زکوٰۃ اور آسمان اپنی برکت دے گا۔

۱۰۳۱. حدثنا فضيل بن عياض وابن عيينة جميعا عن ليث عن طاوس قال علامة

المهدي أن يكون شديدا على العمال جوادا بالمال رحميا بالمساكين

۱۰۳۱ھ سے بیان کیا ہے فضیل بن عیاض اور ابن عیینہ نے حضرت لیث سے، کہ طاؤس نے، فرمایا حضرت مہدی

علیہ السلام کی نشانی یہ ہے کہ وہ بادشاہوں پر سخت ہوں گے، مال کی سخاوت کریں گے اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔

۱۰۳۲. حدثنا أبو معاوية عن داود عن أبي نصر عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي

صلى الله عليه وسلم قال يخرج في آخر الزمان خليفة يعطي المال بغير عدد

۱۰۳۲ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے داؤد سے، انہوں نے ابو نصر سے، انہوں نے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک خلیفہ نکلے گا جو لوگوں کو بے حساب مال دے گا۔

۱۰۳۳. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر قال ذكر عنده عمر بن عبدالعزيز فقال

بلغنا أن المهدي يصنع شيئا لم يصنعه عمر بن عبدالعزيز قلنا ما هو قال يأتيه رجل فيسأله

فبقول ادخل بیت المال فخذ فیدخل فیاخذ فیخرج فیری الناس شباعا فیندم فیرجع الیه

فبقول خذ ما أعطیتنی فیابی ویقول انا نعطی ولا ناخذ

۱۰۳۳ھ سے بیان کیا ضمیر نے ابن شوذب سے کہ مطر نے فرمایا کہ ان کے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام وہ کام کریں گے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے نہ ہو سکا۔ ہم نے کہا کہ وہ کیا کام ہے؟ فرمایا ان کے پاس کوئی آدمی آئے گا۔ جو ان سے مانگے گا تو وہ کہیں گے بیت المال میں داخل ہو کر جتنا مال چاہو لے لو۔ وہ داخل ہوگا اور مال لے گا، پھر نکلے گا تو لوگوں کو پیٹ بھرا ہوا دیکھ کر تو تادم اور شرمندہ ہوگا۔ پھر آپ کی طرف لوٹے گا اور کہے گا کہ (یہ مال واپس) لے لو جو آپ نے مجھے دیا ہے تو وہ یہ کہہ کر انکار کر دیں گے کہ ہم مال دے کر اُسے واپس نہیں لیتے۔

○ ○ ○

۱۰۳۴ھ۔ حدثنا ضمیر عن ابن شوذب عن ابی المنہال عن ابی زیاد سمعت کعبا یقول

انی أجد المہدی مکتوبا فی أسفار الأنبیاء ما فی عملہ ظلم ولا عیب

۱۰۳۴ھ سے بیان کیا ضمیر نے ابن شوذب سے، انہوں نے منہال سے، انہوں نے ابو زیاد سے کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ یقیناً میں حضرت مہدی علیہ السلام میں وہ وصف جو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ ان کے عمل میں ظلم اور عیب نہیں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۳۵ھ۔ حدثنا ضمیر عن ابن شوذب عن مطر عن کعب قال لما سمی المہدی لآلہ

یہدی الی أسفار من أسفار التوراة يستخرجها من جبال الشام یدعو الیہا الیہود فیسلم

علی تلک الکتب جماعۃ کثیرۃ ثم ذکر نحواً من ثلاثین الفا

۱۰۳۵ھ سے بیان کیا ضمیر نے ابن شوذب سے، انہوں نے مطر سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام کو ”مہدی“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ توریت کے ان اجزاء کی طرف رہنمائی کریں گے جو وہ شام کے پہاڑوں سے نکالیں گے اور یہود کو اس کی طرف دعوت دیں گے۔ تو ان کی ایک بڑی جماعت ایمان لائے گی، جو تین ہزار (3000) کی تعداد میں ہوگی۔

○ ○ ○

۱۰۳۶ھ۔ حدثنا ضمیر عن ابن شوذب عن محمد بن سیرین انه ذکر فتنة تكون لقال اذا

کان ذلک فاجلسوا فی بیوتکم حتی تسمعوا علی الناس بخیر من ابی بکر وعمر رضی

اللہ عنہما قبل یا ابا بکر خیر من ابی بکر وعمر قال قد بفضل علی بعض الأنبیاء۔

۱۰۳۶ھ سے بیان کیا ضمیر نے ابن شوذب سے، انہوں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فتنے

کا ذکر کیا جو پیش آنے والا ہے تو فرمایا: جب یہ فتنہ پامال ہوگا تو تم اپنے گھروں میں بیٹھو! یہاں تک کہ سُنو کہ لوگوں پر ایسا امیر آیا ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہے، ان سے پوچھا گیا کہ اے ابوبکر (یہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کی کثیت ہے) کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہوں گے؟ فرمایا: ان کو بعض حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہوگی۔

(لیکن یاد رہے کہ فضیلت جو وی ہوگی ”واحدی“)

○ ○ ○

۱۰۳۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يستخرج الكنوز ويقسم المال ويلقي الاسلام بجرانه
۱۰۳۷. ہم سے بیان کیا عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً وہ (مہدی) خزانے نکالے گا اور مال تقسیم کرے گا اور اُن سے اسلام کو قوت حاصل ہوگی۔

○ ○ ○

۱۰۳۸. قال معمر وأخبرنا أبو هارون عن معاوية عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئا الا صبهته ولا الأرض من نباتها شيئا الا أخرجته حتى يتمنى الأحياء الاموات
۱۰۳۸. معمر نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو ہارون نے معاویہ سے، انہوں نے نقل کیا ابو صدیق ناجی سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس (حضرت مہدی علیہ السلام) سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے، آسمان اپنا کوئی قطرہ (پانی کا) نہیں چھوڑے گا مگر اُسے بہا دے گا، اور زمین نہیں چھوڑے گی اپنی جڑی بوٹیوں میں سے کچھ بھی مگر اُسے اُگا دے گی، یہاں تک کہ زندہ لوگ مرنے والوں کا تصور کریں گے (کہ کاش وہ زندہ ہوتے تو مرنے اُڑاتے !!!)

○ ○ ○

۱۰۳۹. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحثي المال حثيا لا يعده عدا يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا وظلما.
۱۰۳۹. ہم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، انہوں نے حضرت محدث قتادہ بن دعامہ السدوسی سے، انہوں نے ابو نضرہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مال کو کھلے دل کے ساتھ خرچ کرے گا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی۔

○ ○ ○

۱۰۴۰. قال الوليد عن أبي رافع اسماعيل بن رافع عن حدثه عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تأوي اليه أمته كما تأوي النحلة يعسوبها، يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا حتى يكون الناس على مثل أمرهم الأول لا يوقظ نائما ولا يهريق دما.

۱۰۴۰. ولید نے کہا ابو رافع اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان کو حدیث بیان کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی جماعت اس کی طرف یہ سے آئے گی جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر آتی ہیں۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم سے بھر گئی تھی، یہاں تک کہ لوگ ایسے ہوں گے جیسے اپنے پہلے دور میں تھے۔ نہ کسی سوئے ہوئے کو بلا وجہ جگایا جائے گا اور نہ کسی کا خون بہایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۴۱. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن زياد عن أبي نضرة عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملأ الأرض عدلا كما ملئت ظلما وجورا يملك سبع سنين

۱۰۴۱. ہم سے بیان کیا ابن وهب نے حارث بن نبهان سے، انہوں نے عمرو بن زياد سے، انہوں نے ابو نضرة سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ زمین کو عدل اور انصاف سے ایسا بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی وہ سات (7) سال تک حکومت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۰۴۲. حدثنا سفیان عن ابراهيم بن ميسرة قال قلت لطاوس عمر بن عبد العزيز المهدي قال لا إنه لم يستكمل العدل كله

۱۰۴۲. ہم سے بیان کیا سفیان نے ابراہیم بن ميسرة سے، کہ انہوں نے فرمایا: میں نے طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ تعالیٰ (ہی) حضرت مہدی علیہ السلام ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں اس لئے کہ وہ مکمل انصاف نہ لائے۔

○ ○ ○

۱۰۴۳. حدثنا الوليد قال سمعت رجلا يحدث قوما فقال المهديون ثلاثة: مهدي الخير وهو عمر بن عبد العزيز، ومهدي الدم وهو الذي يسكن عليه الدماء، ومهدي الدين عيسى بن مريم عليه السلام تسلم أمته في زمانه

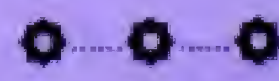
۱۰۴۳. ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سنا جو اپنی قوم کو (حدیث) بیان کر رہا تھا، اس نے فرمایا: مہدی تین ہیں:

- نمبر 1: خیر والا مہدی، وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔
 نمبر 2: خون والا مہدی، یہ وہ ہیں جس کو خون بہانے سے سکون ملے گا۔
 نمبر 3: دین والا مہدی، جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں۔
 ان کی امت اس زمانے میں مسلمان ہوگی۔



۱۰۳۴. قال الوليد بلغني عن كعب أنه قال مهدي الخير يخرج بعد السفیانی.

۱۰۳۴ ولید نے کہا کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ”خیر والا مہدی“
 سفیانی کے بعد نکلے گا۔



۱۰۳۵. حدثنا حميد الرؤاسي عن محمد بن مسلم عن ابراهيم بن ميسرة عن طاوس
 قال اذا كان المهدي زيد المحسن في احسانه وتيب على المسيء من اساءته وهو يبذل
 المال على العمال ويرحم المساكين

۱۰۳۵ ہم سے بیان کیا حمید رؤاسی نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے، انہوں نے طاؤس رحمہ
 اللہ تعالیٰ سے، کہ انہوں نے فرمایا جب حضرت مہدی علیہ السلام آئے گا تو نیکو کار کی نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جائے گا اور گناہ گار کی
 بُرائیاں معاف کر دی جائیں گی، اور وہ حکمرانوں پر مال خرچ کرے گا اور مساکین پر رحم کرے گا۔

۱۰۳۶. حدثنا ابن عيينة عن ابراهيم بن ميسرة قال قال طاوس وددت اني لا أموت حتى
 ادرك زمن المهدي يزاد المحسن في احسانا ويتاب على المسيء

۱۰۳۶ ہم سے بیان کیا ابن عیینہ نے ابراہیم بن میسرہ سے، انہوں نے فرمایا کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ
 میں چاہتا ہوں کہ میں نہ مروتوں یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا زمانہ دیکھوں، جب نیکو کار کی نیکیوں کا ثواب زیادہ ہوگا اور
 گناہ گار کی بُرائیاں معاف کر دی جائیں گی۔



۱۰۳۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال يتمنى في زمن
 المهدي الصغير أن يكون كبيرا والكبير أن يكون صغيرا

۱۰۳۷ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرہ سے، انہوں نے صباح سے، کہ انہوں نے
 فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانے میں بچہ تمنا کرے گا کہ کاش! وہ بڑا ہوتا اور بڑا آدمی تمنا کرے گا کہ کاش! وہ
 چھوٹا ہوتا۔



۱۰۳۸. حدثنا محمد بن مروان عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق
 عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تنعم أمتي في

زمن المهدي نعمة لم ينعموا مثلها قط ترسل السماء عليهم مدرارا ولا تزرع الأرض شيئا

من النبات الا اخرجته والمال كدوس يقوم الرجل فيقول يا مهدي اعطني فيقول خذ

۱۰۳۸ ہم سے بیان کیا محمد بن مروان نے عمارۃ بن ابو حفصہ سے، انہوں نے زید العجمی سے، انہوں نے ابو الصدیق

سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری

امت (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے زمانے میں ایسی نعمتوں میں ہوگی کہ اس جیسی نعمتیں اس سے پہلے ان کو نہیں ملی

ہوں گی، آسمان ان پر تیز اور زیادہ بارش برسائے گا اور زمین تمام نباتات نکال دے گی اور مال بے وقعت ہو جائے گا، ایک آدمی

کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ اے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) مجھے دیدو؟ وہ کہے گا کہ لے لو!

○ ○ ○

۱۰۳۹ . حدثنا أبو معاوية عن موسى عن زيد عن أبي الصديق عن أبي سعيد عن النبي

صلى الله عليه وسلم نحوه إلا أنه يذكر المال

۱۰۳۹ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے موسیٰ سے، انہوں نے زید سے، انہوں نے ابو الصدیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے،

انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے مگر اس میں مال کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○

۱۰۵۰ . حدثنا يحيى بن سعيد الطار البصري عن سليمان بن عيسى قال بلغني أنه على

يدي المهدي يظهر تابوت السكينة من بحيرة الطبرية حتى يحمل فيوضع بين يديه بيت

المقدس فإذا نظرت إليه اليهود أسلمت الا قليلا منهم ثم يموت المهدي

۱۰۵۰ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید عطار بصری نے سلیمان بن عیسیٰ سے، کہ انہوں نے فرمایا: کہ مجھے یہ حدیث پہنچی

ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں بحیرۃ طبریہ سے سکیونہ کا صندوق ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اُسے لا کر اس کے سامنے بیت

المقدس میں رکھ دیا جائے گا۔ جب یہود اس کی طرف دیکھیں گے تو اسلام لائیں گے، مگر ان میں سے کچھ اسلام نہیں لائیں گے، پھر

حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۰۵۱ . وحدثني غير واحد عن ابن عباس عن سالم بن عبد الله عن أبي محمد عن رجل

من أهل المغرب قال اذا خرج المهدي ألقى الله تعالى الغني في قلوب العباد حتى يقول

المهدي من يريد المال؟ فلا ياتيه أحد الا واحد يقول أنا فيقول احث فيحني فيحمل على

ظهره حتى اذا أتى أقصى الناس قال ألا أراني شر من هاهنا فيرجع فيرده إليه فيقول خذ

مالك لا حاجة لي فيه

۱۰۵۱ھم سے بیان کیا بہت سارے لوگوں نے ابن عیاش سے، انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابو محمد سے، انہوں نے اہل مغرب کے ایک آدمی سے کہ وہ فرما رہے تھے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام نکلے گا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں قناعت ڈال دے گا، یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کہے گا کہ کس کو مال کی ضرورت ہے؟ تو کوئی بھی اس کے پاس نہیں آئے گا مگر ایک آدمی، وہ (آدمی) کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہاتھ پھیلاؤ تو وہ ہاتھ پھیلائے گا اور بھرے گا، پھر اُسے اپنی پُشت پر اٹھائے گا یہاں تک کہ جب لوگوں میں جائے گا تو کہے گا کہ خبردار! مجھے اپنا یہ مال شرنظر آ رہا ہے۔ پھر وہ لوٹے گا مہدی علیہ السلام کی طرف اور کہے گا کہ لے لیں اپنا مال، مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۰۵۲. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر عن يزيد بن سليمان الرحبي عن دينار بن دينار

قال يظهر المهدي وقد تفرق الفياء فيو اسي بين الناس فيما وصل اليه لا يؤثر فيه احدا

على احد ويعمل بالحق حتى يموت ثم تصير الدنيا بعده هرجا

۱۰۵۲ھم سے بیان کیا عبد القدوس نے ابو بکر سے، انہوں نے یزید بن سلیمان رجبی سے، انہوں نے دینار بن دینار سے، کہ انہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو مال غنیمت کی کثرت ہوگی وہ اسے لوگوں میں تقسیم کر دیں گے۔ اس معاملے میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیں گے اور اچھے کام کریں گے، یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگی پھر اس کے بعد دنیا لڑائی کی طرف جائے گی۔

○ ○ ○

۱۰۵۳. حدثنا القاسم بن مالك المزني عن ياسين بن سيار قال سمعت ابراهيم بن

محمد بن الحنفية قال حدثني ابي قال حدثني علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي يصلحه الله تعالى في ليلة واحدة

۱۰۵۳ھم سے بیان کیا قاسم بن مالک مزنی نے یاسین بن سیار سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے، انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس کی (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کی) ایک ہی رات میں اصلاح فرمادے گا۔

○ ○ ○

۱۰۵۴. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى بن طلحة التيمي عن طاوس قال ودع

عمر بن الخطاب رضي الله عنه البيت، ثم قال والله ما اراني ادع خزائن البيت وما فيه من

السلاح والمال ام اقسمه في سبيل الله؟ فقال له علي بن ابي طالب رضي الله عنه امض يا

امير المؤمنين! فلست بصاحبه انما صاحبه منا شاب من قريش يقسمه في سبيل الله في

۱۰۵۴ھ سے بیان کیا ابن وہب نے ابلق بن یحییٰ بن طلحہ جمی سے، انہوں نے طاؤس سے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال میں امانتیں رکھیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں بیت المال کے خزانوں کو اور جو کچھ اس میں ہتھیار اور مال ہے یا امانت رکھوں یا اللہ کے راستے میں تقسیم کر دوں؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کر گوریں اے امیر المؤمنین! اس سے کے ساتھی نہیں ہیں، یقیناً اس کا ساتھی ہم میں سے ایک قریبی نوجوان ہے، جو اس کو آخری زمانے میں تقسیم کرے گا۔

○ ○ ○

۱۰۵۵ھ. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن الجريري عن أبي نضرة عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون في امتي خليفة يحثي العمل حثيا ولا يعده عدا.

۱۰۵۵ھ سے بیان کیا عبد الوهاب ثقفی نے جریری سے، انہوں نے ابو نضرہ سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہما، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو زیادہ مال تقسیم کرے گا اور اس کو کچھ پروا نہیں کرے گا۔

○ ○ ○

۱۰۵۶ھ. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج رجل من أهل بيتي عن القطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا يقال له السفاح

۱۰۵۶ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عطیہ سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہل بیت کا ایک آدمی کچھ زمانے کے بعد اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے بعد وہ خوب سخاوت کرے گا اس کو سفاح کہا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۰۵۷ھ. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عتبة المشجمي عن أبي أمية الكلبي عن شيخ حدثهم زمن ابن الزبير أدرک الجاهلية علامة قال تنزل الخلافة بيت المقدس تكون بيعة هدى يحل لمن بايعه بها لساؤهم يقول لا يأخذ عليهم بطلاق ولا عتق

۱۰۵۷ھ سے ولید بن مسلم نے بیان کیا ابو عبیدہ المشجمی سے، انہوں نے ابو امیہ کلبی سے، انہوں نے ایک شیخ سے، جنہوں نے ان کو بیان کیا: ابن زبیر کے زمانے میں اس نے جاہلیت کے زمانے کو پایا تھا کہ بیت المقدس میں جو خلافت قائم ہوگی وہ ہدایت کی بیعت ہوگی۔ وہ ان بیعت کرنے والوں کے لیے ان کی بیویاں حلال ہوں گی اور بیعت چھوڑنے پر بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

○ ○ ○

۱۰۵۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن خير بن محمد الرعيني قال أخبرني راشد مولانا عن
تبيع عن كعب رضى الله عنه قال اذا رايت خليفة بيت المقدس و آخر دونه يعني بدمشق
فلا تتبع دونه فانه اضل من حمار امله

۱۰۵۸ھ سے بیان کیا ولید بن مسلم نے خیر بن محمد رعینی سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے راشد نے ہمارے
آقا تبع سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں: جب تو بیت المقدس میں خلیفہ کو موجود دیکھے اور دوسرا
خلیفہ دمشق میں ہو، تو دوسرے (دمشق والے) کی تابعداری نہ کرو اس لئے کہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

۱۰۵۹. قال الوليد فأخبرني بلال العكي عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن عبد الجبار
الأزدي عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيقتل الخليفة
الذي بيت المقدس الذي دونه

۱۰۵۹ھ ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے بلال عکی نے یحییٰ بن عمرو سبیانی سے، انہوں نے عبد الجبار ازدی سے، انہوں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بیت المقدس کا خلیفہ دوسرے
خلیفہ کو قتل کرے گا۔

۱۰۶۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال أول لواء يعقده المهدي بيعته الى
الترك فيهمزهم وياخذ ما معهم من السبي والاموال ثم يسير الى الشام فيفتحها ثم يعتق
كل مملوك معه واعطى اصحابه قيمهم

۱۰۶۰ھ سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ آپ نے فرمایا: حضرت
مہدی علیہ السلام ٹکڑوں کی طرف بھیجیں گے اور انہیں شکست دیں گے۔ اُن کو مال غنیمت حاصل ہوگا پھر وہ شام فتح کریں گے۔
ان کے پاس جو غلام ہوں گے وہ اُن کو آزاد کریں گے اور ان کے مالکوں کو ان کا معاوضہ دیں گے۔

صفة المهدي ونعته

امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف

۱۰۶۱. حدثنا أبو يوسف عن صفوان بن عمرو عن عبد الله بن بشير عن كعب رضي

الله عنه قال المهدي خاشع لله كخشوع النسر ينشر جناحه

۱۰۶۱۔ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد اللہ بن بشیر سے، انہوں نے حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوں گے جیسے گدہ جب وہ اپنے پروں کو پھیلا دیتا ہے۔

○ ○ ○

۱۰۶۲. حدثنا المعتمر بن سليمان عن القاسم بن الفضل عن أبي الصديق عن أبي سعيد

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبدالرزاق عن مطر الوراق عن أبي سعيد

لم يرفعه ويحيى بن اليمان عن شيبان النحوي عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي ولم

يذكر أبا سعيد قالوا: المهدي أفتى أجلى

۱۰۶۲۔ ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے قاسم بن فضل سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے ابو سعید خدری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ نیز عبدالرزاق نے مطر وراق سے، انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے،

انہوں نے اُسے مرفوع بیان نہیں کیا ہے۔ نیز یحییٰ بن یمان نے شیبان نحوی سے، انہوں نے زید عمی سے، انہوں نے ابو صدیق ناجی

سے اور انہوں نے ابو سعید کا ذکر نہیں کیا، ان سب نے کہا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام صاف چمکتی پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۳. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي نضرة أو أبي الصديق عن أبي سعيد

الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال للمهدي أجلى الجبين أفتى الأنف.

۱۰۶۳۔ ہم سے بیان کیا ولید نے سعید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے ابو نضرہ سے،

یا ابو صدیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: کہ مہدی صاف چمکتی پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۴. قال الوليد عن أبي رافع اسماعيل بن رافع عن حدثه عن أبي سعيد الخدري

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي أفتى أجلى

۱۰۶۳۔ ولید نے ابورافع اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے اس آدمی سے جنہوں نے اُسے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام صاف چمکتی پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۵۔ حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي أفتى الأنف أجلى الجبين

۱۰۶۵۔ ہم سے بیان کیا ابن وهب نے حارث بن نبهان سے، انہوں نے عمرو بن دينار سے، انہوں نے ابونضرة سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) صاف روشن پیشانی والے اونچی ناک والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۶۔ حدثنا المعتمر بن سليمان عن عمران بن حدير عن سميط عن كعب قال: المهدي ابن أحد أو اثنين وخمسين سنة

۱۰۶۶۔ ہم سے بیان کیا معتمر بن سليمان نے عمران بن حدير سے، انہوں نے سميط سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے کہا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام اکاون (51) یا باؤن (52) سال کے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۷۔ حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن عبد الله بن الحارث قال: يخرج المهدي وهو ابن أربعين سنة كأنه رجل من بني اسرائيل

۱۰۶۷۔ ہم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے فرمایا: کہ انہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے جب کہ اُن کی عمر چالیس 40 سال ہوگی، گویا کہ وہ بنی اسرائیل کا کوئی آدمی ہے۔

○ ○ ○

۱۰۶۸۔ حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباس رضي الله عنه قال هو شاب

۱۰۶۸۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن عیینہ نے عمرو بن عبسہ سے، انہوں نے ابو معبد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا: کہ وہ (مہدی علیہ السلام) نوجوان ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۹۔ حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن أبي الطفيل رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف المهدي فذكر

تَقْلًا فِي لِسَانِهِ وَضَرْبَ بَفْعٍ الْيَسْرَى بِيَدِهِ الْيَمْنَى إِذَا أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْكَلَامُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ
أَبِيهِ اسْمُ أَبِي

۱۰۶۹ھ سے بیان کیا ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسرائیل بن عبادہ سے، انہوں نے میمون
قداح سے، انہوں نے ابوطیفیل رضی اللہ عنہ سے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے اوصاف بیان کرتے ہوئے
فرمایا: کہ ان کی زبان بوجھل ہوگی (لکنت والی ہوگی) اور اپنی بائیں ران پر اپنا دایاں ہاتھ ماریں گے جب ان کے لئے بات کرنے
میں مشکل پیش آئے گی۔ وہ میرے ہم نام ہوں گے اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۷۰. حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ فِي الْقَطَاعِ مِنَ الزَّمَانِ وَظُهُورُ مَنْ
الْفِتَنِ يَكُونُ عَطَاؤُهُ حَتَّى يَقَالَ لَهُ السَّفَاحُ

۱۰۷۰ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عطیہ عوفی سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کافی زمانہ گزرنے اور فتنے ظاہر ہونے کے بعد ایک آدمی نکلے گا۔ اس کے عطیات
زیادہ ہوں گے اور اُسے ”سفاوح“ کہا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۷۱. حَدَّثَنَا رَشْدِينَ وَالْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ سُفْيَانَ الْكَلْبِيِّ قَالَ
يَخْرُجُ عَلَى لَوَاءٍ الْمَهْدِيُّ غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ خَفِيفُ اللَّحْيَةِ أَصْفَرُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَلِيدُ أَصْفَرُ
لَوْ قَابَلَ الْجِبَالَ لَهَزَّهَا وَقَالَ الْوَلِيدُ لَهْدَهَا حَتَّى يَنْزِلَ أَيْلِيَاءَ

۱۰۷۱ھ سے بیان کیا رشیدین اور ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت کعب بن علقمہ سے، کہ سفیان کلبی نے
فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے جھنڈے کے ساتھ ایک غلام کم عمر ہلکی داڑھی والا، زرد رنگ امیر بن کر نکلے گا اور حضرت ولید رحمہ
اللہ تعالیٰ نے زرد رنگ کا ذکر نہیں کیا، اگر وہ پہاڑ کا بھی سامنا کرے تو اس میں بھی راستہ نکال لے گا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے
کہا کہ اُسے پہاڑ دے گا۔ یہاں تک کہ ایلیا (بیت المقدس) پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۷۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ عَنْ السَّقَرِ بْنِ رَسَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ أَزْجٌ

أَبْلَجٌ أَعْيُنُ يَحْيِيءُ مِنَ الْحِجَازِ حَتَّى يَسْتَوِيَ عَلَى مَنْبَرِ دِمَشْقٍ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً

۱۰۷۲ھ سے بیان کیا محمد بن حمیر نے سقر بن رستم سے، انہوں نے اپنے والد سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی
علیہ السلام ایسے آدمی ہوں گے جو باریک اور لمبے ابرو والے ہوں گے، اُن کے دونوں ابروؤں کے درمیان فاصلہ ہوگا، بڑی آنکھوں والے
ہوں گے وہ حجاز سے آئیں گے، یہاں تک کہ دمشق کے منبر پر جلوہ افروز ہوں گے، اور ان کی عمر اٹھارہ (18) سال ہوگی۔

○ ○ ○

۱۰۷۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن الهيثم بن عبد الرحمن عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: المهدي مولده بالمدينة من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم واسمه اسمي "واسم" أبيه اسم أبي ومهاجره بيت المقدس، كث اللحية، أكحل العينين، براق الشيا في وجهه خال، ألقى أجلى في كتفه علامة النبي، يخرج براية النبي صلى الله عليه وسلم من مرط مخملة سوداء مربعة فيها حجر لم ينشر منذ توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تنشر حتى يخرج المهدي يمهده الله بثلاثة آلاف من الملائكة يضربون وجوه من خالفهم وأدبارهم يبعث وهو ما بين الثلاثين إلى الأربعين

۱۰۷۳. ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے ہیشم بن عبد الرحمن سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ہوگا، نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، وہ نبی کریم ﷺ کے ہم نام، اور ان کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام پر ہوگا، اور بیت المقدس کی طرف ہجرت کرنے والے ہوں گے، گنجان ڈاڑھی والے، سرمکین آنکھوں والے، چمکتے دندان والے، ان کے چہرے پر تل کا نشان ہوگا، چمکتی پیشانی اور لمبی ناک والے ہوں گے ان کے کندھے میں نبی کی ایک نشانی ہوگی، نبی کریم ﷺ کے محل کے بنے ہوئے کپڑے کے کالے جھنڈے کے ساتھ جو چوکور ہوگا، نکلیں گے۔ اس میں ایک ٹکڑا ہوگا جب سے آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت سے یہ نہیں پھیلا اور نہیں پھیلے گا جب تک حضرت مہدی علیہ السلام نہ نکلیں اللہ تعالیٰ تین (3) ہزار فرشتوں کے ساتھ اس کی مدد کریں گے جو ان کے دشمنوں کو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ماریں گے، تیس (30) سے چالیس (40) سال کے درمیان عمر کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۷۴. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى بن طلحة التيمي عن طاوس قال قال علي

بن أبي طالب رضي الله عنه: هو فتى من قریش ادم ضرب من الرجال

۱۰۷۴. ہم سے بیان کیا ابن وہب نے اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ تیمی سے، انہوں نے طاؤس سے کہ حضرت علی بن ابی

طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: وہ قریش کا ایک جوان ہوگا، گندم کوں رنگ اور لوگوں میں درمیانی جسامت کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۷۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: المهدي ابن ستين سنة

۱۰۷۵. ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا:

حضرت مہدی علیہ السلام ساٹھ (60) سال کی عمر کے ہوں گے۔

○ ○ ○

اسم المہدی

حضرت مہدی علیہ السلام کا نام

۱۰۷۶. حدثنا ابن عیینة عن عاصم عن زر عن عبد الله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يواطىء اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي وسمعتُه غير مرة لا يذكر اسم أبيه

۱۰۷۶ھ ہم سے بیان کیا ابن عیینہ نے عاصم سے، انہوں نے زر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام کے مطابق اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا، اور میں نے ان سے کئی مرتبہ سنا کہ وہ ان کے والد کے نام کا ذکر نہیں کر رہے تھے (یعنی ذکر نہیں کیا)۔

○ ○ ○

۱۰۷۷. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفیان الثوري وزائدة عن عاصم عن أبي وائل عن زر عن عبد الله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يواطىء اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي. قال أبو القاسم الطبراني والصواب عن عاصم عن زر بلا أبي وائل.

۱۰۷۷ھ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے سفیان ثوری اور زائدہ سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابو وائل سے، انہوں نے زر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا (یعنی ہم نام ہوں گے)۔ (ابو القاسم طبرانی نے کہا ہے کہ صحیح سند یوں ہے عن عاصم عن زر، بغیر ”ابو وائل“ رحمہ اللہ تعالیٰ کے۔

○ ○ ○

۱۰۷۸. عن كعب قال: اسم المهدي محمد أو قال اسم نبي

۱۰۷۸ھ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا نام محمد یا ہے، فرمایا نبی کا نام ہے (یعنی اس کا نام نبی کریم ﷺ والا نام ہے)۔

○ ○ ○

۱۰۷۹. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفیان عن عبد العزيز بن رفيع عن أبي ثمامة قال إني

لأعرف اسمه واسم أبيه واسم أمه

۱۰۷۹ھ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے، انہوں نے ابو ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،

اُنہوں نے ابو ثمامہ سے، کہ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں اس کا (حضرت مہدی علیہ السلام) اور اس کے والد کا اور والدہ کا نام جانتا ہوں۔

○ ○ ○

۱۰۸۰. حدثنا الوليد عن أبي رافع عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال: اسم المهدي إسمي

۱۰۸۰. ہم سے بیان کیا ولید نے ابو رافع سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان کو حدیث بیان کی، اُنہوں نے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام پر ہوگا (یعنی وہ میرا ہم نام ہوگا)۔

○ ○ ○

۱۰۸۱. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن

أبي الطفيل رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: المهدي اسمه إسمي

واسم أبيه إسم أبي

۱۰۸۱. ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اسرائیل بن عباد سے، اُنہوں نے میمون قداح

سے، اُنہوں نے ابو طفیلؓ سے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرا نام ہوگا (یعنی وہ میرا ہم نام ہوگا) اور اس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا (یعنی ہم نام ہوگا)۔

○ ○ ○

نسبة المهدي

حضرت مہدی علیہ السلام کی کنیت

۱۰۸۲. حدثنا ابن المبارك وابن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال عبد الرزاق

عن معمر عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال قلت لسعيد بن المسيب المهدي حق هو

قال حق، قال قلت ممن هو؟ قال من قريش، قلت من أي قريش قال من بني هاشم، قلت

من أي بني هاشم؟ قال من بني عبد المطلب، قلت من أي عبد المطلب قال؟ من ولد

فاطمة

۱۰۸۲. ہم سے بیان کیا ابن مبارک اور ابن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے۔ اس کے علاوہ عبد الرزاق نے کہا معمر سے، اُنہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،

کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا آنا حقیقت ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حقیقت

ہے پھر میں نے پوچھا کہ وہ کس (قوم) سے ہوں گے؟ انہوں نے کہا کہ قریش سے (ہوں گے۔) میں نے پوچھا کہ قریش کی کون سی شاخ سے ہوں گے؟ فرمایا: بنی ہاشم سے (ہوں گے۔) میں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کی کون سی شاخ سے ہوں گے؟ فرمایا: بنو عبدالمطلب سے، میں نے پوچھا کہ عبدالمطلب کی کون سی اولاد میں سے ہوں گے؟ فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۸۳. حدثنا المعتمر عن رجل عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو رجل من عترتي أو قال من أهل بيتي

۱۰۸۳ھ سے بیان کیا معتمر نے ایک آدمی سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری اولاد میں سے ایک آدمی (مہدی) ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۸۴. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان عن أبي اسحاق عن عاصم عن علي قال: هو

رجل مني

۱۰۸۴ھ سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے سفیان سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میرے خاندان کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۸۵. حدثنا يحيى بن اليمان عن شيبان النحوي عن جابر عن عامر عن ابن عباس قال:

منا الهادي والمهدي ومنا الضال المضل

۱۰۸۵ھ سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے شیبان نحوی سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے عامر سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: ہمارے خاندان سے ہی ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہوگا اور ہم میں سے ہی گمراہ ہونے والا اور گمراہ کرنے والا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۸۶. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباس قال: المهدي شاب منا

أهل البيت. قال قلت: عجز عنها شيو حكيم ويرجوها شهابكم؟ قال: يفعل الله ما يشاء

۱۰۸۶ھ سے بیان کیا ابن عیینہ نے عمرو سے، انہوں نے ابو معبد سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے اہل بیت کا ایک نوجوان ہوگا۔ فرمایا میں نے پوچھا کہ: اس سے تمہارے بوڑھے عاجز آگئے اور وہ اپنے نوجوان سے امید رکھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

○ ○ ○

۱۰۸۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبد الله عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد قال سمعت ابن عباس وهو عند معاوية يقول: يبعث الله المهدي منا أهل البيت
 ۱۰۸۷. ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے ولید بن ہشام معیطی سے، انہوں نے ابان بن ولید سے، فرمایا میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو ہمارے اہل بیت میں سے پیدا کریں گے۔

۱۰۸۸. حدثنا الوليد وغيره عن عبد الملك بن أبي غنية عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس قال: المهدي منا يدفعها الي عيسى بن مريم عليه السلام
 ۱۰۸۸. ہم سے ولید وغیرہ نے بیان کیا عبد الملک بن ابی غنیہ سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ہم میں سے ہیں اور وہ اپنی (خلافت و قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے کر دیں گے۔

۱۰۸۹. حدثنا الوليد عن علي بن حوشب سمع مكحولاً يحدث عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال قلت: يا رسول الله المهدي منا أئمة الهدى أم من غيرنا قال: بل منا بنا يفتح الدين كما بنا فتح وبنا يستنقذون من ضلالة الفتنة كما استنقذوا من ضلالة الشرك وبنا يؤلف الله بين قلوبهم في الدين بعد عداوة الفتنة كما ألف الله بين قلوبهم ودينهم بعد عداوة الشرك

۱۰۸۹. ہم سے بیان کیا ولید نے علی بن حوشب سے، انہوں نے مکحول نے مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہم میں سے ہدایت کے امام ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو فرمایا کہ: بلکہ ہم میں سے ہوں گے ہم پر دین ختم ہوگا جیسے ہم سے دین کا آغاز ہوا۔ ہماری وجہ سے وہ لوگ فتنے کی گمراہی سے بچیں گے جیسے وہ شرک کی گمراہی سے بچے تھے۔ ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ دین کے معاملے میں فتنہ کی دشمنی کے بعد ان کے دلوں میں محبت ڈال دے گا، جیسے اُس نے شرکی دشمنی کے بعد ان کے دلوں میں محبت ڈال دی تھی۔

۱۰۹۰. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن أبي الطفيل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: وقال أحدهما عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم: ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عمر بن علي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بنا يفتح الدين كما بنا فتح وبنا

يستقلدون من الشرك، وقال أحدهما من الضلالة، بنا يؤلف الله بين قلوبهم بعد عداوة
الشرك وقال أحدهما الضلالة والفتنة

۱۰۹۰ھم سے بیان کیا ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسرائیل بن عباد سے، انہوں نے میمون قداح سے، انہوں نے ابوظیفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ان دونوں میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی پاک ﷺ سے اور ابن لہیعہ نے ابی زرہ سے، انہوں نے عمر بن علی سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہم پر ہی دین ختم ہوگا جیسے ہم سے دین شروع ہوا تھا، اور ہماری وجہ سے وہ شرک سے بچیں گے۔ اور ان دونوں (راویوں) میں سے ایک نے کہا کہ گمراہی سے بچیں گے، اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں شرک کی دشمنی کے بعد محبت ڈال دیں گے، اور ان دونوں (راویوں) میں سے ایک نے کہا کہ گمراہی اور فتنہ ختم کریں گے۔

○ ○ ○

۱۰۹۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة واخبرني عباس بن عباس عن ابن زريق عن علي
رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو رجل من اهل بيتي

۱۰۹۱ھم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، اور مجھے خبر دی ہے عباس بن عباس نے ابن زریق سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میرے اہل بیت کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۹۲. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من عترتي يقاتل على سنتي كما قاتلت أنا على الوحي

۱۰۹۲ھم سے بیان کیا ولید نے ایک شیخ سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میری اولاد (خاندان) میں سے ہوگا، میرے طریقے پر لڑے گا جیسے میں وحی کے حکم کے مطابق لڑا۔

○ ○ ○

۱۰۹۳. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي
الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من امتي

۱۰۹۳ھم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے ابوصدیق سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میری امت کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۹۴. حدثنا الوليد وقال أبو رافع عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه

وسلم قال: هو من عترتي

۱۰۹۴ ہم سے بیان کیا ولید نے اور ابو رافع نے کہا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے،

انہوں نے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میری اولاد (خاندان) میں سے ہوگا۔

۱۰۹۵. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو رضى

الله عنهما قال: يخرج رجل من ولد الحسين من قبل المشرق ولو استقبلته الجبال

لهدمها واتخذ فيها طرقا

۱۰۹۵ ہم سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی مشرق کی طرف سے نکلے گا، اگر اس کے سامنے پہاڑ بھی حائل ہوگا تو وہ اُسے گرا کر اپنا راستہ بنالے گا۔

۱۰۹۶. حدثنا ابن إدريس عن حسين بن فرات عن أبيه عن أفلت بن صالح عن عبد الله

بن الحارث أو عن عبد الله بن الحارث عن أفلت بن صالح قال قلت لمحمد بن الحنفية

في المهدي قال: إنه إذا كان فإله من ولد عبد شمس

۱۰۹۶ ہم سے بیان کیا ابن ادریس نے حسین بن فرات سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے افلت بن صالح

سے، انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے، یا (پھر) عبد اللہ بن حارث نے افلت بن صالح سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یقیناً جب وہ آئیں گے تو عبد شمس (بنو ہاشم) کی اولاد میں سے ہوں گے۔

۱۰۹۷. حدثنا ابن إدريس عن الأعمش عن حماد بن عمار عن ابن عمر أنه قال: لا بن الحنفية ما

المهدي الذي تقولون؟ قال: كما يقول الرجل الصالح إذا كان الرجل صالحا قبل

المهدي فقال ابن عمر قبح الله الحمالة كأنه أنكر قوله

۱۰۹۷ ہم سے بیان کیا ابن ادریس نے اعمش نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی

ہے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے ابن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کون ہے جن کے بارے میں آپ لوگ کہتے رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں صالح آدمی ہے، اور جب

آدمی صالح ہو تو کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہے، پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بے وقوفی کا ستیاناس کرے (گویا کہ انہوں نے اس کے قول کو ناپسند کیا)۔

○ ○ ○

۱۰۹۸. حدثنا سريج بن سراج الجرمي عن أشعث بن عبد الرحمن سمع أبا قلابة يقول

عمر بن عبد العزيز هو المهدي حقا

۱۰۹۸ھ ہم سے بیان کیا سرج بن سراج، جرمی نے، انہوں نے اشعث بن عبد الرحمن سے، انہوں نے سنا ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ آپ فرما رہے تھے کہ: عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ تعالیٰ یقیناً مہدی ہیں۔

○ ○ ○

۱۰۹۹. حدثنا أبو معاوية حدثنا أبو قبيصة عن الحسن أنه سئل عن المهدي فقال: ما أرى

مهدياً فإن كان مهدي فهو عمر بن عبد العزيز

۱۰۹۹ھ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے، ہم سے بیان کیا ہے ابو قبیسہ نے حسن سے کہ یقیناً ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں کسی کو حضرت مہدی نہیں مانتا اگر کوئی مہدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۰۰. حدثنا حميد بن عبد الرحمن عن محمد بن مسلم عن ابراهيم بن ميسرة عن

طاوس قال: قد كان عمر بن عبد العزيز مهدياً وليس به ان المهدي اذا كان زيد المحسن

في احسانه وتيب على المسيء من إساءته

۱۱۰۰ھ ہم سے بیان کیا حمید بن عبد الرحمن نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے، انہوں نے طاؤس سے کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: حضرت عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ تعالیٰ مہدی تھے اور وہ مہدی موعود نہیں تھے۔ یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام جب آئیں گے نیکو کار کی نیکی بڑھ جائے گی اور گنہگار کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۱۰۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال: يخرج رجل من ولد الحسين لو

استقبلته الجبال الرواسي لهدمها واتخذ فيها طرقات

۱۱۰۱ھ ہم سے بیان کیا رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، فرمایا کہ: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا، اگر مضبوط پہاڑ بھی اس کے راستے میں حائل ہوگا تو وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) اُسے گرا کر اس میں سے اپنا راستہ بنالے گا۔

○ ○ ○

۱۱۰۲. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال: هو من بني هاشم من ولد

فاطمہ

۱۱۰۲ھ ہم سے بیان کیا سعید ابوعثمان نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) بنو ہاشم میں سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۰۳. وعن غیر واحد عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: المهدي الذي ينزل عليه عيسى بن مريم ويصلي خلفه عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۱۰۳ھ اور کئی لوگوں نے روایت نقل کی ہے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام وہ ہے جن کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۰۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن ابن زريق الغافقي سمع عليا رضي الله عنه يقول: هو من عترة النبي صلى الله عليه وسلم

۱۱۰۴ھ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حارث بن یزید سے، انہوں نے ابن زریق غافقی سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ: وہ مہدی علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۰۵. حدثنا الوليد عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعب قال: المهدي من

ولد العباس

۱۱۰۵ھ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے یزید بن ولید خزاعی سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۰۶. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نصره عن أبي

سعید رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل مني

۱۱۰۶ھ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے حارث بن نبھان سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابو نصرہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ میرے خاندان کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۰۷. حدثنا أبو أسامة عن هشام عن محمد قال: المهدي من هذه الأمة وهو الذي يؤم

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

۱۱۰۷ھ سے بیان کیا ابواسامہ نے ہشام سے، انہوں نے محمد سے انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام اس امت میں سے ہوں گے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی امانت کریں گے۔

○ ○ ○

۱۱۰۸. حدثنا الفضیل بن عیاض عن ہشام عن الحسن قال: المہدی عیسیٰ بن مریم

علیہما السلام

۱۱۰۸ھ سے بیان کیا فضیل بن عیاض نے ہشام سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۰۹. وحدثني غير واحد عن حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن قال: هو عیسیٰ

بن مریم علیہما السلام

۱۱۰۹ھ اور مجھے بیان کیا ہے کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے حمید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے فرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۱۰. قال حماد عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: هو رجل

من آل محمد صلى الله عليه وسلم

۱۱۱۰ھ حماد نے کہا روایت کرتے ہیں کہ عاصم سے، انہوں نے ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: وہ آل محمد ﷺ میں سے ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۱۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من أهل بيتي.

۱۱۱۱ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عطیہ عوفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میرے اہل بیت کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۱۲. حدثنا بقیة بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مریم عن ضمرة بن حبيب عن أبي

هزان عن كعب قال: المہدی من ولد فاطمة

۱۱۱۲ھ سے بیان کیا بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے، انہوں نے ابو ہزان

ہے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۱۳. حدثنا غیر واحد عن ابن عیاش عن حماد بن محمد عن جعفر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال: سمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحسن سیدا وسیخرج من صلبہ رجل اسمہ اسم نبیکم یملأ الأرض عدلا کما ملئت جورا

۱۱۱۳ ہم سے کئی لوگوں نے ابن عیاش سے بیان کیا، انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا نام سید (یعنی سردار) رکھا اور فرمایا: عنقریب ان کی پشت سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی (ﷺ) کے نام پر ہوگا (یعنی نبی کریم ﷺ کا ہم نام ہوگا) وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھر گئی تھی۔

○ ○ ○

۱۱۱۴. حدثنا عبداللہ بن مروان عن سعید بن یزید التنوخی عن الزہری قال: المہدی من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا

۱۱۱۴ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے، انہوں نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۱۵. حدثنا بقیة وعبدالقدوس عن صفوان عن شریح بن عبید عن کعب قال: ما المہدی الا من قریش وما الخلافة الا فیہم غیر ان له أصلا ونسبا فی الیمن

۱۱۱۵ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام قریش میں سے ہوگا، اور خلافت بھی قریش میں ہوگی، لیکن ان کا اصل اور نسب یمن میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۱۶. حدثنا غیر واحد عن ابن عیاش قال حدثني سالم قال كتب نجدة إلى ابن عباس يسأله عن المہدي فقال: إن اللہ تعالیٰ ہدیٰ هذه الأمة بأول أهل هذا البيت ويستفدھا بآخرهم لا ینتطح فیہ عنزان جماء وذات قرن وقال مہدیان من بنی عبد شمس أحدهما عمر الأشج .

۱۱۱۶ ہم سے بیان کیا کئی لوگوں نے ابن عیاش سے، کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے سالم نے، فرمایا: نجدة نے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خط لکھا، وہ ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھ رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اس اُمت کو اس گھرانے کے اَوَّل (افراد) کے ذریعے ہدایت دے گا، اور اس (دین) کی اس گھرانے کے آخر لوگوں کے ذریعے حفاظت (وفاغ) کرے گا ان کی حکومت میں دو بکریاں بغیر سینگ کے اور سینگ والی بھی ایک دوسرے کو نہ ماریں گی، اور فرمایا کہ دو مہدی عبدالمقمس میں سے ہوں گے، ان میں سے ایک مجاہد عمر ہے۔

○ ○ ○

۱۱۱۷. حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال ابن عمرو عن زر بن

حبیش سمع علیاً رضی اللہ عنہ یقول المہدی رجل منا من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا

۱۱۱۷ ہم سے بیان کیا ابو ہارون نے عمرو بن قیس ملائی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زر بن حبیش

سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ: حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے خاندان کا ایک آدمی ہوگا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے۔

○ ○ ○

۱۱۱۸. حدثنا القاسم بن مالک المزني عن ياسين بن يسار قال سمعت إبراهيم بن

محمد بن الحنفية قال حدثني أبي حدثني علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: المہدی منا اهل البيت

۱۱۱۸ ہم سے بیان کیا قاسم بن مالک مزنی نے یاسین بن یسار سے فرمایا کہ میں نے سنا ہے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ رحمہ

اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۱۹. حدثنا هيثم عن منصور عن الحسن قال: المہدي عيسى بن مريم عليهما

السلام

۱۱۱۹ ہم سے ہيثم نے بیان کیا منصور سے، انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ:

حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۲۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: يبقى المہدي أربعين عاما.

۱۱۲۰ ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے أرطاة سے انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ

السلام (دنیا میں) چالیس (40) سال تک رہیں گے۔

○ ○ ○

قدر ما یملک المہدی

حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مدت

۱۱۲۱. حدثنا أبو معاوية عن موسى الجهني عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يعيش في ذلك يعني بعد ما يملك سبع سنين أو ثمان أو تسع

۱۱۲۱۔ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے موسیٰ جہنی سے، انہوں نے زید عمی سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت مہدی علیہ السلام) حکومت ملنے کے بعد سات (7) یا آٹھ (8) یا نو (9) سال تک زندہ رہے گا۔

○ ○ ○

۱۱۲۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي هارون عن معاوية بن قرة عن أبي الصديق عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۱۱۲۲۔ ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ہارون سے، انہوں نے معاویہ بن قرۃ سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس جیسی روایت نقل کی ہے۔

○ ○ ○

۱۱۲۳. قال معمر وقال قتادة بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يعيش في ذلك سبع سنين

۱۱۲۳۔ معمر اور حضرت قتادہ نے کہا کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام، حکومت ملنے کے بعد سات (7) سال زندہ رہے گا۔

○ ○ ○

۱۱۲۴. حدثنا المعتمر بن سليمان عن القاسم بن الفضل المراغي عن رجل من أهل عن

أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يعيش سبعا أو تسعا ۱۱۲۴۔ ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے قاسم بن فضل مراغی سے، انہوں نے اپنے خاندان کے ایک آدمی سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال یا آٹھ (8) سال حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

۱۱۲۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن سعيد عن قتادة عن أبي الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يعيش سبعا ثم يموت

۱۱۲۵ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے سعید سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابو صدیق رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال حکومت کریں گے پھر وفات پا جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۲۶. قال الوليد وقال أبو رافع عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم سبعا ثماليا تسعا.

حدثنا ابن وهب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملك سبع سنين

۱۱۲۶ ولید نے اور ابو رافع نے روایت کرتے ہوئے کہا حضرت ابوسعید سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سات (7) آٹھ (8) نو (9) سال (حضرت مہدی علیہ السلام زندہ رہیں گے)۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن وهب نے حارث بن نبهان سے، انہوں نے عمرو بن دينار سے، انہوں نے ابو نضرة سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال حکومت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۱۲۷. حدثنا محمد بن مروان العجلي عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون المهدي في أمي ان قصر لسبعا والا فثمان وإلا فتسعا

۱۱۲۷ ہم سے بیان کیا محمد بن مروان عجمی نے عمارة بن ابی حفصہ سے، انہوں نے زید العمی سے، انہوں نے ابو صدیق ناجی سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میری امت میں ہوگا، اگر اس کی مدت حکومت کم ہو تو سات (7) سال ورنہ آٹھ (8) سال اور نو (9) سال ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال: يحكث المهدي فيكم

تسعا وثلاثين سنة يقول الصغير باليتنى قد بلغت ويقول الكبير باليتنى صغيرا

۱۱۲۸ ہم سے بیان کیا رشدين نے ابولہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، انہوں نے صباح سے، انہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام تمہارے درمیان اتالیس (39) سال تک ٹھہریں گے۔ اس دوران میں چھوٹے کہے گا کہ کاش انہیں جوانی

کی عمر میں ہوتا اور بڑا کہے گا کہ کاش! میں چھوٹا ہوتا۔

○ ○ ○

۱۱۲۹. حدثنا بقیة بن الوليد وعبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن ضمرة بن

حبیب قال: حياة المهدي ثلاثون سنة.

۱۱۲۹ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے ضمرة بن حبیب سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی عمر تیس (30) سال ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۳۰. حدثنا محمد بن حمیر عن الصقر بن رستم عن أبيه قال: يملك المهدي سبع

سنين وشهرين وأيام

۱۱۳۰ ہم سے بیان کیا محمد بن حمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے صقر بن رستم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت سات (7) سال دو (2) مہینے اور کچھ دن ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۳۱. حدثنا بقیة وعبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن يزيد بن سلمان عن دينار

بن دينار قال: بقاء المهدي أربعون سنة. وقال أحدهما مرة أربعين ومرة أربع وعشرين

۱۱۳۱ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے یزید بن سلمان سے، انہوں نے دیار بن دینار سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا (دنیا میں) ٹھہرنا چالیس 40 سال ہوگا، ان دونوں (راویوں) میں سے ایک نے ایک دفعہ کہا کہ چالیس (40) سال اور ایک دفعہ (کہا کہ) چوبیس (24) سال۔

○ ○ ○

۱۱۳۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد عن يزيد التتوخي عن الزهري قال: يعيش

المهدي أربع عشرة سنة يموت موتا

۱۱۳۲ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے سعید سے، انہوں نے یزید تنوخی سے، کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام چودہ (14) سال حکومت کریں گے پھر وفات پا جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۳۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن الهيثم بن عبد الرحمن عن حدثه عن علي قال:

يلي المهدي أمر الناس ثلاثين أو أربعين سنة

۱۱۳۳ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے ہيثم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے، حدیث بیان کی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں پر تیس (30) سال یا چالیس (40) سال تک حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

مایکون بعد المہدی

حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد جو کچھ ہوگا

۱۱۳۴. حدثنا بقية بن الوليد والوليد بن مسلم عن أبي بكر بن أبي مریم حدثني يزيد بن سلمان عن دينار بن دينار قال بلغني أن المهدي إذا مات صار الأمر هرجا بين الناس ويقتل بعضهم بعضا وظهرت الأعاجم واتصلت الملاحم فلا نظام ولا جماعة حتى يخرج الدجال

۱۱۳۴ھ سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور ولید بن مسلم نے ابو بکر بن ابو مریم سے، مجھے بیان کیا یزید بن سلمان نے دینار بن دینار سے، انہوں نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام وفات پا جائیں گے تو حکومت کے لیے لوگوں کے درمیان لڑائی تک تو بت پہنچ جائے گی۔ پھر لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، اور عجم کے لوگ غالب آ جائیں گے اور مسلسل سخت لڑائیاں ہوں گی، تو پھر نہ نظام حکومت رہے گا اور نہ اجتماعیت، یہاں تک کہ دجال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۱۳۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن حدثه عن كعب قال: يموت المهدي موتا ثم يلي الناس بعده رجل من أهل بيته فيه خير وشره أكثر من خيره، يفضب الناس يدعوهم إلى الفرقة بعد الجماعة، بقاؤه قليل، يفر به رجل من أهل بيته فيقتله فيقتل الناس بعده قتالا شديدا، وبقاء الذي قتله بعده قليل ثم يموت موتا، ثم يليهم رجل من مضر من الشرق يكفر الناس ويخرجهم من دينهم، يقاتل أهل اليمن قتالا شديدا فيما بين النهرين، فيهزمه الله ومن معه.

۱۱۳۵ھ سے بیان کیا ولید بن مسلم نے اس شخص سے جنہوں نے اس کو حدیث بیان کی کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام وفات پائیں گے۔ پھر لوگوں پر ان کے اہل بیت کا ایک آدمی جس میں بھلائی اور شر دونوں ہوں گے حکومت کرے گا، اس کا شر اس کی بھلائی سے زیادہ ہوگا۔ وہ لوگوں پر غضبناک ہوگا ان کو اجتماعیات کے بعد فرقہ پرستی کی طرف دعوت دے گا۔ وہ تھوڑا عرصہ رہے گا۔ پھر اہل بیت کا ایک آدمی غضبناک ہو کر حملہ کر کے اُسے قتل کر دے گا، لوگ اس کے بعد ایک دوسرے سے سخت لڑائی کریں گے۔ جس شخص نے اُسے قتل کیا تھا اس کی زندگی بھی کم ہوگی اور وہ جلد مر جائے گا۔ پھر ان پر (قبیلہ) مضر کا ایک آدمی مشرق (دالوں میں) سے والی بنے گا جو لوگوں کو کافر بنادے گا اور ان کو ان کے دین سے نکال دے گا، اہل یمن کے ساتھ سخت جنگ لڑے گا، جہاں دونہریں جمع ہوتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے کر سوا کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۱۳۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد التبوخي عن الزهري قال يموت المهدي موتاً ثم يصير الناس بعده فتنة ويقبل اليهم رجل من بني مخزوم فيبايع له فيمكث زماناً ثم يمنع الرزق فلا يجد من يغير عليه ثم يمنع العطاء فلا يجد أحداً يغير عليه وهو ينزل بيت المقدس فيكون هو وأصحابه مثل العجايل المريبة وتمشي نساؤهم بهبطات الذهب وثياب لا تواريهن فلا يجد من يغير عليه فيأمر باخراج أهل اليمن قضاة ومدحج وحمدان وحمير والأزد وخصان وجميع من يقال له من اليمن فيخرجهم حتى يملأوا شعاب فلسطين فيرجع إليهم جدیس ولخم وجدام والناس غضبي من تلك الجبال بالطعام والشراب ليكون لهم مغفرة كما كان يوسف مغفرة لآخوته اذ نادى مناد من السماء ليس باولا جان بايعوا فلانا ولا ترجعوا على أعقابكم بعد الهجرة فينظرون فلا يعرفون الرجل ثم ينادي ثلاثاً ثم يبايع المنصور فيبعث عشرة وفد الى المنخرومي فيقتل تسعة ويدع واحداً ثم يبعث خمسة فيقتل أربعة ويسرح واحداً ثم يبعث ثلاثة فيقتل اثنين ويدع واحداً فيسير إليه فينصره الله عليه فيقتله الله ومن معه ولا ينفلت إلا الشريد ولا يدع قرشياً إلا قتله فيلتمس إذ ذاك قرشي فلا يوجد كما يلتمس اليوم رجل من جرهم فلا يوجد فلكذلك تقتل قریش فلا يوجدوا بعدها.

۱۱۳۶ھ سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ بنو مخزوم (قبیلہ) کا ایک آدمی ان کی طرف آئے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی، وہ کچھ ٹھہرے گا۔ پھر رزق اور غلہ روک دے گا، تو کوئی اس پر حملہ نہ کرے گا۔ پھر وہ عطیات کو روک لے گا، مگر کوئی اس پر حملہ نہ کرے گا۔ وہ بیت المقدس میں ٹھہرے گا۔ وہ اور اس کے ساتھی عوام کو رگڑا دیں گے۔ ان کی عورتیں سونے کے موزے پہنے ہوئے ہوں گی، اور ان کے کپڑے اُن کے بدن کو نہیں چھپائیں گے۔ کسی میں ہمت نہ ہوگی کہ اُس پر حملہ کرے۔ وہ اہل یمن کے نکالنے کا حکم دے گا (یعنی قبیلہ) قضاہ، مذحج، ہمدان، حمیر اور ازد اور غسان، اور وہ ان تمام لوگوں کو جو یمن کی طرف منسوب ہوں گے، نکال باہر کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ فلسطین کی گھاٹیوں پر اتریں گے، ان کی طرف (قبیلہ) جدیس، لخم اور جدام کے لوگ لوٹیں گے، ان پہاڑوں میں وہ کھانے پینے سے پریشان ہوں گے کہ ان کے لئے بھی کوئی فریادرس ہو جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے لئے فریادرس بن گئے تھے، اچانک ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ کوئی انسان اور جن فلاں شخص سے بیعت کئے بغیر نہ مرے، اور ہجرت کے بعد اپنی ایڑیوں پر نہ لوٹو، پھر وہ دیکھیں گے تو اس آدمی کو نہیں پہچانیں گے، پھر وہ تین دفعہ پکارے گا پھر منصور کی بیعت کی جائے گی، پس وہ دس (10) وفد مخزومی کی طرف بھیجے گا۔ ان میں سے نو (9) کو قتل کیا جائے گا اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر پانچ (5) بھیجے گا۔ تو چار (4) کو قتل کر دیا جائے گا اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا پھر تین (3)

بھیجے گا۔ پس دو (2) کو قتل کر دیا جائے اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی طرف چلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے خلاف اس کی مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دے گا۔ لوگوں کو جلا وطن کیا جائے گا کسی قریشی کو بغیر قتل کیے چھوڑا نہیں جائے گا۔ اس وقت ہر قریشی کو ڈھونڈا جائے گا۔ وہ کہیں نہ ملے گا جیسے آج جرہم (قبیلہ) کے کسی آدمی کو تلاش کیا جائے تو وہ نہیں مل سکتا۔ سارے قریش کو قتل کیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی قریشی باقی نہ رہے گا۔

○ ○ ○

۱۱۳۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن حدثه عن كعب قال يقاتل أهل اليمن قتالا شديدا فيما بين النهرين فيهزمه الله ومن معه لما يروع أهل المشرق ومن معه إلا بالقتلى يطفون على النهر فيعلمون بهزيمتهم فيقتلوا أكبرهم إلى اليمن وهم نزول بين النهرين فيظهره الله تعالى ومن معه فيصلح أمر الناس وتجتمع كلمتهم هنية ثم يسرون حتى ينزلوا الشام ويمكنون زمانا في ولاية صالحة م ينور بهم قيس فيقتلهم أهل اليمن حتى يظن الظان أن لم يبق من قيس أحد ثم رجل من أهل اليمن فيقول الله الله في اخوانكم الله والبقية فتسير قيس فيمن بقي منها حتى ينزلوا بين النهرين فيجمعوا جمعا عظيما فيولون أمرهم رجلا من بني مخزوم ثم يموت والي اليمن فتفرح قيس بموته فيسير المخزومي حتى اذا جاز آخرهم الفرات مات المخزومي فيصير اليمن على حده وقيس على حده فيغضب الموالي عن ذلك وهم أكثر الناس يومئذ فيقولون هلموا نولي رجلا من أهل الدين فيبعثون رهطا من أهل اليمن ورهطا من مضر ورهطا من الموالي إلى البيت المقدس فيتلون كتاب الله تعالى ويسألونه الخيره فيرجع أولئك الرهط وقدولوا رجلا من الموالي فويل للناس بالشام وأرضها من ولايته فيسير إلى مضر يريد قتالهم ثم يسير رجلا من أهل المغرب رجل طويل جسم عريض ما بين المنكبين فيقتل من لقي حتى يدخل بيت المقدس فتصيبه الدابة فيموت موتا فتكون الدنيا شر ما كانت ثم يلي من بعده رجل من أهل مضر يقتل أهل الصلاح ملعون مشؤم ثم يلي من بعده المضري العماني القحطاني يسير بسيرة أخيه المهدي وعلى يديه تفتح مدينة الروم قال أبو عبد الله نعيم يخرج من قرية يقال لها يكلأ خلف صنعاء بمرحلة أبوه قریشی وأمه يمانية

۱۱۳۷ھ سے بیان کیا ولید بن مسلم نے اس شخص سے جنہوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دو شہروں کے درمیان اہل یمن کے ساتھ سخت لڑائی لڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے گا۔ اہل مشرق اور ان کے وہ ساتھی اپنے مقتولین کو دیکھ کر گھبرا ئیں گے جو نہر کے پانی پر گھوم رہے ہوں گے۔

اس سے ان کو ان کی شکست کا پتہ چل جائے گا، ان کا ایک شہسوار یمن کی طرف جائے گا اور دو نہروں کے درمیان اترنے کا ارادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غلبہ دیدے گا۔ وہ لوگوں کے معاملات کی اصلاح کرے گا اور خوشی اور آسانی کے ساتھ ان میں اتفاق پیدا ہو جائے گا، پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ شام میں اتریں گے، اور کچھ زمانے تک اس ملک شام میں رہیں گے۔ پھر قبیلہ قیس ان پر حملہ کرے گا تو اہل یمن اس کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرے گا کہ قیس والوں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا ہے۔ پھر اہل یمن کا ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا، اللہ! اللہ! اپنے بھائیوں کو تلاش کرو قبیلہ قیس اپنے باقی ماندہ ساتھیوں کے ساتھ دو نہروں کے درمیان اترے گا۔ وہاں وہ بڑی جماعت کو جمع کرے گا۔ اور ان کا معاملہ بنو مخزوم کے ایک آدمی کے حوالے کرے گا۔ یمن کا والی مر جائے گا، تو قبیلہ قیس اس کے موت سے خوش ہو جائے گا، پھر جب مخزومی کے لشکر کا آخری آدمی دریائے فرات پار کرے گا تو مخزومی مر جائے گا، پھر یمن (والے) اور قیس (والے) اپنے علاقوں میں رہیں گے، پھر غلام لوگ اس سے ناراض ہوں گے جو تمام لوگوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ آؤ ہم اہل دین میں سے کسی آدمی کو اپنا والی بنائیں! پھر وہ اہل یمن میں سے ایک جماعت، (قبیلہ) مضر سے ایک جماعت اور ایک جماعت غلاموں سے بیت المقدس کی طرف بھیجیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی مانگیں گے۔ وہ جماعت واپس لوٹے گی تو انہوں نے ایک غلام کو امیر بنایا ہوا ہوگا، تو شام میں اور اس کی سر زمین میں اس کی ولایت کی وجہ سے ہلاکت ہوگی، وہ مضر کے ساتھ لڑنے کے لئے چلے گا اور اہل مغرب کے ایسے آدمی کی طرف چلے گا جو لمبا، مضبوط جسم والا، چوڑے شانوں والا ہوگا۔ وہ جیسے ہی ملے گا اُسے قتل کر دے گا اور بیت المقدس میں داخل ہوگا تو اس کو اپنی سواری سے تکلیف پہنچے گی تو وہ مر جائے گا، دنیا دوبارہ فساد کی طرف چلی جائے گی، اس کے بعد مضر (قبیلہ) کا آدمی امیر بنے گا جو صالحین کو قتل کرے گا، وہ ملعون اور نامبارک ہوگا۔ اس کے بعد مضر حمانی قحطانی امیر بنے گا۔ وہ اپنے بھائی حضرت مہدی علیہ السلام کے طریقے پر چلے گا۔ اس کے ہاتھ پر روم کا شہر فتح ہوگا، حضرت ابو عبد اللہ بن نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وہ ایسی بستی سے نکلے گا جس کو ”یکلا“ کہا جاتا ہے، جو صنعاء (یمن) سے ایک منزل کے فاصلے پر پیچھے واقع ہے، اس کا والد قریشی ہوگا اور اس کی ماں یمنی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۳۸۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس بن جابر الصدفي قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم ما القحطاني بدون المهدي

۱۱۳۸۔ ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن قیس بن جابر صدفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کون ہے قحطانی سوائے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے؟

○ ○ ○

۱۱۳۹۔ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن أبي سعيد المقبري

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لا تذهب الأيام والليالي حتى يسوق الناس رجل من

قحطان

۱۱۳۹ھ سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ذؤب کے بیٹے سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دن اور رات یوں ہی گزرتے جاتیں گے یہاں تک کہ لوگوں پر قحطان کا ایک آدمی امیر بنے گا۔

○ ○ ○

۱۱۴۰. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد الدبلي عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه

۱۱۴۰ھ سے بیان کیا عبدالعزیز بن محمد دروردی نے ثور بن زید دبلی سے، انہوں نے ابو غیث سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاشی سے نہ ہانکے۔

○ ○ ○

۱۱۴۱. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن المطلب بن حنطب قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه لا أم لمن أدر كنه خلافة المخزومي.

۱۱۴۱ھ سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، انہوں نے عبدالمطلب بن حنطب سے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مخزومی کی خلافت کو پائے اس کی ماں نہ رہے۔

○ ○ ○

۱۱۴۲. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن نبيع عن كعب قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه لا أم لمن أدر كنه خلافة المخزومي.

۱۱۴۲ھ سے بیان کیا ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاة بن منذر سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے، انہوں نے حضرت تبع سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب اہل ہرقل میں سے پانچواں شخص بادشاہ بنے گا۔ تو یمانی کے ہاتھ پر مختصر سخت لڑائی ہوگی،

○ ○ ○

۱۱۴۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعب قال: ليظهر

اليمني ويقتل قريشا بيت المقدس وعلى يديه تكون الملاحم.

۱۱۴۳ھ سے بیان کیا ولید نے یزید بن ابی عطاء سے، انہوں نے سعید بن یزید سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یمانی ظاہر ہوگا۔ بیت المقدس میں قریش کو قتل کرے گا اور اس کے ہاتھوں کئی لڑائیاں ہوں گی۔

○ ○ ○

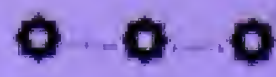
۱۱۴۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عقبة بن راشد الصدفی قال حدثنا عبدالله بن الحجاج قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص بعد الجابرة الجابر ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير الغضب فمن قدر أن يموت بعد ذلك فليمت.

۱۱۴۴ ہم سے بیان کیا ابن وهب نے ابن لهيعة سے، انہوں نے حارث بن يزيد سے، انہوں نے سنا عقبہ بن راشد صدفی سے، فرمایا کہ ہم سے بیان کیا ہے عبدالله بن حجاج نے، فرمایا کہ میں نے حضرت عبدالله بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا ہے کہ وہ ظالموں کو گن رہے تھے، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر غضب والا امیر، جو ان کے آنے سے پہلے مر سکے تو اسے چاہیے کہ وہ مر جائے!!!



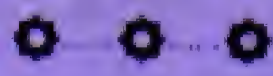
۱۱۴۵. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن الفضل بن عفيف الدؤلي عن عبدالله بن عمرو أنه قال: يا معشر اليمن تقولون ان المنصور منكم والذي نفسي بيده إنه لقرشي أبوه ولو أشاء أن أسميه إلى أقصى جد هو له لفعلت

۱۱۴۵ ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لهيعة سے، انہوں نے حارث بن يزيد حضرمی سے، انہوں نے فضل بن عفيف دؤلی سے، انہوں نے عبدالله بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ یقیناً انہوں نے فرمایا اے یمن والو! تم کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبیلہ قُدرت میں میری جان ہے یقیناً اس کے والد قریشی ہیں، اگر میں چاہوں تو آخری دَادِ اُنک اُس کا نسب بیان کر دوں۔



۱۱۴۶. حدثنا ابن لهيعة عن عبدالرحمن بن قيس بن جابر الصدفی أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون من أهل بيتي رجل يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً ثم يجيء بعده القحطاني والذي بعثني بالحق ما هو دونه.

۱۱۴۶ ہم سے بیان کیا ابن لهيعة نے عبدالرحمن بن قيس بن جابر صدفی سے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ عنقریب میرے اہل بیت کا ایک آدمی زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر چکی تھی۔ پھر اس کے بعد قحطانی آئے گا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے کہ وہ اُس کے سوا نہیں۔



۱۱۴۷. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: على يدي ذلك الخليفة اليماني وفي

ولايته تفتح رومية.

۱۱۴۷ ہم سے بیان کیا ولید نے جراح سے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا اُس یمانی خلیفہ کے ہاتھوں اور اس کی حکمرانی میں رُوم فتح ہوگا۔



۱۱۳۸. حدثنا سليمان بن داود عن عاصم بن محمد بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يزال هذا الأمر في قريش ما بقي في الناس رجلان.

۱۱۳۸ ہم سے بیان کیا سلیمان بن داؤد نے عاصم بن محمد بن عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ یہ امر (خلافت) ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک ان لوگوں میں دو آدمی بھی باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۳۹. حدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب قال بلغني أن عليا رضي الله عنه قال: ليس بعد قريش إلا الجاهلية

۱۱۳۹ ہم سے بیان کیا محمد بن یزید نے عوام بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: قریش کے بعد جاہلیت ہی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۵۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن عمار قال لياتين على الناس زمان إذا وجد الرجل من قريش صنع به ما يصنع بحمار وحش إذا صيد وتوجد العمامة على رأسه فتزع عن رأسه ثم تضرب عنقه

۱۱۵۰ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے، کہ عمار نے فرمایا ضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب قریش کا کوئی آدمی پایا جائے گا تو اس سے وہی معاملہ ہوگا جو شکاری گدھے کے ساتھ کیا جاتا ہے، جب اسے شکار کیا جاتا ہے، قریشی کے سر پر عمامہ پایا جائے گا تو اس کو اتار لیا جائے گا اور اس کی گردن مار دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۵۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي رضي الله عنه قال وددت أن النفس التي يدل الله عند قتلها قريشا وبحزنها وقد قتلت

۱۱۵۱ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو بختری سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ: میں چاہتا ہوں کہ یقیناً وہ شخص جس کے قتل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل اور غمگین کرے گا تو وہ قتل کیا جا چکا ہو۔

○ ○ ○

۱۱۵۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن تبيع عن كعب قال: إذا كفر الهرج في الناس قال الناس إنما هذا القتال في قريش ولها فاقتلوهم حتى تستريحوا فيقتلونهم حتى لا يبقى منهم أحد ويلزوا الناس بعضهم بعضا كما كانوا في جاهليتهم

ويعلمك الناس رجل من الموالي.

۱۱۵۲ھ سے بیان کیا رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرہ سے، انہوں نے حضرت تبع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: جب لوگوں میں لڑائیاں بڑھ جائے گی تو لوگ کہیں گے کہ یہ لڑائیاں قریش کی وجہ سے ہیں، ان کو قتل کر دو! تاکہ تم راحت پاؤ! پھر وہ لوگ ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ ان میں کوئی نہیں بچے گا اور لوگ ایک دوسرے کے خلاف لڑیں گے، جیسے جاہلیت کے زمانے میں تھا، اور غلاموں میں سے ایک آدمی لوگوں کا امیر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۵۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعب قال: اذا ظهر

اليمني قتل قريش يومئذ بيت المقدس

۱۱۵۳ھ سے بیان کیا ولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے زید بن ابوعطاء سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب یمنی ظاہر ہوگا تو اس موقع پر بیت المقدس میں قریش کو قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۱۵۴. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن جرير عن راشد بن سعد عن أبي حي المؤذن عن

ذی منجر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: كان هذا الأمر في حمير فنزعه الله تعالى

منهم وصيرة في قريش وسعود اليهم

۱۱۵۴ھ سے بیان کیا بقیہ اور ابو المغیرہ نے جریر سے، انہوں نے راشد بن سعد سے، انہوں نے ابو حی مؤذن سے، انہوں نے ذی منجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حکومت کا یہ معاملہ پہلے حمیر (قبیلہ) میں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان سے چھین لیا اور اسے قریش میں پھیر دیا اور عنقریب اسے پھر واپس لوٹا دے گا۔

○ ○ ○

۱۱۵۵. حدثنا عبد الملك بن عبد الرحمن أبو هشام الدماري حدثنا عمر بن

عبد الرحمن أبو أمية الدماري قال: أراه أدرك ذاك قال وجد حجر في قبر بظفار

مكتوب فيها بالمسند خوري وطربي كيل يسك رعل وحمادي ونيلك جل ومحوري

نح ينور عاد يکونن بک هجر لحمير الأخيار ثم الحبش الأشرار ثم الفارس الأحرار ثم

لقريش التجار ثم حار محمار جنح حار وكل مرة ذن شعبتين زحرة ومعدى زحرة عمه

منحوار

۱۱۵۵ھ عبد الملک بن عبد الرحمن، ابو هشام الدماری سے، ان سے بیان کیا عمر بن عبد الرحمن ابو امیہ الدماری رحمہ اللہ تعالیٰ

نے فرماتے ہیں کہ: ایک قبر میں مسند زبانی میں لکھا ہوا تھا ”خوری وطربی، کیل یسک رعل وحمادی و نیلک جل ومحوری نح یثور عاد یکونن بک هجر لحمير الأخيار ثم الحبش الأشرار ثم الفارس الأحرار ثم لقريش التجار ثم حار محمار جنح حار وكل مرة ذن شعبتين زحرة ومعدى زحرة عمه منحوار“ اس کا مطلب (یہ) ہے کہ حکومت حمیر کے معزز لوگوں کے پاس رہے گی پھر شری

جشی ہوں گے، پھر آزاد فارسی ہوں گے، پھر تاج قریش ہوں گے، پھر حارم حار ہوں گے جو حار کے تابع ہوں گے پھر مرہ ذون شعبتین زحرہ اور معدی زحرہ ہوں گے جس کا چچا مخوار ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۵۶. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكر عن المشيخة عن كعب قال: إذا قاتلت اليمن صاحب بيت المقدس أقبلوا على قریش فقتلوهم فلا يبقى منهم أحد إلا قتلوه حتى يصاب نعل من نعالهم فيقال هذه نعل قریشی

۱۱۵۶ ہم سے بیان کیا بقیہ نے اور عبد القدوس نے ابو بکر سے، انہوں نے المشیخہ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب یمن والے بیت المقدس والوں کے خلاف لڑیں گے تو وہ قریش کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ ان کی جوتیوں میں سے کوئی جوتی کہیں ملے گی تو کہیں گے یہ قریشی کی جوتی ہے!!!

○ ○ ○

۱۱۵۷. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال: كان الملك في جرهم فاستكبروا فاقتلوا بينهم تحاسدا على الملك حتى تفانوا ولتقتلن قریش مثلها تحاسدا في الملك حتى يلتمس الرجل من قریش بمكة والمدينة فلا يقدر عليه كما لا يقدر على رجل من جرهم اليوم

۱۱۵۷ ہم سے بیان کیا بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پہلے قبیلہ جرہم میں بادشاہت تھی۔ انہوں نے تکبر کیا اور بادشاہت کی ہوس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے اور فنا ہو گئے، قریش بھی حکومت کی ہوس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ میں کوئی قریشی نظر نہ آئے گا۔ جیسے کہ آج کل ”قبیلہ جرہم“ کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔

○ ○ ○

۱۱۵۸. حدثنا ضمرة عن أبي محمد القرشي عن أبي بكر الأزدي قال ينزل بيت المقدس ملك فبطاه حتى يلبس التاج وهو الذي يخرج أهل اليمن وكانى النظر إلى الصخرة التي يجلس عليها صاحب اليمن فيبعثون إليه رجلا رسولا فيقتله ثم رجلا آخر فيقتله فإذا رآوا ذلك عقدوا الرجل منهم ثم ناروا حتى ينتهوا إليه فيقتلونه.

۱۱۵۸ ہم سے بیان کیا ضمیرہ نے ابو محمد القرشی سے، انہوں نے ابو بکر الازدی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: بیت المقدس میں ایک بادشاہ آئے گا جو اسے روند ڈالے گا۔ وہ تاج پہنے گا اور یہ وہی ہوگا جو اہل یمن کو نکالے گا گویا کہ میں اس چٹان کی طرف دیکھ رہا ہوں جس پر یمن کا امیر بیٹھے گا، لوگ اس کی طرف ایک آدمی قاصد بنا کر بھیجیں گے وہ اُسے قتل کر دے گا، پھر وہ دوسرے آدمی

کو بھیجیں گے وہ اُسے بھی قتل کر دے گا۔ جب لوگ یہ صورت حال دیکھیں گے تو اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کر لیں گے، پھر یمن والے کی طرف چل پڑیں گے، اور وہاں پہنچ کر اُسے قتل کر ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۵۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال: ينزل الهدى بيت المقدس ثم يكون خلفاء من أهل بيته بعده تطول مدتهم ويتجبرون حتى يصلي الناس على بني العباس وبني أمية مما يلقون منهم. قال جراح أجلهم نحو من مائتي سنة.

۱۱۵۹ھ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، جراح سے، انہوں نے ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں ٹھہرے گا۔ پھر اس کے گھر کے افراد میں سے خلفاء ہوں گے۔ ان کی مدت طویل ہوگی۔ وہ ظلم و جبر کریں گے۔ لوگ ان کی طرف سے دی گئی اذیتوں کو دیکھ کر بنو امیہ اور بنو عباس کے لئے دعائیں کریں گے۔ جراح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ان کی مدت دو سو (200) سال ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۶۰. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا يكون بعد المهدي أحد من أهل بيته يعدل في الناس وليطولن جورهم على الناس بعد المهدي حتى يصلي الناس على بني العباس ويقولون ياليتهم مكانهم فلا يزال الناس كذلك حتى يغزوا مع واليهم القسطنطية وهو رجل صالح ليسلمها إلى عيسى بن مريم عليهما السلام ولا يزال الناس في رخاء ما لم ينقض ملك بني العباس فإذا انقض ملكهم لم يزالوا في فتن حتى يقوم المهدي

۱۱۶۰ھ ہم سے بیان کیا محمد بن عبد اللہ التیہری نے عبد السلام بن مسلمہ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اس کے گھر کے افراد میں سے کوئی ایک بھی عدل کرنے والا نہ ہوگا اور ان کا ظلم لوگوں پر حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد طویل ہو جائے گا۔ لوگ بنو عباس کے لئے دعائیں کریں گے، اور کہیں کہ کاش! وہ ان کی جگہ ہوتے۔ لوگ مسلسل اس حالت میں رہیں گے۔ پھر وہ اپنے امیر کے ہمراہ قسطنطیہ کا جہاد کریں گے۔ وہ امیر نیک آدمی ہوگا، وہ قسطنطیہ کو فتح کر کے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کرنا چاہیں گے۔ جب تک بنو عباس کی حکومت ختم نہ ہو جائے لوگ ہمیشہ خوشحال رہیں گے، پھر جب بنو عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی تو لوگ مسلسل فتنوں کا شکار ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۶۱. حدثنا الوليد بن يزيد بن سعيد عن أبي عطاء السكسكي عن كعب قال: لا تنقضي الأيام حتى ينزل خليفة من قریش بيت المقدس يجمع فيها جميع قومه من

قریش منزلہم وقرارہم فیغلبون فی امرہم ویترفون فی ملکہم حتی یتخذوا اسکفات
البیوت من ذهب وفضة وتمت لہم البلاد وتدين لہم الامم ویدرلہم الخراج وتضع
الحرب وازارہا۔

۱۱۶۱ھ سے بیان کیا الولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابی عطا السکسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے
حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: زمانہ گورے گا تو قریش کا ایک خلیفہ بیت المقدس میں اترے گا۔ اس میں
وہ اپنی قوم قریش کو جمع کرے گا۔ ان کی منزل اور ٹھکانہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے معاملے میں غالب آجائیں گے اور اپنی بادشاہت میں
سہولت کے ساتھ رہیں گے، حتیٰ کہ وہ گھروں کی چوٹیں سونے اور چاندی کی بنائیں گے اور تمام شہران کے تابع ہوں گے اور ان کے
طریقے پر قومیں ہوں گی اور انہیں فائدہ دیا جائے گا اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی (یعنی ختم ہو جائے گی)۔

○ ○ ○

۱۱۶۲۔ حدثنا الولید عن ابی بکر بن عبد اللہ عن ابی الزاہریۃ عن کعب قال: ینزل رجل
من بنی ہاشم بیت المقدس حرسہ اثنا عشر ألفا

۱۱۶۲ھ سے بیان کیا الولید نے ابو بکر بن عبد اللہ سے، انہوں نے، ابو الزاہریہ سے، انہوں نے حضرت کعبؓ فرماتے
ہیں: بنو ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس میں اترے گا۔ اُس کے محافظ (12) بارہ ہزار ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۶۳۔ حدثنا الولید عن ابی النضر عن حدثہ عن کعب قال حرسہ ستۃ وثلاثون ألفا
علی کل طریق لبیت المقدس اثنا عشر ألفا

۱۱۶۳ھ سے بیان کیا الولید نے ابو النضر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے محافظ چھتیس (36) ہزار ہوں گے، بیت المقدس کے ہر راستے پر بارہ (12) ہزار ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۶۴۔ قال الولید وأخبرنی جراح عن أرطاة لیطول عمرہ ویتجبر ویشتد حجابہ فی
آخر زمانہ وتکثر أموالہ وأموال من عنده حتی یصیر مہزولہم کسمین سائر المسلمین
ویطفیء سنا قد کانت معروفة ویبتدع أشياء لم تکن ویظهر الزنی وتشرب الخمر علانية
یخیف العلماء حتی ان الرجل لیرکب راحلته ثم یشخص الی مصر من الأمصار لا یجد
فیہا رجلا یحدثہ بحديث علم ویكون الإسلام فی زمانہ غریبا کما بدأ غریبا فیومئذ
التمسک بدينہ کالفاہض علی الجمرة وحتى یصیر من أمرہ أن یرسل بجارية فی
الأسواق علیہا بطیطان من ذهب یعنی الخفین ومعہا شرط علیہا لباس لا یواربہا مقبلۃ
ومدبرة ولو تکلم فی ذلک رجل کلمۃ ضربت عنقہ۔

۱۱۶۴؎ ولید کہتے ہیں مجھے خبر دی جراح نے اُرتاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ اس امیر کی عمر طویل ہوگی۔ وہ جبر و تشدد کرے گا اور اس کے زمانے کے آخر میں اس کا نظام سخت ہو جائے گا۔ اس کا مال اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوں گے ان کا مال بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ان کا کمزور ایسا ہوگا جیسے عام مسلمانوں کا قوی ہوتا ہے۔ جو معروف اور اچھے طریقے ہوں گے وہ سب ختم ہو جائیں گے، نئی اشیاء ایجاد کر لی جائیں گی جو پہلے نہ تھیں۔ زنا کاری عام ہو جائے گی اور شراب علی الاعلان پی جائے گی، علماء ڈریں گے، یہاں تک کہ ایک آدمی سواری پر سوار ہو کر کسی شہر میں جائے گا لیکن کہیں بھی حدیث کا عالم نہ پائے گا۔ اسلام اس زمانہ میں اجنبی ہوگا جیسے ابتداء میں اجنبی تھا، اس زمانے میں اپنے دین پر چلنے والا ایسا ہوگا جیسے انکارے کو تھامنے والا۔ ان کی حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ وہ اپنی لونڈی کو بازار میں بیچے گا، اس نے سونے کے موزے پہنے ہوں گے۔ اس کے ہمراہ پولیس والے ہوں گے۔ اس نے ایسا لباس پہنا ہوگا جو نہ اس کے آگے کوڑھانے کا نہ پیچھے کو، اگر اس کے بارے میں کوئی آدمی بات کرے گا تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۶۵۔ قال الولید فاخبرنی عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن القاسم ابی عبدالرحمن قال لیطافن فی مسجدکم ہذا بجاریۃ یری شعر قبلہا من وراء ثوبہا فلیقولن رجل من الناس واللہ لیس الہدی ہذا فیوطا ذلک الرجل حتی یموت فیالیتنی انا ذلک الرجل ۱۱۶۵؎ کہا ولید نے مجھے خبر دی، عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے، قاسم ابو عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ تمہاری اس مسجد میں ایک لڑکی کو پھرایا جائے گا جس کی شرمگاہ کے بال اس کے کپڑوں سے نظر آئیں گے، کوئی آدمی کہے گا اللہ کی قسم! یہ تو کوئی طریقہ نہیں، تو اس آدمی کو روندنا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے گا، اے کاش کہ وہ آدمی میں ہوتا !!!

○ ○ ○

۱۱۶۶۔ قال الولید واخبرنی جراح عن اُرتاۃ قال: یکون فی زمانہ رجف ومسح وخسف اول زمانہ لکم یا اہل الیمن و آخر علیکم حتی یامر باخراج اہل الیمن من الشام والحمراء فیخرجون حتی ینتھوا الی اطراف الریف من حیث ما اخرجوا ۱۱۶۶؎ کہا ولید نے مجھے خبر دی جراح نے اُرتاۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ: اس زمانے میں زلزلے، مسح اور زحسنا ہوگا۔ اے اہل یمن! زمانے کا اوّل حصہ تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا اور آخری حصہ تمہارے لئے نقصان دہ ہوگا، کیونکہ اہل یمن کو شام اور حمراء سے نکال دیا جائے گا اور وہ ریف کے اطراف میں پہنچ جائیں گے جہاں سے وہ پہلے نکالے گئے۔

○ ○ ○

۱۱۶۷۔ حدثنا الولید عن عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال اذا اجتمع الناس ہوا دی ایلواء فقالت نزار یال وقالت نزار قحطان یالقحطان انزل الصبر و رفع النصر و سلط الحدید بعضہ علی بعض

۱۱۶۷ھ سے بیان کیا ولید نے، عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ: جب لوگ وادی ایلیم (بیت المقدس) میں جمع ہوں گے، تو قبیلہ نزار کہے گا کہ ”اے نزار!“ قبیلہ قحطان والے کہیں گے کہ ”اے قحطان!“ (یعنی ہر قبیلہ اپنے قبیلے والوں کو پکارے گا) تب مبر ختم کر دیا جائے گا اور مدد اٹھالی جائے گی۔ ایک کالو ہا دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا (یعنی خون ریزی ہوگی)۔

○ ○ ○

۱۱۶۸ھ: حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سمع عبد الله بن عمرو رضي الله

عنهما يقول ان أدركت ذاك كنت مع أهل اليمن ولهم الغلبة

۱۱۶۸ھ سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تو وہ زمانہ پائے تو یمن والوں کے ساتھ ہو جانا انہیں غلبہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۶۹ھ: حدثنا ابن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن وهب بن عبد الله عن أبي الطفيل قال

سمعت حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول: لعمر بن عمرو بن صليح وعمر بن عمرو بن صليح يقول له

حدثنا فقال حذيفة إن قيسا لا تنفك تبغي دين الله سرا حتى يركبها الله بجنوده فلا

يمنعون ذنب بطن تلعة ثم قال لعمر بن عمرو يا أخا محارب إذا رأيت قيسا توالى بالشام فخذ

حذرك.

۱۱۶۹ھ سے بیان کیا ابن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے وہب بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابو الطفیل

سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن صلیح سے جب عمرو بن صلیح نے

ان سے کہا کہ ہمیں حدیث سنا کیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: قیس اللہ کے دین سے جدا نہ ہوگا۔ وہ پوشیدہ طور پر اللہ

کے دین کو تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے لشکر سمیت سوار کر دیں گے۔ وہ کسی گناہ سے منع نہ کریں گے، پھر حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عمرو سے کہ اے محارب کے بھائی! جب تو قیس کو شام کا والی بنا ہوا دیکھے تو ہوشیار رہنا !!!

○ ○ ○

۱۱۷۰ھ: حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعب قال: اذا

وضعت الحرب أوزارها قالت مضر للقرشي الذي بيت المقدس إن الله أعطاك مالم

يعط أحدا فالتصر به على بني أبيك فيقول من كان من أهل اليمن فليلق بيمينه ومن

كان من أهل الأعاجم فليلق بأنطاكية وقد أجلناكم ثلاثا فمن لم يفعل ذلك فقد حل

بدمه قال فتلحق اليمن بزيراء والأعاجم بأنطاكية قال فبينما اليمانيون بزيراء إذ سمعوا

مناديا ينادي من الليل يا منصور يا منصور فيخرج الناس إلى الصوت فلا يجدون أحدا ثم ينادي الليلة الثالثة قال فيجتمعون فيقولون يا أيها الناس أترجعون إلى الأعرابية بعد الهجرة وترجعون على أعقابكم وتدعون مجاهدكم وخططكم ودار هجرتكم ومقابر موتاكم قال فيقولون عليهم رجلا .

۱۱۷۰ھ سے بیان کیا ولید نے، یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابوعطاء سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ ختم ہو جائے گی۔ تو قبیلہ مضر والے بیت المقدس کے قریشی سے کہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ کچھ عطاء کیا ہے جو کسی اور کو عطاء نہیں کیا۔ لہذا وہ سب کچھ اپنے باپ کی اولاد کو دے؟ تو وہ کہے گا کہ جو یمن والے ہیں وہ یمن چلے جائیں اور جو عجمی ہیں وہ انطاکیہ چلے جائیں اور ہم تمہیں تین دن کی مہلت دیتے ہیں، جو ایسا نہ کرے گا تو اس کا خون حلال ہو جائے گا۔ اس پر یمن والے زبراء چلے جائیں گے اور عجمی انطاکیہ چلے جائیں گے، یعنی زبراء میں ہوں گے جب وہ کسی اعلان کرنے والے کی آواز سنیں گے جو رات کے وقت پکار رہا ہوگا کہ اے منصور! اے منصور! لوگ آواز کی طرف نکلیں گے لیکن وہ کسی کو بھی نہ پائیں گے، پھر دوسرے دن آواز آئے گی، پھر تیسرے دن آواز آئے گی تب وہ جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ اے لوگو! کیا تم ہجرت کے بعد دیہاتوں کی طرف واپس لوٹو گے اور ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے! اور اپنے مجاہدوں، اپنے راستوں، اپنے ہجرت کے گھروں اور اپنے مردوں کی قبریں چھوڑ دو گے، تو وہ ان کے خلاف ایک آدمی کو امیر بنادیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۷۱ھ قال الوليد فآخبرني جراح عن أرطاة قال: فيجتمعون وينظرون لمن يباعدون؟

فبيناهم كذلك إذ سمعوا صوتا ما قاله انس ولا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذي ولا

ذو ولكنه خليفة يمانى

۱۱۷۱ھ الولید نے، جراح سے روایت کی ہے کہ، أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوگ جمع ہو جائیں گے اور دیکھیں گے کہ کس کی بیعت کریں؟ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سنیں گے جو نہ انسان کی ہوگی اور نہ جنات کی، کہ فلاں نام والے شخص کی بیعت کر لو اور وہ نہ ان میں سے ہوگا اور نہ ان میں سے بلکہ وہ وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۷۲ھ قال الوليد قال كعب إنه يمانى قرشي وهو أمير العصب والعصب فيه النقاص

أهل اليمن ومن تبعهم من سائر الدين خرجوا من بيت المقدس

۱۱۷۲ھ ولید کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ امیر یمنی قریشی ہوگا اور وہ امیر عصب

کا ہوگا اور عصب میں اہل یمن کی کمی ہوگی اور ان کے پیروکار تمام وہ لوگ ہوں گے جو بیت المقدس سے نکلے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۷۳ھ حدثنا أبو بكر عن أبي بكر بن عبد الله عن أبي الزاهرية حدير بن كريب عن

كعب قال: فيخرج أهل اليمن إلى مقدم الأرض فينزلون على لخم وجذام فيواسونهم في

معايشهم حتى يكونوا فيها سواء

۱۱۷۳ھ سے بیان کیا ابو بکر نے ابو بکر بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے حدیر بن کریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: یمن والے زمین کے اگلے حصے پر ٹھکیں گے اور قبیلہ لخم اور جذام کے ہاں ٹھہریں گے۔ ان کو اپنی تجارت میں شریک کریں گے اور ایک دوسرے کے برائے ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۷۴ھ۔ حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: فتكون لخم وجذام وجدس وعاملة

مفولة لهم يومئذ لآل يعقوب فتراسل اليمن والحمراء وهم الموالي ليجمعون عصبا

كاجتماع قزح الخريف يعني السحاب المتقطع

۱۱۷۴ھ سے بیان کیا ولید نے، جراح سے انہوں نے أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: لخم اور جذام اور جدس اور عاملہ اُس زمانے میں جائے پناہ ہوں گے، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام آل حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے جائے پناہ تھے، پھر یمن اور حمراء ٹولیوں میں آئیں گے۔ وہ آزاد کردہ غلام ہوں گے۔ اور عصب میں جمع ہوں گے جیسے بادل کے ٹکڑے آسمان پر ہوتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۷۵ھ۔ حدثنا أبو معاوية وأبو أسامة ويحيى بن اليمان عن الأعمش عن ابراهيم التيمي

عن أبيه عن علي رضي الله عنه قال: ينقص الدين حتى لا يقول أحد لا إله إلا الله وقال

بعضهم حتى لا يقال الله الله ثم يضرب يعسوب الدين بدينه ثم يبعث الله قوما قزح كقزح

الخريف اني لأعرف اسم أميرهم ومناخ ركابهم

۱۱۷۵ھ سے بیان کیا ابو معاویہ اور ابو اسامہ اور یحییٰ بن الیمان نے الأعمش سے، انہوں نے ابراہیم التیمی سے، انہوں

نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: دین کم ہوتا رہے گا یہاں تک کہ کوئی لا إله إلا

الله کہنے والا نہ ہوگا اور بعض راویوں نے کہا ہے کہ اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔ دین پر چلنے والے دین پرستی کے گناہ میں مارا جائے

گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی قوم اٹھائیں گے جو بہار کے بادلوں کی طرح ٹکڑوں میں ہوں گے، میں ان کے امیر کا نام اور ان کے

سوار یوں کے اترنے کی جگہ تک کو جانتا ہوں۔

○ ○ ○

۱۱۷۶ھ۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عقبة بن راشد

الصدفي عن عبد الله بن حجاج عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال من

استطاع أن يموت بعد أمير العصب فليمت

۱۱۷۶ھ سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے ساعقبہ بن راشد

الصدفی سے، انہوں نے عبد اللہ بن حجاج رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ عصب کے امیر کے بعد مرنے کے تو اسے مر جانا چاہیے۔

○ ○ ○

۱۱۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن أنعم عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمر قال: ثلاثة أمراء يتوالون تفتح الأرضين كلها عليهم كلهم صالح الجابر ثم المفرج ثم ذو العصب يمكنون أربعين سنة ثم لا خير في الدنيا بعدهم

۱۱۷۷ھ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن انعم سے، انہوں نے ابو عبد الرحمن الحبلی سے، انہوں نے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: تین (3) امراء پے در پے آئیں گے۔ وہ پوری زمین کو فتح کریں گے۔ وہ سب نیک ہوں گے، پہلے جابر، پھر مفرج، پھر ذو العصب ہوگا۔ پھر وہ چالیس (40) سال رہیں گے پھر ان کے بعد دنیا میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۷۸. حدثنا بقیة بن الوليد وعبد القدوس وعبد الله بن مروان عن أبي بكر بن أبي مریم عن المشیخة عن كعب قال: صاحب جلاء أهل اليمن رجل من بني هاشم منزله بيت المقدس حرسه اثنا عشر ألفا يجلي أهل اليمن حتى ينتهوا إلى مقدم الأرض فينزلوا على لخم وجذام فيوسونهم في معایشهم حتى يصيروا فيها سواء ثم يقبل أهل اليمن بعضهم على بعض فيقولون أين تذهبون وإلى ما ترجعون فينتدب لهم رجل منهم فيقول أنا رسولكم إلى واليكم هذا برسالتكم فينطلق حتى يقدم عليه بيت المقدس بكتابهم ورسالتهم أن يعفيهم ويردهم إلى منازلهم فيأمر بضرب عنقه فاذا أبطأ عليهم بعثوا رجلاً آخر فاذا قدم عليه أمر بضرب عنقه فاذا أبطأ عليهم بعثوا رجلاً آخر فيأمر بضرب عنقه فيخلصه الله تعالى حتى يقدم عليهم فيخبرهم بقتل صاحبه وما أراد من قتله فيجتمعون فيولون عليهم أميرا منهم ثم يسيرون إليه فيقاتلونه فينصرهم الله تعالى عليه ويقتلوه ثم يقبلوا على قریش فلا يبقى قرشي الا قتلوه حتى يصاب نعل من نعالهم فيقال هذه نعل قرشي.

۱۱۷۸ھ ہم سے بیان کیا بقیة بن ولید اور عبد القدوس اور عبد اللہ بن مروان نے انہوں نے، ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے المشیخہ، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: یمن والوں کا پیشوا بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جو بیت المقدس میں ہوگا۔ اس کے بارہ (12) ہزار پہرے دار ہوں گے۔ وہ اہل یمن کے ہمراہ زمین کے اگلے حصے تک پہنچ جائیں گے۔ پھر وہ قبیلہ لخم اور جذام کے یہاں اتریں گے۔ وہ ان کو اپنی تجارتوں میں حصہ دیں گے، اس طرح وہ اس میں بڑا اثر ہو جائیں گے۔

پھر اہل یمن ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اور کس کی طرف لوٹ رہے ہو؟ اُن میں سے ایک آدمی کہے گا میں تمہاری طرف سے تمہارے امیر تک یہ پیغام پہنچاؤں گا۔ وہ روانہ ہوگا اور وہ امیر کے پاس بیت المقدس تک ان لوگوں کے خط اور پیغام پہنچائے گا، اور اس سے درخواست کرے گا کہ وہ انہیں معاف کر دے اور انہیں ان کے ٹھکانوں کی طرف واپس بھیج دے، امیر اس کی گردن اڑانے کا حکم دے گا، جب لوگوں کے پاس اس آدمی کے واپس آنے میں دیر ہوگی تو وہ دوسرا آدمی بھیجیں گے جب وہ امیر کے پاس آئے گا تو وہ اس کی گردن بھی مارنے کا حکم دے گا۔ جب اس کے لوٹنے میں بھی دیر ہوگی تو وہ تیسرا آدمی بھیجیں گے، امیر اس کی بھی گردن مارنے کا حکم دے گا، تو اللہ تعالیٰ اُس کو امیر سے نجات دیدے گا، وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر انہیں اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جانے کی خبر دے گا اور یہ کہ اُسے بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا مگر وہ بچ گیا۔ پھر یہ سب یمن والے اکٹھے ہو جائیں گے، اور انہوں میں سے ایک کو امیر بنائیں گے، پھر وہ اس کی طرف روانہ ہوں گے اور اس سے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ امیر کے خلاف ان کی مدد فرمائے گا، وہ امیر کو قتل کر دیں گے، پھر وہ قریشیوں کی طرف متوجہ ہو کر ان سب کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ قریشیوں کی جوتیوں میں سے کوئی جوتی ملے گی تو کہا جائے گا کہ یہ قریشی کی جوتی ہے !!!

○ ○ ○

۱۱۷۹. حدثنا عبد الله بن مروان عن يونس بن عبد الرحمن بن أبي زرعة قال سمعت

تبعاً يقول: تجتمع مضر لا أدري أتبعهم ربيعة أم لا وأهل اليمن بوادي إيلياء ليقتلوا

ليقتل مضر حتى يسيل الوادي بدمائهم.

۱۱۷۹. ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے، انہوں نے یونس بن عبد الرحمن بن ابی زرعة سے، انہوں نے

حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قبیلہ مضر جمع ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ قبیلہ ربيعة اُن کی پیروی کرے گا یا نہیں! اور اہل یمن وادی ایلياء (بیت المقدس) میں جمع ہوں گے، اہل یمن اور مضر کی جنگ ہوگی۔ مضر والوں کو قتل کر دیا جائے گا اور وادی ان کے خون سے بہے گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن خالد عن شرحبيل بن مسلم الخولاني عن

الصنابحي قال: تقبل قيس يومئذ حتى لا يبقى منهم ما يملأ بطن واد ولا رأس أكمة.

۱۱۸۰. ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے، خالد سے، انہوں نے شرحبیل بن مسلم الخولانی سے، انہوں نے صنابحی

رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: اس وقت قبیلہ قیس کے کسی وادی کا پیٹ اور کسی چٹان کا سر باقی نہ رہے گا مگر یہ اُسے اپنی کثرت سے بھر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۸۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى وكان علامة في الفتن قال

بلغني أن المهدي يمكث أربعة عشر سنة ببیت المقدس ثم يموت ثم يكون من بعده

شریف الذکر من قوم تبع يقال له منصور ببیت المقدس احدى وعشرين سنة خمسة عشر منها عدل وثلاث سنين جور وثلاث سنين منها حرمان الاموال لا يعطى أحد درهم يقسم اهل الدمة بين مقاتلته وهو الذي يبقى المولى عمق الأعماق وهو الذي يدوس ولد اسماعيل كما يدوس البقر الأندر وهو الذي يخرج عليه الموالى اسمه اسم نبي وكنيته كنية نبي يسير اليه من الأعماق حتى يلقي منصور ببطن أريحا فيقاتله فيقتله ثم يملك المولى وينفى ولد قحطان وولد اسماعيل إلى مدينتي كنز العرب المدينة وصنعاء وهو الذي يخرج على يديه الترك والروم حتى يملو كما ما بين عمق أنطاكية الى جبل الكرمل بفلسطين بمرج مدينة عكا يملك المولى ثلاث سنين ثم يقتل ثم يملك من بعده هيم المهدي الثاني وهو الذي يقتل الروم ويهزمهم ويفتح القسطنطينية ويقيم فيها ثلاث سنين

اربعة أشهر وعشرة أيام ثم ينزل عيسى بن مريم عليهما السلام فيسلم الملك اليه

۱۱۸۱ھ ہم سے بیان کیا گئی بن سعید الطار نے سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو کہ فتنوں کے جاننے میں بڑے عالم

شمار ہوتے تھے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام چودہ (14) سال بیت المقدس میں رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے، پھر اس کے بعد اچھی شہرت والا تبع قوم سے ہوگا۔ اس کا نام ”منصور“ ہوگا، وہ بیت المقدس میں اکیس (21) سال رہے گا، پندرہ (15) سال اس میں سے انصاف کے ہوں گے اور تین (3) سال ظلم کے، اور تین (3) سال مال سے محرومی کے، کوئی کسی کو ایک درہم بھی نہ دے گا، زمینوں کو لڑنے والوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا، یہ آزاد کردہ غلاموں کو گہرے گڑھوں میں رکھے گا۔ یہ اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس طرح کھا جائے گا جیسا کہ گائے گھاس کو کھا جاتی ہے، ان کے خلاف آزاد کردہ ایک غلام خروج کرے گا جس کا نام نبی کریم ﷺ کے نام پر اور کنیت نبی کریم ﷺ کی کنیت پر ہوگی، وہ اس کی طرف گہرائی سے نکلے گا۔ منصور کا اس سے مقام اریحا میں آنا سامنا ہوگا، وہ لڑیں گے، منصور کو قتل کر دیا جائے گا، پھر وہ آزاد کردہ غلام بادشاہ بنے گا، وہ قحطان اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو دو شہروں کنز العرب مدینہ اور صنعاء کی طرف جلا وطن کرے گا، وہ ترک اور روم سے مل کر خروج کریں گے، یہ لشکر وہ انطاکیہ کی گہرائی سے (مقام) کرمل کے پہاڑ تک جو کہ فلسطین مرج مدینہ میں ہے تک جگہ بگردے گا وہ آزاد کردہ غلام تین (3) سال بادشاہ رہے گا پھر قتل کر دیا جائے گا، اس کے بعد ہیم المہدی ثانی بادشاہ بنے گا جو روم کے ساتھ لڑے گا اور انہیں شکست دے گا اور قسطنطنیہ کو فتح کرے گا، وہ وہاں تین (3) سال چار (4) مہینے دس 10 دن رہے گا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور بادشاہت ان کے حوالے کر دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۲. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن

كعب قال: سيلي أموركم غلمان من قریش يَكُونُوا بمنزلة العجاجيل المريبة على

المذاود ان ترکت اکلک ما بین یدیها وان افلتت نطحت من ادرکت

۱۱۸۲ ۥ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس نے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب تمہارے امیر قریش کے لڑکے ہوں گے وہ بمنزلہ پچھڑوں کے ہوں گے اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو سامنے کی چیزوں کو کھا جائے اور اگر وہ سرکش ہو جائیں تو جسے پائیں سنگ سے ماریں۔

○ ○ ○

۱۱۸۳ . حدثنا بقیة وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو قال حدثني رجل من شعبان قال جلس عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما في مسجد دمشق ليس فيهم الا اهل اليمن فقال: يا اهل اليمن كيف انتم اذا اخرجناكم من الشام واستالرنا بها عليكم؟ قالوا او يكون ذلك قال نعم ورب الكعبة، فقال مالكم لا تكلمون؟ فقال بعض القوم انحن اظلم فيه ام انتم؟ قال بل نحن فقال اليماني الحمد لله سيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون.

۱۱۸۳ ۥ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے صفوان بن عمرو سے، کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا قبیلہ شعبان کے ایک شخص نے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما دمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس (مسجد) میں اہل یمن کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: اے اہل یمن! تمہاری کیا حالت ہوگی جب ہم تمہیں شام سے نکالیں گے، اور اپنے آپ کو تم پر ترجیح دیں گے؟ اہل یمن نے پوچھا، کہ کیا یہ ہو کر رہے گا؟ فرمایا رپ کعبہ کی قسم ضرور ہوگا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ: تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا اس وقت ہم ظالم ہوں گے یا آپ لوگ؟ ارشاد فرمایا کہ ہم ظالم ہوں گے، یعنی نے کہا کہ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَنْقَرِيبَ ظَالِمُونَ کو پتہ چل جائے گا کہ وہ کس کروٹ پہ پلٹیں گے، اور ان کا کیا برا حال ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۸۳ . حدثنا بقیة عن صفوان عن عامر بن عبدالله أبي اليمان الهوزني عن كعب قال:

لن تزالوا في رخاء من العيش ما لم ينزل الخليفة بيت المقدس

۱۱۸۳ ۥ ہم سے بیان کیا بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے عامر بن عبداللہ ابو الیمان سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: اس وقت تک آرام سے رہو گے جب تک بیت المقدس میں خلیفہ نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۱۸۵ . قال الوليد يلي المهدي فيظهر عدله ثم يموت ثم يلي بعده من اهل بيته من

يعدل ثم يلي منهم من يجور ويسيء حتى ينتهي إلى رجل منهم فيجلى اليمن إلى اليمن ثم

يسمرون اليه فيقتلونهم ويولون عليهم رجلا من قريش يقال له محمد وقال بعض العلماء
انه من اليمن على يدي ذلك اليماني تكون الملاحم

۱۱۸۵ھ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام امیر بنیں گے۔ عدل ظاہر ہو جائے گا پھر وہ فوت ہو جائیں گے، اس کے بعد ان کے گھر کا ایک فرد امیر بنے گا جو عدل کرے گا۔ پھر ان میں سے ایسا آدمی امیر بنے گا جو ظلم کرے گا اور برائی کرے گا پھر حکومت ایسے آدمی کے پاس جائے گی جو یمن والوں کو یمن کی طرف جلا وطن کرے گا، پھر وہ اس کی طرف آئیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، اور ایک قریشی کو اپنا امیر بنائیں گے جس کا نام ”محمد“ ہوگا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ یمن سے تعلق رکھے گا، اور اس کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۶۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال: بعد
المهدي الذي يخرج أهل اليمن إلى بلادهم ثم المنصور ثم بعده المهدي الذي تفتح
على يديه مدينة الروم

۱۱۸۶ھ ہم سے بیان کیا رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد وہ ہوگا جو یمن والوں کو ان کے شہروں کی طرف نکالے گا پھر منصور ہوگا۔ اس کے بعد وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے جن کے ہاتھوں روم کا شہر فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۸۷۔ حدثنا بقیة وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن شريح عن كعب قال: ما
المهدي الا من قريش وما الخلافة الا في قريش غير ان له اصلا ونسبا في اليمن.
۱۱۸۷ھ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبد القدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام قریش میں سے ہوں گے، اور خلافت قریش میں رہے گی۔ البتہ یہ بات ہے کہ ان کی اصل اور نسب یمنی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۸۸۔ حدثنا أبو المغيرة عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم: ان قريشا أعطيت ما لم يعط الناس أعطيت ما أمطرت السماء وما جرت
به الأنهار وما سالت به السيول ولمن مضى منهم خير ممن بقي ولا يزال رجل من قريش
يتصدى لهذا الأمر إما ابتزاز وإما انتزاء وإيم الله لئن أطمعتم قريشا لتقطعنكم في الأرض
أسباطا أيها الناس اسمعوا قول قريش ولا تعملوا بأعمالهم

۱۱۸۸ھ ہم سے بیان کیا ابو المغیرہ نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک قریش کو ایسی چیز دی گئی ہے جو دوسرے لوگوں کو نہیں دی گئی، انہیں ایسی چیز دی گئی جس کی وجہ سے بارش برکتی ہے، اور جس کی وجہ سے نہریں بہتی ہیں، اور جس کی وجہ سے کھواریں نیام سے نکلتی ہیں، جو ان میں سے گور چکے ہیں ان کے لئے خیر ہے بہ نسبت ان کے جو باقی ہیں۔ قریش کا کوئی نہ کوئی آدمی حکومت کے درپے رہے گا، یا تو مال خرچ کر کے یا جھین کر، اللہ کی قسم! اگر تم قریش کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں الگ الگ ٹکڑوں میں بانٹ دیں گے۔ اے لوگو! قریش کی بات سنو! مگر ان جیسے اعمال نہ کرنا!

○ ○ ○

۱۱۸۹. حدثنا الوليد عن اسماعيل بن رافع عن اسماعيل بن محمد بن عمرو بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا معشر قریش لا تزالوا ولاية هذا الامر ما اطعتم الله تعالى فاذا عصيتموه التحاكم عن وجه الارض كما التحي عصاي هذه ثم قشع طائفة من لحاها فالتقاء في الارض.

۱۱۸۹ ہم سے بیان کیا ولید نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے اسماعیل بن محمد بن عمرو بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے قریش کی جماعت! تم مسلسل اس حکومت کے امیر رہو گے جب تک تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے، جب تم اس کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں زمین کے چہرے سے چیر دے گا جیسے میں اپنی لاشی کو نوچ رہا ہوں، پھر آپ ﷺ نے اپنی لاشی سے ایک ٹکڑا چیر کر زمین پر ڈال دیا۔

○ ○ ○

۱۱۹۰. حدثنا أبو المغيرة قال حدثني ابن عياش عن المشيخة عن كعب قال يكون بعد المهدي خليفة من أهل اليمن من قحطان أخو المهدي في دينه يعمل بعمله وهو الذي يفتح مدينة الروم ويصيب غنائمها قال كعب ويلى الناس رجل من بني هاشم بيت المقدس، يطفىء سنا كانت معروفة ويتدع سنا لم تكن حتى لا تجد عالما يحدث بحديث واحد وفي زمانه الخسف والمسح ويعود الاسلام غريبا فالتمسك يومئذ بدينة كالفابض على الجمر وكخارط القتاد في ليلة مظلمة ويرسل ابنته تخطر في الأسراق معها الشرط عليها بطيطان من هب لا توارى مقبلة ولا مدبرة فلو تكلم في ذلك رجل ضربت عنقه

۱۱۹۰ ہم سے بیان کیا ابوالمغيرة نے، کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے ابن عیاش نے اپنے مشائخ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اہل یمن کے قبیلہ قحطان کا ایک آدمی خلیفہ بنے گا جو حضرت مہدی علیہ السلام کا دینی بھائی ہوگا۔ وہ انہی جیسا عمل کرے گا اور روم کا شہر کو فتح کرے گا اور اس کا مال غنیمت حاصل کرے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس کا امیر بنے گا۔ وہ معروف سنتوں کو مٹائے گا اور بدعات ایجاد کرے گا۔ حدیث کا کوئی عالم موجود نہ ہوگا۔ اس کے زمانے میں دھنسا اور مسخ کا قحط ہوگا۔ اور اسلام

اجنبیت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے کہ ابتداء میں اجنبی تھا، اس زمانے میں اپنے وین کو تھامنے والا انکارے کو پکڑنے والے کی طرح ہوگا، ایک آدمی اپنی بیٹی بازار میں گھومنے کے لئے بھیجے گا۔ اس کے ہمراہ پولیس ہوگی۔ اس نے سونے کے موزے پہنے ہوں گے نہ وہ آگے سے ڈھکی ہوگی نہ پیچھے سے، اگر کوئی شخص اس کے متعلق بات کرے گا تو اس کی گردن اڑادی جائے گی۔

۱۱۹۱. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زياد بن المهاجر عن أبي اسحاق عن عبد الله بن شرحبيل بن حسنة قال حدثني عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أول الناس فناء بقریش

۱۱۹۱ ہم سے بیان کیا ابن وهب نے، انہوں نے ابن لهيعة سے، محمد بن زياد بن المهاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبد اللہ بن شرحبیل بن حسنة سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش ختم ہوں گے۔

۱۱۹۲. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عمر بن محمد بن زيد عن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال اذا قالت نزار وقالت أهل اليمن يا قحطان نزل الصبر ورفع النصر وسلط عليهم الحديد

۱۱۹۲ ہم سے بیان کیا ابو المغيرة نے ابن عياش سے، انہوں نے عمر بن محمد بن زيد سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قبیلہ نزار آواز لگائیں گے کہ ”اے نزار! اور اہل یمن آواز لگائیں گے کہ ”اے قحطان!“ تب صبر نازل ہوگا اور مدد اٹھادی جائے گی اور (مسلط کر دیا جائے گا) ان پر لوہا۔

۱۱۹۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس الصدفی عن أبي جد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القحطاني بعد المهدي والذي بعثني بالحق ما هو دونه

۱۱۹۳ ہم سے بیان کیا رشدين نے ابن لهيعة سے، انہوں نے عبد الرحمن بن قيس الصدفی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے بعد قحطانی ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اس کے سوا نہ ہوگا۔

۱۱۹۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: يكون بين المهدي وبين الروم

هدنة ثم يهلك المهدي ثم يلي رجل من أهل بيته يعدل قليلا ثم يسل سيفه على أهل فلسطين فيثورون به فيستغيث بأهل الأردن فيمكث فيهم شهرين يعدل بعد المهدي ثم يسل سيفه عليهم فيثورون به فيخرج هاربا حتى ينزل دمشق فلهل رأيت الأسكفة التي عند

باب الجابية حيث موضع توأبيت الصرف الحجر المستدير دونه على خمسة أذرع عليها

يلذبح ولا ينطفئ ذكر دمه حتى يقال قد أرسلت الروم فيها بين صور الى عكا فهي الملاحم

۱۱۹۴ھ سے بیان کیا الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور روم کے درمیان مصالحت ہوگی، پھر حضرت مہدی علیہ السلام وفات پا جائیں گے، پھر اس کے گھر کا ایک فرد امیر بنے گا جو کچھ عرصہ انصاف کرے گا۔ پھر وہ اہل فلسطین پر تلوار سونت لے گا، وہ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور اردن والوں سے مدد مانگیں گے۔ وہ ان میں دو مہینے تک رہے گا، حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد انصاف کرے گا، پھر وہ ان پر بھی تلوار سونت لے گا، وہ بھی اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ پھر وہ وہاں سے بھاگ کر دمشق پہنچ جائے گا۔ جابیه کے دروازے کے قریب پانچ ہاتھ کا جو گول شہر رکھا گیا ہوگا، اس پر اُسے ذبح کیا جائے گا، ابھی اس کے خون کا واقعہ تازہ ہوگا۔ کہ کہا جائے گا کہ روم نے لشکر بھیج دیا ہے جو صور سے ”مقام عکا“ تک ہے، پھر جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۱۹۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن رجل منهم سمع عبدالله بن

عمرو رضی اللہ عنہما يقول كيف أنتم يا معشر أهل اليمن إذا أخرجتكم مضر فلنا يكون

ذلك يا أبا حمدة؟ قال نعم والذي نفسي بيده وهم لكم ظالمون فقال رجل من اليمن

سيعلم الدين ظلموا أي منقلب ينقلبون قال عبدالله أما لو أدركت ذلك لكنت معكم

۱۱۹۵ھ سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص

سے جس نے سنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اے یمن والو! تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں

(قبیلہ) مضر نکالیں گے؟ ہم نے عرض کیا کہ اے ابو محمد! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا جی ہاں، اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے، اور وہ تم پر ظلم کرنے والے ہوں گے یمن کے ایک آدمی نے کہا کہ عنقریب ظالم جان جائیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹیں

گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر میں اُسے پالوں تو میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔

○ ○ ○

۱۱۹۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن مرة بن ربيعة عن أبي شمر

المعافري قال: صاحب الجند يوم عقبة الديق غلام من مذحج على فرس أبيض بفخذه أو

بساطها الر.

۱۱۹۶ھ سے بیان کیا رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے مَرَّة بن ربيعة سے، انہوں نے

روایت کی ہے کہ ابو شمر المعافري رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لشکر کا امیر قبیلہ مذحج کا ایک لائق غلام ہوگا جو ایسے گھوڑے

پر سوار ہوگا جس کی ران یا پنڈلی پر نشان بنا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۹۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن قيس بن رافع عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لا تستريبوا هلكة قريش فانهم أول من يهلك حتى إن النعل ليوجد في المزبلة فيقال

خدوا هذه النعل انها لنعل قريشي

۱۱۹۷. ہم سے بیان کیا ابن وهب نے، ابن لهيعة سے، انہوں نے قيس بن رافع سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریش کی ہلاکت میں شک نہ کرو ابے شک وہ سب سے پہلے ہلاک ہوں گے، یہاں تک کہ ایک جوتا کوڑے دان میں پڑا ہوا ہوگا۔ تو کہا جائے گا کہ یہ جوتا لے لو یہ قریش کا ہے!!!

○ ○ ○

۱۱۹۸. حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال: لعائشة رضي الله عنها ان قومك أسرع الناس فناء لمكت عائشة فقال ما يبكيك يا

عائشة تظني بني تميم دون قريش اني لم ارد رهطك خاصة ولكني اردت قريشا كلها

يفتح الله عليهم الدنيا فتستشر فمهم العيون وتستحلهم المنايا فهم أسرع الناس فناء

۱۱۹۸. ہم سے بیان کیا ابن وهب نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ: تیری قوم سب سے پہلے فنا ہوگی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لگیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا!) تجھے کیا چیز زلزل رہی ہے؟ تو سمجھتی ہے کہ میری مراد بنو تمیم ہے۔ میں نے خاص کر تیری قوم کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میں نے پورے قریش کی بات کی ہے، اللہ تعالیٰ ان پر دنیا کھول دے گا تو ان کی آنکھیں دنیا کی طرف اٹھ جائیں گی، اور آرزوئیں ان کا زیور بن جائیں گی، اس کے بعد یہ لوگوں میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ فنا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۹۹. حدثنا ابن وهب عن موسى بن أيوب عن سليط بن شعبة الشعباني عن أبيه عن

كريب بن أبرهة عن كعب قال: اذا رأيت العرب تهاونت بأمر قريش ثم رأيت الموالي

تهاونت بأمر العرب ثم رأيت مسلمة الأرضين تهاونت بأمر الموالي فقد غشيتك

أشراط الساعة قال كريب فقلت له يا أبا اسحاق ان حذيفة حدثنا حديثا بالآ حميرين قال

ذاك اذا منعت الأقلام الوسائد قال ابو عبد الله الوسائد العمال والأقلام الكتاب

۱۱۹۹. ہم سے بیان کیا ابن وهب نے موسیٰ بن ایوب سے، انہوں نے سلیط بن شعبہ الشعبانی سے، انہوں نے اپنے

والد سے، انہوں نے کریب بن ابرہہ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: جب ٹو دیکھے کہ عرب قریش کی توہین کر رہے ہیں۔ پھر ٹو دیکھے کہ آزاد کردہ غلام عرب کی توہین کر رہے ہیں۔ پھر ٹو دیکھے کہ کسان ان آزاد کردہ غلاموں کی توہین کر رہے ہیں تو یہ قیامت کی علامتوں میں سے ہیں۔ حضرت کریب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ

اے ابواسحاق! حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں احقرین کی ایک حدیث سناتے تھے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا وقوع اس وقت ہوگا جب عالمین اور کاتبین روک دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۰. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله مولى بني أمية عن محمد بن الحنفية قال ينزل خليفة من بني هاشم بيت المقدس يملأ الأرض عدلاً بيني بيت المقدس وبناء الم يبنى مثله يملك أربعين سنة تكون هدنة الروم على يديه في سبع سنين بقين من خلافته ثم يغدرون به ثم يجتمعون له بالعمق فيموت فيها غماً ثم يلي بعده رجل من بني هاشم ثم تكون هزيمتهم وفتح القسطنطينية على يديه ثم يسير إلى رومية ليفتحها ويستخرج كنوزها ومائدة سليمان بن داود عليهما السلام ثم يرجع إلى بيت المقدس لينزلها ويخرج الدجال في زمانه وينزل عيسى بن مريم عليهما السلام فيصلي خلفه

۱۲۰۰ ہم سے بیان کیا ولید نے ابو عبد اللہ مولیٰ بنی اُمیہ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک خلیفہ بیت المقدس آئے گا۔ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ وہ بیت المقدس کو بہت شاندار بنائے گا کہ اس جیسا بنایا نہیں گیا ہوگا، کہ وہ چالیس (40) سال بادشاہت کرے گا۔ جب اس کی خلافت ختم ہونے میں سات (7) سال باقی ہوں گے تو وہ روم سے صلح کرے گا، پھر رومی اس کے ساتھ دھوکہ کریں گے اور اس کے خلاف مقام عمق میں جمع ہو جائیں گے۔ وہ خلیفہ غم سے مر جائے گا۔ اس کے بعد بنی ہاشم کا ایک شخص خلیفہ بنے گا۔ رومیوں کو شکست ہوگی اور اس خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا، پھر وہ روم کی طرف جائے گا اور اُسے فتح کرے گا اور اُس کے خزانے نکالے گا۔ وہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا دسترخوان نکالے گا۔ پھر وہ بیت المقدس لوٹے گا اور وہاں ٹھہر جائے گا اور دجال اسی کے زمانے میں نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اسی کے زمانے میں اتریں گے۔ اور اس (حضرت مہدی علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۱. قال الوليد قال جراح عن ارطاة على يدي ذلك الخليفة وهو يمان تكون غزوة الهند التي قال فيها ابو هريرة

۱۲۰۱ کہا ولید نے سے، جراح نے ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے کہ وہ فرماتے ہیں: جس خلیفہ کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا، وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔ جس کی خبر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیتے تھے۔

○ ○ ○

۱۲۰۲. حدثنا الوليد عن صفوان بن عمرو عن حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يغزوا قوم من امتي الهند فيفتح الله عليهم حتى يلقوا بملوك الهند مغلولين في السلاسل يغفر الله لهم ذنوبهم فيصرفون الى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليهما السلام بالشام

۱۲۰۲ھ سے بیان کیا ولید انہوں نے اس شخص سے جس نے انہیں بیان کیا صفوان بن عمرو سے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت میں سے ایک قوم ہند کے خلاف جہاد کرے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا۔ وہ ہندوستان کے بادشاہوں سے اس حال میں ملیں گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کے گناہ معاف فرمادیں گے، پھر وہ شام کی طرف لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں موجود پائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۳. حدثنا الوليد وغيره عن عبد الله بن أبي عتبة عن المنهال ابن عمرو عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس أنهم ذكروا عنده إني عشر خليفة ثم الأمير فقال ابن عباس والله ان منا بعد ذلك السفاح والمنصور والمهدي يدفعها الى عيسى بن مريم عليهما السلام.

۱۲۰۳ھ سے بیان کیا ولید وغیرہ نے عبد اللہ بن ابی عتبہ سے، انہوں نے، منہال بن عمرو سے، انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے، روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بارہ (12) خلیفوں اور امیر کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم میں سے سفاح، منصور اور مهدی ہوں گے۔ حضرت مهدی علیہ السلام امارۃ کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۴. حدثنا ابن ثور وعبد الرزاق عن محمد بن أيوب عن محمد بن عقبة بن أوس عن عبد الله بن عمرو قال: السفاح ثم المنصور ثم جابر ثم المهدي ثم الأمين ثم سين وسلام ثم أمير العصب ستة منهم من ولد كعب بن لؤي ورجل من قحطان لا يرى مثلهم كلهم صالح

۱۲۰۴ھ سے بیان کیا ابن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن عقبہ بن اوس سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر سفاح ہوگا، پھر منصور، پھر جابر، پھر مهدی، پھر امین، پھر سین و سلام، پھر امیر العصب ہوگا، ان میں سے چھ (6) کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہیں اور ایک ان میں قحطانی ہے، ان جیسا کوئی امیر دیکھا نہ گیا ہوگا یہ سب کے سب نیک ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۵. حدثنا ابن علية عن ابن عون عن محمد بن عقبة بن أوس عن عبد الله بن عمرو قال السفاح وسلام ومنصور وجابر والأمين وأمير العصب كلهم صالح لا يدرك مثلهم كلهم من بني كعب بن لؤي ورجل من قحطان منهم من لا يكون الا يورثهم

۱۲۰۵ھ سے بیان کیا ابن علیہ نے ابن عون سے، انہوں نے محمد بن عقبہ بن اوس سے، روایت کی ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: امیر سفاح ہوگا پھر سلام، منصور، جابر، امین اور امیر العصب ہوگا۔ یہ سب کے سب

نیک ہوں گے۔ ان جیسا کوئی نہ ہوگا۔ یہ سب بنو کعب بن لوی سے ہوں گے، ان میں سے ایک قحطانی ہے۔

○ ○ ○

۱۲۰۶. حدثنا الوليد عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعب قال: المنصور والمهدي والسفاح من ولد العباس.

۱۲۰۶ھ سے بیان کیا الولید نے، شیخ سے، انہوں نے یزید بن الولید الخزاعی سے، انہوں نے روایت کی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: المنصور اور مہدی اور سفاح عباس کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۷. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال المنصور منصور بني هاشم.

۱۲۰۷ھ سے بیان کیا الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے، یزید بن قوذر سے، انہوں نے، حضرت تبیع سے، انہوں نے روایت کی حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: منصور بنو ہاشم کا منصور ہے۔

○ ○ ○

۱۲۰۸. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: أمير العصب يمانی قال الوليد وفي علم كعب يمانی قرشي وهو أمير العصب

۱۲۰۸ھ سے بیان کیا نے جراح سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: امیر العصب یعنی قریشی ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کعب کے جھنڈے میں امیر العصب یعنی قریشی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۰۹. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس بن جابر الصدفی ان رسول الله ﷺ قال: القحطاني بعد المهدي وما هو دونه:

۱۲۰۹ھ سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن قیس بن جابر الصدفی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قحطانی جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے بعد ہوگا وہ اس سے کم نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۱۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس سمع يعفر بن جمره قال اخبروني معدي كرب بن عبد كلال عن كعب المنصور حمير خامس خمسة عشر خليفة.

۱۲۱۰ھ سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے یعفر بن جمرہ سے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی معدی کرب بن عبد کلال رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں: منصور حمیر پندرہ (15) میں سے پانچواں خلیفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۱۱. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عتبة بن راشد الصدفي سمع عبدالله بن الحجاج سمع عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يقول: الجابر ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير العصب فمن استطاع أن يموت بعد ذلك فليمت.

۱۲۱۱ھ سے بیان کیا ابن وهب نے ابن لهيعة سے، انہوں نے الحارث بن يزيد سے، انہوں نے سنا عتبہ بن راشد الصدفي سے، انہوں نے سنا عبدالله بن الحجاج سے، انہوں نے سنا کہ حضرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنها فرماتے ہیں کہ امیر جابر ہوگا، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر امیر العصب ہوگا، اور اس کے بعد جو مر سکے وہ مر جائے تو بہتر ہے۔

۱۲۱۲. حدثنا ابن وهب عن عبدالرحمن بن زياد عن أبي عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو قال ثلاثة خلفاء يتولون كلهم صالح عليهم تفتح الأرضين أولهم جابر والثاني المفرح والثالث ذو العصب يمكثون أربعين سنة لا خير في الدنيا بعدهم

۱۲۱۲ھ سے بیان کیا ابن وهب نے عبدالرحمن بن زياد سے، انہوں نے ابو عبدالرحمن الحبلي سے روایت کی ہے کہ عبدالله بن عمرو فرماتے ہیں کہ: تین (3) خلفاء پے در پے آئیں گے۔ وہ سب کے سب نیک ہوں گے۔ ان کے ہاتھوں زمینیں فتح ہوں گی۔ ان میں سے پہلا جابر، دوسرا المفرح اور تیسرا ذو العصب ہوگا وہ چالیس (40) سال تک زندہ رہیں گے۔ ان کے بعد دنیا میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

۱۲۱۳. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج رجل من أهل بيتي يقال له السفاح عند انقطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا.

۱۲۱۳ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نیا لاعمش سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدري رضي الله عنه نے فرمایا کہ میرے گھرانے سے سفاح نام کا ایک آدمی نکلے گا جب زمانہ ختم ہونے والا ہوگا اور فتنوں کا ظہور ہوگا، وہ لوگوں کو عطیات دے گا۔

۱۲۱۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال بلغني أن المهدي يعیش أربعين عاما ثم يموت على فراشه ثم يخرج رجل من قحطان مثقوب الأذنين على سيرة المهدي

بقاؤه عشرين سنة ثم يموت قتلا بالسلاح ثم يخرج رجل من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم مهدي حسن السيرة يفتح مدينة قيصر وهو آخر أمير من أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثم يخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى بن مريم عليهما السلام ۱۲۱۳ھ سے بیان کیا الحکم بن نافع نے انہوں نے جراح سے روایت کی ہے کہ اُرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی چالیس (40) سال زندہ رہے گا پھر اپنے بستر پر وفات پائے گا، پھر قبیلہ قحطان کا ایک آدمی جس کے دونوں کان چھدے ہوئے ہوں گے وہ حضرت مہدی کے طریقہ پر خروج کرے گا، وہ بیس (20) سال تک زندہ رہے گا، پھر اُسے اُسے قتل کر دیا جائے گا، پھر پیغمبر ﷺ کے گھرانے سے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نامی آدمی خروج کرے گا جو اچھی سیرت والا ہوگا، وہ قیصر کا شہر فتح کرے گا۔ وہ اُمّت محمد ﷺ کا آخری امیر ہوگا پھر اس کے زمانے میں دجال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۱۵. حدثنا الحكم بن نافع عن عمن حدثه عن كعب قال يبعث ملك في بيت المقدس جيشا الى الهند ليفتحها وياخذ كنوزها فيجعله حلية لبيت المقدس ويقدموا علي ملوك الهند مغلوبين يقيم ذلك الجيش في الهند الى خروج الدجال.

۱۲۱۵ھ الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک بادشاہ بیت المقدس سے ایک لشکر ہندوستان کی طرف بھیجے گا۔ وہ اُسے فتح کر لے گا۔ اس کے خزانوں کو لے لے گا اور ان کو بیت المقدس کا زیور بنائے گا، اور ہندوستان کے بادشاہ پیش کئے جائیں گے اس حال میں کہ وہ مغلوب ہوں گے، یہ لشکر ہندوستان میں دجال کے نکلنے تک مقیم رہے گا۔

○ ○ ○

۱۲۱۶. حدثنا أبو أيوب سليمان بن داود الشامي عن أوطاة بن المنذر عن أبي اليمان

الهوزني عن كعب قال لن تزالوا في رضاء من العيش حتى تنزل الخلافة بيت المقدس

۱۲۱۶ھ سے بیان کیا ابوایوب سلیمان بن داؤد الشامی نے، اُرطاة بن المنذر سے، انہوں نے ابوایمان الہوزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ ہمیشہ زندگی کی سہولتوں میں رہو گے حتیٰ کہ خلافت بیت المقدس میں اتر پڑے۔

○ ○ ○

۱۲۱۷. حدثنا أبو أيوب عن أوطاة عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفير قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم ليدر كن المسيح بن مريم رجال من امتي هم مملوكم او خيرهم

مملوكم او خير

۱۲۱۷ ابوایوب نے، ارطاة سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو پالیں گے وہ تمہارے مثل ہوں گے یا فرمایا ان میں سے بہترین تمہارے مثل ہوں گے یا فرمایا کہ اُن میں سے سب سے بہترین تمہارے مثل ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۱۸. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن حدثه عن كعب قال يستخلف رجل من قريش من شر الخلق ينزل بيت المقدس وتنقل إليه الخزائن وأشرف الناس فيتجبرون فيها ويشتد حجابهم وتكثر أموالهم حتى يطعم الرجل منهم الشهر والآخر الشهرين والثلاثة حتى يكون مهزولهم كسمن سائر الناس وينشوا فيهم نشوا كالعجول المربية على المذاود ويطفئ الخليفة سننا كانت معروفة ويتدع سننا لم تكن ويظهر الشر في زمانه ويظهر الزنى وتشرب الخمر علانية ويخيف العلماء في زمانه خوفا حتى لو أن رجلا ركب راحلة ثم طاف الأمصار كلها لم يجد رجلا من العملاء يحدثه بحديث علم من الخوف وفي زمانه يكون المسخ والخسف ويكون الإسلام غريبا كما بدأ غريبا ويكون المتمسك بدينه كالقابض على الجمرة وكخارط القتاد في الليلة المظلمة حتى يصير من شأنه أن يرسل ابنته تمر في السوق ومعها الشرط عليها بطيطان من ذهب وثوب لا يواربها مقبلة ولا مدبرة فلو تكلم أحد من الناس في الإنكار عليه في ذلك بكلمة واحدة ضربت عنقه يبدأ فيمنع الناس الرزق ثم يمنهم العطاء ثم بعد ذلك يأمر باخراج أهل اليمن من الشام فتخرجهم الشرط متفرقين لا تترك جندا يصل الى جند حتى يخرجوهم من الريف كله فينتهون إلى بصرى وذلك عند آخر عمره فيترأس أهل اليمن فيما بينهم حتى يجتمعوا كاجتماع قزع الخريف فينصبون من حيث كانوا بعضهم الى بعض عصبا عسبا ثم يقولون أين تذهبون وتركون أرضكم ومهاجركم فيجتمع رأيهم على أن يبايعوا رجلا منهم فيبناهم يقولون نبايع فلانا بل فلانا اذا سمعوا صوتا ما قاله إنس ولا جان بايعوا فلانا يسميه لهم فاذا هو رجل قد رضو به وقنعت به الأنفس ليس من ذي ولا من ذي ثم يرسلون الى جبار قريش نفرا منهم فيقتلهم ويرد رجلا منهم يخبرهم ما قد كان ثم ان أهل اليمن يسيرون إليه والجبار قريش من الشرط عشرون ألفا فيسير أهل اليمن فيقابلهم لخم وجدام وعاملة وجدس فينزلون لهم الطعام والشراب والقليل والكثير ويكونون يومئذ مغرقة لليمن كما كان يوسف مغرقة لآخوته بمصر والذي نفس كعب

بيده ان لخم وجذام وعاملة وجدس لمن اهل اليمن فان جاؤكم يلتمسون نسبهم فيكم
فصلوهم فانهم منكم ثم يسرون جميعا حتى يشرلوا على بيت المقدس فيلقاهم جبار
قريش فالجموع فيهمزهم اهل اليمن ولا يقولون لاهل اليمن القناع الرجل بثوبه في
القتال.

۱۲۱۸ ابوالیوب نے، ارطاة سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ مخلوق میں شری ترین قریش کا ایک آدمی خلیفہ بنایا جائے گا وہ بیت المقدس میں آئے گا۔ اس کی طرف خزانے اور معزز لوگ
نقل کئے جائیں گے، وہاں وہ لوگوں پر جبر کریں گے، اس کی حکومت سخت ہوگی۔ ان لوگوں کے مال بہت زیادہ ہو جائیں گے، یہاں
تک کہ ان میں سے ایک آدمی ایک (1) مہینہ تک دوسرا دو (2) مہینے تک تیسرا تین (3) مہینے تک کھانا کھلا سکتا ہوگا، ان کا لاغر فرد
ایسے ہوگا جیسے اور لوگوں کے موٹے افراد، اور ان میں لڑکے اٹھ کھڑے ہوں گے جیسے دودھ پیتا بچہ، اور خلیفہ معروف طریقوں
کو مٹا دے گا وہ ایسے طریقے ایجاد کرے گا جو پہلے نہ تھے، اس کے دور میں شر اور زنا عام ہو جائے گا۔ لوگ گھلم گھلا شراب
پیش گے۔ اس کے دور میں علماء ڈر اور خوف سے سہمے ہوئے ہوں گے، کوئی آدمی سواری پر سوار ہو کر مختلف شہروں میں گھومے
گا لیکن وہ کسی عالم کو نہ پائے گا کہ جو اسے ایک حدیث بھی بلا خوف و خطر بتا دے۔ اور اس کے دور میں صورتوں کا نسخ اور حسنا واقع
ہوگا، اور اسلام اجنبی ہوگا جیسا کہ ابتداء میں اجنبی تھا، دین پر چلنے والا ایسا ہوگا جیسے گرم انگارے کو پکڑنے والا، یا جیسے اندھیری
رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا۔ اس امیر کی حالت یہ ہوگی کہ وہ اپنی بیٹی کو چھوڑے گا۔ وہ بازار میں پھرے گی اس کے ساتھ
پولیس ہوگی۔ اس لڑکی نے سونے کے موزے پہن رکھے ہوں گے۔ اس نے ایسے کپڑے پہن رکھے ہوں گے جو نہ اس کے آگے
کوڑھانپ سکیں اور نہ پیچھے کو، اگر کوئی اس کے اس فعل پر اعتراض کرے گا تو اس کی گردن اڑادی جائے گی، وہ امیر لوگوں سے
بزرگ روکے گا۔ پھر عطیات روکے گا۔ پھر اس کے بعد اہل یمن کو شام سے نکلنے کا حکم دے گا، پولیس والے یمن
والوں کو جد اجدا کر کے نکالیں گے، وہ ایک لشکر کو نہ چھوڑیں گے کہ وہ دوسرے سے مل جائے، پھر وہ ان سب کو مقام الریف سے
باہر کر دیں گے، اہل یمن بصری پہنچیں گے، اور یہ اس امیر کی عمر کے آخری ایام ہوں گے، یمن والے ایک دوسرے کے پاس پیغام
بھیجیں گے، تو وہ بادلوں کی طرح اکٹھے ہو جائیں گے پس وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے ایک دوسرے سے مل کر جماعت
بنائیں گے، پھر کہیں گے کہ تم کہاں جا رہے ہو! تم اپنی زمینوں اور اپنی ہجرت کی جگہوں کو چھوڑ رہے ہو! پھر وہ اس بات پر متفق ہوں
گے کہ اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کر لیں، ان میں سے بعض کہیں گے کہ فلاں کی بیعت کریں گے، بعض کہیں گے کہ ہم فلاں
کی بیعت کریں گے، اسی اثنا میں وہ ایک آواز سنیں گے جو نہ انسان کی ہوگی نہ جنات کی، کہ فلاں آدمی کی بیعت کر لو! اور اس کا نام
لیا جائے گا تو وہ ایسا آدمی ہوگا جس پہ یہ سب راضی ہوں گے، اور ان کے دل مطمئن ہوں گے۔ وہ آدمی نہ ان میں سے ہوگا اور نہ
ان میں سے ہوگا، پھر وہ قریش کے اس جابر کی طرف اپنے کچھ آدمی بھیجیں گے۔ وہ انہیں قتل کر دے گا، اور ان میں سے ایک آدمی
کو واپس بھیجے گا تاکہ یمن والوں کو اس واقعہ کی اطلاع دیدے پھر اہل یمن اس کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ قریش کے اس

جابر کے بیس (20) ہزار تو پہرے دار ہوں گے، جب اہل یمن روانہ ہوں گے تو ان سے قبیلہ لخم اور جذام اور عاملہ اور جدس ملیں گے، اور کم یا زیادہ مال جو کچھ بھی ہوگا، وہ یمن والوں کی خدمت میں پیش کریں گے اور یہ قبیلے یمن والوں کے مددگار ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے مددگار تھے۔ مصر میں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں (حضرت) کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زندگی ہے، قبیلہ لخم اور جذام اور عاملہ اور جدس یمن والوں پر احسان کریں گے، اے اہل یمن اگر یہ قبیلے والے اپنا نسب تم میں ڈھونڈتے ہوئے آئیں تو انہیں اپنے ساتھ ملاؤ۔ بے شک وہ تم سے ہیں، پھر وہ سب اکٹھے ہو کر چلیں گے اور بیت المقدس پر چڑھائی کر دیں گے، قریش کا جابر اپنی فوج لے کر مقابلہ کرے گا، اُسے یمن والے شکست دیدیں گے، اور وہ اہل یمن کے مقابلے میں اتنی دیر بھی نہ ٹھہر سکیں گے جتنی دیر میں آدمی اپنے کپڑے کی چادر اوڑھتا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۱۹. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله مولى بني أمية عن الوليد ابن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد المعيطي سمع ابن عباس يحدث معاوية رضي الله عنهما يقول يلي رجل منا في آخر الزمان أربعين سنة تكون الملاحم لسبع سنين بقين من خلافته ليموت بالأعماق نجما ثم يليها رجل منهم ذو فعلى يديه يكون الفتح يومئذ يعني فتح الروم بالأعماق.

۱۲۱۹ھ الولید نے ابو عبد اللہ (بنو امیہ کے آزادہ کردہ غلام) سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے أبان بن الولید المعیطی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ: آخری زمانے میں ہمارا ایک آدمی چالیس (40) سال تک خلیفہ رہے گا۔ جب اس کی خلافت ختم ہونے میں سات (7) سال کا عرصہ باقی ہوگا تو جنگیں شروع ہو جائیں گی، وہ مقام اعماق میں طبعی موت مر جائے گا، پھر ان میں سے ایک آدمی امیر بنے گا جس کے ہاتھوں اعماق میں روم فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال صاحب رومية رجل من بني هاشم اسمه الأصغر بن يزيد وهو الذي يفتحها

۱۲۲۰ھ رشدين نے، ابن لهيعة سے روایت کی ہے کہ ابو قبيل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روم کا فاتح بنو ہاشم کا ایک فرد ہوگا جس کا نام اصغر بن يزيد ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۱. حدثنا رشدين والوليد عن ابن لهيعة قال حدثني عبد الرحمن بن قيس الصدفی عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعد المهدي القحطاني والذي بعثني بالحق ما هو دونه

۱۲۲۱۔ رشیدین اور الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن قیس الصدقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مہدی کے بعد قحطانی ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا وہ مہدی سے کم نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۲۔ حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة بن المنذر عن أبي عامر الألهاني قال قال لي ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا عامر اشحذ سيفك واتخذ أربعين عنزا شعراء وأعد حمولة وأنساعا وقربا فكانك أخرجت منها كفرا كفرا.

۱۲۲۲۔ ابوالمغیرہ نے، ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے مجھے کہا کہ اپنی تلوار تیز کر لو اور بالوں والے چالیس دُبے لے لو اور ایک اونٹنی مع سامان اور مشکیزے کے تیار کر لو گویا کہ تجھے کافر بنا کر یہاں سے نکالا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۲۳۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن مالك بن عبد الله الكلاعي عن عثمان بن معدان القرشي عن عمران بن سليم الكلاعي قال ويل للمسمنات وطوبى للفقراء البسوا نساء كم الخفاف المنعلة وعلموهن المشي في بيوتهن فانه يوشك بهن أن يخرجن إلى ذلك.

۱۲۲۳۔ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے مالک بن عبد اللہ الکلاعی سے، انہوں نے عثمان بن معدان القرشی سے روایت کی ہے کہ عمران بن سلیم الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے موٹوں کے لئے، اور خوشخبری ہے فقیروں کے لئے۔ اپنی عورتوں کو موزے کے جوتے پہناؤ! اور انہیں گھروں میں چلنا سکھاؤ، عنقریب ممکن ہے کہ ان عورتوں کو ان جوتوں کے ساتھ نکالا جائے۔

○ ○ ○

۱۲۲۴۔ حدثنا إبراهيم بن أبي حبة اليماني عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين واثبا ما بقي من قریش عشرین رجلا

۱۲۲۴۔ ابراہیم بن ابی حبة الیمانی نے، ابن جریج سے، انہوں نے، عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دین ہمیشہ غلبہ میں رہے گا جب تک قریش کے بیس (20) آدمی بھی باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۲۵۔ حدثنا أبو المغيرة وبقية جميعا عن حريز بن عثمان قال حدثنا راشد بن سعد

المقرانی عن أبي حمي المؤذن عن ذي مخبر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان هذا الأمر في حمير فنزعه الله منهم فجعله في قريش وسيعود اليهم

۱۲۲۵ ابوالمخیرہ اور بقیہ نے حریر بن عثمان سے، انہوں نے راشد بن سعد المقرانی سے، انہوں نے ابو حنیٰ المؤذن سے، انہوں نے ذی مخبر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ حکومت (قبیلہ) حمیر کے پاس تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے یمنین لی اور قریش میں رکھ دی، اور غریب حمیر کی طرف لوٹ جائے گی۔

۱۲۲۶ . حدثنا ابن عيينة عن جامع بن أبي راشد سمع أبا الطفيل سمع حذيفة رضي الله عنه يقول لا تزال ظلمة مضر يعتنون كل عبد الله صالح ويقتلونه حتى يضربهم الله وملائكته والمؤمنون بمن عنده فلا يمنهم ذنب تلعة فقال له عمرو بن صليح مالک هم إلا مضر ومالک ذکر غیرهم فقال آمن محارب أنت قال نعم قال رأيت محارب خصفه أم ليس قال نعم قال اذا رأيت قيسا توالى الشام فخذ حذرک

۱۲۲۶ ابن عیینہ نے، جامع بن ابو راشد سے، انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ مضر کے لوگ مسلسل ظلم کریں گے۔ وہ اللہ کے ہر نیک بندے کے خلاف ہوں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں ماریں گے اور فرشتے اور ایمان والے انہیں ماریں گے۔ عمرو بن صلیح نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کا مقصد تو صرف مضر (ہی) ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے علاوہ (کسی) کا ذکر نہیں کرتے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو (قبیلہ) محارب سے ہے؟ تو عمرو بن صلیح نے کہا جی ہاں! تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو نے قبیلہ محارب خصفہ اُم قیس کو دیکھا ہے؟ تو عمرو بن صلیح نے کہا کہ جی ہاں! تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو قبیلہ قیس کو دیکھے کہ وہ شام کے امیر ہیں تو ہوشیار رہنا۔

۱۲۲۷ . حدثنا مروان الفزاري عن اسماعيل بن سميع عن بكير الطويل عن أبي أرطاة سمع عليا رضي الله عنه يقول الدين بدلوا نعمة الله كفرا وأحلوا قومهم دار البوار ثم قال الناس منهم براء غير قريش ثم قال لا تذهب الأيام والليالي حتى يؤتى بالرجل من قريش فتزع عمامته من رأسه لا يغير من شر بلاتهم

۱۲۲۷ مروان الفزاری نے، اسماعیل بن سمیع سے، انہوں نے بکیر الطویل سے، انہوں نے ابو ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری کے ساتھ بدل ڈالا اور اپنی قوم کو ہلاکت کی جگہ پر جاتا رہا، پھر فرمایا سوائے قریش کے لوگ ان سے بدی ذمہ ہیں، پھر فرمایا کہ رات اور دن ختم نہ

ہوں گے کہ قریش کے ایک آدمی کو لایا جائے گا وہ اپنے سر سے عمامہ کھولے گا لیکن لوگوں کے مصائب کے شر کو بدل نہ سکے گا۔

○ ○ ○

۱۲۲۸. حدثنا محمد بن جعفر غندر عن شعبة عن سماک بن حرب عن مالک بن

ظالم سمع ابا هريرة رضى الله عنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول هلاك امتي او

فساد امتي على رأس امرأة أغيلة من قریش

۱۲۲۸ محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے، انہوں نے سماک بن حرب سے، انہوں نے مالک بن ظالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت کی ہلاکت، یا فرمایا میری امت میں فساد کا سراقریش کے لڑکوں کی حکومت ہے۔

○ ○ ○

۱۲۲۹. حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن عمار بن أبي عمار عن يزيد بن

شريك عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

۱۲۲۹ ابن عبد الوارث نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے عمار بن ابو عمار سے، انہوں نے یزید بن شریک سے، انہوں

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت کی ہلاکت یا فرمایا میری امت میں فساد کا سراقریش کے لڑکوں کی حکومت ہے۔

○ ○ ○

۱۲۳۰. قال حماد وأخبرني ابن خيثم عن أبي الطفيل عن حذيفة رضى الله عنه أنه قال يا

عمرو بن صليح إذا رأيت قيسا توالى بالشام فخذ حذرک ثم قال انفكت مضر تقتل

المؤمنين وتنتعهم حتى يضربهم الله وملائكته والمؤمنون حتى لا يمنعوا ذنب تلعة

۱۲۳۰ حماد نے ابن خثیم سے، انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے عمرو بن صلیح سے فرمایا کہ: جب تو دیکھے کہ (قبیلہ) قیس والے شام پر حکمرانی کر رہے ہیں تب چوکنے رہنا۔ پھر فرمایا قبیلہ مضر مغرور ہو جائے گا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کرے گا اور ان سے بخش رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور ایمان والے اُسے ماریں گے۔

۱۲۳۱. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد بن عامر عن يزيد بن حمير

قال الملك ظفار لحمير التجار

۱۲۳۱ الحكم بن نافع یسعید بن سنان سے، انہوں نے الولید بن عامر سے روایت کی ہے کہ یزید بن حمیر رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ: بادشاہ کامیاب ہوگا حمیر کے تجارت کی وجہ سے۔

○ ○ ○

۱۲۳۲. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن أبي حنبل قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قريشا أعطيت ما لم يعط الناس أعطوا ما أمطرت به السماء وجرت به الأنهار وسالت به السيول ولمن مضى منهم خير ممن بقي ولا يزال الرجل من قريش يتصدى لهذا الأمر إما انتزاع وإما ابتزاز وإيم الله لئن أطعتم قريشا لتقطعنكم في الأرض أسباطا أيها الناس اسمعوا قول قريش ولا تعملوا أعمالهم خيار الناس لخيار قريش تبع وشرار الناس لشرار قريش تبع فمنهم الألوية ما وفوا لكم بخمس ما لم يخونوا أمانة ولم ينفقوا عهدا وما عدلوا في القسم وقسطوا في الحكم وإذا استرحموا رحموا فمن لم يفعل ذلك منهم فعليه بهلة الله

۱۲۳۲ھ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے، انہوں نے، ابو جلیس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قریش کو ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو دوسرے لوگوں کو نہیں دی گئیں، ان کو ایسی چیز دی گئی جس کی وجہ سے بارش برستی ہے اور نہریں چلتی ہیں، اور سیلاب آتا ہے اور جو ان میں سے گور گئے ان کے لئے خیر ہے بہ نسبت ان لوگوں کے جو باقی ہیں، اور مسلسل قریش کا ایک آدمی اس حکومت کے درپے رہے گا، یا تو چھین کر یا مال خرچ کر کے، اللہ کی قسم! اگر تم قریش کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں زمین میں ٹکڑوں میں بانٹ دیں گے، اے لوگو! قریش کی بات سنو! مگر ان جیسے اعمال نہ کرو! بہترین لوگ بہترین قریش کی تابعداری کریں گے اور شریر لوگ شریر قریشیوں کی پیروی کریں گے، ان میں سے بعض کے لئے جہنم ہے، جب تک وہ تمہیں پورا خمس دیں، امانت میں خیانت نہ کریں، عہد شکنی نہ کریں، تقسیم میں عدل کریں، فیصلے میں انصاف کریں اور جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں تو جو ان میں سے ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو۔

○ ○ ○

۱۲۳۳ھ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن يزيد بن المهاجر عن أبي اسحاق عن عبد الله بن شرحبيل أخبره قال حدثني عمرو بن العاص رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الناس فناء قريش وأولهم فناء أهل بيتي

۱۲۳۳ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید بن المهاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبد اللہ بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور ان میں سب سے پہلے میرے اہل بیت فنا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۳۴ھ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال بعد المهدي رجل من قحطان مشقوب الأذنين على سيرة المهدي حياته عشرون سنة ثم يموت قتلا بالسلاح ثم يخرج رجل من أهل بيت أحمد صلى الله عليه وسلم حسن السيرة يفتح مدينة قيصر وهو آخر

ملک او امیر من امة احمد صلى الله عليه وسلم ويخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى عليه السلام غزوة الهند

۱۲۳۳ھ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مہدی کے بعد قبیلہ قحطان کا ایک آدمی میر بنے گا جس کے دونوں کان چھدے ہوں گے۔ وہ مہدی کے نقش قدم پر چلے گا۔ اس کی زندگی بیس (20) سال ہوگی، پھر وہ کسی ہتھیار سے مقتول ہو کر مرے گا (شہید ہوگا)۔ پھر حضور ﷺ کے اہل بیت میں سے ایک آدمی خروج کرے گا جو اچھی سیرت والا ہوگا، وہ قیصر کا شہر فتح کرے گا اور وہ حضور کی امت میں سے آخری بادشاہ یا آخری امیر ہوگا اس کے دور میں دجال نکلے گا اور اس کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام قیلول فرمائیں گے۔

○ ○ ○

غزوة الهند ہندوستان کا جہاد

۱۲۳۵. حدثنا الحكم بن نافع عن عمن حدثه عن كعب قال يبعث ملك في بيت المقدس جيشا الى الهند ليفتحها فيطنوا ارض الهند وياخذوا كنوزها فيصيره ذلك الملك حلية لبيت المقدس ويقدم عليه ذلك الجيش بملوك الهند مغللين ويفتح له ما بين المشرق والمغرب ويكون مقامهم في الهند الى خروج الدجال

۱۲۳۵ھ الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بیت المقدس کا بادشاہ ہندوستان کی طرف لشکر بھیجے گا، وہ لشکر اُسے فتح کرے گا۔ وہ ہندوستان کو روند ڈالیں گے، اس کا خزانہ لے لیں گے۔ بادشاہ اس خزانے کو بیت المقدس کا زیور بنائے گا، وہ لشکر ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لائیں گے، مشرق اور مغرب کے درمیان تمام علاقے اس بادشاہ کے مفتوح ہو جائیں گے، وہ لشکر ہندوستان میں دجال کے نکلنے تک ٹھہرا رہے گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۶. حدثنا بقیة بن الوليد عن صفوان عن بعض المشيخة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الهند فقال ليغزون الهند لكم جيش يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوكهم مغللين بالسلاسل يفر الله ذنوبهم فينصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام قال ابو هريرة ان انا أدركت تلك الغزوة بعث كل طارف لي وتالد غزوتها فإذا فتح الله علينا وانصرفنا فانا ابو هريرة المحرر يقدم الشام فيجد فيها عيسى بن مريم فلاحرصن أن أولوا منه فأخبره أني قد صحبتك يا رسول الله قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وضحك ثم قال هيهات هيهات

۱۲۳۶ھ بقیہ بن الولید نے صفوان سے، انہوں نے روایت کی ہے بعض مشائخ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: ضرور ہندوستان کا جہاد تم میں سے ایک لشکر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا، حتیٰ کہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ جب وہ وہاں سے لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو شام میں موجود پائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے کہا کہ اگر میں اُس جہاد کو پالوں تو اپنا سب کچھ بیچ کر اُس میں شرکت کروں گا اور اللہ تعالیٰ ہمیں فتح دے گا، اور ہم وہاں سے لوٹیں گے تو پھر میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا جو شام بھی جائے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو پائے گا۔ پھر میری تمنا یہ ہوگی کہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے قریب ہو جاؤں اور انہیں اطلاع دوں کہ:

میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے۔

حضور ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور پھر فرمانے لگے کہ:

وہ ابھی بہت دُور ہے، بہت دُور۔

○ ○ ○

۱۲۳۷ھ۔ حدثنا هشيم عن سيار أبي الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فان أدركتها أنفقت فيها نفسي ومالي فان استشهدت كنت من أفضل الشهداء وان رجعت فانا أبو هريرة المحرر

۱۲۳۷ھ مشیم نے سیار ابو الحکم سے، انہوں نے جبر بن عبیدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہندوستان کے جہاد کا وعدہ کیا ہے۔ اگر میں اُسے پالوں تو میں اپنی جان اور اپنا مال اس میں خرچ کر دوں گا، اگر میں شہید ہو گیا تو میں افضل شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر میں واپس لوٹوں گا تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۸ھ۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال على يدي ذلك الخليفة اليماني الذي تفتح القسطنطينية ورومية على يديه يخرج الدجال وفي زمانه ينزل عيسى ابن مریم عليهما السلام في زمانه على يديه تكون غزوة الهند وهو من بني هاشم غزوة الهند التي قال فيها أبو هريرة

۱۲۳۸ھ الولید بن مسلم نے جراح سے روایت کی ہے کہ أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: یمنی خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ اور روم فتح ہوگا، اسی کے دور میں دجال نکلے گا، اسی کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نازل فرمائیں گے، اور اسی کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا، جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوپر والی حدیث آئی ہے۔

○ ○ ○

۱۲۳۹. حدثنا الوليد حدثنا صفوان بن عمرو عن حدثنا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يغزو قوم من أمتي الهند يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك الهند مغلولين في السلاسل فيغفر الله ذنوبهم فينصرفون إلى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليهما السلام بالشام ما يكون بحمص في ولاية القحطاني وبين قضاة واليمن وبعد المهدي.

۱۲۳۹ الوليد نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت میں سے ایک جماعت ہندوستان کا جہاد کرے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا۔ وہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لائے گی، اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ وہ شام کی طرف جائیں گے تو وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو موجود پائیں گے۔

○ ○ ○

مايكون بحمص في ولاية القحطاني وبين قضاة واليمن وبعد المهدي

حمص، قضاة اور يمن میں مہدی کے بعد قحطانی کے دور کے حالات

۱۲۴۰. حدثنا ابو المغيرة عن ابن عياش قال حدثني المشيخة عن كعب قال في ولاية القحطاني تقتل قضاة بحمص وحمير وعليها يومئذ رجل من كنده فقتله قضاة وتعلق رأسه في شجرة في المسجد فتغضب له حمير فيقتلون بينهم قتلا شديدا حتى تهدم كل دار عند المسجد كي تتسع صفوفهم للقتال فعند ذلك يكرن الويل للشرقي من الغربي وعند ذلك بحمص فتكون أشقى قبائل اليمن بهم السكون لأنهم جيرانهم

۱۲۴۰ ابو المغيرة نے ابن عياش سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قحطانی کی حکومت میں قضاة اور حمیر آپس میں لڑ پڑیں گے، حمیر کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک شخص قضاة کے قتل کر دیں گے اور اس کے سر کو مسجد کے درخت پر لٹکا دیں گے۔ ان کی اس حرکت پر حمیر والوں کو غصہ آئے گا۔ ان کے درمیان سخت جنگ ہوگی۔ مسجد کے ارد گرد گھروں کو منہدم کر دیا جائے گا تاکہ لڑائی کی صفوں کو پھیلا دیا جائے۔ اس وقت مشرق کے لئے مغرب سے ہلاکت ہوگی۔ اس وقت حمص میں یمن کے قبائل کے لیے بدبختی ہوگی کیونکہ وہ وہاں مشرق والوں کے پڑوسی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۴۱. حدثنا ابو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب الأحبار وبقية عن أبي بكر بن أبي مريم عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن كعب الأحبار قال تقتل حمير وقضاة بحمص في بغل أشهب فتجلب قضاة على حمير ما بينهم وبين الفرات فيقتلون في سوق الرستن فتسير الخيلان لا ترى إحداهما الأخرى وذلك قبل بنيان

الحوانیت فکنا نعجب کیف تسیر الخیلان لا ترى إحدیهما الأخری والسوق فضاء حتی
 بیت الحوانیت فعلمنا أن ذلک تأویل الحدیث الذی کنا نسمع وتصدیقه فتقتل
 الخیلان قتالا شدیداً ثم یخرج علیهم ملک من زقاق القطن وفي حدیث صفوان زقاق
 العطر علی برذون أشهب فیقرع بینهم فینصرف الفریقان وهم قلیل نادمون فویل لعاد من
 ایم وویل لأیم من عاد وعاد حمیر من ایم وعاد أهل الیمن وأیم قضاة وفي حدیث
 صفوان فهناک تهلک القصیمة

۱۲۴۱ ابو الغیرۃ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے کعب احبار سے، اور بقیۃ نے ابو بکر بن ابو
 مریم سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما فرماتے ہیں کہ: قبیلۃ حمیر اور قبیلۃ قضاۃ مقام حمص میں خچروں پر سوار ہو کر باہم لڑیں گے۔ قضاۃ والے حمیر والوں کے خلاف
 دریائے فرات کی طرف سے لشکر لے کر آئیں گے۔ یہ باہم رستن کے بازار میں لڑیں گے۔ دو گھڑ سوار بازار میں چلیں گے مگر ایک
 دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے اور یہ رستن میں دکانیں بننے سے پہلے ہی بات ہے۔ ہمیں تعجب ہوتا تھا کہ کیسے دو گھڑ سوار بازار میں اس
 طرح چلیں کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آ سکیں گے، حالانکہ بازار میں تو کوئی آڑ بھی نہیں ہے، جب وہاں دکانیں بن گئیں تو ہم نے ان
 باتوں کا مطلب سمجھ لیا جو ہم سنا کرتے تھے اور جس کی ہم تصدیق کرتے تھے، دونوں طرف کے شہسوار خوب جواں مردی سے
 لڑیں گے۔ پھر زقاق البطن اور صفوان کی حدیث میں ہے کہ زقاق العطر کا بادشاہ خچر پر سوار ہر کر آئے گا۔ وہ ان میں قرعہ اندازی
 کرے گا، پھر دونوں فریق نادم ہو کر لوٹ جائیں گے، ہلاکت ہے عاد کے لئے ایم سے، اور ہلاکت ہے ایم کے لئے
 عاد سے، عاد سے مراد اہل یمن اور ایم سے مراد قبیلۃ قضاۃ ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴۲. حدثنا الولید عن حریر بن عثمان قال تقتل قضاۃ وحمیر بحمص فیما بین

باب الرستن الی القبة فتکون بینهم مقتلة عظیمۃ.

۱۲۴۲ ولید کہتے ہیں کہ حریر بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قضاۃ اور حمیر (یہ دونوں قبائل) باب الرستن اور قبۃ
 کے درمیان لڑیں گے۔ ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۴۳. قال الولید فأخبرنی عبدالسلام بن مروان عن حدثه عن تبیع قال فیشتد القتال

بحمص حتی یهدم ما بین أسواقها وحتى یأتی قضاۃ مددھا من بین الفرات فما دونه ثم

تکون الدبرۃ علیهم إذا اقتتلوا تحت قبة حمص قال عبدالسلام وقال کعب تقتل حمیر

وقضاۃ فی حمص حتی تھدم قضاۃ ما حول سوقھا من الدور الی باب الرستن لیو سعوه

لصف القتال ویهدم أهل الیمن ما بینهم من الدور عند الأسواق فیو سعوه لصف القتال ثم

تقعد کل قبيلة من حمير براية غربي حمص وشرقيها فيجتمعون عند مجتمع الأسواق
ويشتد القتال في حمص ويكثر فيها سفك الدماء حتى تلتصق حوافر الخيل على الصفا
في الأسواق من الدماء حتى تسيل الدماء في مجامع الأسواق ليكون فيها مقتلة عظيمة
فمن حضر ذلك فقدر أن يخرج من حمص فليفعل فطوبى لمن كان يسكن يومئذ في
قرية أو يسكن نحو القبلة من حمص ثم تشتد حمير على قضاة حتى يخرجونهم من باب
الرستن ويشتد قتالهم حتى يجيء ملك على فرس يراه الناس وقد كادوا يتفانون فيحجز
بينهم وتشتد قضاة على حمير أهل الحاضرين وما حول الفرات من قضاة فيقبلون
بجيش عظيم فتكثر الفتن والقتال بالشام

۱۲۳۳ھ ولید نے، عبدالسلام بن مروان سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تنبیح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
کہ: حمص میں سخت جنگ ہوگی۔ وہاں کے بازاروں کے درمیان کی تعمیرات مسمار کر دی جائیں گی، اور قضاة کے پاس دریائے
فرات کی طرف سے یا اس کے آگے سے مدد آئے گی۔ پھر جب وہ حمص کے قبة کے نیچے جنگ کریں گے تو قضاة پیٹھ پھیر دیں
گے، عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حمیر اور قضاة (دونوں قبائل) حمص میں جنگ
کریں گے، قضاة والے بازار کے ارد گرد جتنے گھر ہیں باب الرستن تک انہیں جنگ کی صف بندی کے لیے منہدم کر دیں گے اور
یمن والے بازار کے ارد گرد جو گھر ہوں گے انہیں منہدم کریں گے تاکہ لڑائی کی صفوں میں وسعت ہو، پھر حمیر کا ہر قبیلہ حمص کے
مغربی اور مشرقی جھنڈے کے پاس بیٹھ جائے گا، مجتمع الاسواق پر دونوں فوجوں کی مڈ بھڑ ہوگی، اور حمص میں سخت جنگ ہوگی اور
اس میں بہت خون بہے گا حتیٰ کہ گھوڑے کے گھر بازار میں چٹان کے ساتھ خون کی وجہ سے چپکیں گے۔ اس وقت جو موجود ہوا اگر
اُسے قدرت ہو کہ وہ حمص سے نکل سکتا ہے تو نکل جائے۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس دور میں کسی گاؤں میں یا حمص میں
قبلہ کی طرف رہتا ہو، پھر (قبیلہ) حمیر (قبیلہ) قضاة پر حاوی ہو جائیں گے۔ اور انہیں باب الرستن سے نکال دیں گے۔ ان
میں سخت جنگ ہو رہی ہوگی جس کی وجہ سے وہ فناء ہونے کے قریب ہوں گے کہ ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے گا۔ اُسے
لوگ دیکھ لیں گے وہ ان کے درمیان آڑ بن جائے گا اور (قبیلہ) قضاة والے موجود حمیر والوں پر سختی کریں گے، اور فرات کے ارد
گرد جو قضاة والے ہیں وہ بڑا لشکر لے کر آئیں گے۔ پھر شام میں فتنے اور قتل و قتل زیادہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۳ھ قال الوليد وقال حريز بن عثمان سمعت في ولاية يزيد بن عبد الملك انه
سقتل قضاة واليمن ب حمص عصبية حتى يهدم الفريقان جميعا ما بين السوقين بين باب
الرستن ليتسع لهم القتال وليس يومئذ عند سوق حمص حوايت ثم بناها بعد هشام فقلنا
هذه التي تهدم يومئذ قال حريز فكلنا نسمع اذا بنى ب حمص أربعة مساجد كان ذلك

وهذا المسجد الذي بناه موسى بن سليمان صاحب خراج حمص المسجد الثالث

۱۲۴۴ھ ولید کہتے ہیں کہ حریر بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ہم یزید بن عبد الملک کی حکومت میں سنا کرتے تھے کہ قضاعہ اور یمن والے مقام حمص میں قوم ہستی کی بنیاد پر جنگ کریں گے۔ دونوں فریق دونوں بازاروں کے مابین جتنی تعمیرات ہوں گی اُن کو ڈھا دیں گے، حالاں کہ اُس زمانے میں حمص کے بازار میں دکانیں نہ تھیں۔ بعد میں ہشام نے وہ دکانیں بنائیں تو ہم نے کہا کہ یہ تعمیرات اُن دنوں میں مسمار کی جائیں گی۔ حریر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سنا کرتے تھے کہ جنگ کے زمانے میں حمص میں چار (4) مسجدیں ہوں گی اور یہ مسجد جو موسیٰ بن سلیمان صاحب خراج نے حمص میں تعمیر کرائی، یہ تیسری مسجد ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴۵۔ حدثنا بقية وغيره عن حرير بن عثمان عن الأشياخ عن كعب قال في حمص

ثلاثة مساجد مسجد للشيطان وأهله يعني للشيطان ومسجد لله وأهله للشيطان ومسجد

لله وأهله لله فالمسجد الذي للشيطان وأهله للشيطان لكنيسة مريم وأهله والمسجد

الذي لله وأهله للشيطان فمسجدنا وأهله أخلاط من الناس والمسجد الذي لله وأهله لله

فمسجد كنيسة زكريا وأهله حمير وأهل اليمن يجمعون فيه

۱۲۴۵ھ بقیہ وغیرہ نے، حریر بن عثمان سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ حمص میں تین (3) مسجدیں ہیں ایک مسجد شیطان کے لئے ہے اور اس کے لوگ بھی شیطان کے لئے ہیں۔ ایک

مسجد اللہ کے لیے ہے اور اس کے لوگ شیطان کے لیے ہیں۔ ایک مسجد اللہ کے لئے ہے اور اس کے لوگ بھی اللہ کے لئے ہیں۔ وہ

مسجد جو شیطان کے لئے ہے اور جس کے لوگ بھی شیطان کے لئے ہیں وہ ”کنیۃ مریم“ ہے، اور وہ مسجد جو اللہ کے لئے ہے اور جس

کے لوگ شیطان کے لئے ہیں تو وہ ہماری مسجد ہے جس میں ملے جلے لوگ ہیں اور وہ مسجد جو اللہ کے لئے ہے اور جس کے لوگ بھی

اللہ کے لئے ہیں تو وہ زکریا کا کنیۃ ہے، اس کے لوگ حمیر اور یمن والے ہیں جو اس میں جمع ہوتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۲۴۶۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال سمعت المشيخة يذكرون عن أبي

الزاهرية كان يقول لا تهريقوا الماء في دار العباس فانها تتخذ مسجدا عن قريب يقع

مسجدكم هذا فتقلون اليها وتتخذون بها مسجدا فلا تبولوا فيها

۱۲۴۶ھ ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے بعض مشائخ سے سنا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دار عباس میں پیشاب نہ کرو۔ بے شک عنقریب اسے مسجد بنایا جائے گا جب تمہاری یہ مسجد بن جائے گی تو تم اس کے پاس جنگ

کرو گے چوں کہ تم اس جگہ کو مسجد بناؤ گے لہذا اس میں پیشاب مت کرو۔

○ ○ ○

۱۲۴۷۔ حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن أبي الصلت شريح بن عبيد عن كعب قال

ویل لعاد من ایم اذا کبرت کلب بحمص والانباء

۱۲۳۷ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الصلت شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے عاد کے لئے ایم سے، یہ تب جب قبیلہ کلب حمص اور الانباء میں بڑا ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۸ . حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الأشياخ قال تكون بحمص صيحة

فليلبث أحدكم في بيته فلا يخرج ثلاث ساعات.

۱۲۳۸ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ: مشائخ فرماتے ہیں کہ حمص میں ایک چیخ ہوگی تو تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں ٹھہرا رہے اور تین (3) گھنٹوں تک باہر نہ نکلے۔

○ ○ ○

۱۲۳۹ . قال أبو عبد الله نعيم سمعت بقية يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

في النوم متمشدا قال فقلت يا رسول الله مالي أراك متمشدا قال استعدوا لنزول

عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۳۹ ابو عبد اللہ نعیم کہتے ہیں کہ میں نے سابقہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں آستینیں

چڑھائے دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے آستینیں کیوں چڑھائی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نازل کے لئے تیار ہو جاؤ!

○ ○ ○

الأعماق وفتح القسطنطينية

اعماق اور قسطنطنیہ کی فتح

۱۳۵۰ . حدثنا عبد الوهاب عن عبد الحميد الثقفي حدثنا أيوب السختياني عن محمد بن

سيرين عن عقبة بن أوس الثقفي عن عبد الله بن عمرو قال يملك الروم ملك لا يعصونه

أو لا يكاد يعصونه شيئا فيسير بهم حتى ينزل بهم أرض كذا وكذا أيام نسيها قال فانه

مكتوب في الباب أن المؤمنين ليمدهم من عدن أبين على قلائصهم فيسيرون فيقتلون

عشرا لا تاكلون إلا في إداوتكم ولا يحجز بينكم إلا الليل ولا تكل سيوفهم ولا نسايبهم

ولا نیاز كههم وأنتم مثل ذلك قال ويجعل الله الدبرة عليهم فيقتلون مقتلة لا يكاد يرى

مثلا ولا يرى مثلا حتى أن الطير لتمر بجنايتهم فيموت من نتن ريحهم للشهيد يومئذ

كفلان على من مضى قبلهم من الشهداء أو للمؤمنين يومئذ كفلان على من مضى قبلهم

من المؤمنين وبعثهم لا یزلزل أبدا وبقیتهم تقاتل الدجال قال محمد ونبئت أن عبد الله بن سلام قال ان أدر کنی ولبس فی قوة فاحملونی علی سریری حتی تضعوه بین الصفین قال محمد ونبئت أن کعبا کان یقول لله ذبحان فی النصارى مضى أحدیہما وبقی الآخر.

۱۲۵۰ عبد الوہاب نے عبد الحمید ثقفی سے، انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اوس ثقفی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: روم کا ایک ایسا بادشاہ ہوگا لوگ اس کی نافرمانی نہ کریں گے، یا فرمایا کہ قریب ہے کہ کسی معاملے میں اس کی نافرمانی نہ کریں یہ بادشاہ انہیں ایسی زمین کی طرف لے جائے گا جس کا نام میں بھول گیا ہوں، اس کے دروازے پر لکھا ہوگا کہ مؤمنین کی مدد مقام عدن کی طرف سے ہوگی۔ وہ رومی چلیں گے ان کا دسواں حصہ لڑے گا، وہ رومی تمہارے برتنوں میں کھائیں گے، اور تمہارے اور ان کے درمیان صرف رات کا پردہ ہوگا۔ ان کی تلواریں کند نہ ہوں گی اور نہ ان میں تمہکان آئے گی، تم بھی ان جیسے ہو گے، اللہ تعالیٰ ان کی پیٹھ پھیر دے گا، رومیوں کے لڑنے والے قتل کر دیئے جائیں گے، وہ اتنی زیادہ تعداد میں مریں گے کہ ایک پرندہ جب ان مرے ہوئے لوگوں پر سے گزرے گا تو بدبو کی وجہ سے مر جائے گا۔ اس جنگ کے شہید کو دو ہرا اجر ملے گا۔ یا فرمایا کہ اس زمانے کے مؤمنین کے لئے دو ہرا اجر ہوگا۔ ان کے لشکر کے قدم کبھی نہ اکھڑیں گے۔ اس لشکر کے بقیہ افراد دجال کے خلاف لڑیں گے، حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ زمانہ مل جائے اور مجھ میں طاقت نہ ہو تو مجھے میری چار پائی پر اٹھا کر دونوں کی صفوں کے درمیان رکھ دینا۔ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عیسائیوں میں دو مرتبہ ہلاکت ہے، ایک ہلاکت گورچکی ہے اور دوسری باقی ہے۔

○ ○ ○

۱۲۵۱. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن مسلمة بن عبد الملك أنه بينما هو نازل على القسطنطينية إذ جاءه رجل شاب جيد الكسوة فاراه الدابة فقال له أنا طبارس فأكرمه وأدنى مجلسه وقربه ثم أرسل إلى مسلم الرومي وكان مولى لبني مروان سبي من الروم أن هذا يزعم أنه طبارس فقال كذب أصلح الله الأمير أنا أعرف الناس بطبارس لو كان بين عشرة ألف لأخرجته طبارس رجل آدم جسيم أجبه قبيح الأسنان يخرج وهو ابن ستين سنة يرى بالدم شرب الماء يقول إلى متى نترك أكلة الجمل في بلادنا وأرضنا سيروا بنا إلى أكلة الجمل نستريحهم قال فيسيرون إليه بجمع لم يسيروا بمثله قط حتى ينزلوا عمقا ويبلغ المسلمون مسيرة ومنزله فيستمدون حتى يأتهم أقاصي اليمن ينصرون لإسلام ويد هؤلاء النصارى نصارى الجزيرة والشام فيسير

المسلمون اليهم ليرفع النصر عنهم وينزل الصبر عليهم ويسلط الحديد بعضه على بعض لا يضر الرجل أن يكون معه سيف لا يجدع الأنف لا يكون مكانه الصمصامة لا يضعه على شيء إلا أبانه وترجع طائفة من المسلمين يخذلونهم فيذهبون في مهبل من الأرض لا يرون الجنة ولا أهاليهم أبدا وتقتل طائفة وينزل الله نصره على طائفة هم أخير أهل الأرض يومئذ للشهيد منهم أجد سبعين شهيدا على من كان قبله وللباقي كفلان من الأجر فاذا التقوا أخذ الراية رجل فيقتل ثم آخر فيقتل ثم آخر فيقتل حتى يأخذها رجل آدم جعد الشعرة أجه ألقى فيفتح الله له فيقتلهم ويهزمهم ويتبع فللهم وهو معتقل رايته لا يحملها غيره حتى ينتهي إلى الخليج فاذا انتهى إلى الخليج يقدم ليتوضأ منه فيتباعد الماء عنه ثم يدنوا فيتباعد الماء منه فاذا رأى ذلك رجع إلى دابته فأخذها ثم جاز الخليج والماء فرقبان نصف عن يمينه ونصف عن شماله وأشار إلى أصحابه أن أجيروا فان الله تعالى قد فرق لكم البحر كما فرق له بني اسرائيل فجازوا إليه فيأتي عينا عند كنيسة من ذلك الجانب من الخليج قال أبو زرعة قد رأيت تلك العين وتوضأت منها عين عذبة فيتوضأ منها ويصلي ركعتين ويقول لأصحابه هذا أمر أذن الله تعالى فيه فكبروه وهللوه واحمدوه فيفعلون ما بين الينا عشر برجا منها فيسقط إلى الأرض فيدخلونها فيومئذ يقتل مقاتلتها ويقسم نهبها وتترك خرابا لا تعمر أبدا

۱۲۵۱ھ ضمرہ نے یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے روایت ہے کہ مسلمہ بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ تخطیہ میں تھے کہ ان کے پاس ایک نوجوان بہترین کپڑوں میں ملبوس کسی جانور پر سوار ہو کر آیا اور کہنے لگا کہ میں طباری ہوں، تو مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا اور اُسے مجلس میں نزدیک کیا اور اُسے قربت دی، پھر مسلم رومی جو کہ بنو مروان کا آزاد کردہ غلام تھا روم کے قیدیوں میں لایا گیا تھا، اُسے بلایا اور اس سے کہا کہ یہ نوجوان یہ گمان کرتا ہے کہ یہ طباری ہے؟ مسلم رومی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر کی خیر کرے، یہ جھوٹ کہتا ہے، میں طباریوں کو لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، اگر دس 10 ہزار آدمیوں میں طباری گھسلا ملا ہو تو بھی میں اُسے نکال باہر کر سکتا ہوں، طباری تو بھاری جسم، گندی رنگ، کھلی پیشانی اور گندے دانت والا ہوتا ہے، وہ ساٹھ (60) سال کی عمر میں خروج کرے گا۔ وہ خون کو پانی پینے کی طرح جائز سمجھے گا، وہ کہے گا کہ کب تک ہم اپنے شہروں اور زمین میں رہ کر اُونٹوں کے کھانے سے محروم رہیں۔ ہمارے ساتھ اُونٹ کے کھانے کی طرف چلو ہم انہیں جھین لیں گے، وہ لوگ ایک بڑی جماعت کی صورت میں روانہ ہوں گے اور ”عمقا“ نامی جگہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، مسلمانوں کو ان کے چلنے اور اترنے کی خبر پہنچے گی تو وہ امداد طلب کریں گے، تو یمن کے دُور دراز علاقوں سے لوگ اسلام کی مدد کے لئے آئیں گے، اور ان کی مدد جزیرۃ اور شام کے عیسائی بھی کریں گے، مسلمان ان کی طرف روانہ ہوں گے مگر نصرتِ خداوندی ان سے روٹھ چکی ہوگی، ان سے ثابت قدمی ختم کی

جائے گی اور ایک کالوہا دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا (ان میں باہم جنگ ہوگی) اگر کسی کے پاس دھاری دھار تلواریں کے بجائے ایسی تلواریں جو ناک بھی نہ کاٹ سکے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں، اس لئے کہ وہ تلواریں جس چیز پر بھی رکھے گا اُسے جدا کر دے گی، مسلمانوں کی ایک جماعت رُساوا ہو کر لوٹے گی، وہ زمین کے دور حصوں کی طرف چلے جائیں گے، نہ وہ جنت کے قائل ہوں گے نہ اس کے خواہش مند مسلمانوں کی ایک اور جماعت پوری جواں مردی سے لڑے گی، یہ جماعت زمین کے لوگوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی، ان کے ایک شہید کو ستر (70) شہیدوں کے برآمد اجر ملے گا، اور ان میں سے زندہ رہنے والوں کے لئے دوہرا اجر ہوگا، جب ان کفار کے ساتھ ان کی منڈ بھیڑ ہوگی تو جھنڈا ایک آدمی لے گا وہ شہید کر دیا جائے گا، پھر دوسرا لے گا وہ بھی شہید کر دیا جائے گا، پھر تیسرا لے گا وہ بھی شہید کر دیا جائے گا۔ پھر جھنڈا ایسا آدمی لے گا جو گندی رنگ کا، ٹٹکریا لے بالوں والا اور ابھری پیشانی والا ہوگا، اللہ تعالیٰ اُسے فتح دیں گے، وہ انہیں قتل کرے گا اور انہیں شکست دے گا اور ان کا پیچھا کرے گا اور وہ اپنے جھنڈے کے ساتھ بندھا ہوگا، اس کے علاوہ کوئی اسے نہ اٹھائے گا یہاں تک کہ وہ خلیج تک پہنچ جائے گا، جب وہ خلیج پر پہنچے گا تو وضو کے لئے آگے بڑھے گا۔ پانی اس سے دُور چلا جائے گا۔ پھر وہ پانی کے قریب جائے گا تو پانی اس سے دُور ہو جائے گا، جب وہ یہ منظر دیکھے گا تو اپنے جانور کی طرف لوٹے گا، اُسے پکڑے گا پھر خلیج عبور کرے گا۔ سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا، آدھا اس کے دائیں طرف اور آدھا بائیں طرف، وہ اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرے گا کہ اُسے عبور کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندر کو تقسیم کر دیا جیسے اس نے بنی اسرائیل کے لئے تقسیم کیا تھا، وہ اُسے عبور کر کے ایک چشمے کے پاس پہنچیں گے، جو کنیسہ کے پاس ہوگا، وہ خلیج کی دوسری جانب ہوگا، حضرت ابو زرعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ چشمہ دیکھا ہے اور اس سے میں نے وضو بھی کیا ہے، بیٹھا چشمہ ہے، لشکر کا امیر اس سے وضو کرے گا اور دو رکعت نماز پڑھے گا اور اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی جو تمہارے سامنے ظاہر ہوئی لہذا تم تکبیر، تہلیل اور تحمید پڑھو، تو وہ ایسا ہی کریں گے، پھر وہ ان کفار کے علاقوں کے بارہ (12) راستوں کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ زمین کی طرف گر جائے گا وہ اس میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا اور مال غنیمت کو تقسیم کر دیا جائے گا، اور ان کے علاقے کو ویران چھوڑ دیا جائے گا جو کبھی بھی آباد نہ ہوگا۔

۱۲۵۲. حدثنا أبو عمر صاحب لنا من أهل البصرة حدثنا ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث الهمداني عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون بين المسلمين وبين الروم هدنة و صلح حتى يقاتلوا معهم عدوا لهم فيقاسمونهم غنائمهم ثم يغزون مع المسلمين فارس فيقتلون مقاتلتهم ويسبون ذراريهم، فتقول الروم قاسمونا الغنائم كما قاسمناكم فيقاسمونهم الأموال وذراري الشرك فتقول الروم قاسمونا ما أصبتم من ذراريكم، فيقولون لا

نقاسكم ذراري المسلمين أبداً، فيقولون غدرتم بنا فترجع الروم إلى صاحبهم
بالقسطنطينية فيقولون إن العرب غدرت بنا ونحن أكثر منهم عدداً وأنهم منهم عدة وأشد
منهم فأمدنا نقاتلهم فيقول ما كنت لأغدر بهم قد كانت لهم الغلبة في طول الدهر علينا
فيأتون صاحب رومية فيخبرونه بذلك فيوجه ثمانين غاية تحت كل غاية إثنا عشر ألفاً
في البحر ويقول لهم صاحبهم إذا رسيتم بسواحل الشام فاحرقوا المراكب لتقاتلوا عن
أنفسكم فيفعلون ذلك ويأخذون أرض الشام كلها برها وبحرها ما خلا مدينة دمشق
والمعقل ويخربون بيت المقدس قال فقال ابن مسعود وكم تسع دمشق من المسلمين
قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لتسعن على من يأتها من
المسلمين كما يتسع الرحم على الولد قلت وما المعقل يا نبي الله، قال جبل بأرض الشام
من حمص على نهر يقال له الأرنت فتكون ذراري المسلمين في أعلى المعقل
والمسلمون على نهر الأرنت والمشركون خلف نهر الأرنت يقاتلونهم صباحاً ومساءً فإذا
أبصر ذلك صاحب القسطنطينية وجه في البر إلى قنشرين مئاة ألف حتى تجيهم مادة
اليمن سبعين ألفاً الله قلوبهم بالإيمان معهم أربعون ألفاً من حمير حتى يأتوا بيت
المقدس فيقاتلون الروم فيهزمونهم ويخرجونهم من جند إلى جند حتى يأتوا قنشرين
وتجيهم مادة الموالي قال قلت وما مادة الموالي يا رسول الله قال هم عتائقكم وهم منكم
قوم يجيئون من قبل فارس فيقولون تعصبتم علينا يا معشر العرب لا نكون مع أحد من
الفريقين أو تجتمع كلمتكم فتقاتل مزار يوماً والموالي يوماً فيخرجون الروم إلى العمق
وينزل المسلمون على نهر يقال له كذا وكذا يغزى والمشركون على نهر يقال له الرقة
وهو النهر الأسود فيقاتلونهم فيرفع الله تعالى نصره عن العسكرين وينزل صبره عليهما
حتى يقتل من المسلمين الثلث ويفر ثلث ويبقى الثلث فأما الثلث الذين يقتلون فشهيدهم
كشهيده عشرة من شهداء بدر يشفع الواحد من شهداء بدر لسبعين وشهيد الملاحم
يشفع لسبع مائة وأما الثلث الذين يفرون فإنهم يفترقون ثلاثة أثلاث ثلث يلحقون بالروم
ويقولون لو كان الله بهذا الذين من حاجة لنصرهم وهم مسلمة العرب بهذا وتنوخ وطني
وسليم وثلث يقولون منازل آبائنا وأجدادنا غير لا تنالنا الروم أبداً مروا بنا إلى البدو وهم
الأعراب وثلث يقولون إن كل شيء كاسمه وأرض الشام كاسمها الشؤم فسيروا بنا إلى
العراق واليمن والحجاز حيث لا نخاف الروم وأما الثلث الباقى فيمشي بعضهم إلى بعض

يقولون الله الله دعوا عنكم العصبية ولتجتمع كلمتكم وقاتلوا عدوكم فإنكم لن تنصروا ما تعصبتم ليجتمعون جميعا ويتبايعون على أن يقاتلوا حتى يلحقوا بإخوانهم الذين قتلوا فإذا أبصر الروم إلى من قد تحول إليهم ومن قتل وراو قلة المسلمين قام رومي بين الصفين معه بند في أعلاه صليب فينادي غلب الصليب فيقوم رجل من المسلمين بين الصفين ومعه بند فينادي بل غلب أنصار الله بل غلب أنصار الله وأولياؤه فيغضب الله تعالى على الذين كفروا من قولهم غلب الصليب فيقول يا جبريل أغث عبادي فينزل جبريل في مائة ألف من الملائكة ويقول يا ميكائيل أغث عبادي فينحدر ميكائيل في مائتي ألف من الملائكة ويقول يا اسرافيل أغث عبادي فينحدر اسرافيل في ثلثمائة ألف من الملائكة وينزل الله نصره على المؤمنين وينزل بأسه على الكفار فيقتلون ويهزمون ويسير المسلمون في أرض الروم حتى يأتوا عمورية وعلى سورها خلق كثير يقولون ما رأينا شيئا أكثر من الروم كم قتلنا وهزمتنا وما أكثرهم في هذه المدينة وعلى سورها فيقولون أمنونا على أن نؤدي إليكم الجزية فيأخذون الأمان لهم ولجميع الروم على أداء الجزية وتجتمع إليهم أطرافهم فيقولون يا معشر العرب ان الدجال قد خالفكم إلى دياركم والخبر باطل فمن كان فيهم منكم فلا يلقي شيئا مما معه فإنه قوة لكم على ما بقي فيخرجون فيجدون الخبر باطلا وتنب الروم على بقي في بلادهم من العرب فيقتلونهم حتى لا يبقى بأرض الروم عربي ولا عربية ولا ولد عربي الا قتل فيبلغ ذلك المسلمين فيرجعون غضبا لله عز وجل فيقتلون مقاتلتهم ويسبون الذراري ويجمعون الأموال لا ينزلون على مدينة ولا حصن فوق ثلثة أيام حتى يفتح لهم وينزلون على الخليج حتى يفيض فيصبح أهل القسطنطينية يقولون الصليب مد لنا بحرنا والمسيح ناصرنا فيصبحون والخليج يابس فتضرب فيه الأخبية ويحسر البحر عن القسطنطينية ويحيط المسلمون بمدينة الكفر ليلة الجمعة بالتحميد والتكبير والتهليل إلى الصباح ليس فيهم نائم ولا جالس فإذا طلع الفجر كبر المسلمون تكبيرة واحدة فيسقط ما بين البرجين فتقول الروم إنما كنا نقاتل العرب فالآن نقاتل ربنا وقد هدم لهم مدينتنا وخربها لهم فيمكثون بأيديهم ويكيلون الذهب بالآترسة ويقسمون الذراري حتى يبلغ منهم الرجل منهم ثلثمائة عذراء ويتمتعوا بما في أيديهم ما شاء الله ثم يخرج الدجال حقا ويفتح الله القسطنطينية على يدي أقوام هم أولياء الله يرفع الله عنهم الموت والمرض

والسقم حتی ينزل عليهم عيسى بن مريم عليهما السلام ليقاتلون معه الدجال.

۱۲۵۲ھ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے الحارث الہمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: روم اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوگی تو مسلمان رومیوں کے ساتھ مل کر ان کے دشمنوں سے لڑیں گے اور باہم مال غنیمت تقسیم کریں گے، پھر روم مسلمانوں کے ساتھ مل کر فارس سے لڑیں گے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنائیں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمیں بھی غنیمت میں سے حصہ دو جیسے ہم نے تمہیں دیا تھا، پھر وہ مال اور مشرکین کی اولاد کو باہم تقسیم کر لیں گے، رومی کہیں گے کہ جو تم نے مسلمان قیدی بنائے ہیں ان میں سے بھی ہمیں حصہ دو، مسلمان کہیں گے کہ ہم کبھی بھی مسلمانوں کی اولاد تمہارا حصہ میں نہ دیں گے، رومی کہیں گے کہ تم نے عہد توڑ دیا ہے۔ رومی اپنے بادشاہ کے پاس قسطنطنیہ لوٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ عرب نے ہمارے ساتھ غداری کی ہے۔ ہم تعداد میں بھی ان سے زیادہ ہیں اور قوت میں بھی ان سے بڑھ کر ہیں، آپ ہماری مدد کریں تاکہ ہم ان سے لڑیں۔ وہ بادشاہ کہے گا کہ میں ان سے عہد نہیں توڑ سکتا، طویل عرصہ تک ان کا ہم پر غلبہ رہا ہے۔ وہ لوگ روم کے بادشاہ کے پاس جائیں گے اور اسے اس بات کی اطلاع دیں گے تو وہ مسلمانوں کی طرف اسی (80) جھنڈے بھیجے گا۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔ وہ سمندر کی طرف سے روانہ ہوں گے، اور ان کا بادشاہ انہیں کہے گا کہ جب تم شام کے ساحل میں لنگر انداز ہو جاؤ تو اپنی سواریاں جلاؤ النانا کہ اپنی جان بچانے کے لئے تم اچھی طرح لڑ سکو! تو وہ ایسا ہی کریں گے۔ وہ پورے شام پر قابض ہو جائیں گے۔ اس کی خشکی پر بھی اور سمندر پر بھی سوائے دمشق اور معتن کے شہر کے، وہ بیت المقدس کو خراب کر ڈالیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: دمشق میں کتنے مسلمانوں کے لئے گنجائش ہوگی؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس میں آنے والے مسلمانوں کے لئے ایسی گھاٹی ہوگی جیسے بچے پر رحم کشادہ اور وسیع ہوتا ہے میں نے عرض کیا کہ یہ معتن کوئی جگہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ شام کی سرزمین میں مقام حمص پر ایک نہر کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، اس نہر کا نام ”ارنط“ ہے، مسلمانوں کے بچے معتن کے اوپر کے حصہ میں ہوں گے، اور مسلمان نہر ”ارنط“ پر ہوں گے، اور مشرکین نہر ”ارنط“ کے پیچھے ہوں گے، مسلمان ان سے صبح و شام لڑیں گے، جب قسطنطنیہ کا بادشاہ یہ صورت حال دیکھے گا تو وہ خشکی کے راستے لشکر بھیجے گا، روم کا بادشاہ قسمرین سے چھ 6 لاکھ فوج بھیجے گا، مسلمانوں کے پاس یمن سے (70) ستر ہزار کی تعداد میں مدد آئے گی، یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے دل اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ذریعہ جوڑ دیئے ہوں گے ان کے ساتھ چالیس (40) ہزار قبیلہ حمیر کے ہوں گے، یہ بیت المقدس آئیں گے، اور رومیوں کے خلاف لڑیں گے، انہیں شکست دیں گے اور انہیں ایک لشکر سے دوسرے کی طرف نکال دیں گے پھر رومی قسمرین پہنچ جائیں گے، اور مسلمانوں کے پاس موالی کی مدد پہنچے گی، میں نے عرض کیا کہ یہاں رسول اللہ ﷺ! یہ موالی کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ تمہارے آزاد کردہ غلام ہوں گے، وہ تم میں سے ہیں، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو فارس کی طرف سے آئیں گے اور کہیں گے اے عرب کی جماعت! تم نے ہمارے ساتھ تعصب نہ کیا، ہم دونوں فریقوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں تھے، اب ہم تمہارے کلمہ میں اکٹھے ہوتے ہیں، پس ایک دن قبیلہ نزار جنگ کریں گے اور دوسرے دن

اہل یمن اور تیسرے دن موالی جنگ کریں گے، وہ رومیوں کو مقام ”عمق“ کی طرف نکال دیں گے اور مسلمان فلاں فلاں نام کی نہر پہ پڑاؤ ڈالیں گے اور اسی پہ رہ کر لڑیں گے، اور مشرکین ”الرقبہ“ نامی نہر پر ہوں گے یہ کالی نہر ہوگی، مسلمان اور کفار لڑیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مدد دونوں فوجوں سے اٹھالے گا اور ان پر صبر اتارے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک تہائی شہید ہو جائیں گے اور ایک تہائی باقی رہیں گے اور ایک تہائی فرار ہو جائیں گے وہ ایک تہائی جو شہید ہوئے ہوں گے ان کا ایک شہید دس (10) شہداء بدر کے برابر ہوگا، شہداء بدر کا شہید ستر (70) لوگوں کی شفاعت کرے گا، اور جو تہائی بھاگ گئے ہوں گے وہ بھی تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ تو روم کے ساتھ جا ملے گا اور کہے گا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس دین کی حاجت ہوتی تو وہ مسلمانوں کی مدد کرتا، اور یہ عرب کے قبیلہ بھڑ اور تنوخ اور طی اور ضلیم کے مسلمان ہوں گے۔ اور دوسرا حصہ کہے گا کہ ہمارے باپ دادوں کے گھر ہمارے لئے بہتر ہیں، ہمیں رومی کبھی بھی نہیں پکڑ سکتے، چلو ہمارے ساتھ دیہاتوں کی طرف، یہ عرب کے بدو ہوں گے اور تیسرا حصہ کہے گا کہ ہر شے اپنے نام کی طرح ہوتی ہے اور شام کی سر زمین اپنے نام کی طرح منحوس ہے، چلو ہمارے ساتھ عراق، یمن اور حجاز کی طرف چلو، جہاں ہمیں رومیوں کا کوئی خطرہ نہ ہو، اور جو تہائی حصہ باقی رہ گیا ہوگا ان میں سے کچھ دوسروں کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ خدا کے لئے قوم پرستی چھوڑو اور اپنی بات میں اتفاق پیدا کرو! اور اپنے دشمنوں سے لڑو! جب تک تم قوم پرستی میں مبتلا رہو گے ہرگز تمہاری مدد نہ کی جائے گی، وہ سب مسلمان اکٹھے ہوں گے اور بیعت کریں گے اور لڑیں گے حتیٰ کہ وہ اپنے شہید بھائیوں سے جا ملیں گے جب رومی دیکھیں گے کہ حالات ان کے موافق ہیں اور مسلمانوں کی شہادتوں میں اضافہ اور ان کے تعداد میں کمی کو دیکھیں گے تو ایک رومی دونوں فوجوں کے درمیان کھڑا ہوگا اس کے ساتھ ایک لکڑی ہوگی جس کے اوپر صلیب ہوگی وہ آواز لگائے گا کہ:

صلیب غالب آگئی! صلیب غالب آگئی!

اس موقع پر مسلمانوں میں سے ایک آدمی دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہوگا اور اس کے ساتھ بھی لکڑی ہوگی وہ کہے گا کہ:

اللہ کے دین کے مددگار غالب آگئے! اللہ کے دین کے مددگار غالب آگئے!

اس کے دوست غالب آگئے!

اللہ تعالیٰ کو کافروں کی اس بات پر کہ صلیب غالب آگئی غصہ آئے گا، وہ حکم دے گا کہ اے جبرئیل! میرے بندوں کی مدد کر، پس حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک لاکھ فرشتوں کے ساتھ آئیں گے۔ اللہ پھر حکم دے گا کہ اے میکائیل! میرے بندوں کی مدد کر، تو حضرت میکائیل علیہ السلام دو لاکھ فرشتوں کے ساتھ نیچے اتریں گے حکم دے گا کہ اے اسرائیل! میرے بندوں کی مدد کر، تو حضرت اسرائیل علیہ السلام تین لاکھ فرشتوں کے ساتھ اتریں گے، اللہ تعالیٰ اپنی نصرت مسلمانوں پر اتاریں گے، اور اپنا عذاب کافروں پر اتاریں گے، کفار قتل ہوں گے اور انہیں شکست ہوگی، مسلمان روم کی سر زمین پر چلیں گے اور عموریہ پہنچ جائیں گے جس کی دیواروں پر بہت بڑی تعداد میں لوگ ہوں گے وہ کہیں گے کہ ہم نے روم سے زیادہ کثرت میں کوئی چیز نہ دیکھی تھی، ہم میں سے کتنے قتل ہو چکے اور کتنے شکست کھا چکے اس شہر میں اور اس کی دیواروں پر رومیوں کی بڑی تعداد موجود ہوگی، وہ

مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں امان دے دو؟ ہم تمہیں جزیہ ادا کریں گے، پھر وہ اپنے لئے اور تمام روم کے لئے جزیہ کی ادائیگی کی شرط پر امان لے لیں گے، اور رومی اُن کے یہاں ہر طرف سے جمع ہو جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ اے عرب کی جماعت! تمہاری پیٹھ پیچھے دجال تمہارے علاقے میں آ چکا ہے، اُن کی یہ اطلاع جھوٹی ہوگی، تم میں سے اگر کوئی اس وقت موجود ہو تو جو کچھ اس کے پاس سامان ہے اُسے نہ پھینکے۔ یہ تمہارے لئے باقی افراد پر طاقت کا ذریعہ ہوگا، مسلمان اس اطلاع پر وہاں سے نکل جائیں گے، تو انہیں علم ہوگا کہ یہ بات تو غلط تھی۔ رومی شہروں میں باقی ماندہ عربوں پر حملہ کر دیں گے، انہیں قتل کریں گے، یہاں تک روم کی زمین میں نہ کوئی عربی مرد، نہ کوئی عربی عورت اور نہ کوئی عربی بچہ باقی رہے گا، سب قتل کر دیئے جائیں گے، مسلمانوں کو جب اس کی اطلاع ملے گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غضبناک ہو کر لوٹیں گے۔ رومیوں میں لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور اُن کی اولاد کو قیدی بنالیں گے اور تمام اموال کو جمع کریں گے، وہ کسی بھی شہر اور قلعہ پر نہ اتریں گے مگر یہ کہ اُسے تین دن میں فتح کر لیں گے، اور وہ خلیج پہ جا اتریں گے اور خلیج کو دراز کیا جائے گا یہاں کہ وہ بہہ جائے گی۔ صبح کے وقت قسطنطنیہ والے کہیں گے کہ صلیب نے ہمارے سمندر کو دراز کر دیا اور مسیح ہماری مدد کر رہا ہے، کچھ دیر بعد خلیج سوکھ جائے گی اس میں خیمے لگا دیئے جائیں گے، اور سمندر کو قسطنطنیہ سے روک دیا جائے گا اور مسلمان جمعہ کی رات کو کفر کے شہر کا گھیراؤ کر لیں گے، وہ صبح تک تحمید، تہلیل اور تکبیر میں مصروف ہوں گے، ان میں نہ کوئی سونے والا اور نہ کوئی بیٹھنے والا ہوگا۔ جب فجر طلوع ہو جائے گی تو مسلمان مل کر ایک تکبیر کہیں گے تو دو بیڑوں کے درمیان کا حصہ گر جائے گا، رومی کہیں ہم تو عرب کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اب تو ہم اپنے رب کے خلاف لڑ رہے ہیں، اس نے ہمارے شہر کو منہدم اور تباہ کر دیا ہے، وہ اپنے ہاتھ روک لیں گے، مسلمان سونے کو ڈھالوں کے ذریعہ سے تانپیں گے اور قیدیوں کو تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک آدمی کے حصہ میں تین سو (300) نوجوان لونڈیاں آئیں گی، اور جو کچھ ان کے پاس ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا ان سے لطف اندوز ہوں گے، پھر حقیقتاً دجال نکلے گا، اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کو ایسی قوم کے ہاتھوں فتح کر دے گا جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے موت، مرض اور بیماری دُور فرما دے گا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ان میں نزول فرمائیں گے تو وہ اس کے ساتھ مل کر دجال سے لڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۵۳۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال لا تجري في البحر سفينة بعد فتح رومية أبدا قال كعب وقتال الأعماق جعلت مع الفتن لأن ثلاث قبائل بأسرها تلحق بالكفر برياتهم وتصدع طائفة من الحمراء فتلحق بهم أيضا قال كعب لولا ثلاث لأحببت أن لا أحيأ ساعة أولها نهبة الأعراب فانهم يستنفرون في بعض ما يكون ويحدث من الملاحم فيقولون كما قالوا في بدء الأسلام أول مرة حين استنصروا شغلنا أموالنا وأهلونا فأجاب من أجاب وترك من ترك فإذا استنصروا المرة الثانية في زمن الملاحم فأبوا أحل الله بهم الآية التي وعدهم الله تعالى في كتاب قل للمخلفين من الأعراب استدعون إلى قوم أولى بأس شديد تقاتلوهم أو يسلمون الآية فهي نهبة الأعراب والخايب من خاب يوم نهبة كلب والثانية

لولا أن أشهد الملحمة العظمى فإن الله تعالى يحرم على كل حديدة أن تجبن فلو ضرب الرجل يومئذ بسفود لقطع والثالثة لولا أن أشهد فتح مدينة الكفر وإن دون فتحها لصغار كبير قيل لكعب فمن هذه القبائل التي تلحق بالكفر قال تنوخ وبهزا وکلب وترید من قضاة رجل أولئك الموالي موالي هؤلاء القبائل التي تلحق بالكفر هم نفعالية الشام يعني مسالمتهم.

۱۲۵۳ھ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تیج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رومیوں سے جیتنے کے بعد کبھی بھی سمندر میں کشتی نہ چلے گی، اور اعماق کی جنگ فتنوں کے ساتھ ہے اس لئے کہ تین کے تین قبیلے پورے کفر کے ساتھ اپنے جھنڈوں سمیت جا ملیں گے اور حرماء سے ایک جماعت جدا ہوگی وہ بھی ان کافروں کے ساتھ جا ملے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتی تو میں پسند نہیں کرتا کہ میں اس وقت زندہ رہتا: نمبر 1: پہلی چیز عرب کے دیہاتیوں کی بربادی ہے، بے شک انہیں بعض جنگوں میں جو ہونے والی ہیں بلایا جائے گا۔ وہ ویسا ہی جواب دیں گے جیسا انہوں نے پہلی مرتبہ ابتدائے اسلام میں دیا تھا، جب انہیں لڑائی کے لئے بلایا گیا تھا۔ تو کہنے لگے کہ ہمیں ہمارے مالوں اور گھروالوں نے مصروف کر دیا تھا، پھر جو جنگ کے لئے گیا سو گیا اور جو نہ گیا سو نہ گیا۔ دوسری مرتبہ پھر جنگوں کے زمانے میں ان سے مدد طلب کی جائے گی مگر وہ انکار کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا وہ عذاب نازل کرے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی کتاب میں وعدہ فرمایا ہے کہ:

”کہہ دو پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہ عنقریب تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف بلایا جائے گا جو سخت جنگ ہو ہیں تم ان سے لڑو گے یہاں تک وہ مغلوب ہو جائیں، پس یہ دیہاتیوں کی بربادی ہے اور رسوا ہے وہ شخص جو قبیلہ کلب کی بربادی کے دن رسوا ہوا۔“

نمبر 2: دوسری چیز اگر میں جنگ عظیم میں شریک نہ ہوتا، بے شک اللہ تعالیٰ ہر لوہے پر پتہ دلی کو حرام کر دیں گے، اگر اس وقت کوئی سفود سے بھی مارے گا تو کاٹ ڈالے گا۔

نمبر 3: تیسری چیز، اگر میں کفر کے شہر کی فتح کے موقع پر حاضر نہ ہوا، بے شک اس کی فتح سے پہلے بڑی رسوائیاں ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ قبائل جو کفر سے جا ملیں گے وہ کون سے ہوں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قبیلہ) تنوخ (قبیلہ) بہز (قبیلہ) کلب اور (قبیلہ) قضاة کا ایک آدمی کفار کے ساتھ متحد قبائل کے موالی کا قصد کرے گا، یہ موالی شام کی امان میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۵۴ھ حدثنا محمد بن شاپور عن النعمان بن المنذر وسويد بن عبد العزيز عن اسحاق بن ابي فروة جميعا عن مكحول عن حذيفة بن اليمان وقال محمد بن شاپور قال مكحول حدثني غير واحد عن حذيفة يزيد أحدهما على صاحبه في الحديث قال حذيفة فتح لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتح لم يفتح له مثله منذ بعثه الله تعالى فقلت له يهنيك الفتح يا رسول الله قد

وضعت الحرب أوزارها فقال هيهات هيهات والذي نفسي بيده ان دونها يا حذيفة لخصالا سعا أولهن موتي قال قلت إنا لله وإنا إليه راجعون ثم يفتح بيت المقدس ثم يكون بعد ذلك فتنة تقتل فنتان عظيمتان يكثر فيها القتل ويكثر فيها الهرج دعوتهما واحدة ثم يسلط عليكم موت فيقتلكم قعصا كما تموت الغنم ثم يكثر المال فيفيض حتى يدعا الرجل إلى مائة دينار فيستكف أن يأخذها ثم ينشأ لبني الأصفر غلام من أولاد ملوكهم قلت ومن بنو الأصفر يا رسول الله قال الروم فيشب في اليوم الواحد كما يشب الصبي في الشهر ويشب في الشهر كما يشب الصبي في السنة فاذا بلغ أحبه واتبعوه مالم يحبوا ملكا قبله ثم يقوم بين ظهرانهم فيقول الى متى نترك هذه العصابة من العرب لا يزالون يصيبون منكم طرفا ونحن أكثر منهم عددا وعدة في البر والبحر الى متى يكون هذا فأشيروا علي بما ترون فيقوم أشراهم فيخطبون بين أظهرهم ويقولون نعم ما رأيت والأمر أمرك فيقول والذي نقسم به لا ندعهم حتى نهلكهم فيكتب إلى جزائر الروم فيرمونه بشمانين غياية تحت كل غياية اثنا عشر ألف مقاتل والغياية الرأية فيجتمعون عنده سبع مائة ألف وستمائة مقاتل ويكتب الى كل جزيرة فيبعثون بثلاثمائة سفينة فيركب هو في سفينة منها ومقاتلته بحده وحديده وما كان له حتى يرسى بها ما بين أنطاكية إلى العريش فيبعث الخليفة يومئذ الخيول بالعدد والعدة وما يحصى فيقوم فيهم خطيب فيقول كيف ترون أشيروا علي برأيكم فاني أرى أمرا عظيما واني أعلم ان الله تعالى منجز وعده ومظهر ديننا على كل دين ولكن هذا بلاء عظيم فاني قد رأيت من الرأي أن أخرج ومن معي الى مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبعث الى اليمن والعرب حيث كانوا والى الأعراب فان الله ناصر من نصره ولا يضرنا أن نخلي لهم هذه الأرض حتى تروا الذي ينتهي لكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرجون حتى ينزلوا مدينتي هذه واسمها طيبة وهي مساكن المسلمين فينزلون ثم يكتبون الى من كان عندهم من العرب حيث بلغ كتابهم فيجيبونهم حتى تضيق بهم المدينة ثم يخرجون مجتمعين مجردين قد بايعوا امامهم على الموت فيفتح الله لهم فيكسرون أعماد سيوفهم ثم يمرون مجردين فيقول صاحب الروم ان القوم قد استماتوا لهذه الأرض وقد ألبوا اليكم وهم لا يرجعون حياة فاني كاتب اليهم أن يبعثوا الي بمن عندها من العجم ونخلي لهم أرضهم هذه فان لنا عنها غنى فان فعلوا فعلنا وان أبوا قاتلناهم حتى يقضي الله بيننا وبينهم فاذا بلغ أمرهم والى المسلمين يومئذ قال لهم من كان عندنا من العجم أراد أن يسير الى الروم فليعمل فيقوم خطيب من الموالي فيقول معاذ الله أن تبغي بالاسلام ديننا فيبايعون على الموت كما بايع قبلهم من المسلمين ثم يسيرون مجتمعين فاذا رأهم أعداء الله طمعوا واحردوا وجهدوا ثم يسلم

المسلمون سيولهم ويكسروا اعمادها ويفض الجبار على اعدائه فيقتل المسلمون منهم حتى يبلغ الدم ثلث الخيل ثم يسير من بقي منهم بريح طيبة يوما وليلة حتى يظنوا أنهم قد يظنوا أنهم قد عجزوا فيبعث الله عليهم ريحا عاصفا فتردهم الى المكان الذي منه أصروا فيقتلهم بأيدي المهاجرين فلا يفلت أحد ولا مخبر فعند ذلك يا حذيفة تضع الحرب أوزارها فيعيشون في ذلك ما شاء الله ثم يأتيهم من قبل المشرق خبر الدجال أنه قد خرج فينا بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسينا ونعم الوكيل أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة قال أنبأنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم بن حماد

۱۲۵۴ھ محمد بن شاہور نے نعمان بن منذر سے، انہوں نے سید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے، انہوں نے راویت کی کھول سے، حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں اسی طرح محمد بن شاہور کھول سے انہوں نے کئی راویوں سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے تو فتح مکہ جیسی فتح نہ دی، میں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو فتح مبارک ہو، جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دُور ہے بہت دُور ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس سے پہلے چھ (6) خصلتیں ہیں، ان میں سب سے پہلے میری موت ہے۔ میں نے یہ سن کر اِنَّا لِلّٰہ پڑھا، پھر بیت المقدس کی فتح ہے پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا۔ دو عظیم جماعتیں لڑیں گی جن کی دعوت ایک ہوگی اس لڑائی میں قتل اور موت بکثرت واقع ہوگی، پھر تم پر موت کو مسلط کر دیا جائے گا جو تمہیں قتل کر دے گی جیسے بکریوں میں گردن کی بیماری ان کو ختم کر دیتی ہے، پھر مال زیادہ ہو جائے گا۔ ایک آدمی کو سو (100) دینار لینے کے لئے بلایا جائے گا لیکن اُسے ناگوار لگے گا کہ وہ سو (100) دینار لے، پھر بنو اصر کے بادشاہوں میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ! یہ بنو اصر کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رومی وہ لڑکا ایک دن میں اتنا بڑھے گا جتنا دوسرے بچے ایک مہینے میں، اور ایک مہینہ میں اس کی اتنی نشوونما ہوگی جتنی عام بچوں کی سال میں ہوتی ہے، جب وہ بالغ ہو جائے گا تو رومی اس سے محبت کریں گے ایسی محبت انہوں نے کسی بادشاہ سے نہ کی ہوگی اور اس کی پیروی کریں گے۔ پھر وہ ان کے درمیان کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ ہم کب تک عرب کی اس جماعت کو یونہی چھوڑتے رہیں گے، وہ ہمیشہ تم سے کچھ نہ کچھ حاصل کرتے رہتے ہیں حالانکہ ہم کتنی اور تعداد میں ان سے خشکی اور سمندر دونوں میں بھی بڑھ کر ہیں۔ ایسا کب تک ہوتا رہے گا، مجھے مشورہ دو تمہاری کیا آراء ہیں، پس ان کے معززین کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے درمیان بیان کریں گے اور کہیں گے کہ اے امیر آپ کی سوچ بہت اچھی ہے، اور سارا اختیار آپ کو ہے۔ وہ کہے گا کہ اس ذات کی قسم جس کی ہم قسم کھاتے ہیں ہم انہیں نہیں چھوڑیں گے حتیٰ کہ انہیں ہلاک کر دیں، وہ روم کے جزیروں کی طرف خط لکھے گا، وہ اس کی طرف اُسی (80) جہنڈے بھیجے گا۔ ہر جہنڈے کے نیچے بارہ 12 ہزار لڑنے والے سپاہی ہوں گے، پھر

جب سب اس کے پاس جمع ہوں گے تو ان کی تعداد سات (7) لاکھ اور چھ (6) سو ہوگی وہ ہر جزیرہ کی طرف پیغام بھیجے گا تو وہ تین سو 300 کشتیاں بھیجیں گے، وہ کشتی میں اپنے سپاہیوں، اسلحہ اور لوہے سمیت سوار ہو جائے گا، اور وہ کہیں نہ رُکے گا حتیٰ کہ وہ اُتلا کیہ سے العریش پہنچ جائے گا، دوسری طرف خلیفۃ المسلمین بڑی تعداد میں گھڑ سواروں کو لوگوں کے جمع کرنے کے لئے بھیجے گا۔ پھر ان میں کھڑے ہو کر بیان کرتے ہوئے کہے گا کہ تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ مجھے اپنی رائے دو، بے شک میں ایک بہت بڑا معاملہ دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور ہمارے دین کو تمام دینوں پر غالب کرنے والا ہے، لیکن یہ بہت بڑی آفت آرہی ہے، میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ میں اور میرے ساتھی مدینہ النبی ﷺ چلے جاتے ہیں اور یمن والوں کی جانب اور عرب کی طرف جہاں کہیں بھی ہو سکے اور دیہات والوں کی طرف پیغام بھجوا کر انہیں جنگ کے لئے بلاؤں، بے شک اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے گا جو اُس کے دین کی مدد کرے گا، اور ہمارے لئے یہ بات نقصان دہ نہیں کہ ہم ان کے لئے یہ علاقے چھوڑ دیں تاکہ تم دیکھ لو کہ انہوں نے تمہارے لئے کیا تیار کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان نکل پڑیں گے۔ وہ میرے اس شہر میں آجائیں گے۔ اس کا نام ”طیبۃ“ ہوگا اور یہ مسلمانوں کا ٹھکانہ ہوگا۔ پھر وہ اہل عرب کی جانب پیغام جہاد لکھ بھیجیں گے۔ جن کے پاس بھی ان کا خط جائے گا وہ اس پیغام پر لبیک کہیں گے، مدینہ اُن کی گنجائش کے لئے تنگ پڑ جائے گا۔ پھر وہ اکٹھے ہو کر ننگی تلواروں کے ساتھ روانہ ہوں گے، رُوم کا بادشاہ کہے گا کہ یہ قوم تو اس زمین کے لئے موت کے طلبگار ہیں اور یہ تمہاری طرف بڑھ رہے ہیں، انہیں زندگی کی کوئی تمنا نہیں، میں ان مسلمانوں کی طرف خط لکھنے والا ہوں کہ جو ان کے پاس غیر عربی ہیں انہیں ہماری طرف بھیج دیں، ہم اُن کے لئے یہ زمین خالی کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، اگر وہ ہماری بات مان لیتے ہیں تو ہم ایسا کریں گے ورنہ اگر وہ انکار کریں تو ہم ان سے لڑیں گے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادے، جب ان کی اس بات کی اطلاع مسلمانوں کے امیر کو پہنچے گی تو وہ مسلمانوں سے کہے گا کہ ہمارے پاس جو بھی عجمی ہے اور وہ رُوم جانا چاہتا ہے تو چلا جائے۔ اس پر موالیٰ میں سے ایک خطیب کھڑا ہو کر کہے گا اللہ کی پناہ، کیا ہم اسلام کے بدلے دوسرا دین تلاش کر رہے ہیں، پھر سب مسلمان موت پر بیعت کریں گے جیسے اس سے پہلے امیر نے مسلمانوں سے بیعت لی تھی، پھر وہ اکٹھے ہو کر چلیں گے، جب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے دشمن دیکھیں گے تو انہیں اُمید ہوگی اور وہ تیاری کریں گے اور کوشش کریں گے، پھر مسلمان اپنی تلواروں کو نیام سے نکالیں گے اور ان کی نیاموں کو توڑ ڈالیں گے، جُنڈا کو اپنے دشمنوں پر غصہ آئے گا، مسلمان انہیں خوب قتل کریں گے یہاں تک کہ خون گھوڑے کے گھر تک پہنچ جائے گا، پھر باقی ماندہ رُومی ایک پاکیزہ ہوا کے ساتھ ایک دن اور ایک رات چلیں گے تاکہ انہیں یقین ہو جائے کہ مسلمان ان تک پہنچنے سے عاجز ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک سخت ہوا بھیجے گا جو انہیں اُسی مکان کی طرف لوٹا دے گی جہاں سے وہ چلے تھے، پھر اللہ تعالیٰ انہیں مہاجرین کے ہاتھوں قتل کر دے گا ان میں کوئی بھی فرار نہ ہو سکے گا اور نہ کوئی خبر لے جانے والا ہوگا۔ اے حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس وقت جنگ اپنے اوج پر تھک دے گی، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مسلمان اسی حالت میں رہیں گے۔ پھر ان کے پاس مشرق کی جانب سے دُجال کے آنے کی خبر آئے گی کہ وہ ہم پر طُرد ج کر چکا ہے۔

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

﴿وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾

أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة قال أنبأنا

أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن

بن حاتم المرادي سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم بن حماد رحمه الله تعالى:

١٢٥٥. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن كعب قال يكون إمام المسلمين بيت المقدس فيبعث إلى مصر وأهل العراق يستمدهم ولا يمدون ويمر بريدة بمدينة حمص فيجد عجمها قد أغلقوا على من فيها من ذراري المسلمين فيعظمه ذلك فيسير بمن حضره من المسلمين حتى يلقاهم بسهولة عكا فيقتلهم فيهزمهم الله ويطلبهم المسلمون حتى يلحقونهم ببلادهم ويسير إلى حمص ليفتحها الله على يديه.

١٢٥٥ھ ولید نے، الاوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا امام بیت المقدس میں ہوگا۔ وہ مصر اور اہل عراق سے مدد مانگے گا مگر وہ مدد نہیں کریں گے، اس امام کا قاصد حمص کے شہر پر گورے گا تو وہ دیکھے گا کہ غیر مسلموں نے مسلمانوں کی اولادوں کو اس میں قید کر کے رکھا ہے، امام المسلمین پر یہ بات بڑی گراں گورے گی، وہ حاضر مسلمانوں کو لے کر ان کفار سے لڑنے جائے گا یہاں تک کہ ان کے ساتھ مقام سہلہ عکا میں جنگ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا، مسلمان ان کا پیچھا کریں گے اور انہیں ان کے شہروں تک پہنچادیں گے۔ وہ امام المسلمین حمص کی طرف جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس امام کے ہاتھوں اسے فتح کروادے گا۔

○ ○ ○

١٢٥٦. قال الأوزاعي فأخبرني حسان بن عطية قال تنزل الروم بسهل عكا وتغلب على

فلسطين وبطن الأردن وبيت المقدس ولا يجيرون عقبة أليق أربعين يوما ثم يسير اليهم

امام المسلمين فيحوزونهم إلى مرج عكا فيقتلون بها حتى يبلغ الدم ثلث الخيل فيهزمهم

الله ويقتلونهم إلا عصابة يسرون إلى جبل لبنان ثم إلى جبل بارض الروم

١٢٥٦ھ اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: رومی ”سہل عکا“ میں اتریں گے اور فلسطین،

بطن اردن اور بیت المقدس پر غالب آجائیں گے اور عقبہ اُلیق سے آگے نہ بڑھ سکیں گے، چالیس (40) دن تک اسی حالت میں

گوریں گے، پھر امام المسلمین ان کی طرف روانہ ہوگا اور انہیں ”مرج عکا“ میں گھیر لے گا۔ وہاں وہ ایسے قتل کیے جائیں گے یہاں تک کہ خون گھوڑوں کے گھروں تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ رومیوں کو شکست دے گا۔ اور مسلمان ان سب کو قتل کر دیں گے سوائے ایک جماعت کے جو لبنان اور پھر روم کے پہاڑ کی طرف چلے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۵۷. قال الوليد أخبرني سعيد بن عبدالعزيز عن مكحول قال لتمخرون الروم الشام

أربعين صباحا لا يمتنع منها إلا دمشق وأعالى البلقاء

۱۲۵۷ھ ولید نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ، حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روم شام کو چالیس (40) دنوں تک ڈھانپے رکھے گا۔ سوائے دمشق اور اعالی البلقاء کے کوئی علاقہ اس سے نہ بچا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۵۸. حدثنا الوليد عن عبدالله بن العلاء بن زهر سمع أبا الأعيس عبدالرحمن بن

سليمان قال يغلب ملك من ملوك الروم على الشام كله الا دمشق وعمان ثم ينهزم

وتبنى قيسارية أرض الروم فتصير جند من أجناد أهل الشام ثم تظهر نار من عدن أبين

۱۲۵۸ھ ہم سے بیان کیا ولید نے، عبداللہ بن العلاء بن زہر سے، انہوں نے ابوالاعیس عبدالرحمن بن سلیمان رحمہ

اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: روم کا ایک بادشاہ سوائے دمشق اور عمان کے پورے شام پر غالب آ جائے گا، پھر اُسے شکست ہوگی، اور روم کی زمین میں قیساریہ نامی شہر بنالیا جائے گا۔ روم اہل شام کے لشکروں میں سے ایک لشکر بن جائے گا، پھر عدن ابین سے آگ ظاہر ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۵۹. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن

تبيع قال ثم يبعث الروم يسألونكم الصلح فتصالحونهم فيؤمنذ تقطع المرأة الدرب الى

الشام آمنة وتبنى مدينة قيسارية التي بأرض الروم وفي ذلك الصلح تمر ك الكوفة

عرك الأديم وذلك لتركهم أن يمدوا المسلمين فالله أعلم أكان مع خذلانهم حدث

آخر يستحل غزوهم فيه وتستمدون الروم عليهم فيمدونكم فتصرفون حتى تنزلوا

بمرج ذي تلؤل فيقول قائل النصارى بصلينا غلبتم فأعطونا حظنا من الغنيمة والنساء

والذرية فيأبون أن يعطونهم من النساء والذرية فيقتلون ثم ينصرفون فيجتمعون للملحمة

۱۲۵۹ھ ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ

حضرت تبعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: پھر رومی تمہاری جانب صلح کا پیغام بھیجیں گے۔ تم ان سے صلح کر لو گے، اس زمانہ میں عورت ”درب“ سے ”شام“ تک کا سفر امن کے ساتھ طے کرے گی، اور قیساریہ نامی شہر روم کی سر زمین میں بنایا جائے گا، اور اس

صلح میں ٹوڑ کو کمال کی طرح رگڑا جائے گا، اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں کی امداد چھوڑ دی تھی، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پٹائی ان کی کن رُسوائیوں میں سے ہوگی، ان کے خلاف لڑنا حلال ہوگا، تم روم سے ان کے خلاف مدد مانگو گے۔ وہ تمہاری مدد کریں گے۔ جب تم وہاں سے واپس ہوں گے اور ”مرج ذی نکل“ پہ اترو گے تو ایک عیسائی کہے گا کہ ہماری صلیب کی وجہ سے تم غالب رہے۔ ہمیں مال غنیمت میں سے ہمارے حصے کی عورتیں اور بچے دے دو؟ مسلمان انکار کریں گے کہ ان مسلمان عورتوں اور بچوں کو کفار کے حوالے کر دیں، پھر وہ لڑیں گے اور واپس چلے جائیں گے اور بڑی جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۶۰. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن ذي مخبر بن أخى النجاشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
تصالحون الروم صلحا حتى تشاءوا أنتم وهم عدوا من ورائهم.

۱۲۶۰ الولید نے، الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت جبر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر بن برادر نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم روم کے ساتھ امن والی صلح کرو گے۔ تم ان کے ہمراہ مل کر لڑو گے، لیکن وہ پس پردہ تمہارے دشمن ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۶۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي فراس عن عبد الله بن عمرو قال تغزون القسطنطينية ثلاث غزوات الاولى يصيبكم فيها بلاء والثانية تكون بينكم وبينهم صلحا حتى تبوا في مدينتهم مسجدا وتغزون أنتم وهم عدوا من وراء القسطنطينية ثم ترجعون ثم تغزونها الثالثة فيفتحها الله عليكم

۱۲۶۱ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی فراس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تم قسطنطنیہ سے تین مرتبہ جنگ کرو گے۔ پہلی مرتبہ تمہیں مصیبت پہنچے گی، اور دوسری مرتبہ تمہارے اور ان کے درمیان صلح ہو جائے گی یہاں تک کہ تم ان کے شہر میں مسجد بناؤ گے، تم اور وہ مل کر جنگ کرو گے حالانکہ وہ پس پردہ تمہارے دشمن ہوں گے۔ قسطنطنیہ سے باہر تم لوٹ جاؤ گے، پھر تم تیسری مرتبہ ان کے خلاف لشکر کشی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح یاب فرمائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۶۲. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن ذي مخبر سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول فتصرفون وقد نصرتم وغنمتم فينزلون بمرج ذي تلون فيقول قائلهم غلب الصليب ويقول مسلم بل الله غلب

فیتداولونها ساعة فيشب المسلم إلى صليهم وهو منه غير بعيد فيدقه ويشورون إليه
فيقتلونه فيثور المسلمون إلى سلاحهم فيكرم الله عز وجل تلك العصابة من المسلمين
بالشهادة فيأتون ملكهم فيقولون كفييناك حد العرب فيغدرون فيجمعون للملحمة

۱۲۶۲ الوليد نے الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے
جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوٹ کر واپس جاؤ گے اس
حال میں کہ تمہیں مدد حاصل ہوگی، اور تمہیں مال غنیمت ملا ہوگا، پس وہ ”مرج ذی تلول“ میں اتریں گے تو اُن رومیوں میں سے
ایک کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، مسلمان کہے گا کہ نہیں (بلکہ) اللہ تعالیٰ غالب آگیا۔ کچھ دیروہ یہ بحث کریں گے۔ پھر مسلمان ان
کی صلیب کی طرف اٹھے گا جو زیادہ دُور نہ ہوگی اور اُسے توڑ دے گا، تو رومی اس مسلمان پر چڑھ دوڑیں گے اور اُسے شہید کر دیں گے،
مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی عزت دیں گے، رومی اپنے بادشاہ کے
پاس جائیں گے اور اُسے کہیں گے کیا عرب کو روکنے کے لئے ہم آپ کی طرف سے کافی نہیں۔ پھر وہ غُذاری کریں گے اور جنگِ
عظیم کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۶۳ . حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد العنسي عن مدلج بن المقدم العذري عن كعب
قال فتعد الروم بمن كان فيها فتجتمع وتأتي جيش في البحر من رومية عليهم صاحب
لهم يقال له الجمل أحد أبويه جنية أو قال شيطان فيسير بسفنه حتى ينزل دبرا يقال له
عمقا في عكا

۱۲۶۳ الوليد نے یزید بن سعید العنسی سے، انہوں نے مدلج بن المقدم العذری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ
حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روم والے اور ان کے حلیف عہد کو توڑ دیں گے، پھر رومی اکٹھے ہوں گے اور رومیوں
کا لشکر سمندر کی طرف سے آئے گا۔ ان پر جو امیر مقرر ہوگا اُسے ”جمل“ کہا جاتا ہوگا، اس کے والدین میں سے ایک جن ہوگا۔ وہ
اپنی کشتی پر سوار ہو کر (مقام) ”دیر“ پر جا اترے گا، جسے ”عمقانی عکا“ کہا جاتا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۶۴ . حدثنا محمد بن حمير عن أرطاة بن المنذر قال إذا ابتليت مدينة على سنة أميال
من دمشق فتحزموا للملاحم

۱۲۶۴ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب ایک شہر دمشق سے چھ (6) میل کے
فاصلے پر بنایا جائے تو تم بڑی جنگوں کے لئے تیار رہنا !!!

○ ○ ○

۱۲۶۵ . حدثنا الوليد عن عثمان بن أبي العاتكة عن كعب قال يخرج في سنة آلاف

سفينة ثم يأمر بالسفن فتحرق

۱۲۶۵۔ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ: رومی چھ ۶ ہزار کشتیوں میں نکلیں گے پھر ان کا امیر کشتیوں کو جلا دینے کا حکم دے گا۔

○ ○ ○

۱۲۶۶۔ حدثنا الولید عن ابن لہیعة عن حجاج بن شداد عن ابی صالح الغفاری عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال یحرق حتی تضيء أعناق الابل لیلا بجسم جدام من نارهم

۱۲۶۶۔ الولید نے ابن لہیعة سے، انہوں نے حجاج بن شداد سے، انہوں نے ابوصالح الغفاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کشتیوں کو جلا دیا جائے گا حتیٰ کہ مقام ”جسم جدام“ کے اونٹوں کی گردنیں رات کے وقت اس آگ کی وجہ سے روشن ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۲۶۷۔ حدثنا حماد عن عبد اللہ بن العلاء سمع نمر بن اوس یذكر عن ابی موسیٰ

الأشعری رضی اللہ عنہ أنه قال لقومه بالشام یا معشر الأشعریین إیاکم والمزارع والدور

فانہ یوشک ألا تلامکم وعلیکم بالمعز الشقر والخیل وطول الرماح.

۱۲۶۷۔ حماد نے عبد اللہ بن العلاء سے، انہوں نے حضرت نمر بن اوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ

الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قوم سے کہا کہ: اے اشعریین کی جماعت ائٹلک شام میں کھیت اور گھربنانے سے بچو۔ قریب ہے کہ وہ تمہارے لائق نہ رہے، اور تمہارے لیے سینگ والی بکریاں اور گھوڑے اور لمبے نیزے ضروری ہیں۔

○ ○ ○

۱۲۶۸۔ حدثنا الولید عن شیخ عن ابن شہاب قال یوشک أزارق رومية أن تخرج أمة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم من منا القمح.

۱۲۶۸۔ الولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ نیلی

آنکھوں والے رومی امت مسلمہ کو ”منا القمح“ سے نکال کر دیں۔

○ ○ ○

۱۲۶۹۔ حدثنا الولید عن بطریق بن یزید الكلبي عن عمه قال قال لی عروة بن الزبیر

ورأسه ولحيته یومئذ كالشامة یا أخوا أهل الشام لیخرجنکم الروم من شامکم ولیقفن

فوارس من الروم علی هذا الجبل وهو یومئذ علی جبل سلع فلیسبین أهل المدينة ثم ینزل

اللہ نصرہ علیہم

۱۲۶۹۔ الولید نے بطریق بن یزید الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ عروہ بن الزبیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اس وقت جب کہ اس کاسر اور داڑھی شتر مرغ کی طرح ہو گئے تھے کہ، اے شامی بھائیو! رومی تمہیں

ضرورتاً شام سے نکال دیں گے اور روم کے شہسوار اس ”سلع نامی پہاڑ“ پر کھڑے ہوں گے اور مدینہ والوں کو قیدی بنائے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اپنی مدد ان کے خلاف نازل فرمادے گا۔

○ ○ ○

۱۲۷۰. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن كعب قال يحضر الملحمة الكبرى إلنا عشر ملكا من ملوك الأعاجم اصغرهم ملكا وأقلهم جنودا صاحب الروم ولله تعالى في اليمن كنزان جاء بأحدهما يوم اليرموك كانت الأزد يومئذ ثلث الناس ويجنى بالآخر يوم الملحمة العظمى سبعون ألفا حمائل سيوفهم المسد

۱۲۷۰ الولید نے الاوزاعی سے، انہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم میں کفار کے بارہ (12) بادشاہ حاضر ہوں گے۔ ان میں سب سے چھوٹی بادشاہت اور کم فوج والا روم کا بادشاہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے یمن میں دو (2) خزانے رکھے ہیں: ایک کو یرموک کی جنگ کے دن ظاہر کر دیا، جب قبیلہ ازد والے لوگوں کا تہائی تھے، اور دوسرا خزانہ بڑی جنگ عظیم میں ظاہر فرمائیں گے، ستر (70) ہزار فوجیوں کی تلواروں کی نیام کا پٹا سونے کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۷۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن عبيدة عن عبدالرحمن بن سلمان عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال إذا عبد صنم الخاصة ظهرت الروم على الشام فيومئذ يبعثون إلى أهل قرظ يستمدونهم فيأتون على قلائصاتهم قرظ يعني أهل الحجاز أو قال الوليد اليمن قال نعيم أشك فيه

۱۲۷۱ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن عبیدہ سے، حضرت عبدالرحمن بن سلمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب خواص بت کی پوجا کریں گے تو رومی شام پر غالب آ جائیں گے۔ پھر شام والے قرظ والوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجیں گے، وہ اپنی دودھ والی اونٹنیوں پر حجاز یا یمن پہنچ جائیں گے (حضرت نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ شک ہے)۔

○ ○ ○

۱۲۷۲. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن أبي محمد الجنبی عن عبد الله بن عمرو قال ليأتين مدد من الجند وما قضى بينهم

۱۲۷۲ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، حضرت ابو محمد الجنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: فوج کی طرف سے مدد آئے گی اور آگے انہوں نے ان میں کوئی فیصلہ نہ فرمایا۔

○ ○ ○

۱۲۷۳. حدثنا الوليد وبقية عن صفوان بن عمرو عن فرج بن محمد عن كعب في قوله تعالى استدعون إلى قوم أولى بأس شديد قال الروم يوم الملحمة قال كعب قد استفز الله الأعراب في بدء الاسلام فقالت شغلتنا أموالنا وأهلونا فقال استدعون إلى سبي قوم أولى بأس شديد يوم الملحمة فيقولون كما قالوا في بدء الإسلام شغلتنا أموالنا وأهلونا فتحل بهم الآية يعذبكم عذابا أليما فحدثت به عبدالرحمن بن يزيد يومئذ فقال صدق قال بقية في حديثه ولولا أن أشهد فتح مدينة الكفر ما أحببت أن أحييا فان الله تعالى محرم يومئذ على كل حديدة أن تجبن قال وقال صفوان حدثنا مشيختنا أن من الأعراب من يرتد يومئذ كافرا ومنهم من يول على نصرة الإسلام وعسكرهم شاكا فاذا فتح للمسلمين يومئذ بعثوها غارة على ما ترك الفئة الكافرة المرتدة والفئة الشاكة الخاذلة فالخائب من خاب من غنيمتهم يومئذ

۱۲۷۳. الوليد اور بقية نے صفوان بن عمر سے، انہوں نے حضرت فرج بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ”تم ایک سخت جنگ جو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے۔“

اس سے مراد جنگِ عظیم کے رومی ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اسلام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے دیہاتیوں سے جنگ میں نکلنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے مال اور گھروالوں نے مصروف کر رکھا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تم ایک سخت جنگ جو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جب بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہمیں ہمارے مال اور گھروالوں نے مصروف کر رکھا ہے، پھر ان پر آیت میں ذکر شدہ عذاب نازل ہو جائے گا۔ ابن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہی تو انہوں نے فرمایا کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا ہے، راوی بقیہ کی الگ حدیث میں ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں کفر کے شہر کی فتح کے موقع پر حاضر نہ ہوتا تو مجھے زندہ رہنا پسند نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اس دن لوہے پر پتھر کی طرح کر دیں گے۔ حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں مشائخ نے بتایا ہے کہ اس وقت بعض دیہاتی مُرتد ہو جائیں گے، اور بعض اسلام کی مدد کی طرف پھر جائیں گے اور ان کی فوج شک کی حالت میں ہوگی۔ جب مسلمانوں کو فتح حاصل ہو جائے گی تو وہ لشکر کو ان کی طرف روانہ کریں گے تاکہ مُرتد ہونے والی جماعت اور شک کرنے والی رؤسا گن جماعت کو زندہ نہ چھوڑیں۔ وہ شخص خسارے میں رہے گا جو ان کی غنیمت سے اُس دن محروم رہا۔

○ ○ ○

۱۲۷۴. حدثنا عبدالوهاب عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عبداللہ بن مسعود قال

يكون عند ذلك القتال ردة شديدة

۱۲۷۴۔ عبد الوہاب نے ایوب سے، انہوں نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس جنگ کے وقت سخت ارتداد واقع ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۷۵۔ قال محمد واخبرنا عقبہ بن اوس عن عبد اللہ بن عمرو قال يطهر الله الطائفة التي تظهر فيرغب فيهم من يليهم من عدوهم فيتقحم رجال في الكفر تقحما. قال محمد لا أعلم الردة عن الإسلام والتقحم في الكفر الا واحدا

۱۲۷۵۔ محمد نے حضرت عقبہ بن اوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس جماعت کو پاک کرے گا جو غالب ہوگی۔ ان میں ان کے ساتھ والے دشمن رغبت کریں گے تو لوگ کفر میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام سے مرتد ہونا اور کفر میں داخل ہونا ایک ہی چیز ہے۔

○ ○ ○

۱۲۷۶۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن أبي محمد الجنبي سمع عبد الله بن عمرو يقول ليلحقن قبائل من العرب بالروم بأسرها قلت وما أسرها؟ فقال رعائها وكلابها فقال ان شاء الله يا أبا محمد فقال مغضبا فقال قد شاء الله وكتبه

۱۲۷۶۔ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت الحارث بن یزید الحضرمی سے، انہوں نے ابو محمد الجنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب کے بعض قبائل روم کے ساتھ مکمل طور پر مل جائیں گے۔ میں نے کہا کہ مکمل طور پر ملنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اپنی بکریوں اور گٹوں سمیت۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابو محمد! ان شاء اللہ کہو، تو حضرت ابو محمد رحمہ اللہ تعالیٰ غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ نے چاہ لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۷۷۔ حدثنا الوليد عن ابن عياش عن إسحاق بن أبي فروة عن يوسف بن سليمان عن عبد الرحمن بن سنان سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يكفر ثلث ويرجع ثلث شاكاً فيخسف بهم

۱۲۷۷۔ الولید نے ابن عیاش سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروة سے، انہوں نے یوسف بن سلیمان سے، حضرت عبد الرحمن بن سنان رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی کافر ہو جائیں گے اور ایک تہائی شک کرتے ہوئے واپس لوٹیں گے تو وہ زمین میں دھنس جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۷۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن الوليد بن سليمان بن أبي السائب سمع القاسم أبا

عبدالرحمن يقول الفتنه الخاذلة للمسلمين بعمق عكا وأنطاكية يتخرق لهم من الأرض

خرقا يدخلون فيه لا يرون الجنة ولا يرجعون الى أهلهم أبدا

۱۲۷۸ھ الولید بن مسلم نے، الولید بن سلیمان بن ابوالسائب سے روایت کی ہے کہ حضرت القاسم ابو عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو زور سوا کرنے والی جماعت ”عمق عکا“ اور ”انطاکیہ“ کی ہوگی ان کی وجہ سے زمین پھٹے گی، یہ لوگ جنت میں نہیں جاسکیں گے اور نہ اپنے گھرانوں کی طرف واپس جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۷۹ھ حدثنا الوليد حدثنا ابن لهيعة عن الحارث بن عبيدة عن أبي الأعيس

عبدالرحمن بن سلمان عن عبداللہ بن عمرو قال ينهزم ثلث فاولئك شر البرية عند الله

عز وجل

۱۲۷۹ھ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے ابوالاعیس عبدالرحمن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک تہائی کو شکست ہوگی۔ یہ لوگ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۸۰ھ حدثنا الوليد عن أبي عبداللہ مولى بني أمية عن الوليد بن هشام المعيطي عن

أبان بن الوليد المعيطي سمع ابن عباس يحدث معاوية وسأله عن الزمان فأخبره أنه يلي

رجل منهم في آخر الزمان أربعين سنة تكون الملاحم لسبع سنين بقين من خلافته فيموت

بالأعماق غما ثم يليها رجل ذو شامقين فعلى يديه يكون الفتن يومئذ.

۱۲۸۰ھ الولید نے ابو عبداللہ (بنی امیہ کے آزاد کردہ غلام) سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے ابان بن الولید المعیطی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زمانے کے متعلق پوچھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ: ان میں سے ایک آدمی آخر زمانہ میں چالیس (40) سال تک امیر رہے گا۔ جب اس کی خلافت کے آخری سات (7) سال باقی ہوں گے تو جنگ عظیم شروع ہو جائے گی۔ وہ خلیفہ غم سے ”اعماق“ میں فوت ہو جائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک آدمی چوڑے کندھوں والا امیر بنے گا۔ اس کے ہاتھوں اس دور میں فتنہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۸۱ھ حدثنا الوليد عن صفوان أن كعبا قال فبقتل خليفة المسلمين يومئذ في ألف

وأربع مائة كلهم أمير وصاحب لواء فلم يصاب المسلمون يومئذ بعد مصيبتهم بالبني

صلى الله عليه وسلم بمثلها.

۱۲۸۱ھ الولید نے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس

وَن خلیفہ کو چودہ (14) سو آدمیوں سمیت قتل کر دیا جائے گا۔ ان میں سے ہر ایک امیر اور جھنڈے والا ہوگا، نبی اکرم ﷺ کے فوت ہونے کے غم کے بعد مسلمانوں نے ایسی مصیبت اس سے پہلے نہ دیکھی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۸۲۔ حدثنا الولید عن عبد الملک بن حمید بن ابی غنیمۃ عن المنہال بن عمرو عن

سعید بن جبیر عن ابن عباس أنه ذکر عنده اثنا عشر خليفة ثم الأمير فقال والله ان منا بعد

ذلك السفاح والمنصور والمهدي يدفعها الى عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۸۲۔ الولید نے عبد الملک بن حمید بن ابی غنیۃ سے، انہوں نے منہال بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت

سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بارہ (12) خلفاء پھر امیر کا ذکر کیا گیا تو

انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم عباسیوں میں سے سفاح اور منصور اور حضرت مہدی علیہ السلام امیر بنیں گے۔

حضرت مہدی علیہ السلام اس حکومت کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۸۳۔ حدثنا الولید عن کلثوم بن زیاد عن سلیمان بن حبیب المحاربي عن كعب قال

يقتلون بالأعماق قتالا شديدا فيرفع النصر ويفرغ الصبر ويسلط الحديد بعضه على

بعض حتى تركض الخيل في الدم الى ثنها ثلاثة أيام متوالية لا يحجز بينهم الا الليل

حتى يقوم فيقول عمائر من الناس يعني طوائف ما كان الإسلام الا إلى أجل ومنتهى وقد

بلغ أجله ومنتهاه فالحقوا بمولد آبائنا فيلحقون بالكفر ويبقى أبناء المهاجرين فيقول

رجل منهم يا هؤلاء ألا ترون الى ما صنع هؤلاء قوموا بنا نلحق بالله فما يتبعه أحد فيمشي

إليهم حتى يأتهم فينشلونه بنياز كههم حتى ان دماهم لتبل أذرعهم فيهزمهم الله

۱۲۸۳۔ الولید نے کلثوم بن زیاد سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب الحاربی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”اعماق“ یہ سخت جنگ ہوگی اور مدد اٹھ جائے گی اور صبر ڈال دیا جائے گا اور بعض کا لوہا بعض

پر مسلط کر دیا جائے گا حتیٰ کہ گھوڑوں کے گھرٹوں میں ڈوب جائیں گے۔ تین (3) دن مسلسل جنگ رہے گی ان کے درمیان رات

کے علاوہ کوئی رکاوٹ نہ آئے گی، پھر مسلمان جماعتوں کے کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اسلام نہ تھا مگر ایک وقت اور انتہاء

تک، اب اس کا وقت پورا ہو چکا ہے اور اس کی انتہاء آ چکی ہے، لہذا ہمارے آباء و اجداد کی پیدائش کی جگہوں پر چلے جاؤ تو وہ کفر سے

جاملیں گے اور مہاجرین کی اولاد باقی رہے گی۔ ان میں سے ایک شخص کہے گا کہ اے لوگو! کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ یہ لوگ کیا کر رہے

ہیں؟ کھڑے ہو جاؤ تا کہ ہم اللہ سے جاملیں! اس کے پیچھے کوئی ایک بھی نہ چلے گا ان کی طرف چلے گا اور ان کے پاس آ جائے گا۔ وہ

اُسے اپنے نیزوں سے ماریں گے یہاں تک کہ اُس کا خون اُن کے ہاتھوں کو خور کر دے گا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۲۸۳. قال الوليد لحدثني عثمان بن أبي العاتكة عن كعب مثله قال كعب فذلك
 أكرم شهيد كان في الاسلام الا حمزة بن عبدالمطلب فتقول الملائكة ربنا ألا تأذن لنا
 بنصرة عبادك فيقول أنا أولى بنصرتهم يومئذ يطعن برمح ويضرب بسيفه وسيفه أمره
 فيهزمهم الله تعالى ويمنحهم فيدوسونهم كما فلداس المعصرة فلا يكون للروم بعدها
 جماعة ولا ملك

۱۲۸۳ھ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں کہ: یہ اسلام کے شہداء میں سوائے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے زیادہ معزز شہید ہوگا فرشتے
 کہیں گے کہ اے ہمارے رب! آپ ہمیں اپنے بندوں کی مدد کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ ارشاد ہوگا کہ آج کے دن میں ان کی
 مدد کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ وہ اپنے نیزے سے اور اپنی تلوار سے مارے گا اور اس کی تلوار اس کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ کفار
 کو شکست دے گا اور مسلمانوں کو انعامات دے گا۔ پھر مسلمان رومیوں کو کولہو کی طرح نچوڑ دیں گے، پس روم کے لئے اس کے بعد نہ
 جماعت ہوگی اور نہ بادشاہت۔

○ ○ ○

۱۲۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال اذا ظهر صاحب الأدهم
 بالأسكندرية وأرض مصر لحقت العرب بئرب والحجاز ويجلى من الشام ويلحق كل
 قبيل بأهلها ويبعث الله إليهم جيشا فاذا انتهوا بين الجزيرتين نادى مناديهم ليخرج الينا
 كل صريح أو دخيل كان منا في المسلمين فتغضب الموالي فيبايعون رجلا يسمى صالح
 بن عبد الله بن قيس بن يسار فيخرج بهم فيلقى جيش الروم فيقتلهم ويقع الموت في
 الروم وهم يومئذ ببیت المقدس وقد استولوا عليها فيموتون موت الجراد ويموت
 صاحب الأدهم وينزل صالح بالموالي بأرض سورية ويدخل عمورية وقد نزل وينزل
 قملوبة ويفتح بزنطية وتكون أصوات جيشه فيها بالتوحيد عالية ويقسم أموالها بينهم
 بالآنية ويظهر على رومية ويستخرج منها باب صهيون وثابوت من خرج فيه قرط حواء
 وكفوتہ آدم یعنی کساء و حلة هارون علیہم السلام فیناہم كذلك إذ أتاه خبر وهو
 باطل فيرجع.

۱۲۸۵ھ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: چتکبرے گھوڑے
 والا اسکندریہ پر اور مصر پر غالب آجائے گا تو عرب والے یثرب اور حجاز چلے جائیں گے اور شام سے جلاوطن کر دیئے جائیں گے
 اور ہر قبیلہ اپنے لوگوں سے جا ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی طرف ایک لشکر بھیجے گا، جب وہ دو جزیروں کے درمیان پہنچے گا تو اس میں سے

آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہماری طرف نکل آئے جو آزاد ہے، جو ہم مسلمانوں میں سے ان قبیلوں میں داخل ہوا ہے۔ تب آزاد کردہ غلام غصے میں آجائیں گے وہ ایک آدمی کے ہاتھ بیعت کریں گے جس کا نام ”صالح بن عبد اللہ بن قیس بن یسار“ ہوگا۔ وہ انہیں لے کر نکلے گا اور روم کے لشکر کا سامنا کرے گا اور رومیوں کو قتل کرے گا اور روم میں موت ہی موت واقع ہوگی اور رومی ان دنوں بیت المقدس میں ہوں گے اور اس پر مسلط ہوں گے۔ وہ بڈیوں کی موت مرے گے اور چتکبرے گھوڑے والا امیر بھی مر جائے گا، اور صالح موالی کو لے کر (مقام) سوریہ کی زمین پر اترے گا اور (مقام) عموریہ میں داخل ہوگا۔ وہاں پڑاؤ ڈالے گا پھر (مقام) قنویہ پر اترے گا اور (مقام) بزنطیہ فتح کرے گا اور اس کے لشکر کی آواز توحید کے نعروں کے ساتھ بلند ہوگی اور وہ ان کے درمیان مال کو بترن کے ذریعہ تقسیم کرے گا، اور رومیوں پر غالب آجائے گا، وہ وہاں سے صیہون کا دروازہ اور تابوت نکالے گا جس میں حضرت حواء علیہ السلام کی بالیاں اور حضرت آدم علیہ السلام کے کپڑے اور حضرت ہارون علیہ السلام کا لباس ہوگا، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک جھوٹی خبر آئے گی اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۸۶. قال جراح عن أرطاة فالملحمة الأولى في قول داليال تكون بالأسكندرية يخرجون بسفنههم فيستغيث أهل مصر بأهل الشام فيقتلون قتالا شديدا فيهزمهم المسلمون الروم بعد جهد شديد ثم يقيمون عليها ويجمعون جمعا عظيما ثم يقبلون فينزلون يافا فلسطين عشرة أميال ويمتصم أهلها بداريهم في الجبال فيلقاهم المسلمون فيظفرون بهم ويقتلون ملكهم والملحمة الثانية يجمعون بعد هزيمتهم جمعا أعظم من جمعهم الأول ثم يقبلون فينزلون عكا وقد هلك ملكهم ابن المقتول فيلحق المسلمون بعكا ويحبس النصر عن المسلمين أربعين يوما ويستغيث أهل الشام بأهل الأمصار فيبطون عن نصرهم فلا يبقى يومئذ مشرك حر ولا عبد من النصرانية الا أمد الروم فيفر ثلث أهل الشام ويقتل الثلث ثم ينصر الله البقية فيهزمون الروم هزيمة يسمع لم يمثليها ويقتلون ملكهم والملحمة الثالث يرجع من رجع منهم في البحر وينضم اليهم من كان فر منهم في البر ويملكون ابن ملكهم المقتول صغير لم يحتلم وتقذف له مودة في قلوبهم فيقبل بما لم يقبل به ملكاهم الأولان من العدد فينزلون عمق أنطاكية ويجمع المسلمون فينزلون بازائهم فيقتلون شهرين ثم ينزل الله نصره على المسلمين فيهزمون الروم ويقتلون فيهم وهم هاربون طالعون في الدرب ثم يأتهم مدد لهم فيقفون ويبدأ من المسلمين فتكر عليهم كرة فيقتلونهم وملكهم وتنهزم بقيةهم فيطلبهم المهاجرون فيقتلونهم قتلا ذريعا فحينئذ يطل الصليب وينطلق الروم الى أمم من وراءهم من الأندلس

فيقبلون بهم حتى ينزلوا الدرب فيتميز المهاجرون نصف في البر نحو الدرب والنصف الآخر يركبون في البحر فيلتقي المهاجرون نصفين فيسير الدين في البر ومن في الدرب من عدوهم فيظفرهم الله بعدوهم فيهزمهم هزيمة اعظم من الهزائم الاولى ويوجهون البشير الى اخوانهم في البحر ان موعدكم المدينة فيسيرهم الله احسن سيرة حتى ينزلوا على المدينة فيفتحونها ويخربونها ثم يكون بعد ذلك اندلس وامم فيجتمعون فياتون الشام فيلقاهم المسلمون فيهزمهم الله عز وجل.

۱۲۸۶ھ جراح کہتے ہیں کہ حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلی بڑی جنگ بقول حضرت دانیال اسکندریہ میں ہوگی۔ وہ اپنی کشتیوں سمیت نکلیں گے، مصر والے شام والوں سے مدد مانگیں گے، مسلمان اور کفار آمنے سامنے ہوں گے۔ ان میں شدید معرکہ ہوگا۔ مسلمان رومیوں کو انتہائی کوشش کے بعد شکست دیں گے، رومی پھر مسلمانوں کے خلاف کھڑے ہوں گے اور بڑی جماعت جمع کریں گے۔ پھر وہ آ کر فلسطین سے دس (10) میل پہلے پڑاؤ ڈالیں گے۔ فلسطین والے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے پہاڑوں میں بھیج دیں گے۔ مسلمان ان سے لڑیں گے۔ کامیاب ہوں گے اور رومیوں کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے۔ دوسری بڑی جنگ میں رومی شکست کھانے کے بعد جمع ہوں گے یہ جمع ہونا ان کا پہلے والے (جمع ہونے) سے بڑا ہوگا۔ پھر وہ آئیں گے اور (مقام) ”عکا“ نامی جگہ میں اتریں گے اور ہلاک شدہ بادشاہ کا بیٹا ان کا بادشاہ ہوگا۔ مسلمان مقام عکا میں ان کا سامنا کریں گے، مسلمانوں سے چالیس (40) دن مدد روک دی جائے گی۔ شام والے مصر والوں سے مدد مانگیں گے وہ مدد کرنے میں سستی کریں گے، اُس دن ہر آزاد مشرک اور عیسائی غلام روم کی مدد کرے گا، شامیوں کا تہائی حصہ بھاگ جائے گا اور تہائی قتل کر دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ باقی افراد کی مدد کرے گا وہ روم کو شکست دیں گے ایسی شکست کہ ایسی شکست کبھی سنی نہ ہوگی۔ وہ اس کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے، اور تیسری بڑی جنگ میں جوان میں سے سمندر کے راستے لوٹے ہوں گے پھر ان کے ساتھ وہ رومی مل جائیں گے جو خشکی کے راستے بھاگے ہوں گے۔ وہ اپنے مقتول بادشاہ کے بیٹے کو بادشاہ بنائیں گے۔ جو ابھی نابالغ ہوگا۔ اس کی محبت رومیوں کے دل میں ڈال دی جائے گی۔ وہ اتنی بڑی تعداد کے ساتھ آئے گا کہ اتنی بڑی تعداد کے ساتھ پہلے دو بادشاہ بھی نہیں آئے ہوں گے۔ وہ عمق اطاکیہ میں اتریں گے، مسلمان اکٹھے ہو کر ان کے بالقابل اتریں گے اور دو (2) مہینے تک جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد مسلمانوں پر اتاریں گے۔ تو وہ رومیوں کو شکست دیں گے۔ انہیں قتل کریں گے۔ رومی بھاگیں گے، اور ”درب“ نامی جگہ پر چڑھیں گے، پھر ان رومیوں کے پاس کمک آئے گی تو یہ ٹھہر جائیں گے، مسلمان دوسری مرتبہ انہیں قتل کریں گے اور ان کے بادشاہ کو بھی قتل کر دیں گے۔ پورے لشکر کو شکست ہو جائے گی، مہاجرین انہیں ڈھونڈتے پھریں گے اور انہیں بے دردی سے قتل کریں گے، اس وقت صلیب ختم ہو جائے گی، رومی اپنے پیچھے اندلس میں رہ جاتی والی قوموں کی طرف لوٹ جائیں گے اور ان کے ہمراہ پھر آ کر ”درب“ نامی جگہ پر اتریں گے، مہاجرین دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ خشکی

کے راستے ”درب“ کی جانب بڑھے گا اور دوسرا حصہ سمندر پہ سوار ہوگا، خشکی کے مہاجرین کا آنا سامنا ”درب“ میں موجود دشمنوں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مہاجرین کو دشمنوں پر فتح دے گا۔ وہ انہیں شکست دیں گے جو پہلی شکستوں سے بڑھ کر ہوگی۔ وہ خوشخبری والے کو اپنے ان بھائیوں کی طرف بھیجیں گے جو سمندر میں ہوں گے۔ بے شک تمہارے وعدے کی جگہ شہر ہے پس اللہ تعالیٰ انہیں اچھی طرح چلائیں گے اور وہ شہر پہ جا آئیں گے اور اُسے فتح کر کے برباد کر دیں گے، اس کے بعد اُنڈلس والے اور کچھ قومیں جمع ہو کر شام آئیں گے مسلمان ان کا سامنا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو شکست دیں گے۔



۱۲۸۷. حدثنا الحكم بن نافع عن عمن حدثه عن كعب قال يدخل الروم بيت المقدس سبعون صليبا حتى يهدموه ولا تزال طاعة معمول بها ما كانت الخلافة في أرض القدس والشام وأول السواحل يفضب الله عليه فيخسف به الصاربية وقيسارية وبيروت ويملك الروم والشام أربعين يوما من شاطئ البحر إلى الأردن وبيسان ثم تكون الغلبة للمسلمين عليهم يصالحونها حتى يجري سلطانهم عليهم وتأمين الأرض كلها سبعا تسعا قال كعب يخلع أهل العراق الطاعة ويقتلون أميرهم من أهل الشام فيغزوهم أهل الشام ويستمدون عليهم الروم وقد صالحوا الروم قبل أن يستمدوهم بعشرة آلاف حتى يبلغوا الفرات فيلتقون فيكون الظفر لأهل الشام عليهم ثم يدخلون الكوفة فيسبون أهلها ثم يقول الروم للشاميين أشركونا فيما أصبتم من السبي فيقولون أما ما كان من المسلمين فلا سبيل إليه ونقاسمكم الأموال فيقول الروم إنما غلبتموهم بالصليب ويقول المسلمون بل بالله وبرسوله صلى الله عليه وسلم غلبناهم فيتداولونه بينهم فيفضب الروم فيقوم إلى صليبيهم رجل من المسلمين فيكسره فيفترقون ويحوز الروم إلى نهر يحول بينهم وبينهم وتنقض الروم صلحها ويقتلون من بالقسطنطينية من المسلمين ثم يخرج الروم في ساحل حمص فيخرج أهل حمص إليهم فيفلق الأعاجم أبواب مدينة حمص عليهم وينزل ملك الروم فحمایا لا يجاوز القنطرة التي دون دبربهره فيقول الروم للمسلمين خلوا لنا حمصا فانها منزل آباءنا فيقتلون حتى يبلغ الدم الأحجار السبع إلا واسط منها الأبارص ثم يهزمون الروم ويرجع المسلمون إلى حمص ويربطون خيولهم بالزيتون وينصبون المجانيق عليها ويهدمون كنيسة دير مسحل وتفتح حمص للمسلمين برجل من اليهود من بابها الغربي الأيمن أو من الباب المغلق الذي بين باب دمشق وباب اليهود فيدخلها المهاجرون وتهرب طائفة من أنصارها إلى دير بني أسد

ليقتلهم المسلمون ومن بها من الأعاجم ويحرقوا ثلثها ويغرقوا ثلثها ولا

تزال الشام عامرة ما عمرت حمص

۱۲۸۷ھ الحکم بن تافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رومی بیت المقدس میں ستر (70) صلیبیں داخل کریں گے اور اُسے منہدم کر دیں گے اور جب تک خلافت مقدس زمین اور شام اور اول سواحل میں ہوگی اطاعت ہمیشہ معمول رہے گی، اللہ تعالیٰ رومیوں پر قہر نازل کرے گا اور الصارمیۃ اور قیساریہ کو ذہنسادے گا۔ روم کی بادشاہت شام پر سمندر کے کنارے سے لے کر اردن اور بیسان تک چالیس (40) دن تک رہے گی، پھر مسلمانوں کا اُن پر غلبہ ہوگا وہ ان سے صلح کریں گے حتیٰ کہ مسلمانوں کی حکومت ان لغفار پر قائم ہوگی، اور ساری زمین سات (7) یا نو (9) سال تک پُر امن رہے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اہل عراق اطاعت کرنا چھوڑ دیں گے۔ وہ اپنے امیر کو قتل کریں گے۔ وہ امیر شام سے تعلق رکھنے والا ہوگا، تو شام والے عراق والوں سے لڑیں گے اور ان کے خلاف رومیوں سے مدد مانگیں گے، اور یہ مدد مانگنے سے پہلے ان کی روم والوں سے صلح ہو چکی ہوگی، روم والے دس (10) ہزار کے لشکر کے ذریعہ ان کی مدد کریں گے، وہ فوجیں دریائے فرات پہنچ جائے گی، جنگ ہوگی، شام والوں کو عراق والوں پر فتح حاصل ہوگی، پھر وہ کوفہ میں داخل ہو کر وہاں کے رہنے والوں کو قیدی بنائیں گے، رومی شامیوں سے کہیں گے کہ ہمیں بھی ان قیدیوں میں شریک کرو جو تم نے بنائے ہیں، تو شامی کہیں گے ان قیدیوں میں سے جو مسلمان ہے وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ البتہ ہمارے ساتھ مال تقسیم کر لیں گے۔ رومی کہیں گے تم عراق والے صلیب کی وجہ سے غالب آئے ہوئے ہیں، مسلمان کہیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے ہم غالب آئے ہیں، دونوں آپس میں ٹکرا کر یں گے۔ رومی غصہ میں آئیں گے، مسلمانوں میں سے ایک جوان اُٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا، رومی اور مسلمان خُدا ہو جائیں گے، اور رومی ایک نہر کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے جو مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان رکاوٹ ہوگی، رومی صلح توڑ ڈالیں گے، اور قسطنطنیہ میں جتنے مسلمان ہوں گے انہیں قتل کر دیں گے، پھر رومی حمص کے ساحل کی طرف نکل پڑیں گے۔ حمص والے ان کی طرف نکلیں گے، پیچھے سے حمص شہر کے لغفار شہر کے دروازوں کو بند کر دیں گے۔ روم کا بادشاہ ”فحمایا“ میں اترے گا وہ ”دیر بھرا“ پر جو پل ہوگا اُسے عبور نہ کر سکے گا، رومی مسلمانوں سے کہیں گے ہمارے لئے حمص خالی کر دو، یہ ہمارے آباء و اجداد کی جگہ ہے؟ اس پر مسلمان اور رومی باہم لڑ پڑیں گے۔ ان کا خون ”الاحجار البیع“ تک پہنچ جائے گا، سوائے ”واسط اور الابرص“ کے، پھر وہ رومیوں کو شکست دیں گے، مسلمان حمص لوٹ جائیں گے اور اپنے گھوڑوں کو زیتون سے باندھیں گے، اور ان پر منجیق نصب کریں گے، اور ”دیر مسحل“ کے گر جا گھر کو منہدم کر دیں گے، مسلمانوں کو حمص کی فتح ایک یہودی کی وجہ سے حاصل ہوگی، جو کہ حمص کے دائیں طرف مغرب کی جہت میں رہتا ہوگا، اور جس دروازہ جو ”باب الیہود“ اور ”باب دمشق“ کے درمیان ہوگا وہ بند ہوگا، مہاجرین حمص میں داخل ہو جائیں گے، اور انصار کی ایک جماعت ”دیر بنی اسد“ کی طرف بھاگے گی، مسلمان انہیں قتل کر دیں گے، اور جتنے وہاں پر لغفار ہوں گے سب کو قتل کر دیں گے اور اس کے ایک تہائی کو برباد، ایک تہائی کو جلادیں گے اور ایک تہائی کو ڈبو دیں گے اور شام ہمیشہ آباد رہے گا جب تک حمص آباد ہے۔

۱۲۸۸. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم سمع الأشياخ يقولون مستفجر عین

بتل ذي مین یکثر ماؤها فتفرق حمص او جلها وهي شرقي حمص على عشرة أميال

۱۲۸۸ ابو المغیرہ نے، ابو بکر بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ان کے مشائخ فرماتے ہیں کہ عنقریب

ایک چشمہ ”عین جل ذي مین“ میں پھوٹے گا۔ اس کا پانی اتنا زیادہ ہوگا کہ حمص یا اس کا بڑا حصہ حمص کی شرقی جہت دس (10) میل تک ڈوب جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۸۹. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة عن أبي عامر الالہانی قال كنت في قرية فجاءني

الحارث بن أبي أنعم حين انتصف النهار واشتدت الظهيرة فقلت يا عم ما جاء بك هذا

الحین قال استقرأت هذا الوادي الذي يمر على باب اليهود ثم انه خفي علي ملهه حتى

خالط تلك الحقول فهل في قريتكم هذه رجل له قدم وسن قلت نعم هاهنا شيخ كبير ما

يخرج من الكبر فانطلقنا اليه فسأله الحارث عن ذلك الخليج فقال الشيخ سمعت أبي

يقول ان ماء ه كان ظاهرا لا تشرب منه حامل الا أقيت ما في بطنها ولا ينال شجرة الا

تنائر ورقها فأهم الناس ذلك فالتمسوا له فجاء رجل فجعلوا له جعلاً فدعاهم بلبنة من

رصاص وشحم وزقت وصوف ثم انطلقوا الى سرب فصنع فخفي ذلك الماء

قال أبو عامر فلما خرجنا قال سمعت بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقول إنه

أودية جهنم وان حمص يفرق نصفها منه والنصف الآخر يصيبه حريق

۱۲۸۹ ابو المغیرہ نے أرطاة سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک بستی میں تھا کہ

نصف النهار کے وقت سخت دھوپ میں حضرت حارث بن ابو انعم رحمہ اللہ تعالیٰ میرے پاس آئے، میں نے کہا کہ اے

بچا جان! اس وقت آپ کیسے آئے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ وادی جو ”باب اليهود“ پر واقع ہے اُسے میں جانتا ہوں۔ پھر مجھ پر اس

کا راستہ پوشیدہ ہو گیا۔ اور وہ ان کھیتوں میں خلط ملط ہو گیا ہے۔ کیا تمہاری اس بستی میں کوئی عمر رسیدہ شخص ہے؟ میں نے کہا کہ جی

ہاں! یہاں ایک بوڑھا شیخ ہے۔ وہ بڑھاپے کی وجہ سے باہر نہیں نکلتا، ہم اس کے پاس گئے۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس

سے خلیج کے بارے میں پوچھا۔ بوڑھے نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا کہ اس کا پانی ظاہر تھا، اُسے اگر حاملہ بی لے تو حمل

کو گر ادے، اگر کوئی درخت اُسے بی لے تو اس کے پتے جھڑنے لگے، لوگ اس کی وجہ سے پریشان تھے اور اس کا حل ڈھونڈتے

تھے، ایک آدمی آیا، لوگوں نے اُسے مال دیا، اس نے لوگوں سے کہا کہ ایک اینٹ تاجے اور پتھر لی اور سرخ پتھر اور اون لے

آؤ! پھر اس سراب کی طرف چلو، اس آدمی نے کچھ کیا تو وہ پانی ٹھپ گیا۔ حضرت ابو عامر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب ہم وہاں

سے نکلے تو حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سنا ہے کہ وہ

فرما رہے تھے کہ یہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے، اس کی وجہ سے آدھا حصہ غرق ہو جائے گا اور آدھا حصہ جل کر ختم ہوگا۔

۱۲۹۰. حدثنا الحكم بن نافع قال أخبرني الذي حدثني عن كعب في حديثه ثم تستمد الروم بالأمم الثانية فتجيش عليهم الألسنة المختلفة ويجمع اليهم أهل رومية والقسطنطينية وأرمينية حتى الرعاة والحراثون يفضنون لملك الروم فيقبل بأمم كثيرة سوى الروم ملوك عشرة يبلغ جمعهم مائة ألف وثمانين ألفاً وتنزوي العرب بعضها إلى بعض من أقطار الأرض ويجمع الجناحان مصر والعراق بالشام وهي الرأس ويقبل ملك الروم على منبر محمول على بغلين فيوجهون جيوشهم فيحولون الشام كلها غير دمشق فيسير اليهم المسلمون على أقدامهم فيلتقون في عمق كذا وكذا أربع مواطن فيسير الجمعان على نهر ماؤه بارد في الصيف حار في الشتاء فيقوز ماؤه ويكثر يومئذ فينزل المهاجرون أدناه والروم أقصاه ويربطون خيولهم بالشجر الذي عند رحالهم ويستعدوا للقتال حتى يصيروا في أرض قنسرين فيكون منزلهم ما بين حمص وأنطاكية والعرب فيما بين بصرى ودمشق وما ورائهما فلا يبقى الروم خشباً ولا حطباً ولا شجراً إلا أوقدوه فيلتقي الجمعان عند نهر فيما بين حلب وقنسرين ثم يصيرون إلى عمق من الأرض فيه عظم قتالهم فمن حضر ذلك اليوم فليكن الزحف الأول فإن لم يستطع ففي الثاني أو الثالث أو الرابع أو الآخر فإن لم يطق فليلزم فسطاط الجماعة لا يفارقها فإن يد الله تعالى عليهم ومن هرب يومئذ لم يرح ربح الجنة فيقول الروم للمسلمين خلوا لنا أرضنا وردوا إلينا كل أحمر وهجين منكم وأبناء السراي فيقول المسلمون من شاء لحق منكم ومن شاء دفع عن دينه ونفسه فيفضب بنوا هجن والسراي والحمراء فيعقدون لرجل من الحمراء راية وهو السلطان الذي وعد إبراهيم واسحاق أن يعملوا في آخر الزمان فيبايعونه ثم يقاتلون وجاهد الروم فينصرون على الروم وينحاز فجرة العرب إلى الروم ومنافقوهم حين يرون نصرة الموالي على الروم وتهرب قبائل بأسرها جلها من قضاة وناس من الحمراء حتى يركزوا راياتهم فيهم ثم تنادي الرفاق بالتميز فإذا لحق بهم من

لحق نادوا غلب الصليب فخير العرب يومئذ اليمانيون المهاجرون وحمير والهان وقيس
أولئك خير الناس يومئذ فقيس يومئذ تقتل ولا تقتل وجدس مثلها والأزد يقتلون
ويقتلون ويومئذ يفترق جيش المسلمين أربع فرق فرقة تستشهد وفرقة تصبر وفرقة تفر
وفرقة تلحق بعدوها وقال ويشد الروم على العرب شدة فيقبل خليفتهم القرشي اليماني
الصالح في ثلاثة آلاف فيؤمرون عليهم أميرا ومعه سبعون أميرا كلهم صالح صاحب راية
فالمقتول والصابر يومئذ في الأجر سواء ثم يسلط الله على الروم ريحا وطيرا تضرب
وجوههم بأجنحتها فتفقا أعينهم وتتصدع بهم الأرض فيثلج لجوا في مهوى بعد صواعق
ورواجف تصيبهم ويؤيد الله الصابرين ويوجب لهم الأجر كما أوجب لأسحاب محمد
صلى الله عليه وسلم ويملا قلوبهم وصدورهم شجاعة وجراة فاذا رأت الروم قلة الفرقة
الصابرة طمعت وقالت اركبوا على كل خافر فطوهم وأبيدوهم فيقوم راكب من
المسلمين على مرجه فينظر عن يمينه وشماله وبين يديه فلا يرى طرفا ولا انقطاعا فيقول
أناكم الخلق ولا مدد لكم الا الله فموتوا فيبايعون رجلا منهم بيعة خلافة ليأمرهم
فيصلون الصبح فينظر الله تعالى اليهم فينزل عليهم النصر ويقول لم يبق الا أنا وملائكتي
وعبادي المهاجرون اليوم ومأدبة الطير والوحش لأطمعنها لحوم الروم وأنصارها
ولأسقينا دماءها ليفتح ربك خزانة سلاحه التي في السماء الرابعة وسلاحه العز
والجبروت فينزل عليهم الملائكة ويقذف المسلمون قسيهم ويدقروا أغماد سيوفهم
ويصلتوها عليهم ويوجهوا سنة رماحهم اليهم ويسط ربك يده الى سلاح الكفار
فيضمه فلا يقطع فتغل أيديهم الى أعناقهم ويسلط أسلحة الموحدين عليهم فلو ضرب
مؤمن يومئذ بوتره لقطع وبهبط جهنم وميكائيل فيدفعونهم بمن معهم من الملائكة
فيهزمهم الله فيسوقونهم كالغنم حتى ينتهوا بهم الى ملوكهم فيخرب ملوكهم فيخرب ملوكهم
من الرعب لوجوههم وتنزع أنوجتهم عن رؤوسهم فيطونهم بالخيل والأقدام حتى
يقتلونهم حتى يبلغ دماؤهم ثن الخيل فلا ينشفه الأرض وكل دم يبلغ ثن الخيل فهي

ملحمة وهو ذبح لذلك انقطاع ملك الروم ويبعث الله تعالى ملائكة إلى ملاء جزائرها

يخبرونهم بقتل الروم.

۱۲۹۰ھ الحکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر رومی دوسری قوموں سے مدد مانگیں گے۔ مسلمانوں کے خلاف مختلف زبانوں کے لوگوں کا لشکر تیار ہو جائے گا اور ان کے ساتھ روم والے بھی مل جائیں گے، وہ انہیں گھوڑوں اور قدموں کے ذریعہ روندیں گے، اور انہیں قتل کر دیں گے، اُن کا خون گھوڑوں کے گھر تک پہنچ جائے گا، زمین اُس خون کو جذب نہیں کرے گی اور جب خون گھوڑوں کے گھروں تک پہنچے تو یہ جنگ عظیم ہے، اور یہی ذبح کرنا ہے، پھر روم کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مختلف جزیروں کی جماعتوں کی طرف بھیجیں گے، جو وہاں کے لوگوں کو روم کے قتل ہونے کی خبر دیں گے۔

۱۲۹۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن مالك بن عبد الله الكلاعي عن عثمان بن

معدان القرشي عن عمران بن سليم الكلاسي قال ما عدت امرأة في ربعتها بأفضل لها من

مبضاة ونعلين ويل للمسمنات وطوبى للفقراء البسوا لسائكم الخفاف المنعلة وعلموهن

المشي في بيوتهن فانه يوشك بهن أن يحوجن إلى ذلك

۱۲۹۱ھ ابوالمغيرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے مالک بن عبد اللہ سے، انہوں نے عثمان بن معدان قرشی سے روایت

کی ہے کہ عمران بن سلیم الکلاسی فرماتے ہیں عورت اپنی زمین میں، سب سے افضل چیز جو تیار کرے گی، وہ حوض ہوگا، اور جوتیاں ہوں گی۔ ہلاکت ہے موٹی عورتوں کے لئے، اور خوشخبری ہے فقراء کے لئے، اپنی عورتوں کو موزوں کے جوتے پہناؤ اور انہیں گھروں کے اندر چلنے کی تربیت دو۔ قریب ہے کہ وہ گھروں سے نکال دی جائیں گی۔

○ ○ ○

۱۲۹۲. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن عبد الله عن أبي الزاهرية قال ينتهي الروم

إلى دبر بھرا فعند ذلك يكون الحلقة لا يجاوزها إلى حمص لم يرجع إليهم المسلمون

فبهمز مؤنهم

۱۲۹۲ھ بقیہ بن ولید نے ابو بکر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ، ابو الزاہریہ فرماتے ہیں کہ: رومی مقام ”دبر بھرا“ میں

پہنچ جائیں گے۔ اس وقت ایک ہی زکاوت ہوگی جو انہیں حمص کی طرف بڑھنے سے روکے گی، پھر مسلمان اُن رومیوں کی طرف لوٹ کر انہیں شکست دیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۹۳. قال أبو بكر وأخبرني عمرو بن قيس عن أبي بحريّة قال ليسيرن الروم حتى

ينزلوا دير بهرا وحتى يصنع ملكهم عليه وينوده على هذا التل تل فحمایا فيكون اول
هلاکهم على يدي رجل من انطاكية يدعو الناس فينتدب معه رجال من المسلمين فهو
اول من يحمل عليهم من المسلمين فيهمزهم الله تعالى

۱۲۹۳ھ ابو بکر نے عمرو بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو بکر یہ فرماتے ہیں کہ رومی چلیں گے حتیٰ کہ مقام ”دیر بہراء“ میں
پڑاؤ ڈالیں گے، اور اُن کا بادشاہ اپنی صلیب وہاں رکھ دے گا، اور وہ مقام ”فحمایا“ کی چٹان پر چٹان بنائیں گے، اُن کی ہلاکت
کی ابتداء انطاکیہ کے ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی، وہ لوگوں کو دعوت دے گا، کچھ مسلمان اُس کی پکار پر جمع ہوں گے، یہ مسلمانوں
میں سے پہلا شخص ہوگا جو اُن رومیوں پر حملہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اُن رومیوں کو شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۲۹۴ھ . حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال سمعت مشايخنا يقولون اذا كان ذلك
فالتوا في منازلکم يا اهل حمص فان هلاکهم عند تل فحمایا لا يصلون اليکم فمن ثبت
نجا ومن سار الى دمشق هلك عطشا.

۱۲۹۴ھ ابو المغیرہ عیاش بن عیاش سے روایت کی ہے انہوں نے سنا کہ ان کے مشائخ فرماتے ہیں کہ: جب یہ حالات
آئیں تو اے حمص والو! تم اپنے گھروں میں جھے رہنا، بے شک رومیوں کی ہلاکت مقام فحمایا کی چٹان کے پاس ہوگی، وہ تم
تک نہیں پہنچ سکیں گے، پھر جو ثابت قدم رہا وہ نجات پائے گا اور جو دمشق کی طرف چلا وہ پیاس کی وجہ سے ہلاک ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۹۵ھ . حدثنا عبد الله بن مروان وأبو أيوب وأبو المغيرة وأبو حيوة شريح بن يزيد
الحضرمي عن أرطاة عن أبي عامر الألهماني قال خرجت مع تبع من باب الرستن فقال يا
أبا عامر اذا نسفت هاتان المزلتان فأخرج أهلك من حمص قلت أرايت ان لم أفعل،
قال فاذا دخلت أنطرسوس فقتل تحت الكرمة ثلثمائة شهيد فأخرج أهلك من حمص،
قلت أرايت ان لم أفعل قال فاذا خرج رأس الجمل في القطع لفرقها بين يالما والأقرع
فأخرج أهلك من حمص، قال قلت أرايت ان لم أفعل، قال إذا يصيبك ما يصيب أهل
حمص، قلت وما يصيبهم قال عند ذلك يكون اغلاقها قال ثم مشى حتى أتينا دير
مسجل قال يا أبا عامر هل ترى هذا الخشب هي مجانيق المسلمين يومئذ قال قلت كم
بين دخول أنطرسوس وبين خروج رأس الجمل، قال لا يحل لها أن تكمل ثلاث سنين
هذه الملحمة الأولى.

۱۲۹۵ھ عبد اللہ بن مروان، ابویوب، ابوالخیر، ابو حیوہ شریح بن یزید الحضرمی نے ارطاة سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الہانی فرماتے ہیں کہ میں تمہیں رحمة اللہ کے ساتھ رستن کے دروازے سے نکلا تو حضرت تمہیں نے کہا کہ اے ابو عامر! جب یہ دونوں باڑے دھنس جائیں گے پھر تو اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تمہیں رحمة اللہ تعالیٰ نے کہا جب انطرسوس داخل ہو جائے اور وہ مقام ”کرمہ“ کے اندر تین سو (300) آدمیوں کو شہید کرے اس وقت تم اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو تمہیں نے کہا کہ جب اونٹ کا سر ایک ٹولے میں نکالا جائے پھر اس کو مقام یا فا اور مقام اقرع کے درمیان تقسیم کر دیا جائے پھر تم اپنے گھر والوں کو حمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تو تمہیں نے کہا تو تجھے وہی آفتیں پہنچیں گی جو حمص والوں کو پہنچیں گی، میں نے عرض کیا حمص والوں کیا آفتیں پہنچیں گی؟ تمہیں نے کہا اس وقت حمص بند کر دیا جائے گا حضرت ابو عامر کہتے ہیں کہ پھر وہ چلا گیا اور ہم مقام دیر محل پر پہنچ گئے، تو تمہیں نے کہا کہ اے ابو عامر! کیا تو یہ لکڑیاں دیکھ رہا ہے؟ یہ اس زمانے میں مسلمانوں کی منجیقیں ہوں گی، میں نے کہا انطرسوس کے داخل ہونے اور حمل قبیلے کے سردار کے نکلنے کے درمیان کتنی مدت ہے؟ تو تمہیں نے کہا تین (3) سال بھی مکمل نہیں ہوں گے، یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔



۱۲۹۶. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس وأيوب عن صفوان بن عمرو عن أبي الصلت جد عيسى بن المعتمر وشريح بن عبيد سمع كعبا يقول لقبت أبا ذر وهو يمشي قريب من مجلس أبي عرياض وهو يبكي فقال له كعب ماذا يبكيك يا أبا ذر، قال أبكي على ديني فقال له كعب اليوم تبكي وإنما فارقت رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ قريب والناس بخير والاسلام جديد حتى خرج من باب اليهود ثم قام على المذبة فقال يا أبا ذر ليأتين على أهل هذه المدينة يوما يأتيهم لزع من نحو ساحلهم فيسيرون اليهم فيلقوهم في عقبه سليمان فيقاتلونهم فيهزمهم الله فيقتلونهم في أوديتها وشعابها فانهم لعل ذلك حتى يأتيهم خبر من ورائهم ان أهلها قد أغلقوها على من كان فيها من ذراري المهاجرين فينصرفون اليها فيرابطونها حتى يفتح الله عليهم فلو يعلم أهل هذه المدينة ما لهم في الكنيسة التي في دير مسحل من المنفعة يومئذ لعادوها بالدهن يدهنون خشبها فاذا فتحها الله عليهم لم يبقوا فيها على ذي شعر الا قتلوه حتى يقتل الرجل من المهاجرين الرجل وان كان قد نازعه لدي أمه تخرج قناة من حمص التي ينصب فيها الماء دما ما يكاد يخالطه شيء

۱۲۹۶) بقیہ بن ولید، عبدالقدوس اور ایوب نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالصت اور شریح بن عبید سے روایت کی ہے انہوں نے سنا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میری ملاقات ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، اور وہ ابوذر باض کی مجلس کے قریب سے گزر رہے تھے، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ابوذر! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اپنے دین پر زور رہا ہوں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا کہ اس زمانے میں زور ہے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ قریب کے دور میں ہی تم سے جدا ہوئے ہیں، اور لوگ بھی بھلائی میں ہیں، اور اسلام بھی تازہ ہے؟ حتیٰ کہ باتیں کرتے ہوئے وہ باب یہود سے نکل گئے، پھر وہ ایک باڑے پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اے ابوذر! اس شہر کے لوگوں پر ان کے ساحل کی طرف سے ایک خوف آئے گا، یہ اُس کی طرف چلیں گے اور اُس کے ساتھ مقام عقبہ سلیمان میں مقابلہ کریں گے، جب یہ اُن کے ساتھ جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کافروں کو شکست دیدیں گے، وہ انہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں قتل کریں گے، وہ اس حالت میں ہوں گے اُن کے پاس پیچھے سے ایک خبر آئے گی کہ اُن کے گمراہوں کو، مہاجرین کی جتنی اولاد ہے سب کو کافروں نے قلعے کے اندر بند کر دیا ہے، وہ لوگ قلعے کی طرف جائیں گے اور اُس کا محاصرہ کریں گے، اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا۔ اگر یہ شہر والے جان لیں کہ اُن کے لئے اُس گرجے میں جو مقام ”دیر سکل“ میں ہے کیا فائدہ ہے، تو یہ اُس کی طرف لوٹ آتے، اُس کی لکڑیوں پر تیل لگاتے، جب ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ تو کوئی بھی بالوں والا نہ ہوگا مگر یہ اُس کو قتل کر دیں گے، مہاجرین میں سے ایک آدمی عیسائیوں کے ایک ایسے آدمی کو قتل کرے گا، جس نے اُس کی ماں کا پستان کھینچا تھا، جس سے جو پانی کی نہر نکلتی ہوگی اُس میں خون ہوگا، اور اُس خون میں کوئی دوسری چیز ملی ہوئی نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۹۷. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان قال حدثنا بعض مشايخنا قال جاءنا رجل وأنا نازل عند ختن لي بكرة فقال هل من منزل الليلة فأنزلوه فاذا برجل خليف للخير حين تنظر اليه كأنه يلتمس العلم، فقال هل لكم علم بسوسية، قالوا نعم. قال وابن هي؟ قلنا خربة نحو البحر، قال هل فيها عين يهبط إليها بدرج وماء بارد عذب قالوا نعم قال فهل الى جانبها حصن خرب قالوا نعم قلنا من أنت يا عبد الله، قال انا رجل من أشجع، قالوا فما بال ما ذكرت. قال تقبل سفن الروم في البحر حتى ينزلوا قريبا من تلك العين فيحرقون سفنهم فيبعث اليهم اهل دمشق فيمكتون ثلاثا يدعونهم الروم على أن يخلوا لهم البلد فيأبون عليهم فيقاتلونهم المهاجرون فيكون أول يوم القتل في الفريقين كلاهما واليوم الثاني على العدو والثالث يهزمهم الله فلا يبلغ سفنهم الا أقلهم وقد حرقوا سفنا كثيرة وقالوا لا نبرح هذا البلد فيهزمهم الله وصف المسلمين يومئذ بحذاء البرج الخرب فيناهم على ذلك قد هزم الله عدوهم حتى يأتي آت من خلفهم فيخبرهم أن اهل

فَنَسْرِينَ قَدْ أَقْبَلُوا مُقْبِلِينَ إِلَى دِمَشْقَ وَإِنَّ الرُّومَ قَدْ حَمَلَتْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ مَوْعِدُ مِنْهُمْ لِيَوْمِ الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ لِيَكُونَ مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ بِدِمَشْقَ.

۱۲۹۷ ابوالخیرؒ نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ: ان کے بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور میں نے اپنے داماد کے یہاں مقام عرقہ میں پڑاؤ ڈالا تھا، تو اُس آدمی نے کہا کہ کیا رات گوارنے کے لئے کوئی ٹھکانہ ہے؟ تو انہیں نے اُسے ٹھکانہ دیا، وہ آدمی گویا کہ بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ جب اُسے دیکھے گا تو تجھے معلوم ہوگا کہ وہ علم کا طلب گار تھا، اُس آدمی نے پوچھا کہ کیا تمہیں مقام سوسیہ کا کوئی علم ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! اُس نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ تو سمندر کی طرف ایک ویران جگہ ہے، اُس نے پوچھا کیا اُس میں کوئی چشمہ ہے جس میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہہ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! اُس نے پوچھا کہ کیا اُس کے قریب کوئی ویران قلعہ بھی ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! ہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ میں قبیلۃ اُحِمْیَر کا ایک آدمی ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ یہ باتیں تو کیوں پوچھ رہا ہے؟ اُس شخص نے کہا کہ رومی بیڑے سمندر میں آئیں گے۔ وہ اس چشمے کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، وہ اپنی کشتیاں جلا دیں گے اور وہ دمشق والوں کی طرف پیغام بھیجیں گے اور انہیں دعوت دیں گے کہ اپنا شہر ہمارے لئے خالی کر دو! اور تین دن تک جواب کا انتظار کریں گے، دمشق والے اُن کی بات ماننے سے انکار کر دیں گے، مہاجرین اُن کے ساتھ لڑیں گے، پہلے دن دونوں جماعتوں کے افراد قتل ہوں گے، دوسرے دن دشمن مغلوب ہوگا اور تیسرے دن اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا۔ اُن میں سے کم لوگ ہی اپنی کشتیوں تک پہنچ سکیں گے، اس لئے کہ انہوں نے اپنی بہت ساری کشتیاں جلا دی ہوں گی، تو وہ رومی کہیں گے کہ ہم ہمیشہ اس شہر میں رہیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے، اور مسلمانوں کی صف اُس زمانے میں ویران بُرج کے ساتھ ہوگی، وہ اسی حال میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے دشمنوں کو شکست دے گا، تاکہ بعد میں آنے والا آ کر اُن کو خبر دے گا کہ مقامِ فَنَسْرین کے لوگ دمشق کی طرف آرہے ہیں۔ روم بھی اُن کی مدد کرے گا، اور اُن کا جنگی معاہدہ سمندری اور خشکی کی جنگ کے متعلق ہوگا، اور اس زمانے میں مسلمانوں کا ٹھکانہ دمشق ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۹۸ . حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِي عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ كَعْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ بِالْمَغْرِبِ مُلْكَةً تَمْلِكُ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تَنْبِهُرُ تِلْكَ الْأُمَّةَ بِالنَّصْرَانِيَةِ فَتَصْنَعُ سَفِينًا تَرِيدُ هَذِهِ الْأُمَّةَ حَتَّى إِذَا فَرِغَتْ مِنْ صَنْعَتِهَا وَجَعَلَتْ فِيهَا شَحْنَتَهَا وَمَقَالَتَهَا قَالَتْ لَتَرْكَبَنَّ أَنْ شَاءَ اللَّهُ وَإِنْ لَمْ يَشَأْ لَيَبْعَثْ اللَّهُ عَلَيْهَا قَاضِفًا مِنَ الرِّيحِ فَتَذَلُّ سَفِينُهَا فَلَا تَزَالُ تَصْنَعُ كَذَلِكَ وَتَقُولُ كَذَلِكَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ بِهَا كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا

اراد الله أن يأذن لها بالمسير قالت لتركبن إن شاء الله فتسير بسفنها وهي ألف سفينة لم
 توضع على البحر سفن مثلها قط فيسيرون حتى يَمرون بأرض الروم فيفرع لهم الروم
 ويقولون ما أنتم فيقولون نحن أمة ندعاً بالنصرانية نريد أمة حدثنا أنها قهرت الأمم فاما أن
 نبتهم واما أن يبتدونا قال فيقول الروم فأولئك الذين أخرجوا بلادنا وقتلوا رجالنا
 واخذتموا أبناءنا ونساءنا فأمدونا هم فيمدوهم بخمسين وثلاثمائة سفينة فيسيرون حتى
 يرسوا بعكا ثم ينزلون عن سفنهم فيحرقونها ويقولون هذه بلادنا فيها نحيا وفيها نموت
 فيأتي الصريح أمام المسلمين وهم يومئذ في بيت المقدس فيقول ازل عدو طاعة لكم
 بهم فيبعث يريد إلى مصر وإلى العراق يستمددهم فيأتي يريد منهم من مصر فيقول قال أهل
 مصر نحن بحضرة العدو وإنما جاءكم عدوكم من قبل البحر ونحن على ساحل البحر
 فنقاتل عن ذرايكم ونخلي ذراينا للعدو ويقول أهل العراق نحن بحضرة عدو فنقاتل
 عن ذرايكم ونخلي ذراينا للعدو ويمر البريد الذي أتى من العراق بحمص فيجدوا من
 بها من الأعاجم قد أغلقوا على من بها من ذراري المسلمين وجاءهم الخبر أن العرب قد
 هلكوا فكذبوا بما جاءهم حتى يأتيهم الخبر بذلك ثلاث مرات فيقول الوالي هل انتظر
 إلا أن تغلق كل مدينة بالشام على من فيها فيقوم في الناس فيحمد الله ويشي عليه فيقول
 بعضنا إلى اخوانكم وأهل العراق وأهل مصر يمدونكم فأبوا أن يمدوكم ويحكم أمر حمص
 ويقول لا مدد لكم إلا من قبل الله تعالى سيروا إلى عدوكم فيلقون بسهل عكا والذي
 نفس كعب بيده لا يصيروا أهل الشام كالطاعك بفوبك حتى يهزموا فيأتون الساحل
 فلا يجدون بها غوثا فيقتلهم فلما كان في نظر إلى المسلمين يضربون القاهم في سهل عكا
 حتى يصلوا إلى جبل لبنان لا يفلت منهم إلا نحو من مائتي رجل يضلون في جبل لبنان حتى
 يلحقوا بجبال أرض الروم فيصرف المسلمون إلى حمص فيحاصرونها ويرمين اليكم
 منها برؤس تعرفونها لعله أن لا يكون إلا رأس أو رأسين فلنصر كن منذ يومئذ خاوية ولا
 تسكن يقولون كيف تسكن بقعة فضحت فيها نساؤنا قال الشيباني يجتمع تحت
 جميرات يافا اثنا عشر ملكا أدناهم صاحب الروم

۱۲۹۸ھ میں نے یحییٰ ابن ابوعمر و الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ سے، انہوں نے جحیم بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مغرب میں ایک مملکہ ہوگی جو کسی قوم پر حکومت کرے گی اور یہ قوم عیسائی ہوں گے، وہ اس اُمّت محمدیہ ﷺ کے حملہ کرنے کی غرض سے سمندری جہاز بنائیں گے، جب وہ جہازوں کے بنانے سے فارغ ہو جائیں گے، اور ان میں جنگی سامان اور فوجی سوار ہو جائیں گے تو وہ مملکہ کہے گی کہ تم ضرور اس پر سوار ہو گے خواہ اللہ چاہے، یا نہ چاہے پھر اللہ تعالیٰ اُن پر ایک حیز آندھی بھیج دیں گے جو اُن کے جہازوں کو پاش پاش کر دے گی، وہ آندھی ایسا ہی کرتی رہے گی، اور وہ مملکہ بھی بولتی رہے گی، اور اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا رہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرے گا کہ ان لوگوں کو جانے کی اجازت ہو تو وہ مملکہ کہے گی کہ تم ضرور سوار ہو گے اگر اللہ نے چاہا، پھر اُن کے جہاز روانہ ہوں گے، اور یہ ایک ہزار (1000) جہاز ہوں گے اور سمندر پر ان جیسے جہاز کبھی بھی نہیں چلے ہوں گے، وہ رومیوں کی زمین پر سے گزریں گے تو روم والے اُن سے ڈریں گے اور کہیں گے تم کون لوگ ہو؟ وہ کہیں گے ہم نصرانی ہیں، اور ہم اُس اُمّت کے ساتھ لڑنے کے ارادے سے جا رہے ہیں، جس کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ تمام قوموں پر غالب آئی ہے، اب یا تو ہم اُنہیں شکست دیں گے اور یا وہ ہمیں شکست دیں گے، تو روم والے کہیں گے یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں ہمارے شہروں سے نکالا اور ہمارے مردوں کو قتل کیا، اور ہمارے بیٹوں اور عورتوں کو خادیم بنایا ہے، ہم اُن کے خلاف آپ کی مدد کریں گے، روم والے بھی ساڑھے تین سو (350) جہاز بطور امداد اُن کے ساتھ کریں گے، وہ لوگ مقام عکا میں پہنچ جائیں گے، اور اپنی کشتیوں سے اتر کر اُنہیں خلا دیں گے، اور کہیں گے کہ یہ ہمارے شہر ہیں۔ اسی میں ہمیں جینا ہے اور اسی میں ہمیں مرنے کے امام کے پاس ایک اطلاع دینے والا آئے گا اور مسلمان اُس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے، اور کہے گا کہ ایسے دشمن آئے ہیں جس کے ساتھ لڑنے کی تم میں طاقت نہیں ہے، پس وہ اپنا ایک قاصد مصر کی طرف اور دوسرا عراق کی طرف مدد حاصل کرنے کے لئے بھیجیں گے، مصر کا قاصد اُن کے پاس آ کر کہے گا کہ مصر والوں نے کہا ہے کہ ہم دشمن کے رومدہ ہیں، اور تمہارے پاس دشمن سمندر کی طرف آیا ہے، اور ہم سمندر کے ساحل پر ہیں، کیا ہم تمہاری اولاد کی حفاظت کے لئے لڑیں؟ اور اپنی اولاد کو دشمنوں کے لئے چھوڑ دیں؟ اسی طرح عراق والے بھی کہیں گے کہ ہم دشمن کے سامنے ہیں تو کیا ہم تمہاری اولاد کی حفاظت کے لئے لڑیں؟ اور اپنی اولاد کو دشمنوں کے لئے چھوڑ دیں؟ وہ قاصد جو عراق کی طرف سے آیا تھا اُس کا گور حصص پر ہوگا، تو وہاں پر وہ کافروں کو پائے گا کہ انہوں نے مسلمانوں کی اولاد کو قید کر کے رکھا ہوگا، اُن کے پاس یہ خبر آئی ہوگی کہ عرب والے ہلاک ہو چکے ہیں، وہ جھٹلاتے رہے اُس خبر کو جو اُن کے پاس آئی تھی، جب اُن کے پاس یہ خبر تین (3) مرتبہ آئی، جب شام کی مدد کرنے سے تمام شہر والوں نے انکار کر دیا تو مسلمانوں کا امیر اُن لوگوں میں کھڑے ہو کر بیان کرے گا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے

کے بعد کہے گا کہ ہم نے تمہارے عراقی بھائیوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجا لیکن انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا، اور مسلمانوں کا امیر حمص کے معاملے کو چھپائے گا اور کہے گا کہ اب تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے، لہذا دشمن کی طرف روانہ ہو جاؤ! وہ دشمنوں کا سامنا مقامِ سہلِ عکا میں کریں گے، اُس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے کہ وہ کفار اہلِ شام والوں کے سامنے اتنا بھی نہیں ٹھہریں گے کہ جتنا دھنہ کپڑے میں ٹھہرتا ہے، ان کفار کو شکست ہوگی اور وہ ساحل کی طرف دوڑیں گے، وہ کسی مدد کرنے والے کو نہ پائیں گے جو اُن کی مدد کر سکے، گویا کہ میں مسلمانوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ مقامِ سہلِ عکا میں کافروں کی گردنیں مار رہے ہیں، حتیٰ کہ وہ کفار لبنان کے پہاڑوں میں پہنچ جائیں گے، اُن میں سے صرف دوسو (200) کے قریب آدمی بچ جائیں گے، اور وہ بھی لبنان کے پہاڑوں میں بھٹک کر اُن پہاڑوں تک پہنچ جائیں گے جو روم کی زمین کے ساتھ ملے ہوئے ہیں مسلمان وہاں سے حمص کی طرف لوٹ جائیں گے، اور اُس کا محاصرہ کریں گے اور وہ ضرور اُس میں سے کچھ سر پھینکیں گے جنہیں تم جانتے ہوں گے، شاید کہ وہ ایک سر ہو یا دوسر! پس وہ حمص اُس زمانے میں ویران چھوڑ دیا جائے گا، اُس میں کوئی نہیں رہے گا، لوگ کہیں گے کہ ہم ایسی زمین میں کیسے رہ سکتے ہیں جہاں ہماری عورتوں کو رسوا کیا گیا ہو! شیبانی کہتا ہے کہ مقامِ جُمیراتِ یافا میں بارہ (12) بادشاہ جمع ہوں گے۔ ان میں سب سے گم خر روم کا بادشاہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۹۹. حدثنا أبو المغيرة وبقية عن صفوان عن كعب قال المنصور مهدي يصلي عليه أهل السماء والأرض وطير السماء يتلى بقتال الروم والملاحم عشرين سنة ثم يقتل شهيدا في الملحمة العظمى هو والفين معه كلهم أمير وصاحب راية فلم يصب المسلمون بمصيبة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أعظم منها

۱۲۹۹. ابوالمغيرة اور بقية نے صفوان سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منصور مہدی ہے، اُس کے لئے آسمان اور زمین والے اور فضا کے پرنڈے دعا کرتے ہیں، اُسے رومیوں کے ساتھ جنگ میں اور بڑی جنگوں میں بیس (20) سال تک مُجلا کیا جائے گا، پھر وہ جنگِ عظیم میں شہادت کی موت مرے گا، وہ شہید ہوگا اور اُس کے ساتھ دو ہزار (2000) آدمی ہوں گے جو سب کے سب اُمراء اور جنڈے والے ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کے فوت ہونے کے بعد مسلمانوں کو اس سے بڑی کوئی مصیبت نہ پہنچی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۰۰. حدثنا أبو داود سليمان بن داود حدثنا أروطة بن المنذر قال سمعت أبا عامر الألهاني يقول خرجت مع تبع من باب الرستن فقال يا أبا عامر اذا نسفت هاتان

المزبلتان فأخرج أهلك من حمص قال قلت فان لم أفعَل قال فإذا دخلت أنطرسوس
فقتل فيها ثلثمائة شهيد فأخرج أهلك من حمص قال قلت فان لم أفعَل قال فإذا جاء
الجمال من الأندلس بألف قلع ثم فرقها بين الأقرع وبافا فأخرج أهلك من حمص، قلت
وما الذي يصيبهم، قال يفلقها أعاجمها على ذراري المسلمين ونسائهم قال ثم انا
يتحوطنا حتى دخلنا دير مسجل فقال ترى هذا الخشب هو يومئذ مجانيق المسلمين،
قلت كم بين رأس الجمال وأنطرسوس قال لا يحل لها أن تكمل ثلاث سنين ثم قال لي
للروم ثلاث خرجات لهذه الأولى والأخرى يقبل جيش البحر بألف قلع فيفرقونها لكل
جند حصتهم ويتواعدون للخروج في يوم واحد فإذا كان ذلك اليوم خرج كل قوم إلى
من يليهم من المسلمين ويحرقون سفنهم ويجعلون قلعها خياما ثم يقاتلون ويشتد البلاء
والقتال في الشام كلها لا يستطيع بعضهم يغلب بعضا ويحبس الله النصر ويسلط
السلاح ويرزق الناس حتى يصير من شأن المسلمين أن يتحصنوا في المدائن ويحظر
كتاب الروم في خلل المدائن وعند ذلك يفلق أعاجم حمص أبوابها على من فيها من
ذراري المسلمين ونسائهم ويشتد القتال في أرض فلسطين أربعة أيام متوالية. وقال أبو
الزاهرية ان شئت أخبرتك أول من الأربعة وآخره فيفتح الله تعالى للمسلمين في اليوم
الرابع وتهزم الروم ويتبعهم المسلمون يقتلونهم في كل سهل وجبل حتى يدخل بقايا
الروم القسطنطينية ولا يلبثوا الا يسيرا حتى يبعثوا اليكم يسألونكم الصلح قال كعب
فتصالحونهم على عشر سنين وفي ذلك الصلح تقطع المرأة الدرب آمنة تغزون أنتم
والروم من وراء خلف القسطنطينية إلى عدولهم فتصرون عليهم فإذا انصرتهم ورأيتم
القسطنطينية ورأيتم أنكم قد بلغت أهاليكم وأهل صلحكم ثم تغزون أنتم وهم الكوفة
فتعمر كونها عرك الأديم ثم تغزون أنتم والروم أيضا بعض أهل المشرق فتصرون عليهم
فتسبون الذرية والنساء وتأخذون الأموال ثم انكم تنزلون اذا قفلتم منزلا حتى تلوا قسمة
غنائمكم، فتقول الروم أعطونا حظنا من الذرية والنساء، فيقول المسلمون ان هذا لا

يسعنا في ديننا ولكن خذوا من سائر الأشياء، فتقول الروم لا نأخذ إلا من كل شيء فيقول المسلمون ان هذا شيء لا تصلوا اليه أبدا فيقول الروم انما غلبتم بنا وبصليبنا، فيقول المسلمون بل نصر الله تعالى دينه فبيناهم كذلك يتنازعون اذا رفعوا الصليب فيغضب المسلمون فيشب اليه رجل فيكسره بعض القوم من بعض وكان بينهم قتال يسير فينصرف الروم غضبا حتى يأتوا ملكهم فيقولون ان العرب غدرت بنا ومنعونا حقنا وكسروا صليبنا وقتلوا فينا فيغضب ملكهم، غضبا شديدا ويجمع جمعا عظيما من الروم ويصالح من استطاع من الأمم فهذا أول الملحمة العظمى ثم يسرون فينفر اليهم المسلمون وخليفتهم يومئذ اليماني كان كعب يقول هو يمانى وهو من قريش فيقتلون في مقدم الأرض فيكون للروم السيف على المسلمين حتى يخرجوهم من معسكرهم وكذلك كلما التقوا يكون للروم الشف على المسلمين وكذلك يبلغ الأخبار حمص فلا يزالون كذلك حتى يعاين أهل حمص الغيرة والرهج فعند ذلك ينجفل أهل حمص الذراري والنساء ومن كان فيها من ضعفة الناس هاربين نحو دمشق فيموت ما بين حمص وثنية العقاب ألوف من الناس من الحفا والوغا يغني العطش حتى ان المرأة لتتشد كما ينشد الفرس ألا من رأى فلانة بنت فلان فيقول رجل يا عبدالله لقد رأيتها في مكان كذا وكذا قد عصبت قدمها بخمرها قد اختضبت دما ويشد القتال بين المسلمين والروم ويجس النصر ويسلط السلاح بعضه على بعض فلا يتنبؤا عن شيء أصابه ويقتل خليفة المسلمين يومئذ في سبعين اميرا في يوم واحد ويباع الناس رجلا من قريش فلا يبقى صاحب فدان ولا عمود الا لحق بالروم وتلحق قبائل بأسرها وراياتها بالروم ويصبر المسلمون الى أن تلحق فرقة بالكفر وتقتل فرقة وتفر فرقة وتنصر فرقة ثم تقول الروم يا معشر العرب ان قد علمنا انكم قد كرهتم قتالنا هلموا سلموا الينا من كان أصله منا والحقوا بأرضكم ومواليكم فتقول العرب للروم هاهم قد سمعوا ما تقولون فهم أعلم فعند ذلك يغضب الموالي وهي حمية الموالي التي كانت تذكر فيقول الموالي للعرب

أظنتم أن في أنفسنا من الإسلام شيء فيبايعون رجلا منهم ثم ينحازون فيقاتلون من ناحيتهم ويقاتل العرب من ناحية فينزل الله نصره ويهلك ملك الروم عند ذلك وينهزم الروم فيقوم رجال على سروجهم عن متون خيولهم فينادون بالصوت العوالي يا معشر المسلمين إن الله لن يرد هذا الفتح أبدا حتى تكونوا أنتم تنصرفون عنه ويلحقهم المسلمون ويقتلونهم في كل سهل وجبل لا يحل لمطمورة أن تمتنع ولا مدينة حتى ينزلوا القسطنطينية ويوافي المسلمون عند ذلك أمة من قوم موسى يشهدون الفتح معهم يكبر المسلمون من ناحية منها فينصدع الحائط فيقع وينهض الناس فيدخلون القسطنطينية فيبناهم يحرقون أموالها وسببها إذ تقع نار من السماء من ناحية المدينة فإذا هي تلتهب فيخرج المسلمون بما قد أصابوا حتى ينزلوا الفرققدونه فيبناهم يقتسمون ما أفاء الله عليهم إذا سمعوا أن الدجال قد خرج بين ظهري أهلكم فينصرون فيجدون الخبر باطلا فيلحقون بيت المقدس فتكون معقلهم إلى خروج الدجال.

۱۳۰۰ ابو داؤد سليمان بن داؤد نے ارطاة بن منذر سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں تبع کے ساتھ رستن کے دروازے سے نکلا تو حضرت تبع نے کہا کہ اے ابو عامر! جب یہ دونوں باڑے دھنس جائیں گے تو اس وقت اپنے گھروں کو حص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جب انظر سوس داخل ہو جائے اور وہ مقام کرمہ کے اندر تین سو (300) آدمیوں کو شہید کرے پھر ٹو اپنے گھر والوں کو حص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تو تبع نے کہا کہ جب اونٹ اُنڈلس سے ایک ہزار (1000) کے بدلے لایا جائے پھر اُس کو مقام یافا اور مقام اقروہ کے درمیان تقسیم کر دیا جائے پھر اپنے گھر والوں کو حص سے نکال لینا، میں نے عرض کیا حص والوں کو کیا آفتیں پہنچیں گی؟ تبع نے کہا کہ حص کے سفار مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں کو وہاں بند کر دیں گے۔ حضرت ابو عامر کہتے ہیں کہ پھر ہم چلے اور مقام دیر مسحل پہنچ گئے، تو تبع نے کہا کہ کیا تو یہ لکڑیاں دیکھ رہا ہے؟ یہ اُس زمانے میں مسلمانوں کی منجھیلیں ہوں گی، میں نے کہا انظر سوس کے داخلے اور اونٹ کے سر کے نکلنے کے درمیان کتنی مدت ہے؟ تو تبع نے کہا تین (3) سال بھی مکمل نہیں ہوں گے، پھر تبع نے مجھ سے کہا کہ اہل روم تین (3) مرتبہ بغاوت کریں گے، پہلی مرتبہ مذکورہ واقعہ ہوگا اور دوسری مرتبہ ایک ہزار (1000) جہازوں کے ساتھ سمندر کے راستے سے اُن کا لشکر آئے گا، ہر لشکر کا اپنا حصہ ہوگا، وہ ایک مقررہ دن بغاوت کے لئے متعین کریں گے، جب وہ دن آجائے گا تو ہر قوم اپنے قریب کے مسلمانوں کی طرف حملہ کریں گے اور اپنی کشتیاں جلا دیں گے اور اُس کے بادبانوں کو خیمے بنائیں گے پھر قتال کریں گے، اور پورے شام میں مصیبت اور جنگ انتہائی

سخت ہوگی، اور کسی کو دوسرے پر غالب آنے کی طاقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مددروک دیں گے، اور اسلحہ مسلط کر دیں گے، اور لوگوں کو اسلحہ دیا جائے گا حتیٰ کہ مسلمانوں کی حالت یہ ہو جائے گی کہ وہ مدائن میں قلعہ بند ہو جائیں گے، اور روم کی طرف ایک خط مدائن کے درمیان پیش ہوگا۔ اُس کے وقت کفار جمص کے دروازے بند کر دیں گے اُن لوگوں پر جو مدائن میں ہوں گے، یعنی مسلمانوں کی اولاد اور اُن کی عورتوں، اور فلسطین کی سر زمین میں چار (4) دن تک مسلسل سخت جنگ ہوگی، حضرت ابوالزہرہ کہتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو اُن چار (4) دنوں میں سے پہلے اور آخری دن کی بھی تجھے خبر دے سکتا ہوں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو چوتھے دن فتح دیں گے اور رومی شکست کھائیں گے، مسلمان اُن کا پیچھا کریں گے۔ ہر ہموار زمین اور پہاڑ میں رومیوں کو قتل کریں گے، حتیٰ کہ بچے ہوئے رومی قسطنطنیہ میں داخل ہو جائیں گے، اور وہاں تھوڑی مدت کے بعد وہ تمہاری کی طرف پیغام بھیجیں گے اور تم سے صلح کی درخواست کریں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم رومیوں کے ساتھ دس (10) سال کے لئے صلح کرو گے، اس صلح کے زمانے میں ایک عورت مقامِ درب کو امن کے ساتھ عبور کرے گی، تم اور رومی مل کر قسطنطنیہ سے آگے رومیوں کے دشمنوں کے ساتھ لڑو گے، اور تم ان کے خلاف رومیوں کی مدد کرو گے، جب تم واپس ہو جاؤ گے اور قسطنطنیہ تم دیکھ لو گے اور تم دیکھ لو گے کہ تمہارے اہل اور جن سے تم نے صلح کی اُن کے اہل اپنے جگہوں تک پہنچ گئے ہیں، پھر تم اور رومی مل کر کوفہ والوں کے خلاف لڑو گے اور انہیں چڑے کی طرح خوب مسل دو گے، پھر تم اور رومی ایسے ہی مشرق والوں سے جنگ کرو گے، تم اُن کے خلاف رومیوں کی مدد کرو گے، تم بچوں اور عورتوں کو قیدی بناؤ گے اور تم ان کو لے لو گے، پھر جب تم واپس لوٹو گے تو ایک جگہ پر تم پڑاؤ ڈالو گے وہاں پر مال غنیمت تقسیم کرو گے۔ رومی کہیں گے کہ بچوں اور عورتوں میں سے ہمارا حصہ بھی ہمیں دیدو؟ مسلمان کہیں گے کہ ہمارے دین میں اس چیز کی منجائش نہیں ہے، لیکن ان دیگر تمام چیزوں میں سے تم لے سکتے ہو اور رومی کہیں گے کہ ہم تو ہر چیز سے حصہ لیں گے، مسلمان کہیں گے کہ تم اس چیز تک کبھی بھی نہیں پہنچ پاؤ گے، رومی کہیں گے کہ تم ہماری وجہ سے اور ہماری صلیب کی وجہ سے غالب آئے ہو، مسلمان کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اُس کے دین کی وجہ ہم غالب آئے ہیں، پس وہ لوگ اسی جھگڑے میں مشغول ہوں گے کہ عیسائی اپنی صلیب بلند کر دیں گے مسلمانوں کو غصہ آئے گا اور ایک مسلم مرد کھڑا ہو کر اُس صلیب کو توڑ دے گا، کچھ لوگ اپنے لوگوں کے ساتھ جا ملیں گے اور اُن کے درمیان معمولی لڑائی ہوگی، پھر رومی غصہ میں واپس چلے جائیں گے اور اپنے بادشاہ کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے کہ اہل عرب نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ ہمارا حق ہم سے روک دیا ہے۔ ہماری صلیب کو انہوں نے توڑ دیا ہے، اُن کا بادشاہ بہت زیادہ غضبناک ہوگا۔ وہ ایک عظیم الشان لشکر روم کا تیار کرے گا اور دیگر قوموں میں سے جس سے بھی ممکن ہو مصالحت کرے گا، یہ پہلی بڑی جنگ عظیم ہوگی، پھر وہ مسلمانوں کی طرف روانہ ہوں گے۔ مسلمان اُن کی طرف انھیں گے مسلمانوں کا خلیفہ اُس زمانے میں یمانی ہوگا اور وہ قریش میں سے ہوگا، زمین کے اگلے حصے میں وہ جنگ کریں گے۔ رومیوں کی تلوار مسلمانوں پر مسلط ہوگی یہاں تک کہ رومی مسلمانوں کو اُن کی چھاؤنی سے نکال دیں گے، وہ جب بھی لڑیں گے رومیوں کو مسلمانوں پر غلبہ ہوگا، یہ اطلاعات مسلسل جمص والوں کو پہنچیں گی تو جمص والے اس وقت مسلمانوں کی اولاد اور عورتوں کو جمص میں قیدی بنائیں گے اور جو کمزور مسلمان ہوں گے وہ دمشق کی طرف بھاگ

جائیں گے، حمص اور لَبْنَةُ الْعُقَاب کے درمیان ہزاروں لوگ بھوک اور پیاس کی وجہ سے مَر جائیں گے، کوئی عورت ایسے آواز نکالے گی جیسے گھوڑا آواز نکالتا ہے، خبردار! کوئی ہے جس نے فلانہ بنتِ فلاں کو دیکھا؟ تو ایک آدمی کہے گا کہ اے اللہ کے بندے! میں نے اُس کو فلاں فلاں جگہ پر دیکھا ہے، اُس کے پاؤں خون سے بھرے ہوئے تھے، اُس نے اپنے دوپٹے کی پٹیاں اپنے پاؤں پر باندھ رکھی تھی، اور مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان بہت سخت جنگ ہوگی اور مدد دروگ دی جائے گی، اور بعض کا اسلحہ بعض پر مسلط کر دیا جائے گا، جو چیز اُن کو پہنچے گی اُس سے بچنے کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا، اور اُس زمانے میں مسلمانوں کا خلیفہ ستر (70) امراء کے ساتھ ایک ہی دن میں قتل کر دیا جائے گا، اور لوگ قریش کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ کوئی بختہ گھروالا اور خیمہ والا باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ روم سے جا ملے گا، اور سارے کے سارے قبائل اپنے جھنڈوں سمیت روم سے جا ملیں گے، اور مسلمان صبر کریں گے، ایک حصہ مسلمانوں کا کفر کے ساتھ جا ملے گا، اور ایک حصہ قتل کر دیا جائے گا، اور ایک حصہ بھاگ جائے گا اور ایک حصے کی مدد ہوگی۔ پھر رومی کہیں گے اے عرب کی جماعت! ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ساتھ تمہیں لڑنا ناگوار ہے، آ جاؤ ہمارے حوالے کر دو اُن لوگوں کو جن کا نسب ہم سے ہے اور تم اپنی زمینوں میں اور اپنے غلاموں میں واپس چلے جاؤ، اہل روم سے کہیں گے ہاں! ہاں! یہ وہ لوگ ہیں اور بے شک جو تم نے کہا ہے وہ انہوں نے سُن لیا ہے، اور یہ زیادہ جانتے ہیں، پس اس وقت غیر عرب مسلمان غصے میں ہوں گے اور یہ وہی غیر عرب مسلمانوں کی غیرت ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے، پس غیر عرب مسلمان عربوں سے کہیں گے کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہمارے دلوں میں اسلام کے متعلق کوئی بُرائی ہے؟ وہ لوگ اپنے میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر اُکٹھے ہوں گے اور ایک طرف سے رومیوں پر حملہ کر دیں گے، عرب والے دوسری طرف سے حملہ کر دیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا اور روم کو شکست ہوگی، پس مرد گھوڑوں کی کمروں پر اُن کی زینوں پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہیں گے اے مسلمانوں کی جماعت! بے شک اللہ تعالیٰ اس فتح کو ہرگز نہ پھیرے گا حتیٰ کہ تم اُن سے بھر جاؤ! مسلمان رومیوں کا پیچھا کریں گے اور ہر ہموار زمین اور پہاڑ میں اُنہیں قتل کریں گے، کوئی دیہات اور کوئی شہر اُن کے آڑے نہیں آئے گا حتیٰ کہ یہ رومی قسطنطنیہ جا پہنچیں گے، مسلمان اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ایک جماعت کے ساتھ ملیں گے۔ وہ بھی فتح میں اُن کے ساتھ حاضر ہوں گے، مسلمان قسطنطنیہ کے ہر طرف سے تکبیر کے نعرے بلند کریں گے، پس قسطنطنیہ کی دیوار پھٹ کر گر جائے گی اور رومیوں کو شکست ہوگی، مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہوں گے، مسلمان قسطنطنیہ کے مال اور قیدیوں کو جمع کر رہے ہوں گے کہ ایک آگ شہر کے ایک کونے میں آسمان سے آگرے گی، اور اُس کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے، مسلمانوں نے جو کچھ وہاں پایا ہوگا اُسے وہاں سے وہ نکالیں گے، حتیٰ کہ مقام فرقدونہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال غنیمت کو باہم تقسیم کر رہے ہوں گے کہ وہ سُنیں گے کہ دَجَّال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ظاہر ہو چکا ہے، تو وہ وہاں سے واپس جائیں گے، تو اس خبر کو جھوٹا پائیں گے، پھر وہ بیت المقدس چلے جائیں گے اور دَجَّال کے نکلنے تک یہی اُن کی جائے پناہ ہوگی۔

۱۳۰۱۔ حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهريرة قال تنتهي الروم إلى دير بهرا فعند

ذلك يكون الجفلة لا يجاوزونها إلى حمص ثم يرجع إليهم المسلمون فيهزمهم الله تعالى.

۱۳۰۱ ابوالمغیرہ نے ابوبکر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابوالزاهریرہ فرماتے ہیں کہ: رومی مقام ”دیر بہرا“ میں پہنچ جائیں گے، اس وقت ایک رکاوٹ ہوگی جو انہیں حمص کی طرف بڑھنے سے روکے گی۔ پھر مسلمان ان رومیوں کی طرف لوٹ آئیں گے اور انہیں شکست دیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۲۔ حدثنا بقية وعبد القدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب أنه قال لمعاوية

بن أبي سفيان ليغشين الناس بحمص أمر يفزهم من الجفلة حتى يخرجوا منها مبادرين قد

تركوا دنياهم خلفهم حتى المرأة لتخرج تتبعها جارتها حتى تنزع رداءها تقول أين أين

وحتى يموت منهم ما بين دمشق إلى ثنية العقاب سبعون ألفا من العطش حتى أن الرجل ليظل

ينشد أهله بالغوطة من رآها من أحسها فيقول القائل قدر رأيتها في حاملة ولدها على عاتقها

عاصبة ساقها بخمارها لا أدري ما فعلت بعد فكيف بكم يا أهل حمص إذا كان ما خف من

نسائكم رحلتن بهن بين أيديكم وما ثقل منهن كان لعدوكم فلما سمع الناس هذا الحديث

في ذلك الزمان كانوا إذا رأوا المرأة المثقلة لعنوها بلعنة الله.

۱۳۰۲ بقیہ اور عبد القدوس نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ضرور لوگوں کو حمص میں ایک ایسی حالت ڈھانپنے کی جو انہیں ڈرا

دے گی، وہ حمص سے جلدی سے نکل جائیں گے، اور اپنی دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ جائیں گے، حتیٰ کہ ایک عورت نکلے گی اُس کے پیچھے

اُس کی بچی چلے گی اور اُسے کہے گی کہ تو کہاں جا رہی ہے؟ اور وہ اُس سے اپنی چادر چھڑائے گی، ان لوگوں میں سے دمشق اور ثنیہ

العقاب کے درمیان ستر (70) ہزار لوگ پیاس کی وجہ سے مر جائیں گے، حتیٰ کہ ایک آدمی مقام غوطہ میں اپنے گھر والوں کے متعلق

اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہے کہ اُنہیں کسی نے دیکھا ہے؟ کسی کو اُن کی خبر ہے؟ تو ایک کہنے والا کہے گا کہ میں نے حیر

بیوی کو دیکھا ہے۔ اُس نے اپنے بچے کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا تھا، اور اپنی پنڈلیوں پر اپنی چادر سے پٹیاں باندھ رکھی تھیں، مجھے نہیں

معلوم اس کے بعد اُس کے ساتھ کیا ہوا۔ اُسے حمص والو! تمہاری کیا حالت ہوگی جب وہ وقت آئے گا کہ جو تمہاری عورتیں ہلکی ہلکی

ہوں گی انہیں تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے اور جو اُن میں سے ہماری بھرگم ہوں گی وہ تمہارے دشمنوں کے لئے ہوں گی، جب

لوگوں نے یہ حدیث سنی تو اُس زمانے میں جب کسی موٹی عورت کو دیکھتے تو اُس پر لعنت کرتے۔

○ ○ ○

۱۳۰۳۔ حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ينزل

ملک الروم دیربھرا فتکون عندها معركة حتى يبلغ الدم الحجر الأبيض العظيم
الأبرص.

۱۳۰۳ھ بقیہ اور ابوالخیر نے صفوان سے، انہوں نے شرح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم کا بادشاہ دیر بھرا میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر ایک جنگ ہوگی لوگوں کا خون بڑے سفید تھروں تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۰۴ھ قال صفوان وحدثني الأزهر بن راشد الكندي عن سليم بن عامر الخبائري عن
كعب قال يهلك ما بين حمص ونية العقاب سبعون ألفا من الوغا فمن أدرك ذلك
منكم فعليه بالطريق الشرقية من حمص الى سربل ومن سربل الى الحميراء ومن
الحميراء إلى الدخيرة ومن الدخيرة الى النبك ومن النبك الى القطيفة ومن القطيفة
الى دمشق فمن أخذ هذه الطريق لم ينزل في مياه متصلة

۱۳۰۴ھ صفوان نے ازہر بن راشد کنندی سے، انہوں نے سلیم بن عامر الخبائری سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: حمص اور نیمیۃ العقاب کے درمیان ستر (70) ہزار لوگ پیاس کی وجہ سے مر جائیں گے، تم میں سے جو وہ زمانہ پالے تو اُسے چاہئے کہ وہ مشرقی راستہ جو حمص سے مقام سربل اور سربل سے حمیراء اور حمیراء سے دخیرہ اور دخیرہ سے نبک اور نبک سے قطیفہ اور قطیفہ سے دمشق جاتا ہے، اس راستے کو اختیار کر لے، جو شخص یہ راستہ اختیار کرے گا اُس کے لیے وہاں ہر جگہ پانی میسر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۵ھ قال صفوان وأخبرني أبو الزاهرية عن كعب قال لا تزالوا بخير ما لم يركب أهل
الجزيرة أهل قنسرین وأهل حمص فإذا كان ذلك فحينئذ تكون الجفلة ويفزع الناس
الى دمشق.

۱۳۰۵ھ صفوان نے، ابوالزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک اہل جزیرہ قنسرین والوں پر غالب نہ آجائیں اور قنسرین والے حمص والوں پر غالب نہ آجائیں، جب ایسا ہوگا تو ایک آفت ہوگی، اور لوگ ڈر کر دمشق کی طرف بھاگیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۶ھ وحدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي الزاهرية عن كعب مثله

۱۳۰۶ھ ابوالایوب نے ارطاة سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے انہوں نے کعب سے یہی روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۷ھ وحدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن أبيه قال قال لي أبي بني انا كنا

نتحدث أن قوما ستحبسهم عيالاتهم على المهالك

۱۳۰۷ ضمرہ نے ابن شوذب سے، وہ ابوالتیاح سے روایت کرتے ہیں کہ: مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اے میرے بیٹے! ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ ایک قوم ہوگی جنہیں اُن کے اہل و عیال ہلاکت کی جگہوں پر روک دیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۸. قال ضمرة وأخبرنا ابن شوذب عن شهر بن حوشب عن عبد الله بن عمرو قال ستكون هجرة بعد هجرة يجتاز أهل الأرضين إلى مهاجر إبراهيم عليه السلام حتى لا يبقى في الأرض إلا شرار أهلها.

۱۳۰۸ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہجرت کے بعد عنقریب ایک ہجرت ہوگی، تمام زمین والے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف اکٹھے ہوں گے، اور زمین کے دیگر حصوں میں اُس کے شریر لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہ بچے گا۔

○ ○ ○

۱۳۰۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال اذا سمعت على المنبر من عبد الله الى عبد الله فاخرج من مصر.

۱۳۰۹ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب ٹومبر پر سُنئے کہ یہ عبد اللہ سے عبد اللہ کے لئے ہے، تو مصر سے نکل جانا!۔

○ ○ ○

۱۳۱۰. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد ابن سبيع عن حذيفة قال قلت يا رسول الله ﷺ الدجال قبل أو عيسى بن مريم؟ قال الدجال ثم عيسى ثم لو أن رجلا أنتج فرسا لم يركب مهرانا حتى تقوم الساعة

۱۳۱۰ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے خالد بن سبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! دجال پہلے ہوگا یا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال پہلے ہوگا پھر عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے، پھر اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچے تو یہ آدمی اُس پر سوار نہ ہوا ہوگا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۳۱۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياض بن عباس عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال ليأتين على الناس زمان يتمنى فيه المرء لو أنه في فلك مشحون هو وأهله بموج بهم في البحر من شدة ما في الأرض من البلاء

۱۳۱۱ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاض بن عباس سے، انہوں نے ابو عبد الرحمن الحبلی سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک آدمی زمین میں مصائب کی شدت دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ اور اُس کے گھروالے کسی بھری ہوئی کشتی میں ہوتے جسے پانی کی موجیں بہا رہی ہوتیں۔

○ ○ ○

۱۳۱۲. حدثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري عن عبد الملك ابن ابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام حدثه ان اباہ أخبره ان بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثه قال يوشك ان يغلب على الدنيا لكع بن لكع.

۱۳۱۲ ابن وهب نے، یونس سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبد الملک بن ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتایا کہ عنقریب دنیا پر گمینہ ابن گمینہ غالب آئے گا۔

○ ○ ○

ما بقي من الأعماق وفتح القسطنطينية

شہر اعماق کے حالات اور قسطنطنیہ کی فتح سے متعلق مزید احادیث

۱۳۱۳. حدثني أبو أيوب عن أرطاة عن شريح عن كعب وبقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو حدثنا شريح بن عبيد قال سمعت كعب الحبر سميت القسطنطينية بخراب بيت المقدس فتعززت وتجهزت فدعيت المستكبرة وقالت يكون عرش ربي بني على الماء فقد بنيت على الماء فوعدها الله تعالى العذاب قبل يوم القيامة فقال لأنزعن حليكم وحريركم وخميركم ولا تترككن لا يصيح فيك ديك ولا أجعل لك عامرا الا الثعالب ولا نباتا الا الحجارة والنبوت ولا نزلن عليك ثلاث نيران نار من زفت ونار من كبريت ونار من نبط ولا تترككن جلاء قرعاء لا يحول بينك وبين السماء شيء وليبلغن صوتك ودخانك وأنا في السماء فانه طال ما أشرك بالله تعالى فيها وعبد غيره وليقترن عن فيها بجوار ما يكدن يرين الشمس من حسنهن فلا يعجزن من بلغ منكم أن يمشي منكم الى بيت بلاط ملكهم فانكم مستجدون فيه كنز التي عشر ملكا من ملوكهم كلهم يزيد فيه ولا ينقص منه على تمثيل بقر أو خيل من نحاس يجري على رؤسها الماء فليقتسمن كنوزها كيلا بالأتربة وقطعا بالفؤس فانكم منه على ذلك حتى يعجلكم النار التي وعدها الله فتحتملون ما استطعتم من كنوزها حتى تقتسموه بالفرقدونه فيأتيكم آت من قبل الشام ان الدجال قد خرج فترفضون ما في أيديكم فاذا بلغت الشام وجدتم الأمر باطلا وانما هي نفجة كذب. وقال أبو أيوب نفجة وقال في الفرقدونه وقال لا يقوم رجل من بيته الى جدار من جدارك يبول عليك

۱۳۱۳ ابوایوب نے ارطاة سے، انہوں نے شرج سے، انہوں نے کعب سے اور بقیہ بن ولید اور ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شرج بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسطنطینیہ کا نام بیت المقدس کی خرابی کے ساتھ رکھا گیا ہے، پس قسطنطینیہ نے غرور کیا اور جبر کیا اور تکبر کا دعویٰ کیا، اور کہا کہ میرے رب کا عرش پانی پر بنایا گیا ہے، اور مجھے بھی پانی پر بنایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قسطنطینیہ پر قیامت سے پہلے عذاب لانے کا وعدہ کیا، فرمایا میں تیرے سونے کو، تیرے ریشم کو اور تیرے خمیر کو چھین لوں گا، اور تجھے ایسا کر دوں گا کہ تجھ میں کوئی مرغ اذان نہ دے گا، اور میں تیرے لئے کوئی آباد کرنے والا نہ بناؤں گا مگر لومڑیاں، اور نہ کوئی درخت مگر پتھر اور کیکر، اور تجھ پر تین آگیاں برساؤں گا ایک آگ زفت کی ہوگی، ایک آگ گندھک کی ہوگی، اور ایک آگ پٹرول کی ہوگی، میں تجھے اس حال میں چھوڑوں گا کہ تو ویرانہ اور بیابان ہوگا، تیرے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوگی، تیری آواز اور تیرا دھواں ضرور پہنچے گا اور میں آسمان میں ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والے اس میں زیادہ رہیں گے اور اس میں ایسی لڑکیاں ہوں گی کہ سورج نے اُن جیسا حسن نہ دیکھا ہوگا۔ تم میں سے جو وہاں پہنچے تو وہ اُن کے بادشاہ کے بلاط کے گھر کی طرف جانے سے عاجز نہ آئے، بے شک تم وہاں پر اُن کے بادشاہوں میں سے بارہ (12) بادشاہوں کا خزانہ پاؤ گے، یہ سب بادشاہ اُس خزانہ میں خورد برد کرتے رہے اور کسی نے اُس میں سے کمی نہ کی، گائے کے بُت یا گھوڑے کے بُت جن کے سروں پر پانی بہہ رہا ہے وہ بھی وہاں پر ہیں، اور یہ خزانہ ضرور ڈھالوں سے ناپ کر اور کلہاڑیوں سے کاٹ کر تقسیم کیا جائے گا، تم یہ مال غنیمت تقسیم کرنے کی حالت پر ہو گے تم پر وہ آگ آجائے گی جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اُس کے خزانوں میں سے جس قدر تم اٹھانے کی طاقت رکھتے ہو گے وہ اٹھا لو گے، پھر اُسے مقامِ فرقہ نہ میں تقسیم کرو گے، تمہاری طرف شام سے یہ اطلاع آئے گی کہ دجال نکل چکا ہے، تو تم اپنے ہاتھوں میں جتنا مال ہوگا اُسے پھینک دو گے، جب تم شام پہنچو گے تو اس خبر کو جھوٹا اور باطل پاؤ گے۔ ایوب کی روایت میں یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی اپنے گھر سے اٹھ کر تیرے دیواروں میں سے کسی دیوار پر پیشاب نہیں کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۱۴ . قال صفوان وحدثني شريح بن عبيد وسليم بن عامر الجبائرين ان كعبا كان يقول اذا كانت الملحمة العظمى ملحمة الروم هربت منكم ثلة فلهقت بالعدو خرجت للثاخرى فاسلموكم خسف الله ببعضهم وبعث على من بقي منهم طيرا يخطف ابصارهم ثم تبقى الثلة الباقية فيا عباد الله من ادرك ذلك منكم فغلبته نفسه على الجبن فليدخل تحت إكافة أو يمسك بعمود فسقاطه وليصبر فان الله تعالى ناصر الثلة الباقية وذلكم حين يستضعفكم الروم ويطمعون فيكم يقول صاحب الروم اذا أصبحتم فاركبوا على ذات حافر من الدواب ثم اوطؤهم وطنة واحدة لا يذكر هذا الدين في الأرض أبدا يعني الاسلام قال فيغضب الله عز وجل عند ذلك حتى يكون في السماء الرابعة وفيها سلاح الله وعذابه فيقول لم يبق الا أنا وديني الاسلام وأهل اليمن

قیس لأنصرن عبادي اليوم ويد الله بين الصفيين اذا أمالها على قوم كانت الدبرة عليهم ليا أهل اليمن
لا تبغضوا قيسا ويا قيس أحبوا أهل اليمن فان قيسا من خيار الناس أنفسا وأخلاقا والذي نفس كعب
بيده لا يجالد عن دين الاسلام يومئذ الا أنتم يا أهل اليمن وقيس وقيس يومئذ يقتلون الأعداء ولا
يقتلون والأزد يقتلون الأعداء ويقتلون أو قال ولا يقتلون ولخم وجذام يقتلون الأعداء ولا يقتلون.

۱۳۱۴ صفوان نے شریح بن عبید اور سلیم بن عامر جبارین سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ: جب جنگ عظیم ہوگی جو کہ روم کے ساتھ ہوگی تو تم میں سے تہائی حصہ بھاگ کر دشمن سے جا ملے گا، دوسرا تہائی حصہ وہ تمہیں
سُپر دکر دے گا، اللہ تعالیٰ اُن میں بعض کو دھنسا دے گا اور باقی پر پرندے بھیج دے گا جو انہیں اُچک لیں گے، پھر تیسرا باقی رہے گا،
اے اللہ کے بندو! تم میں سے جو وہ زمانہ پالے اور اُس کے نفس پر بُرو دلی غالب ہو تو اُسے چاہئے کہ کسی پالان کے نیچے داخل
ہو جائے یا اپنے خیمے کی لکڑی تھامے رکھے اور مبر کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس تیسرے تہائی کی مدد کرنے والے ہیں اور یہ اُس
وقت ہوگا جب روم تمہیں کمزور سمجھے گا، اور تم میں وہ طمع رکھیں گے، روم کا بادشاہ پھر لوگوں سے کہے گا جب صُبح ہو جائے تو تم
ہر گھر والے جانور پر سوار ہو جانا۔ پھر ان مسلمانوں کو یک بارگی روند ڈالنا، تاکہ اس دین اسلام کا زمین میں کوئی ذکر ہی باقی نہ
رہے، اللہ تعالیٰ اُس وقت غصے میں ہوگا۔ وہ چوتھے آسمان پر ہوگا۔ اس آسمان میں اللہ تعالیٰ کا اُسلحہ اور عذاب ہے، اللہ تعالیٰ
فرمائے گا کوئی باقی نہ رہے مگر میں اور میرا دین اسلام، اور یمن والوں میں سے قبیلہ قیس اور آج میں ضرور اپنے بندوں کی مدد
کروں گا، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دونوں صفوں کے درمیان ہوگا جب وہ اُسے کسی قوم کی طرف پھیرے گا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے،
پس اے یمن والو! قبیلہ قیس سے بھٹک نہ رکھو! اور اے قبیلہ قیس! تم بھی یمن والوں سے محبت رکھو! بے شک قبیلہ قیس والے تمام
لوگوں میں سے ذات اور اخلاق کی اعتبار سے سب سے زیادہ بہتر ہیں، اُس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں کعب کی جان
ہے، اُس زمانہ میں دین اسلام کی طرف سے کوئی جھگڑا کرنے والا نہ ہوگا جو اے تمہارے، اے یمن والو! اور قبیلہ قیس والو! اُس
زمانے میں قبیلہ قیس والے دشمنوں کو قتل کریں گے، اور خود قتل نہ ہوں گے، قبیلہ اُزد والے دشمنوں کو قتل کریں گے اور خود بھی قتل
ہوں گے، یا فرمایا کہ قتل نہ ہوں گے، قبیلہ لخم اور قبیلہ جذام والے بھی دشمنوں کو قتل کریں گے اور خود قتل نہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۱۵. قال صفوان وأخبرني شريح بن عبيد وأبو المثنى عن كعب قال تفتح

القسطنطينية على يدي ولد سبا وولد قاذر

۱۳۱۵ صفوان نے شریح بن عبید اور ابو المثنیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: صبا

کی اولاد اور قاذر کی اولاد کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۱۶. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تكون وقعة بيافا يقاتلهم

المسلمون تقع الأربعاء والخميس والجمعة والسبت والاحد ثم يفتح الله للمسلمين يوم

الإنین. قال صفوان فسألت عن ذلك خالد بن كيسان فقال حدثني أبي قال اذا هزم الله

الروم من يافا ساروا حتى يجتمعوا بالأعماق فتكون الملحمة ملحمة الأعماق

۱۳۱۶ بقیہ صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، وہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مقامِ یافا میں ایک واقعہ ہوگا، مسلمان بدھ، جمعرات جمعہ، ہفتہ، اتوار کے دن لڑیں گے، پھر اللہ تعالیٰ پیر کے دن مسلمانوں کو فتح دیں گے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے خالد بن کيسان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ رومیوں کو مقامِ یافا سے شکست دیدیں گے تو وہ جا کر مقامِ أعماق میں جمع ہو جائیں گے، پس یہ جنگ أعماق کی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۱۷. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ستعمر

قيسارية الروم حتى يقسم المسلمون مرجها بالبحال والأذرع حتى تخرج المرأة تربد

بيت المقدس آمنة على حميرها يتبعها كلبها تسأل أي الدروب أقرب إلى بيت المقدس

لا تخاف شيئا ويأمن الناس وتلقى العصي

۱۳۱۷ عبد القدوس نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب روم کے مقامِ قیساریہ کو آباد کر دیا جائے گا، مسلمان رسیوں اور ذراع کے ذریعہ سے اُس کو تقسیم کریں گے، حتیٰ کہ ایک عورت اپنے گدھے پر بیت المقدس کے ارادے سے اُمن و امان کے ساتھ جائے گی، اُس کے پیچھے اُس کا کتا ہوگا وہ پوچھے گی کہ بیت المقدس کی طرف کون سا راستہ زیادہ قریب ہے؟ وہ کسی چیز سے نہ ڈرے گی، اور لوگ اُمن میں ہوں گے اور لاشی رکھ دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۳۱۸. حدثنا بقية عن صفوان عن حاتم بن حرب عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال

لتخرجنكم الروم كفرا كفرا حتى يوردونكم لخماء جدام حتى يجعلونكم في طيوب من الأرض

۱۳۱۸ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے حاتم بن حرب سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تمہیں روم والے ضرور ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالیں گے، وہ تمہیں مقامِ لخم اور مقامِ جدام میں پہنچادیں گے اور تمہیں زمین کے کناروں پر پہنچادیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۱۹. حدثنا بقية حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن عامر ابن عبد الله أبي اليمان

الهوذي عن كعب قال ان الله تعالى يمد أهل الشام اذا قاتلهم الروم في الملاحم

بقطيعتين دلفة سبعين ألفا ودلفة ثمانين ألفا من أهل اليمن حمائل سيوفهم المسد

يقولون نحن عباد الله حقا حقا نقاتل أعداء الله ربيع الله عنهم الطاعون والأوجاع

والأوصاب حتى لا يكون بلد أبرأ من الشام ويكون ما كان في الشام من تلك الأوجاع والطاعون في غيرها قال كعب وان بالمغرب لحمل الضان ملك من ملوكهم يعد لأهل الشام ألف قلع وكلما أعدها بعث الله عليها قاصفا من الريح حتى يأذن الله بخروجها فترسى ما بين عكا والنهر فيشغلوا كل جندان يمد جندا فسأله أي نهر هو؟ قال مهراق الأرنط نهر حمص ومهراق ما بين الأقرع إلى المصيصة

۱۳۱۹ بقیہ نے عبدالقدوس سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے عامر ابن عبداللہ ابوالیمان الہوزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب روم والے شامیوں سے لڑیں گے تو اللہ تعالیٰ شام والوں کی دو لکڑیوں کے ساتھ مدد کریں گے۔ ایک لکڑی ستر (70) ہزار کی ہوگی اور دوسری لکڑی یمن والوں میں سے اسی (80) ہزار کی ہوگی، اُن کی تلواروں کی نیام مسد سے ہوگی، وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سچے بندے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے لڑیں گے اللہ تعالیٰ اُن سے طاعون اور بھوک اور تھکن کو دور کر دیں گے، حتیٰ کہ شام سے زیادہ مُلک کوئی نہ ہوگا، اور یہ بھوک اور طاعون شام کے علاوہ دیگر شہروں میں ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جس کی بادشاہت بھیڑ کے حمل کی مدت کے برابر ہوگی، وہ شام والوں کے خلاف ایک ہزار بحری جہاز تیار کرے گا، مگر اللہ تعالیٰ اُس پر ایک تیز آندھی بھیجے گا، اور اُنہیں نکلنے کا حکم دے گا، وہ یہ لوگ مقام عکا اور نہر کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے، ہر فوجی دوسرے کی مدد میں مشغول ہو جائے گا، حضرت عامر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کون سی نہر ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ یہ مُہراق الأرنط جو حمص کی نہر ہے، وہ ہوگی یہ مُہراق نامی نہر اقرع سے مُصیصہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۲۰ . حدثنا بقیة وأبو المغيرة عن بشير بن عبد الله بن يسار قال أخذ عبد الله بن بسر المزني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم بأذني فقال يا ابن أخي لعلك تدرك فتح قسطنطينة فإياك ان أدركت فتحها ان تترك غنيمتك منها فان بين فتحها وبين خروج الدجال سبع سنين

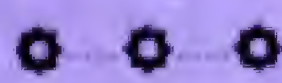
۱۳۲۰ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، بشیر بن عبداللہ بن یسار سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن بسر المزنی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، انہوں نے مجھے کان سے پکڑا اور فرمایا کہ: اے میرے بھتیجے! شاید کہ تو قسطنطنیہ کی فتح پالے۔ اگر تو اُس کی فتح پالے تو اُس کے مال غنیمت کو نہ چھوڑنا! بے شک قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے خروج میں سات (7) سال کا فاصلہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۲۱ . ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني قال لتضر بن الروم النواقيس ببیت المقدس أربعين يوما حتى يلتقي بشر المسلمين وبشر الروم بجبل طور زيتا ثم تكون

الدبرۃ للمسلمین علی الروم فیخرجونہم الی باب أریحاء ثم یخرجونہم من باب داود
فلا یزال یقتلونہم حتی یبلغوا بہم البحر فتسمى فیما بینہم و بین بیت المقدس أودیة
الجیف الی یوم القیامة

۱۳۲۱ھ ضمرۃ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوعمر والسبائی فرماتے ہیں کہ: روم والے بیت المقدس پر چالیس (40) دن تک
ناقوس بجائیں گے، مسلمان اور رومی طور زیتا کے پہاڑ پر لڑیں گے، پھر رومی مسلمانوں سے پیٹھ پھیر لیں گے، مسلمان رومیوں کو
أریحاء کے دروازے سے نکال دیں گے، پھر رومیوں کو باب داود سے بھی نکال دیں گے، وہ مسلسل رومیوں کو قتل کرتے رہیں گے
حتی کہ انہیں سمندر تک پہنچا دیں گے، پھر قیامت تک کے لئے رومیوں اور بیت المقدس کے درمیان جگہ کا نام ”مرداروں کی
وادیاں“ پڑ جائے گا۔



۱۳۲۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن أبي قبيل عن غير واحد من
أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون بين المسلمين وبين الروم هدنة على أن
يبعث المسلمون اليهم جيشا يكون بالقسطنطينية غوثا لهم فيأتيهم العدو من وراءهم
يقاتلونهم فيخرج اليهم المسلمون والروم معهم فينصرهم الله عليهم ويهزمونهم
ويقتلونهم، فيقول قاتل من الروم غلب الصليب فيقول قاتل من المسلمين بل الله غلب،
فيتراجع القوم ذلك بينهم فيقوم المسلم الى الرومي فيضرب عنقه فتنتكث الروم حتى اذا
رجعوا الى القسطنطينية وأمنوا قتلوهم وهم آمنون فإذا قتلوهم عرفوا أن المسلمين
سيطلبونهم بدمائهم فيخرج الروم على ثمانين غيابة تحت كل غيابة اثنا عشر ألفا. قال أبو
قبيل فإذا جاء ت الروم لم يكن للناس بعدهم قوام ومعهم يومئذ الترك وبرجان والسقابة.

۱۳۲۲ھ رشدين نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
میں نے متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان اور رومیوں کے درمیان اس
بات پر صلح ہوگی کہ مسلمان اُن کی طرف اپنا وہ لشکر جو قسطنطنیہ میں ہے مدد کے طور پر بھیجیں گے، رومیوں کے دشمن اُن کے پیچھے سے
حملہ کریں گے، مسلمان اور رومی مل کر اُن سے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن دشمنوں کے خلاف اِن کی مدد کرے گا، اور اُن دشمنوں کو یہ
فلکست دیں گے اور قتل کریں گے، رومیوں میں سے کہنے والا کہے گا کہ صلیب غالب آگئی ہے، مسلمانوں میں کہنے والا کہے گا کہ
اللہ تعالیٰ غالب آگیا، پھر یہ لوگ آپس میں تکرار کر رہے ہوں گے کہ ایک مسلمان ایک رومی کی طرف کھڑا ہو کر اُس کی گردن
اڑائے گا۔ رومی معاہدہ توڑ دیں گے، حتی کہ جب وہ قسطنطنیہ لوٹیں گے تو وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے حالانکہ انہوں نے
مسلمانوں کو امن دے رکھا ہوگا، جب وہ مسلمانوں کو قتل کر لیں گے تو انہیں یقین ہوگا کہ مسلمان اپنے خون کا بدلہ مانگیں گے، پس
رومی (80) اتنی جھنڈوں کے ساتھ خروج کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار لوگ ہوں گے، حضرت ابو قبیل رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب روم والے آئیں گے تو لوگوں کے لئے اُن کے بعد کوئی سرپرست نہ ہوگا اور رومیوں کے ساتھ اُس زمانے میں ٹُرک، بُرجان اور سقالبہ قباہل ہوں گے۔

۱۳۲۳. حدثنا رُشدین عن ابن لہیجۃ عن اُبی قبیل عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا ملک العتیقان عتیق العرب وعتیق الروم كانت علی یدیهما الملاحم

۱۳۲۳) رُشدین نے ابن لہیجۃ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب دو (2) آزاد کردہ بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا آزاد کردہ اور دوسرا روم کا آزاد کردہ ہوگا تو اُن کی ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

۱۳۲۳. حدثنا ابو المغیرۃ عن اُوطاة بن المنذر عن المهاجر بن حبیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخامس من آل ہرقل الذي یكون علی یدیه الملاحم وقد یملک ہرقل ثم ابنہ بعدہ قسطۃ بن ہرقل ثم ابنہ قسطنطین بن قسطۃ ثم ابنہ اصطفار بن قسطنطین ثم خرج ملک الروم من آل ہرقل الی لبون وولده من بعدہ وسیعود الملک من الخامس من آل ہرقل الذي تَكون علی یدیه الملاحم

۱۳۲۳) ابو المغیرۃ نے، اوطاة بن المنذر سے، انہوں نے المهاجر بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے وہ پانچواں ہوگا جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، ہرقل بادشاہ ہے۔ پھر اُس کے بعد اُس کا بیٹا قسطۃ بن ہرقل، پھر اُس کا بیٹا قسطنطین بن قسطۃ، پھر اُس کا بیٹا اصطفار بن قسطنطین ہوگا، پھر اُس کے بعد ہرقل کی اولاد سے روم کی بادشاہت نکل جائے گی، اور لبون اور اُس کی اولاد کے پاس چلے جائے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہرقل کی اولاد میں سے پانچویں کے پاس لوٹ آئے گی جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

۱۳۲۵. حدثنا مسلمۃ بن علی الدمشقی عن عبد اللہ بن السائب عن اُبی مدلیج عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر قتلی قتل تحت ظل السماء مذ خلق اللہ تعالیٰ خلقہ اولہم ہابیل الذي قتله قابیل اللعین ظلما ثم قتلی الانبیاء الذین قتلہم اُممہم المبعوثۃ الیہم حین قالوا ربنا اللہ ودعوا الیہ ثم مؤمن آل فرعون ثم صاحب یاسین ثم حمزۃ بن عبد المطلب ثم قتلی بدر ثم قتلی أحد ثم قتلی الحدیبۃ ثم قتلی الأحزاب ثم قتلی حنین ثم قتلی تَكون من بعدی یقتلہم خوارج مارقة فاجرة ثم ارجع یدک الی ما شاء اللہ من المجاہدین فی سبیلہ حتی تَكون ملحمة الروم

قتلاهم کقتلی بدر ثم تكون ملحمة الترك قتلاهم کقتلی يوم أحد ثم ملحمة الدجال
قتلاهم کقتلی يوم الحديبية ثم ملحمة ياجوج وماجوج قتلاهم کقتلی يوم الأحزاب ثم
ملحمة الملاحم قتلاهم کقتلی يوم حنين ثم لا يكون بعد ذلك ملحمة في الاسلام
لاهلها فيها الى يوم ينفخ في الصور

۱۳۲۵ مسلم بن علی دمشقی نے عبد اللہ بن السائب سے، انہوں نے ابو مدیح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو بنایا تو اس مخلوق میں سے
آسمان کے نیچے سب سے بہترین شہداء میں سے پہلا ہانبل ہے۔ جسے قاتل ملعون نے ناحق قتل کیا تھا، پھر وہ شہداء ہیں جو انبیاء
ہیں جنہیں اُن اُنہوں نے جن کی طرف اُنہیں بھیجا گیا تھا۔ قتل کیا جب ان انبیاء علیہم السلام نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، اور اس کی
طرف لوگوں کو دعوت دی، پھر آل فرعون کا مؤمن ہے، پھر صاحب یاسین ہے، پھر حمزہ بن عبد المطلب ہے، پھر بدر کے شہداء ہیں
پھر اُحد کے شہداء ہیں۔ پھر خدیجہ کے شہداء ہیں۔ پھر احزاب کے شہداء ہیں۔ پھر حنین کے شہداء ہیں پھر وہ شہداء ہیں جو میرے
بعد ہوں گے جنہیں خارجی سرکشی اور ظلم کرتے ہوئے قتل کریں گے، پھر اپنا ہاتھ مجاہدین فی سبیل اللہ کی طرف پھیر دے گا جنہیں
اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ حتیٰ کہ روم کے ساتھ بڑی جنگ ہوگی، اس کے شہداء بدر کے شہداء کی طرح ہوں گے۔ پھر خُزک کے ساتھ جنگ
ہوگی۔ اُن کے شہداء اُحد کے شہداء کی طرح ہوں گے، پھر دُجال کے ساتھ جنگ ہوگی۔ ان کے شہداء خدیجہ کے شہداء کی طرح
ہوں گے پھر یاجوج ماجوج کے ساتھ جنگ ہوگی۔ اُن کے شہداء احزاب کے شہداء کی طرح ہوں گے، پھر اس کے بعد جنگیں ہوتی
رہیں گی، اُن کے شہداء حنین کے شہداء کی طرح ہوں گے۔ پھر اس کے بعد مسلمان کے ہاں سور پھونکے جانے تک کوئی جنگ نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۲۶. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اذا الفتحتم رومية فادخلوا

كنيستها العظمى الشرقية من بابها الشرقي فاعتدوا سبع بلاطات ثم اقلعوا النامنة فان

تحتها عصى موسى والانجيل طرية وحلي بيت المقدس

۱۳۲۶ الولید اور رُشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تم روم

کو فتح کر لو تو پھر اس کے بڑے مشرقی گر جاگھر میں اس کے مشرقی دروازے سے داخل ہونا۔ پھر سات دروازوں کو شمار کرنا پھر
آٹھویں کو اکھیڑ دینا۔ بے شک اس کے نیچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور انجیل اور بیت المقدس کا سونا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۲۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال يفتح

القسطنطينية رجل اسمه اسمي.

۱۳۲۷ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ کو وہ آدمی فتح کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

۱۳۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي فراس عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال تغزون القسطنطينية ثلاث غزوات فأما غزوة واحدة فتلقون بلاء وشدة والغزوة الثانية يكون بينكم وبينهم صلح حتى يبتني فيها المسلمون المساجد ويغزون معهم من وراء القسطنطينية ثم يرجعون اليها والغزوة الثالثة يفتحها الله لكم بالتكبير فتكون على ثلاث ألاث يخرب ثلثها ويحرق ثلثها ويقسمون الثلث الباقي كيلا

۱۳۲۸ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو فراس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تم قسطنطنیہ سے تین مرتبہ جہاد کرو گے، پہلی جنگ میں تمہیں مصیبت اور سختی پہنچے گی، اور دوسری جنگ میں تمہارے اور ان کے درمیان صلح ہوگی حتیٰ کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجدیں بنائیں گے اور ان کے ہمراہ مل کر قسطنطنیہ سے ہٹ کر لوگوں سے لڑیں گے، پھر اس کی طرف لوٹیں گے، اور تیسری جنگ میں اللہ تعالیٰ تمہیں بکبیر کے ساتھ فتح دے گا، پس قسطنطنیہ تین حصوں پر ہو جائے گا، اس کے تہائی کو خراب کر دیا جائے گا اور تہائی کو جلا دیا جائے گا اور باقی تیسرے تہائی کو ماپ کر تقسیم کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل ويسير بن عمرو قال لا أسكندرية وملاحم الأعماق على يدي طبارس بن أسطيان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل قال وسمعت أنه برومية.

۱۳۲۹ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل اور مورسیہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ اور اعماق کی جنگیں طبارس بن اسطیان بن الاحزم بن قسطنطنین بن هرقل کے ہاتھوں ہوں گی، اور میں نے سنا ہے کہ وہ روم کے ساتھ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۰. حدثنا ابو وهب ورشدين جميعا عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن حيونل بن شراحيل قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص يقول ان اهل الأندلس يأتون في البحر وإن طول سفنهم في البحر خمسين ميلا وعرضها ثلاثة عشر ميلا حتى ينزلوا في الأعماق وقال ابن وهب البر والبحر

۱۳۳۰ ابو وہب اور رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حیونہ بن شراحیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اُندلس والے سمندر کے راستے سے آئیں گے۔ اُن کے جہاز کی لمبائی پچاس (50) میل اور چوڑائی تیرہ (13) میل ہوگی، وہ اعماق جاؤں گے۔ حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سمندری اور خشکی دونوں راستوں سے آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رجلا

من أعداء المسلمين بالاندلس يقال له ذوالعرف يجمع من قبائل الشرك جمعا عظيما يعرف من بالاندلس من المسلمين أن لا طاقة لهم بهم فيهرب من بها من المسلمين فيسير أهل القوة من المسلمين في السفن الى طنجة ويبقى ضعفاؤهم وجماعتهم ليس لهم سفن يجيرون فيها قال فيبعث الله لهم وعلا فيسير الله تعالى لهم في البحر طريقا فيجيزوه فيفطن له الناس فيتبعون الرعل ويجيرون على أثره ثم يعود البحر على ما كان عليه قبل ذلك ويجيز العدو في المراكب في طلبهم فاذا علم بهم أهل الفريقية خرجوا ومن كان بالاندلس من المسلمين حتى يقدموا مصر ويتبعهم العدو حتى ينزلوا ما بين مريوط الى الأهرام مسيرة خمسة أبرد فتخرج اليهم راية المسلمين فينصرهم الله عليهم فيهزمونهم ويقتلونهم الى لوبية مسيرة عشر ليال قتلا فينقل أهل مصر أمتعتهم بعجلهم وأداتهم سبع سنين فيهرب ذو العرف ومعه كتاب كتب له ألا ينظر فيه حتى يقدم مصر فينظر فيه وهو منهزم فيجد فيه ذكر الاسلام ويؤمر بالدخول فيه فيسال الأمان على نفسه وعلى من أجابه الى الاسلام من أصحابه فيسلم ويصير من المسلمين، فاذا كان من العام الثاني قبل من الحبشة رجل يقال له أسبس أو أسبس وقد جمع جمعا عظيما فيهرب المسلمون منهم من اسوان حتى لا يبقى بها ولا فيما دونها أحد من المسلمين الا قدم الفسطاط وتسير الحبشة حتى ينزلوا منف فيخرج اليهم المسلمون براياتهم فينصرهم الله عليهم فيقاتلونهم ويأسرونهم فيباع الأسود يومئذ بعباءة

۱۳۳۱ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اندلس میں مسلمانوں کے دشمن میں سے ”ذوالعرف“ نامی شخص مشرک قبیلوں سے بڑی فوج تیار کرے گا، اندلس کے مسلمان جانتے ہوں گے کہ ان میں ان کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں ہے تو وہاں پر جو مسلمان ہوں گے وہ بھاگ کھڑے ہوں گے، طاقت رکھنے والے مسلمان تو کشتیوں میں بیٹھ کر ”طنجة“ کی طرف چلے جائیں گے، اور کمزور مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وعل (یعنی آفواہ) کو بھیجے گا، اللہ تعالیٰ انہیں سمندر میں ایک راستے پر چلائے گا، لوگ اُسے سمجھ جائیں گے، وہ سب وعل کا پیچھے چل کر سمندر عبور کر لیں گے، پھر سمندر لوٹ آئے گا اس حالت پر جس پر وہ اس سے پہلے تھا، دشمن اپنی سواریوں میں سمندر عبور کر کے ان کا پیچھا کرے گا، جب ”الفريقية“ والوں کو ان کا علم ہوگا تو وہ اور اندلس کے مسلمان نکل پڑیں گے حتیٰ کہ مصر جا پہنچیں گے، دشمن ان کا پیچھا کرے گا حتیٰ کہ وہ مریوط سے لے کر اہرام تک (علاقے) پر پڑاؤ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۲ھ۔ حدثنا الوليد وابن وهب ورشدین عن ابن لہیعہ عن الحارث بن یزید عن ابی

محمد الجنبي سمع عبداللہ بن عمرو يقول ليلحقن من العرب بالروم قبائل بأسرها قلت

وما أسرها قال برعاتها وکلابها فقال له سلیم بن عتر إن شاء الله یا أبا محمد فقام مغضبا
فقال قد شاء الله وكتبه.

۱۳۳۲ھ الولید اور ابن وہب اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، ابو محمد جنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ: اہل عرب میں سے بعض قبائل پورے کے پورے اہل روم سے جا ملیں گے، میں نے عرض کیا پورے کے پورے کا کیا مطلب؟ فرمایا اپنی بکریوں اور اپنے گٹوں سمیت جا ملیں گے۔ سلیم بن عتر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اے ابو محمد! اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے، اور فرمانے لگے اللہ نے چاہ لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۳ھ حدثنا الولید عن الحارث بن عبیدہ عن عبد الرحمن بن عمرو قال إذا عبت ذو

الخلصة كان ظهور الروم على الشام

۱۳۳۳ھ الولید نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن عمرو سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذو الخلصة کی عبادت کی جائے گی، تب روم والے شام پر غالب آ جائیں گے۔

۱۳۲۳ھ حدثنا الولید عن عثمان أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب عن أبي هريرة رضي

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وقعت الملاحم خرج بعث من

دمشق من الموالي هم اكرم العرب فرسا واجوده سلاحا يؤيد الله بهم الدين

۱۳۳۳ھ الولید نے عثمان بن ابوالعاتكة سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب بڑی جنگیں واقع ہوں گی، تو دمشق میں سے غیر عربی لوگوں کا ایک

لشکر نکلے گا، وہ عرب سے زیادہ معزز ہوں گے گھوڑوں کے اعتبار سے اور زیادہ اچھے ہوں گے اسلحہ کے اعتبار سے، اللہ تعالیٰ اُن کے

ذریعہ دین کی مدد کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۳۵ھ حدثنا الولید بن مسلم عن مروان بن جناح عن ابن حليس عن كعب قال لولا

لفظ أهل رومية لسمعتهم وجبة الشمس اذا وحيبت

۱۳۳۵ھ الولید بن مسلم بن مروان بن جناح سے، انہوں نے ابن حلیس سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روم والوں کا شور و غوغا نہ ہوتا تو آلبتہ تم سورج کا ڈھلنا سنے، جب وہ ڈھلتا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۶ھ حدثنا الولید عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن تبيع عن كعب قال أول مدينة كانت

للمصرانية رومية ولولا كفر أهلها لسمع صليل الشمس حين تخر

۱۳۳۶ھ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے تمیم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلا شہر عیسائیوں کا روم ہوگا، اگر اُن کے رہنے والوں کا گھر نہ ہوتا تو اُس کے رہنے والے سورج کی گھر گھڑا ہٹ اُس کے غروب ہوتے وقت سُن لیتے۔

○ ○ ○

۱۳۳۷ھ حدثنا الولید عن ابن لہیعہ عن اُبی قبیل عن عمیر بن مالک عن عبد اللہ بن عمرو قال فتح القسطنطنیة ثم تغزون رومية فيفتحها الله عليكم. قال ابو قبیل ويلي الفريقية رجل من اهل اليمن يدعى محمد بن سعيد يكون بعده رجل بن بني هاشم يقال له اصبع بن يزيد وهو صاحب رومية وهو الذي يفتحها

۱۳۳۷ھ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح ہوگا تو تم روم والوں سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اُسے بھی تم پر فتح کروادے گا۔ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ افریقہ کا امیر ایک یمنی آدمی ہوگا، جس کا نام محمد بن سعید ہوگا، اُس کے بعد بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جس کا نام اصبع بن یزید ہوگا۔ یہی وہ ہے جس کے ہاتھوں روم فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۸ھ حدثنا الولید عن ابن لہیعہ عن بکر بن سوادہ عن شیخ من حمیر قال لیکونن لکم من عدوکم بهذه الرملة إفريقية يوم تقبل الروم في ثمان مائة سفينة فيقاتلونکم علی هذه الرملة ثم يهزمهم الله فتأخذون سفنهم فتركبوا بها الى رومية فاذا اتبعتموها کبرتم ثلاث تکبیرات ويرتج الحصن من تکبیرکم فینهار فی الثالثة قدر میل فیدخلونهم فیرسل الله علیهم غمامة تغشاهم فلا تنهکم حتی یدخلونها فلا تنجلي تلك الغبرة حتی تكونوا علی فرشهم

۱۳۳۸ھ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حمیر کے ایک شیخ نے کہا کہ ضرور اس افریقہ کے ریگستان میں تمہارا ایک دشمن ہوگا، جب روم والے آٹھ سو (800) کشتیوں سمیت آئیں گے وہ تم سے اس ریگستان میں لڑائی کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو شکست دے گا اور تم اُن کی کشتیاں لے لو گے، اُس پر سوار ہو کر تم روم جاؤ گے۔ جب تم وہاں پہنچو گے تو تین (3) مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کرو گے، تمہاری تکبیر کی وجہ سے پورا قلعہ ہلنے لگ جائے گا، تیسری تکبیر میں ایک میل تک کا قلعہ گر جائے گا، مسلمان اُس میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک بادل کو بھیجے گا جو مسلمانوں کو ڈھانپ لے گا، وہ بادل اُن مسلمانوں سے جدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اُس میں داخل ہو جاؤ اور یہ گرد و غبار نہ چھٹے گا یہاں تک کہ تم اُن کے بستروں پر ہو گے۔

○ ○ ○

۱۳۲۹ھ حدثنا الولید عن ابن لہیعہ قال حدثنا ابو المعہرة عہد اللہ بن المعہرة عن

عبداللہ بن عمرو قال الملاحم خمس مضى منها لثان وبقي ثلاث فأولهن ملحمة الترك بالجزيرة وملحمة الأعماق وملحمة الدجال ليس بعدها ملحمة ۱۳۳۹ھ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوالمغیرۃ عبید اللہ بن المغیرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بڑی جنگیں پانچ ہیں۔ دو ان میں سے گورچکی ہیں، اور تین باقی ہیں، ان میں سے ایک ترک کے ساتھ جزیرے میں جنگ ہے، اور دوسری أعماق کے ساتھ جنگ ہے، اور تیسری دجال کے ساتھ جنگ ہے۔ اُس کے بعد بڑی جنگ نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۴۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة وليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال ينشأ في الروم غلام يشب في السنة شباب الغلام في عشر سنين ويكون بأرض الروم تملكه الروم في أنفسها فيقول حتى متى وقد غلبنا هؤلاء على مكان من أراضنا لأخرجن فلأقاتلنهم حتى أغلبهم على ما غلبوا أو يغلبوني على ما بقي تحت قدمي فيخرج في سبعة آلاف سفينة حتى يكون بين عكا والعريش ثم يضرم النار في سفنه فيخرج أهل مصر من مصر وأهل الشام من الشام حتى يصيروا إلى جزيرة العرب فذلك اليوم الذي كان أبو هريرة يقول ويل للعرب من شر قد أقرب للحبل والقتب يومئذ أحب إلى الرجل من أهله وماله فتستعين العرب بأعرابها ثم يسيرون حتى يبلغوا أعماق أنطاكية فتكون أعظم الملاحم حتى تخوض الخيل إلى ثنها ويرفع الله النصر عن كل حتى تقول للملائكة يا رب ألا تنصر عبادك المؤمنين فيقول حتى يكثر شهداؤهم فيقتل ثلث ويرجع ثلث ويصبر ثلث فيخسف الله بالثلث يرجع وتقول الروم لا نزول نقاتلكم حتى تخرجوا إلينا كل بضعة فيكم من غيركم فتخرج المعجم فتقول معاذ الله أن نخرج إلى الكفر بعد الإسلام فذلك حين يغضب الله عز وجل فيضرب بسيفه ويطعن برمحاه فلا يبقى منهم منبر إلا قتل ثم يمضون على وجوههم لا يمرون على مدينة إلا فتحوها بالتكبير حتى يأتوا مدينة الروم فيجدون خليجها بطحاء فيفتحها الله تعالى عليهم فيفتض يومئذ كذا وكذا عذراء وتقسم الغنائم مكايلة بالغرائر ثم يأتهم أن المسيح قد خرج فيقبلون حتى يلقوه بيت أيلياء فيجدونه قد حضر هنالك ثمانية آلاف امرأة واثني عشر ألف مقاتل هم خير من بقي كصالح من مضى فيناهم تحت ضبابه من غمائم إذ تكشفت عنهم الضبابه مع الصبح فاذا بعيسى ابن مريم عليهما السلام بين ظهرانيهم

۱۳۳۰ ابن وہب نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو جوانی کی عمر میں دس (10) سال کے اندر بوڑھا ہو جائے گا، وہ روم کی سرزمین پر ہوگا۔ اُسے روم اپنا بادشاہ بنائیں گے، وہ کہے گا کہ یہ بادشاہت کب تک رہے گی؟ یہ مسلمان تو ہماری سرزمین پر غالب آچکے ہیں، میں ان کی طرف نکلوں گا اور ان سے لڑوں گا تاکہ جن چیزوں پر یہ غالب آئے ہیں اُن پر غالب آ جاؤں گا، یا یہ مسلمان اُن پر غالب آ جائے جو میرے قدموں کے نیچے ہیں، وہ سات (7) ہزار کشتیاں لے کر روانہ ہو کر مقام عکا اور مقام عریش پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر وہ اپنی کشتیوں کو آگ لگا دے گا۔ مصر والے مصر سے اور شام والے شام سے نکل جائیں گے حتیٰ کہ وہ جزیرۃ العرب جا پہنچیں گے، یہ وہ دن ہے جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ہلاکت ہے عرب والوں کے لئے اُس شرکی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، رسیاں اور بانس اُس زمانے میں آدمی کو اپنے گھر والوں سے اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوں گے۔ عرب اپنے دیہاتیوں سے مدد مانگیں گے۔ پھر یہ لوگ چلیں گے حتیٰ کہ مقام اِطلا کیہ مقام اعماق میں پہنچ جائیں گے، پس جنگ عظیم ہوگی حتیٰ کہ گھوڑے اپنے گھروں تک خون میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک سے مدد اٹھالے گا۔ فرشتے کہیں گے کہ یارب! کیا ہم تیرے مؤمن بندوں کی مدد نہ کریں؟ ارشاد ہوگا کہ نہیں یہاں تک کہ مسلمانوں کے شہداء زیادہ ہو جائیں، پھر تہائی مسلمان فوج کو شہید کر دیا جائے گا اور تہائی لوٹ جائے گا اور تہائی صبر کرے گا۔ جو تہائی لوٹے گا اللہ تعالیٰ اُسے دھندلے گا، روم والے کہیں گے کہ ہم مسلسل تمہارے ساتھ لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ تم ہماری طرف ہر اُس انسان کو نکال دو جو تم میں تمہارے علاوہ ہے، تو وہ عجیبوں کو نکالیں گے، عجیبی کہیں گے کہ اللہ کی پناہ کہ ہم اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف نکل جائیں، اس وقت اللہ تعالیٰ غضبناک ہوگا۔ وہ اپنے تلوار اور اپنے نیزے کے ساتھ ماریں گے، کفار میں سے کوئی بھی خبر دینے والا باقی نہ رہے گا مگر قتل کر دیا جائے گا، پھر مسلمان اپنے چہرے کے زخ پر چلیں گے۔ اُن کا گور کسی شہر پر نہ ہوگا مگر اُسے نکمیر کے نعروں کے ذریعے فتح کر لیں گے، اور وہ روم کے شہر جا پہنچیں گے وہاں وہ بطحاء نامی جگہ کو زکادٹ پائیں گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی اُن کو فتح دے گا۔ اُس دن بہت سی بن بیای عورتوں سے ہم بستری کی جائے گی اور ڈھالوں کے ذریعے مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا، پھر اُن کے پاس یہ خبر آئے گی کہ صبح دُجال کا خروج ہوا ہے، وہ واپس آئیں گے حتیٰ کہ بیت ایلیم میں پہنچ جائیں گے، وہاں پر وہ آٹھ (8) ہزار عورتوں اور بارہ (12) ہزار لڑنے والوں کو پائیں گے، وہ لوگ باقی ماندہ میں سے بہترین لوگ ہوں گے، وہ بادلوں میں سے ایک بادل کے سائے میں ہوں گے، صبح کے وقت وہ بادل اُن سے دُور ہو جائے گا، تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو اپنے درمیان پائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۱ . حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعہ عن کعب بن علقمہ قال سمعت اباہم او ابا تمیم یقول سمعت ابن ابی ذر یقول سمعت ابا ذر رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیکون من بنی امیہ رجل اغنس بمصر ہلی سلطانا یغلب علی

سلطانہ او ینتزع منه فیفر الی الروم فیاتی بالروم الی اهل الاسلام فذلک اول الملاحم
 ۱۳۳۱ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے کعب بن علقمہ سے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے ابن ابوذر
 سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بنو امیہ کا ایک دشمنی
 آنکھوں والا مصر کا سلطان ہوگا، اُس کی سلطنت مغلوب ہو جائے گی یا اُس سے چھین لی جائے گی۔ پھر وہ روم کی طرف فرار ہوگا، روم
 والے مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۳۲ھ قال کعب وحدثني مولی لعبد الله بن عمرو سمعه يقول اذا رايت او سمعت
 برجل من ابناء الجبابرة بمصر له سلطان يعلب على سلطانة لم يفر الى الروم فذلک اول
 الملاحم ياتي بالروم الى اهل الاسلام، فقبل له ان اهل مصر سيسبون فيما اخبرنا وهم
 اخواننا احق ذلک قال نعم اذا رايت اهل مصر قد قتلوا اماما بين اظهرهم فاخرج ان
 استطعت ولا تقرب فانه بهم القصر يحل السباء

۱۳۳۲ھ کعب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام نے بتایا کہ حضرت
 عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب ٹو دیکھے یا سنے کہ جابروں کی اولاد میں سے کوئی شخص مصر کا سلطان ہے اور اُس کی
 سلطنت مغلوب ہوگئی ہے۔ پھر وہ روم کی طرف بھاگ گیا ہے، تو یہ پہلی جنگ ہوگی، روم اہل اسلام کی طرف آئیں گے، حضرت
 عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ اہل مصر عنقریب جیسے کہ ہمیں بتایا گیا ہے قیدی بنائے جائیں گے حالانکہ وہ ہمارے
 بھائی ہیں کیا یہ بات سچ ہے؟ فرمایا جی ہاں، جب معرودالوں کو دیکھے کہ انہوں نے اپنے درمیان امام کو قتل کر دیا تو اگر تجھ میں طاقت
 ہو تو وہاں سے نکل جانا، اور محل کے قریب رہنا۔ بے شک اُن پر عذاب آنے والا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۳ھ حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن حدير بن كريب عن جبير بن نفير عن
 يزيد بن شريح عن كعب قال في فتح رومية يخرج جيش من المغرب بريح شرقية لا
 ينكسر لهم مقذاف ولا ينقطع لهم حبل ولا ينحرق لهم قلع ولا تنقص لهم قربة حتى
 يرسوا برومية فيفتحونها. قال كعب ان فيها لشجرة هي في كتاب الله مجلس ثلاثة آلاف
 فمن علق فيها سلاحه او ربط فيها فرسه فهو عند الله تعالى من افضل الشهداء قال كعب
 تفتح عمورية قبل نيقية ونيقة قبل القسطنطينية والقسطنطينية قبل رومية.

۱۳۳۳ھ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے حدیر بن کریب سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے، انہوں
 نے یزید بن شریح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روم کے فتح کے دوران مغرب سے ایک
 لشکر نکلے گا مشرقی ہوا کے ساتھ جو اُن کی توپوں کو نہیں توڑے گی اور نہ اُن کی رسی کو کاٹے گی نہ اُن کے بادبان کو پھاڑے گی، نہ اُن

کے مشکیزوں میں کمی کرے گی یہاں تک کہ وہ روم کا گھیرا کر لیں گے اور اُسے فتح کر لیں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس میں ایک درخت ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تین (3) ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ جو شخص اُس میں اپنا اُسلو لٹائے یا اُس میں اپنا گھوڑے باندھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرو یہ نیقیۃ سے پہلے فتح ہوگا، اور نیقیۃ قسطنطنیہ سے پہلے فتح ہوگا اور قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۴۴. حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن أبي قبيل سمع عبد الله بن عمرو رضي

الله عنهما يقول كنا عند رسول الله ﷺ فسئل أي المدينتين تفتح أول رومية أو

قسطنطينية؟ قال النبي صلى الله عليه وسلم مدينة ابن هرقل أول يعني القسطنطينية

۱۳۴۴. ابن وهب نے یحییٰ بن ایوب سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اُن سے پوچھا گیا کہ یہ دونوں شہر روم اور قسطنطنیہ ان میں سے پہلے کون سا فتح ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہرقل کے بیٹے کا شہر یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔

۱۳۴۵. حدثنا ابن وهب عن قباث بن رزين اللخمي أن علي بن رباح حدثه عن عبد الله

بن عمرو قال تقوم الساعة والروم أكثر الناس وكان عمرو بن العاص أراد أن ينتهره ثم

قال عمرو لئن قلت ذاك انهم لا جبر الناس عند مصيبة وأسرعه افاقة بعد هزيمة وخيره

لكبير وضعيف وأمنعه من ظلم المملوك.

۱۳۴۵. ابن وهب نے قباث بن رزین اللخمی سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ لوگوں میں سے سب زیادہ رومی ہوں گے، حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈانٹے، پھر حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تُو یہ بات کرتا ہے تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت کے وقت نقصان کی تلافی کرنے والے ہیں، اور شکست کے بعد سب سے جلدی افاقہ پانے والے ہیں، اُن کی اچھائی طاقتور اور کمزور کے لئے اور وہ بادشاہوں کے ظلم کو سب سے زیادہ روکنے والے ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۴۶. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن ابن

محيريز قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فارس نطحة او نطحتان ثم لا فارس

بعد الروم ذات القرون كلما ذهب قرن خلفهم قرن مكانه أصحاب صخر وبحر هيهات

هيهات إلى آخر الدهر هم أصحابكم ما كان في العيش خير

۱۳۴۶. ابن وهب نے یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ ابن محیریز رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فارس کی ایک ٹکریا دو ٹکریاں ہوں گے، پھر روم کے بعد فارس نہ ہوگا، روم والے زمانے والے ہیں، جب بھی اُن کا ایک دور ختم ہوگا تو دوسرا اُس کی جگہ آ جائے گا، وہ چٹانوں والے ہیں اور سمندروں والے ہیں، دُوری ہے دُوری ہے زمانے کے آخر تک وہ تمہارے ساتھی ہیں جب تک زندگی میں خیر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال الذي يفتح القسطنطينية اسمه

اسم نبي. قال ابن لهيعة ويروي في كتبهم يعني الروم أن اسمه صالح

۱۳۳۷. ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قسطنطنیہ فتح

کرے گا اُس کا نام نبی کے نام پر ہوگا، ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ رومیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اُس کا نام ”صالح“ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۸. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن قيس بن الحجاج عن خيثم الزياتي قال تفتح

رومية بجهال بيسان وخشب لبنان ومسامير مريس وتأخذون سكينه التابوت فيقتزع

عليها أهل الشام وأهل مصر فتطير لأهل مصر

۱۳۳۸. ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن الحجاج سے روایت کی ہے کہ خثیم الزیادی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ روم کو بيسان کی رسیوں کے ذریعہ اور لبنان کی لکڑیوں کی ذریعہ اور مریس کے کیلوں کے ذریعے فتح کیا جائے گا، تم لوگ سکینہ التابوت لے لو گے، اُس پر شام اور مصر والے جھپٹ پڑیں گے، مصر والے اُسے لے اڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۹. حدثنا ابن وهب عن عبد الرحمن بن شريح عن عبد الكريم بن الحارث قال قال

المستورد القرشي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقوم الساعة والروم

اکثر الناس فبلغ ذلك عمرو بن العاص فقال ماهذه الأحاديث التي تذكر عنك إنك

لتقولها عن النبي ﷺ فقال له المستورد قلت الذي سمعت من رسول الله ﷺ قال

عمرو لنن قلت ذلك إلهم لأحلم الناس عند فتنة وأخبر الناس عند مصيبة وخير الناس

لمساكينهم وضعفائهم.

۱۳۳۹. ابن وہب نے عبد الرحمن بن شریح سے، انہوں نے عبد الکرم بن الحارث سے روایت کی ہے کہ

مستورد القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ لوگوں میں

سب سے زیادہ رومی ہوں گے، یہ بات حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یہ کیسی حدیثیں ہیں جو تیری

طرف منسوب کر کے بیان کی جاتی ہیں؟ کہ تو کہتا ہے کہ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہیں؟ مستورد نے کہا کہ میں نے تو وہی

بات کہی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تو یہ باتیں کہتا ہے تو یہ بھی کہہ کہ روم

والے فتنے کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ مُردبار، مصیبت کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ باخبر اور اپنے مسکینوں اور کمزوروں کے لئے لوگوں میں سب سے زیادہ بہترین ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۵۰. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن حدير بن كريب عن كعب قال

الملاحم على يدي رجل من أهل هرقل الرابع والخامس يقال له طبارة قال كعب وأمير

الناس يومئذ رجل من بني هاشم يأتيه مدد اليمن سبعون ألفاً حمائل سيوفهم المسد

۱۳۵۰ ابن وهب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے حذیر بن کریب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بڑی جنگیں هرقل کے گھرانے کے چوتھے یا پانچویں آدمی کے ہاتھوں ہوں گی جسے ”طبارة“ کہا جاتا

ہوگا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کا امیر اُس زمانے میں بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جس کے پاس یمن کی

طرف سے ستر (70) ہزار مجاہدین کی مدد آئے گی، جن کی تلواروں کی نیا میں کھجور کی ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۵۱. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن عبدالرحمن ابن جبير بن نفير عن أبيه

عن أبي ثعلبة الخشني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنه قال إذا

رايت الشام مادية أو مائدة ورجل وأهل بيته فعند ذلك فتح القسطنطينية وأظن ابن وهب

قال مائدة.

۱۳۵۱ ابن وهب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عبدالرحمن ابن جبیر بن نفیر سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے

والد حضرت ثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں جو کہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب تو ملک شام کی جگہ دیکھے یا

فرمایا ایک آدمی اور اُس کے گھرانے کا دسترخوان دیکھے تب قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۲. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن عمرو بن عبد الله عن كعب قال ذكر

رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة فسمى الملحمة من عدد القوم وأنا أفسرها لكم انه

يحضرها اثنا عشر ملكا ملك الروم أصغرهم وأقلهم مقاتلة ولكنهم كانوا هم الدعاة وهم

دعوا تلك الأمم واستمدوا بهم وحرام على أحد يرى عليه حقاً للإسلام أن لا ينصر إلا سلام

يومئذ وليبلغن مدد المسلمين يومئذ صنعاء الجند وحرام على أحد يرى عليه حقاً للنصرانية

أن لا ينصرها يومئذ ولتمدنهم يومئذ الجزيرة بثلاثين ألف نصراني فيترك الرجل فدانه يقول

أذهب أنصر النصرانية ويسلط الحديد بعضه على بعض فما يضر رجلاً يومئذ كان معه سيف

لا يجدع الأنف إلا يكون مكانه الصمصامة لا يضع سيفه يومئذ على درع ولا غيره إلا قطعه

وحرام علی جیش ان یترک النصر ویلقى الصبر علی هؤلاء وعلی هؤلاء ویسلط الحدید بعضه علی بعض لیشتد البلاء فیقتل یومئذ من المسلمین ویفرثلث فیقعون فی مهیل من الأرض یعنی ہوی لا یرون الجنة ولا یرون اہلیہم أبدا ویصبر ثلث فیحرسونہم ثلاثۃ ایام لا یفرون فر أصحابہم فاذا کان یوم الثالث قال رجل منہم یا اہل الاسلام ما تنتظرون قوموا فادخلوا الجنة کما دخلها اخوانکم فیومئذ ینزل اللہ تعالی نصرہ ویغضب لہینہ ویضرب بسیفہ ویطعن برمحہ ویرمی بسہمہ لا یحل لنصرانی ان یحمل بعد ذلک الیوم سلاحا حتی تقوم الساعة ویضرب المسلمون اقصاہم مدبرین لا یمرون بحصن الا فتح ولا مدینۃ الا فتحت حتی یردوا القسطنطنیۃ فیکبرون اللہ ویقدسونہ ویحمدونہ فیہدم اللہ ما بین الی عشر ہرجا ویدخلها المسلمون فیومئذ یقتل مقاتلتها وتفتض عذراہا ویامرہا اللہ فیظہرہ کنوزہا فآخذ وتارک فیندم الآخذ ویندم التارک، قالوا کیف یجتمع ندامتہما، قال یندم الآخذ ان لا یكون ازداد ویندم التارک الا یكون آخذ، قالوا انک لترغبنا فی الدنیا فی آخر الزمان، قال الہ یكون ما اصابوا منها عوناً لہم علی سنین شداد وسنین الدجال، قال ویأتیہم آت وہم فیہا فیقول خرج الدجال فی بلادکم قال فینصرفون حیاری فلا یجدونہ خرج فلا یلبث الا قلیلاً حتی یخرج۔

۱۳۵۲ھ ابن وہب نے عاصم بن حکیم سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے بڑی جنگ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے جنگ کا نام اور قوم کی تعداد بیان فرمائی۔ میں تمہارے سامنے اُس کی تفسیر کرتا ہوں، بڑی جنگ کے اندر بارہ (12) بادشاہ شرکت کریں گے، روم کا بادشاہ اُن میں سب سے کتر ہوگا اور فوج کے اعتبار سے بھی کم ہوگا، لیکن وہ سب کے سب دعوت دینے والے ہوں گے، اور انہوں نے ان سب قوموں کو دعوت دی ہوگی اور ان کی ذریعے مدد حاصل کی ہوگی، اور جو شخص اسلام کا اپنے اوپر حق سمجھتا ہے تو اُس پر حرام ہے کہ وہ اُس زمانے میں اسلام کی مدد نہ کرے، مسلمانوں کی مدد اُس زمانے میں مقام صنعا کی فوج کے ذریعے ہوگی، اور اُس زمانے میں جو اپنے اوپر عیسائیت کا حق سمجھے گا وہ عیسائی کی مدد نہ کرنا خود پر حرام سمجھے گا، اور اُس زمانے میں اُن عیسائیوں کی مدد میں (30) ہزار عیسائیوں کے ذریعے جزیرہ کرے گا۔ ایک آدمی اپنا گھریا چھوڑ دے گا اور کہے کہ میں عیسائیت کی مدد کے لئے جاتا ہوں، اور بعض کالوہا بعض پر مسلط کر دیا جائے گا، اُس زمانے میں آدمی کے لئے یہ بات نقصان دہ نہ ہوگی کہ اُس کے پاس تیز دھار تلوار کے بجائے ایک ایسی تلوار ہے جو کسی کی ناک بھی نہیں کاٹ سکتی، اس لئے کہ وہ تلوار ایسی ہو جائے گی کہ اُسے جس درع پر اور کسی اور لوہے پر نہ رکھا جائے گا مگر وہ اُسے کاٹ دے گی، اور لشکر پر مدد کا نہ کرنا حرام کر دیا جائے گا، اور ان پر اور اُن پر صبر ڈال دیا جائے گا اور بعض کالوہا بعض پر مسلط کر دیا جائے گا تا کہ مصیبت سخت ہو، پس اُس زمانے میں مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی

فرار ہو جائیں گے اور زمین میں ڈھنس جائیں گے، وہ جنت نہیں دیکھیں گے اور نہ کبھی اپنے گھر والوں کو دیکھیں گے، اور ایک تہائی صبر کریں گے، پس وہ تین دن تک چوکیداری کریں گے اپنے ساتھیوں کی طرح نہیں بھاگیں گے، جب تیسرا دن ہوگا۔ تو اُن میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اے مسلمانو! تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ کھڑے ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ جیسا کہ تمہارے بھائی داخل ہوئے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ مدد اُتارے گا اور اپنے دین کے لئے غضبناک ہوگا اور اپنی تلوار اور اپنے نیزے اور اپنے تیر کے ساتھ مارے گا کسی عیسائی کے لئے اُس دن کے بعد اسلحہ اٹھانا حلال نہ ہوگا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی، مسلمان انہیں گردنوں پر ماریں گے اس حال میں کہ وہ کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں گے، مسلمانوں کا کسی قلعے پر اور کسی شہر پر گورنہ ہوگا مگر اُسے فتح کر لیں گے، اور وہ قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہیں گے، اُس کی تقدیس اور حمد بیان کریں گے، اللہ تعالیٰ بارہ بُرجوں کے درمیان جو حصہ ہے اُسے منہدم فرما دے گا، مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہو جائیں گے، کفار کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا، اُن کی ہن بیاہی عورتوں سے جماع کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے ظاہر کر دے۔ پھر بعض اُسے لیں گے اور بعض چھوڑ دیں گے، لینے والا بھی پشیمان ہوگا اور چھوڑنے والا بھی پشیمان ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یہ دونوں پشیمان کیسے ہوں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مینے والا تو اس بات پر پشیمان ہوگا کہ اُس نے زیادہ کیوں نہیں لیا اور چھوڑنے والا اس بات پر پشیمان ہوگا کہ اُس نے کیوں نہیں لیا، لوگوں نے پوچھا آپ ہمیں آخری زمانے کے اندر دنیا کی رغبت دے رہے ہیں، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگ وہاں سے جو کچھ حاصل کریں گے۔ اُن کے ذریعے سے وہ آنے والے مشکل وقت اور دجال کے فتنہ میں مدد حاصل کریں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجاہدین کے پاس ایک آنے والا آ کر کہے گا اس حال میں کہ مجاہدین قسطنطنیہ میں ہوں گے کہ دجال تمہارے شہروں میں ظاہر ہو چکا ہے، وہ فی الفور پلٹ جائیں گے، پس دجال کو موجود نہ پائیں گے، زیادہ عرصہ نہیں گورا ہوا ہوگا کہ دجال نکل پڑے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اجتمع أبو فراس مولی عمرو بن العاص وموسى بن نصير وعياض بن عتبة وذكروا فتح القسطنطينية وذكروا المسجد الذي يبنى فيها فقال أبو فراس اني لأعرف الموضع الذي يبنى فيه وقال موسى بن نصير اني لأعرف ذلك الموضع، فقال عياض بن عتبة يضع كل واحد منكما حديثه في أذني فأخبراه، فقال أصبتما كلاكما، قال أبو فراس سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص يقول إنكم ستغزون القسطنطينية ثلاث غزوات فأما أول غزوة فتكون بلاء وأما الثانية فتكون صلحا حتى يبنى المسلمون فيها مسجداً ويغزون من وراء القسطنطينية يرجعون الى القسطنطينية وأما الثالثة فيفتحها الله عليكم بالتكبير فيخرب ثلثها ويحرق الله ثلثها وتقسمون الثلث الباقي كيلاً.

۱۳۵۳ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابو فراس جو کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے وہ اور موسیٰ بن نصیر اور عیاض بن عقیہ ایک جگہ جمع ہوئے۔ انہوں نے قسطنطنیہ کی فتح کا ذکر کیا اور جو مسجد اُس میں بنائی جائے گی اُس کا ذکر کیا، ابو فراس نے کہا کہ میں وہ جگہ جانتا ہوں جہاں وہ مسجد بنائی جائے گی، موسیٰ بن نصیر نے کہا کہ میں نے بھی وہ جگہ جانتا ہو، عیاض بن عقیہ نے کہا کہ تم دونوں میں سے ہر ایک اپنی بات میرے کان میں ڈالے، اُن دونوں نے اُسے خبر دی تو عیاض نے کہا کہ تم دونوں صحیح ہو، ابو فراس نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم قسطنطنیہ کا جہاد تین مرتبہ کرو گے، پہلی جنگ مصیبت والی ہوگی اور دوسری جنگ میں صلح ہوگی حتیٰ کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجد بنالیں گے، اور قسطنطنیہ سے آگے جہاد کریں گے، پھر قسطنطنیہ لوٹ آئیں گے، اور تیسری جنگ میں اللہ تعالیٰ اُسے تکبیر کے ذریعے تم پر فتح کروائے گا، اُس کا تہائی حصہ خراب ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ تہائی کو بخلا دیں گے اور تم باقی تہائی کو ماپ کر تقسیم کرو گے۔

○ ○ ○

۱۳۵۴ھ . حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعہ عن ابی قبیل عن عمیر ابن مالک قال کنا عند عبداللہ بن عمرو بن العاص بالاسکندریۃ یوما فذکروا فتح القسطنطنیۃ ورومیۃ فقال بعض القوم تفتح القسطنطنیۃ قبل رومیۃ وقال بعضهم تفتح رومیۃ قبل القسطنطنیۃ فدعا عبداللہ بن عمرو بصندوق له فیہ کتاب . فقال تفتح القسطنطنیۃ قبل رومیۃ ثم تغزون رومیۃ بعد القسطنطنیۃ لفتحونها والا فاننا عبداللہ من الکاذبین یقولها ثلاث مرات .

۱۳۵۴ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عمیر ابن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ایک دن ہم اسکندریہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ لوگوں نے قسطنطنیہ اور روم کی فتح کا ذکر شروع کیا، بعض لوگوں نے کہا کہ قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا، اور بعض نے کہا روم قسطنطنیہ سے پہلے فتح ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صندوق منگوایا جس میں ایک کتاب پڑی تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ کے بعد تم روم سے جہاد کرو گے پھر تم روم فتح کرو گے، اور اگر ایسا نہ ہو تو میں عبداللہ جھوٹا ہوں گا، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ فرمائی۔

○ ○ ○

۱۳۵۵ھ . حدثنا رشدین عن ابن لہیعہ عن ابی قبیل عن یزید بن زیاد الأسلمی وکان من

الصحابۃ ان ابن موریق یعنی ملک الروم یاتی فی ثلاثمائة سفینۃ حتی یرسی بسر سنا

۱۳۵۵ھ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ یزید بن زیاد اسلمی فرماتے ہیں جو کہ صحابہ

میں سے ہیں کہ ابن موریق جو کہ روم کا بادشاہ ہوگا وہ تین (300) سو کشتیوں سمیت آئے گا حتیٰ کہ وہ ہمارے سرس کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۶ھ . قال ابن لہیعہ واخبرنی بشیر عن عبداللہ بن عمرو قال الملحمة والاسکندریۃ

علی یدی طبارس بن اسطینان بن الاخرم اذا نزل مرکب بالمنارة لم ینتصف النہار حتی

یا تیکم أربع مائة مركب ثم أربع مائة حتى ينزلوا عند المنارة

۱۳۵۶ھ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بڑی جنگ اور اسکندریہ کی جنگ طبارس بن اسطینان بن آخرم کے ہاتھوں ہوگی، جب سواری مقام منارۃ پہ اترے گی تو دو پہر سے پہلے تمہارے پاس چار سو (400) سواریاں پھر چار (400) سو سواریاں آجائیں گی جو منارۃ کے پاس پڑاؤ ڈالے گی۔

○ ○ ○

۱۳۵۷ھ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي قهيل عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على أيديهما الملاحم.

۱۳۵۷ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قہیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو ان دونوں کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۵۸ھ قال ابن لهيعة حدثني كعب بن علقمة قال سمعت ابا النجم يقول سمعت ابا ذر رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون من بني أمية رجل أخنس بمصر يلي سلطان فيغلب على سلطانا أو ينتزع منه فيفر الى الروم فياتي بالروم الى اهل الاسلام فذلك اول الملاحم

۱۳۵۸ھ ابن لہیعہ نے، حضرت کعب بن علقمہ سے، انہوں نے ابوالنجم سے روایت کی ہے کہ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بنو امیہ کا ایک دھنسی آنکھوں والا مصر کا سلطان ہوگا، اُس کی سلطنت مغلوب ہو جائے گی یا اُس سے چھین لی جائے گی پس وہ روم کی طرف فرار ہوگا، روم والے مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۵۹ھ قال ابن لهيعة وحدثني سعيد بن عبد الله المرادي قال سمعت عروة بن أبي قيس يقول ان رجلا من بني أمية لو شئت نعته حتى إذا روي نعته عرف يفر الى الروم من غضبه يفضيها يغلب على سلطانا بمصر أو ينتزع منه فياتي بالروم اليهم

۱۳۵۹ھ ابن لہیعہ نے سعید بن عبداللہ المرادی سے روایت کی ہے کہ عروہ بن ابوقیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: بنو امیہ کا ایک آدمی اگر میں چاہوں تو اُس کے اوصاف بھی بیان کر سکتا ہوں، جب اُسے ان اوصاف کے ساتھ دیکھا جائے گا تو پہچان لیا جائے گا، وہ روم کی طرف غمہ کی حالت میں فرار ہوگا، اُسے غمہ اس بات پر آئے گا کہ اُس کی مصر کی بادشاہت مغلوب

ہو جائے گی، یا چھین لی جائے گی، وہ روم والوں کو لے کر مصر والوں کی طرف آئے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۰. قال ابن لہیعة وحدثني قيس بن الحجاج قال سمعت خيثما الزیادی يقول سمعت تبعا يقول وسأله عن رومية فقال اذا رأيت الجزيرة التي بالفسطاط بني فيها سفنا او قال سفينة خشبها من لبنان وحبالها من ميسان ومساميرها من مريس ثم أمر بجيش فاغزوا فيها لا ينقطع لهم حبل ولا ينكسر لهم عمود فانهم يفتحون رومية وياخذون تابوت السكينة فيتنازع التابوت اهل الشام واهل مصر ايهم يردھا الى ايلياء ثم يستهموا عليها فيصيب اهل مصر بسهمهم فيردونها الى ايلياء قال وسأله عن القسطنطينية فقال يغزونها رجال بيكون ويتضرعون الى الله تعالى فاذا نزلوا بها صاموا ثلاثة ايام ويدعون الله ويتضرعون اليه فيهدم الله جانبها الشرقي فيدخلها المسلمون ويبنون فيها المساجد.

۱۳۶۰ ابن لہیعة کہتے ہیں کہ قیس بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عظیم الزیادی سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ میں نے تبع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب ٹو فسطاط کے جزیرے کو دیکھے کہ اُس میں کشتیاں بنائی جا رہی ہیں، یا فرمایا کہ ایسی کشتی دیکھے جس کی لکڑی لبنان کی ہو اور رسی ميسان کی ہو اور اُس کی کیلیں مریس کی ہوں، پھر ایک لشکر کو حکم دیا جائے گا وہ اُس میں جہاد کریں گے، نہ اُن کی رسی ٹوٹے گی، نہ اُس کا ستون ٹوٹے گا، یہ لشکر روم کو فتح کرے گا، اور تابوت سکینہ لے لے گا، پھر شام اور مصر والے لڑیں گے کہ ان میں کون تابوت کو ایللیاء کی طرف لوٹائے گا، پھر یہ فرقہ اندازی کریں گے اور قرقہ مصر کے حصے میں نکلے گا۔ وہ تابوت کو ایللیاء کی طرف لوٹا دیں گے۔ عظیم کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے قسطنطنیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اُس کا جہاد ایسے لوگ کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ زاری کریں گے، جب وہ قسطنطنیہ پہنچیں گے تو تین دن روزے رکھیں گے، اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں گے اور اُس کے سامنے عاجزی کریں گے تو اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کے مشرقی جانب کو منہدم فرما دیں گے، مسلمان اُس میں داخل ہو جائیں گے اور قسطنطنیہ میں مسجدیں بنائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۶۱. قال ابن لہیعة حدثني بكر بن سوادة عن زياد بن نعيم عن ربيعة بن الفارسي قال

يسير منكم جيش الى رومية ليفتحونها وياخذون حلية بيت المقدس وتابوت السكينة

والمائدة والعصى وحلة آدم فيؤمر على ذلك غلام شاب فيردھا الى بيت المقدس

۱۳۶۱ ابن لہیعة نے، بکر بن سوادہ سے، انہوں نے زیاد بن نعیم سے روایت کی ہے کہ ربیعہ بن الفارسی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ تم میں سے ایک لشکر روم کی طرف جائے گا اُسے فتح کرے گا اور بیت المقدس کا سونا اور تابوت سکینہ اور مائدہ

اور عصا اور آدم علیہ السلام کا جوڑا لے لیں گے، اُس پر ایک نوجوان لڑکے کو امیر بنایا جائے گا وہ ان چیزوں کو بیت المقدس لوٹا دے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سواده أن جنديا حدثه عن الحارث بن حرملة قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول لتخفقن جعاب الروم في أزقة إيلياء قال قلت لعبد الله بن عمرو ليس قد أخربت مرة، قال نعم حتى لا يكون لهم من الريف مجرى سكة، قال يقوم الروم حتى متى يأكل هؤلاء من أطراف ريفكم قال فيقوم خطباؤكم فيقول بعضهم اصبروا واستأخروا عن عدوكم حتى تروا رأيكم ويقول بعضهم تقدموا عليهم حتى يقضي الله يننا وبينهم فيذهب منكم طائفة ويقبل اليهم طائفة فيقتلون بوادي فيه نهر ماء، فقلت أنا قد عرفت الوادي فليس فيه ماء إلا أن به نهرا قال إذا شاء الله أن يظهره أظهره قال فيهزمهم الله، قال فيسيرون لا يردهم أحد وتغلوا البغال يومئذ غلاء لم تغل قط ولا تغلوا أبدا حتى يبلغوا المدينة وقد ذهب النهار منها بطائفة ويبقى طائفة فيفتحونها ويأخذ كل قوم على جهتهم

۱۳۶۲ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے، انہوں نے جنذب سے روایت کی ہے کہ الحارث بن حرملة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ روم کی جنگی لباسوں کی کھڑکھڑاہٹ ایلیاء کی گلیوں میں ہوگی، میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا ایلیاء ایک مرجہ برباد نہ ہوا؟ فرمایا جی ہاں! اُن کے لئے گلیوں میں چلنے کی جگہ نہ ہوگی۔ روم والے کہیں گے کہ یہ مسلمان کب تک تمہاری پیداوار کے اطراف میں سے کھاتے رہیں گے؟ تمہارے خطباء کھڑے ہو جائیں گے۔ تم میں سے بعض کہیں گے کہ مبر کرو اور اپنے دشمنوں سے پیچھے ہٹو اور تم اپنی رائے کے متعلق خوب سوچ لو، اور تم میں سے بعض کہیں گے کہ بلکہ اُن پر پیش قدمی کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور اُن کے درمیان فیصلہ فرمادے، تو تم میں سے ایک جماعت چل پڑے گی اور اُن کی ایک جماعت کا سامنا کرے گی، ایک وادی میں یہ لڑیں گے جس میں پانی کا چشمہ ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اُس وادی کو جانتا ہوں، اُس میں تو پانی نہیں ہے؟ ہاں وہاں پر نہر تھی، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اُس پانی کو ظاہر کرنا چاہے گا۔ تو ظاہر کر دے گا، اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا۔ پھر وہ چلیں گے اُن میں سے ایک بھی واپس نہیں کرے گا، اور خچر مہنگے ہو جائیں گے اتنے مہنگے کہ اتنے مہنگے کبھی نہ ہوئے تھے اور نہ کبھی ہوں گے، پھر وہ شہر کے قریب پہنچ جائیں گے، اور دن کے وقت اُن میں سے ایک حصہ چلا جائے گا اور ایک حصہ باقی رہے گا جو روم کو فتح کرے گا اور سب لوگ اپنی اپنی راہ لیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۶۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن يزيد بن قوثر عن أبي

صالح عن تبيع قال الذي يهزم الروم يوم الأعماق هو خليفة الموال

۱۳۶۳ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے یزید بن قوثر سے، انہوں نے ابو

صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: وہ شخص جو اعماق کے دن رومیوں کو شکست دے گا وہ عجمیوں کا خلیفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۴. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن

تبيع عن كعب قال ثم يبعث الروم يسألونكم الصلح فتصالحونهم فيومئذ تقطع المرأة

الدرب إلى الشام آمنة وتبنى مدينة قيسارية التي بارض الروم

۱۳۶۴ الولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے، انہوں نے تبع

سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر روم والے تم سے صلح کی درخواست کریں گے تم اُن سے صلح کرو گے۔ اُس زمانے میں ایک عورت دَرَب سے شام تک اُمن کے ساتھ سفر کرے گی اور روم کی سرزمین پر قیساریہ نامی شہر بنایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن رجل عن يزيد بن قوذ عن أبي صالح عن تبع

قال بين خراب روذس وبين خروج الهاشمي سبعين سنة

۱۳۶۵ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے یزید بن قوذ سے، انہوں نے ابو صالح

سے روایت کی ہے کہ حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روذس کی بربادی اور ہاشمی کے خروج کے درمیان ستر (70) سال کا عرصہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله عمرو رضى الله عنهما عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على

أيديهما الملاحم

۱۳۶۶ رشدين بن نیا بن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما

فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو اُن دونوں کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۶۷. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان عن علي بن الأقرع عن عكرمة أو سعيد بن

جبیر فی قوله تعالى لهم في الدنيا خزي قال مدينة تفتح بالروم.

۱۳۶۷ یحییٰ بن الیمان نے، سفیان سے، انہوں نے علی بن اقرع سے روایت کی ہے کہ عکرمہ یا حضرت سعید بن جبیر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک شہر ہوگا جو روم کی وجہ سے فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۷. حدثنا بقیة بن الولید وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن أبي المثنی
الأملوکی عن کعب فی قوله تعالی فاذا جاء وعد الآخرة جنتنا بکم لفیفا الآية قال سبطان
من أسباط بني اسرائيل یقتلون يوم الملحمة العظمی فینصرون الاسلام وأهله ثم قرا کعب
وقلنا بعده لبني اسرائيل اسکنوا الأرض فاذا جاء وعد الآخرة جنتنا بکم لفیفا الآية
۱۳۶۸. بقیة بن الولید اور ابو المغیرة نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو المثنی الملوکی سے روایت کی ہے کہ، حضرت
کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا﴾

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی نسلوں میں سے دو قومیں جنگ عظیم کے وقت قتل ہوں گی۔ وہ اسلام
اور مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا﴾

○ ○ ○

۱۳۶۹. حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبد الله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال في
فلسطين وقعتان في الروم تسمى أحدهما القطاف والأخرى الحصاد
۱۳۶۹. ابو المغیرة نے بشیر بن عبد اللہ بن یسار سے، انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فلسطین میں فرمایا کہ: روم میں دو واقعے ہوں گے۔ اُن میں سے ایک کا نام ”قطاف“ اور دوسرے کا نام
”حصاد“ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۷۰. حدثنا عبد القدوس عن ابن عياش عن محمد بن عبد الرحمن عن أبي الميث عن
أبي هريرة قال يفتحون رومية حتى يعلق أبناء المهاجرين سيوفهم رومية فيقفل القافل من
القسطنطينية فيرى أنه قد قفل.
۱۳۷۰. عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے، انہوں نے ابو الميث سے روایت کی ہے کہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ روم کو فتح کریں گے حتیٰ کہ مہاجرین کے بیٹے اپنی تلواروں کو رومیوں پر لٹکائیں
گے، پھر جانے والا قافلہ قسطنطنیہ سے جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷۱. قال ابن عياش وحدثني سعيد بن يزيد العباسي عن عبد الملك بن عمير قال
سمعت الحجاج بن يوسف يقول حدثني من سمع كعبا يقول لولا من برومية من الخلق
لسمع لمر الشمس في السماء جرا كجر المنشار

۱۳۷۱ ابن عیاش نے، سعید بن یزید الجہمی سے روایت کی ہے کہ عبد الملک بن عمر فرماتے ہیں کہ: میں نے الحجاج بن یوسف سے سنا وہ کہتے مجھے تھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روم میں جو مخلوق ہے وہ نہ ہوتی تو آسمان میں سورج کے چلنے کی آواز سنائی دیتی، ایسی آواز ہوتی جیسے آری کے چلنے کی ہوتی ہے۔

۱۳۷۲. حدثنا بقية بن الوليد والحکم بن نافع و ابو المغيرة عن ابی بکر بن ابی مریم عن ابی الزاهرية وضمرة بن حبيب قال لا تجلب الروم عليكم في البحر من رومية إلى رمانية فيحلون عليكم بساحلكم عشرة آلاف قلع فيسكنون ما بين وجه الحجر الى يافا وينزل حدهم وجماعتهم بعكا فينفر أهل الشام الى مواخيرهم فيقلوا فيبعثون الى أهل اليمن فيستمدونهم فيمدونهم بأربعين ألفا حمائل سيوفهم المسد فيسيرون حتى يحلوا بعكا وبها حد القوم وجماعتهم فيفتح الله لهم فيقتلونهم ويتبعونهم حتى يلحق من لحق منهم بالروم ويقتلون من سواهم وهم الذين يحضرون الملحمة الكبرى بالعمق فيجتمع أهل النصرانية جميعا من أهل الشام حتى لا يبقى منهم أحد الا مد أهل العمق ويسير اليهم المسلمون حدهم وجماعتهم أهل اليمن الذين قدموا الى عكا فيقتلون قتالا شديدا ويسلط الحديد فلا تجبن يومئذ حديدة فيقتل من المسلمين الثلث ويلحق بالعدو منهم كثرة وتخرج منهم طائفة فمن خرج من عسكر المسلمين تاه فلم يزل تائها حتى يموت فمن جبن من المسلمين يومئذ أن يخرج فليضطجع على الأرض ثم ليأمر بكافة فليوضع عليه ولتوضع عليه جواليقه من فوق الاكاف ثم يتداعى الناس الى الصلح فيقولون يلحق أهل اليمن بيمنهم ويلحق قيس ببذوهم فيقوم المحررون فيقولون فنحن الى نلحق بالحق بالكفر فيقوم رئيس المحررين ثم يحرض قومه فيحمل على الروم فيضرب هامة رئيسهم بالسيف حتى يفلق هامته ويشنل القتال وينزل الله الفتح عليهم فيهزمهم الله فيقتلون في كل سهل وجبل حتى ان الرجل منهم ليستتر بالشجر والحجر فيقول ايا مؤمن هذا كافر خلفي فاقتله.

۱۳۷۲ بقية بن الوليد اور الحکم بن نافع اور ابو المغيرة نے، ابو بکر بن ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو الزاهرية اور ضمرة بن حبيب فرماتے ہیں کہ: روم تم پر سمندری راستے سے رومانیہ کی طرف آئے گا۔ وہ اپنے دس ہزار (10) بادبانی جہاز تمہارے ساحل پر لگرا نماز کر دے گا۔ وہ جہاز وجہ الحجر سے مقام یافا تک رہیں گے، اور ان کے امراء اور جماعت مقام عکا میں پڑاؤ ڈالیں گے، پھر شام والے اپنے پچھلوں کی طرف چلے جائیں گے لیکن وہ کم ہوں گے۔ وہ یمن والوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجیں گے۔ یمن والے چالیس (40) ہزار مجاہدین کے ساتھ ان کی مدد کریں گے، جن کے تلواروں کی نیام کھجور کی ہوگی۔ یہ لوگ

چلیں گے اور مقام عکا جہاں پر کفار کی جماعت ہوگی، اُن پر حملہ کر دیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دے گا۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے اور اُن کا پیچھا کریں گے۔ جو اُن میں سے روم کے ساتھ مل سکے گا۔ وہ توروم کے ساتھ مل جائے گا باقی سب قتل کر دیئے جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنگِ عظیم میں مقامِ عمق پر حاضر ہوں گے، پھر پورے شام سے عیسائی جمع ہو جائیں گے اور عمق والوں کی مدد کریں گے، مسلمان اُن کی طرف بڑھیں گے۔ مسلمانوں کا اگلا دستہ اور جماعت یمن والے ہوں گے، وہ جو کہ مقامِ عکا گئے ہوں گے، پس یہ انتہائی سخت جنگ لڑیں گے، اور بعض کا لوہا بعض پر مسلط کر دیا جائے گا۔ اُس دن لوہا نرم نہ ہوگا۔ مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی تعداد شہید ہو جائے گی۔ بڑی تعداد مسلمانوں میں سے دشمن سے جا ملے گی اور ایک جماعت مسلمانوں کی نکل جائے گی۔ جو مسلمانوں کے لشکر سے پریشان ہو کر نکلا وہ مرنے تک پریشان رہے گا۔ مسلمانوں میں سے جو بزدل ہوگا اُسے چائے کہ وہ زمین پر لیٹ جائے پھر اُسے چائے کہ وہ پالان کے متعلق حکم دے تو اُس کے اوپر پالان رکھ دیا جائے اور اُس پالان کے اوپر ٹاٹ رکھ دیا جائے۔ پھر لوگ ایک دوسرے کو صلح کی دعوت دیں گے۔ اور کہیں گے کہ یمن والے یمن چلے جائیں اور قبیلہ قیس والے اپنے دیہاتوں میں چلے جائیں۔ اُس وقت آزاد کردہ غلام کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم کہاں جائیں؟ کیا ہم کافروں سے جا ملیں؟ پھر آزاد کردہ غلاموں کا سردار کھڑا ہوگا۔ وہ اپنی قوم کو ابھارے گا اور روم پر حملہ کر دے گا۔ تلواریں سے اُن کے سردار کی کھوپڑی پر مارے گا اور اسے پھاڑ ڈالے گا۔ جنگ بھڑک اٹھے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فتح اتارے گا اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا۔ کفار ہر ہوا زمین اور پہاڑ میں قتل کئے جائیں گے، حتیٰ کہ اُن میں سے ایک آدمی درخت اور ٹھہر کی آڑ لے گا تو وہ کہے گا کہ اے مؤمن! یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہے اسے قتل کر دے!۔

○ ○ ○

۱۳۷۳۔ حدثنا بقية والحکم عن صفوان عن مهاجر الأزدي عن تبع عن كعب قال طوبى

يوم الملحمة العظمى لحمير والحمراء والله ليعطينهم الله الدنيا والآخرة وإن كره الناس

۱۳۷۳ بقية اور الحکم نے، صفوان سے، انہوں نے مهاجر ازدی سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگِ عظیم کے دن قبیلہ حمیر اور حمراء کے لئے خوشخبری ہے، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت دے گا اگرچہ لوگوں کو ناگوار گزرے۔

○ ○ ○

۱۳۷۴۔ حدثنا عبد القدوس عن أبي دوس اليحصبي قال سمعت خالد بن معدان يقول

ليخرجنكم من الشام كفرا كفرا وليجرين خاتمهم أربعين يوما يعني البريد

۱۳۷۴ عبد القدوس کہتے ہیں کہ ابو دوس محمسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن معدان کو فرماتے

ہوئے سنا ہے کہ: ضرورتاً تم کفر کرتے ہوئے شام سے نکالے جاؤ گے، اور ضرور اُن کفار کی مہر چالیس (40) دن تک چلے گی۔

○ ○ ○

۱۳۷۵۔ حدثنا ابو المغيرة عن ابن عباس عن عقيل بن مدرک عن يونس بن سيف

الخولانی قال تصالحن الروم صلحا آمنا حتى تغزوا انتم وهم الترك و کرمان فيفتح الله لكم فتقول الروم غلب الصليب فيغضب المسلمون فينحازون وينحازون فيقتتلون قتالا شديدا عند مرج ذي تلؤل ثم يفتح الله لكم عليهم ثم تكون الملاحم بعد ذلك ۱۳۷۵ ابو المغيرة نے، ابن عیاش سے، انہوں نے عقیل بن مدرک سے روایت کی ہے کہ یونس بن سیف الخولانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم روم کے ساتھ امن والی صلح کرو گے، تم اور وہ ترک اور کرمان کے ساتھ لڑو گے، اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے، رومی کہیں گے کہ صلیب غالب آگئی، مسلمانوں کو غصہ آئے گا تو وہ ان کو برا بھلا کہیں گے۔ یہ انہیں برا بھلا کہیں گے۔ پھر مقام ”مرج ذي تلؤل“ کے پاس سخت جنگ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اُن پر فتح دے گا۔ پھر اس کے بعد اور جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۷۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن ذي مخبر ابن أخي النجاشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقول تصالحن الروم عشر سنين صلحا آمنا يوفون لكم سنتين ويغدرون في الثالثة أو يفون أربعا ويغدرون في الخامسة فينزل جيش منكم في مدينتهم فتفرون انتم وهم الى عدو من ورائهم فيفتح الله لكم فتتصرون بما أصبتم من أجر وغنيمة فينزلون في مرج ذي تلؤل، فيقول قائلكم الله غلب ويقول قائلهم الصليب غلب فيتداولنها ساعة فيغضب المسلمون و صليبتهم منهم غير بعيد فيثور المسلم إلى صليبتهم فيدقه فيثرون إلى كاسر صليبتهم فيضربون عنقه فتثور تلك العصابة من المسلمين إلى أسلحتهم ويثور الروم إلى أسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلك العصابة من المسلمين فيستشهدون فيأتون ملكهم فيقولون قد كفيناك حد العرب وبأسهم فماذا تنتظر فيجمع لكم حمل امرأة ثم ياتيكم في ثمانين غاية تحت كل غاية اثنا عشر الفا.

۱۳۷۶. ضمرة بن ربيعة نے یحییٰ بن ابوعمر والشیبانی سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر (جو کہ نجاشی کے بھتیجے ہیں) نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم رومیوں کے ساتھ دس (10) سال کے لئے امن والی صلح کرو گے۔ وہ دو (۲) سال پورا کریں گے اور تیسرے سال معاہدہ توڑ دیں گے یا چار (4) سال وہ صلح پوری کریں گے اور پانچویں (5) سال معاہدہ توڑ دیں گے، تم میں سے ایک لشکر اُن کے شہروں میں اترے گا۔ تم اور وہ اُن سے آگے دشمن کی طرف جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ تمہاری مدد کی جائے گی۔ تم اجر اور غنیمت پاؤ گے۔ وہ سب مرج ذي تلؤل میں اتریں گے، تم میں سے کہنے والا کہے گا، اللہ تعالیٰ غالب آگیا، اور رومیوں میں سے ایک شخص کہے گا: صلیب غالب آگئی، ایک گھنٹہ تک لوگ یہ بحث کریں گے۔ ایک مسلمان ان کی صلیب کی طرف اٹھے گا اور اُن کی صلیب کو توڑ ڈالے گا، وہ صلیب کے توڑنے والے کی طرف اٹھیں گے اور اُس کی گردن مار دیں گے، پس مسلمانوں کی وہ جماعت اپنے اسلحہ کی طرف دوڑے گی اور رومیوں کی جماعت اپنے

اسلحہ کی طرف اور دونوں لڑیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اُس جماعت کو عزت دیں گے، اور وہ شہید ہو جائے گی، اور رومی اپنے بادشاہ کے پاس آ کر کہیں گے کہ ہم آپ کے لئے عرب کے لشکر اور اُن کی جنگ کے لئے کافی ہیں، آپ کس چیز کا انتظار کرتے ہیں؟ وہ بادشاہ ایک عورت کے حمل کی مدت کے برابر تمہارے مقابلے کے لئے لشکر جمع کرے گا، پھر وہ تمہاری طرف آتی (80) جھنڈوں کے ساتھ آئے گا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۷۷. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن المفرح بن محمد وشريح ابن عبيد عن كعب قال لولا ثلاث لأحببت ألا أحيا أحدا من الملحمة العظمى فإن الله تعالى يحرم فيها يومئذ على كل حديدة أن تجبن ولو ضرب رجل بسفود لقطع والأخرى لولا أن أشهد فتح مدينة الكفر وإن دون فتحها لصغار وهوان كبير.

۱۳۷۷ ابو ایوب نے، ارطاة سے، انہوں نے المفرح بن محمد اور شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں چاہتا کہ میں زندہ نہ رہتا، اُن میں سے ایک جنگ عظیم ہے، اللہ تعالیٰ اُس جنگ میں اُس دن ہر لوہے پر یو دلی کو حرام کر دے گا، اگر ایک آدمی زنگ لگی تلوار سے بھی مارے گا تو وہ بھی کاٹے گی، اور دوسری چیز کہ اگر میں کفر کے شہر کی فتح کے وقت حاضر نہ ہوتا اور اُس کی فتح سے پہلے بڑی زلزلت اور رسوائی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷۸. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن علي بن رباح قال بينما عبد الله بن عمرو في مزرعته بالعجلان الى جانب قيسارية فلسطين إذ مر به رجل مغبر على فرسه مستلما في سلاحه يخبره أن الناس قد فزعوا يرجو أن يشهد ملحمة قيسارية فقال ان ذلك ليس في زمانى ولا زمانك حتى ترى رجلا من أبناء الجهادة بمصر يغلب على سلطانه فيفر إلى الروم فيجىء بالروم فذلك أول الملاحم.

۱۳۷۸ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ علی بن رباح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کھیتوں میں تھے جو کہ فلسطین کے قیساریہ کے ایک جانب مقام عجلائن میں تھے، اس دوران ایک شخص اپنے گھوڑے پر سوار غبار اڑاتا ہوا اسلحہ تھامے ہوئے گورا۔ اُس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ لوگ ڈرے ہوئے ہیں، اور انہیں یہ خدشہ ہے کہ قیساریہ کی جنگ ہوگی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ جنگ میرے اور تیرے زمانے میں نہ ہوگی، تو جاہلوں کی اولاد میں سے ایک شخص کو دیکھے گا کہ وہ مصر کا امیر ہے اور اُس کی سلطنت مغلوب ہوگئی ہے، اور وہ روم کی طرف بھاگے گا، پھر وہ رومیوں کے ساتھ آئے گا، یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷۹. حدثنا الوليد وأبو المغيرة عن ابن عياش عن اسحاق ابن أبي فروة عن يوسف بن سليمان عن جدته ميمونة عن عبد الرحمن بن سنان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم يقول والذي نفسي بيده ليارزن الإيمان إلى ما بين المسجدين كما تارز الحية إلى حجرها وليحازن الإيمان المدينة كما يحوز السيل الدمن فيبناهم على ذلك استغاثت العرب بأعرابها فخرجوا في مجلبة لهم كصالح من مضى وخير من بقى فاقتلواهم والروم فتقلب بهم الحروب حتى يردوا عمق أنطاكية فيقتلون بها ثلاث ليال فيرفع الله النصر عن كل الفريقين حتى تخوض الخيل في الدم إلى ثنها وتقول الملائكة أي رب ألا تنصر عبادك، فيقول حتى يكثر شهداؤهم فيستشهد ثلث ويصبر ثلث ويرجع ثلث شاكا فيخسف بهم، قال فتقول الروم لن ندعكم إلا أن تخرجوا إلينا كل من كان أصله منا، فيقول العرب للعجم الحقوا بالروم فتقول العجم أنكفر بعد الإيمان فيغضبون عند ذلك فيحملون على الروم فيقتلون فيغضب الله عند ذلك فيضرب بسيفه ويطعن برمحه، قيل يا عبدالله بن عمرو ما سيف الله ورمحه؟ قال سيف المؤمن ورمحه حتى يهلكوا الروم جميعا فما يفلت إلا منخر ثم ينطلقون إلى أرض الروم فيفتحون حصونها ومدائنهم بالتكبير حتى يأتوا مدينة هرقل فيجدون خليجها بطحاء ثم يفتحونها بالتكبير يكبرون تكبيرة فيسقط أحد جدرانها ثم يكبرون أخرى فيسقط جدار آخر ويبقى جدارها البحري لا يسقط ثم يستجيرون إلى رومية فيفتحونها بالتكبير ويتكاملون يومئذ غنائهم كيلا بالغرائر، إلا أن الوليد لم يذكر جدته

۱۳۷۹ھ الولید اور ابوالخیر نے ابن عیاش سے، انہوں نے اسحاق ابن ابوفروہ سے، انہوں نے یوسف بن سلیمان سے، انہوں نے اپنی دادی میمونہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن سہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ایمان دو مسجدوں کے درمیان سمٹ آئے گا، جیسے کہ سانپ اپنی بیل میں لوٹ آتا ہے، اور ایمان مدینہ میں ہے گا جیسا کہ سیلاب چیزوں کو بہا لے جاتا ہے، اس وقت عرب والے اپنے دیہات والوں سے مدد مانگیں گے، پس وہ ٹکلیں گے جیسے گورے ہوئے لوگوں میں نیک لوگ اور وہ بقیہ لوگوں میں بہترین لوگ ہوں گے۔ وہ اور رومی لڑیں گے۔ جنگ اُن کی وجہ سے پلٹ جائے گی، حتیٰ کہ وہ عمق انطاکیہ میں چلے جائیں گے، وہاں پر وہ تین رات تک لڑتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ دونوں فریقین سے مدد کو اٹھالیں گے حتیٰ کہ گھوڑا بھی اپنے گھر تک خون میں ڈوبا ہوا ہوگا اور فرشتے کہیں گے کہ اے رب! کیا تُو اپنے بندوں کی مدد نہیں کرتا۔ ارشاد ہوگا اُن کے شہداء زیادہ ہونے دو، پھر مسلمانوں میں سے ایک تہائی جماعت شہید ہو جائے گی، ایک تہائی جی رہے گی اور ایک تہائی شک کرتے ہوئے لوٹ جائے گی، تو وہ زمین میں دھنس جائے گی، روم والے کہیں گے کہ ہم تمہیں ہرگز نہ چھوڑیں گے جب تک تم اُن لوگوں کو ہمارے حوالے کر دو جن کا نسب ہم سے ہے، عرب والے عجمیوں سے کہیں گے کہ روم چلے جاؤ۔ اہل عجم کہیں گے کہ کیا ہم ایمان لانے کے بعد کفر کریں گے۔ پھر وہ ناراض ہوں گے اور روم پر حملہ کر کے لڑیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ وہ اپنی تلوار اور اپنے نیزے کے ساتھ مارے گا، عرض کیا گیا اے

عبداللہ بن عمرو! اللہ تعالیٰ کی تلو اور اُس کا نیزہ کیا ہے؟ فرمایا مؤمن کی تلوار اور مؤمن کا نیزہ۔ وہاں روم والے سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور سوائے خبر دینے والے کے کوئی نہ بچ پائے گا، پھر مسلمان روم کی طرف روانہ ہوں گے اُس کے قلعوں کو اور شہروں کو تکبیر کے ذریعے فتح کریں گے، اور وہ ہر قل کے شہر فتح جائیں گے، پس وہ ”مقام بطحاء“ کوڑکاؤٹ پائیں گے، پھر اُسے بھی تکبیر کے ساتھ فتح کریں گے، وہ ایک آواز میں تکبیر کہیں گے تو اُس کی ایک دیوار گر جائے گی۔ پھر وہ دوسری تکبیر کہیں گے تو دوسری دیوار بھی گر جائے گی، اور سمندری دیوار اُس کی باقی رہے گی وہ نہیں گرے گی۔ پھر وہ رومیوں پر حملہ کر دیں گے اور تکبیر کے ساتھ روم کو فتح کر دیں گے، اور اُس دن مالِ غنیمت کو ماپ کر ڈھالوں کے ذریعے تقسیم کریں گے۔

○ ○ ○

۱۳۸۰۔ حدثنا عبدالقدوس وابن كثير بن دينار عن ابن عياش عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن سعيد بن جابر قال له رجل من آل معاوية ألا تقرأ صحيفة من صحف أخيك كعب، قال فطرح الي صحيفة مكتوب فيها قل لصور مدينة الروم وهي تسمى بأسماء كثيرة قل لصور بما عنت عن أمري وتجبرت بجبروتك تباري جبروتي وتمطين فللك بعرضي لأبعثن عليك عبادي الأميين وولد سبا أهل اليمن الذين يردون الذكر كما ترد الطير الجياع اللحم وكما ترد الغنم العطاش الماء ولأنزعن قلوب أهلک ولاشدن قلوبهم ولأجعلن صوت أحدهم عند الباس كصوت الأسد يخرج من الغابة فيصبح به الرعاة فلا تزدده أصواتهم إلا جرأة وشدة ولأجعلن حوافر خيولهم كالحديد على الصفا ليدرك يوم الباس ولاشدن أوتار قسيهم ولاترككنك جلحاء للشمس ولاترككنك لا ساكن لك إلا الطير والوحش ولأجعلن حجارتك كبريتا ولأجعلن دخانك يحول دون طير السماء ولأسمعن جزائر البحر صوتك في وعيد كثير لم يحفظه كله

۱۳۸۰ عبدالقدوس اور ابن کثیر بن دینار نے ابن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے روایت کی ہے کہ سعید بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: انہیں ایک آدمی جو آل معاویہ میں سے تھا اُس نے کہا: کیا تُو اپنے بھائی کے صحیفوں میں سے کوئی صحیفہ نہیں پڑھتا؟ تو اُس نے مجھے ایک صحیفہ دیا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ روم کے شہر کی صورتوں کو کہہ دو جن کے نام بہت سارے ہیں، اور اُن صورتوں سے کہہ دو جو میرے حکم سے سرکشی کرتے ہیں، اور تیرے پروردگار کے عظمت و قوت کی طرح وہ اپنی قوت اور طاقت ظاہر کرتے ہیں“ اور تیری چھت کی میرے عرش کے ساتھ مثال دیتے ہیں، کہ میں ضرور تجھ پر اپنے اُن پڑھ بندوں کو بھیجوں گا، اور اہل یمن میں سے مباء کی اولاد کو بھیجوں گا، جو مردوں پر ایسے جا پڑتے ہیں، جیسے بھوکا پرندہ گوشت پر یا جیسے بھوکا بکری پانی پر جا پڑتی ہے، اور میں تیرے رہنے والوں کے دلوں کو نکال لوں گا اور اُن کے دلوں کو سخت کر دوں گا۔ لڑائی کے وقت اُن میں سے ہر ایک کی آواز اُس شیر کی طرح کر دوں گا جو جنگل سے نکلا ہو، اُس کی آواز کی وجہ سے چرواہے شور کرنے لگیں گے،

اور ان چرواہوں کی آوازوں کی وجہ سے اُس کی جرأت اور ہڈت اور زیادہ ہو جائے گی، اور میں اُن کے گھوڑوں کے گھروں کو چٹان پر لوہے کی طرح کر دوں گا، تاکہ وہ جنگ کے دنوں کو دیکھیں، اور میں اُن کے کمائوں کے تاروں کو سخت کر دوں گا، اور میں تجھے سورج کے لئے جھلتا ہوا چھوڑ دوں گا، اور میں تجھے ایسا کر دوں گا کہ تجھ میں کوئی رہنے والا زندہ نہ بچے گا، سوائے پرندوں کے اور وحشی جانوروں کے، اور میں تیرے پتھر گندھک بنادوں گا، اور میں تیرا دھواں کو ایسا کر دوں گا کہ وہ آسمان کے پرندے سے اس طرف حائل ہوگا، اور میں تیرے سمندروں کے جزیروں کو تیری آواز سناؤں گا، اس قسم کی بہت ساری وعیدیں اُس میں لکھیں تھیں جو اُسے پوری یاد نہیں ہیں۔

۱۳۸۱. قال ابن عیاش وحدثني اسحاق بن أبي فروة عن أبي مسلمة الحضرمي عن عبد الله بن عمرو قال افضل الشهداء عند الله تعالى شهداء البحر و شهداء اعماق انطاكية وشهداء الدجال

۱۳۸۱ ابن عیاش نے، اسحاق بن ابوفروہ سے، انہوں نے ابوسلمۃ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہید سمندر کے شہید، انطاکیہ کے اعماق کے شہید، اور دجال کے شہید ہیں۔

۱۳۸۲. حدثنا بقیة عن محمد بن الوليد الزبيدي عن راشد بن سعد عن كعب قال ان قبور شهداء الملحمة العظمى لتضيء في قبور شهداء من قبلهم.

۱۳۸۲ بقیہ نے، محمد بن الولید الزبیدی سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ عظیم کے شہداء کی قبریں روشن ہوں گی، وہ اپنے سے پہلوں کے شہداء کی قبروں میں ہوں گے (یعنی اُن جیسا ثواب پائیں گے)۔

۱۳۸۳. حدثنا بقیة عن عبد القدوس عن صفوان عن شريح ابن عبيد عن كعب قال ان انا شهدت يوم الملحمة الكبرى لم آس على ما فاتني قبله ولا ابالي الا ابقى بعده و قتال يوم الملحمة العظمى اعظم من قتال الدجال وذلك لانه يكون مع الدجال سيف واحد ومع اصحاب الملحمة سيوف والسيوف الامم.

۱۳۸۳ بقیہ نے عبدالقدوس سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر میں جنگ عظیم میں حاضر ہوا تو اُس سے پہلے جو چیزیں مجھ سے گم ہو گئی ہیں مجھے اُن پر حسرت نہ ہوگی، اور اگر میں اُس کے بعد باقی نہ رہا تو مجھے اُس کی پرواہ نہیں ہے۔ جنگ عظیم کے دن جہاد کرنا دجال کے خلاف جہاد کرنے سے بڑا ہے، اُس لئے کہ دجال کے پاس ایک تلوار ہوگی اور جنگ عظیم کے سپاہیوں کے پاس بہت ساری تلواں ہوں گی۔ (تلواروں سے مراد قو میں ہیں)۔

۱۳۸۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبد الله بن دينار عن كعب قال ان لله تعالى في

الروم ثلاث ذبائح أولهن اليرموك والثانية فينقس يعني التمرة وهي حمص والثالثة الأعماق

۱۳۸۴. أبو المغيرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روم میں تین مرتبہ ذبح ہونا واقع ہوگا، پہلی مرتبہ یہود میں، دوسری مرتبہ فینقس یعنی تمرہ میں جو کہ حمص ہے، اور تیسری مرتبہ اعماق میں۔

○ ○ ○

۱۳۸۵. حدثنا أبو المغيرة عن عتبة بن ضمرة عن أبيه عن أبي هزان عن كعب قال لا

تفتح القسطنطينية حتى تفتح كليتها قيل وما كليتها قال عمورية

۱۳۸۵. أبو المغيرة نے عتبہ بن ضمرہ سے وہ اپنے والد سے، وہ ابو ہزان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا حتیٰ کہ اُس کے گردے فتح نہ ہو جائیں، عرض کیا گیا: قسطنطنیہ کے گردے کیا ہیں؟ فرمایا عموریہ۔

○ ○ ○

۱۳۸۶. قال أبو المغيرة حدثني بشير بن عبد الله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال لا

تفتح القسطنطينية حتى يفتح نابها قيل وما نابها قال عمورية قال واخبرني أبو بكر عن

كعب مثله الا انه قال كلبها.

۱۳۸۶. ابو المغیرہ نے، بشیر بن عبد اللہ بن یسار سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا حتیٰ کہ اُس کی کچلی کے دانت فتح نہ ہو جائیں، عرض کیا گیا کہ اُس کے دانت کیا ہیں؟

فرمایا عموریہ ابو بکر نے کعب سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے مگر اُس میں دانت کی جگہ ٹخنے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۸۷. حدثنا بن الوليد وأبو المغيرة عن عمرو بن عمرو الأحموسي عن أبيه عن تبع

عن كعب قال عمورية كلبة القسطنطينية من أجل أنها تهاجر دونها.

۱۳۸۷. ہمیں بیان کیا ہے ولید اور ابو المغیرہ نے، عمرو بن عمرو احموسی سے، وہ اپنے والد سے، وہ تبع سے روایت کرتے ہیں

کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنه نے فرمایا ہے کہ: عموریہ قسطنطنیہ کی کلبا ہے، اس لئے کہ وہ اُس سے پہلے اُس کی حفاظت کرے گی۔

○ ○ ○

۱۳۸۸. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال ما

أحب أن أبقي بعد فتح مدينة هرقل إن أبواب الشر تفتح حينئذ ورب هو أن وصغار مع فتحها

۱۳۸۸. بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ پسند نہیں کہ ہرقل کے شہر کی فتح ہونے کے بعد میں زندہ رہوں، شہر کے دروازے اُس وقت کھول

دیئے جائیں گے، اُس کی فتح کے ساتھ ساتھ بہت ساری رسوائیاں اور ذلتیں بھی ہوں گی۔

۱۳۸۹. قال شريح فحدثني جبير بن نفير قال قال لنا أبو الدرداء رضي الله عنه ولا

تستعجلون بفتح مدينة هرقل فرب هوان وصغار عند فتحها

۱۳۸۹ شرح کہتے ہیں کہ جبير بن نفير رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا کہ: تم ہرقل کے

شہر کی فتح کے متعلق جلد بازی نہ کرو! اس لئے کہ اُس کی فتح کے ساتھ بہت ساری ڈنٹیں اور سوائیاں بھی ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۹۰. حدثنا بقية عن أبي سبأ عتبة بن تميم عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن

خمير عن كعب قال اذا أبق رجل من قريش الى القسطنطينية فقد حضر أمرها وأمير

الجيش الذي يفتح القسطنطينية ليس بسارق ولا زان ولا غال والملاحم على يدي رجل

من آل هرقل

۱۳۹۰ بقية نے ابو سبأ عتبہ بن تمیم سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی

ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب قریش کا ایک آدمی قسطنطنیہ کی طرف بھاگ جائے گا تو قسطنطنیہ کا معاملہ

شروع ہو جائے گا، قسطنطنیہ کو فتح کرنے والے لشکر کا امیر ایسا شخص ہوگا، جو نہ چور ہوگا نہ زانی اور نہ خیانت کرنے والا، اور بڑی جنگیں

ہرقل کی اولاد میں سے ایک شخص کے ہاتھوں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۹۱. حدثنا بقية و أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية عن كعب قال تفتح على

يدي رجل من بني هاشم قالا جميعا وأخبرنا صفوان عن شريح وأبي المثنى الأملوكي عن

كعب قال تفتح على يدي ولد سبأ وولد قادر قلم يذكر بقية أبا المثنى وقال بقية عن

صفوان بن عمرو عن أبي المثنى عن كعب الذي تكون على يديه الملاحم رجل من أهل

هرقل يقال له طبر يعني طبارة.

۱۳۹۱ بقية اور ابو المغیرہ نے، ابو بکر سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ: وہ شخص کہ جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی وہ ہرقل کے گھرانے میں سے ہوگا، جسے طبر یعنی طبارہ کہا جاتا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن المهاجرين بن حبيب قال قال

رسول الله ﷺ الخامس من آل هرقل الذي يقال له طبر على يديه تكون الملاحم.

۱۳۹۲ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ المهاجر بن حبيب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے پانچویں کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، جس کا نام ”طبر“ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۳. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير قال تفتحون

الکفر بالتکبیر یضع الله تعالى لهم کل يوم ثلث حائطها فی ثلاثة ايام فیناهم کذلک
یا تهم خبر الدجال فلا یفر عنکم ذلک فانه کذب فاحتملوا من غیبتها.

۱۳۹۳ھ ابوالمغیرہ نے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو الزاہریہ سے جبیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
کہ: تم لوگ کفر کے شہر کو تکبیر کے ذریعہ فتح کرو گے، اللہ تعالیٰ ہر روز اُن کی دیواروں میں ایک تہائی گراتے جائیں گے، تین
دنوں میں اُن کی دیواریں گر جائیں گی۔ مجاہدین قسطنطنیہ کی فتح میں ہوں گے کہ اُن کے پاس دجال کی اطلاع آئے گی۔ یہ
اطلاع تمہیں نہ ڈرائے اس لئے کہ یہ جھوٹی ہوگی۔ لہذا قسطنطنیہ کے مال غنیمت میں سے خوب مال اٹھالو۔

○ ○ ○

۱۳۹۴ھ. وقال واخبرنا بشیر بن عبد الله بن یسار قال سمعت عبد الله بن بسر المازنی

یقول اذا اتاکم خبر الدجال وانتم فیها فلا تدعوا غنائمکم فان الدجال لم یخرج.

۱۳۹۴ھ ابوالمغیرہ نے بشیر بن عبد اللہ بن یسار سے، انہوں نے عبد اللہ بن بسر المازنی سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب
تمہارے پاس دجال کے متعلق اطلاع آئے اور تم قسطنطنیہ میں ہوں تو اپنے مال غنیمت کو نہ چھوڑنا! اس لئے کہ دجال ابھی ظاہر نہیں
ہوا ہوگا۔ (یعنی دجال کے آنے کی خبر جھوٹی ہوگی) ○ ○ ○

۱۳۹۵ھ. قالوا واخبرنا صفوان عن ابي الزاهرية عن جبیر بن نفیر عن ابي ثعلبة الخشني

قال اذا كان بين الدرب والعريش مادية اهل بيت واحد فقد دنا فتح القسطنطينية

۱۳۹۵ھ ہم سے صفوان نے انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ابو ثعلبہ الخشني
رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب دُرب اور عریش کے درمیان ایک ہی گھردالوں کا دُسترخوان ہو تو قسطنطنیہ کی فتح قریب ہوگی۔

۱۳۹۶ھ. حدثنا الوليد وبقية بن الوليد وأبو المغيرة والحکم بن نافع عن صفوان بن

عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن أبيه عن عوف بن مالک الأشجعي قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتنة السادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر

فيسيرون اليكم على ثمانين غاية، قلت وما الغاية قال الراية تحت كل راية الناعشر الفا

۱۳۹۶ھ الولید اور بقیہ بن الولید اور ابوالمغیرہ اور الحکم بن نافع نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن

جبیر بن نفیر سے، وہ اپنے والد سے، وہ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا ہے کہ: چھ فتنہ صلح ہوگی، تمہارے اور (انگریزوں) کے درمیان، پھر وہ تمہاری طرف آتی (80) نشانات لے کر آئیں
گے، میں نے عرض کیا کہ نشانات کیا ہیں؟ فرمایا جھنڈے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (12) کا لشکر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۷ھ. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي المشي عن كعب قال الذي تكون على يديه

الملاحم من آل هرقل يقال له طبر يعني طبارة.

۱۳۹۷ھ ابوایوب نے، ارطاة سے، انہوں نے ابوالثنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: ۷
ہیں کہ: ہر قل کی اولاد میں سے طمر یعنی طہارہ نامی شخص کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۹۸ھ. حدثنا أبو حيوة شريح بن يزيد الحضرمي عن سعيد بن عبد العزيز عن اسماعيل بن عبيد الله قال حدثني ميسرة أن أبا الدرداء حدثه بهذا الحديث لتخرجن منها كفرا كفرا قال أبو الدرداء أو لم يقل الله عز وجل ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر أن الأرض يرثها عبادي الصالحون وهل الصالحون إلا نحن.

۱۳۹۸ھ ابو حيوۃ شریح بن یزید الحضرمی نے، سعید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے اسماعیل بن عبید اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ مجھے ميسرة نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ: تم شام سے کفر کی حالت میں ضرور نکالے جاؤ گے، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ﴾

اور صالحین تو ہم ہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۹۹ھ. حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن أبي الأعيس عبد الرحمن بن سلمان عن عبد الله بن عمرو قال ينهزم يوم الملحمة الثلث من المسلمين وأولئك شرار البرية عند الله ۱۳۹۹ھ الولید نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے ابوالعیس عبد الرحمن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم کے دن مسلمانوں کی ایک تہائی شکست کھائے گی، اور یہ مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۰ھ. حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن رجل عن عبد الرحمن بن سلمان عن عبد الله بن عمرو قال اذا عادت ذو الخلصة صنم كان لدوس في الجاهلية كان ظهور الروم على الشام.

۱۴۰۰ھ الولید نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے ایک راوی سے عبد الرحمن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب ذوالخلصۃ کی عبادت کی جائے گی جو کہ قبیلہ دوس کا ایام جاہلیت میں ”بت“ تھا تب روم والے شام پر حملہ کریں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۱ھ. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن كعب قال يا معشر قيس أحيي يمنا ويا معشر اليمن أحيي قيسا فبوشك أن لا يقتل على هذا الدين غير كما قال

الأوزاعي بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قيس فرسان الناس يوم الملاحم واليمن رحا الاسلام.

۱۴۰۱۔ الولید نے، اوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اے قبیلہ قیس کے لوگو! یمن سے محبت کرو! اور اے یمن کے لوگو! قبیلہ قیس سے محبت کرو! قریب ہے کہ اس دین پر تم دونوں کے ہوا اور کوئی نہ لڑے، اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قبیلہ قیس جنگ کے دنوں میں لوگوں کے شہسوار ہوں گے، اور یمن اسلام کی چکی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۴۰۲۔ حدثنا الوليد عن عثمان بن أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الملاحم خرج بعث من دمشق من الموالى هم أكرم العرب فرسا وأجوده سلاحا يؤيد الله بهم الدين.

۱۴۰۲۔ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکۃ سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب جنگیں واقع ہوں گی تو آزاد کردہ لوگوں میں سے ایک لشکر دمشق سے نکلے گا، وہ تمام عرب سے زیادہ معزز ہوگا کھوڑوں کے اعتبار سے اور زیادہ مضبوط ہوں گے ہتھیار کے اعتبار سے، اللہ تعالیٰ اُن ذریعے اس دین کو مضبوط کریں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۳۔ حدثنا ضمرة بن ربيعة عن عثمان بن عطاء عن عبد الواحد بن قيس الدمشقي قال لاندع الروم على الساحل أيام الملاحم ماء الا عسكروا عليه

۱۴۰۳۔ ضمیرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے روایت کی ہے کہ عبدالواحد بن قیس الدمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روم والے جنگ کے زمانے میں ساحل پر کوئی پانی نہ چھوڑیں گے مگر اس پر فوج کشی کریں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۴۔ حدثنا بقیة بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مریم عن عطية بن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الملاحم خرج من دمشق بعث هم خيار عباد الله الأولين والآخرين

۱۴۰۴۔ بقیہ بن الولید نے ابوبکر بن ابومریم سے روایت کی ہے کہ عطیہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب جنگیں واقع ہوں گی تو دمشق سے ایک لشکر نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کے اولین اور آخرین بندوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۵۔ حدثنا بقیة وأبو المغيرة عن صفوان عن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى وعدني فارس لم الروم لم نساؤهم أبناؤهم ولأمتهم

و کنوزہم و آمدنی بحمیر اعوانا۔

۱۳۰۵ھ بقیہ اور ابوالخیر ؑ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فارس کا وعدہ کیا ہے، پھر روم کا، پھر اُن کی عورتوں اور بیٹوں کا، اُن کے آسے اور خزانوں کا، اور اللہ تعالیٰ نے میری مدد قبیلہ حِمْیَر کے ذریعہ کی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۶ھ . حدثنا بقیہ عن صفوان عن شریح بن عبید عن ابی الدرداء قال لتخرجنکم الروم

من الشام کفرا کفرا حتی یوردوکم البلقاء لذلك الدنیا تبید وتفنی والآخرۃ تبقی۔

۱۳۰۶ھ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم والے تمہیں شام سے تمہاری حالت کفر میں نکالیں گے، حتیٰ کہ تمہیں بقاء میں پہنچادیں گے، یہ دنیا بوسیدہ اور فنا ہونے والی ہے، اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۷ھ . حدثنا أبو المظفر عن صفوان عن ابی الیمان عن کعب قال الملحمة العظمی

وخراب القسطنطنیة وخروج الدجال فی سبعة أشهر أو ما شاء اللہ من ذلك

۱۳۰۷ھ ابوالخیر ؑ نے، صفوان سے، انہوں نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی بربادی اور دجال کا ظہور سات (7) مہینوں میں ہوگا یا جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

○ ○ ○

۱۳۰۸ھ . حدثنا الولید عن ابی بکر الکلاعی سمع ابا وهب عبید اللہ بن عبید سمع مکحولاً

یقول الملاحم عشر أولها ملحمة قیساریة فلسطین و آخرها ملحمة عمق أنطاکیة

۱۳۰۸ھ الولید نے، ابوبکر الکلاعی سے، انہوں نے ابوقہب عبید اللہ بن عبید سے سنا کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جنگیں دس (10) ہیں، پہلی جنگ فلسطین کے قیساریہ کی ہوگی، اور آخری جنگ انطاکیہ کے عمق کی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۰۹ھ . حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علی بن زید عن

عبدالرحمن بن ابی بکرۃ قال سمعت عبداللہ بن عمرو یقول یوشک أن ینخرج حمل الضان

ثلاث مرار، قلت ما حمل الضان؟ قال رجل أحد أبویہ شیطان یملک الروم یجیء فی ألف ألف

وخمس مائة ألف ألف فی البر وخمس مائة ألف فی البحر حتی ینزل أرضا یقال لها العمق

فیقول لأصحابہ إن لی فی سفنکم طلبۃ فإذا نزلوا عنها أمر بها فأحرقتم ثم یقول لا قسطنطنیة لکم

ولا رومیة فمن شاء فلیقم ویستمد المسلمون بعضهم بعضا فذكر الحديث حتی تستفتحوا

القسطنطنیة الزانیة أنى لا جدما فی کتاب اللہ تعالیٰ الزانیة فیقول أمیرهم لا غلول الیوم۔

۱۴۰۹ھ عبدالصمد بن عبدالوارث نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ: بھیڑ کا حمل نکل جائے، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ فرمائی، میں نے عرض کیا کہ بھیڑ کا حمل کیا ہے؟ فرمایا: ایک آدمی ہے، جس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا، وہ روم کا بادشاہ بنے گا اور پندرہ (15) لاکھ کے لشکر کے ساتھ آئے گا، دس (10) لاکھ خشکی میں ہوں گے اور پانچ (5) لاکھ سمندر میں ہوں گے، حتیٰ کہ غمق نامی زمین میں پڑاؤ ڈالیں گے، پھر وہ اپنے لوگوں سے کہے گا مجھے تمہاری کشتیوں میں کام ہے؟ جب وہ لوگ کشتیوں سے اتر جائیں گے تو یہ اُن کے متعلق حکم دے گا کہ سب کشتیاں جلادی جائیں، پھر وہ کہے گا نہ تمہارے لئے قسطنطنیہ ہے اور نہ روم ہے، تم میں سے جو چاہے گا اُسے یہاں رہنا ہوگا، اور مسلمان ایک دوسرے سے مدد مانگیں گے۔ پھر آگے حدیث بیان کی اور آخر میں فرمایا کہ تم لوگ زنا کار قسطنطنیہ کو فتح کرو گے! میں قسطنطنیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زنا کار پاتا ہوں، مسلمانوں کے امیر کہیں گے آج کے دن کوئی خیانت نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۴۱۰. حدثنا الحكم بن نافع عن عمن حدثه عن كعب قال في الملحمة العظمية تخرب

سواحل الشام حتى تبكي السواحل من خرابها كبكاء المدن والقرى

۱۴۱۰ھ حکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم میں

شام کے ساحلی علاقے برباد ہو جائیں گے، اور وہ اپنی بربادی پر روئیں گے جیسا کہ شہر اور دیہات روتے تھے۔

○ ○ ○

۱۴۱۱. حدثنا ضمرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال تغلب الروم في الملحمة

الصغرى على سهل الأردن وبیت المقدس.

۱۴۱۱ھ ضمیرہ نے اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: چھوٹی جنگ کے اندر رومی

لوگ اردن اور بیت المقدس کی ہموار زمین پر غالب آ جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۴۱۲. حدثنا ضمرة عن الحكم بن أبي سليمان قال شهدت عقبه بن أبي زبيب يقول

إذا خرجت قبرس فابك أيام حياتك على نفسك

۱۴۱۲ھ ضمیرہ نے حکم بن ابوسلیمان سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن ابوزبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قبرص

برباد ہو جائے تو حیرے زندگی کے دن حیرتی ذات پر روئیں گے۔

○ ○ ○

۱۴۱۳. حدثنا بقلبة عن أرطاة قال حدثني المهاجر بن حبيب أن رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال الخامس من آل هرقل على يديه تكون الملاحم قال أرطاة فولي أربعة من

آل هرقل قال أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فلي الخامس قال أرطاة لم يحي.

الخامس إلى الآن بعد

۱۳۱۳ھ بقیہ نے، ارطاة سے روایت کی ہے کہ مہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر قل کی اولاد میں سے پانچویں کے ہاتھ بڑی جنگیں ہوں گی۔ حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہر قل کی اولاد میں سے چار (4) تو حکمران بن چکے ہیں۔ پانچواں ابھی باقی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۱۳۔ حدثنا ربيع بن عطية عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن كعب قال يلي الروم امرأة تقول اهلوا لي الف سفينة الفحل الواح عملت على وجه الأرض ثم خرجوا إلى هؤلاء الذين قتلوا رجالنا وسبوا نساءنا وأبناءنا فإذا فرغوا منها قالت اركبوا أن شاء الله وإن لم يشأ فبعث الله عليهم ريحا فيقمصها بقولها وإن لم يشأ ثم يعمل لها ألف أخرى مثلها ثم تقول مثل قولها وبعث الله عليها ريحا فيقمصها ثم يعمل لها ألف أخرى فتقول اركبوا أن شاء الله قال فيخرجون فيسيرون حتى ينتهوا إلى تل عكا. فيقولون هذه بلادنا وبلاد آبائنا ثم يرسلون النار في سفنهم فيحرقونها والمسلمون يومئذ بيت المقدس فيكتب الوالي إلى أهل العراق وأهل مصر وأهل اليمن فيجيء رسله فيقولون نتخوف أن ينزل بنا مثل ما نزل بكم وتمر رسله على حمص وقد أغلق أهلها على من فيها من المسلمين ويقتلون فيها امرأة ويلقونها مما يلي الحائط خارج قال فيكتب الوالي أمر حمص ثم يقول للمسلمين اخرجوا إلى عدوكم فموتوا وأميتوا فيقتلون قتالا شديدا فيقتل من المسلمين ثلث وينهزم ثلث فيقعون في مهيل من الأرض ويقبل الثلث حتى ينتهوا إلى بيت المقدس ثم يخرجون منها إلى الموجب أرض البلقاء والموجب أرض فيها عيون ويخرج فيه حشيش من تحت الأرض فينزل المسلمون عليه ويقبل أعداء الله حتى ينتهوا إلى بيت المقدس ثم يقول اذهبوا فقاتلوا بقية عبيدي الذين بقوا فيقول والي المسلمين لمن معه اخرجوا إلى عدوكم قال فيكون ويتضرعون إلى الله عز وجل فيومئذ يغضب الله لدينه فيطعن برمحه ويضرب بسيفه ويسلط الله الحديد بعضه على بعض حتى لا يبالي الرجل صمصامة كانت معه أو غيرها قال فيقتلون في الفور فيقتلون قتالا شديدا فيقتل العدو يومئذ فلا يبقى منهم إلا شردمة يسيرة يلحقون بجبل لبنان والمسلمون خلفهم يطردونهم حتى ينتهوا إلى القسطنطينية وعلى المسلمين رجل آدم معطل رمحه حتى إذا انتهى إلى النهر الذي عند القسطنطينية نزل الوالي ليعوضا ويصلي ليعاخر الماء عنه ثم يطلبه ليعاخر فإذا رأى ذلك ركب دابته ثم يقول يا هؤلاء هذا

أمر يريده الله هلموا فأجيزوا فيجيزون حتى ينتهوا الى حائط القسطنطينية ثم يكبرون تكبيرة رجل واحد فيسقط منها اثنا عشر برجا فيومئذ تقتل رجالها وتسبي نساؤها وتؤخذ أموالها فيبناهم على ذلك إذ أتاهم آت. فقال إن الدجال قد خرج بالشام فيخرج القوم فمن كان أخلا ندم ألا يكون استراد لسنين تكون أمام الدجال فيجدونه لم يخرج فقل ما يلبث حتى يخرج

۱۳۱۴ھ ردیح بن عطیہ یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم کی حکمران ایک عورت بنے گی اور وہ کہے گی کہ میرے لئے ایک ہزار بہترین بحری جہاز بناؤ! پھر اُن لوگوں کی طرف نکلوجنہوں نے ہمارے مردوں کو قتل کیا ہے، اور ہماری عورتوں اور اولاد کو قیدی بنایا ہے، جب لوگ جہاز بنانے سے فارغ ہو جائیں گے تو ملکہ کہے گی کہ سوار ہو جاؤ! اگر اللہ چاہے یا نہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر ایک آندھی بھیج دے گا، اُس کی اس بات کی وجہ سے کہ اگر نہ چاہے۔ وہ آندھی اُن جہازوں کو پھور پھور کر دے گی، پھر ملکہ کے لئے اُس جیسے ایک ہزار مزید بحری جہاز بنائے جائیں گے۔ وہ پھر پہلے جیسی بات کہے گی تو اللہ اُن پر پھر آندھی کو بھیج دیں گے جو ان جہازوں کو پھور پھور کر دے گی، ملکہ کے لئے پھر ایک ہزار جہاز بنائے جائیں گے تو اب وہ کہے گی کہ سوار ہو جاؤ! اگر اللہ نے چاہا، پھر یہ نکلیں گے اور چلیں گے حتیٰ کہ مقام بِلّ عکا تک پہنچ کر کہیں گے کہ یہ ہمارے شہر ہیں اور ہمارے آباء و اجداد کے شہر ہیں، پھر وہ اپنے جہازوں پر آگ چھوڑ دیں گے اور انہیں جلا ڈالیں گے۔ مسلمان اُس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے، پھر مسلمانوں کے امیر عراق والوں اور یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے۔ پھر قاصد پیغام کا جواب واپس لے کر آئے گا کہ یہ سب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہم پر وہ مصیبت نہ آ پڑے جو تم پر آن پڑی ہے۔ اُس امیر کے قاصدوں کا جمص پر گور ہوگا، جمص والوں نے اُس میں موجود مسلمانوں کو قیدی بنا رکھا ہوگا، وہاں وہ ایک عورت کو قتل کریں گے اور اُسے دیوار سے باہر پھینک دیں گے، مسلمانوں کے امیر جمص کے معاملے کو چھپائیں گے، اور مسلمانوں سے کہیں گے نکلو! اپنے دشمنوں کی طرف، مارو اور مَر جاؤ! پھر انتہائی سخت جنگ ہوگی، ایک تہائی مسلمانوں میں سے قتل کر دیئے جائیں گے، اور ایک تہائی بھاگ کھڑے ہوں گے، پھر جو وہ دُور دراز علاقوں میں جا پڑیں گے، اور ایک تہائی لڑتے رہیں گے، حتیٰ کہ دشمن بیت المقدس تک پہنچ جائے گا، پھر وہ وہاں سے نکل جائیں گے اور مُقام بَلقاء کی ایسی زمین میں چلے جائیں گے جہاں چشمے ہوں گے اور جہاں سبزہ ہوگا، پس مسلمان اُن پر حملہ کر دیں گے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کر دیں گے حتیٰ کہ بیت المقدس تک پہنچ جائیں گے، کفار کا حکمران اپنے لوگوں سے کہے گا جاؤ میرے بقیہ ماندہ غلاموں کی طرف اور انہیں قتل کرو! مسلمانوں کا امیر اپنے لوگوں سے کہے گا کہ اپنے دشمن کی طرف نکلو! مسلمان روئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کریں گے، اُس دن اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لئے غضب ناک ہوگا، پس وہ اپنے نیزے سے اور اپنی تلوار سے مارے گا، اور اللہ تعالیٰ لوہے کو مسلط کر دے گا، اور ایک کو دوسرے پر مسلط کر دے گا حتیٰ کہ آدمی تلوار کی بھی پروا نہیں کرے گا کہ اُس کے پاس ہے یا کسی اور کے پاس ہے، پھر وہ غاروں میں لڑیں گے۔ انتہائی شدید جنگ ہوگی، دشمن اُس زمانے میں قتل کر دیئے جائیں گے، اُن میں سے تھوڑی سی جماعت باقی رہے گی جو لبنان کے پہاڑوں میں پناہ لے گی، مسلمان اُن کے پیچھے ہوں گے اور انہیں ہٹائیں گے حتیٰ کہ قسطنطنیہ تک پہنچ جائیں گے،

مسلمانوں پر امیر گندی رنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے اپنے نیزے کو لٹکا رکھا ہوگا، جب یہ امیر اُس نہر کے قریب پہنچے گا جو قسطنطنیہ کے پاس ہے، تو یہ امیر اپنی سواری سے اترے گا تاکہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ پانی اس سے پیچھے ہٹے گا۔ یہ پھر پانی کی طرف بڑھے گا تو پانی اور پیچھے ہٹ جائے گا۔ جب امیر یہ معاملہ دیکھے گا تو وہ اپنی سواری پر سوار ہوگا اور کہے گا کہ اے لوگو! یہ کوئی معاملہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرما رہا ہے۔ لہذا چلو یہ دریا غُور کرو! مسلمان وہ دریا عبور کریں گے حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے دیوار تک پہنچ جائیں گے۔ پھر وہ ایک آدمی کی آواز میں مل کر تکبیر کہیں گے، جس کی وجہ سے بارہ (12) بُرج گر پڑیں گے، پھر قسطنطنیہ والوں کے مردوں کو قتل کیا جائے گا، اُن کی عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، اور اُن کے مالوں کو لے لیا جائے گا۔ مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ اُن کے پاس آنے والا آئے گا اور کہے گا کہ دَجّال مُلک شام میں نکل چکا ہے، مسلمان نکلیں گے۔ وہ دَجّال کو وہاں نہیں پائیں گے، جو اس خبر پر یقین کرے گا وہ نادیم ہوگا، پھر وہ تھوڑا ہی عرصہ رہیں گے کہ دَجّال نکل پڑے گا۔

۱۴۱۵. حدثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان قال قلت لعبد الله بن بسر فتح القسطنطينية قال لا تفتح حتى يكون بين المسلمين وبينهم صلح فيغزون جميعا فينصرفون وقد غنموا حتى ينزلوا مرجها فيرفع رجل منهم الصليب فيقول غلب الصليب فيقوم إليهم رجل من المسلمين فيضرب صليهم فيدقه ويثور المسلمون وهم فيقتلون فيفتح الله لهم فعند ذلك يكون فتحها.

۱۴۱۵. بقیہ بن ولید نے، بحیر بن سعد سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بسر سے پوچھا قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا؟ تو انہوں نے کہا فتح نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اُن کے درمیان اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوگی، پھر وہ اکٹھے لڑیں گے۔ وہاں سے واپس ہوں گے اور مال غنیمت انہوں نے حاصل کیا ہوگا حتیٰ کہ وہ قسطنطنیہ کے مضافات میں اتریں گے، اُن میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی! اُن کی طرف مسلمانوں میں سے ایک مرد کھڑا ہوگا اور اُس صلیب کو توڑ دے گا، پھر وہ اور مسلمان ایک دوسرے سے لڑیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اُس وقت فتح دے گا۔ اسی طرح قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۱۶. قال خالد بن معدان عن عبد الله بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اعطاني فارسا ونساءهم وابناءهم واموالهم وسلاحهم واعطاني الروم ونساءهم وابناءهم وسلاحهم واموالهم وامدني بحمير.

۱۴۱۶. خالد بن معدان نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے فارس عطا کیا ہے، اُن کی عورتیں اُن کے بچے، اُن کا مال اُن کے ہتھیار اور سب کچھ، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے روم عطا کیا ہے اُن کی عورتیں، اُن کی اولاد، اُن کے مال اور اُن کے ہتھیار سب کے

سب، اور حمیر قبیلہ کے ذریعہ سے میری مدد فرمائی۔

○ ○ ○

۱۴۱۷. قال خالد بن معدان ليدخلن العدو أنظر سوس صلاة الغداة من الروم فليقتلن

تحت داليتها لثمائة رجل من المسلمين يبلغ نورهم العرش

۱۴۱۷ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صبح کے وقت روم کی طرف سے دشمن انطرسوس داخل ہوگا، اس کے جھنڈے کے نیچے تین سو (300) مسلمانوں کو قتل کیا جائے گا جن کا نور عرش تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۴۱۸. حدثنا بقیة عن صفوان بن عمرو عن الفرّج بن یحمد عن بعض أشیاء قومه قال

کنا سفیان بن عوف الغامدی حتی اتینا باب القسطنطنیة باب الذهب فی ثلاثة آلاف

فارس من ناحية البحر حتی جزنا النهر أو الخلیج قال ففرعوا و ضربوا نوا قیسهم، لم قالوا

ما شأنکم یا معشر العرب، قلنا جئنا إلی أهل هذه القرية الظالم أهلها لیخربها الله علی

أیدینا، فقالوا والله ما ندري أكذب الكتاب أم أخطأنا الحساب أم استعجلتم القدر والله انا

لنعلم أنها ستفتح یوما ولكن لا نری أن هذا زمانها.

۱۴۱۸ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے فرج بن محمد سے روایت کی ہے کہ بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم سفیان بن

عوف الغامدی کے ساتھ تھے حتی کہ ہم قسطنطنیہ کے سونے کے دروازے سے تین ہزار لشکر سمیت سمندر کے ایک کونے سے آئے اور

نہر عبور کیا، یا فرمایا کہ خلیج تو قسطنطنیہ والے ڈرگئے اور اپنے ناقوس بجانے لگے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اے عرب کی جماعت، تمہاری

کیا حالت ہے؟ ہم نے کہا اس ظالم بستی کے رہنے والوں کے پاس آئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے ہاتھوں برباد کرے، انہوں

نے کہا اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ کتاب نے غلط بیانی کی ہے یا ہم سے حساب میں غلطی ہوئی ہے، یا تم مقررہ وقت سے پہلے آئے

ہو! اللہ کی قسم ہمیں معلوم ہے کہ یہ قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا، لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔

○ ○ ○

۱۴۱۹. حدثنا الولید عن صفوان عن ابی الیمان الہوزنی عن کعب قال إذا رأیت ہمدان

المشرق وقد نزلت بین الرستن وحمص فهو حضور الملحمة وخرج الدجال قلت وما

ینزلہم الرستن قال عدو من وراءہم

۱۴۱۹ ولید نے، صفوان سے، انہوں نے ابو الیمان الہوزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جب تو مشرق کے قبیلہ ہمدان کو دیکھے کہ انہوں نے رستن اور حمص کے درمیان پڑاؤ ڈالا ہے تو وہ وقت بڑی جنگ کے ہونے

اور دجال کے نکلنے کا ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ یہ لوگ رستن میں کیوں اتریں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

دشمن کی وجہ سے جو ان کے پیچھے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۲۰. قال الوليد وقال ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال سئل

مدحج وهمدان من العراق حتى ينزلوا قنسرین

۱۴۲۰ ولید اور ابن لہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

عنقریب قبیلہ مذحج اور ہمدان عراق سے منتقل ہوگا اور مقام قنسرین میں جا اترے گا۔

○ ○ ○

۱۴۲۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خيثمة عن عبدالله بن عمرو قال يجيش

الروم فيستمد أهل الشام ويستغيثون فلا يتخلف عنهم مؤمن قال فيهمزون الروم حتى

ينتھوا بهم الى أسطوانه قد عرفت مكانها فيبناهم عندها إذ جاءهم الصريخ إن الدجال قد

خلفكم في عيالكم فير فضون ما في أيديهم ويقبلون نحوه

۱۴۲۱ ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے خثیمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں کہ: روم لشکر کشی کرے گا، پس شام والے مدد طلب کریں گے، اور فریاد کریں گے، کوئی بھی مؤمن اُن سے پیچھے نہ رہے گا۔ یہ

روم کو شکست دیں گے حتیٰ کہ انہیں مقام اُسطوانہ تک پہنچادیں گے، میں اُس مقام کو جانتا ہوں، پس یہ اسی حالت میں ہوں گے کہ

ان کے پاس ایک چلانے والا آ کر کہے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھر والوں میں آچکا ہے، جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا وہ

اُسے پھینک دیں گے، اور اُس کی طرف متوجہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۲۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي المهدي عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن

جبیر بن نفیر عن ابي ثعلبة الخشني قال إذا رأيت ما بين العريش إلى الفرات مادية أهل

بيت واحد فذلك علامة الملاحم.

۱۴۲۲ ولید نے ابو مہدی سے، انہوں نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو زاہریہ سے، انہوں نے جبیر بن

نفیر سے، روایت کی ہے کہ ابو ثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب ثور عریش اور فرات کے درمیان ایک ہی گھر والوں کا

دستر خوان دیکھے تو یہ بڑی جنگیں ہونے کی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۴۲۳. حدثنا الوليد بن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعب قال على يدي

اليماني الذي يقتل قریشا.

۱۴۲۳ ولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابوعطار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ: یہ بڑی جنگیں یمانی کے ہاتھوں ہوں گی جو قریش کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۱۴۲۴. حدثنا الوليد بن معاوية بن يحيى عن أرطاة عن حكيم بن عمير عن كعب قال على

یدی ذلک الیمانی تکنون ملحمة عکا الصفری وذلک إذا ملک الخامس من آل هرقل.

۱۳۲۳ھ ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاة سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس یمانی کے ہاتھوں بڑی جنگ مقام عکا الاسفریٰ پر ہوگی، جب ہرقل کی اولاد میں سے پانچواں بادشاہ بنے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۵ھ حدثنا الولید عن ابن لہیعة عن أبی قبیل عن أبی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا ملک العقیقان عتیق العرب وعتیق الروم كانت

الملاحم علی یدیہما، قال أبو قبیل تکنون الملاحم علی یدی طہارس بن أطمینان بن الاخرم

بن قسطنطین بن هرقل

۱۳۲۵ھ ولید نے ابن لیہعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو ان کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑی جنگیں طہارس بن اطمینان بن الاخرم بن قسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۲۶ھ حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن سنان عن أبی الزاہریة عن حلیفة بن الیمان

رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون بینکم و بین بنی الأصفر الروم

هندة فیغلبون بکم فی حمل امرأة یأتون فی ثمانین غایة فی البر والبحر تحت کل غایة اثنی

عشر ألفا حتی ینزلوا بین یافا وعکا فیحرق صاحب مملکتهم سفنهم یقول لأصحابه قاتلوا عن

بلادکم فیلتحم القتال ویمد الأجناد بعضهم بعضا حتی یمدکم من بحضرموت من الیمان

فیومئذ یطعن فیہم الرحمن برمحہ ویضرب فیہم بسیفہ ویرمی فیہم بنبلہ ویكون منه فیہم

الذبح الأعظم.

۱۳۲۶ھ حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حلیفة بن الیمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے اور روم کے لوگوں کے درمیان صلح ہوگی، وہ تمہیں دھوکا

دیں گے، وہ صلح عورت کے حمل کی مدت کے برابر ہوگی، وہ خشکی اور تری کے راستے سے آشی (80) جہنڈوں کے نیچے

آئیں گے، ہر جہنڈے کے تلے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا، وہ ”مقام یافا“ اور ”مقام عکا“ کے درمیان اتریں گے، ان کا حکمران

کشتیوں کو جلوا دے گا، وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ اپنے شہروں کے لئے لڑو! پھر جنگ شروع ہو جائے گی اور لشکر میں سے کچھ لوگ

دوسروں کی مدد کریں گے۔ یمن کے مقام حضرت موت کے مسلمان تمہاری مدد کریں گے۔ اس دن رحمن اپنا نیزہ

اور تلوار کافروں کو مارے گا اور اپنے ترکش میں ان پر تیر بر سائے گا اور کفار کے بہت سے لوگ قتل ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۲۷. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن الوليد بن عامر عن يزيد بن خمير التميمي عن كعب أنه أتى مجمع الناس عند باب اليهود للفطر والأضحى فاستقبل المدينة فبكى ثم مضى حتى أتى باب المعلق فاستقبله فبكى كأشد البكاء ثم أتى باب المعلق دون باب الرستن فاستقبله فبكى كأشد البكاء ثم أتى باب الشرقي فوقف بين الجنبية والباب وضحك كأشد الضحك وفرح كأشد الفرح وقال اللهم لك الحمد وهلل الله وحمده وسبحه وكبره فقلت له يا أبا اسحاق ماذا أبكاك في مواقف بكيت فيها وأضحكت هاهنا وفرحت فقال ان أهل هذه المدينة من أهل الاسلام يستفرون إلى ساحلهم إلى عدو يأتيهم من قبله فلا يبقى في هذه المدينة أحد يحمل السلاح الا نفر إلى الساحل وأن أهلها من الكفار يجتمعون فيقولون قد جاءكم مددكم وقهرتم من في مدينتكم فأنزلوها على من فيها من ذراريهم فيقبلون حتى يقفوا موقفى الأول فيناشدونهم الله في العهد واللمعة فلا يرجعون اليهم بشيء ولا يفتحون لهم ثم يأتوا موقفى هذا الثاني فيناشدونهم الله واللمعة والعهد فلا يرجعون اليهم بشيء ويقلفون اليهم برأس امرأة من بني عيس ثم يأتون موقفى هذا الثالث فيناشدونهم الله واللمعة فلا يرجعون اليهم بشيء ولا يفتحون لهم ثم يأتون موقفى هذا الرابع كذلك فإذا رأى المسلمون ذلك رفعوا أيديهم الى الله تعالى واستغاثوا به واستصروه فأقسم بالله لا يبقى في هذا الباب عود ولا حديد ولا مسمار الا تنصل وتساقط فيدخل عليهم المسلمون فلا يلرون فيها نفسا من الكفار ممن جرت عليه المواسي الا ضربوا عنقه فيومئذ تبلغ دعاؤهم ثلث خيولهم تحت مجمع الأسواق.

۱۴۲۷. حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ولید بن عامر سے، انہوں نے یزید بن خمیر تمیمی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں باب یہود پر لوگوں کے مجمع کے پاس آئے اور شہر کا رخ کیا اور رونے لگے۔ پھر وہاں سے معلق پر آئے اور شہر کا رخ کر کے بہت روئے، پھر باب معلق پہ آئے جو کہ باب رستن کے پیچھے ہے پھر شہر کا رخ کیا اور بہت زیادہ روئے۔ پھر مشرقی دروازے پر آئے اور دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر بہت زیادہ ہنسنے خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، اُس کی تسبیح، اُس کی تکبیر اور اُس کی تہلیل کرنے لگے۔ تو میں نے کہا کہ اے ابواسحاق! وہ کیا چیز تھی جس نے تجھے اُن جگہوں پر لایا جہاں ٹوٹھہراتھا؟ اور وہ کیا چیز ہے جس نے تجھے یہاں پر ہنسایا اور تجھے خوش کیا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اس شہر والے تو اہل اسلام میں سے ہیں، یہ لوگ آنے والے دشمن کے لئے ساحل کی طرف نکلیں گے، اس شہر میں جو بھی اسلحہ اٹھا سکتا ہو گا وہ ساحل کی طرف نکل جائے گا، اور اس شہر کے رہنے والے کفار اُٹھتے ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ تمہارے پاس تمہاری مدد آ چکی ہے لہذا تم شہر میں بچے کچھے مسلمانوں کو مغلوب کرو! مسلمانوں کی جو اولاد اور گھر والے جو اس شہر میں ہوں گے، انہیں یہ کفار بند کر دیں گے، وہاں اللہ تعالیٰ مسلمان مجاہدین کو آنے والے دشمن پر فتح دیں گے اور اُن کی مدد کریں گے، ان مجاہدین کو اطلاع دی جائے گی کہ اُن کی عورتیں اور بچے شہر میں قید کر دیئے گئے ہیں، تو یہ مجاہدین آئیں گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ اور عہد و ذمہ کا واسطہ

دیں گے، کافران کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے، اور نہ ان کے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر یہ مجاہدین میرے کھڑے ہونے کی دوسری جگہ پر جائیں گے اور وہاں جا کر انہیں اللہ تعالیٰ اور عہد کا اور ذمہ کا واسطہ دیں گے، کافران کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے، بلکہ قبیلہ بنی عس کی ایک عورت کاسرکاٹ کر ان کی طرف پھینک دیں گے۔ پھر وہ میرے کھڑے ہونے کی تیسری جگہ جائیں گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ اور ذمہ کا واسطہ دیں گے۔ کفار ان کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے اور نہ ان کے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر مسلمان میرے اس چوتھے کھڑے ہونے کی جگہ پر آئیں گے اور ویسا ہی کریں گے، جب مسلمان یہ حالت دیکھیں گے تو اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اٹھائیں گے، اور اس سے مدد مانگیں گے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دروازے کی کوئی لکڑی، لوہا اور کیل جیسی کوئی چیز باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ اکھڑ کر گر جائے گی۔ پس مسلمان کافروں پر داخل ہو جائیں گے اور ان میں سے جو بالغ ہوں گے ان سب کو قتل کر دیں گے، ان کافروں کا خون مجمع الاسواق کے نیچے گھوڑوں کے گھر تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۸. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يكون بين المهدي وبين طاغية الروم صلح بعد قتله السفيناني ونهب كلب حتى يختلف تجاركم اليهم وتجارهم اليكم وياخلون في صنعة سفنهم ثلاث سنين ثم يهلك المهدي فيملك رجل من اهل بيته يعدل قليلا ثم يجور فيقتل قتلا ولا ينظفي ذكره حتى ترسي الروم فيما بين صور الى عكا فهي الملاحم.

۱۳۲۸ حکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مہدی اور روم کے سرکشی کے درمیان صلح ہوگی۔ اس کے قتل کے بعد سفینانی اور بنو کلب کی لوٹ مار ہوگی۔ تمہارے تاجران کے پاس اور ان کے تاجر تمہاری پاس آیا کریں گے اور وہ اپنی کشتیوں کے بنانے میں تین (3) سال گزاریں گے پھر مہدی فوت ہو جائے گا، اس کے گھروالوں میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جو تھوڑے عرصے انصاف کرے گا پھر ظلم کرے گا۔ اُسے بے دردی سے قتل کر دیا جائے گا اور اس کا نام مشہور نہ ہوگا حتیٰ کہ اہل روم مقام صور سے لے کر مقام عکا تک ایک ڈھال سی بنالیں گے۔ پھر یہ بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

○○○ چھٹا جز، ختم ہوا ○○○

اسکندریہ، اطراف مصر اور روم کے خروج سے متعلق روایات

مايروي في الاسكندرية واطراف مصر وموا جيز في خروج الروم

أخبرنا الشيخ أبو الفضل عبد الجبار بن محمد بن عمر الأصبهاني قدم علينا هراة أخبرنا الشيخ

أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة قال

أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي

بمصر سنة ثمانين ومائتين قال حدثنا نعيم بن حماد

۱۳۲۹۔ حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو بن العاص أنه كان بالأسكندرية فقبل له ترايت مراكب لفرع الناس، فقال عبدالله بن عمرو بن العاص أسرجوا لم قال من ناحية ترايت، قالوا من ناحية المنارة، فقال حلوا إنما نخاف عليها من ناحية المغرب.

۱۳۲۹ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکندریہ میں تھے تو انہیں کہا گیا کہ کچھ سواریاں دیکھی گئی ہیں جس کی وجہ سے لوگ ڈرے ہوئے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چراغ جلاؤ۔ پھر پوچھا کس طرف سواریاں دکھائی گئی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ منارۃ کی طرف سے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے، ہمیں جو اندیشہ ہے وہ مغرب کی طرف سے ہے۔



۱۳۳۰۔ حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن شقي عن عبيد الأصبحي قال للأسكندرية ملحمتان أحدهما الكبرى والأخرى الصغرى فأما الكبرى فيتباعد البحر من المنارة بريد أو بريدان ثم تخرج كنوز ذي القرنين تسع كنوزها المشرق والمغرب وعلامة الصغرى أن الأسكندرية تقطر دما.

۱۳۳۰ رشدين بن سعد نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت شقی بن عبید الاصبحی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اسکندریہ میں جو جنگیں ہوں گی ان میں ایک بڑی جنگ ہوگی۔ اور دوسری چھوٹی جنگ ہوگی، بڑی جنگ کی علامت یہ ہے کہ سمندر منارۃ سے ایک یا دو یڈ (مسافت کا ایک پیمانہ) دور ہو جائے گا، پھر ذی القرنین کا خزانہ نکال دیا جائے گا۔ اس کا خزانہ مشرق اور مغرب کے لئے کافی ہوگا، اور چھوٹی جنگ کی علامت یہ ہے کہ اسکندریہ میں خون بہے گا۔



۱۳۳۱۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال تكون ملحمة الأسكندرية على يدي طبارس بن أسطينان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل.

۱۳۳۱ رشدين نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اسکندریہ کی جنگ طبارس بن اسطینان بن الاخرم بن قسطنطین بن هرقل کے ہاتھوں ہوگی۔



۱۳۳۱۔ حدثنا رشدين قال قال ابن لهيعة حدثني يزيد بن أبي حبيب عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال إن الروم تعد سبع مائة سفينة ثم يقبل فيها إلى الأسكندرية وعلى الأسكندرية رجل من قریش فيكيدون المسلمين سفائن يوجهونها إلى المسالح الصغار التي غرب الأسكندرية فيفرق القرشي عليه نحو تلك السفن المغربية تسايروها وبعض عليه عنده. قال عبدالله يا أحمق لا تفرق خيلك قال فينزلون فيقاتلونهم المسلمون حتى تضطر الروم المسلمين إلى

سوق الحيتان فيقتلون حتى يبلغ الدم ثلث الخيل ثم يأتي المسلمون راية مدد الهم فاذا رآها الروم توجهوا الى مراكبهم فركبوا ثم دفعوا فصاروا حتى يقول الذي في بصره ضعفا ما اراهم ويقول الحديد البصر اني لأرى آخر ياتهم فيبعث الله عليهم ريحا عاصفا فتردهم الى الاسكندرية فتكسر مراكبهم ما بين الاسكندرية والمنارة فيأسرونهم باجمعهم الا مركب واحد ينجو بأهله حتى اذا أتوا بلادهم فأخبروهم خبر ما لقوا بعث الله على ذلك المركب ريحا عاصفا فردته الاسكندرية فينكسر فيأخذوا من فيه

۱۳۳۲ھ رشدين نے ان لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابوجیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: روم سات سو (700) کشتیاں تیار کرے گا۔ پھر ان میں بیٹھ کر اسکندریہ کی طرف آئے گا، اسکندریہ پر ایک قریشی کی حکومت ہوگی، کشتی والے مسلمانوں کے ساتھ چال چلیں گے۔ وہ اپنی کشتیوں کا رخ مقام ”المساح اصغار“ کی طرف کریں گے جو کہ اسکندریہ کے مغرب میں ہے، قریشی امیر اپنے شہسواروں کو بانٹ دے گا۔ ایک ٹولی مغرب کی طرف رواں کشتیوں کی طرف بھیجے گا اور ایک ٹولی اپنے ساتھ رکھے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اے احمق! تجھے اپنے شہسوار تقسیم نہیں کرنے چاہیئے! یہ رومی کشتیوں سے اتریں گے تو مسلمان ان سے لڑیں گے۔ رومی مسلمانوں کو مقام سوق حجان جانے کی طرف مجبور کر دیں گے، اتنے مسلمان شہید کئے جائیں گے کہ خون گھوڑوں کے گھروں تک پہنچ جائے گا۔ پھر مسلمانوں کے پاس مدد کے لئے دوسرے مسلمان آجائیں گے، جب روم والے انہیں دیکھیں گے تو وہ اپنی سواریوں کی طرف متوجہ ہوں گے، اور ان پر سوار ہوں گے، پھر انہیں بھگا دیا جائے گا، یہ چلے جائیں گے اور اتنی دُور چلے جائیں گے کہ کمزور نظر والا کہے گا کہ میں انہیں دیکھ نہیں سکتا اور تیز نظر والا کہے گا کہ میں ان کے پچھلوں کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ان رومیوں پر تیز آندھی بھیج دے گا جو انہیں اسکندریہ کی طرف لوٹا دے گی، اور اسکندریہ اور منارۃ کے درمیان ان کی کشتیوں کو توڑ ڈالے گی، وہ سب کے سب قیدی بنادیئے جائیں گے سوائے ایک سوار کے کہ وہ اپنے سواروں سمیت بچ نکلے گا، حتیٰ کہ جب وہ اپنے شہروں میں آئیں گے تو انہیں جو حالات پیش آئے تھے لوگوں کو اس کی اطلاع دیں گے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی سواریوں پر تیز آندھی بھیجی، جس نے اُسے اسکندریہ کی جانب پھیر دیا اور وہ سب ٹوٹ پھوٹ گئیں، اور اس میں موجود لوگ فنا ہو گئے۔

○ ○ ○

۱۳۳۳ھ۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال علامة ملحمة دمياط ألوية تخرج من مصر الى الشام يقال لها ألوية الضلالة

۱۳۳۳ھ رشدين نے ان لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دمیاط کی جنگ کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مصر سے شام کی طرف نکلیں گے، جنہیں گمراہی کے جھنڈے کہا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۳۴ھ۔ حدثنا الوليد بن مسلم و رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن حبيب عن أبي فراس عن عبد الله بن عمرو قال إذا رأيت دهقانين من دهاقين العرب هربا الى الروم فذلك علامة وقعة الاسكندرية

۱۳۳۳ھ ولید بن مسلم اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابوجیب سے، انہوں نے ابو فراس سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب ثورب کے کسانوں کو روم کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھے تو یہ اسکندریہ کے واقعہ کی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۳۵ھ حدثنا ضمرة عن يحيى ابن أبي عمرو السيباني قال قال عبد الله بن يعلى لا بنته اذا بلغك أن الأسكندرية قد فاحت فان كان خمارك بالغرب فلا تأخذه حتى تلحق بالمشرق قال وكان عبد الله بن يعلى عالما

۱۳۳۵ھ ضمرة نے یحییٰ ابن ابوعمر و شیبانی حضرت عبداللہ بن یعلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ جب تجھے یہ اطلاع پہنچے کہ اسکندریہ فتح ہو چکا ہے تو اگر تیری چادر غربی طرف ہو تو اُسے نہ لینا حتیٰ کہ تو مشرق سے جا ملے۔ حضرت ابوعمر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یعلیٰ عالم تھے۔

○ ○ ○

۱۳۳۶ھ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بشير بن أبي عمرو عن يزيد بن قوخر حدثني شفي أن أول مواجيز مصر يخر به العدو بكيس

۱۳۳۶ھ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بشیر بن ابوعمر و سے روایت کی ہے کہ: حضرت شفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابتدائی مقامات جنہیں دشمن مصر میں تباہ کرے گا وہ مقام کیس ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۷ھ قال ابن لهيعة وأخبرني أبو زرعة أنه سمع شقيا يقول يا أهل مصر ستقطع عليكم مواجيزكم صر الشتاء مع الصيف فاختراروا لأنفسكم خيرها، قالوا وما خيرها، قال كل ما حوز لا يحيط به الماء ثم يكلب عليكم العدو ويرابطونكم في مواجيزكم حتى أن أحدكم لينظر إلى دخان قلعه فلا يصل إليها شققا أن يخالفه العدو إلى أهله

۱۳۳۷ھ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو زرعة نے کہ: حضرت شفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اے مصر والو! غنقریب تم پر تمہارے علاقے سردی اور گرمی کی ہوا کے وقت کاٹ دیئے جائیں گے، لہذا تم اپنے لئے بہترین جگہ کا انتخاب کرو! لوگوں نے کہا کہ بہترین جگہ کون سی ہے؟ فرمایا: ہر وہ مقام جسے پانی نے نہ گھیرا ہو، پھر دشمن تم پر گھات لگائیں گے اور تمہارے مقامات میں تمہاری نگرانی کریں گے، تم میں سے ایک اپنی ہاڈی کے دھوئیں کو دیکھے گا لیکن اس ڈر سے اس کے پاس نہ جائے گا کہ کہیں اس کے پیچھے دشمن اس کے گھروالوں پر حملہ آور نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۳۳۹ھ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بشير بن أبي عمرو عن عبد الله قال ملحمة الأسكندرية على يدي طبارس بن أسطينان اذا نزل مركب بالمنارة فوضع ثم رفع ثلاث مرات فاذا انتصف النهار جاءكم بأربع مائة مركب ثم أربع مائة حتى ينزلوا عند المنارة

۱۳۳۸ھ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بشیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ کی جنگ طہار بن اسطینان کے ہاتھوں ہوگی۔ جب سواری مقام منارۃ پر اترے گی، جب آدھا دن گورے گا تو تمہارے پاس پہلے چار سو (400) سوار آئیں گی پھر چار سو (400) مزید آئیں گی سب منارہ کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۹ھ قال ابن لہیعہ وحدثني أبو زرعة عن تبيع قال قال علي الأسكندرية يومئذ في ملحمتها
أحيمق قریش فتكون الملحمة بسوق الحيتان ويضع ملوك الروم كراسيهم بقيسارية والقبه
الخضراء وينحاز المسلمون الى مسجد سليمان حتى تغشاهم طليعة العرب فيهم فارس على
فارس أغر مجيب فيه بلقة على كوم المنارة

۱۳۳۹ھ رشیدین نے ابو زرعہ سے روایت کی ہے کہ: حضرت تبيع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ پر اس کی جنگ کے زمانے میں ایک آحق قریشی امیر ہوگا، جنگ مقام سوق الحیتان میں ہوگی، روم کے بادشاہ اپنے ساز و سامان اور سبز خیمے مقام قیساریہ میں لگائیں گے، اور مسلمان مسجد سلیمان میں جمع ہوں گے حتیٰ کہ انہیں عرب کا لشکر ڈھانپ دے گا، اس میں ایک شہسوار سفید نشان والے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ وہ منارۃ کی بلند جگہ پر کھڑا ہو کر دشمن کو جواب دے گا۔

○ ○ ○

۱۳۴۰ھ حدثنا رشدين عن ابن لہیعہ قال حدثني سعيد عن عبد الله بن راشد قال سمعت أبي
يقول سيخرج من قریش رجل معروف النسب من الأب والأم مقصبا إلى الروم فيقبلونه وينزلونه
منزل كرامة ثم يكون من يوم خروجه الى الروم عشرين شهرا ثم يقبل بالروم إلى الأسكندرية في
سفنهم فتلقاهم ریح شديدة لا يرجع منهم الى أرض الروم الا مخبر قال أبوه فلو أشاء أن أخبركم
حيث يضع أمير الروم رأيت يومئذ ينزل بين الخضراء القليم الى المنارة مما يلي الأسكندرية.

۱۳۴۰ھ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید سے روایت کی ہے کہ: حضرت راشد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب قریش کا ایک آدمی جس کا نسب ماں اور باپ کی طرف سے مشہور ہوگا۔ وہ روم کے خلاف غضبناک ہو کر خروج کرے گا۔ روم والے اسے قبول کریں گے، اور اسے مقام ”منزل کرامۃ“ پر اتاریں گے پھر بیس (20) مہینے گزر جانے کے بعد وہ روم کے ہمراہ ان کی کشتیوں پر اسکندریہ کی طرف جائیں گے، انہیں ایک تیز ہوا پیش آئے گی۔ ان میں سے کوئی بھی روم کی زمین کی طرف واپس نہ لوٹے گا سوائے خبر دینے والے کے، اگر میں چاہوں تو تمہیں وہ جگہ بتا سکتا ہوں جہاں روم کا امیر اپنا جھنڈا گاڑے گا، وہ بھڑا جیم سے لے کر منارۃ (جو کہ اسکندریہ سے ملا ہوا ہے) وہاں پڑاؤ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۴۱ھ حدثنا رشدين وابن وهب جميعا عن ابن لہیعہ قال حدثني بشر بن معمر المصافري
قال سمعت أبا فراس يقول سمعت عبد الله بن عمرو يقول علامة ملحمة الأسكندرية أها رايمم

دھقانین من دھاقنة العرب خرجا الى الروم فهو علامة ملحمة الاسكندرية

۱۳۳۱ھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عرب کے کسانوں کو روم کی طرف بھاگتے دیکھ لو تو یہ

اسکندریہ کی جنگ کی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۳۲ھ حدثنا ابن وهب ورشدین جميعا عن ابن لهيعة عمران بن أبي جميل عن أبي فراس

قال كنا عبد الله بن عمرو بالاسكندرية فقبل له ان الناس قد فزعوا فأمر بسلاحه وفرسه فجاءه

رجل فقال من أين هذا الفرع، قال سفين ترايت من ناحية قبرس، قال فزعوا عن فرسي، قال

فلنا أصلحك الله ان الناس قد ركبوا، فقال ليس هذا بملحمة الاسكندرية انما يأتون من

نحو المغرب من نحو انطاكليس فيأتي مائة ثم مائة حتى عد سبع مائة.

۱۳۳۲ھ ابن وهب اور رشدین نے ابن لہیعہ عمران بن ابوجمیل سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی فراس رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ ہم اسکندریہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ خوف زدہ

ہیں؟ انہوں نے اپنے ہتھیار اور گھوڑے تیار کرنے کا حکم دیا، پھر انہوں نے آنے والے آدمی سے پوچھا کہ کس طرف سے خطرہ

محسوس ہو رہا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ ترایت کی طرف سے جو قبرص کے ایک کونے میں ہے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے گھوڑے سے اتارو۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح کرے۔ بے شک لوگ تو سوار ہو چکے

ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ اسکندریہ کی جنگ نہیں ہے۔ وہ لوگ مغرب کی طرف سے انطاکیس سے آئیں گے وہ سو (100)

افراد آئیں گے، پھر سو (100) آئیں گے اس طرح کل سات سو (700) آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۳ھ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عمرو بن جابر الحضرمي قال سمعت شقيا

الاصحبي يقول إن للأسكندرية ملحمتين احدهما الصغرى والأخرى الكبرى فاما الصغرى

فيأتيها خمس مائة قلع وأما الكبرى فيأتيها مائة قلع يقتل في الصغرى سبعون عريفا ويقتل في

الكبرى أربع مائة عريف علامة الصغرى أن البحر يستأخر من المنارة بريلين ثم تخرج كنوز

ذي القرنين تسع كنوزه أهل المشرق والمغرب

۱۳۳۳ھ ابن وهب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عمرو بن جابر حضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت شقی احمی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ: بے شک اسکندریہ میں دو جنگیں ہوں گی، ان میں سے ایک چھوٹی اور دوسری بڑی ہوگی رہی چھوٹی جنگ تو اس میں پانچ

سو (500) ہادیانی کشتیاں آئیں گی، اور بڑی جنگ میں سو (100) ہادیانی کشتیاں آئیں گی، چھوٹی جنگ میں ستر (70) جاسوس قتل

کئے جائیں گے، اور بڑی میں چار سو (400) جاسوس قتل کئے جائیں گے، چھوٹی جنگ کی علامت یہ ہوگی کہ سمندر مقام ”منارة“ سے

دو ہفتہ (مسافت کا ایک چاند) دور ہو جائے گا، پھر دو القرنین کا خزانہ نکال دیا جائے گا، جو مشرق اور مغرب والوں کے لئے کافی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۴۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال ملحة الاسكندرية تقبل الروم من نحو أنطابلس حتى اذا بلغوا منحر البرذون من أرض لوبية بلغ صاحب الاسكندرية خبرهم فبعث اليهم مجنبته فلا يرجعون اليه حتى ينزل الروم الاسكندرية فباليستي لحميق قریش يومئذ حيا فالقول يا احمق احبس عليك خيلك فانهم يغشونك

۱۳۴۴ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ کی جنگ میں رومی اطابلس کی طرف سے آئیں گے حتیٰ کہ جب وہ مقام منحر البرذون میں پہنچیں گے جو مقام لوبیہ کی سر زمین پر ہے تو اسکندریہ کے بادشاہ کو ان کے آنے کی اطلاع ہوگی، تو وہ اپنے لشکر کی ایک ٹولی ان کی طرف بھیجے گا جو لوٹ کر واپس نہ آئے گی۔ رومی اسکندریہ میں پڑاؤ ڈال دیں گے، اے کاش اس احمق قریشی امیر کو سمجھانے کے لئے میں زندہ رہتا! تو میں اس سے کہتا کہ اے بے وقوف اپنے شہسواروں کو اپنے پاس روکے رکھ یہ رومی تجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۴۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن كعب قال وددت لا أموت حتى أشهد يوم الاسكندرية، قال له أليس قد فطحت، قال ليس هذا يومها إنما يومها إذا جاءها مائة في ألرها مائة سفينة في ألرها مائة سفينة حتى يتم سبع مائة وفي ألر ذلك مثل ذلك فذلك يومها والذي نفس كعب بيده لقتلن حتى يبلغ الدم أرساغ الخيل.

۱۳۴۵ عبداللہ بن مروان نے ارطاة سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میری یہ تمنا ہے کہ میں نہ مروں یہاں تک میں اسکندریہ کی فتح میں حاضر ہوں، ان سے کہا گیا کہ اسکندریہ جو اب مفتوح ہے کیا یہ وہ فتح نہیں ہے؟ تو فرمایا کہ وہ جنگ جب ہوگی جب سو (100) کشتیاں ہوں گی جن کے پیچھے سو (100) کشتیاں، جب اس طرح سات سو (700) تک، نہ آجائیں اور ان کے پیچھے بھی اتنی ہی کشتیاں ہوں، تو وہ دن فتح کا ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے! تم ضرور قتل کرو گے یہاں تک خون گھوڑوں کے گھروں تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

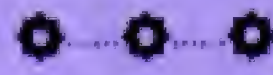
ما يقدم الى الناس في خروج الدجال

خروج دجال سے پہلے کے حالات

۱۳۴۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثني يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان أكثر خطبته ما يحدثنا عن الدجال يحلرنا و كان من قوله يا أيها الناس إنها لم تكن فتنة في الأرض أعظم من فتنة الدجال وان الله تعالى لم يعث نبيا إلا حلره أمته وأنا آخر الأنبياء

وانتم آخر الأمم وهو خارج فيكم لا محالة فان يخرج وأنا فيكم فأنا حجيح كل مسلم وإن يخرج بعدي لكل امرئ حجيح نفسه والله خليفتي على كل مسلم فمن لقيه منكم فليغل في وجهه وليقرأ بفواتيح سورة الكهف.

۱۳۳۶ھ ضمرہ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمر و شیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ: حضرت اُبی اُمیۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ اکثر آپ ﷺ اپنے خطبہ میں جب ہم سے دَجَّال کے متعلق گفتگو فرماتے تو ہمیں دَجَّال سے ڈراتے، آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! زمین میں کوئی فتنہ دَجَّال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی امت کو دَجَّال کے خطرے سے آگاہ کیا، میں آخری نبی (ﷺ) ہوں، اور تم آخری امت ہو۔ وہ تم میں ضرور نکل کر رہے گا، اگر وہ میری موجودگی میں نکلے گا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے کافی ہوں، اور اگر وہ میرے بعد نکلے گا تو ہر آدمی اپنی طرف سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مسلمان کا نگہبان ہے، تم میں سے جس کا دَجَّال سے سامنا ہو تو اس کے منہ پر تھو کے، اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔



۱۳۳۷ھ۔ حدثنا بقیۃ بن الولید عن صفوان بن عمرو عن شریح بن عبید عن کعب الأحبار قال کان یقال کلب الساعة الدجال ومن صبر علی فتنة الدجال لم یفتن ولم یفتن أبدا حیا ولا میتا ومن أدركه ولم یتبعه وجهت له الجنة وإذا خلص الرجل وكذب الدجال مرة واحدة وقال قد علمت من أنت أنت الدجال ثم قرأ علیه بفاتحة سورة الكهف لم یخشه ولا یقدر أن یفتنه، وكانت له تلك الآية كالتمیمة من الدجال، فطوبی لمن نجا بإیمانه قبل فتن الدجال وهو انه وصغاره ولیدر کن اقواما مثل خیار اصحاب محمد ﷺ.

۱۳۳۷ھ بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت سے پہلے دَجَّال آئے گا، اور جو دَجَّال کے فتنے پر صبر کرے گا وہ فتنہ میں مبتلا نہ ہوگا، نہ زندگی میں نہ مرنے کے بعد اور جو اسے پالے اور اس کی پیروی نہ کرے تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے، اور جب آدمی مخلص ہوگا اور دَجَّال کی ایک مرتبہ تکذیب کرے گا اور کہے گا کہ میں جانتا ہوں کہ تو کون ہے، تو دَجَّال ہے، پھر وہ اس پر سورۃ فاتحہ اور سورۃ کہف پڑھے گا وہ دَجَّال سے نہ ڈرے گا، دَجَّال کو قدرت نہ ہوگی کہ اُسے فتنہ میں مبتلا کرے۔ اور اس کی یہ نشانی ہوگی جیسے کہ مونگے دَجَّال کے لئے، پس خوشخبری ہے اس کے لئے جو اپنے ایمان کی وجہ سے نجات پائے دَجَّال کے فتنوں سے پہلے اور اس کی ذلت اور رسوائی سے پہلے، اور دَجَّال ایسی قوم والوں کو پائے گا جو بہترین حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مثل ہوں گے۔



۱۳۳۸ھ۔ قال صفوان وأخبرني عبدالرحمن بن جبیر وعبدالرحمن بن میسرة وشریح بن عبید أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حذر أصحابه الدجال فقال اعلموا أيها الناس أنكم غير

ملاقی ربکم حتی تموتوا وان ربکم لیس باعور ان الدجال یکذب علی اللہ مطموس عینہ
لیست بنائثہ ولا حجرا مکتوب بین عینیۃ کافر یقرأہ کل مؤمن فان ینخرج وانا لیکم فانا
حجیجکم منہ وان ینخرج بعدی والست لیکم فامرو حجیج نفسه واللہ خلیفتی علی کل
مسلم من لقیہ منکم فلیقرأ فاتحة سورة الکہف

۱۳۳۸؎ صفوان نے عبدالرحمن بن جحیر اور عبدالرحمن بن میسرۃ اور شریح بن عقید رحمہم اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ بے شک
رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دجال کے فتنے سے آگاہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اے
لوگو! جان لو تم اپنے رب سے نہیں مل سکتے جب تک تم مرنے جاؤ اور تمہارا رب کا نام نہیں ہے، بے شک دجال اللہ پر جھوٹ ہانڈھے گا، اس
کی ایک آنکھ اندھی ہوگی وہ پتھر کی نہیں ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مؤمن پڑھ لے گا، اگر دجال میری
موجودگی میں نکلے تو میں تمہاری طرف سے اس سے لڑوں گا اور اگر میرے بعد نکلے اور میں تم میں نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی طرف سے لڑے،
اللہ تعالیٰ میرے پیچھے ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا، جو تم میں سے دجال کا سامنے کرے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔

○ ○ ○

۱۳۳۹. حدثنا عبد الوہاب بن عبد المجید عن ایوب عن ابی قلابہ قال رأیت الناس قد
ازدحموا علی رجل فزاحمت الناس حتی خلصت إلیہ فسألت عنہ، فقالوا رجل من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یقول ان من بعدکم الکذاب المضل وان رأسہ من
وراثہ حبکا حبکا وانه سیقول انا ربکم فمن قال کذبت لست ہربنا ولكن اللہ ربنا علیہ توکلنا
والیہ انبنا ونعوذ باللہ منک فلا سبیل لہ علیہ

۱۳۳۹؎ عبدالوہاب بن عبد المجید نے ایوب سے روایت کی ہے کہ، ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں نے لوگوں
کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی پر ہجوم کر رکھا تھا، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں، میں ہجوم
کو چیرتا ہوا اُس شخص کے قریب گیا تو میں نے اُسے کہتے ہوئے سنا کہ: تمہارے بعد ایک جھوٹا اور گمراہ کرنے والا آئے گا، اور اس
کا سر پیچھے کی طرف سے موٹا ہوگا (یعنی اُس کی گردن نہایت موٹی ہوگی)۔ وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، جو اُسے کہے گا کہ
تو جھوٹ بولتا ہے تو ہمارا رب نہیں ہے، لیکن اللہ ہمارا رب ہے، اس پر ہمیں بھروسہ ہے، اُس کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، اور ہم تجھ سے
اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، تو اُس جھوٹے کو اس شخص پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۵۰. قال ایوب وحلثنا حمید بن ہلال عن بعض اشیاخہم عن ہشام بن عمار قال سمعت

رسول اللہ ﷺ یقول ما بین خلق آدم علیہ السلام الی قیام الساعة امر اکبر من الدجال.

۱۳۵۰؎ ایوب، حمید بن ہلال سے، انہوں نے بعض مشائخ سے روایت کی ہے کہ ہشام بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی فتنہ
دجال سے بڑا نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۵۱. حدثنا ابن وهب عن طلحة عن عطاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج

الدجال عند غضبه يفضيها.

۱۳۵۱. ابن وهب نے طلحہ سے روایت کی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

دجال غصہ میں ہوگا اور اسی حالت میں وہ خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضى الله عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر إن بين يدي الساعة كذابون منهم صاحب اليمامة

ومنهم صاحب صنعاء العنسي ومنهم صاحب حمير ومنهم الدجال والدجال أعظمهم فتنة.

۱۳۵۲. ابن وهب نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے ارشاد فرمایا کہ: قیامت سے پہلے چھوٹے آئیں گے جن میں سے یمامہ

والا ہے، اور صنعاء والا عنسی ہے، اور حمیر والا ہے، اور ان میں سے دجال بھی ہے، دجال ان میں سے سب سے بڑا فتنہ ہے۔

○ ○ ○

۱۳۵۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول

الآيات الروم ثم القالية الدجال والثالثة ياجوج والرابعة عيسى ابن مريم عليهما السلام.

۱۳۵۳. ابو المغیرہ نے ابن عباس سے، انہوں نے ایک شیخ سے جو کہ مقام حضرموت کا رہنے والا ہے روایت کی ہے کہ:

قلم بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی رومیوں کا خروج ہے۔ دوسری دجال ہے۔ تیسری یاجوج

ما جوج ہے اور چوتھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۵۴. حدثنا بقية عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان حدثنا عمرو بن الأسود عن جنادة

بن أبي أمية أنه حدثهم عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم اني قد حدثكم عن الدجال حتى خشيت أن لا تعقلوا ان مسيح الدجال رجل قصير

الفتح جعد أعور مطموس العين ليست بناتة ولا حجرا فان التبس عليكم فاعلموا أن ربكم

ليس بأعور وانكم لن تروا ربكم حتى تموتوا

۱۳۵۴. بقیہ نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، عمرو بن اسود سے روایت کی ہے کہ جنادہ

بن ابو امیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتایا ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ تم نے بات سمجھی نہ ہو تو سن لو! مسیح دجال

چھوٹے قد کا، کھٹکریا لے بالوں والا، کاناجس کی آنکھ اندھی ہوگی، پتھر کی نہ ہوگی، اگر تم کو شک ہو جائے تو یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانائیں

ہے، اور تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔

۱۳۵۵. حدثنا سهل بن يوسف عن حميد عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال أعور عين الشمال بين جبينه مكتوب كافر وعلى يمينه ظفرة غليظة. قال سهل هو ك ف ر والكاف والفاء والراء ملتزق ببعضه ببعض كالكتابة

۱۳۵۵. سهل بن یوسف نے حمید سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَجَّال بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا اور اس کے دائیں ہاتھ پر موٹے غلیظ ناخن ہوں گے، حضرت سہل کہتے ہیں کہ کافر یوں لکھا ہوگا ”ک، ف، ر“ ان میں سے بعض بعض کے ساتھ لکھنے میں ملے ہوئے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۵۶. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم عن بشر عن أنس بن مالك رضي الله

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قبل خروج الدجال ليف على سبعين دجالا ۱۳۵۶. جریر بن عبد الحمید نے، لیث بن ابی سلیم سے، انہوں نے بشر سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَجَّال کے نکلنے سے پہلے ستر (70) سے زائد دَجَّال نکلیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۵۷. حدثنا عبيد الله بن موسى عن عيسى الحنط عن محمد بن يحيى بن حبان عن أبي سعيد

الخلري رضي الله عنه قال قال مع الدجال امرأة تسمى طيبة لا يؤم قرية إلا سبقته إليها تقول هذا الرجل داخل عليكم فاحذروه

۱۳۵۷. عبید اللہ بن موسیٰ نے عیسیٰ الحنط سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دَجَّال کے ساتھ ایک عورت ہوگی جس کا نام ”طیبة“ ہوگا دَجَّال جس کسی شخص کا ارادہ کرے گا تو اس سے پہلے ”طیبة“ وہاں پہنچ جائے گی، اور کہے گی کہ یہ آدمی تمہارے پاس آنے والا ہے اس سے بچو۔

○ ○ ○

۱۳۵۸. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول

الآيات الروم ثم الثانية الدجال والثالثة يأجوج ومأجوج والرابعة عيسى بن مريم عليهما السلام ۱۳۵۸. ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ایک شیخ سے جو کہ مقام حضرموت کا رہنے والا تھا سے روایت کی ہے کہ قَمَب بن مُنْبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی پہلی علامت رومیوں کا نکلنا ہوگا دوسری علامت دَجَّال ہوگا، تیسری علامت یأجوج ماجوج ہوں گے اور چوتھی علامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۵۹. حدثنا عبدالرزاق عن سفیان عن عمران بن حذیان عن حکیم بن سعد عن علی قال

رجل قد استخفته الأحاديث كلها وضع أحذوثة كذب والنقطعت منها بأطول منها ان يترك الدجال يتبعه

۱۳۵۹ھ عبدالرزاق نے سفیان سے، انہوں نے عمران بن ظبیان سے، انہوں نے حکیم بن سعد سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خبروں سے گھبرائے گا۔ جب جھوٹی خبریں گھڑی جائیں گی، ان خبروں کے تسلسل کی وجہ سے وہ ناامید ہو جائے گا، اگر وہ دجال کو پالے گا تو اس کی پیروی کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۰۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فائتي على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال ثم قال إني أنذركموه وما من نبي إلا أنذر قومه لقد أنذر نوح قومه ولكن سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وإن الله ليس بأعور.

۱۳۶۰ھ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے الزہری سے روایت کی ہے کہ سالم رحمہ اللہ تعالیٰ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی اس کے شایان شان حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے دجال کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو دجال کاتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کاتا نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۳۶۱۔ قال معمر وأخبرني الزهري قال أخبرني عمر بن ثابت الأنصاري قال أخبرني بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يؤمنك للناس وهو يحلرهم فتنة تعلموا أنه لن يرى أحد منكم ربه حتى يموت وأنه مكتوب بين عينيه كافر يقرأه كل مؤمن كره عمله.

۱۳۶۱ھ معمر نے الزہری سے روایت کی ہے کہ عمر بن ثابت لائنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا، اور دجال کی آنکھوں کے درمیان کافر (ک، ف، ر) لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مؤمن جو دجال کے کام کو برا سمجھے گا وہ پڑھ لے گا۔

○ ○ ○

دجال کے نکلنے سے پہلے کی علامات

العلامات قبل خروج الدجال

۱۳۶۲۔ حدثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد ابن أبي هلال عن عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بين الملحمة وفتح القسطنطينية ست سنين ثم يخرج الدجال في السنة السابعة.

۱۳۶۲ھ بقیہ بن الولید نے بکیر بن سعد سے، انہوں نے ابن ابی ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ سات سال کی مدت ہوگی۔ پھر دجال ساتویں سال نکلے گا۔

۱۳۶۳ھ۔ حدثنا الولید بن مسلم عن صفوان بن عمرو عن ابی الیمان وغیرہ عن کعب قال ینخرج الدجال حتی تفتح القسطنطنیة

۱۳۶۳ھ الولید بن مسلم نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالیمان وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال خروج نہیں کرے گا۔ جب تک قسطنطنیہ فتح ہو جائے۔

○ ○ ○

۱۳۶۵ھ۔ حدثنا بقیہ بن الولید عن ابی بکر بن ابی مریم عن ابی الزاہریۃ عن کثیر بن مرة قال من حضر القسطنطنیة فلیحمل ما قدر ولیتخذ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم قال فتحتها وخروج الدجال فی سبع سنین.

۱۳۶۳ھ بقیہ بن الولید نے ابوبکر بن ابومریم سے، انہوں نے ابوالزہریۃ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جو قسطنطنیہ کی فتح میں حاضر ہو تو اس سے جتنا ہو سکے وہ مال اپنے ساتھ لے لے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات سالوں میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۵ھ۔ قال صفوان وحدثني شريح بن عبيد عن كعب قال ياتيهم الخبر وهم يقسمون غنائمهم ان الدجال قد خرج وانما هو كذاب فخلوا ما استطعتم لانكم تمكثون ست سنين ثم ینخرج فی السابعة

۱۳۶۵ھ صفوان نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ان کے پاس اطلاع آئے گی کہ دجال نکل چکا ہے، حالانکہ یہ بات جھوٹی ہوگی۔ لہذا تم سے جتنا ہو سکے تم مال لے لیتا۔ بے شک تم چھ سال تک رہو گے۔ پھر ساتویں سال دجال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۶ھ۔ قال صفوان وحدثني عبدالرحمن بن جبیر عن كعب قال لا ینخرج الدجال حتی تفتح المدینة

۱۳۶۶ھ صفوان نے، عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال نہیں نکلے گا جب تک قسطنطنیہ کا شہر فتح ہو جائے۔

○ ○ ○

۱۳۶۷ھ۔ حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبدالله بن يسار قال اخذ عبدالله بن بسر المزني

صاحب رسول اللہ ﷺ ہا ذی فقال یا ابن اخی لعلک تدرك فتح القسطنطنية فإياک إن أدركت فتحها أن تترك غنيمتك منها فإن بین فتحها و بین خروج الدجال سبع سنين.

۱۳۶۷ھ ابوالمغیرہ کہتے ہیں کہ: بشیر بن عبد اللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن بصر صحابی رسول اللہ ﷺ نے کان سے پکڑا اور کہا کہ اے میرے بھتیجے! شاید تو قسطنطنیہ کی فتح کا زمانہ پالے اگر تو اس کی فتح کا زمانہ پالے تو اس کے مال غنیمت کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ بے شک قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے کے درمیان سات سال (7) کا وقفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۸ھ۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال يخرج الدجال بعد فتح القسطنطنية قبل نزول عيسى بن مريم بيت المقدس.

۱۳۶۸ھ ابن قتب نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے، انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: دجال قسطنطنیہ کی فتح کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بیت المقدس میں نزول سے پہلے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۹ھ۔ حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن عمر بن عبد الله عن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيهم الخبر أن الدجال قد خرج بعد فتحهم القسطنطنية فينصرفون فلا يجدونه ثم لا يلبثون الا قليلا حتى يخرج

۱۳۶۹ھ ابن قتب نے، عاصم بن حکیم سے، انہوں نے عمر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قسطنطنیہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کو اطلاع ملے گی کہ دجال نکل چکا ہے۔ وہ واپس آئیں گے تو دجال کو نہیں پائیں گے پھر زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ وہ نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷۰ھ۔ حدثنا ابن وهب عن يزيد بن عياض عن سعيد بن عبيد بن السباق قال سمعت أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قبل خروج المسيح الدجال سنوات خدعة يكذب فيه الصادق ويصدق فيها الكاذب ويؤمن فيها الخائن ويخون فيها الأمين ويتكلم الروبيضة الوضع من الناس.

۱۳۷۰ھ ابن قتب نے یزید بن عیاض سے روایت کی ہے کہ سعید بن عبید بن السباق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مسیح دجال کے خروج سے پہلے کچھ سال دھوکے کے سال ہوں گے جن میں سچا آدمی جھوٹ بولے گا اور جھوٹ کی تصدیق کی جائے گی، اور خائن کو امانت دار بنایا جائے گا،

اور امانت دار اس میں خیانت کرے گا، اور روپیہ میں گھٹیا لوگ گفتگو کریں گے۔

○ ○ ○

۱۴۷۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن سعيد بن راشد عن عثمان بن المسيطع الحميري قال حدثني ابي قال حدثنا حذيفة بن اليمان قال تكون غزوة في البحر من غزاها استنى فلم يفتقر ابدا ومن لم يغزها لم يثرى ماله بعدها الا ما كان قبل ذلك لم يستصعب البحر بعد الغزوة ست سنين كما كان لم يعود البحر بعد ست سنين كما كان ست سنين لم يستصعب ستا فلذلك ثمان عشرة لم يخرج الدجال.

۱۴۷۱ھ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید بن راشد سے روایت کی ہے کہ عثمان بن المسيطع الحمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: سمندر میں جنگ ہوگی جس نے وہ جنگ کی وہ بے نیاز ہوگا۔ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ جس نے وہ جنگ نہ کی، اس کا مال اس کے بعد نہیں بڑھے گا پھر جہاد کے بعد سمندر چھ سال تک سخت ہو جائے گا پھر وہ دوبارہ چھ سال تک کھلی حالت پر لوٹ آئے گا، پھر چھ سال تک کے لیے سمندر سخت ہو جائے گا، یہ اٹھارہ سال ہوئے۔ پھر دجال نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۱۴۷۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن جعفر بن عبد الله الأنصاري عن حماد بن عطاء بن يسار سمع كعبا قبل خروج الدجال فتن ثلاث فتن عثمان وفتنة ابن الزبير رضي الله عنهما والثالثة لم يخرج الدجال.

۱۴۷۲ھ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے جعفر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ دجال کے خروج سے پہلے تین فتنے ہوں گے۔ ایک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا فتنہ، دوسرا ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا فتنہ، تیسرا دجال کا خروج۔

○ ○ ○

۱۴۷۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي قهيل عن تبع قال بين يدي الدجال ثلاث علامات ثلاث سنين جوع وتغيض الأنهار ويصفر الريحان وتنزف العمون وتنقل مذحج وهمدان الى العراق حتى ينزلوا قنسرين وحلبا فغلبوا الدجال غاديا في دياركم او راجعا

۱۴۷۳ھ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قہیل سے روایت کی ہے کہ حضرت تبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال سے پہلے تین علامتیں ہوں گی۔ تین سال قحط ہوگا اور نہریں خشک ہوں گی، اور ریحان پھول زرد ہو جائے گا۔ چشمے پھوٹ پڑیں گے اور قبیلہ مذحج اور ہمدان عراق کی طرف نکل ہو کر مقام قنسرین اور مقام حلب میں پہنچیں گے۔ پھر صبح یا شام کو دجال تمہارے علاقوں میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۷۴. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن الوليد بن سفيان بن أبي مریم عن يزيد بن قطيب السكوني عن أبي بحرية عبد الله بن قيس السكوني عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال في سبعة أشهر

۱۴۷۴. بقية اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے الولید بن سفیان بن ابو مریم سے، انہوں نے یزید بن قطیب السکونی سے، انہوں نے ابو بحریہ عبد اللہ بن قیس السکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلنا سات (7) مہینوں میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۷۵. قال وأخبرنا صفوان عن أبي اليمان عن كعب مثله.

۱۴۷۵. صفوان نے ابو الیمان سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۴۷۶. قال أبو بكر وأخبرني ضمرة بن حبيب أن عبد الملك بن مروان ألى أبي بحرية أنه بلغه أنك تحدث عن معاذ في الملحمة والقسطنطينية وخروج الدجال فكتب إليه أبو بحرية أنه سمع معاذ يقول الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال في سبعة أشهر.

۱۴۷۶. ابو بکر نے، ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے ابو بحریہ کو خط لکھا کہ اُسے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر کے جنگ عظیم اور قسطنطنیہ اور خروج دجال کے متعلق روایت نقل کرتے ہو؟ تو ابو بحریہ نے جواب میں لکھا کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات (7) مہینے کے اندر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۷۷. حدثنا عبد القدوس عن ابن عياش عن يحيى ابن أبي عمرو الشيباني عن ابن محيريز قال الملحمة العظمى وخراب القسطنطينية وخروج الدجال حمل امرأة.

۱۴۷۷. عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے یحییٰ ابن ابی عمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ ابن محیریز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی بربادی اور دجال کا خروج۔ یہ سب کام عورت کے حمل کی مدت (نواہ) میں ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۴۷۸. حدثنا بقية عن يحيى بن سعيد عن خالد بن معدان عن أبي بلال عن عبد الله بن بسر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بين الملحمة وفتح القسطنطينية ست سنين ويخرج الدجال في السنة السابعة.

۱۴۷۸. بقية نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے ابو بلال سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ (6) سال ہوں گے اور ساتویں (7) سال دجال نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷۹. حدثنا بقية قال أخبرنا صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال يخرج الدجال في

سنة ثمانين والله أعلم أي الشماليين ثمانين ومائتين أو غيرها

۱۳۷۹ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دجال اسی سال خروج کرے گا، یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ سال کب آئے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸۰. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب عن النبي صلى الله عليه

وسلم قال لن يجمع الله على هذه الأمة سيف الدجال وسيف الملحمة

۱۳۸۰ ابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ ہرگز اس آفت پر دجال کی تلوار اور جنگ عظیم کی تلوار کو جمع نہ کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد

الأنصارية قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فذكر الدجال فقال ان بين يديه

ثلاث سنين سنة تمسك السماء ثلث قطرها والأرض ثلث نباتها والثانية تمسك السماء

ثلثي قطرها والأرض ثلثي نباتها والثالثة تمسك السماء قطرها كله والأرض نباتها كله فلا

يبقى ذات ظلف ولا ذات ضرس من البهائم الا هلك

۱۳۸۱ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت یزید

انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

دجال سے پہلے تین سال ایسے ہوں گے کہ پہلے سال آسمان اپنی تہائی بارش اور زمین اپنی تہائی پیداوار روک دے گی، اور دوسرے سال

آسمان اپنی دو تہائی بارش اور زمین اپنی دو تہائی پیداوار روک دے گی، اور تیسرے سال آسمان اپنی ساری بارش اور زمین اپنی ساری

پیداوار روک دے گی، پھر کوئی چوپایہ اور مویشی زندہ نہیں رہے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸۲. حدثنا محمد بن حمير عن ابراهيم بن عتبة قال كان يقال بين يدي خروج الدجال

يولد مولود ببيسان من سبط لاوي بن يعقوب في جسده تمثال السلاح السيف والفرس

والنيزك والسكين

۱۳۸۲ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کہا جاتا ہے کہ دجال کے خروج سے پہلے لاوی

بن یعقوب کی اولاد میں سے ایک لڑکا مقام بیسان میں پیدا ہوگا۔ اس کے جسم پر اسلحے کی تصویریں ہوں گی، تلوار، ڈھال، نیزہ اور چھری کی تصاویر۔

۱۳۸۳۔ حدثنا الولید بن مسلم عن عبدالرحمن بن یزید عن عمیر بن ہانی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا صار الناس فی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا هما اجتماعا فانظر الدجال الیوم أو غدا.

۱۳۸۳۔ الولید بن مسلم نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب لوگ دو خیموں میں جمع ہو جائیں: ایک ایمان کا خیمہ جس میں منافقت کوئی نہیں اور دوسرا منافقت کا خیمہ جس میں ایمان کوئی نہیں، جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو پھر دجال کو دیکھنا کہ وہ آج یا کل نکل پڑے گا۔

۱۳۸۴۔ حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن سنان عن ابی الزاہریۃ عن کثیر بن مرة عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه تخوف الدجال وذكر من علاماته وأماراته ومقلعات أمره حتى ظن الملا أنه لائر عليهم من بينهم من النخل أو خارج من النخل عليهم ثم قام لبعض شأنه ثم عاد وقد اشتد تخوف من حضره وبكأؤهم فقال مهيم ثلاثا ما الذي أبكاكم؟ قالوا ذكرت الدجال وقربت أمره حتى ظننا أنه لائر علينا وأنه خارج من النخل علينا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان يخرج وأنا فيكم فانا حبيبه وان يخرج ولست فيكم فامروا حبيج نفسه واللہ خليفتي على كل مؤمن إحدى عينيه مطموسة والأخرى ممزوجة بالدم كأنها الزهرة

۱۳۸۴۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریۃ سے، انہوں نے کثیر بن مرة سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دجال سے ڈرایا اور اس کی علامتیں اور نشانیاں اور اس سے پہلے پیش ہونے والے حالات بتائے، حتیٰ کہ مجمع یہ گمان کرنے لگا کہ دجال قریب کے درختوں کے ٹھنڈے میں روپوش ہے، اور ابھی وہاں سے اُن پر آنکھ لگے گا، پھر آپ ﷺ اپنے کسی کام کے لئے تشریف لے گئے، پھر آپ ﷺ واپس آئے اور حاضرین کا خوف اور رونا زیادہ ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا کہ تمہیں کیا چیز لارہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا اور اس کے معاملے کے قریب آ جانے کا ذکر کیا! ہم نے سمجھا کہ وہ ٹھپا ہوا ہے اور اب ان درختوں سے ہم پر نکل پڑے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری موجودگی میں وہ نکلے گا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب میں نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی ذات کی طرف سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مؤمن کا نگہبان ہوگا، اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی اور دوسری میں خون کی آمیزش ہوگی گویا کہ وہ پھول ہے۔

۱۳۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال تفتح القسطنطينية ثم يأتيهم الخبر بخروج الدجال فيكون باطلا ثم يقيمون لث سبع سابوعا فتمسك السماء في تلك السنة لث قطرها وفي السنة الثانية لثيها وفي الثالثة تمسك قطرها أجمع فلا يبقى ذو ظفر ولا ناب إلا هلك ويقع الجوع فيموتون حتى لا يبقى من كل سبعين عشرة ويهرب الناس الى جبال الجوف الى أنطاكية ومن علامات خروج الدجال ريح شرقية ليست بحارة ولا باردة تهلم صنم أسكندرية وتقطع زيتون المغرب والشام من أصولها وتيس الفرات والعيون والأنهار وينسألها مواقيت الأيام والشهور ومواقيت الأهلة.

۱۳۸۵ھ الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قسطنطینیہ فتح کر لیا جائے گا۔ پھر ان کے پاس دجال کے نکلنے کی اطلاع آئے گی تو وہ خبر جھوٹی ہوگی، پھر وہ ٹھہرے رہیں گے تو آسمان اس سال اپنی تہائی بارش روک دے گا اور دوسرے سال دو تہائی روک دے گا اور تیسرے سال ساری بارش روک دے گا۔ پھر کوئی گھر اور کچلی دانتوں والا باقی نہ رہے گا مگر بھوک سے ہلاک ہو جائے گا۔ ستر (70) میں سے دس (10) بھی باقی نہ رہیں گے، اور لوگ انطاکیہ کی جانب جوف کے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے۔ اور دجال کے خروج کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ مشرق سے ہوا چلے گی، جونہ گرم ہوگی اور نہ ٹھنڈی، اسکندریہ کے بت کو گرا دے گی اور مغرب اور شام کے زیتون کو بڑے کاٹ ڈالے گی، اور دریائے فرات، چشمے اور نہریں سوکھ جائیں گی، اور لوگ دنوں اور مہینوں اور چاند کے اوقات بھول جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۸۶. حدثنا يحيى بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن الدجال يخرج بعد فتح القسطنطينية وبعدهما يقيم المسلمون فيها ثلاث سنين وأربعة أشهر وعشرا.

۱۳۸۶ھ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قسطنطینیہ کی فتح کے بعد دجال کا خروج ہوگا، اس سے پہلے مسلمان قسطنطینیہ میں تین سال چار مہینے دس دن رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۸۷. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب أن أعرابيا عن أبي الدرداء قال قال حتى أتى مجلس متم فاذا هو بأبي الدرداء وكعب قاعدين وعندهما ناس، فقال أيكم أبو الدرداء، فقالوا هذا، فقال متى يخرج الدجال؟ قال اللهم غفرا ذرنا عنك فرددها عليه مرتين فلما رأى كراهيته عن ما سأله عنه قال اني والله ما جئت يا أبا الدرداء لأسالك مالک ولكن جئت أسالك عن علمك، قال فضرب منكبه كعب ثم قال أيها السائل عن الدجال إذا ما رأيت السماء قد لحطت فلم تمطر شيئا ورأيت الأرض قد أجذبت فلم تنبت شيئا ورجعت الأنهار والعيون إلى عناصرها واصفر الريحان فانظر الدجال متى يصبحك أو يمسيك

۱۳۸۷ھ بقیہ صفوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی معصم کی مجلس میں آیا۔ وہاں حضرت ابوالدرداء اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس دوسرے لوگ تھے۔ اس دیہاتی نے پوچھا تم میں ابوالدرداء کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ ہے، اس نے پوچھا کہ دَجَّال کب خروج کرے گا؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم سے اے شخص! دور ہو جا! دیہاتی نے سوال دومرتبہ دہرایا۔ دیہاتی نے جب دیکھا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے سوال کو ناپسند کر رہا ہے، تو اس نے کہا کہ اے ابوالدرداء! اللہ کی قسم میں تیرے پاس اس لئے نہیں آیا ہوں کہ تجھ سے مال کا سوال کروں! لیکن میں تیرے پاس تیرے علم کے متعلق پوچھنے آیا ہوں، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے کندھے کو تھپکایا پھر کہا کہ: اے دَجَّال کے متعلق سوال کرنے والے! جب تُو دیکھے کہ قحط پڑ چکا ہے اور بارش بالکل نہیں ہو رہی ہے اور زمین کو دیکھے کہ بخر ہو گئی ہے اور کچھ نہیں اُگاتی، اور نہریں اور چشمے اپنے عناصر کی طرف لوٹ گئے ہیں، اور ریحان پھول زرد پڑ چکا ہے تو دَجَّال کو دیکھنا کہ صبح یا شام کو آ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸۸ھ۔ حدثنا عیسیٰ بن یونس عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال لا تقوم الساعة حتی تفتح مدینۃ قیصر أو هرقل ویؤذن فیہا المؤذنون ویقتسمون الأموال فیہا والأترسۃ فیقبلون بأكثر مال علی الأرض فیتلقاہم الصریح وإن الدجال قد خلفکم فی اہلیکم فیلقون ما معہم فیجینون فیقاتلونہ

۱۳۸۸ھ عیسیٰ بن یونس نے، اسماعیل بن ابوخالد سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک قیصر یا ہرقل کا شہر فتح نہ ہوگا اور اس میں اذان دینے والے اذان نہ دیں گے۔ وہاں وہ ڈھالوں کے ذریعے مال تقسیم کریں گے۔ وہ زمین پر موجودہ مال میں سے زیادہ مال پائیں گے، ان کے پاس چلانے والا آئے گا کہ دَجَّال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں نکل چکا ہے، جو ان کے پاس مال ہوگا وہ اُسے پھینک دیں گے اور دَجَّال سے لڑنے کے لئے چلے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۸۹ھ۔ حدثنا وکیع عن المسعودی عن حمزۃ قال حدثنی أشیاخنا قالوا خرج ابن مسعود فنادی نداء ولم یناجی نجاء فقال الملطاط شط الفرات طریق بقیۃ المؤمنین ہراب الدجال فما ینتظرون بالعمل أخروج الدجال فبئس المنظر أم الساعة فالساعة أدهی وأمر ثم أخذ حصاة فقال ما خروجه باضر علی مؤمن ثم أخذ حصاة علی ظفرة مما نقص هذه الحصاة من ظفري

۱۳۸۹ھ وکیع نے المسعودی سے روایت کی ہے کہ حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نکلے اور آہستہ نہیں بلکہ چلا کر کہا کہ ”ملطاط“ جو کہ فرات کے کنارے واقع ہے وہ دَجَّال سے بھاگنے کے لئے باقی ماندہ مسلمانوں کا راستہ ہوگا۔ یہ لوگ نیک عمل کرنے کے لئے کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ کیا دَجَّال کے نکلنے کا؟ تو برا ہے جس کا وہ

انتظار کر رہے ہیں یا قیامت کا انتظار کر رہے ہیں تو وہ اس سے بھی سخت اور کڑوی بات ہے۔ پھر ایک کنکری لے کر فرمایا کہ دجال کا خروج مؤمن کے لئے مضر نہیں۔ پھر ایک کنکرا اپنے ناخن پر لے کر کہا کہ دجال کا نکلنا مؤمن کے لئے اتنا بھی نقصان دہ نہیں جتنی کنکری میرے ناخن کے لئے نقصان دہ ہے۔

○ ○ ○

۱۳۹۰. حدثنا ربيع بن عطية عن يحيى بن أبي عمرو عن كعب قال يفتحون القسطنطينية

فيأتيهم خبر الدجال الى الشام فيجدونه لم يخرج ثم قل ما يلبث حتى يخرج.

۱۳۹۰ ربيع بن عطية نے، یحییٰ بن ابوعمر و سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان قسطنطنیہ فتح کریں گے تو ان کے پاس دجال کے نکلنے کی خبر آئے گی۔ وہ شام کی طرف چلے جائیں گے، تو دجال نہ نکلا ہوگا۔ پھر وہ کچھ عرصہ ہی رہیں گے کہ دجال کا خروج ہو جائے گا۔

○ ○ ○

من أين يكون مخرج الدجال

دجال کا خروج کہاں سے ہوگا؟

۱۳۹۱. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثنا يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله

الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج

الدجال من خلعة بين الشام والعراق

۱۳۹۱ ضمرہ بن ربیعہ نے، یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے، انہوں نے حضرت عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمّۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال شام اور عراق کے درمیان خلعة سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۳۹۲. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة بن المنذر عن شريح بن عبيد عن كعب قال يأتيهم الخبر

بعد فتحها يعني فتح القسطنطينية فيرفضون ما في أيديهم فيخرجون فيجدونه باطلا لا يخرج

الدجال الا بعلمها تتعلق به حية الى جانب البحر ثم يخرج

۱۳۹۲ ابویوب نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے شریح بن عبید عن کعب قال یأتیہم الخبر بعد فتحها یعنی فتح القسطنطنیہ فیرفضون ما فی أيديهم فیخرجون فیجدونه باطلا لا یرج الدجال الا بعلمها تتعلق به حية الى جانب البحر ثم یرج فرماتے ہیں کہ مجاہدین کے پاس قسطنطنیہ کے فتح کے بعد دجال کے نکلنے کی خبر آئے گی، وہ جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا انہیں وہ پھینک دیں گے، اور دجال کی طرف نکل پڑیں گے، بعد میں اس خبر کو وہ جھوٹا پائیں گے، دجال اس کے بعد نکلے گا، اس کے ساتھ ایک سانپ لٹکا ہوا ہوگا اور وہ سمندر کے کنارے سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۳۹۳. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تتعلق بالدجال حية الى

جانب ساحل البحر ثم يخرج

۱۳۹۳ھ بقیہ نے مفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال ساحل سمندر سے اس حال میں نکلے گا کہ اُس کے ساتھ ایک سانپ جمھا ہوا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۴ھ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سودة أن عبد الرحمن بن أوس المزني حدثه عن أبي هريرة قال يخرج الدجال من قرية هي بالعراق فيفترق الناس عند خروجه فتقول فرقة منهم هلم إلى الشام هلم إلى اخوانكم

۱۳۹۴ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سودہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن اوس المزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت اُبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال ایک بستی سے نکلے گا جو عراق میں ہے، اُس کے نکلنے کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ ان میں ایک جماعت کہے گی شام کی طرف چلو اپنے بھائیوں کی طرف چلو۔

○ ○ ○

۱۳۹۵ھ . حدثنا علي بن عاصم عن يحيى أبي زكريا عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال يخرج الدجال من مرو من يهوديتها

۱۳۹۵ھ علی بن عاصم، یحییٰ ابو زکریا سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ: ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ دجال یہودیوں کے مرو سے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۹۶ھ . حدثنا يزيد بن هارون عن سعيد عن قتادة عن ابن المسيب عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال يخرج الدجال من خراسان.

۱۳۹۶ھ یزید بن ہارون نے، سعید سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال خراسان سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۳۹۷ھ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن حمير عن كعب قال مولد الدجال بقرية من قرى مصر يقال له قوس وهي بسرى

۱۳۹۷ھ الحکم بن نافع نے جراح سے، اور وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ دجال کی پیدائش کی جگہ مصر کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے جسے ”قوس“ کہا جاتا تھا، اور اب بسری کہا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۹۸ھ . قال الحكم وأخبرني عبد الله عن يزيد بن حمير عن جبیر بن نفير وشريح والمقدام

وعمر بن الأسود وكثير بن مرة قالوا ليس هو إنسان إنما هو شيطان

۱۳۹۸ھ الحکم نے عبد اللہ سے انہوں نے یزید بن حمیر سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر اور شریح اور المقدام اور عمرو بن اسود

اور کثیر بن مرثدہ سب فرماتے ہیں کہ دجال انسان نہیں ہے وہ تو شیطان ہے۔

○ ○ ○

۱۴۹۹. حدثنا الوليد عن حنظلة عن سالم عن أبيه قال هو ابن صائد الذي ولد بالمدينة

۱۴۹۹. الوليد نے، حنظلہ سے، وہ سالم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دجال ابن صائد ہے، جو کہ مدینہ میں پیدا ہوا۔

○ ○ ○

۱۵۰۰. حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي المقدم عن زيد بن وهب عن عبد الله قال الدجال

يخرج من كوثي

۱۵۰۰. وكيع نے سفيان سے، انہوں نے ابو المقدم سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کوثی سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۱. حدثنا يزيد بن هارون عن المبارك عن الحسن قال يخرج جيش من خراسان

يعقبهم الدجال

۱۵۰۱. يزيد بن ہارون نے المبارک سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک لشکر خراسان سے نکلے گا اور ان کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۰۲. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عبد الرحمن بن ثروان عن الهيثم أبي

العریان قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول يخرج الدجال من كوثي

۱۵۰۲. عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انہوں نے عبد الرحمن بن ثروان سے روایت کی ہے کہ ہیشم ابی العریان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ دجال "کوثی" سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۳. قال معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم عن عبد الله بن عمرو انه قال

يخرج الدجال من كوثي.

۱۵۰۳. معمر نے محمد بن شبيب سے، انہوں نے العریان بن الہیشم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجال "کوثی" سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۴. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الأسود قال قال لي عبد الله

بن عمرو وهو عند معاوية تعرفون أرضا قبلكم يقال لها كوثي كثيرة السباح قلت نعم قال منها

يخرج الدجال

۱۵۰۴. ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو قیس سے روایت کی ہے کہ الہیشم بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم ٹھوٹی ٹامی ایک زمین جو تمہاری طرف ہے اُسے جانتے ہو؟ جہاں پہ بکثرت درندے ہوتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا وہاں سے دجال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۵. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه فقال يخرج الدجال من العراق
۱۵۰۵. عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ ابن طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دجال
"عراق" سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۶. قال معمر وأخبرنا قتادة عن شهر بن حوشب سمع عبداللہ بن عمرو رضی اللہ
عنہما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج ناس من قبل المشرق ویقرأون القرآن لا
یجاوزوا ربہم کلما خرج منهم قرن قطع حتی علما النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادة علی
عشر مرات کلما خرج منهم قرن قطع حتی یمخرج الدجال فی بقیةہم
۱۵۰۶. معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شہر بن حوشب نے، انہوں نے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے سنا ہے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مشرق کی طرف کچھ لوگ نکلیں گے
جو قرآن پڑھیں گے۔ وہ اُن کے خلق سے نیچے نہیں اترے گا، جب بھی اُن میں سے ایک جماعت نکلے گی وہ ختم ہوتی جائے گی، یہاں
تک کہ نبی اکرم ﷺ نے دس (10) سے زیادہ جماعتیں رکوائیں۔ جب بھی اُن میں سے کوئی جماعت نکلے گی تو وہ ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

دجال کا خروج اور اُس کی سیرت اور اُس کے ہاتھوں جو شر و فساد پراہوگا اُس کا ذکر

خروج الدجال وسیرتہ وما یجری علی یدیہ من الفساد

۵۰۷. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان
عن كعب قال أول ماء يردہ الدجال سنام جبل مشرف علی البصرة وماء إلى جنبہ کثیر الساف
یعنی الرمل هو أول ماء يردہ الدجال

۱۵۰۷. عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ابو عثمان سے روایت کی ہے
کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: سب سے پہلا چشمہاں دجال جائے گا وہ لہرو کے ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی
پر ہوگا، وہ ایسا چشمہ ہوگا جس کے کنارے پر بہت زیادہ ریت ہوگی۔ یہ پہلا چشمہ ہوگا جس پر دجال جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۸. حدثنا أبو اسحاق الأقرع عن همام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن أبي بكر

رضي الله عنه قال يخرج الدجال من قبل المشرق من أرض يقال لها خراسان

۱۵۰۸. أبو اسحاق أقرع نے ہمام سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی

ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال مشرقی بحر اسان نامی زمین سے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۹. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن الدجال يخرج من

جزيرة أصبهان في البحر يقال لها ماطولة

۱۵۰۹. یحییٰ بن سعید العطار کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ دجال اصہبان

کے ایک ماطولہ نامی سمندری جزیرے سے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۱۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال يخرج الدجال من العراق.

۱۵۱۰. عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ:

دجال عراق سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۱۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم بن الأسود قال قال لي عبدالله بن

عمر وهو عند معاوية تعرفون أرضاً قبلكم يقال لها كوثا كثيرة السباح قلت منها يخرج الدجال

۱۵۱۱. ابو معاویہ نے، لا اعمش سے، انہوں نے ابو قیس سے روایت کی ہے کہ ہثم بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ کیا تم ایک "کوٹی" نامی زمین

جو تمہاری طرف ہے اُسے جانتے ہو؟ جہاں پر بکثرت درندے ہوتے ہیں ہمیں نے کہا جی ہاں! فرمایا وہاں سے دجال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۱۲. حدثنا ضمرة حدثنا عبدالله بن شوذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة

بن اليمان رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج الدجال ثم

عيسى ابن مريم عليهما السلام

۱۵۱۲. ضمرہ نے عبداللہ بن شوذب سے، انہوں نے ابو التياح سے، انہوں نے خالد بن سبیح سے روایت کی ہے کہ حضرت

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: پہلے دجال نکلے گا پھر حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہما السلام آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۱۳. حدثنا عبد الرزاق وابن مهدي عن صفيان عن سلمة ابن كهيل عن أبي صادق عن

عبدالله قال أول أهل أبيات يفرعهم الدجال أهل الكوفة

۱۵۱۳ عبد الرزاق اور ابن مہدی نے سلیمان سے، انہوں نے سلمۃ ابن کھیل سے، انہوں نے ابو صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے گھروں والے جنہیں دجال ڈرائے گا وہ کوفہ والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۱۳. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد الأنصارية رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فذكر الدجال فقال ان من أشد فتنة انه يأتي الأعرابي فيقول أرايت إن أحييت اهلك ألت تعلم أني ربك فيقول نعم قال فتمثل له الشياطين نحو إبله كاحسن ما تكون ضرورا وأعظمه أسمة ويأتي الرجل وقد مات أبوه ومات أخوه فيقول أرايت إن أحييت لك أباك وأخاك ألت تعلم أني ربك فيقول بلى فتمثل له الشياطين نحو أبيه وأخيه ثم خرج النبي صلى الله عليه وسلم لحاجة ثم رجع والقوم في اهتمام وغم بما حدثهم قال فآخذ بلحمتي الباب وقال مهيم أسماء، فقالت أسماء يا رسول الله لقد خلعت أفئدتنا بذكر الدجال فقال ان يخرج وأنا فيكم حي فانا جميعه وإلا فإنا ربي خليفتي على كل مؤمن، فقالت أسماء يا رسول الله والله انا لنعجن عجينا لما نختبرها حتى نجوع فكيف بالمؤمنين يومئذ قال يعجزهم ما يعجز اهل السماء التسبيح والتعديس

۱۵۱۳ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت زید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس کا فتنہ بہت سخت ہوگا، وہ دیہاتی کے پاس آئے گا اور اُسے کہے گا کہ اگر میں تیرے اُونٹوں کو زندہ کر دوں تو کیا تجھے یقین نہ ہوگا کہ میں تیرا رب ہوں؟ دیہاتی کہے گا کیوں نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پھر شیاطین اُس دیہاتی کے اُونٹوں کی شکل اختیار کریں گے، جن کے خُصن بھی اُچھے ہوں گے اور اُن کے کوہان بھی بڑے ہوں گے۔ دجال کسی اور شخص کے پاس آئے گا جس کے والد اور بھائی فوت ہو چکے ہوں گے، دجال اُسے کہے گا کہ اگر میں تیرے والد اور تیرے بھائی کو زندہ کر دوں تو کیا تجھے یقین نہ ہوگا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں! پھر شیاطین اُس کے والد اور بھائی کی شکل اختیار کریں گے۔ پھر آپ ﷺ کسی حاجت سے تشریف لے گئے اور سارے لوگ ان باتوں کی وجہ سے غم اور پریشانی میں تھے، آپ ﷺ واپس آئے اور دروازے دونوں کواڑوں کو پکڑ کر فرمایا: اے اُسماء! ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ حضرت اسماء نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! دجال کے تذکرے کی وجہ سے ہمارے دل نکل گئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر دجال میری زندگی میں نکلے گا تو میں اُس سے مقابلہ کروں گا، ورنہ میرا رب میرے بعد ہر مؤمن کا نگہبان ہے، حضرت اسماء نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو آنا کوعدتے ہیں، جب ہم بھوکے ہوتے ہیں کہ اُس کی روٹی بناتے ہیں تو اُس وقت جب مؤمنین بھوکے ہوں گے تو وہ کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کے لئے وہ بات کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہے، یعنی تسبیح اور تقدیس کرنا۔

○ ○ ○

۱۵۱۵. عبد اللہ بن نمیر اور عبد اللہ بن المبارک قالا أخبرنا سفیان الثوری حدثنا سلمة بن کھیل عن أبي الزعراء قال ذكر الدجال عند عبد الله بن مسعود فقال عبد الله تفرقون أيها الناس لخروجه ثلاث فرق فرقة تتبعه وفرقة تلحق بأرض آباتها بمنابت الشيخ وفرقة تأخذ شط الفرات يقاتلهم وحتى يجمع المؤمنون بغرب الشام فيبعثون اليه طليعة منهم فارس على فارس أشقر أو أبلق فيقتلون فلا يرجع منهم بشر قال سلمة فحدثني أبو صادق عن ربيعة بن ناجد أن عبد الله بن مسعود قال فارس أشقر ثم قال عبد الله ويزعم أهل الكتاب أن المسيح عيسى ابن مريم عليهما السلام ينزل فيقتله قال أبو الزعراء ما سمعت عبد الله يذكر عن أهل الكتاب حديثاً غير هذا قال ثم يخرج بأجوج وماجوج.

۱۵۱۵ عبد اللہ بن نمیر اور عبد اللہ بن المبارک نے سفیان الثوری سے، انہوں نے سلمة بن کھیل سے روایت کی ہے کہ ابو الزعراء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! دجال کے خروج کے وقت تم تین جماعتوں میں بٹ جاؤ گے، ایک جماعت تو اس کی پیروی کرے گی اور دوسری جماعت اپنے آباء و اجداد کی زمین جہاں پہ کھیت اُگتے ہیں وہاں چلے جائیں گے، اور تیسری جماعت دریائے فرات کے کنارے رہے گی، دجال اُن سے لڑے گا اور وہ دجال سے لڑیں گے، یہاں تک تمام مسلمان شام کے مغربی حصے میں جمع ہو جائیں گے، وہ دجال کی طرف اپنا ایک دست بھیجیں گے جس کا شہسوار چٹکبرے رنگ کے گھوڑے پر سوار ہوگا، وہ لڑیں گے اور اُن میں سے کوئی بھی واپس نہ آئے گا، پھر حضرت عبد اللہ نے فرمایا اور اہل کتاب یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل فرما کر دجال کو قتل کریں گے۔ ابو الزعراء کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ کو سوائے اس حدیث کے، کبھی اہل کتاب کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ پھر یا جوج اور ماجوج نکلیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۱۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثنا يحيى بن ابي عمرو السيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن ابي امامة الباهلي رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خزع الدجال عاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فانهبوا فانه يعتدي فيقول انا نبي ولا نبي بعدي ثم يفتي فيقول انا ربكم ولن ترورا ربكم حتى تموتوا وانه اعور وليس ربكم باعور وان بين عينيه مكتوب كافر يقرأ كل ملأ من وان من فتنة ان معه جنة ونار فاناره جنة وجننه نار فمن ابغى بناره فليقرأ بفواتح سورة الكهف وليسقط بالله تكون عليه بردا وسلاما كما كانت النار على ابراهيم عليه السلام بردا وسلاما وان من فتنة ان معه شياطين تمثل له على صور الناس فياتي الأهرابي، فيقول ارايت ان بعثت لك اباك وامك انشهد اني ربك، فيقول نعم فتمثل له شياطينه على صورة ابيه وامه فيقولون له يا بني اتبعه فانه ربك وان من فتنة ان

يسلط على نفس فيقتلها ويحييها ولن يعود لها بعد ذلك ولن يصنع ذلك بنفس غيرها يقول
انظروا عهدي فاني ابعثه الآن ليعزم ان له ربا غيري فيبعثه فيقول له من ربك، فيقول له ربي
الله وانت الدجال عدو الله، وان من فتنة يقول للأعرابي ارايت ان بعث لك اهلك الشهد
اني ربك فيقول نعم فتعلم له الشياطين على صورة ابله، وان من فتنة ان يأمر السماء ان
تمطر فتطر ويأمر الارض ان تنبت فتنب وان يامر بالحي فيكذبونه فلا تبقى لهم سائمة الا
هلكت ويامر بالحي فيصدقونه فيأمر السماء ان تمطر لهم والارض ان تنبت لهم فتنب فتروح

إليهم مواشيهم من يومهم ذلك اعظم ما كانت واسمته امدته خواصر وادره ضرورا

۱۵۱۶ھ ضمرۃ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو اُمیۃ
الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب دجال نکلے گا تو وہ اپنے دائیں اور بائیں طرف کو تباہ کرے
گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ دجال کہے گا کہ میں
تمہارا رب ہوں، حالانکہ تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتے، دجال کا نا ہوگا حالانکہ تمہارا رب کا نا نہیں، اور دجال کی
دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ اور دجال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے پاس جنت اور آگ
ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، جو شخص اُس کی آگ میں مبتلا کیا جائے تو اُسے چاہئے
کہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے تو وہ آگ اُس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی، جیسے حضرت
ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوئی تھی، اور دجال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے ساتھ شیاطین ہوں گے
جو لوگوں کی شکلیں بنائیں گے، دجال ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور ماں کو دوبارہ زندہ
کردوں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ دیہاتی کہے گا جی ہاں! پھر شیاطین اُس کے والد اور ماں کی شکل
اختیار کریں گے، اور اُس دیہاتی سے کہیں گے اے میرے بیٹے اس دجال کی پیروی کر یہ تیرا رب ہے، اور دجال کے فتنے میں سے یہ
بھی ہے کہ وہ ایک شخص پر مسلط کر دیا جائے گا اور اُسے قتل کر دے گا اور پھر اُسے زندہ کرے گا اور پھر ہر گز دوبارہ ایسا نہ کر سکے گا، اور اس
شخص کے علاوہ کسی اور کے ساتھ وہ ہر گز ایسا نہ کر پائے گا، دجال کہے گا دیکھو میرے بندو! میں اس شخص کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں، اس
کا گمان یہ تھا کہ میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے پھر دجال اُسے زندہ کرے گا اور اُس سے پوچھے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ شخص کہے گا
میرا رب اللہ ہے اور تو دجال اللہ کا دشمن ہے۔ اور دجال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دیہاتی سے کہے گا اگر میں تیرے اُونٹ
کو دوبارہ زندہ کردوں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ دیہاتی کہے گا جی ہاں! پھر شیاطین اُس کے اُونٹ کی شکل
اختیار کر لیں گے، اور دجال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ آسمان کو مرنے کا حکم دے گا تو آسمان مرنے سے گا، اور زمین کو اُٹھانے کا حکم
دے گا تو وہ اُٹھ جائے گی، وہ ایک خاندان پر ٹگورے گا جو اُس کو جھٹلائیں گے تو اُن کے جتنے اُونٹ ہوں گے وہ سارے کے سارے ہلاک
ہو جائیں گے، اور ایک دوسرے خاندان پر ٹگورے گا جو اُس کی تصدیق کرے گا تو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ ان پر بارش نہ سا اور زمین کو حکم

دے گا کہ ان کے لئے پیداوار اُگا۔ پھر زمین پیداوار اُگائے گی، جن میں اُن کے چوپائے چرا کریں گے، اُس وقت وہ پہلے سے کافی بڑے اور موٹے ہو جائیں گے، اور اُن کے ٹھن بڑے ہو جائیں گے۔



۱۵۱۷. حدثنا بقیة بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال اذا نزل الدجال الأردن دعا بجبل طور وثابور وجبل الجودي حتى ينتطحن والناس ينظرون اليهما كما تنتطح الثورين أو الكبشين ويقول عودا مكانكما

۱۵۱۷. بقیة بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دجال اُردن پہنچے گا تو جبل طور اور ثابور اور جبل الجودی کو بلائے گا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے ایسے ٹکرائیں گے جیسے دو تیل یا دو دُبنے ایک دوسرے کو سینک مارتے ہیں، اور لوگ یہ سب معاملہ دیکھیں گے، پھر دجال اُن پہاڑوں سے کہے گا کہ اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔



۱۵۱۸. حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن عبد الله بن أبي فروة عن مكحول عن حذيفة وابن شاور عن النعمان بن المنذر عن مكحول عن حذيفة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال عدو الله ومعه جنود من اليهود وأصناف الناس معه جنة ونار ورجال يقتلهم ثم يحييهم معه جبل من ثريد ونهر من ماء والي سألت لكم نعتة أن يخرج ممسوح العين في جبهته مكتوب كافر يقرأه كل من يحسن الكتاب ومن لا يحسن فجنه نار وناره جنة وهو المسيح الكذاب ويتبعه من نساء اليهود ثلاثة عشر ألف امرأة فرحم رجلا منع سفيته أن تتبعه والقوة عليه يومئذ بالقرآن فان شأه بلاء شديد يبعث الله الشياطين من مشارق الأرض ومغاربها فيقولون له استعن بنا على ما شئت فيقول لهم انطلقوا فأخبروا الناس أني ربهم وأنني قد جنتهم بجنتي وناري فتطلق الشياطين فيدخل على الرجل أكثر من مائة شيطان فيتمثلون له بصورة والده وولد وأخوته ومواليه ورقيقه فيقولون يا فلان أتعرفنا، فيقول لهم الرجل نعم هذا أبي وهذه أمي وهذه أختي وهذا أخي ويقول الرجل ما نأكم فيقولون بل أنت فأخبرنا ما نأرك فيقول الرجل انا قد أخبرنا أن عدو الله الدجال قد خرج، فيقول له الشياطين مهلا لا تقل هذا فإنه ربكم يريد القضاء فيكم هذه جنه قد جاء بها وناره ومعه الأنهار والطعام فلا طعام الا ما كان قبله الا ما شاء الله فيقول الرجل كلتكم ما أنتم الا شياطين وهو الكذاب قد بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حدث حديثكم وحذرنا وأنبأنا به فلا مرحبا بكم أنتم الشياطين وهو عدو الله وليسوقن الله عيسى ابن مريم حتى يقتله فيمسوا فيقبلوا خائبين ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما

أحدكم هذه لتفقهوه وتعموه وأعلموا عليه وحذثوا به من خلفكم فليحدث الآخر الآخر

فان فتنه أشد الفتن

۱۵۱۸ھ سوید بن عبدالعزیز نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوفردہ سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ: ابن شاپور نے، العثمان بن المندر سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دَجَّال اللہ کا دشمن خروج کرے گا۔ اُس کے ساتھ یہودیوں کے لشکر اور مختلف قسم کے لوگ ہوں گے، اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، وہ بہت سے مردوں کو قتل کرے گا۔ پھر انہیں زندہ کرے گا اور اُس کے پاس شریک کا ایک پہاڑ اور پانی کی ایک نہر ہوگی، اور میں تمہارے سامنے اُس کی حالت بیان کرتا ہوں کہ وہ خروج کرے گا اس حال میں کہ اُس کی ایک آنکھ کانی ہوگی، اُس کے پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا، جسے ہر شخص خواہ وہ اچھی طرح پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ضرور پڑھ لے گا، اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی اور اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی، وہ مسیح کذاب ہوگا، یہودیوں کی تیرہ 13 ہزار عورتیں اُس کے پیچھے چلیں گی، اللہ رحم کرے اُس آدمی پر جو اپنے بے وقوفوں کو اُس کی پیروی کرنے سے منع کرے گا، اور اُس کے پاس قرآن کی طاقت ہوگی، دَجَّال کی حالت سخت مصیبتوں والی ہوگی، اللہ تعالیٰ مشرق اور مغرب کے شیاطین کو بھیج دے گا۔ وہ دَجَّال سے کہیں گے جس چیز کے خلاف آپ ہماری مدد حاصل کرنا چاہتے ہو مدد حاصل کر لو؟ دَجَّال انہیں کہے گا جاؤ لوگوں کو خبر دو کہ میں اُن کا رب ہوں، اور میں اُن کے پاس اپنی جنت اور دوزخ کے ساتھ آیا ہوں، وہ شیطان چلے جائیں گے اور ایک آدمی کے اوپر سو (100) سے زیادہ شیطان داخل ہوں گے۔ اُس کے سامنے اُس کے والد، اولاد، بھائیوں، والی اور غلاموں کی شکل اختیار کر کے آئیں گے، اور اُس سے کہیں گے کہ اے فلاں کیا تو ہمیں جانتا ہے؟ تو وہ شخص کہے گا ہاں یہ میرا باپ ہے، یہ میری ماں ہے، یہ میری بہن ہے، یہ میرا بھائی ہے، تو وہ آدمی کہے گا تمہارے پاس کیا اطلاع ہے؟ تو شیاطین کہیں گے تو ہمیں بتا کہ تجھے کیا اطلاع پہنچی ہے؟ تو وہ شخص کہے گا ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ اللہ کا دشمن دَجَّال نکل چکا ہے، تو شیاطین کہیں گے خاموش ہو جاؤ۔ ایسی بات نہ کرو۔ وہ تم لوگوں کا رب ہے وہ تمہارے درمیان فیصلے کے ارادے سے آیا ہے، یہ اُس کے ساتھ اُس کی جنت ہے جسے وہ لے کر آیا ہے اور اُس کی جہنم ہے، اور اُس کے پاس نہریں اور کھانا ہے، اور کہیں کھانا نہیں ہوگا مگر وہی جو دَجَّال کی طرف ہوگا، مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے، تو وہ شخص کہے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو تم لوگ درحقیقت شیاطین ہو، اور وہ دَجَّال تو جھوٹا ہے اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری باتوں کے متعلق بتایا ہے اور ہمیں آگاہ کیا ہے اور ڈرایا ہے، تم یہ شیاطین کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں ہے، اور وہ دَجَّال اللہ کا دشمن ہے، اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو ضرور لے کر آئیں گے، تا کہ وہ دَجَّال کو قتل کر دیں، وہ شیاطین رُسوا ہو اور ناکام ہو کر واپس چلے جائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں تا کہ تم سمجھو، غور کرو، اسے یاد کرو، اس پر عمل کرو، اور اپنی اولاد کے سامنے بیان کرو، ہر آنے والے دوسرے آنے والے کو بتائے، بے شک دَجَّال کا فتنہ تمام فتنوں میں سخت تر ہے۔

۱۵۱۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن اسماعيل بن ابراهيم عن ابي فراس عن عبد الله بن عمرو قال الدجال اzyb اللراعين قصير البنان ممسوح القفا ممسوح العين مكتوب بين عينيه كافر

۱۵۱۹ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے، انہوں نے ابو فراس سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجال چوڑے بازؤں والا، چھوٹے قد والا ہوگا، اس کی گردن برابری گئی ہوگی، اور اس کی ایک آنکھ اندھی ہوگی، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۲۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة حدثني لقيط بن مالك ان المؤمنين

يوم يخرج الدجال اثنا عشر ألف رجل وسبعة آلاف امرأة وسبع مائة أو ثمان مائة امرأة

۱۵۲۰ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ لقیط بن مالک کہتے ہیں کہ: مسلمان دجال کے خروج کے زمانے میں بارہ (۱۲) ہزار مرد اور سات ہزار سات (۷) سو یا آٹھ سو (۸۰۰) عورتیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۵۲۱. قال بكر بن سوادة وأخبرني صالح بن حيوان عن عبد الله بن عمرو قال مقدمة الدجال

سبعون ألفا أسرع وأجرا من النمران، فقال رجل من يستطيع هؤلاء، فقال لا أحد الا الله

۱۵۲۱ بکر بن سوادہ نے صالح بن حیوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجال کے لشکر کے اگلے حصے میں ستر (۷۰) ہزار تیز اور بہادر چیتے ہوں گے، تو ایک شخص نے کہا کہ ان کے مقابلے کی طاقت کون رکھے گا؟ فرمایا کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

○ ○ ○

۱۵۲۲. حدثنا عبد القدوس عن اسماعيل بن عياش عن ابي بكر بن ابي مریم الفسائي حدثني

الهيثم بن مالك الطائي رفع الحديث قال يلى الدجال بالعراق ستين بعمد فيها عدله وتشرب

الناس اليه فيصعد يوما المنبر فيخطب بها ثم يقبل عليهم فيقول لهم ما آن لكم ان تعرفوا ربكم

فيقول له قائل ومن ربنا فيقول انا فينكر منكر من الناس من عباد الله قوله فيأخذ به فيقطعه وينزل عليه

ملكاً من السماء فيقول أحدهما له حين يقول انا ربكم كذب ويقول له صاحبه صدق مصداقاً

لصاحبه فمن اراد الله به الهدى لفته وعلم ان الملك انما يصدق صاحبه ومن اراد الله ضلاله ضبه

عليه فقال ان الملك حين يصدق صاحبه انما يصدق الدجال ترتباً لضلاله ثم يسير الدجال فمن

أجاباه امر السماء فأمطرتهم ومن مخالفه أصبحوا وقد تبعتم أموالهم كلها الدجال وجل تبعه اليهود

والأعراب ويقتر على المسلمين ويضيق عليهم حتى يملأهم الجهد وحتى أن أهل البيت لهم العدد

تعشیم العنز الواحدة.

۱۵۲۲ھ عبد القدوس نے، اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے ابو بکر بن ابی مریم الغسانی سے روایت کی ہے کہ شمس بن مالک الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجال دو سال تک عراق کا امیر رہے گا، اُس میں اُس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی، اور لوگ اُس سے متاثر ہوں گے، ایک دن وہ منبر پر چڑھ کر خطبہ دے گا، لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا کیا ابھی تک تمہارا وقت نہیں آیا کہ تم اپنے رب کو پہچان لو؟ تو ایک کہنے والا کہے گا ہمارا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا میں ہوں اتواللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ اُس کی بات کا انکار کرے گا۔ تو وہ اُسے پکڑ کر قتل کرے گا، اور دجال پر آسمان سے دفرشتے آئیں گے، تو جب دجال کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو ایک فرشتہ کہے گا ٹو جھوٹ بولتا ہے، اور دوسرا فرشتہ اپنی ساتھی فرشتے کی تصدیق کرتے ہوئے کہے گا ٹو سچ کہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جنہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھنا چاہے گا تو انہیں تو یقین ہوگا، یہ فرشتہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہے، اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہے گا اُس پر یہ فتنہ ڈال دے گا تو وہ کہے گا کہ یہ فرشتہ تو دجال کی تصدیق کر رہا ہے، حالانکہ یہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہوگا، پھر دجال روانہ ہوگا۔ جو اُس کی دعوت پر لبیک کہے گا تو دجال آسمان کو حکم دے گا وہ اُن پر پانی نہ سائے گا، اور جو اُن کی مخالفت کریں گے تو اس حال میں صبح کریں گے کہ اُن کے سارے کے سارے مال وہ دجال کے پیچھے چل پڑیں گے۔ دجال کے پیروکاروں میں اکثریت یہودی اور یہا تہیوں کی ہوگی، مسلمانوں پر مشقت اور تنگی ہوگی، وہ انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہوں گے۔ ان کی ایک بڑی تعداد کے گمراہانے والے ایک بکری کے سہارے زندگی گزاریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۲۳. حدثنا أبو المغيرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال ينجو من الدجال اثنا عشر

ألف رجل وسبعة آلاف امرأة

۱۵۲۳ھ ابو المغیرہ نے، اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجال سے بارہ (12) ہزار مرد اور سات ہزار (7000) عورتیں نجات پائیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۲۴. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال من

صبر على فتنة الدجال لم يفتن ولم يفتن أبدا حيا ولا ميتا ومن أدركه ولم يبعه وجبت له الجنة

وإذا أخلص الرجل وكذب الدجال مرة واحدة قال قد علمت من أنت أنت الدجال ثم قرأ

فاتحة سورة الكهف ولم يستطع أن يفتنه وكانت له تلك الآية كالعميمة من الدجال فطوى

لمن لجا بإيمانه قبل فتن الدجال وهو انه وصفاه وليد ركن الدجال ألوانا مثل خيار أصحاب

محمد صلى الله عليه وسلم.

۱۵۲۴ھ بقیہ اور ابو المغیرہ نے، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ: جس شخص نے دجال کے فتنے پر صبر کیا تو وہ فتنے میں نہ پڑے گا اور پوری زندگی اور مرنے کے بعد بھی فتنے میں نہ پڑے

گا، اور جو اُس کو پالے اور اُس کی پیروی نہ کرے تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور جب آدمی تخلص ہو اور دجال کی ایک مرتبہ تکذیب کر دے اور اُس سے کہے کہ میں جانتا ہوں تو کون ہے؟ تو دجال ہے۔ پھر سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے گا۔ تو دجال میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اُسے فتنے میں مبتلا کر دے، اور یہ آیتیں دجال سے بچنے کا ثعویذ ہے۔ خوشخبری ہے اُس کے لئے جو اپنے ایمان کے ذریعے دجال کے فتنے اور اُس کی ذلت اور رسوائی سے پہلے ہی نجات پا چکا ہوگا، اور دجال کو ایسے لوگ پائیں گے جیسے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بہترین لوگ۔

○ ○ ○

۱۵۲۵. حدثنا الحكم بن نافع البهراني قال حدثني ابو عبد الله الكلاعي صاحب كعب عن يزيد بن حمير ويزيد بن شريح وجبير بن نفير والمقدام بن معدي كرب وعمرو بن الأسود وكثير بن مرة قالوا جميعا ليس الدجال انسان انما هو شيطان في بعض جزائر البحر موقى بسبعين حلقة لا يعلم من اوثقه اسليمن ام غيرها فاذا كان اول ظهوره فك الله عنه في كل عام حلقة فاذا برز اثنان عرض ما بين اذنيها اربعون ذراعا الجبار وذلك فرسخ للراكب الممحث فيضع على ظهرها منبرا من نحاس ويقعد عليه فتبايعه قبائل الجن ويخرجون له كنوز الارض ويقتلون له الناس.

۱۵۲۵. الحكم بن نافع البهراني نے ابو عبد اللہ الکلاعی سے جو کہ کعب کا ساتھی ہے، انہوں نے یزید بن حمیر اور یزید بن شریح اور جبیر بن نفیر اور المقدام بن معدی کرب اور عمرو بن اسود اور کثیر بن مرثہ سے روایت کی ہے کہ سب فرماتے ہیں کہ: دجال انسان نہیں ہے وہ تو شیطان ہے، وہ سمندر کے کسی جزیرے کے اندر ستر (70) زنجیروں کے ساتھ باندھ کر قید کیا گیا ہے، یہ کوئی نہیں جانتا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے قید کیا ہے یا کسی اور نے! جب اُس کے ظہور کی ابتداء ہوگی تو اللہ تعالیٰ ہر سال اُس کی ایک زنجیر کھولتے جائیں گے جب وہ ظاہر ہو جائے گا تو اُس کے پاس ایک گدھی آئی گی جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس (40) ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اور وہ ہاتھ بھی جبار کے، اور یہ سوار ہونے والے کے لئے ایک فرسخ (مسافت کا پیمانہ) ہوگا، اُس کی پیٹھ پر تانبے کا منبر رکھ دیا جائے گا اور دجال اُس پر بیٹھ جائے گا اور جنات کے قبائل اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، اور اُس کے لئے زمین کا خزانہ نکالیں گے اور اُس کی خاطر لوگوں سے لڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۲۶. قال الحكم بن نافع وحدثني جراح عن حدثه عن كعب قال الدجال بشر ولدته امرأة ولم ينزل شأنه في التوراة والانجيل ولكن ذكر في كتب الانبياء يولد في قرية بمصر يقال لها قومس يكون بين مولده ومخرجه ثلاثون سنة فاذا ظهر خرج اديس وخنوك بمصر خان في المدائن والقرى ان الدجال قد خرج فاذا اقبل اهل الشام لخروجه توجه نحو المشرق ثم ينزل عند باب دمشق الشرقي ثم يلتمس فلا يقدر عليه ثم يرى عند المنارة التي عند نهر الكسوة ثم يطلب فلا

يُدْرِي أَيْنَ سَلَكَ فَيَنْسَى كَرَهُهُ ثُمَّ يَأْتِي الْمَشْرِقَ فَيُظْهِرُ وَيَعْدِلُ ثُمَّ يَعْطِي الْخِلَافَةَ فَيَسْتَخْلِفُ وَذَلِكَ
عِنْدَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ وَيَهْرِيءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ حَتَّى يَتَعَجَّبَ النَّاسُ ثُمَّ يَظْهَرُ السَّحَرُ وَيَدْعِي النُّبُوَّةَ
فَيَفْتَرِقُ عَنْهُ النَّاسُ وَيَفَارِقُهُ أَهْلُ الشَّامِ فَيَفْتَرِقُ أَهْلُ الْمَشْرِقِ ثَلَاثَ فُرُقٍ فَرَقَةٌ تَلْحَقُ بِالشَّامِ وَفَرَقَةٌ
تَلْحَقُ بِالْأَعْرَابِ وَفَرَقَةٌ تَلْحَقُ بِهِ فَيَقْبَلُ بَيْنَ مَعَهُ. قَالَ كَعْبٌ وَهُمْ إِرْبَعُونَ أَلْفًا وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ
سَبْعُونَ أَلْفًا وَيَأْتِي الْأُمَمَ فَيَسْتَمْلِكُهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَيَجْبِيُونَهُ وَتَجْمَعُ إِلَيْهِ الْيَهُودُ جَمِيعًا فَيَسِيرُ نَحْوَ
الشَّامِ مَقْلَمَتَهُ الْعَصَابَةَ الْمَشْرِقِيَّةَ مَعَهُمْ أَعْرَابٌ جَدَسَ عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ فَيَفْزَعُ أَهْلُ الشَّامِ فَيَهْرَبُونَ
إِلَى الْجِبَالِ وَمَاوَى السَّبَاعِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنَ الرِّجَالِ وَسَبْعَةُ آلَافٍ امْرَأَةٌ عَامَتُهُمْ إِلَى جَبَلِ الْبَلْقَاءِ قَدْ
اعْتَصَمُوا بِهِ لَا يَجِدُونَ مَا يَأْكُلُونَ غَيْرَ شَجَرِ الْمَلْحِ وَتَهْرَبُ عَنْهُمْ السَّبَاعُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْتِي
الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَيَسْكُنُهَا ثُمَّ يَتَرَاوُونَ فَيَقْبَلُونَ سَرَاعًا حَتَّى يَنْزِلُوا غَرْبِي الْأُرْدُنِ عَنْ نَهْرِ أَبِي فَطْرُسَ
يَنْطَوِي إِلَيْهِمْ كُلُّ فَرٍّ مِنَ الدَّجَالِ وَيَعْبُؤْنَ مَسْلُحَةً عِنْدَ الْمَنَارَةِ الَّتِي غَرْبِي الْأُرْدُنِ وَيَقْبَلُ الدَّجَالُ
فَيَهْبِطُ مِنْ عَقَبَةِ أَلْيَقَ فَيَنْزِلُ شَرْقِي الْأُرْدُنِ فَيَحْصِرُهُمْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَيَأْمُرُ نَهْرَ أَبِي فَطْرُسَ فَيَسِيلُ إِلَيْهِ
ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعْ فَيَرْجِعُ إِلَى تَكَالِهِ وَيَقُولُ أَيْسَ فَيَسِي وَيَأْمُرُ جَبَلَ ثُورٍ وَجَبَلَ طُورٍ زَيْتًا أَنْ يَنْتَطِحَا
فَيَنْتَ طَحَانٍ وَيَأْمُرُ الرِّيحَ فَتَشِيدُ السَّحَابَ مِنَ الْبَحْرِ فَتَمُطِرُ الْأَرْضَ فَتَهْبُتُ وَيَأْمُرُ إِبْلِيسَ الْأَكْبَرَ
ذُرِّيَّتَهُ بِاتِّبَاعِهِ فَيُظْهِرُونَ لَهُ الْكَنُوزَ فَلَا يَمْرُونَ بِخَرَبَةٍ وَلَا أَرْضٍ فِيهَا كَنْزٌ إِلَّا لَبَدَ إِلَيْهِ كَنْزُهُ وَمَعَهُ قَبِيلٌ
مِنَ الْجِنِّ فَيَتَشَبَّهُونَ بِمَوْتَاهُمْ فَيَقُولُ الْحَمِيمُ لِحَمِيحِهِ أَلَمْ أَمِتْ وَقَدْ حَيَّيْتُ وَيَخْرُضُ الْبَحْرُ فِي الْيَوْمِ
ثَلَاثَ خَوْضَاتٍ فَلَا يَبْلُغُ حَقْوِيهِ فَيَتَمَيِّزُ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُنَافِقُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْهَرَبُ عَنْهُ خَيْرٌ مِنَ
الْمَقَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْمَتَكَلِّمِ يَوْمَئِذٍ بِكَلِمَةٍ يَخْلُصُ بِهَا مِنَ الْأَجْرِ كَعْدَدُ رَمْلِ الدُّنْيَا وَيَقَاتِلُ النَّاسُ عَلَى
الْكَفْرِ فَمَنْ قَتَلَ مِنْهُمْ أَضَاءَتْ قُبُورُهُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْمَظْلَمَةِ وَاللَّيْلِ الدَّامِسِ، قَالَ كَعْبٌ فَإِذَا رَأَى
الْمُؤْمِنُونَ أَنَّهُمْ لَا يَسْطِيعُونَ قِتْلَهُ وَلَا أَصْحَابَهُ سَارُوا غَرْبِي الْأُرْدُنِ الَّتِي بَيْتُ الْمَقْدِسِ فَيَبَارِكُ لَهُمْ
فِي ثَمَرِهَا وَيَشْبَعُ الْأَكْلُ مِنَ الشَّيْءِ الْيَسِيرِ لِعَظِيمِ بَرَكَتِهَا وَيَشْبَعُونَ فِيهَا مِنَ الْخُبْزِ وَالزَّيْتِ وَيَتَمَتَّعُونَ
الدَّجَالُ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولُ أَنَا الرَّبُّ فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُهُمَا كَلِمَتٌ وَيَقُولُ الْآخَرُ لَصَاحِبِهِ صَلَافَتٌ
وَصَفَتُهُ أَنَّهُ أَفْجَحٌ أَصْهَبُ مُخْتَلَفُ الْحَلْقِ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ الْيَمْنَى أَحَدَى يَدَيْهِ أَطْوَلُ مِنَ الْآخَرَى
يَغْمَسُ الطَّوِيلَةَ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ فَيَبْلُغُ قَعْرَهُ فَتَخْرُجُ مِنَ الْحَيَتَانِ يَسِيرُ الْقَصَى الْأَرْضَ وَأَدْنَاهَا فِي يَوْمَيْنِ
خَطْوَتُهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَتَسْخَرُ لَهُ الْجِبَالُ وَالْأَنْهَارُ وَالسَّحَابُ وَيَأْتِي الْجَبَلَ فَيَقُودُهُ وَيُدْرِكُ زَرْعَهُ فِي
يَوْمٍ يَقُولُ لِلْجِبَالِ تَنَحَّيْ عَنِ الطَّرِيقِ فَتَفْعَلُ وَيَجِيءُ إِلَى الْأَرْضِ فَيَقُولُ أَخْرِجِي مَا فِيكَ مِنَ الذَّهَبِ
فَتَلْفُظُهُ كَالْهَاسِبِ وَكَأَعْيُنِ الْجُرَادِ وَمَعَهُ نَهْرُ مَاءٍ وَنَهْرُ نَارٍ وَجَنَّةٌ خَضِرَاءُ وَنَارٌ حَمْرَاءُ فَتَنَارُهُ جَنَّةٌ

وجنتہ نار و جبل من خبز من القاه فی ناره لم یحترق یظهر عند عالیہ مرۃ وعلی باب دمشق مرۃ

وعند نهر ابی فطرس مرۃ وینزل عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

۱۵۲۶ھ الحکم بن تافع نے، جراح سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث

سنائی کہ: دجال انسان ہے جسے عورت نے بچا ہے، اُس کی حالت نہ تورات اور نہ انجیل میں بیان کی گئی لیکن اُس کا ذکر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی کتابوں میں ہے، وہ مصر کی ایک بستی میں پیدا ہوا ہے، جسے قوس کہا جاتا ہے، اُس کی پیدائش اور خروج کے درمیان تیس

(30) سال کا عرصہ ہے۔ جب دجال ظاہر ہوگا۔ تو ادریس اور خنوک شہروں اور بستیوں میں چلانے لگیں گے کہ دجال نکل چکا ہے، جب

شام والے اُس کی طرف آئیں گے تو وہ مشرق کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ پھر وہ دمشق کے مشرقی دروازے پر اترے گا۔ اُسے ڈھونڈا جائے

گا اُس پر غلبہ نہ پایا جائے گا۔ پھر وہ منارۃ کے علاقے میں نظر آئے گا۔ جو کسوة کی نہر کے قریب ہے، پھر اُسے ڈھونڈا جائے گا لیکن

معلوم نہ ہو سکے گا کہ وہ کہاں گیا؟ پھر وہ زبردستی بخلا دیا جائے گا، پھر وہ مشرق کی طرف آئے گا اور وہاں ظاہر ہوگا وہ انصاف کرے گا۔

اُسے خلافت دی جائے گی۔ وہ خلیفہ بنایا جائے گا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے وقت ہوگا، وہ اندھوں کو بینا اور بدمس

والوں کو صحیح کرے گا۔ لوگوں کو تعجب ہوگا۔ پھر وہ جاؤ و ظاہر کرے گا اور نبوت کا دعویٰ کرے گا، لوگ اُس سے جُدا ہو جائیں گے، اور شام

والے بھی اُس سے جُدا ہو جائیں گے اور مشرق والے تین حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک حصہ شام والوں سے جا ملے گا اور دوسرا حصہ

دیہاتیوں سے جا ملے گا اور تیسرا حصہ دجال سے جا ملے گا، وہ دجال کے ساتھ مل کر جنگ کریں گے، اور یہ چالیس (40)

ہزار افراد ہوں گے، اور بعض علماء نے کہا ہے کہ سٹ (70) ہزار علماء ہوں گے، اور قومیں آئیں گی، دجال اُن سے اہل شام کے خلاف

مدد طلب کرے گا، وہ دجال کی حمایت کریں گے، اور یہودی سب کے سب دجال کے پاس جمع ہو جائیں گے، پھر دجال شام کی طرف

روانہ ہوگا، اُس کی فوج کے اگلے حصہ میں مشرق کی جماعت ہوگی، اُن کے ساتھ دیہاتی ہوں گے، جن پر سبز چادریں ہوں گی۔ شام والے

ڈر جائیں گے، اور وہ پہاڑوں کی طرف اور درندوں کے ٹھکانوں کی طرف بھاگیں گے، وہ بارہ ہزار مرد اور سات ہزار عورتیں ہوں گی، عام

طور پر ہلقاء کے پہاڑ میں اُنہوں نے پناہ حاصل کی ہوگی وہاں پر کوئی کھانے کی چیز دستیاب نہ ہوگی سوائے کڑوے درخت کے۔

درندے اُن سے بھاگ کر ہموار زمین کی طرف جائیں گے۔ اُن میں سے بعض قسطنطنیہ چلے جائیں گے، وہ وہاں رہیں گے، پھر وہ

ہلوئے جائیں گے، تو وہ تیزی سے آئیں گے، اور وہ اُردُن کے مغربی حصے میں ابو فطرس کی نہر کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، جہاں پر ہر وہ

شخص جو دجال سے بھاگا ہوگا، جمع ہوگا، اور وہ اپنا اسلحہ خانہ منارۃ کے قریب بنائیں گے، جو کہ اُردُن کے مغربی حصے میں ہوگا، دجال آئے

گا۔ وہ عقیقہ اُفتق سے اترے گا اور اُردُن کے مشرق میں پڑاؤ ڈالے گا، وہ اُن کا چالیس دن تک محاصرہ کرے گا، وہ ابو فطرس کے نہر کو حکم

دے گا، تو وہ دجال کی سمت بے گئی پھر اُسے کہے گا لوٹ جا! تو وہ اپنی جگہ کی طرف لوٹ جائے گی، اور اُسے کہے گا خشک ہو جا! تو وہ

نہر خشک ہو جائے گی، وہ ٹوڑا اور ٹوڑا زمین کے پہاڑوں کو حکم دے گا کہ ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے

ٹکرائیں گے، وہ ہوا کو حکم دے گا جو کہ ہادل کو سمندر سے ہٹائے گی اور زمین پر بارش ہوگی، زمین کی پیداوار اُسے گی، بڑا شیطان اپنی

اولاد کو دجال کی پیروی کرنے کا حکم دے گا، اور یہ سب شیاطین دجال کے لئے خزانہ ظاہر کریں گے، پس جس ویران جگہ اور زمین میں کوئی

خزانہ ہوگا اور ان کا اُس پر گور ہوگا تو یہ اُسے نکال کر دجال کی خدمت میں پیش کریں گے، اور دجال کے ساتھ جنات کا ایک ایسا قبیلہ ہوگا جو لوگوں کے مردوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوگا، پس ایک دوست دوسرے دوست سے کہے گا کہ کیا میں مرنے چکا تھا، اور مجھے زندہ کیا گیا ہے، اور وہ سمندر میں دن کے اندر تین بار گھسے گا اور وہ سمندر اُس کے ازار بند کی جگہ تک نہ پہنچے گا، مومن، منافق اور کافروں میں فرق ہو جائے گا، اُس سے بھاگنا اُس کے سامنے کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا، اُس وقت اخلاص کی ایک بات کہنے والے کو دنیا میں ریت کی تعداد کے برابر اجر ملے گا، وہ لوگوں کے ساتھ کفر پر لڑے گا، پس مسلمانوں میں سے جو شہید ہوگا اُس کی قبر اندھیری اور تاریک رات میں روشن ہو جائے گی، جب مؤمنین دیکھیں گے کہ وہ دجال کو اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، تو وہ اُردن کے مغربی حصے کی طرف روانہ ہوں گے، جو کہ بیت المقدس میں ہے، اُن کے لئے اُس کے محل میں برکت دیدی جائے گی، اور اس کی برکت سے تھوڑا سا کھانے والا بہت زیادہ سیر ہو جائے گا، وہ وہاں پر روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر ہو جائیں گے، دجال اُن کا پیچھا کرے گا۔ دجال کے پاس دو فرشتے آئیں گے، جب دجال کہے گا کہ میں رُب ہوں، تو اُن دو فرشتوں میں سے ایک کہے گا کہ ٹو جھوٹ کہتا ہے، اور دوسرا فرشتہ اپنے ساتھی سے کہے گا ٹو سچ کہتا ہے، دجال کی صفات یہ ہیں..... اُس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی، اُس کے دونوں ہاتھوں میں سے ایک دوسرے کی بہ نسبت لمبا ہوگا، وہ لمبے ہاتھ کو سمندر میں ڈالے گا اور اُس کی جہہ تک پہنچائے گا، وہاں سے مچھلیاں نکالے گا، زمین کے دُور دراز علاقوں میں اور اطراف میں دو دن کے اندر پہنچ جائے گا، اُس کا قدم اُس کی نظر کے پہنچنے کی جگہ پر ہوگا، اُس کے لئے پہاڑ اور نہریں اور ہادل سُحر کر دیئے جائیں گے، وہ پہاڑ کے پاس آئے گا اور اُسے کھینچ کر لے جائے گا اور اپنی کھیتی کو ایک دن میں پائے گا۔ وہ پہاڑ سے کہے گا راستے سے دُور ہٹ جا! تو پہاڑ ہٹ جائے گا، وہ زمین سے کہے گا کہ جو کچھ تجھ میں سوتا ہے وہ نکال دے! تو زمین اُسے اُگل دے گی،..... اور اُس کے ساتھ پانی کی نہر اور آگ کی نہر اور سبز جنت اور سُرخ آگ ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، اُس کے ساتھ روٹی کا ایک پہاڑ ہوگا، جسے وہ اپنی آگ میں ڈالے گا، تو وہ نہیں جلے گی۔ ایک مرتبہ وہ مقام عالیہ میں ظاہر ہوگا اور ایک مرتبہ باب دمشق میں اور ایک مرتبہ ابو فطرس کی نہر کے قریب ظاہر ہوگا، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام قُودل فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۲۷. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين أذني حمار الدجال أربعون ذراعا ومخطوة حمارة مسيرة ثلاثة أيام يخوض البحر على حمارة كما يخوض أحدكم الساقية على فرسه يقول أنا رب العالمين وهذه الشمس تجري بأذني أتريدون أن أحبسها فتحبس الشمس حتى يجعل اليوم كالشهر والجمعة ويقول أتريدون أن أسيرها لكم فيقولون نعم فيجعل اليوم كالساعة وتأتي المرأة تقول يا رب أحبي ابني وأحبي زوجي حتى ألها تعالق شيطانا وتكبح شيطانا ويوتنهم مملوءة شياطين ويأتيه الأعراب فيقولون يا ربنا أحبي لنا غنمنا وأهلنا فيعطيههم شياطين أمثال غنمهم

وابلہم سواء بالسن والسمۃ علی حال ما فارقوها علیہ مکتنزۃ شحما یقولون لو لم یکن هذا ربنا لم یحی لنا موتانا من الابل والغنم ومعہ جبل من مرق وعراق اللحم حار لا یرد ونہر جار وجبل من جنان وخضرة وجبل من نار ودخان یقول ہذہ جنتی وھذہ ناری وھذا طعامی وھذا شرابی والیسع معہ ینذر الناس ویقول ہذا المسیح الکذاب فاحذروہ لعنہ اللہ یعطیہ اللہ من السرعة والخفة مالا یدلحقہ الدجال فاذا قال انا رب العالمین قال لہ الناس کذبت ویقول الیسع صدق الناس فیمر بمکۃ فاذا ہو بخلق عظیم فیقول من أنتم فان ہذا الدجال قد أتاک فیقول انا میکائیل بعثی اللہ تعالیٰ ان أمنعہ من حرمة ویمر بالمدينة فاذا ہو بخلق عظیم فیقول من أنت ہذا الدجال قد أتاک فیقول انا جبریل بعثی اللہ تعالیٰ لأمنعہ من حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویمر الدجال بمکۃ فاذا رای میکائیل ولی ہاربا ولا یدخل الحرم فیصبح صیحة فیخرج الیہ من مکۃ کل منافع ومنافقہ ثم یمر بالمدينة فاذا رای جبریل ولی ہاربا فیصبح صیحة فیخرج الیہ من المدينة کل منافع ومنافقہ ویأتی النذیر الی الجماعة التي فتح اللہ علی أیدیہم القسطنطنیۃ ومن تألف الیہم من المسلمین بیت المقدس یقولون ہذا الدجال قد أتاکم، فیقولون اجلس فانا نرید قتالہ فیقول ہل أرجع حتی أخبر الناس بخروجه فاذا انصرف تناولہ الدجال ثم یقول ہذا الذي یزعم انی لم أکن أدر علیہ فاقتلوہ شر قتلة فینشر بالمناشير ثم یقول ان انا أحیتہ لکم تعلمون انی ربکم فیقولون قد نعلم انک ربنا وأحب الینا نزداد یقینا فیقول نعم فیقوم باذن اللہ تعالیٰ لا یأذن اللہ لنفس غیرہا للدجال ان یحییہا فیقول ألیس قد أمتک ثم أحیتک فانا ربک، فیقول الآن ازددت یقینا انا الذي بشرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک تقتلنی ثم احیا باذن اللہ تعالیٰ لا یحیی اللہ لک نفسا غیري فیضع علی جلد النذیر صفائح من نحاس فلا یحیک فیہ شیء من سلاحہم لا یضرب سیف ولا سكين ولا حجر الا تحول عنہ ولم یضرہ منہ شیء فیقول اطرحوہ فی ناری ویحول اللہ عزوجل ذلک الجبل علی النذیر جنانا خضرة فیشک الناس فیہ ویبادر الی بیت المقدس فاذا صعد علی عقبۃ الفیق وقع ظلہ علی المسلمین فیولتروں قسبہم لقتالہ فالقوی المسلمین یومئذ من ہرک ہارکا او جلس جالسا من الجوع والضعف ویسمعون النداء یا ایہا الناس قد أتاکم الموت.

۱۵۲۷ھ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ عارث سے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس (40) ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اُس کا گدھا ایک قدم میں تین دن کی مسافت گھوڑ کرے گا، دجال اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں گھسے گا جیسا کہ تم اپنی پنڈلیوں کو اپنے گھوڑوں پر گھسیڑتے ہو، وہ کہے گا میں

رَبِّ الْعَالَمِينَ ہوں، اور یہ سورج میرے حکم سے چل رہا ہے، کیا تم چاہتے ہو کہ میں اسے روک دوں؟ تو سورج روک دیا جائے گا، اور ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ہفتے کی طرح ہو جائے گا اور کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس سورج کو تمہارے لئے تیز کر دوں تو لوگ کہیں گے جی ہاں! پھر ایک دن ایک گھنٹے کی طرح ہو جائے گا، اُس کے پاس ایک عورت آ کر کہے گی کہ اے میرے رَبِّ! میرے بیٹے کو زندہ کر اور میرے شوہر کو زندہ کر؟ اور وہ شیطان کے ساتھ گلے ملے گی اور شیطان کے ساتھ نکاح کرے گی لوگوں کے گھر شیطین سے بھرے ہوئے ہوں گے، دَجَّال کے پاس دیہاتی آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رَبِّ! ہماری بکریوں اور اونٹوں کو زندہ کر! تو وہ انہیں اُن کی بکریوں اور اونٹوں کی تعداد کے برابر شیطین دے گا جو عمر اور موٹاپے میں اُس حالت پر ہوں گے جس حالت پر وہ دیہاتیوں سے جدا ہوئے تھے مَہْرَبی سے بھرے ہوئے ہوں گے، دیہاتی کہیں گے اگریہ ہمارا رَبِّ نہ ہوتا تو ہمارے مُردہ اونٹوں اور بکریوں کو زندہ نہ کرتا، دَجَّال کے ساتھ ایک پہاڑ شور بے کا اور گرم گوشت کی بوٹیوں کا ہوگا، جو ٹھنڈا نہ ہوگا، ایک بہتی ہوئی نہر ہوگی، باغات کا ایک پہاڑ ہوگا، سبزہ ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دُھوئیں کا ہوگا، دَجَّال کہے گا یہ میری جنت ہے اور یہ میری آگ ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ میرا پینا ہے، اُس کے ساتھ یَسَعَ ہوگا جو لوگوں کو ڈرائے گا اور کہے گا یہ مسیح کذاب ہے۔ اس سے بچو! اللہ کی اس پراعت ہو، اللہ تعالیٰ نے اس نَبِیِّ کو ایسی تیزی اور خستی دی ہوگی جس کی وجہ سے دَجَّال اُس کے قریب نہ پہنچ سکے گا، جب دَجَّال کہے گا کہ میں رَبِّ الْعَالَمِينَ ہوں، تو لوگ کہیں گے تُو جھوٹ کہتا ہے، اور یَسَعَ کہے گا لوگ سچ کہتے ہیں، پس اُس کا گورمکہ پر ہوگا۔ وہاں پر بہت زیادہ لوگ ہوں گے، وہ پوچھے گا تم لوگ کون ہو؟ یہ دَجَّال تمہارے پاس آنے والا ہے، تو وہ جواب دے گا میں میکائیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں دَجَّال کو حرم سے روک دوں، پھر یَسَعَ کا گورمکہ پر ہوگا تو وہاں پر بھی لوگ بڑی تعداد میں ہوں گے۔ یَسَعَ کہے گا تم کون ہو؟ یہ دَجَّال تمہارے پاس آنے والا ہے۔ تو وہ کہے گا میں جبرائیل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا تا کہ میں اُسے رسول اللہ ﷺ کے حرم سے روک دوں، جب دَجَّال کا گورمکہ پر ہوگا، اور وہ میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گا وہ حرم میں داخل نہ ہوگا، پھر وہ ایک چیخ مارے گا جس کی وجہ سے مکہ میں جتنے منافق مرد اور عورتیں ہوں گی سب اُس کی طرف نکل پڑیں گے، پھر اُس کا گورمکہ پر ہوگا جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گا۔ پھر وہ ایک چیخ مارے گا تو مدینہ میں جتنے منافق مرد اور عورتیں ہوں گی، وہ سب اُس کی طرف چلے جائیں گے، ایک ڈرانے والا اُس جماعت کے پاس جائے گا جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے قسطنطنیہ فتح کرایا، اور بیت المقدس کے جو مسلمان اُن کے ساتھ اُلفت رکھتے تھے اُن کے پاس جائے گا اور کہے گا یہ دَجَّال تمہارے پاس آنے والا ہے، تو لوگ اُسے کہیں گے تُو بیٹھ جا، ہم اُس سے لڑنا چاہتے ہیں، وہ کہے گا میں لوٹنا چاہتا ہوں تا کہ لوگوں کو اُس کے نکلنے کی اطلاع دوں، جب وہ وہاں سے واپس جائے گا تو دَجَّال اُسے گرفتار کر لے گا، پھر کہے گا یہ وہ شخص تھا جو یہ سمجھتا تھا کہ مجھے اس پر قدرت نہیں ہے، اس کو مُدے طریقے سے قتل کرو! پھر اُسے آروں کے ذریعے چیر دیا جائے گا، پھر دَجَّال کہے گا اگریں اسے زندہ کر دوں تو تمہیں یقین ہو جائے گا کہ میں تمہارا رَبِّ ہوں؟ لوگ کہیں گے ہمیں تو یقین ہے کہ آپ ہمارے رَبِّ ہیں، اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے یقین میں اور اضافہ ہو! دَجَّال کہے گا ٹھیک ہے وہ مُردہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ اُس نفس کے علاوہ کسی اور کو اجازت نہ دیں گے کہ وہ دَجَّال کے لئے زندہ ہوں، دَجَّال کہے گا کیا میں نے

تجھے موت نہ دی۔ پھر تجھے زندہ نہ کیا، میں تیرا رب ہوں؟ وہ شخص کہے گا اب تو مجھے یقین ہو چکا ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے زندہ کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ تیرے لئے میرے علاوہ کسی اور کو زندہ نہیں کرے گا، پھر دجال اُس ڈرانے والے کی کھال کے اوپر گرم تانبے کے سچ رکھے گا لیکن وہ اُس پر کچھ اثر نہ کرے گا، اُس پر اُن کا اسلحہ، تلوار، پتھری اور پتھر کچھ بھی اثر نہ کرے گا، وہ نذیر وہاں سے واپس ہو جائے گا اور اُسے کوئی ضرر نہ پہنچے گا، پھر دجال کہے گا اے میری آگ میں پھینک دو اللہ تعالیٰ اُس پہاڑ کو نذیر کے لئے سبز باغات بنادے گا، لوگوں کو دجال کے معاملے میں شک ہو جائے گا، وہ بیت المقدس کی طرف دوڑے گا اور غلبۃ اُفق پر چڑھے گا۔ اُس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، مسلمان اُس سے لڑنے کے لئے اپنی کمانوں کی تانتیں کسیں گے۔ اُس زمانے میں مسلمانوں میں سب سے طاقت ور وہ ہوگا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا یا بھوک اور کمزوری کی وجہ سے بیٹھا ہوگا، اور لوگ آواز سنیں گے کہ اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی ہے۔

○ ○ ○

۱۵۲۸. حدثنا ابن فضیل عن ابن ابی سلیمان عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم طعام المؤمنین یومئذ التسبیح والتہلیل والحمد

۱۵۲۸. ابن فضیل نے ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کا کھانا تسبیح، تہلیل اور حمد ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۲۹. حدثنا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن وہب بن کيسان عن عہد بن عمر

اللیثی قال یمخرج الدجال فیبعثہ ناس یقولون نحن لشہد انہ کافر والما تبعہ لناکل من طعامہ

ونرعی من الشجر فاذا نزل غضب اللہ نزل علیہم جمیعاً

۱۵۲۹. عبدة بن سلیمان نے هشام بن عروة سے، انہوں نے قتب بن کيسان سے روایت کی ہے کہ عبید بن عمر اللیثی رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجال نکلے گا اور کچھ لوگ اُس کے پیچھے چلیں گے اور کہیں گے ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ کافر ہے ہم اس

کے پیچھے اس لئے چل رہے ہیں تاکہ اس کا کھانا کھائیں اور درختوں سے اپنے جانوروں کو چرائیں، جب اللہ تعالیٰ کا غضب نازل

ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۳۰. حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر قال بلغنی انہ یجعل علی حلقہ صلیحة من نحاس

وبلغنی ان الخضر الذی یقتلہ الدجال لم یحبہ

۱۵۳۰. عبدالرزاق کہتے ہیں کہ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اُس نذیر کے حلق پر تانبے کے داغ

لگائے جائیں گے، اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جسے دجال قتل کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

○ ○ ○

۱۵۳۱. قال معمر وأخبرني يحيى بن أبي كثير برويه قال عامة من يبيع الدجال يهود أصبهان

۱۵۳۱) عمر کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوکثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: عام طور پر دجال کے ساتھ اصفہان کے یہودی

ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۲) حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى

الله عليه وسلم قال الدجال أعور العين اليسرى جفال الشعر معه جنة و نار ف نار جنة وجنته نار

۱۵۳۲) ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال کی بائیں آنکھ کافی ہوگی۔ وہ سخت بالوں والا ہوگا۔ اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی۔ وہ آگ درحقیقت جنت اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۳۳) حدثنا وكيع عن اسماعيل ابن أبي خالد عن حكيم بن جابر عن حذيفة قال ما خروج

الدجال عندي باكرث من تيس اللحام

۱۵۳۳) وکیع نے، اسماعیل ابن ابی خالد سے، انہوں نے حکیم بن جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کا خروج میرے نزدیک قبیلۃ لحام کے زبکے کے فساد مچانے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

○ ○ ○

۱۵۳۴) حدثنا وكيع عن سفیان عن واصل الأحدب عن أبي وائل قال أكثر تبع الدجال

اليهود وأولاد المواس

۱۵۳۴) وکیع نے، سفیان سے، انہوں نے واصل احدب سے روایت کی ہے کہ ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجال

کے زیادہ پیروکار یہودی اور مؤاس کی اولاد ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۳۵) حدثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن عبيد بن عمير قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصبحن الدجال أقوام يقولون إنا لنصحه وإنا لنعلم أنه كافر

ولكننا نصحه نأكل من الطعام ولرعى من الشجر فإذا نزل غضب الله تعالى عليهم كلهم

۱۵۳۵) ابو معاویہ نے هشام بن عروہ سے، انہوں نے وہب بن کيسان سے روایت کی ہے کہ عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کچھ ایسے لوگ بھی دجال کا ساتھ دیں گے جو یہ کہیں گے کہ ہم دجال کا ساتھ تو دے رہے ہیں باوجود یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر ہے، لیکن ہم کھانے کے لئے اور جالوروں کو چرانے کے لئے اُس کا ساتھ دے رہے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا تو اُن سب پر آئے گا۔

○ ○ ○

۱۵۳۶) حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثر بن مرة عن ابن

عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدجال احدى عينيه مطموسة

والأخرى ممزوجة بالدم كأنها الزهرة ويسيرة معه جبلان جبل من أنهار وثمار وجبل دخان
ونار يشق الشمس كما يشق الشعرة ويتناول الطير في الهواء

۱۵۳۶ حکم بن نافع نے سعید بن ریان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرثد سے روایت کی ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال کی دونوں آنکھوں میں سے ایک آنکھ
کافی ہے اور دوسری میں خون کی آمیزش ہے، گویا کہ وہ پھول ہے، اُس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے، ایک پہاڑ چشموں اور پھلوں کا ہوگا
اور دوسرا پہاڑ دھوئیں اور آگ کا ہوگا۔ وہ سورج کو ایسے چیرے گا جیسے کہ بالوں میں مانگ نکالی جاتی ہے، اور وہ ہوا میں اڑتے پرندے
کو پکڑ لے گا۔

○ ○ ○

۱۵۳۷ . حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع سالما سمع ابن عمر رضي الله عنهما يقول قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت رجلا أحمر جعد الرأس أعور عين اليمين أشبه من رأيت
به ابن قطن فسألت من هذا فقليل المسيح الدجال

۱۵۳۷ ابن وہب حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مجھے ایک سُرخ رنگ کا ٹھنکریا لے بالوں والا آدمی جس کی دائیں آنکھ کافی تھی دکھایا گیا۔
میرے خیال ہے کہ وہ ابن قطن سے زیادہ مُشا بہت رکھتا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا یہ کج دجال ہے۔

○ ○ ○

۱۵۳۸ . حدثنا ابن علية عن عوف عن أبي المغيرة القواس عن عبد الله بن عمرو قال ملاحم
الناس خمس فشتان قد مضت وثلاث في هذه الأمة ملحمة الترك وملحمة الروم وملحمة
الدجال ليس بعد ملحمة الدجال ملحمة.

۱۵۳۸ ابن علیہ نے عوف سے، انہوں نے ابوالمغیرہ قواس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا ہے کہ: لوگوں کی جنگیں پانچ ہوں گی، دو تو گزر چکی ہیں، اور تین اس اُمت میں ہوں گی، ایک جنگ تو قوم خُزک کے ساتھ
ہوگی، اور دوسری جنگ روم کے ساتھ ہوگی اور تیسری جنگ دجال کی ساتھ ہوگی، دجال کی جنگ کے بعد کوئی بڑی جنگ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۵۳۹ . حدثنا عبدة وكيع عن مسعر عن عبد الملك بن ميسرة عن حوط العبدي عن
عبد الله قال أذن حمار الدجال تظل سبعين ألفا.

۱۵۳۹ عبیدہ وکیع نے مسعر سے، انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط العبدي سے روایت کی ہے کہ عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار افراد پر سایہ کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۴۰ . حدثنا عبدالرزاق عن سليمان عن الأعمش عن عبد الملك بن ميسرة الزرادي عن

حوط العبدي عن عبد الله قال يستظل في ظل أذن حمار الدجال سبعون ألفاً.

۱۵۳۰ عبد الرزاق نے سفیان سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط العبدي سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال کے گدھے کے کان کے سایہ میں ستر (70) ہزار افراد آسکیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۱. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عبد الملك بن ميسرة عن حوط عن عبد الله

قال أذن حمار الدجال تظل سبعين ألفاً

۱۵۳۱ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے گدھے کا کان ستر (70) ہزار افراد پر سایہ کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۳۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن رسول الله صلى الله

عليه وسلم أنه مر بأبن صياد في نفر من أصحابه فيهم عمر رضي الله عنه وهو يلعب مع الغلمان عند أطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال أشهد أني رسول الله فنظر إليه ابن صياد وقال أشهد أنك رسول الأمين ثم قال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم أشهد أني رسول الله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بالله وبرسوله ثم قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأتيك قال ابن صياد يأتيني صادق وكاذب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليك الأمر، ثم قال رسول الله ﷺ قد خبات لك خبيثا وخباله يوم تأتي السماء بدخان مبين، قال ابن صياد هو الدخ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك، قال عمر يا رسول الله ائذن لي فأضرب عنقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن يكن هو فلن تسلط عليه وإلا يكن هو فلا خير لك فيه قتله.

۱۵۳۲ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے حضرت سالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ابن صیاد پر ہوا، آپ ﷺ کے ہمراہ حضرات صحابہ بھی تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ ابن صیاد لڑکوں کے ساتھ ”بنی مغالہ“ کی چٹانوں کے قریب کھیل رہا تھا، وہ لڑکا تھا اور اتنا حضور نہیں رکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس کی کمر باندھ مارا اور فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو ابن صیاد نے آپ ﷺ کو دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو امین رسول ہے، پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اُس سے کہا کہ میرے پاس کیا چیز آتی

ہے؟ ابن صیاد نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جموٹا دونوں آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے لئے ایک بات چھپا کر رکھی ہے، آپ ﷺ نے یہ آیت:

﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۝﴾

چھپا رکھی تھی، ابن صیاد نے کہا کہ وہ دُخ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسوا ہو جا! تیری کُدرت ہرگز اس سے آگے نہ بڑھے گی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہوا تو تو ہرگز اس پر مسلط نہیں ہو سکتا، اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں تیرے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۵۳۳. قال الزهري قال ابن عمر رضي الله عنه الطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بن كعب رضي الله عنه يؤمان النخل التي فيه ابن صياد حتى إذا دخلوا النخل طفق رسول الله صلى الله عليه وسلم ينقي بجلود النخل وهو ينخل ابن صياد لأن يسمع من ابن صياد شيئاً قبل أن يراه وابن صياد مضطجع على فراش في قطيفة له فيها زمزمة فرأت أم ابن صياد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ينقي بجلود النخل، فقالت أبي صاف وهو اسمه هذا محمد، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركه بين

۱۵۳۳ الزہری نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کھجوروں کے ارادے سے نکلے جن میں ابن صیاد تھا، جب یہ دونوں اُس باغ میں داخل ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کھجوروں کے تنوں کے پیچھے چھپنے لگے تاکہ وہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اُس کی باتیں سن لیں، ابن صیاد اپنی چادر میں لپیٹا پڑا ہوا تھا، اور اُس میں وہ بڑبڑا رہا تھا، ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کے تنوں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھ لیا، تو اُس نے کہا کہ اے ابوصاف! (یہ ابن صائد کا نام ہے) یہ محمد موجود ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ عورت اسے چھوڑ دیتی تو اس کا معاملہ واضح ہو جاتا۔

○ ○ ○

۱۵۳۳. قال الزهري عن سنان بن أبي سنان سمع حسين بن علي رضي الله عنهما يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خبالا بن صياد دخانا أو ساله عما خباله فقال دخ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسا فلن تعدو قدرك فلما ولي قال النبي ما قال قال بعضهم دخ وقال بعضهم ذبح أو دخ فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اختلفتم وأنا بين أظهركم فأنتم بعدي أشد اختلافًا

۱۵۳۳ الزہری نے، سنان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث سناتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کے لئے دُخان کو چھپا رکھا تھا، یا ابن صیاد سے پوچھا کہ میں نے کیا چھپایا ہے؟ تو ابن صیاد نے کہا دُخ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسوا ہو جا! تو ہرگز اپنی اس کُدرت سے آگے نہ بڑھے گا، جب وہ چلا گیا

تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ اُس نے کیا کہا تھا؟ کچھ نے کہا دُخ کہا اور کچھ نے کہا دُخ یا دُخ کہا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری موجودگی میں تم اختلاف کر رہے ہو اتم میرے بعد بہت زیادہ اختلاف کرو گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۵. قال معمر عن هشام بن عروة عن أبيه قال ولد ابن صياد أعور مخن

﴿۱۵۳۵﴾ معمر نے هشام بن عروة سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن صیاد کا نا اور ختنہ خُده پیدا ہوا تھا۔

○ ○ ○

۱۵۳۶. قال معمر قال الزهري عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن أبي بكره قال أكثر الناس

في مسيلمة قبل أن يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه شيئا فقام النبي صلى الله عليه

وسلم خطيباً، فقال أما بعد ففي شأن هذا الرجل الذي قد أكثرتم فيه وانه لكذاب من ثلاثين

كذابا يخرجون بين يدي المسيح وأنه ليس من بلدة إلا يلفها رعب المسيح إلا المدينة على

كل نقب من أنقابها ملكان يلذان عنها رعب المسيح.

﴿۱۵۳۶﴾ معمر نے الزہری سے، انہوں نے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے مسلمانوں کے متعلق کہنے سے قبل اُس کے بارے میں بہت ساری باتیں کیں، نبی اکرم ﷺ نے

دینے کے لئے کھڑے اور فرمایا لےنا بعد یہ شخص جس کے متعلق تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں، یہ اُن تیس (30) کذابوں

میں سے ہے جو دجال کے آنے سے پہلے آئیں گے، اور کوئی بھی شہر باقی نہ رہے گا مگر دجال کا رعب وہاں تک پہنچ جائے گا، سوائے

مدینہ کے، جس کے ہر ایک کونے میں دو فرشتے ہوں گے، جو اُس سے دجال کے رعب کو دور کریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۷. قال الزهري فحدثنا عبيد الله بن عبد الله عتبة أن أبا سعيد الخدري رضي الله عنه قال

حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثاً طويلاً عن الدجال فقال فيما يحدثنا إن الدجال وهو

محرم عليه أن يدخل أنقاب المدينة فيخرج اليه رجل يومئذ خير الناس أو من خير الناس يومئذ

فيقول أشهد أنك أنت الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثه، فيقول

الدجال أرايتم إن قتلتم هذا ثم أحيتته أشكون في الأمر، فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول حين

يحيي والله ما كنت أشد بصيرة فيك مني الآن فيريد الدجال قتله الثانية فلا يسلط عليه.

﴿۱۵۳۷﴾ الزہری نے، عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ سے روایت کی ہے کہ بے شک حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال پر یہ بات حرام ہوگی کہ وہ مدینہ کے کونوں میں سے کسی کونے میں سے داخل

ہو جائے، دجال کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو اُس زمانے کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا، وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہ دجال

ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ کیا تھا، دجال کہے گا اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر زعمہ کر دوں تو کیا تم میرے

معاطے میں شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں، پھر دجال اُسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، جب وہ شخص زندہ ہوگا تو کہے گا اے اللہ کی قسم! مجھے تیرے متعلق اب اور زیادہ یقین ہو چکا ہے کہ تو دجال ہے، دجال اُسے دوسری مرتبہ قتل کرنا چاہے گا، مگر قتل نہ کر سکے گا۔

○ ○ ○

۱۵۳۸. قال معمر بلغني انه يجعل على حلقه صفيحة من نحاس وبلغني ان الخضر يقتله

الدجال ثم يحييه

۱۵۳۸ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ: دجال اُس شخص کے حلق پر تانبے کے داغ لگائے گا، اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جس شخص کو دجال قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أبي هارون العبدی عن أبي سعيد الخدري رضي الله

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من امتي سبعون ألفا عليهم العيجان

۱۵۳۹ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر (70) ہزار لوگ دجال کے پیچھے چل پڑیں گے، اُن پر ستر چادریں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۵۵۰. قال معمر اخبرني يحيى ابن ابي كثير يرويه قال عامة من يتبع الدجال يهود اصهبان

۱۵۵۰ معمر نے روایت کی ہے کہ یحییٰ ابن ابی کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ دجال کے پیروکار زیادہ تر اصہبان

کے یہودی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۵۱. قال معمر قال الزهري فأخبرني عمرو ابن أبي سفيان الثقفي أخبره رجل من الأنصار

عن بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم

الدجال قال يأتي سباخ المدينة وهو محرم عليه أن يدخل نقابها فتتفض المدينة بأهلها نفقة أو

نفقتين وهي الزلزلة فيخرج اليه منها كل منافق ومنافقة ثم يولي الدجال قبل الشام فيحاصروهم

وبقية المسلمين يومئذ معتمون بلروة جبل من جبال الشام فيحاصروهم وبقية المسلمين يومئذ

معتمون بلروة جبل من جبال الشام الدجال نازلا بأصله حتى إذا طال عليهم البلاء قال رجل من

المسلمين يا معشر المسلمين حتى متى أنتم هكذا وعدو الله نازل بأصل جهلكم هذا هل أنتم إلا

بين إحدى الحسنين بين أن يستشهدكم الله أو يظهركم فيتبايعون على الموت ببيعة يعلم الله

تعالى أنها الصدق من أنفسهم ثم تأخذهم ظلمة لا يبصر امرؤ فيها كفة ثم ذكر نزول عيسى

۱۵۵۱ معمر نے الزہری سے، انہوں نے عمرو بن ابی سفیان الثقفی سے، انہوں نے ایک انصاری سے، انہوں نے کسی صحابی

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: دجال مدینہ کے کنارے پہ آئے گا حالانکہ اُس پر حرام

ہوگا کہ وہ مدینہ کے کونوں میں سے کسی کونے سے داخل ہو جائے، مدینہ اپنے رہنے والوں کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ جھنجھوڑے گا، یعنی زلزلہ آئے گا۔ پھر دجال کی طرف مدینہ میں سے ہر ایک منافق مرد اور منافق عورت نکل جائیں گے، پھر دجال شام کی طرف روانہ ہو کر وہاں کا محاصرہ کرے گا اور باقی ماندہ مسلمان شام کے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کی چوٹی میں پناہ حاصل کئے ہوئے ہوں گے، دجال اُس پہاڑ کے نیچے پڑاؤ ڈال کر اُن کا محاصرہ کرے گا، جب مسلمانوں پر سخت تنگی ہو جائے گی تو ایک مسلمان کہے گا اے مسلمانوں کی جماعت! تم کب تک اس حال میں رہو گے حالانکہ اللہ کا دشمن تمہارے پہاڑ کے نیچے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے تم تو دو اچھائیوں میں سے ایک کے درمیان ہو۔ یا تو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا۔ یا تمہیں غالب کر دے گا۔ پھر وہ لوگ موت پر بیعت کریں گے، اللہ تعالیٰ جانتے ہوں کہ وہ سچے اور مخلص ہیں، پھر اُن پر تاریکی چھا جائے گی جس میں آدمی اپنی ہتھیلی کو بھی نہ دیکھ سکے گا، پھر آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نود کا ذکر فرمایا۔

○ ○ ○

۱۵۵۲۔ حدثنا وكيع وأبو معاوية جميعا عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن المغيرة بن شعبه رضي الله عنه قال ما سال أحد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدجال أكثر ما سأله عنه فقال لم تسال عنه، قال فقلت إن الناس يزعمون أن معه الطعام والشراب، قال هو أهون على الله تعالى من ذلك

۱۵۵۲ھ وکیع اور ابو معاویہ نے، اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابو حازم سے روایت کی ہے کہ المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے متعلق مجھ سے زیادہ سوالات نہیں کئے، آپ ﷺ نے پوچھا تو کیوں اس کے متعلق سوال کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ دجال کے پاس بہت سا کھانے پینے کا سامان ہوگا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے معمولی بات ہے۔

○ ○ ○

۱۵۵۳۔ حدثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور بن المعتمر عن مجاهد عن جنادة بن أبي أمية سمع رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنزلنا الدجال ثم قال ان معه جنة ونار النار جنة وجنته نار وان معه جبلا من خبز ونهرا من ماء وأنه يمطر المطر وينبت الأرض وأنه يسلط على نفس فيقتلها ثم يحييها لا يسلط على غيرها.

۱۵۵۳ھ جریر بن عبد الحمید نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے مجاہد سے، جنادہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں دجال سے ڈرانے لگے۔ پھر فرمایا اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، اُس کے پاس روٹی کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی، وہ بارش نہ سائے گا اور زمین سے فصل اُگائے گا۔ وہ ایک شخص پر مسلط کیا جائے گا جسے وہ قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، اُس شخص کے علاوہ وہ کسی پر مسلط نہ کیا جائے گا۔

○ ○ ○

دجال کے باقی رہنے کی مقدار کا بیان

قدر بقاء الدجال

۱۵۵۳. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيام الدجال أربعون يوما ليوم كالسنة ويوم دون ذلك ويوم كالشهر ويوم دون ذلك ويوم كالجمعة ويوم دون ذلك ويوم كالأيام ويوم دون ذلك وآخر أيامه كالشريرة في الجريدة فيصبح الرجل بباب المدينة فلا يبلغ بابها الآخر حتى تغيب الشمس قالوا يا رسول الله فكيف نصلي في هذه الأيام القصار قال تغفرون كما تغفرون في هذه الأيام الطوال ثم تصلون

۱۵۵۳ ضمرة بن ربيعة نے یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال چالیس (40) دنوں تک رہے گا، اُس کا ایک دن ایک سال کی طرح اور دوسرا دن اُس سے کم ہوگا، اور ایک دن ایک مہینے کی طرح اور دوسرا دن اُس سے کم ہوگا اور ایک دن ایک ہفتے کی طرح اور دوسرا اُس سے کم ہوگا، اور ایک دن عام دنوں کی طرح ہوگا اور دوسرا دن اُس سے کم ہوگا، اور اُس کے ایام میں سے آخری دن ایسا ہوگا جیسے کسی لکڑی میں آگ لگانے کے برابر وقت ہوتا ہے۔ ایک آدمی مدینہ کے دروازے پر صبح کرے گا پس وہ دوسرے دروازے تک نہ پہنچ پائے گا۔ کہ سورج غروب ہو جائے گا حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ ارشاد فرمایا تم اندازہ لگاؤ گے، جیسے اُن لمبے دنوں میں تم اندازہ لگا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

○ ○ ○

۱۵۵۵. حدثنا ابن نمير حدثنا ابو يعقوب قال سمعت ابا عمرو الشيباني قال سمعت حذيفة

يقول قصة الدجال أربعين يوما.

۱۵۵۵ ابن نمیر کہتے ہیں کہ، ابو یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعمر و الشیبانی سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ دجال کا قتل چالیس (40) دن تک رہے گا۔

○ ○ ○

۱۵۵۶. حدثنا يحيى بن سليم الطائفي عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن شهر بن حوشب

عن أسماء بنت يزيد بن السكن الأنصارية رضي الله عنها قال سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول يعمر الدجال أربعين سنة السنة كالشهر كالجمعة والجمعة كاليوم واليوم

كاحترق السطة في النار.

۱۵۵۶ھ یحییٰ بن سلیم طامی نے، عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید بن اسکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: دجال چالیس (40) سال زندگی گزارے گا، ایک سال مہینہ کی طرح اور مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن آگ کی چنگاری جلاتے ہوئے وقت کے برابر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۵۷ھ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح وأبي عبد الله صاحب كعب عن كعب قال قال سلمان الفارسي أيام الدجال مقدار عامين ونصف. ۱۵۵۷ھ الحکم بن نافع نے جراح اور ابو عبداللہ سے، انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال کا زمانہ ڈھائی سال کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۵۸ھ حدثنا ابن نمير حدثنا أبو يعقوب قال سمعت أبا عمرو الشيباني قال كنت مع حذيفة بن اليمان في المسجد إذا جاء أعرابي يهرول حتى جثا بين يديه فقال أخرج الدجال، فقال حذيفة أنا لما دون الدجال أخوف مني الدجال وما الدجال إنما فتنه أربعين يوما. ۱۵۵۸ھ ابن نمیر کہتے ہیں کہ ابو یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو الشیبانی کے والد سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھا کہ ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا اور ان کے سامنے دوڑا تو ہو کر بیٹھ کر کہنے لگا کہ کیا دجال نکل چکا ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دجال سے پہلے جو واقعات ہیں میرے نزدیک وہ زیادہ خوفناک ہیں، دجال کیا ہے؟ اس کا فتنہ تو صرف چالیس دن رہے گا۔

○ ○ ○

۱۵۵۹ھ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن حذيفة قال يخرج في الفتن الرابعة بقاؤه أربعون سنة يخطفها الله على المؤمنين فتكون السنة كالיום. ۱۵۵۹ھ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چوتھے فتنے کے آخر دجال کا خروج ہوگا۔ وہ چالیس سال رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے اس موت میں آسانی پیدا فرمائے گا اور ان کے لیے ایک سال دن کی طرح ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۶۰ھ حدثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن جنادة بن أبي أمية الدوسي قال سمعت رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ يقول قال رسول الله ﷺ يمكت الدجال أربعين صباحا. ۱۵۶۰ھ جریر بن عبد الحمید نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ جنادہ بن ابی امیہ الدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی صحابی سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال کا فتنہ چالیس (40) دن تک رہے گا۔

○ ○ ○

آخر الجزء السابع ساتواں جزء تمام ہوا

۱۵۶۱. حدثنا عبد الأعلى عن محمد بن إسحاق عن الزهري عن عمن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل عيسى بن مريم عليهما السلام الدجال دون باب لد بسبعة عشر ذراعا

۱۵۶۱. عبد اعلیٰ نے، محمد بن اسحاق سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے کہ جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال کو مقام لد کے دروازے سے سترہ (۱۷) ہاتھ پہلے ہی قتل کریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۲. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدرك عيسى بن مريم الدجال بعد ما يهرب منه فاذا بلغه نزوله فيدركه عند باب لد الشرقي فيقتله

۱۵۶۲. ضمرة نے یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو أمامة الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال پر قابو پالیں گے جب کہ دجال اُن سے بھاگا ہوا ہوگا۔ اور اُسے آپ کے نزول کی خبر پہنچی ہوئی ہوگی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مقام لد کے مشرقی دروازے کے پاس پکڑ کر قتل کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبو هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال إذا نزل عيسى بيت المقدس وقد حاصر الدجال الناس في بيت المقدس مشى إليه بعدما يصلي الغداة يمشي إليه وهو في آخر رمق فيضربه فيقتله

۱۵۶۳. ابن وہب نے ابن لہیعہ اور لیث سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابو سلمة سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں اتریں گے اس حال میں کہ دجال نے لوگوں کا بیت المقدس میں محاصرہ کر رکھا ہوگا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف صبح کی نماز پڑھ کر روانہ ہوں گے، دجال آخری سانس لے رہا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مار کر قتل کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن عمن حدثه عن كعب قال إذا نزل عيسى لم يجد ريحه ولا نفسه كافر إلا مات ونفسه يبلغ مد بصره فيدرك نفسه الدجال على قيد شبر من

باب لد وقد نزل إلى العين في أسفل العقبة ليشرب منها فيلذوب ذون الشمع ليموت
 ۱۵۶۳۔ الحکم بن نافع نے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے جس کو حضرت کعب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل فرمائیں گے۔ تو کی خوشبو اور آپ کا سانس جس کافر تک پہنچے گا
 وہ مر جائے گا، اور آپ کا سانس نگاہ تک پہنچے گا، جو دجال کو ”باب لد“ سے چند بالشت پہلے پالے گا، اور یہ دجال اسفل عقبہ کے چٹنے کی
 طرف پانی کے لئے اتر اہوگا، اور وہ اُس سانس کی وجہ سے موم بتی کی طرح پکھلنے لگے گا اور بالآخر مر جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۶۵۔ حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة عن عبد الرحمن بن
 يزيد عن عمه مجمع بن جارية رضي الله عنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن
 مريم الدجال بباب لد.

۱۵۶۵۔ ابن عیینہ نے، الزہری سے، انہوں نے عابد اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے وہ
 اپنے چچا مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ابن مریم
 علیہا السلام دجال کو مقام لد کے دروازے کے پاس قتل کریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۶۔ حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن كعب قال اذا سمع الدجال نزول
 عيسى ابن مريم هرب لیتبعه عيسى فيلذركه عند باب لد فيقتله فلا يبقى شيء إلا دل على
 أصحاب الدجال فيقول يا مؤمن هذا كافر

۱۵۶۶۔ ضمرہ نے یحییٰ بن ابوعمر والشیبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب دجال
 حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے نازل کی خبر سنے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کا پیچھا کریں گے اور ”مقام لد“ کے
 دروازے کے قریب اُسے پکڑ کر قتل کریں گے، ہر چیز دجال کے ساتھیوں کے بارے میں راہنمائی کرے گی اور کہے گی کہ اے مومن!
 کافر یہاں ہے۔

○ ○ ○

۱۶۵۷۔ حدثنا عبد الله بن نمير حدثنا سفيان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبد الله
 بن مسعود قال يزعم أهل الكتاب أن عيسى ابن مريم ينزل فيقتل الدجال ويقتل أصحابه قال
 أبو الزعراء ما سمعت عبد الله يذكر عن أهل الكتاب حديثا غير هذا.

۱۶۵۷۔ عبد اللہ بن نمیر نے سفیان سے، انہوں نے سلمہ بن کھیل سے، ابو الزعراء سے روایت کی ہے کہ حضرت
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اہل کتاب یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نازل فرمائیں گے تو
 دجال اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کریں گے۔ ابو الزعراء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حدیث کے
 علاوہ اہل کتاب کی کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔

۱۵۶۸. حدثنا يحيى بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسى ابن مريم يقتل

الدجال على تل الملاحم وهو نهر ابن فطرس ثم يرجع إلى بيت المقدس.

۱۵۶۸. یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہا السلام دجال کو بڑی جنگوں کے وقت ابن فطرس کی نہر پر قتل کریں گے، پھر بیت المقدس واپس لوٹیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۹. حدثنا عبد الصمد عن حماد بن سلمة عن أبي غالب قال كنت أسير مع نوف حتى

انتهيت إلى عقبة أفيق فقال هذا المكان الذي يقتل فيه المسيح الدجال.

۱۵۶۹. عبد الصمد نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو غالب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں نوف کے ساتھ

جا رہا تھا جب ہم عقبة أفيق نامی جگہ پر پہنچے، تو نوف نے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر دجال قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۷۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبد الله بن عبد الله بن ثعلبة الأنصاري

عن عبد الله بن زيد الأنصاري عن مجمع بن جارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم يقتل ابن مريم الدجال بباب لد أو إلى جانب لد

۱۵۷۰. عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے، ابو ہری سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ انصاری سے، انہوں

نے عبد اللہ بن زید انصاری سے روایت کی ہے کہ مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابن

مریم علیہا السلام دجال کو مقام لد کے دروازے پر لد کے پاس قتل کریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۷۱. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

سأل رجلاً من اليهود فحدثه، فقال له عمر أبي قد بلوت منك صدقاً فأخبرني عن الدجال،

فقال وإله يهود ليقتلنه ابن مريم بفناء لد

۱۵۷۱. ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے، سالم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر بن

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی سے پوچھا؟ تو اُس نے بات کا جواب دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں

تیرا امتحان لیتا ہوں کہ تم سچ بولتے ہو یا نہیں۔ مجھے دجال کے متعلق بتاؤ؟ اُس یہودی نے کہا کہ یہودیوں کے معبود کے الہ کی قسم! اُسے

ابن مریم علیہا السلام ”مقام لد“ کے محن میں قتل کریں گے۔

○ ○ ○

دَجَال سے بچنے کے لیے جائے پناہ

المعقل من الدجال

۱۵۷۲. حدثنا ضمرة حدثنا يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال لا يبقى من الأرض شيء إلا وطنه وغلب عليه إلا مكة والمدينة فإنه لا يأتيها من نقب من أنقابها إلا لقيه ملك مصلتا بسيفه حتى ينزل عند الطريب الأحمر عند منقطع السبخة عند مجتمع السيول ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات لا يبقى منافق ولا منافقة إلا خرج إليه فتفي المدينة يومئذ الخبث منها كما ينفي الكبر خبث الحديد وذلك اليوم الذي يدعى يوم الخلاص، فقالت أم شريك فابن المسلمون يومئذ قال بيت المقدس يخرج لمحاصرهم حتى يبلغه نزول عيسى فيهرب.

۱۵۷۲ ضمرہ نے، یحییٰ بن ابوعمر والشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ: ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: زمین میں سے کوئی حصہ باقی نہ رہے گا مگر دَجَال اُسے روند ڈالے گا، اور اُس پر غالب آجائے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، دَجَال اُس کے جس کو نے پر بھی آئے گا وہاں پر ایک فرشتہ تلوار سونٹے کھڑا ہو گا، پھر دَجَال الطریب الاحمر پر، جو سیلاب کے جمع ہونے کی جگہ ہے پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ اپنے رہنے والوں کو تین مرتبہ جھنجھوڑے گا، وہاں کے تمام منافق مرد اور منافق عورتیں دَجَال کی طرف نکل جائیں گے، اُس دن مدینہ اپنے سے گندگی کو یوں دُور کرے گی جیسے بھٹی لوہے سے رُنگ دُور کرتی ہے، اور اس دن کو ”یوم الخلاص“ کہا جائے گا۔ حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اُس زمانے میں مسلمان کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس میں، دَجَال اِن کا محاصرہ کرے گا۔ مگر جب اُسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فُودل کی اطلاع پہنچے گی تو وہ بھاگ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۷۳. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضي

الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القرى المحفوظة مكة والمدينة وإيلياء ونجران

وما من ليلة الا وينزل بنجران سبعون ألف ملك يسلمون على أهل الأخدود ثم لا يعودون اليها أبدا

۱۵۷۳ محمد بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بستیاں محفوظ رہیں گی، وہ یہ ہیں: مکہ، مدینہ، ایلویاء اور نجران۔ کوئی رات نہ گورے گی مگر ستر (70) ہزار فرشتے نجران میں اتریں گے اور خندق والوں کو سلام کہیں گے، پھر اُس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۷۴. حدثنا بقية قال قال صفوان وحدثني أبو الزاهرية عن شريح بن عبيد عن كعب قال

المعقل من الدجال نهر ابن فطرس.

۱۵۷۴ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دَجَال سے بچنے کی جائے پناہ ابن فطرس کی نہر ہے۔

○ ○ ○

۱۵۷۵. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب قال المعقل من الدجال نهر ابن فطرس.

۱۵۷۵. ابن قتب نے، معاویہ بن صالح سے، انہوں نے یحییٰ بن جابر اور حذیر بن کرب سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال سے بچنے کی جائے پناہ ابن فطرس کی نہر ہے۔

○ ○ ○

۱۵۷۶. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن حدیجہ عن كعب قال معقل المسلمین اذا خرج الدجال بیت المقدس

۱۵۷۶. ابویوب نے ارطاة سے، انہوں نے اس شخص سے روایت کی ہے جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ جب دجال نکلے گا تو مسلمانوں کی جائے پناہ "بیت المقدس" ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۷۷. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن حدثه عن كعب قال موضع رداء بیت

المقدس أيام الدجال خير من الدنيا وما فيها لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم معقل المسلمين من الدجال بيت المقدس ليخرجون ولا يفلبون.

۱۵۷۷. الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے اس شخص سے روایت کی ہے کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ: دجال کے زمانے میں بیت المقدس کے اندر ایک چادر کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مسلمانوں کے لئے دجال سے بچنے کے لیے بیت المقدس جائے پناہ ہوگی، نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے اور نہ مغلوب ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۷۸. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن مجاهد عن جنادة بن أبي أمية الدوسي

سمع رجلا من أصحاب النبي ﷺ يقول أقام رسول الله ﷺ فقال ان الدجال يبلغ كل منهل الا أربعة مساجد: مسجد الحرام و مسجد المدينة مسجد طور سيناء و مسجد الأقصى.

۱۵۷۸. جریر بن عبد الحمید نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ الدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: دجال پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گا، سوائے چار مسجدوں کے مسجد حرام، مسجد مدینہ، مسجد طور سیناء اور مسجد اقصیٰ کے۔

○ ○ ○

۱۵۷۹. حدثنا وكيع عن سفيان أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد عن أبي سعيد

الخدري رضي الله عنه قال من قرأ سورة الكهف كما أنزلت أضاء له ما بينه وبين مكة، ومن قرأ آخرها أدرك الدجال لم يسلط عليه

۱۵۷۹. وکیع نے سفیان ابی ہاشم سے، انہوں نے ابو مجلز سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: جو شخص پوری سورہ کہف پڑھے جیسے کہ وہ نازل ہوئی ہے، تو اس کے لئے اس سے لے کر مکہ تک روشنی ہو جائے گی، اور جو سورہ کہف کا صرف آخری حصہ پڑھے اور دجال کو پائے تو اس پر دجال کا زور نہیں چلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۸۰. حدثنا بقية عن صفوان عن عمرو عن شريح بن عبيد عن عبد الله بن سلام قال ان ملائكة الله تعالى يحرسون المدينة من كل ناحية ما هن نقاب المدينة من نقب الا وعليه ملك سال سيفه فلا تنفروا ملائكة الله الذين يحرسونكم

۱۵۸۰ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے عمرو سے، شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر کونے سے مدینہ کی حفاظت کر رہے ہیں، مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ تلوار تھامے کھڑا ہے، لہذا تم اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو جو تمہاری حفاظت کر رہے ہیں، متغیر نہ کرو۔

○ ○ ○

۱۵۸۱. حدثنا يحيى بن سليم عن عبد الله بن عثمان بن خثيم المكي عن شهر بن حوشب عن أسماء ابنه يزيد بن السكن الأنصاري رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الدجال يرد كل منهل إلا المسجدين.

۱۵۸۱ یحییٰ بن سلیم نے، عبد اللہ بن عثمان بن خثیم المکی سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ: حضرت اسماء بنت یزید بن السكن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ دجال دو مسجدوں کے سوا پانی کے ہر گھاٹ پر پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۸۲. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد عن أبي سعيد

الخلدي قال من قرأ سورة الكهف كما أنزلت لم يضره الدجال لم يسلط عليه ولم يكن له عليه سبيل
۱۵۸۲ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے ابو ہاشم سے، انہوں نے ابو مجلز سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس شخص نے پوری سورہ کہف پڑھی جیسی کہ وہ نازل ہوئی ہے۔ تو دجال کا اس پر کوئی زور نہ چلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۸۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن أبا

سعيد الخدي قال محرم على الدجال أن يدخل نقاب المدينة
۱۵۸۳ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے عابد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے لیے حرام ہے کہ وہ مدینہ میں کسی راستے سے داخل ہو۔

○ ○ ○

۱۵۸۴. قال الزهري عن طلحة بن عوف عن أبي بكر عن النبي ﷺ قال ليس من

بلدة الا يلفها رعب الدجال إلا المدينة على كل نقب من نقابها مكان يلبان عنها رعب المسيح.
۱۵۸۴ الزہری نے، طلحہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: کوئی شہر ہاقی نہ بچے گا مگر دجال کا رعب وہاں تک پہنچ جائے گا، سوائے مدینہ کے، اس کے ہر راستے پر دو فرشتے ہیں، جو اس سے دجال کے رعب کو دور کرتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۵۸۵. قال الزهري وأخبرني عمرو بن أبي سفيان الثقفي عن رجل من الأنصار عن بعض

أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي الدجال سباخ

المدينة ومحرم عليه أن يدخل مقابها فيخرج عليه كل منافق ومنافقة ثم يولي قبل الشام

۱۵۸۵؁ الزہری کہتے ہیں کہ عمرو بن ابوسفیانؒ نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ دجال مدینہ کے مصافحات میں آئے گا اور دجال پر یہ بات حرام ہوگی کہ وہ مدینہ میں کسی راستے سے داخل ہو لیکن دجال کی طرف مدینے کا ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل پڑیں گے، پھر دجال شام کی طرف لوٹ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۸۶. قال معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء ابنة يزيد الأنصارية سمعت

النبي ﷺ يقول يجزئ المؤمن يومئذ من الجوع ما يجزئ أهل السماء من التسبيح

والتقديس.

۱۵۸۶؁ معمر نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کی بھوک دُور کرنے کے لئے وہ بات کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہے، یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس بیان کرنا۔

○ ○ ○

۱۵۸۷. حدثنا محمد بن فضيل عن أبي سفيان عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم طعام المؤمنين يومئذ التسبيح والتحميد والتهليل والتقدیس والتكبير

۱۵۸۷؁ محمد بن فضیل نے ابوسفیان سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کا کھانا تسبیح، تحمید، تہلیل، تقدیس اور تکبیر ہوگی۔

۱۵۸۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة

عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ أنه قال قال المسلمون فما طعام المؤمنين

في زمان الدجال؟ قال طعام الملائكة، قالوا أو تطعم الملائكة؟ قال طعامهم منطلقهم

بالتسبيح والتقدیس فمن كان منطقه يومئذ التسبيح والتقدیس اذهب الله عنه

الجوع فلم يخش جوعا.

۱۵۸۸؁ الحکم بن نافع نے، سعید بن مسنان نے، ابو الزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال کے زمانے میں مسلمانوں کا کھانا وہ ہوگا

جو فرشتوں کا کھانا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا فرشتے بھی کھانا کھاتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ فرشتوں کا کھانا اُن کا تسبیح اور تقدیس

پڑھنا ہے، دجال کے زمانے میں جو شخص تسبیح اور تقدیس پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی بھوک دُور کر دے گا، اُسے بھوک کا خوف نہ ہوگا۔

○ ○ ○

نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام وسیرتہ

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

کا نزول اور آپ کی سیرت

۱۵۸۹. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن ابي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن ابي امامة الباهلي رضي الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال فقالت أم شريك فابن المسلمون يومئذ يا رسول الله؟ قال بيت المقدس يخرج حتى يحاصروهم وامام الناس يومئذ رجل صالح فيقال صلي الصبح فاذا كبر ودخل فيها نزل عيسى ابن مریم عليهما السلام فاذا رآه ذلك الرجل عرفه فرجع يمشي القهقري فيتقدم عيسى فيضع يده بين كتفيه ثم يقول صلي فانما أقيمت لك الصلاة فيصلي عيسى وراءه ثم يقول افتحوا الباب فيفتحون الباب ومع الدجال يومئذ سبعون ألفا يهود كلهم ذو ساج وسيف محلي فاذا نظر الى عيسى ذاب كما يذوب الرصاص وكما يذوب الملح في الماء ثم يخرج هاربا فيقول عيسى ان لي فيك ضربة لن تفوتني بها فيدركه فيقتله فلا يبقى شيء مما خلق الله تعالى يتوارى به يهودي الا انطقه الله لا حجر ولا شجر ولا دابة الا قال يا عبدالله المسلم هذا يهودي فاقتله الا الفرقد فانها من شجرهم فلا تنطق ويكون عيسى في امتي حكما عدلا واماما مقسطا يدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويترك الصدقة ولا يسعى شاة وترفع الشحناء والتباغض وتنزع حمة كل دابة حتى يدخل الوليد يده في الحنش فلا يضره وتلقى الوليدة الأسد فلا يضرها ويكون في الابل كانه كلبها والذئب في الغنم كانه كلبها وتملأ الأرض من الإسلام ويسلب الكفار ملكهم فلا يكون ملك الا الاسلام وتكون الأرض كفا ثورة الفضة فتبت نباتها كما كانت على عهد آدم عليه السلام يجتمع النفر على القطف فتشعبهم ويجتمع النفر على الرمانة فتشعبهم ويكون الثور بكذا وكذا من المال وتكون الفرس بالدريهمات.

۱۵۸۹. ضمرة بن ربيعة نے یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوالامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا، تو حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس زمانے میں مسلمان کہاں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا بیت المقدس میں، دجال اُن کا محاصرہ کرے گا اور اُن کا امام ایک نیک آدمی ہوگا، اُس سے کہا جائے گا صبح کی نماز پڑھائیے؟ جب وہ تکبیر کہہ کر نماز میں داخل ہوگا تو حضرت عیسیٰ

بن مریم علیہا السلام نودل فرمائیں گے، جب وہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو پہچان جائے گا اور پیچھے ہٹ جائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیں گے اور کہیں گے کہ نماز پڑھاؤ اس لئے کہ اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے، پھر فرمائیں گے دروازہ کھول دو؟ مسلمان دروازہ کھول دیں گے، اور دجال کے ساتھ اُس وقت ستر (70) ہزار یہودی ہوں گے، اُن میں سے ہر ایک کے پاس ہاتھی دانت اور سونے کا پانی چڑھی ہوئی تلوار ہوگی، جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو وہ پکھلنے لگے گا جیسے تابا پکھلتا ہے اور جیسے نمک پانی میں پکھلتا ہے، پھر وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا ایک وار تیرے لئے مقرر رکھا ہے جس سے تو ہرگز نہیں بچ سکتا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی چیز ایسی نہ رہے گی جس کی یہودی آڑ لے سکے۔ اللہ تعالیٰ ہر پتھر، ہر درخت اور ہر جانور کو بولنے کی طاقت دے گا۔ وہ سب کہیں گے اے اللہ کے مسلمان بندے! یہودی یہاں ہے! اسے قتل کر دے البتہ عُرقہ نامی درخت جو یہودیوں کا درخت ہے، نہیں بولے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری امت کے حاکم ہوں گے وہ عدل کریں گے، اور انصاف کرنے والے امام ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، اور جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ چھوڑ دیا جائے گا، کسی بکری پر نہیں بھاگا جائے گا، حسد اور بغض اٹھایا جائے گا، اور ہر جانور کی سرکشی نکال دی جائے گی، یہاں تک ایک بچہ اپنا ہاتھ کسی بل میں داخل کرے گا لیکن کوئی چیز اُسے ضرر نہ دے گی، ایک بچی شیر کے سامنے آئے گی لیکن شیر اُسے نقصان نہ دے گا، اور شیر اُونٹوں میں یوں ہوگا جیسے وہ اُن کا سگتا ہے، اور بھیڑیا بکریوں میں یوں ہوگا گویا کہ وہ اُن کا سگتا ہے، اور پوری زمین اسلام سے بھر جائے گی، اور کفار سے اُن کی بادشاہت چھین لی جائے گا، بادشاہت صرف اسلام کی ہوگی، اور زمین چاندی کے ورق کی طرح ہوگی، اپنی نباتات وہ ایسے اُگائے گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اُگاتی تھی، پوری ایک کھانے کی جماعت ایک ٹکڑے پر جمع ہو جائے گی اور وہ ٹکڑا اُنہیں سیر کر دے گی، اور پوری ایک جماعت اُنار پر جمع ہو جائے گی اور وہ اُنار اُنہیں سیر کر دے گا، اور نکل اتنے روپے کا ہوگا، اور گھوڑا چند درہموں کے بدلے میں ملے گا۔

○ ○ ○

۱۵۹۰۔ حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح ابن عبيد عن كعب قال يهبط المسيح عيسى بن مريم عليهما السلام عند القنطرة البيضاء على باب دمشق الشرقي الى طرف الشجر تحمله غمامة واضع يديه على منكب ملكين عليه ربطتان مؤتزر باحديهما مرتدي بالآخرى اذا اكب راسه قطر منه كالجمان فياتي به اليهود، فيقولون نحن اصحابك فيقول كذبتكم ثم ياتي به النصارى فيقولون نحن اصحابك، فيقول كذبتكم بل اصحابي المهاجرون بقية اصحاب الملحمة فياتي مجمع المسلمين حيث هم فيجد خليفتهم يصلي بهم فيتأخر للمسيح حين يراه، فيقول يا مسيح الله صلي لنا، فيقول بل انت فصل لاصحابك فقد رضى الله عنك فلانما بعثت وزيرا ولم ابعث امير فيصلي لهم خليفة

المہاجرین رکعتین مرة واحدة وابن مریم فیہم ثم یصلی لہم المسیح بعدہ وینزع خلیفتہم۔

۱۵۹۰ بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام سفید منارے کے قریب دمشق کے مشرقی دروازے پر ایک درخت کے کنارے ٹوڑ فرمائیں گے، اُسے ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوں گے، آپ پر دو چادریں ہوں گی، ایک سے ازار بنایا ہوگا، اور دوسرے کو اوپر لپیٹا ہوگا، جب وہ سر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح اُس سے پانی ٹپکے گا، اُن کے پاس یہودی آئیں گے، اور کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں؟ وہ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر ان کے پاس عیسائی آئیں گے ہم تمہارے ساتھی ہیں؟ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ میرے ساتھی وہ لوگ ہیں جو حج عظیم کے باقی ماندہ مہاجرین میں سے ہیں، پھر وہ مسلمانوں کے مجمع کے پاس آئیں گے اور مسلمانوں کے خلیفہ کو پائیں گے جو نماز پڑھا رہے ہوں گے، جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں گے تو پیچھے ہٹیں گے، اور کہیں گے کہ اے اللہ کے مسیح! ہمیں نماز پڑھائیے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آپ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔ میں تو وزیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھے امیر بنا کر نہیں بھیجا گیا، پھر مہاجرین کا خلیفہ انہیں دو رکعت نماز ایک مرتبہ پڑھائے گا اس حال میں کہ ابن مریم علیہا السلام بھی مقتدیوں میں شامل ہوں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں گے اور خلیفہ کو معزول کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۹۱ حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن أبي فروة وابن سابر جميعا عن مكحول عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما الشياطين الذين مع الدجال يزاولون بعض بني آدم على متابعة الدجال فيأتي عليه من يأتي ويقول له بعضهم انكم شياطين وان الله تعالى سيسوق اليه عيسى ابن مریم بايلياء فيقتله فيبينما انتم على ذلك حتى ينزل عيسى ابن مریم بايلياء وفيها جماعة من المسلمين وخليفتهم بعدما يؤذن المؤذن لصلاة الصبح فيسمع المؤذن للناس عصصه فاذا هو عيسى ابن مریم فيهبط عيسى فيرحب به الناس ويفرحون بنزوله ولتصديق حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يقول للمؤذن اقم الصلاة ثم يقول له الناس صلي لنا فيقول انطلقوا الى امامكم فيصلي لكم فانه نعم الامام فيصلي بهم امامهم ويصلي عيسى معهم ثم ينصرف الامام ويعطي عيسى الطاعة فيسير بالناس حتى اذا رآه الدجال ماع كما يميع القير فيمشي اليه عيسى فيقتله باذن الله تعالى ويقتل معه من شاء الله ثم يفترقون ويختبئون تحت كل شجر وحجر حتى يقول الشجر يا عبدالله يا مسلم تعال هذا يهودي ورائي فاقتله ويدعو الحجر مثل ذلك غير شجرة الغرقة شجرة اليهود لا تدعو اليهم احدا يكون عندها ثم قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما احدثکم هذا لتعقلوه وتفهموه وتعوہ واعلموا علیہ وحدثوا به من خلفکم وليحدث الآخر وان فتنه اشد الفتن ثم تعیشوا بعد ذلك ما شاء اللہ تعالیٰ مع عیسیٰ ابن مریم۔

۱۵۹۱؎ سوید بن عبدالعزیز نے اسحاق بن ابوفروہ اور سابوریہ سے اور ان دونوں حضرت کھول سے اور وہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شیاطین جو دجال کے ساتھ ہوں گے وہ بعض لوگوں کو بہکانے میں مصروف ہوں گے، لیکن کوئی مومن اُن سے آکر کہے گا کہ بے شک تم شیاطین ہو۔ اللہ تعالیٰ عنقریب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو دجال کے لئے مقامِ ایلیم میں لانے والے ہیں، اور وہ دجال کو قتل کریں گے، مسلمان اسی حالت پہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام مقامِ ایلیم میں نازل فرمائیں گے، اور وہ ہاں پر مسلمانوں کی ایک جماعت اور اُن کا خلیفہ بھی ہوگا، اور مؤذن صبح کی نماز کے لئے اذان دے چکا ہوگا، پس مؤذن ایک کھڑکڑاہٹ سنے گا، تو وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام ہوں گے، جب وہ اتریں گے لوگ انہیں مرحبا کہیں گے اور اُن کے اترنے پر خوش ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تصدیق کی وجہ سے خوش ہوں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مؤذن سے کہیں گے کہ جماعت کھڑی کی جائے! پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ ہمیں نماز پڑھائیے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اپنے امام کے پاس جاؤ تا کہ وہ تمہیں نماز پڑھائیں، بے شک وہ اچھا امام ہے، پھر مسلمانوں کا امام اُن کو نماز پڑھائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اُن کے ساتھ نماز پڑھیں گے، پھر امام نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی اطاعت کا حق دیدیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے ساتھ چلیں گے۔ جب دجال آپ کو دیکھے گا تو وہ تارکول کی طرح پھٹنے لگے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف بڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے قتل کر دیں گے، پھر دجال کے ساتھی منتشر ہو جائیں گے اور ہر درخت اور پتھر کے پیچھے چھپیں گے مگر درخت کہے گا کہ اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! ادھر آ یہ یہودی میرے پیچھے ہے! اے قتل کر دے! اسی طرح پتھر بھی بکائے گا، بوائے غرقہ کے درخت کے، یہ یہودیوں کا درخت ہے، جو کسی کو بھی یہودیوں کی طرف نہ بکائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں کہ تاکہ تم سمجھو، اسے محفوظ کرو اور اس پر عمل کرو، اور بعد والوں کو بتاؤ، اور ہر بعد والا اپنے بعد والے کو بتائے کہ دجال کا فتنہ سب سے سخت فتنہ ہوگا، پھر اُس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا تم حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے ساتھ زندگی گوارو گے۔

○ ○ ○

۱۵۹۲۔ حدثنا بقیة عن صفوان عن شریح بن عبید عن کعب قال اذا خرج عیسیٰ ابن مریم

انقطعت الامارة

۱۵۹۲؎ بقیہ نے صفوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نزول فرمائیں گے تب امارت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۵۹۳۔ حدثنا بقیة بن الولید وأبو المغيرة عن صفوان عمن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حياة عيسى هذه الآخرة ليست كحياته الأولى يلقي عليه مهابة الموت يمسح وجوه رجال ويشرهم بدرجات الجنة

۱۵۹۳۔ بقیة بن الولید اور ابوالمغیرة نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دوسری زندگی ان کی پہلی زندگی کی طرح نہیں ہوگی۔ بلکہ اُن پر موت کی ہیبت ڈال دی جائے گی وہ مردوں کے چہروں پر ہاتھ پھیریں کر انہیں جنت کے درجات کی خوشخبری دیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۹۴۔ حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن أيوب عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال يوشك من عاش منكم أن يرى عيسى بن مريم اماما مهديا وحكما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير وتوضع الجزية وتضع الحرب أوزارها قال محمد ولا أعلمه الا عن أبي هريرة قال ينزل بين أذانين يقطر ثوبه ماء عليه ثوبان ممضران أو بردان. قال محمد فظننت أنهم وجدوه في كتاب فلم يدروا ما لونه فيصلي عيسى وراء رجل من هذه الأمة.

۱۵۹۴۔ عبد الوهاب بن عبد المجید سے، ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو دیکھ لے، وہ امام ہوں گے، مہدی اور حاکم اور انصاف کرنے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر دیا جائے گا، اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اذان اور اقامت کے درمیان نڈول فرمائیں گے، اُن کے کپڑوں سے پانی فٹک رہا ہوگا، اُن پر دو چادریں ہوں گی، محمد فرماتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ بات کتاب میں پائی ہے، لیکن انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ چادروں کا رنگ کیسا ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس اُمت کے ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۹۵۔ حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة وليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال يبلغ الدين فتحوا القسطنطينية خروج الدجال فيقبلون حتى يلقوه ببیت المقدس قد حصر هناك ثمانية آلاف امرأة والنا عشر ألف مقاتل هم خير من بقي وكصالح من مضى فبيناهم تحت ضبابه من غمام اذ تكشف عنهم الضبابه مع الصبح فاذا بعيسى ابن مريم بين ظهرانيهم فيتكب امامهم عنه ليصلي بهم فيأبى عيسى ابن مريم حتى يصلي امامهم تكرمة لتلك اعصابه ثم يمشي إلى الدجال وهو في آخر رمق فيضربه فيقتله فعند ذلك صاحت الأرض فلم يبق حجر ولا شجر

ولا شيء الا قال يا مسلم هذا يهودي وراني فاقتله الا الفرقة فانها شجرة يهودية فينزل
حكما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية وتبتر قريش الامارة وتضع الحرب
اوزارها وتكون الارض كفا ثورة الفضة وترفع العداوة والشحناء والبغضاء وحمية كل ذات
حمية وتملأ الارض سلما كما يملأ الإناء من الماء فيندفق من نواحيه حتى تطا الجارية على
رأس الأسد ويدخل الأسد في البقر والذئب في الغنم وتباع الفرس بعشرين درهما ويبلغ
الثور الثمن الكثير ويكون الناس صالحين فيأمر السماء فتمطر والارض لتنبث حتى تكون
على عهدا حين نزلها آدم عليه السلام حتى يأكل من الرمان الواحدة الناس الكثير وياكل
العنقود النفر الكثير وحتى يقول الناس لو أن آباءنا أدر كوا هذا العيش.

۱۵۹۵ھ عبداللہ بن قتب نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن
ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جن
مجاہدین نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا۔ جب انہیں دجال کے نکلنے کی اطلاع پہنچے گی، تو وہ آئیں گے اور بیت المقدس میں دجال
کا سامنا کریں گے، وہاں پر دجال نے آٹھ (8) ہزار عورتوں اور بارہ ہزار (12) ہزار مردوں کا محاصرہ کر رکھا ہوگا، وہ باقی ماندہ
لوگوں میں بہترین لوگ ہوں گے، جیسے صالح گوشتہ لوگوں میں تھے، وہ مجاہدین ایک بادل کے اندھیرے میں ہوں گے، جب اُن
سے وہ اندھیرا صبح کے وقت چھٹ جائے گا، تو وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو اپنے درمیان پائیں گے، پھر مسلمانوں کا امام
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کرے گا کہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں؟ مگر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے انکار پر ان
کا امام ہی نماز پڑھائے گا، یہ بات اُس جماعت کی عزت افزائی کے لئے ہوگی، پھر وہ دجال کی طرف روانہ ہوں گے۔ وہ آخری
سائیں لے رہا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مار کر قتل کریں گے، اُس وقت زمین چلائے پڑے گی۔ پھر کوئی درخت، کوئی
پتھر اور کوئی چیز باقی نہ رہے گی مگر کہے گی کہ اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دے، ہوائے غرثہ کے
درخت کے جو یہودیوں کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم، عادل بن کرا تریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں
گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیرہ رکعتے اور قریش سے امارت و حکمرانی لے لی جائے گی، اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی،
اور زمین چاندی کے ورق کی طرح ہو جائے گی۔ دشمنی، حسد اور بغض اٹھالیا جائے گا، اور ہر ایک چیز کے غصے کو بھی اٹھالیا جائے گا،
زمین سلامتی سے بھر جائے گی، جیسے بڑھن پانی سے بھر جاتا ہے، کوئی ایک لڑکی بے خطر شیر کے سر پر پاؤں رکھے گی۔
شیر گائیوں میں شامل ہوگا اور بھیڑیا بکریوں میں داخل رہے گا، گھوڑا میں درہم کا کہے گا، اور قتل کی قیمت بہت زیادہ ہوگی، لوگ نیک
ہوں گے، آسمان کو حکم دیا جائے گا وہ نہ سے گا اور زمین کو حکم دیا جائے گا وہ پیداوار اُگائے گی، حتیٰ کہ وہ ایسی پیداوار اُگائے گی جیسے
حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اُگاتی تھی، یہاں تک کہ ایک آثار کو بہت سے لوگ مل کر کھائیں گے، اور ایک مالے کو بہت
سے لوگ مل کر کھائیں گے، لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے آباؤ اجداد یہ زندگی پاسکتے۔

۱۵۹۶. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع سالما يقول سمعت ابن عمر رضی اللہ عنہ
يقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أريت عند الکعبة مما يلي المقام رجلا آدم سبط
الرأس واضعا يديه علی رجلين يسكب رأسه أو يقطر رأسه ماء فسألت من هذا فقال قائل هذا
عيسى ابن مريم.

۱۵۹۶. ابن وہب نے حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے کعبے کے پاس مقام ابراہیم پر ایک شخص دکھایا گیا جو گندی رنگ کا تھا۔
سیدھے بال تھے، اور اُس نے اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں پر رکھے ہوئے تھے، اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، میں نے پوچھا یہ
کون ہے؟ کہنے والے نے کہا یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام ہیں۔

۱۵۹۷. حدثنا أبو حيوة وأبو أيوب عن أرطاة عن عبد الرحمن بن جبیر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیدرکن ابن مريم رجال من امتي هم مثلکم او خیر هم مثلکم او خیر
۱۵۹۷. ابو حیوة اور ابو ایوب نے، ارطاة سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ابن مریم علیہا السلام میری امت کے ایسے لوگوں کو پائے گا جو تم جیسے ہوں گے، یا فرمایا اُن میں سے
بہترین تمہارے جیسے ہوں گے، یا تم سے بہترین ہوں گے۔

۱۵۹۸. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن كعب قال بينما هم يقتسمون غنائم
القسطنطينية إذ يأتيهم خبر الدجال فيرفضون ما في أيديهم ثم يقبلون فيلحقون ببیت المقدس
فتصلي خلف من يلي امر المسلمين ثم يوحى اللہ تعالیٰ الی عيسى ابن يسير الی مريم ان
ياجوج ماجوج ثم يرجع الی بیت المقدس ثم ان الأرض تخرج زكاتها علی ما كانت فی اول
الدنيا ثم يلبث سبعا ثم يبعث اللہ ريحا فتقبض أرواح المؤمنين.

۱۵۹۸. ابو ایوب نے حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جسے حضرت کعب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ مجاہدین قسطنطنیہ کا مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اُن کے پاس دجال کی خبر آئے گی،
پس جو کچھ اُن کے ہاتھوں میں ہوگا وہ اُسے چھوڑ کر بیت المقدس چلے جائیں گے، جو مسلمانوں کا امیر ہوگا اُس کے پیچھے نماز پڑھی
جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو حکم دیں گے کہ یاجوج اور ماجوج کی طرف چلے جاؤ! پھر حضرت عیسیٰ علیہ
السلام بیت المقدس لوٹ آئیں گے، پھر زمین اپنی پاکیزہ چیزیں نکالے گی، جیسے کہ وہ ابتدا میں نکالتی تھی، پھر سات سال اسی حال
میں گزریں گے مومنین کی روحمیں قبض کر لی جائیں گی۔

۱۵۹۹. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال ينزل عيسى ابن مريم عليهما السلام عند المنارة التي عند باب دمشق الشرقي وهو شاب أحمر معه ملكان قد لزم منا كبهما لا يجدنفسه ولا ربحه كافر الا مات وذلك ان نفسه يبلغ بصره فيدرك نفسه الدجال فيلذوب ذوبان الشمع فيموت ويسير ابن مريم الى من في بيت المقدس من المسلمين فيخبرهم بقتله ويصلي وراء أميرهم صلاة واحدة ثم يصلي لهم ابن مريم وهي الملحمة ويسلم بقية النصارى ويقیم عيسى ويشيرهم بدرجاتهم في الجنة.

۱۵۹۹ھ الحکم بن نافع نے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ اُس شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دمشق کے مشرقی دروازے کے پاس جو منارہ ہے وہاں ٹوڑل فرمائیں گے، وہ سُرخ رنگ کے ایک نوجوان ہوں گے، اُن کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کے کندھوں کو پکڑ رکھا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس اور خوشبو جو کافر محسوس کرے گا مَر جائے گا، آپ کا سانس اُس کی نظر کی حد نگاہ کی جگہ تک پہنچے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سانس دُجال تک پہنچے گا تو وہ موم بتی کی طرح پگھلنے لگے گا اور مَر جائے گا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُن مسلمانوں کی طرف چلے جائیں گے جو بیت المقدس میں ہوں گے اور انہیں دُجال کی قتل کی اطلاع دیں گے اور اُن کے امیر کے پیچھے ایک نماز پڑھیں گے، پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام انہیں نماز پڑھائیں گے، اور یہ جگہ عظیم ہوگی، اور باقی ماندہ عیسائی مسلمان ہو جائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن میں رہ کر انہیں جنت کے بلند درجات کی خوشخبری دیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۰. حدثنا أبو معاوية حدثنا الشيباني عمار بن المغيرة عن أبي هريرة قال تجدد المساجد لنزول عيسى بن مريم فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية لم التفت فرآني من أحدث القوم، فقال يا ابن أخي ان أدركته فاقره مني السلام.

۱۶۰۰ھ ابو معاویہ نے الشیبانی سے، انہوں نے عمار بن المغیرہ سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مساجد نہیں بنائی جائیں گی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ٹوڑل کے لئے، پس وہ صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ رکھ دیں گے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مَنہ پھیرا تو مجھے دیکھا کہ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا ہوں، تو فرمانے لگے کہ اے میرے بھتیجے! اگر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالے تو میری طرف سے انہیں سلام کہتا!

○ ○ ○

۱۶۰۱. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ الدجال عقبه ألقى وقع ظله على المسلمين فيوترون قسيهم لقتاله فيسمعون نداء يا أيها الناس قد اتاكم الموت وقد ضعفوا من الجوع فيقولون هذا كلام رجل شعبان يسمعون ذلك النداء لئلا تشرق الأرض

بنورها وينزل عيسى ابن مريم ورب الكعبة وينادي يا معشر المسلمين احمدوا ربكم
وسبحوه وهللوه وكبروه فيفعلون فيستبقون يريدون الفرار ويبادرون فيضيق الله عليهم
الارض اذا اتوا باب لد في نصف ساعة فيوالقون عيسى ابن مريم قدنزل باب لد فاذا نظر الى
عيسى فيقول اقم الصلاة يقول الدجال يا نبي الله قد اقيمت الصلاة يقول عيسى يا عدو الله
اقيمت لك فتقدم فصلي فاذا تقدم يصلي يقول عيسى يا عدو الله زعمت انك رب
العالمين فلم تصلي فيضربه بمقرعة معه فيقتله فلا يبقى من انصاره احد تحت شيء او خلفه
الا نادى يا مؤمن هذا دجالي فاقتله

۱۶۰۱ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد
سے، وہ حضرت حارث سے، وہ حضرت عبد اللہ بنی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ
جب دجال عقبہ اُتیق میں پہنچ جائے گا، اور اُس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، تو مسلمان اپنی کمانوں کی تانت لڑنے کے لئے
کیں گے، وہ ایک آواز سنیں گے کہ: اے لوگو! تمہارے پاس مدد کرنے والا آچکا ہے، اور مسلمان بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکے
ہوں گے، مسلمان کہیں گے یہ ایسے آدمی کی بات سے جو سیر ہے۔ یہ آواز تین مرتبہ سنیں گے، اور زمین اُس کے نور سے روشن
ہو جائے گی، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام رب کعبہ کی قسم! نازل فرمائیں گے، اور آواز دیں گے: اے مسلمانوں کی
جماعت! اپنے رب کی حمد کرو! اُس کی تسبیح پڑھو! اُس کی جلیل اور تکبیر کہو! مسلمان ایسا ہی کریں گے۔ دجال لشکر فرار ہونے کے
ارادے سے بھاگیں گے، اور جلد بازی کریں گے، اللہ تعالیٰ اُن پر زمین تنگ کر دے گا، وہ آدھے گھنٹے میں لد کے دروازے
پر پہنچیں گے۔ وہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو لد کے دروازے میں اُترا ہوا پائے گا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو دیکھا جائے گا تو وہ فرمائیں گے نماز کھڑی کرو! دجال کہے گا اے اللہ کے نبی نماز کھڑی ہو چکی ہے، نماز پڑھائیے؟ تو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اے اللہ کے دشمن! یہ اقامت تمہارے لئے کہی گئی ہے۔ تم آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ، جب دجال نماز کے
لئے آگے ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اے اللہ کے دشمن! تو یہ گمان کرتا تھا کہ تُو رب العالمین ہے، اور تُو نماز نہیں
پڑھا سکتا۔ حضرت عیسیٰ اپنی تلوار سے مار کر اُسے قتل کریں گے، دجال کے مددگاروں میں سے جو کوئی بھی کسی چیز کے نیچے یا پیچھے
چھپا ہوگا تو وہ چیز آواز دے گی کہ اے مؤمن! یہ دجال ہے اسے قتل کر دے؟

○ ○ ○

۱۶۰۲ حدثنا عبد الرزق عن معمر عن الزهري أخبرني عمرو بن ابي سفيان الثقفي انه
أخبره رجل من الأنصار عن بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال بينما المسلمون بالشام قد حاصروهم الدجال في جبل ممن جبالها
يريدون قتل الدجال اذ تأخذهم ظلمة لا يبصر امرؤ فيها كفه فينزل ابن مريم فيحسر عن

ابصارهم وبين اظهرهم رجل عليه لا مته فيقولن من انت يا عبد الله؟ فيقول انا عبد الله
ورسوله وروحه وكلمته عيسى ابن مريم اختاروا بين احدى ثلاث بين ان يبعث الله تعالى
على الدجال وعلى جنوده عذابا من السماء او ينخسف بهم الارض او يسلط عليهم سلاحهم
ويكف سلاحهم، فيقولون هذه يا رسول الله اشقى لصدورنا وا نفسنا، قال فيومئذ يرى
اليهودي العظيم الطويل الا كول الشروب لا تقل يده سيفه من الرعدة فينزلون اليهم ويدوب
الدجال حين يرى ابن مريم كما يذرب الرصاص حتى ياتيه او يدركه عيسى فيقتله

۱۶۰۲ عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے الاہری سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن ابوسفیان النخعی رحمہ
اللہ تعالیٰ کو ایک انصاری صحابی نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مسلمان شام کے کسی پہاڑ پر ہوں گے، اُن کا ارادہ
دجال کو قتل کرنے کا ہوگا، اور دجال نے اُن کا محاصرہ کر رکھا ہوگا، اچانک ایک اندھیرا اُن پر چھا جائے گا جس میں آدمی اپنی ہتھیلی کو
بھی نہ دیکھ پائے گا، اس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل فرمائیں گے، اور لوگوں کی آنکھوں سے وہ اندھیرا دور
کریں گے، اور اُن لوگوں کے درمیان ایک آدمی ہوگا جس کے پاس اسلحہ ہوگا، لوگ کہیں گے: اے اللہ کے بندے! تو کون
ہے؟ تو وہ کہے گا میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول اور اُس کی روح اور اُس کا کلمہ عیسیٰ ابن مریم ہوں، انہیں تین چیزوں میں سے ایک
کا اختیار دیا جائے گا، یا تو اللہ تعالیٰ دجال پر اور اُس کے لشکر پر آسمان سے عذاب بھیج دے، اور یا انہیں زمین میں
دھنسا دے، اور یا تمہارے اسلحہ کو اُن پر مسلط کر دے، اور اُن کے اسلحے تم سے روک دے، تو مسلمان کہیں گے اے اللہ کے رسول! یہ
تیسری صورت ہمارے سینوں اور دلوں کے لئے زیادہ سکون پہنچانے والی ہے، اُس دن ایک لمبا چوڑا کھاتا پیتا یہودی دیکھا جائے
گا۔ اُس کے ہاتھ میں طاقت نہ ہوگی کہ وہ اپنی تلوار اٹھالے، مسلمان اُن کی طرف اتریں گے اور دجال جب حضرت ابن مریم
علیہما السلام کو دیکھے گا تو تانے کی طرح پکھلنے لگے گا، یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے پالیں گے اور قتل کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۳ قال الزهري فاخبرني سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقاتلكم

اليهود فتسلطون عليهم حتى يقول الحجر يا مسلم هذا يهودي ورائي فاقتله.

۱۶۰۳ الاہری کہتے ہیں حضرت سالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: یہودی تمہارے ساتھ لڑیں گے پھر تم اُن پر مسلط کر دیے
جاؤ گے، یہاں تک پتھر کہے گا اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اسے قتل کر دے۔

○ ○ ○

۱۶۰۳ قال الزهري عن ابن المسيب سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله

عليه وسلم والذي نفسي بيده لبوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا واماما مقسطا

يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد.

۱۶۰۳؎ الزہری کہتے ہیں کہ حضرت ابن المیسب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ حضرت ابن مریم علیہا السلام تم میں نازل ہوں گے وہ حاکم، انصاف کرنے والے، امام اور عدل کرنے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے، اور مال بڑھ جائے گا، حتیٰ کہ کوئی اُسے قبول کرنے والا نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۰۵؎ قال الزهري عن نافع مولى أبي قتادة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم كيف يحكم اذ انزل بحكم ابن مریم فامكم او قال امامكم منكم.

۱۶۰۵؎ زہری نے نافع (ابو قتادہ کے آزادہ کردہ غلام) سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب (حضرت) ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اتریں گے پھر تمہاری امامت کرائیں گے یا فرمایا کہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۰۶؎ قال الزهري عن حنظلة الأسلمي سمع أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول

الله ﷺ والذي نفسي بيده ليهلن ابن مریم من فجج الروحاء بالحج أو بالعمرة أو ليشينهما.

۱۶۰۶؎ زہری نے حنظلہ اسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! (حضرت) ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ضرور احرام باندھیں گے حج یا عمرے کا، یا دونوں کو جمع کریں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۷؎ حدثنا عبد الزراق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه يرويه قال ينزل ابن مریم اماما

هاديا ومقسطا عادلا فاذا نزل كسر الصليب وقتل الخنزير ووضع الجزية وتكون الملة واحدة

ويوضع الأمن في الأرض حتى إن الأسد ليكون مع البقر تحسبه ثورها ويكون الزئب مع الغنم

تحسبه كلبها وتنزع حمة كل ذات حمة حتى يطا الرجل على رأس الحنش فلا يضره وحتى

تقر البجارية الأسد كما تقر ولد العكب الصغير ويكون الفرس العربي بعشرين درهما.

۱۶۰۷؎ عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہا السلام) امام ہادی اور عدل و انصاف والے بن کر اتریں گے جب وہ اتریں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور ملت ایک ہو جائے گی اور زمین میں امن رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک شیر گائے کے ساتھ اس طرح ہوگا کہ ٹو اس کو بتل گمان کرے گا اور ایک بھیڑیا بکریوں کے ساتھ اس طرح ہوگا کہ ٹو اس کو ان کا مٹا گمان کرے گا اور ہر ڈنگ والا اپنے ڈنگ کو پھینک دے گا۔

○ ○ ○

۱۶۰۸۔ قال معمر وأخبرنا قتادة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الأنبياء أخوة لعلات دينهم واحدا ومهاتهم شتى واولا هم بي عيسى بن مريم ليس بيني وبينه
رسول وانه نازل فيكم فاعرفوه رجل مربوع الخلق الى البياض والحمرة يقتل الخنزير
ويكسر الصليب ويضع الجزية ولا يقبل غير الاسلام وتكون الدعوة واحدة لله رب العالمين
ويبلغ في زمانه الامر حتى يكون الاسد مع البقر والذئب مع الغنم ويلعب الصبيان بالحيات لا
يضر بعضهم بعضا.

۱۶۰۸ ﴿﴾ حضرت معمر نے قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک (حضرات) انبیاء (کرام علیہم السلام) باپ شریک بھائی ہیں ان کا دین ایک اور مائیں
الگ الگ ہیں ان میں سب سے زیادہ میرے قریب (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ہیں میرے اور اس کے درمیان کوئی
رسول نہیں ہے اور بے شک وہ تم میں اترنے والے ہیں۔ تم ان کو پہچان لو۔ وہ درمیانے قد کا سفید رنگ سُرخ مائل آدمی ہے وہ
خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور اسلام کے علاوہ کچھ قبول نہ کریں گے اور اللہ رب العالمین کے
لیے ایک ہی پکار ہو جائے گی، اور اس کے زمانے میں معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا کہ شیر گائے اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ
ہوگا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھلیں گے، وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۹۔ قال معمر فأخبرنا زيد بن اسلم عن أبي هريرة قال ولا تقوم الساعة حتى ينزل
عيسى ابن مريم اماما مقسطا وحكما عادلا وتبتر قریش الامارة ويقتل الخنزير ويكسر
الصليب وتوضع الجزية وتكون السجدة واحدة لله رب العالمين وتضع الحرب أوزارها
وتملأ الأرض من السلم كما يملأ الاناء من الماء وتكون الأرض كفالورة الورق وترفع
الشحناء والعداوة والبغضاء ويكون الذئب في الغنم وكلبها والابل في الاهل كأنه عجلها

۱۶۰۹ ﴿﴾ معمر کہتے ہیں کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم
ہوگی جب (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) امام عادل اور حاکم منصف بن کر اتریں گے اور امارت قریش میں ظاہر ہوگی، اور وہ
خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیا جائے گا اور سجدہ صرف اللہ رب العالمین کے لئے ایک ہو جائے گا، جنگ
اپنے ہتھیار پھینک دے گی اور زمین سلامتی سے ایسی بھر جائے گی جیسے مدتِ پانی سے بھر جاتا ہے اور کینہ، دشمنی اور بغض کو اٹھادیا جائے
گا۔ بھیڑیا بکریوں میں ان کے (چوکیدار) گتے کی طرح ہوگا اور شیر اونٹوں میں ایسے ہوگا گویا کہ ان (کے ریوڑ) کا آخری حصہ ہے۔

○ ○ ○

۱۶۱۰۔ قال معمر وقال ابن طاوس عن أبيه يرويه قال ويكون الفرس العربي بعشرين
درهما ويقوم الثور بكذا وكذا وتعود الأرض على هيتها على عهد آدم عليه السلام ويكون

القطف یا کل منه نفر ذو العدد وتكون الرمانة یا کل منها نفر ذو العدد

۱۶۱۰؎ معمر نے ابن طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اپنے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عربی گھوڑا بیس (20) درہم کا ہوگا اور ایک نل کی قیمت اتنی اور اتنی ہوگی اور زمین اپنی پہلی والی حالت پر، جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت تھی لوٹ جائے گی۔ انگور کا ایک خوشہ ایسے ہوگا جس سے آدمیوں کی بڑی جماعت کھائے گی اور ایک انار ایسے ہوگا جس سے لوگوں کی کثیر تعداد کھائے گی۔

○ ○ ○

۱۶۱۱. حدثنا الوليد بن مسلم عن حنظلة سمع سالما سمع ابن عمر رضي الله عنهما يقول قال رسول الله صلى عليه وسلم أريت عند الكعبة مما يلي المقام رجلا آدم سبط الرأس وا ضعا يديه على رجلين يسكب رأسه أو يقطر ماء فسألت من هذا قالوا عيسى ابن مريم أو المسيح ابن مريم

۱۶۱۱؎ ولید بن مسلم نے حنظلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سالم سے، انہوں نے سنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کعبہ کے پاس مقام ابراہیم کے قریب ایک گندمی رنگ کا دکھایا گیا جس کے بال لمبے تھے۔ دونوں ہاتھ پاؤں پر رکھے ہوا تھا۔ اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا یا فرمایا کہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) یا فرمایا کہ (حضرت) مسیح بن مریم (علیہا السلام) ہیں۔

○ ○ ○

۱۶۱۲. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم يوشك أن ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا يكسر الصليب ويقتل الخنزير وتوضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد

۱۶۱۲؎ ابن عیینہ نے زہری سے، انہوں نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) تم میں حاکم عادل بن کر اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیا جائے گا۔ مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک اُسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۱۳. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خيثمة عن عبد الله بن عمرو قال ينزل عيسى ابن مريم فإذا رآه الدجال ذاب كما يذوب الشحمة فيقتل الدجال ويفرق عنه اليهود حتى إن الحجر ليقول: يا عبد الله المسلم هذا عندي يهودي فتعال فاقتله

۱۶۱۳؎ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام) اتریں گے۔ جب دجال اس دیکھے گا تو ایسے پھلے گا جیسے چربی پھلتی ہے پھر وہ دجال کو قتل کر دیں گے۔

○ ○ ○

قدر بقاء عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بعد نزولہ

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بعد باقی رہنے کی مقدار

۱۶۱۴. حدثنا بقیة بن الولید عن صفوان بن عمرو وابی بکر عن المشایخ عن کعب قال لما رای عیسیٰ ابن مریم قللة من معه شکى الى الله تعالى فقال الله الي رافعک الي ومتولیک وليس من رفعت عندي يموت والي باعشک على الاعور الدجال فتقله لم تعیش بعد ذلک اربعاً وعشرين سنة ثم ائولفاک ميتة الحق قال کعب ومصدق ذلک قول رسول الله صلى الله عليه وسلم کیف تهلك امة انا اولها والمسیح آخرها

۱۶۱۴؎ مجھے روایت بیان کی ہے حضرت ضمروہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے نقل کی ہے حضرت یحییٰ بن ابومر العیسانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے نقل کی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: دجال بیت المقدس میں مؤمنین کا محاصرہ کرے گا۔ مؤمنین کو سخت بھوک لگے گی، یہاں تک کہ بھوک کی خاطر اپنی کمان کی تانت (دھاگہ) کھائیں گے، اسی حالت میں اچانک اندھیرے میں ایک آواز سنیں گے، تو مؤمنین بولیں گے کہ یہ آواز ایک آدمی کی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دیکھیں گے تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہوں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نماز کھڑی ہو جائے گی تو امام حضرت مہدی علیہ السلام امام المسلمین مصلے سے پیچھے لوٹے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ آگے ہو جائیں، آپ کے لئے تو امامت ہو گئی ہے، تو وہ بندہ اس نماز کی امامت کرائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی امام ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۱۵. حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن کعب قال یقیم عیسیٰ ابن مریم عشر حجج

یشر المؤمنین درجاتهم فی الجنة.

۱۶۱۵؎ حکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہما السلام دس سال رہیں گے اور ایمان والوں کو جنت کے درجات کی خوشخبری دیں گے۔

مجھے روایت بیان کی ہے حضرت بقیة بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے نقل کی ہے حضرت صفوان بن عمرو ابوبکر رحمہما اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے نقل کی ہے انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے دیکھا کہ ان کے ساتھی کم ہیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ عنہ سے فریاد کی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہیں اپنی طرف اٹھالیتا ہوں اور تمہیں وفات کر دوں گا اور جس کو میں اٹھالوں تو وہ میرے ہاں مرتا نہیں۔ میں تمہیں کانے دجال کے مقابلے پر بھیجنے والا ہوں آپ اس کو قتل کریں گے، اس کے بعد آپ چوبیس (24) سال گزاریں گے۔ پھر میں تمہیں حقیقی موت کے ساتھ وفات دوں گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ اُمت کہ جس کا اوّل میں (یعنی حضرت محمد ﷺ) اور (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) اُس کے

آخر میں ہوں۔

○ ○ ○

۱۶۱۶۔ حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسى ابن مريم

إذا قتل الدجال رجع إلى بيت المقدس فيتزوج إلى قوم شعيب ختن موسى وهم جذام فيولد

له فيهم وتقيم تسعة عشر سنة لا يكون أمير ولا شرطي ولا ملك

۱۶۱۶۔ یحییٰ بن سعید العطار کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہا السلام جب دجال کو قتل کریں گے، تو وہ بیت المقدس کی طرف لوٹ جائیں گے۔ وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی اُس قوم میں

شادی کریں گے۔ جن کے داماد حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، اور وہ قبیلہ جذام ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُن میں اولاد ہوگی

اور وہ اُن میں اُنیس (19) سال تک رہیں گے، نہ اُن لوگوں میں کوئی امیر ہوگا اور نہ پولیس والا اور نہ کوئی بادشاہ۔

○ ○ ○

۱۶۱۷۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن حدثه عن كعب قال تجيء ریح طيبة

فتقبض روح عيسى والمؤمنين

۱۶۱۷۔ حکم بن نافع نے، جراح سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ایک

پاکیزہ ہوا چلے گی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مؤمنین کی روح کو قبض کرے گی۔

○ ○ ○

۱۶۱۸۔ حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي عامر عن تبيع قال ينصرف عيسى ومن معه بعد

ياجوج وماجوج إلى بيت المقدس فيقولون الآن وضعت الحرب أوزارها ثم ان الأرض

تخرج زكاتها باذن الله تعالى على ما كانت في أول الدنيا فليبت عيسى بن مريم والمؤمنون

سنوات في بيت المقدس ثم يبعث الله ريحا تقبض الأرواح.

۱۶۱۸۔ ابو ایوب نے، ارطاة سے، انہوں نے ابو عامر سے روایت کی ہے کہ تبیع فرماتے ہیں کہ یا جوج اور ما جوج کے

بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت بیت المقدس واپس آ جائیں گے، لوگ کہیں گے کہ اب جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ

دیئے ہیں، یعنی جنگ ختم ہو چکی ہے، پھر زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی زکوٰۃ نکالے گی، جیسے کہ وہ دنیا کی ابتدا میں تھی، پس حضرت

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور مؤمنین کچھ سالوں تک بیت المقدس میں رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیج دے گا، جو اُن کی رُوحوں کو قبض کرے گی۔

○ ○ ○

۱۶۱۹. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن ابيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا نزل عيسى بن مريم وقتل الدجال تمتعوا حتى يحبوا ليلة طلوع الشمس من مغربها وحتى يتمتعوا بعد خروج الدابة أربعين سنة لا يموت أحد ولا يمرض ويقول الرجل لغنمه ودوابه اذهبوا فارعوا لي مكان كذا وكذا وتعالوا ساعة كذا وكذا وتمر الماشية أحد بين الزرعين لا تأكل منه سنبلة ولا تكسر بظلفها عودا والحيات والعقارب ظاهرة لا تؤذي أحد يؤذيها أحد والسبع على أبواب الدور تستطعم لا تؤذي أحد وبأخذ الرجل الصاع أو المد من القمح أو الشعير فيبدره على وجه الأرض فلا حراث ولا كراب فيدخل من المد الواحد سبع مائة مد.

۱۶۱۹ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے حارث سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور دجال قتل کر دیا جائے گا تو لوگ آرام سے رہیں گے۔ وہ یہ چاہیں گے کہ وہ رات آجائے جس کی صبح کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور وہ ”دابہ“ کے نکلنے کے بعد چالیس (40) سال تک راحت میں رہیں گے، اُن میں سے نہ کوئی مرے گا نہ بیمار ہوگا، آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا کہ فلاں جگہ چلی جاؤ اور وہاں پہ گھاس کھالو! اور فلاں وقت واپس آ جاؤ! اور چوپائے دو کھیتوں کے درمیان چلیں گے نہ اُس میں سے کوئی خوشہ کھائیں گے اور نہ اپنے گھروں کے ساتھ لکڑی توڑیں گے، اور سانپ اور کھوڑے من پر ظاہر ہوں گے کسی کو بھی تکلیف نہیں دیں گے، اور نہ انہیں کوئی تکلیف دے گا، اور درندے گھروں کے دروازوں پر آ کر کھانا مانگیں گے، اور کسی کو بھی تکلیف نہیں دیں گے، اور ایک آدمی ایک ”صاع“ یا ایک ”مد“ گندم یا گوارا اُس کوڑے من پر پھیلا دے گا وہ نہ کھیتی باڑی کرے گا نہ ہل جوتے گا ایک مد سے سات سو مد اُسے حاصل ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۰. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبع قال يقي عيسى ابن مريم أربعين سنة.

۱۶۲۰ ہمیں حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے بیان کیا ہے، انہوں نے حضرت یزید بن قوذ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام چالیس (40) سال رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۱۔ حدثنا سليم بن قتيبة عن أبي مودود المدني عن عثمان بن الضحاك عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن أبيه قال لجد في التوراة أن عيسى ابن مريم يدفن مع محمد صلى الله عليهما وسلم قال أبو مودود وقد بقي في البيت موضع قبر عيسى ابن مريم .

۱۶۲۱ ہمیں حضرت سلیم بن قتیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابو مودود المدنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت عثمان بن ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے تورات میں یہ پایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام حضرت محمد ﷺ کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ حضرت ابو مودود رحمہ اللہ تعالیٰ نے اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی قبر کی جگہ باقی رہ گئی ہے۔

۱۶۲۲۔ حدثنا عيسى بن يونس عن هشام بن عروة عن صاحب لأبي هريرة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينزل عيسى بن مريم فيمكث في الأرض أربعين سنة

۱۶۲۲ ہمیں حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے اتریں گے اور زمین پر چالیس (40) سال رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۳۔ حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن قتادة عن عبد الرحمن بن آدم عن أبي هريرة

قال يلبث عيسى ابن مريم في الأرض أربعين سنة لو قال للبطحاء سيلبي عسلا لسالت عسلا ۱۶۲۳ ہمیں حضرت معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا اپنے والد ماجد حضرت سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے، انہوں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور حضرت انہوں نے حضرت عبد الرحمن بن آدم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام چالیس (40) سال زمین پر رہیں گے اور اگر وہ پتھر پلے زمین کو کہے کہ شہد کی نہر بہا دے تو وہ شہد کی نہر بہا دے گی۔

(یہ ان کا معجزہ ہوگا "واحدی")

○ ○ ○

۱۶۲۴۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال يبقی

عيسى ابن مريم بعد ما ينزل أربعين سنة وقال الوليد وقرأت على دالياً مثل ذلك ۱۶۲۴ ہمیں حضرت ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت یزید بن قوذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت تبع سے، اور انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام فوول کے بعد چالیس 40 سال تک رہیں گے، اور حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

○ ○ ○

۱۶۲۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أطاء قال يمكث عيسى بعد الدجال ثلاثين

سنة كل سنة منها يقدم الى مكة فيصلي فيها ويهمل.

۱۶۲۵ میں حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے بعد تیس (30) سال رہیں گے، ان سالوں میں ہر سال وہ مکہ آئیں گے، اس میں نماز پڑھیں گے اور لا إله إلا الله پڑھیں گے، یا جوج ما جوج کے خروج تک وہ ایسا ہی کریں گے۔

○ ○ ○

خروج یا جوج وما جوج

یا جوج ما جوج کا ٹکنا

۱۵۲۶. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال خلق الله ما جوج

وما جوج ثلاثة أصناف أجسامهم كالأرزو صنف أربع أذرع وعرضهم مثل القرباهم وصنف

يفترسون آذا لهم ويلتحفون الأخرى وياكلون مشائم لسانهم

۱۶۲۶ میں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یا جوج ما جوج کو تین طرح پیدا کیا ہے:

نمبر 1: ایک قسم وہ ہے جن کے اجسام چاول کی طرح ہوں۔

نمبر 2: دوسری قسم چار ذراع کی طرح ہے اور ان کی چوڑائی

نمبر 3: اور تیسری قسم (وہ ہے جو) اپنے کانوں کو بچائیں گے اور دوسرے طرف کے کانوں کو لحاف بنائیں گے

اور اپنی عورتوں کی بچہ دانی کی جھلی کھائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۷. حدثنا بقية عن صفوان حدثنا أبو الزاهرية عن كعب قال الممثل من ما جوج

وما جوج الطور ومن الملاحم دمشق

۱۶۲۷ میں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، وہ فرماتے ہیں

کہ ہمیں حضرت ابوالزاہر یہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ
یا جوج ما جوج سے پناہ کو طور میں ہے اور لڑائی کی ابتداء دمشق سے کریں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۸۔ حدثنا بقية عن صفوان حدثني المشيخة عن كعب قال يفضل الناس يا جوج و

ما جوج بسبعة نفر

۱۶۲۸۔ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، اور وہ فرماتے
ہیں کہ مجھے ایک راویہ نے بیان کیا ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یا جوج اور ما جوج
لوگوں سے سات (7) گنا زیادہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۹۔ قال صفوان وحدثني أبو الفتح الأملوكي عن كعب قال عرض أسفكة باب يا جوج

وما جوج الذي يفتح لهم السفلى أربعة وعشرون ذراعاً تخفيها أسنة رماحهم.

۱۶۲۹۔ حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوالفتح املوکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے حضرت کعب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے کہ وہ فرماتے ہیں، یا جوج ما جوج کے دروازے کی چوڑائی جس کا پچلا حصہ اس کے لئے
کھول دیا جائے گا (24) گو ہیں جس کو ان کے نیزوں کے سر ٹھہرائیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۰۔ حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي وموسى بن شيبة عن الأوزاعي عن حسان بن

عطية عن ابن عباس قال الأرض سبعة أجزاء فستة أجزاء منها يا جوج وما جوج وجزء فيه سائر

الأرض وقال حسان بن عطية يا جوج وما جوج أمتان في كل أمة مائة ألف أمة لا يشبه أمة

أخرى لا يموت الرجل منهم ينظر في مائة عين من ولده.

۱۹۳۰۔ ہمیں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ رحمہ
اللہ تعالیٰ کے واسطے سے، انہوں نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے،
اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: زمین کے سات (7) حصے ہیں۔ چھ حصے ان میں
سے یا جوج ما جوج ہیں اور ایک حصے میں سارے لوگ ہیں اور حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یا جوج ما جوج
دو (2) اٹھیں ہیں اور ہر ایک اٹھ میں ایک لاکھ لوگ ہیں، جو دوسری اٹھ سے مشابہ نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی آدمی نہیں
مرتا جب تک اپنی اولاد کی سو (100) نسلیں دیکھ نہ لے۔

○ ○ ○

۱۹۳۱۔ حدثنا ابن وهب حدثنا زيد بن أسلم عن أبيه قال قال ان رسول الله ﷺ قال ان يا جوج

وما جوج حين يخرجون يخرج أولهم في بالبحيرة بحيرة طبرية فيشربونها ثم يأتي آخرهم

عليها فيقولون كأنه كان هاهنا مرة ماء فاذا غلبوا على الأرض قالوا قد غلبنا على الأرض
تعالوا نقاتل أهل السماء فقالوا يا رسول الله فإين يكون المسلمون قال يتحصنون فيرسل الله
سحابا يقال لها العنان وكذلك اسمه عند الله فيرمونه بنبالهم فتسقط نبالهم مختضبة دما
فيقولون قد قتلنا الله والله فيمكثوا ما شاء الله فيوحى الله تعالى إلى السحاب فتمطر عليهم
دودا كالنصف نصف الأبل يخرج منها فتأخذ كل واحدة في عنق واحد منهم فتقتله فيبناهم على
ذلك اذ قال رجل من المسلمين اتحوا لي الباب أخرج أنظر ما فعلوا أعداء الله لعل الله يكون
قد أهلكهم فيخرج فإذا جاءهم وجددهم قياما موتى بعضهم على بعض فيحمد الله وينادي إلى
أصحابه ان الله قد أهلكهم فيبعث الله مطرا فيغسل الأرض منهم، قال فيسترق المسلمون
بقسيهم ونبالهم كذا وكذا سنة وتاكل مواشي المسلمين من جيفهم فتشكر عليهم وتلين.

۱۶۳۱؎ ہمیں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ

نے بیان کیا ہے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس وقت
یا جوج ماء جوج ٹکلیں گے ان کا اول دستہ بحیرہ طبریہ میں نکلے گا اور وہ اس سے پیئیں گے۔ پھر ان کا آخری دستہ اس پر آئے گا تو وہ
کہیں گے کہ گویا کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے ہم زمین پر غالب آگئے (اب)
آ جاؤ کہ ہم آسمان والوں سے لڑیں تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ مسلمان اس وقت کہاں
ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (وہ) زیادہ مضبوط اور مستحکم قلعوں میں پناہ لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادل کو بھیجے گا اُسے
”عناق“ کہا جائے گا اور یہی نام اس بادل کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ہوگا یہ اس بادل کو اپنے تیروں کے ذریعہ ماریں گے وہ تیرخون
آلود ہو کر ان کی طرف پھینکیں گے، تو وہ لوگ کہیں گے کہ (نعوذ باللہ) ہم نے اللہ کو قتل کیا اور اللہ رب العزت انہیں قتل کریں گے،
پھر وہ کچھ دیر ٹھہریں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادل کی طرف وحی (حکم) فرمائیں گے کہ وہ بادل ان پر کیڑوں کی
شکل میں بارش برسائے گا جیسے اونٹ کے ناک کے کیڑے ہوتے ہیں، جو ان سے نکلے گا ان میں سے ہر ایک ان کے گردن کو پکڑے
گا، اور اس کو قتل کرے گا۔ وہ اسی حال پر رہیں گے۔ اسی دوران ایک آدمی مسلمانوں میں سے کہے گا کہ میرے لئے دروازہ کھول دو
تا کہ میں دیکھوں اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کے (ساتھ) کیا سلوک کیا؟ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا ہو؟ پھر وہ نکلے
گا جب وہ ان کے پاس آئے گا تو ان کو مردہ حالت میں ایک دوسرے پر گرا ہوا پڑا پائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا،
اور اپنے ساتھیوں کو آواز دے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش کو بھیج دے گا اور زمین کو ان سے
دُھو دے گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان ان کے تیروں اور کوڑا کرکٹ (یعنی کچرے) سے کافی عرصہ تک آگ جلائیں گے
اور مسلمانوں کی مویشی (جانور) ان کے مُرداروں کو کھائیں گے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے اور خوش ہوں گے۔

۱۶۳۲۔ حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن سعيد بن بشير عن قتادة قال قال رجل
يا رسول الله قد رأيت ردم يا جوج وماجوج وان الناس يكذبوني، قال النبي صلى الله عليه
وسلم كيف رأيت؟ قال رأيت كالبرد المحبر، قال صدقت والذي نفسي بيده لقد رأيت و ردمه
لبنة من ذهب ولبنة من رصاص.

۱۶۳۲ھ میں حضرت ابن وهب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسلمة رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے بیان کیا ہے، انہوں
نے حضرت سعید بن بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے
ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں یا جوج ما جوج کا بند دیکھ چکا ہوں جبکہ لوگ مجھے جھٹا رہے ہیں؟ تو
نبی کریم ﷺ نے اُن سے پوچھا کہ آپ اُسے کس طرح دیکھ چکے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو دیکھا جیسے رنگی ہوئی
چادر ہو، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے سچ کہا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں بھی اُسے دیکھ
چکا ہوں اور اس کا بند سونے اور تانبے کی اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۳۳۔ حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي عامر حدثه عن تبيع قال اذا قتل عيسى ابن مريم
الدجال أوحى الله تعالى اليه أن انطلق أنت ومن معك من المؤمنين إلى الطور فإنه قد خرج
عباد لي لا يطيقهم أحد غيري والمؤمنون يومئذ الناصب الفاسق الذراري والنساء ويخرج
يا جوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون لا يمرون على ماء الا نزفوه والماء يومئذ قليل
قد غار عند مخرج الدجال حتى ينتهوا إلى بحيرة طبرية فيقول آخرهم لقد كان هاهنا مرة
ماء ثم انه يقبل بعضهم على بعض فيقولون حتى متى وقد قهرنا أهل الأرض فلهلما فلنقاتل
أهل السماء فيرمون بنشابهم نحو السماء فترجع نشابهم مختضبة دما فيبعث الله عليهم داء
يقال له النغف ياخذ في أعناقهم فيهلكهم الله حتى ان الأرض لتتن من جيفهم حتى يبلغ أذاهم
المؤمنين حيث هم فيقبل المؤمنون إلى عيسى فيقولون إنا لنجد ريحا ما لنا عليه صبرا وما لنا
عليه طاقة فیدعوا عيسى ربه والمؤمنون فيبعث الله عليهم طيرا أبا بيل فتحملهم حتى تلقىهم
في مهامة من الأرض حتى تصير كالصدفة من دمائهم وشحومهم فيلبث الناس سنوات
يحتطبون من سلاحهم ثم يلبثون سبع سنين ثم يبعث الله ريحا في قبض أرواح المؤمنين.

۱۶۳۳ھ میں حضرت ابوایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے
حضرت ابو عامر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت تبيع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال
کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرمادیں گے کہ آپ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان ہیں وہ کوہ طور کی طرف چلے جائیں

کیونکہ میرے ایسے بندے پہلے جا چکے ہیں جن پر میرے سوا کوئی دوسرا طاقت نہیں رکھتا، اور مسلمان اس وقت بچوں اور عورتوں کے علاوہ بارہ (12) ہزار ہوں گے، اور یا جوج مآ جوج نکلیں گے اور وہ ہر بلند جگہ سے تیزی کے ساتھ آئیں گے وہ جس پانی پر گوریں گے اس کو بالکل ختم کر دیں گے اور پانی اُس دن کم پڑ جائے گا، اور زمین میں اتر جائے گا، یہاں تک کہ بحیرہ طبریہ پہنچ جائیں گے۔ ان کا آخری دستہ کہے گا کہ کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! (یعنی پہلا ہی دستہ اس بحیرہ کو بالکل صاف کر دے گا "واحدی") پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر کہیں گے کہ ہم تو اہل زمین پر غالب آ چکے ہیں (اب) آؤ اے اہل آسمان سے لڑیں، پھر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے وہ تیر ان کی طرف خون آلود ہو کر واپس آئیں گے، پھر اللہ رب العزت ان پر ایک بیماری بھیج دیں گے جسے "النف" کہا جائے گا، جو ان کے گردنوں میں لگ جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ زمین ان گندگیوں کی وجہ سے بدبو دار ہو جائے گی جس کی وجہ سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی، تو مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ ہم ایسی بدبو دیکھ رہے ہیں کہ نہ جس پر ہم صبر کر سکتے ہیں اور نہ ہم میں اس کو برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے۔ پھر اللہ رب العزت ابابیل پرندے بھیج دے گا۔ وہ انہیں اٹھائیں گے اور پھینکیں گے، پھر لوگ کچھ عرصہ رہیں گے۔ ان کے اُسلمے سے ایندھن بنائیں گے۔ پھر سات (7) سال رہیں گے۔ پھر اللہ رب العزت ایک تیز ہوا بھیجے گا جو مسلمانوں کی رو میں قبض کر لے گی۔



۱۶۳۳۔ حدثنا ابو ایوب وعبد القدوس ویحیی بن سعید عن ارطاة عن ضمرة عن حبيب قال سمعت جبیر بن نفیر یقول ان یا جوج وما جوج ثلاثة اصناف صنف طولهم کالارض والشریین قال ابو جعفر الارز هو شیء شبه الشجر کذا ذاهب فی السما مائة ذراع اقل او اکثر وصنف طولهم وعرضهم سواء وصنف یفترض الرجل منهم اذنه ویلتصق بالارض فیعطی بها سائر جسده

۱۶۳۳ھ میں حضرت ابو ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت ضمرة رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا جوج مآ جوج تین قسم کے ہوں گے:

نمبر 1: پہلی قسم، اُن کی لبائی چاول اور چنے کے درخت کی طرح ہوگی، حضرت امام ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "الارضیہ" درخت کے مشابہ کوئی چیز ہے، اسی طرح ان کی لبائی اوپر کی طرف سو (100) گویا ایک سو بیس (120) گویا اس سے کم و بیش ہوگی۔

نمبر 2: دوسری قسم، جن کی لبائی اور چوڑائی ایک جیسی ہوگی۔

نمبر 3: اور تیسری قسم وہ ہے کہ جن میں سے آدمی اپنے ایک کان کو بچھائے گا اور دوسرے کے ساتھ مدد لے گا اور اس کے ذریعہ سے اپنے پورے جس کو ڈھانپ دے گا۔



۱۶۳۵. حدثنا أبوالمغيرة عن اسماعيل بن عياش عن أبي بكر بن أبي مریم الغسانی
حدثني أشياخنا عن كعب قال إن التين يكون حية فيؤذي أهل البر من أهل الأرض فيلقبها الله
من البر إلى البحر فإذا صاحت رواب البحر منه بعث الله عليه من ينقله من البحر إلى الأرض
إلى ياجوج وماجوج فيجعله رزقاً لهم

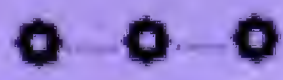
۱۶۳۵ھ میں حضرت ابوالمغيرة رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان
کیا ہے، انہوں نے حضرت ابوبکر بن مریم الغسانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے مشائخ نے حضرت
کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ بے شک ”تین“ نامی سانپ وہ زمین والوں میں سے
خسکی پر رہنے والوں کو تکلیف پہنچائے گا۔ پھر اللہ رب العزت اس کو خسکی سے سمندر میں پھینک دے گا۔ جب سمندر کے جانور اس
کی تکلیف دینے سے تنگ آ کر تجلیں گے تو اللہ رب العزت اس پر کسی کو بھیج دے گا جو اس کو زمین کی طرف یا جوج ما جوج کے لئے
سمندر سے نکل کر دے گا اور اس کو یا جوج ما جوج کا رزق بنا دے گا۔

•••••

۱۶۳۶. حدثنا بقية وعبد القدوس ونصفوان بن عمرو عن حوشب بن سيف المعافري
حدثني ازداد بن أفلح المقراني أنه كان هو وجابر بن ازداد المقراني منصرفين إلى منزلهما
عبد راهط بقليل يعني عبد غزوة يقال لها راهط، فقال له جابر هل لك في زيارة عمرك
البكالي قال نعم قال فانطلقنا حتى دخلنا منزله فوجدنا الجند قد عادوه وهو قاعد يحدتهم
لذاكر رجل التين فقال عمرو هل تدرون كيف يكون التين قالوا وكيف يكون؟ قال يكون
حية تعدو على حية فتأكلها ثم تصير تأكل الحيات وتعظم وتنفخ وتزداد في حمتها حتى
تحرق فإذا عدت على دواب الأرض فأهلكتها ساقها الله حتى تأتي نهرا العبره فيضربها تيار
المار حتى يدخلها البحر فتصنع في دواب البحر كما صنعت في دواب الأرض فتعظم
وتزداد في حمتها حتى تعج دواب البحر منها إلى الله فيبعث الله إليها ملكا فيرميها حتى
تخرج رأسها من الماء ثم يذني إليها السحاب والبرق وحتى يحملها فيلقبها إلى ياجوج
وماجوج تكون أرزاقهم فيجتزرونها كما يجتزون الابل والبقر

۱۶۳۶ھ میں حضرت بقیہ بن سیف معافری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت صفوان بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں
نے حضرت حوشب بن سیف معافری رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ازداد بن أفلح مقرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
بیان کیا ہے کہ حضرت ازداد رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت جابر بن ازداد رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں اپنے گھروں کی طرف لوٹ رہے تھے
ایک غزوہ کے بعد، تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو حضرت عمرو البکالی کے دیکھنے کا شوق

ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں! پھر ہم دونوں چل پڑے اور ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ وہاں ہم نے ایک انکر دیکھا جو ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تھا، وہاں حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے کچھ عرض کر رہے تھے، تو ایک آدمی نے ”التین“ (بڑی مچھلی) کا تذکرہ کیا، تو حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ وہ کیسے ہوگا؟ انہوں نے پوچھا کیسے ہوگا؟ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ: ایک سانپ ہوگا جو دوسرے سانپ پر حملہ کرے گا اور اس کو کھائے گا۔ پھر تمام سانپوں کو کھانے لگ جائے گا اور بڑا ہو جائے گا، اور مٹھول جائے گا اور اس کی سُرخی میں اضافہ ہوگا یہاں تک کہ جَل جائے گا۔ پھر جب یہ سانپ زمین کے چوپایوں پر حملہ کرے گا تو سب کو ہلاک کر دے گا۔ اللہ رب العزت اس کو ہنکائے گا یہاں تک کہ سانپ ایک نہر کے پاس آ جائے گا تا کہ اس کو پار کرے تو پانی کی تیز لہر اس کو نقصان پہنچائے گی اور اس کو سمندر میں ڈھکیل دے گی۔ پھر یہ سانپ سمندری جانوروں کے ساتھ بھی وہی حشر کرے گا جو اُس نے زمینی جانوروں کے ساتھ کیا تھا، پھر یہ بڑھے گا اور اس کی سُرخی میں اضافہ ہوگا، یہاں تک کہ سمندری جانور اس سے تنگ آ کر اللہ رب العزت سے فریاد کریں گے تو اللہ رب العزت اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا وہ اُسے پھینک دے گا یہاں تک کہ پانی اس کے سر سے نکل جائے گا۔ پھر بادل اس کے قریب آئیں گے، اور گرج چمک ہوگی، یہاں تک کہ اس کو اٹھا دے گی۔ اور پھر اس کو یا جوج مآ جوج کے لئے ڈال دے گی یہ ان کا رزق ہوگا وہ اُس پر ایسے ٹوٹ پڑیں گے جیسے اُونٹ اور گائے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔



۱۶۳۷۔ قال أبو المغيرة فأخبرني إسماعيل بن عياش عن صفوان حدثني شريح بن عبيد عن كعب مثل ذلك وزاد فيه قال وعندهم بحر يقال له بحر الدم فيه نتن وان منهم لمن يأكل مشائم على كثرة جمع بني آدم ما يكثروهم بنو آدم الا بسبعة نفر ولا يكثر الأرض البحر الا بمر بضع ثور

۱۶۳۷۔ حضرت ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، انہوں نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، اور انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان کے پاس سمندر ہوگا جسے ”بحر الدم“ کہا جائے گا اس میں بدلتی ہوگی۔



۱۶۳۸۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن حدثه عن كعب قال يخرج ماجوج و ماجوج وهم من كل حدب ينسلون ليس لهم ملك ولا سلطان فيسير الطير على رؤوسهم فلا يقطعهم حتى يرجف فيسقط فيؤخذ ويمروا لهم بحيرة طرية وماؤها كهيئة فيشر بولها ويأتيهم آخرهم فير كزون فيها وماحهم ويقولون قد كان فيها مرة ماء قال فيقول عيسى لقد جاءكم أمة لا يطيقها الا الله ويأتي باصحابه الطور فيجوعون حتى يبلغ رأس حمار مائة دينار

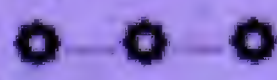
قال ويقول يا جوج وما جوج قد قتلنا اهل الارض فتعالوا نقاتل اهل السماء فيرمون السماء بنبالهم ونشابهم فترجع الى عندهم فترجع مختضبة دما فيقولون قد قتلنا اهل السماء فيدعوا عيسى والمؤمنون عليهم ويندبهم فلا ينتدب غير عشرين رجلا فيتعلق كل رجل منهم كذا كذا فلا يفلت منهم احد فيدعوا عيسى والمؤمنون فيرسل الله عليهم الالبابيل اعناقهم كاعناق البخت ومسكنها في الهواء وتبيض في الهواء ويمكث بيضها في الهواء سنة قبل ان يفرخ واذا يفسس يهوى في الهواء ويظير حتى يرتفع الى امكنتها التي سقطت منها فيحتمل اجسامهم فيقتلهم في اخدود ومهبل من الارض وينزل الله عليهم مطرا فيطهر منهم الارض وتصير كالزلفة وتعود كما كانت زمن نوح وتسلم يومئذ كل امة حتى السباع والوحش وتنزع الحمات من كل ذات حمة وتاكل الادمية والحية والذئب والاسد والشاة جميعا ويركب الغلام ظهر الاسد ويقلب في كف الحية وهو قوله تعالى (وله اسلم من في السموات والارض طوعا وكرها واليه يرجعون) وياكل من العنقود والرمانة النفر ويزرع الرجل ويحصد وياكل من زرعه في يوم وتروي اللقحة اهل البيت والبقرة والشاة كذلك ويهون الذهب والفضة حتى ان الرجل ليحمل المائة دينار فلا يجد من يقبلها منه وتحمل المرأة حليها فلا تجد سارقا ولا ناظر ولا باسطا ولا قابضا وينصرف الرجل الى منزله فيحدثه العصا والحجر بما كان من اهله

۱۶۳۸ھ میں حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، وہ بیان کرتے ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یا جوج ما جوج ہر بلند جگہ سے نکلیں گے۔ نہ ان کا کوئی بادشاہ ہوگا اور نہ کوئی امیر، پرندہ ان کے سروں پر سے گورے گا۔ وہ ان کو نہیں کاٹ سکے گا، یہاں تک کہ وہ پرندہ حرکت نہ کر لے ورنہ وہ گر پڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گورے گا اور اس کا پانی اپنی حالت پر ہوگا یہ اس سے پتلیں گے اور پھر ان کا آخری دستہ آئے گا وہ اس میں ان کے نیزے گڑھے ہوئے پائیں گے وہ کہیں گے کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! راوی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ بے شک تمہارے پاس ایسی اُمت آ چکی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر وہ طور چلے جائیں گے۔ پھر انہیں بھوک لگے گی یہاں تک کہ گدھے کا سر سو (100) دینار کا ملے گا، راوی کہتا ہے کہ یا جوج ما جوج کہیں گے کہ ہم نے اہل زمین کو قتل کر لیا (آب) آؤ! اب ہم آسمان والوں کو بھی قتل کریں، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے لئے بددعا کریں گے۔ وہ ان کے ساتھ تیار ہوگا۔ بیس (20) آدمیوں کے علاوہ کوئی آدمی آمادہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک آدمی طرح طرح کے متعلق ہوگا (یعنی بددعا کرے گا اپنے اپنے انداز میں) تو ان میں سے کوئی ایک بھی چٹکارا نہیں پائے گا، پھر حضرت عیسیٰ

علیہ السلام اور مسلمان دُعا کریں گے تو اللہ رب العزت اُن پر اُپانیل پرندے بھیج دے گا، ان کے گردن بخشی اُونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ ان کا ٹھکانہ ہوا میں ہوگا، اور اُنڈے بھی ہوا میں دیں گے، اور ان کا اُنڈا ہوا میں ٹھہرے گا۔ ایک سال بعد اس سے چوزا نکلے گا، وہ جب کسی سے کوئی چیز چھینے گا تو ہوا میں اسکی طرف لپکے گا اور ہوا میں اُڑے گا یہاں تک کہ ان مکانات کی طرف بلند ہو جائے گا جن سے گر چکا تھا، پھر ان کے جسموں کو اُٹھا دے گا، پہاڑ کی چوٹی اور زمین کے گہرے گڑھے میں پھینک دے گا۔ اللہ رب العزت اُن پر بارش نازل کر دے گا، ان کو زمین سے پاک کر دے گا اور وہ سخت زمین کی طرح ہو جائیں گے اور اسی طرح ہو جائیں گے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں مشرکوں کا حال ہوا تھا۔ اس دن ہر اُمت فرمانبردار ہوگی یہاں تک کہ درندے اور وحشی جانور بھی فرمانبردار ہوں گے۔ چھوٹا بچہ شیر کی پیٹھ پر سوار ہوگا اور سانپ کو ہتھیلی میں پٹے گا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

ترجمہ: اور اس کے تابع ہے جو کچھ آسمانوں و زمین میں ہیں خوشی ناخوشی سے اور اُسی کی طرف تمام لوگ لوٹائے جائیں گے۔

اور ایک کھائے گا کچھے سے، اور ایک اُنا ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا۔ آدمی کھیتی کرے گا اور اس کو کائے گا، اور اپنی کھیتی سے ایک دن میں کھائے گا۔ ایک دودھ دینے والی اُونٹنی پورے گھر کے لئے کافی ہوگی۔ اسی طرح گائے، بکری اور سونا چاندی، سب کچھ بہت سستا ہو جائے گا، یہاں تک کہ آدمی سو (100) دینار کو اُٹھائے گا اور عورت اپنے زیورات کو اُٹھائے گی۔ نہ کسی چور کو اور نہ کسی دیکھنے والے کو اور نہ کسی ہاتھ پھیلانے والے کو اور نہ کسی غاصب کو پائے گی۔ اور آدمی اپنے گھر جائے گا، اس سے لاشی اور پتھر اس طرح بات کریں گے جیسے وہ اپنے گھر والوں سے باتیں کرتا ہے۔



۱۶۳۹۔ حدثنا یحییٰ بن سعید حدثني سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسى ابن مريم عليهما السلام اذا قتل الدجال ونزل بيت المقدس ظهر ياجوج وماجوج وهم اربعة وعشرون امة ياجوج وماجوج وبناجيج والحج والعلالين والسبتين والفضاليسين والموطنيين وهو الذي يلتحف اذنه ويفترش الاخرى والرطنيين والكنعانيين والدفرالبيين والخابونيين والانطارلين والمفاشنين ورؤس الكلاب فجميعهم اربعة وعشرون امة لا يمرون بحي ولا ميت الا اكلوه ولا ماء الا شربوه ويشرب اولهم ماء بحيرة الطبرية ويمر آخرهم فلا يجدون ماء حتى يجتمعوا ببطن اريحاء فاذا سمع عيسى لزع الى الصخرة ومن معه من المؤمنين فيقوم عليهم خطيبا فيحمد الله ويثني عليه ويقول اللهم انصر القليل في طاعتك على الكثير في معصيتك هل من مبتدب رجل من جرهم ورجل من غسان حتى ينزلا أسفل العقبة فينزل الفساني، فيقول له الجرهمي لست هنالك.

۱۶۳۹: ہمیں حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دجال کو قتل کریں گے اور بیت المقدس سے اتریں گے تو پھر یا جوج مآ جوج ظاہر ہوں گے اور ان کی چوبیس (24) آٹھیں ہیں مثلاً:

نمبر 1: یا جوج۔

نمبر 2: مآ جوج۔

نمبر 3: بنا جوج۔

نمبر 4: الحج۔

نمبر 5: العسلان۔

نمبر 6: السبتین۔

نمبر 7: الفزانیین۔ (جو اپنے ایک کان کو پھونکا بنائیں گے اور دوسرے کو اوڑھیں گے)۔

نمبر 8: العوطنیین۔

نمبر 9: الرطنیین۔

نمبر 10: الکنعانیین۔

نمبر 11: الدفرانیین۔

نمبر 12: الخاخونین۔

نمبر 13: الانطاریین۔

نمبر 14: المغاشنین۔

نمبر 15: رؤس الکلاب۔

اس طرح کل چوبیس (24) آٹھیں ہیں۔ یہ کسی زعمہ اور مردہ پر نہیں گوریں گے مگر اس کو کھالیں گے۔ جس پانی کے پاس بھی گوریں گے اس کو پی لیں گے۔ ان کا پہلا دستہ پانی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ یہ ”اریحاء“ نامی مقام پر جمع ہو جائیں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے بارے میں سنیں گے تو چٹان کی طرف جلدی سے چلے جائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے خطاب فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمائیں گے کہ اے پروردگار! زیادہ بڑے لوگوں کے مقابلے میں تھوڑے نیک لوگوں کی مدد فرما دیجئے؟ ایک نمائندہ قبیلہ جرہم سے اٹھے گا اور ایک قبیلہ غسانی اٹھے گا یہاں تک کہ وہ دونوں گھاٹی کے نیچے آجائیں گے، پھر غسانی اترے گا تو جرہمی سے کہے گا کہ میں یہاں نہیں ہوں۔

۱۶۲۰۔ حدثنا بقية عن ابن أبي مريم عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن النبي صلى الله

عليه وسلم قال معقل المسلمين من ياجوج وماجوج الطور

۱۶۲۰۔ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابن ابومریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یا جوج ما جوج کے نکلنے کے موقع پر مسلمانوں کی پناہ گاہ ”کوہ طور“ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۲۱۔ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن أبي الضيف عن كعب قال اذا كان عند

خروج ياجوج وماجوج حفروا حتى يسمع الذين يلونهم قرع فؤوسهم فاذا كان الليل قالوا نحن غدا نفتح ونخرج فيعيدہ اللہ کما کان فيحفرون حتى يسمع الذين يلونهم قرع فؤوسهم فاذا كان الليل قالوا نحن غدا نفتح ونخرج فيعيدہ اللہ کما کان فيحفرون حتى يسمع الذين يلونهم قدع فؤوسهم فاذا كان الليل القى الله على لسان رجل منهم في الثالثة، فيقول نحن غدا نخرج ان شاء الله فيحفرون من الغد فيجدونه كما تركوه فيحفرون ثم يخرجون فتمر الزمرة الاولى منهم بالبحيرية الطبرية فيشربون ماءها ثم الزمرة الثانية فيلحسون طينها ثم الزمرة الثالثة فيقولون قد كان هاهنا مرة ماء ويفر الناس منهم فلا يقوم لهم شيء قال ثم يرمون نشابهم الى السماء فترجع مخضبة بالدماء فيقولون قد قتلنا اهل الارض واهل السماء فيدعو عليهم عيسى ابن مريم فيقول اللهم لا طاقة لنا بهم ولا يدين فاكفناهم بما شئت فيسلط الله عليهم دوا بايقال لها النصف فتفرس دقايقهم ويبعث الله طيرا تأخذهم بمنا قيرها فترميهم في البحر ويبعث الله عينا يقال لها الحياة فتطهر الارض وتنبتا حتى ان الرمانة ليشبع منها السکن قال كعب والسكن اهل البيت.

۱۶۲۱۔ ہمیں عبد الرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے، انہوں نے حضرت أيوب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو الضیف رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب یا جوج ما جوج کے نکلنے کا وقت ہوگا تو وہ دیوار کو کھودیں گے یہاں تک کہ جو لوگ ان کے پاس رہتے ہیں وہ ان کی کھپڑیوں کی آواز سن لیں گے۔ جب رات ہو جائے گی تو وہ کہیں گے کہ باقی ہم کل کھودیں گے اور چلے جائیں گے تو اللہ رب العزت اس دیوار کو پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ وہ پھر آؤں گے تو کھودنا شروع کر دیں گے، یہاں تک کہ پڑوسی ان کی کھپڑیوں کی آوازوں کو سن لیں گے پھر جب رات ہو جائے گی تو وہ کہیں گے کہ بقیہ حصہ ہم کل کھودیں گے اور وہ چلے جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس دیوار کو پہلی حالت پر لوٹا دے گا۔ جیسے وہ پہلے تھی وہ پھر کھودنا شروع کر دیں گے یہاں تک کہ پڑوسی ان کی کھپڑیوں کی

آواز سن لیں گے پھر جب رات ہو جائے گی تو اللہ رب العزت تیسری مرتبہ میں کسی ایک کی زبان پر یہ جاری کر دے گا کہ: **اِنْ شَاءَ اللّٰہُ** کل ہم نکل لیں گے۔ پھر جب وہ کھودنا شروع کر دیں گے تو اس کو (اُسی) حالت میں پائیں گے جس حالت میں وہ چھوڑ کر گئے تھے، پھر کھودیں گے تو وہ نکل جائیں گے۔ ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے، پھر ان کا دوسرا دستہ گورے گا تو وہ اس کی مٹی چاٹ لیں گے۔ پھر تیسرا دستہ آئے گا تو وہ کہیں گے کہ یہاں پر کسی زمانے میں پانی تھا! لوگ ان سے بھاگیں گے۔ کوئی چیز ان کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکے گی، پھر یہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جو وہ خون آلود ہو کر ان کی طرف لوٹ آئیں گے۔ وہ پھر یہ کہیں گے کہ ہم نے اہل زمین کو ہلاک کیا (آب) آؤ! کہ اہل آسمان کو بھی ہلاک کر دیں؟ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے لئے بددعا کریں گے اور فرمائیں گے اے اللہ! ہمیں ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے، اور نہ ان سے بدلہ لے سکتے ہیں، آپ خود ہی ہماری طرف سے ان کے لئے کافی ہو جائیے؟ تو اللہ رب العزت ان پر ایک جانور مسلط فرما دے گا جسے ”النفث“ کہا جائے گا وہ ان کی گردنوں پر لات مارے گا، اور اللہ رب العزت کچھ پرندوں کو بھیج دیں گے جو انہیں اپنی چونچوں سے پکڑیں گے اور ان کو سمندر میں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ رب العزت ایک چشمہ جاری فرمائے گا جسے ”حیاة“ کہا جائے گا تو وہ زمین کو پاک کر دے گا اور نباتات اُگائے گا یہاں تک کہ ایک آثار سے پورا گھر پیٹ بھر کر کھائے گا۔

○ ○ ○

۱۶۳۲۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابی اسحاق عن وہب بن جابر الخیوانی قال سمعت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما یذکر یا جوج وما جوج فقال ما یموت الرجل منهم یولد من صلبہ ألف رجل وان من ورائہم لثلاث امم ما یعلم عددهم الا اللہ منسک وتاویل وتاریس۔

۱۶۳۲ھ میں حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، انہوں نے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا جوج ما جوج کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ: ان میں سے کوئی ایک آدمی نہیں مرے گا جب تک اس کی صلب سے ہزار (1000) آدمی پیدا نہ ہوں گے اور ان کے بعد تین امتیں ہوں گے جن کی تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (اور وہ تین امتیں یہ ہیں):

نمبر 1: منسک۔ نمبر 2: تاویل۔ نمبر 3: تاریس۔

○ ○ ○

۱۶۳۳۔ حدثنا وکیع وعبدہ بن سلیمان عن زکریا عن الشعبي عن عمرو بن میمون عن عبداللہ بن سلام قال لا یموت الرجل من یا جوج وما جوج الا ترک ألف ذری لصاعدا الا ان وکیع لم یذکر عمرو بن میمون

۱۶۳۳ھ میں حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبدہ بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہوں نے

ذکر یا رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت عمرو ابن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ: نہیں مرے گلیا جوج اور ما جوج میں سے کوئی آدمی مگر ہزار (1000) سے کچھ اوپر بچے چھوڑ کر۔

(مگر حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد حضرت عمرو ابن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے کو ذکر نہیں کیا۔ ”واحدی“)

○ ○ ○

۱۶۳۳. حدثنا ابن عیینہ عن الزہری عن عروۃ عن زینب ابنة ابي سلمة عن أم حبیبة عن زینب ابنة جحش رضي الله عنها قالت استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم من النوم وهو محمد وجهه وهو يقول لا اله الا الله ويل للعرب منهم شر قد اقرب فتح اليوم من ردم ياجوج وما جوج مثل هذه وعقد سيفان عشرين فقلت يا رسول الله لهلك ولينا الصالحون قال نعم اذا كثر النخب

۱۶۳۳. مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، انہوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، انہوں نے حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ تھا، اور فرما رہے تھے کہ لا اله الا اللہ جاب ہے اہل عرب کے لئے قریب آنے والے شر سے، آج یاجوج اور ما جوج کے دیوار میں سے اتنا حصہ کھل گیا۔ پھر حضرت سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے دس اگلیوں کا دائرہ بتایا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اس حال میں کہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! جب گناہ بڑھ جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۳۵. حدثنا ابن نمير عن سفیان عن سلمة بن كهيل عن ابي الزعراء عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه انه ذكر خروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم وقلعه الدجال قال لم يخرج ياجوج وما جوج فيموجون في الارض فيفسدوا فيها قال لم يقرأ عبد الله وهم من كل حدب ينسلون قال فيبعث عليهم دابة مثل هذا النصف فتلج في اسماعهم ومن اخرهم فيموتون منها ففسن الارض منهم فتجاءر الى الله فيظهر الله الارض منهم.

۱۶۳۵. مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت سلمہ بن کھیل رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے ابو الزعراء رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ: انہوں نے دجال کے نکلنے کا ذکر کیا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے آنے کا اور دجال کے قتل ہونے کا

ذکر کیا، (پھر) فرمایا: یا جوج اور ما جوج بڑے زور سے اور مستعد ہو کر نکل آئیں گے، زمین میں فساد برپا کریں گے۔ پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: پس وہ ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوں گے۔

پھر فرمایا: اللہ ان پر ایسے جانور بھیجے گا جو کیڑوں کی طرح ان میں گھس جائیں گے اور ان کے کانوں میں اور ناک وغیرہ میں چلے جائیں گے جس سے وہ مر جائیں گے، ان کی وجہ سے زمین بدبو دار ہو جائے گی، اہل زمین فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے زمین کو پاک فرما دیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۳۶. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم عن أبي الزاهرية قال يحصر الناس ياجوج وماجوج في الطور حتى يكون رأس الثور خبز من مائة دينار. ۱۶۳۶ مجھ سے روایت کی ہے حضرت بقیہ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابوبکر بن ابومریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابوالزہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج ما جوج لوگوں کو طور سینا میں بند کر دیں گے یہاں تک کہ بیل کا سر اتنا مہنگا ہوگا کہ وہ سو (100) دینار سے بھی قیمتی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۳۷. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب وشريح بن عبيد قالا ياجوج وماجوج ثلاثة اصناف صنف طوله كالارز وصنف طوله وعرضه سواء وصنف يفتش أحدهم أذنه ويلتحف الأخرى ويغطي سائر جسده ۱۶۳۷ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت یحییٰ بن جابر اور حدیر بن کریب رحمہما اللہ تعالیٰ سے انہوں نے حضرت کعب وشریح بن عبید رحمہما اللہ تعالیٰ سے کہ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج تین قسم کے ہیں:

- نمبر 1: پہلی قسم وہ ہے کہ ان کی لمبائی چاقول کے دانے کی طرح ہوگی۔
- نمبر 2: اور دوسری قسم وہ ہے کہ ان کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی۔
- نمبر 3: اور تیسری قسم وہ ہے جو اپنے ایک کان کو کچھونا اور دوسرے کو اوڑھنا بنا کر پورے جسم کو ڈھانپ لیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۳۸. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحدير بن كريب عن كعب قال معقل الناس يوم ياجوج وماجوج بطور سينا ۱۶۳۸ مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے لقل کہا ہے، انہوں نے حضرت یحییٰ ابن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت حدیر بن کریب رحمہما اللہ تعالیٰ سے انہوں نے

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج کے ظہور کے وقت لوگوں کی پناہ گاہ طو بر سینا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۳۹. حدثنا أبو المغيرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال يا جوج وما جوج امتان في كل أمة مائة ألف لا تشبه أمة الأخرى ولا يموت الرجل حتى ينظر في مائة عين من ولده يعني مائة من الولد.

۱۶۳۹. مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج دو امتیں ہیں اور ہر امت میں سے ایک ایک لاکھ ایسے ہیں جو دوسری امت کے مشابہ نہیں ہیں، ان میں سے ہر ایک آدمی کے سو (100) بچے پیدا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۰. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن عبدالرحمن بن يزيد عن ابن شهاب عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امتي أمة مرحومة لا عذاب عليها في الآخرة عذابها في الدنيا الزلازل والبلاء فإذا كان يوم القيامة أعطى الله كل رجل من امتي رجلاً من الكفار من يا جوج وما جوج فيقال هذا لداؤك من النار، فقال رجل يا رسول الله فاین القصاص؟ فسكت

۱۶۵۰. مجھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ انہوں نے، حضرت مسلمہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبدالرحمن ابن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری یہ امت امت مرحومہ ہے (یعنی جس پر رحم کیا گیا ہے۔) آخرت میں ان پر کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان کی سزائیں دنیا میں زلزلے اور مصائب ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ میری امت کے ہر آدمی کو یا جوج اور ما جوج کے کافروں میں سے ایک ایک آدمی دے گا اور کہا جائے گا کہ یہ آگ سے آپ کا فدیہ ہے، ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قصاص کا کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

○ ○ ○

۱۶۵۱. حدثنا عيسى بن يونس عن زكريا عن عامر حدثني عمرو بن ميمون عن ابن

مسعود قال لا يموت من يا جوج رجل الا ترك ألف ذري فصاعدا

۱۶۵۱. مجھ سے بیان کیا حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عامر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: نہیں مَرے گا یا جوج اور ما جوج میں سے ہر آدمی ہزار (1000) سے کچھ آدمی پر بچے چھوڑے کر مَرے گا۔

○ ○ ○

۱۶۵۲. حدثنا عبدالقدوس عن أبي بكر عن عطية بن قيس وضمرة قالوا الأرض أوسع من

البحر بمريض نور

۱۶۵۲ مجھ سے بیان کیا ہے حضرت عبدالقدوس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عطیہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ضمیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ زمین دریا سے نیل کے باڑے کی مقدار میں زیادہ وسیع ہوگی۔

○ ○ ○

۱۶۵۳. حدثنا نوح بن أبي مريم عن مقاتل بن حيان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بعثني الله تعالى حين أسري بي إلى ياجوج وماجوج فدعوتهم إلى دين الله وإلى عبادته فابوا أن يجيبوني فهم في النار مع من عصى من ولد آدم وولد ابليس

۱۶۵۳ مجھ سے بیان کیا حضرت نوح بن ابومریم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ مجھے معراج والی رات یا جوج اور ما جوج کے پاس لے گئے، میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دی، انہوں نے میری بات ماننے سے انکار کیا، لہذا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی نافرمان اولاد کے ساتھ اور ابلیس کی اولاد کے ساتھ آگ میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ عن وهب بن منبه قال الروم أول الآيات

ثم الدجال والثالثة ياجوج وماجوج ثم عيسى

۱۶۵۳ مجھ سے روایت بیان کی ہے حضرت ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک شیخ سے، انہوں نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پہلی نشانیوں میں سے آدم ہے پھر دجال تیسری نشانی یا جوج اور ما جوج اور پھر حضرت عیسیٰ (ابن مریم) علیہما السلام (ہیں)۔

○ ○ ○

۱۶۵۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن

أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا قتل عيسى الدجال ومن معه مكث الناس حتى يكسر سد ياجوج وماجوج فيموجون في الأرض ويفسدون لا يمرون بشيء إلا أفسدوه وأهلكوه ولا يمرون بماء ولا عين ولا نهر إلا نزفوه ويمرون بالدجلة والفرات فمن كان منهم أسفل الدجلة أو أسفل الفرات قال قد كان هاهنا مرة ماء فمن بلغه

هذا الحديث فلا يهدمن حصنا ولا مدينة بالشام ولا بالجزيرة فانه حصن للمسلمين من
يا جوج وما جوج طور سينا ليستغيث الناس بربهم بهلاك يا جوج وما جوج فلا يستجاب لهم
واهل طور سينا وهم الذين فتح الله على ايديهم القسطنطينية فيدعون ربهم فيبعث الله لهم
دابة ذات قوائم اربعين فتدخل في آذانهم فيصبحوا موتى اجمعين فتنت الارض منهم فيؤذي
الناس نهم اشد عليهم منه اذ كانوا احياء فيستغيثون بالله فيبعث الله ريحا يمانية غرباء
فتصير على الناس غمی ودخانا شديدا وتقع على المؤمنين الزكمة فيستغيثون بربهم ويدعو
اهل طور سينا فيكشف الله ما بهم بعد ثلاثة ايام وقد قلقت يا جوج وما جوج في البحر.

۱۶۵۵ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو عمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے
حضرت عبدالوہاب بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے اُن کے باپ نے، اُن
سے حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اُن سے نبی کریم ﷺ نے کہ آپ ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال اور ان کے ساتھیوں کو قتل کریں گے تو کچھ عرصہ بعد یا جوج اور ما جوج کی دیوار
ٹوٹ جائے گی وہ اُمد آئیں گے، زمین میں اور فساد کریں گے، ہر چیز کو برباد اور ہلاک کریں گے، اور پانی کے ہر چشمے اور نہر کو پی کر
خشک دیں گے، وہ دجلہ اور فرات سے ہوتے ہوئے گوریں گے جو اُن کے پیچھے ہوں گے، وہ کہیں گے یہاں تو کبھی پانی ہوا کرتا تھا؟
جس کو یہ حدیث پہنچے تو وہ نہ گرا دے کوئی قلعہ یا شہر شام میں اور نہ جزیرہ میں۔ طو بر سینا مسلمانوں کا یا جوج اور ما جوج سے بچنے کا
قلعہ ہوگا۔ لوگ اللہ سے یا جوج اور ما جوج کی ہلاکت کے لئے فریاد کریں گے، حالانکہ اُن کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ طو بر سینا والے
وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں قسطنطنیہ کی فتح عطا کی ہوگی۔ وہ اپنے رب سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے
چالیس (40) پاؤں والے جانور (بیجے گا) وہ ان کے کانوں میں گھمیں گے، پھر صبح کے وقت سب کے سب مڑے پڑے
ہوں گے، پھر ان کی وجہ سے زمین میں بدبو پھیلے گی جس کی وجہ سے لوگ تکلیف میں ہوں گے، اور یہ تکلیف ان کے لیے ناقابل
برداشت ہوگی، وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا یعنی گرد و غبار والی بیجے گا تو وہ عام لوگوں کے لئے غم اور سخت
دُھواں ہوگا اور مومنین کو زکام واقع ہوگا، تو یہ اپنے رب سے فریاد کریں گے اور طو بر سینا والے بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ تین دن
کے بعد ان کی یہ تکلیف دور کر دے گا جبکہ یا جوج اور ما جوج سمندر میں ڈال دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۶. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن أبي إسحاق سمع وهب بن جابر عن عبد الله

بن عمرو قال ان يا جوج وما جوج يمر اولهم بنهر مثل الدجلة فيمر آخرهم فيقولون قد كان

في هذه مرة ماء ولا يموت رجل منهم الا وترك من ذريته ألفا فصاعدا ومن بعدهم ثلاث أمم

ولا يعلم عدتهم الا الله تاويل وتاريس وناسك اولسك الشك من شعبة

۱۶۵۶ھ سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان سے حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ابوالاخط رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت وہب بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج کا پہلا دستہ گورے گا دجلہ کی طرف تو دوسرا دستہ گورتے وقت بولے گا کہ کبھی تو یہاں پانی ہوا کرتا تھا؟ ان میں سے ہر ایک آدمی ہزار (1000) سے کچھ اُدپر بچے چھوڑ کر مرے گا، اور جو اُن کے بعد ہوں گے وہ تین اُمّیں ہوں گی اور ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ("تاویل" کہا ہے "تاریخ اور اناسک" کہا ہے "یا نسک" اس میں حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو شک ہے)۔

○ ○ ○

۱۶۵۷ھ . حدثنا ابن لمير وابن مبارك عن سفیان الثوري عن سلمة بن كهيل حدثه عن أبي الزعراء عن عبد الله أن قال إذا أذهب الله بياجوج وماجوج أرسل الله ريحا زمهريرا باردة فلا تدر على وجه الأرض مؤمنا إلا قبض بقلبك الريح ثم تقوم الساعة على شرار الناس ثم ينفخ في الصور فلا يبقى خلق لله في السموات والأرض إلامات إلا من شاء ربك ثم يكون بين النفثتين ما شاء الله ثم يرسل الله منيا كمني الرجال تنبت جسمانهم ولحمانهم من ذلك الماء.

۱۶۵۷ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سلمیٰ بن کہیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے نقل کیا ہے حضرت ابوالزعرار رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ یا جوج اور ما جوج کو ختم کر دے گا تو اللہ تعالیٰ ایک سخت ہوا بھیجے گا جو زمین پر ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی۔ پھر قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔ پھر صور بھونکا جائے گا۔ تو کوئی مخلوق باقی نہیں رہے گی، نہ زمین میں، نہ آسمان میں، مگر جو آپ کا رب چاہے، پھر دو نفخوں (یعنی پھونکوں) کے درمیان ہوگا جو اللہ چاہے گا، اللہ تعالیٰ مردوں کی مٹی کی طرح ایک مٹی بھیجے گا اور ان کے جسم اور گوشت کو پیدا فرمائے گا۔

○ ○ ○

۱۶۵۸ھ . حدثنا بقیة بن الوليد وأبو حنيفة شريح بن يزيد الحضرمي وحنادة بن عيسى الأزدي وأبو أيوب عن أرطاة بن المنذر قال حدثنا أبو عامر الأهاني عن تبيع عن كعب وقال بعض هؤلاء عن تبيع لم يذكر كعبا قال إذا انصرف عيسى ابن مريم والمؤمنون من ياجوج وماجوج الى بيت المقدس فلبثوا سنوات بيوت المقدس رأوا كهينة الهرج والغبار من الجوف فيبعثون بعضهم في ذلك لينظر ما هو فإذا هي ريح بعثها الله لقبض أرواح المؤمنين فتلك آخر عصابة لقبض من المؤمنين ويبقى الناس بعدهم مئة عام لا يعرفون دينار ولا سنة يتهاجرون تهارج الحمير عليهم تقوم الساعة وهم في أسواقهم يبتعون ويتباعون ويلحفون فلا يستطيعون توصية ولا الى أهلهم يرجعون.

۱۶۵۸ھم سے بیان کیا ہے حضرت بقیۃ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے باپ حضرت حیوہ شریح بن یزید الحضری رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت حنادہ بن عیسیٰ الازدیر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابویوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابو عامر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور اُن سے بعض نے حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا، کہ وہ فرماتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام اور مؤمنین یا جوج اور ما جوج سے بیت المقدس کی طرف واپس لوٹیں گے تو چند سال بیت المقدس میں رہیں گے تو دیکھیں گے کہ فضا میں گرد و غبار اور ہلچل ہے تو بعض کو بھیجیں گے تاکہ وہ دیکھیں کہ کیا ہے؟ لیکن وہ ایک ہوا ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی ارواح قبض کرنے کے لئے بھیجی ہوگی۔ یہ آخری جماعت ہوگی جو مؤمنین میں سے فوت ہوگی۔ اس کے بعد لوگ سو (100) سال رہیں گے مگر کسی دین اور سنت کو نہیں جانتے ہوں گے اور ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے جس طرح گدھے چڑھ دوڑتے ہیں، ان پر قیامت قائم ہوگی، اور یہ اپنے بازاروں میں آپس میں معاملات کریں گے، بچے جنیں گے اور رضائیاں اوڑھ کر آرام کریں گے، ان کو وصیت کرنے کی طاقت نہیں ہوگی، اور نہ وہ اپنے گھروالوں کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۹. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو أن رجلاً أنتج فرسالم يركب مهرها بعد عيسى حتى تقوم الساعة

۱۶۵۹ھم سے بیان کیا ہے حضرت ضمیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن شاذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو التياح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خالد بن سبيع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ پیدا کرے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ اس بچے پر سوار نہیں ہوا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن ارطاة عن حذيفة عن كعب قال قال أبو هريرة وعبد الله بن عمرو ثم يرسل الله بعد ياجوج وماجوج ريحا طيبة فتقبض روح عيسى وأصحابه وكل مؤمن على وجه الأرض. قال عبد الله بن عمرو يبقى بقايا الكفار وهم شرار الخلق من الأولين والآخرين مئة سنة. وقال أبو هريرة ليس لكفار بقاء بعد المؤمنين حتى تقوم عليهم الساعة وذلك لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال عصاة من أمتي يقاتلون على الحق قائمين بأمر الله لا يضرهم خلاف من خالفهم كلما ذهب حزب نشأ آخرون حتى تقوم الساعة.

۱۶۶۰ھم سے بیان کیا ہے حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے

حضرت اُرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور وہ اُن سے بیان کرتے ہیں جنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ یا جوج اور ما جوج کے بعد ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی رُوحوں کو اور سطح اَرْض پر تمام مؤمنین کی رُوحیں قبض کر لے گی۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کفار کے باقی لوگ سو (100) سال باقی رہیں گے، اور یہ اُولین اور آخرین میں بدترین لوگ ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے لئے مؤمنین کے بعد زندگی نہیں ہے بلکہ ان پر قیامت قائم ہوگی، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ:

میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ رہے گی جو حق کی خاطر لڑیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہیں گے، کسی کی مخالفت ان کو ضرر نہیں پہنچائے گی، جب ایک جماعت چلی جائے گی تو دوسری جماعت پیدا ہوگی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

○ ○ ○

۱۶۶۱. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم عن أبي الزاهرية عن

كعب قال يمكث الناس بعد ياجوج وماجوج في الرخاء والخصب والدعة عشر سنين حتى ان

الرجلين ليحملان الرمانة الواحدة ويحملان بينهما العنقود الواحد من العنب فيمكثون على

ذلك عشر حجج ثم يبعث الله تعالى ريحا طيبة فلا تدع مؤمنا الا قبضت روحه ثم يبقى الناس

بعد ذلك يتهارجون كما تهارج الحمير في المروج فيأتيهم أمر الله والساعة وهم على ذلك

۱۶۶۱ ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقية بن الوليد رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابو المغيرة رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت ابو بکر بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اُبی الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ لوگ یا جوج اور ما جوج کے بعد وسعت شادابی اور راحت میں دس (10) سال ٹھہرے رہیں گے

یہاں تک کہ دو آدمی ایک اُنا کو اُٹھائیں گے اور آپس میں اُنگور کا ایک خوشہ اُٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو ہر

مومن کی روح قبض کر لے گی۔ اس کے بعد باقی لوگ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے جس طرح گدھے ایک دوسرے پر چڑھ

دوڑتے ہیں۔ اس کے بعد قیامت آ جائے گی۔

○ ○ ○

۱۶۶۲. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال

الروم لم الدجال ثم ياجوج وماجوج ثم عيسى ثم الدخان

۱۶۶۲ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابو المغيرة رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن عياش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت موت کے ایک شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت وهب بن منبه رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ پہلے روم

فتح ہوگا، پھر دجال آئے گا، پھر یا جوج اور ما جوج نکلیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے، پھر دُحوال ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۲۳۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال بعد ما ينعم الناس مع عيسى عليه السلام زمانا تقبل ريح يمانية مسها مس الخبز وريحها ريح المسك فتستخرج روح كل مسلم ثم يقول الناس حتى متى نحن على هذا الدين فيرجعون الى دين الآباء حتى يعبدوا ما كان يعبد آباؤهم فذلك، قول أبي هريرة كان باليات نساء دوس قد اصطفت يعبدون ذي الخلصة.

۱۶۲۳ھم سے حضرت ابن وهب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُن سے حضرت ابن لهيعة رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خالد بن يزيد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعید بن ابو ہلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خوشی کے زمانہ گزارنے کے بعد یمنی ہوا آئے گی، جس کا لگنا ریشم کے لگنے کی طرح ہوگا۔ جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی، وہ ہر مسلمان کی رُوح نکال دے گی، پھر لوگ بولیں گے کہ کب تک ہم اس دین پر رہیں گے، پھر وہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف واپس لوٹیں گے یہاں تک کہ وہ عبادت کریں گے جیسے اُن کے بڑے کرتے تھے۔ یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا مطلب ہے کہ قبیلہ دوس کی عورتیں دوبارہ ذی الخلصة بت کی عبادت کریں گی۔

○ ○ ○

۱۶۲۴۔ حدثنا ابن وهب عن حيوة عن أبي صخر عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرسل الله ريحا من اليمن ألين من الزبد وأحلى من العسل فلا تترك رجلا في قلبه آية من القرآن إلا ذهب بها

۱۶۲۴ھم سے بیان کیا ہے حضرت ابن وهب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حیوة عن أبي صخر عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرسل الله ريحا من اليمن ألين من الزبد وأحلى من العسل فلا تترك رجلا في قلبه آية من القرآن إلا ذهب بها حضرت ابو صخر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت يزيد بن عبد الله بن قسيط رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ یمنی ہوا بھیجے گا جو جھاگ سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھی ہوگی، آدمی کے دل سے قرآن کی آیات اپنے ساتھ لے جائے گی۔

○ ○ ○

۱۶۲۵۔ حدثنا أبو معاوية حدثني أبو مالك الأشجعي عن ربيع بن حراش عن حذيفة بن اليمان قال يدرس الاسلام كما يدرس وفي الثوب حتى لا يدري ما صيام ولا نسك ويسرى على كتاب الله تعالى في ليلة فلا يترك في الأرض منه آية وتبقى طوائف من الناس فيهم الشيخ الكبير والمعجوز الكبيرة يقولون أدر كنا آباءنا على هذه الكلمة لا إله إلا الله فنحن نقولها، قال له صلة بن زفر وهو جالس معه وما تغني عنهم لا إله إلا الله وهم لا يدرون ما صيام ولا صدقة ولا نسك فأعرض عنه حذيفة لئلا، ثم قال يا صلة هي تنجيهم مرتين أو ثلاثا.

۱۶۶۵ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے بیان کیا ہے حضرت ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ربیع ابن حراش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ وہ فرماتے ہیں کہ اسلام مٹ جائے گا جیسا کہ کیڑے کے نقش و رنگا رُمٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ پتہ نہیں چلے گا کہ روزہ کیا ہے؟ صدقہ کیا ہے؟ اور قربانی کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب راتوں رات میں چھن جائے گی کوئی آیت روئے زمین میں باقی نہیں رہے گی، کچھ عمر رسیدہ بوڑھے اور بوڑھیاں باقی رہیں جو کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو لا الہ الا اللہ کے کلمے پر پایا، اس لیے ہم بھی اس کلمے کو بولتے ہیں، حضرت سلمۃ ابن زفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اور یہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو لا الہ الا اللہ کوئی فائدہ نہیں دے گا جبکہ وہ روزہ صدقہ اور قربانی کو نہیں جانتے ہوں گے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین مرتبہ منہ موڑا، پھر فرمایا کہ اے سلمۃ! یہ اُن کو نجات دے گا انہوں نے یہ بات دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہی۔

○ ○ ○

۱۶۶۶ھ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة حدثني رجل عن ابي عوف الحمصي قال الدخان يملأ ما بين السماء والأرض حتى لا يصلون الناس ولا يدرون مشرقا من مغرب وينتفخ الكافر من مسامعه كلها ويكون على المؤمن مثل الزكمة.

۱۶۶۶ھ سے بیان کیا ہے حضرت رشدين رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حضرت ابن لهيعة رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُن سے ایک آدمی نے، اُن سے حضرت ابو عوف الحمصي رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آسمان اور زمین دھوئیں سے بھر جائیں گے۔ لوگ نماز نہیں پڑھیں گے وہ مشرق اور مغرب کو نہیں پہچانیں گے اور وہ دھواں کافر کے کانوں کے سوراخوں میں گھسے گا، مؤمن پر اُس کا اثر زکام کی طرح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۶۷ھ . حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم سمع عبد الله بن عمرو يقول لا تقوم الساعة حتى تعبد العرب ما كان يعبد آباؤها عشرين ومئة عاما بعد نزول عيسى بن مريم وبعد الدجال

۱۶۶۷ھ سے بیان کیا ہے حضرت عبد الصمد بن عبد الوارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت علی بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عريان بن الهيثم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اہل عرب عبادت کریں گے جس کی عبادت ان کے باپ دادا کرتے تھے۔ ایک سو بیس (120) سال نذول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور دجال کے بعد۔

○ ○ ○

۱۶۶۸ھ . حدثنا ابو عمر ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن ابيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قتل ياجوج وماجوج وتنتن

الأرض منهم استغاث المؤمنون بربهم من نلتهم فبعث الله ريحا يمانية غرباء فتصير على الناس غما ودخانا شديدا وتقع على المؤمنين الزكمة ويكشفها الله عنهم بعد ثلاثة أيام

۱۶۶۸ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو عمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالوہاب بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ان کے والد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب یاجوج اور ماجوج قتل ہوں گے اور زمین اُن سے بدبو دار ہو جائے گی تو مؤمنین اپنے رب سے فریاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ گردوغبار والی ایک ہوا بھیجے گا۔ لوگوں پر غم اور سخت دھواں واقع ہوگا اور اہل ایمان پر زکام واقع ہوگا اور تین دن کے بعد اللہ تعالیٰ ان سے ہٹا دے گا۔

○ ○ ○

۱۶۶۹۔ حدثنا ابن عيينة عن عبد العزيز بن رفيع حدثني شداد بن معقل يذكر عن ابن مسعود يقول إن هذا القرآن الذي بين أظهركم يوشك أن يسرى عليه في ليلة فيذهب ما في قلوبكم ويرفع ما في مصاحفكم ثم تلاولن شئنا لنذهبن بالذي أو حينا اليك الآية

۱۶۶۹ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ ذکر کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یقیناً یہ قرآن جو تمہارے درمیان ہے قریب ہے کہ اس کو ایک رات میں لے جایا جائے، وہ جو تمہارے دلوں سے نکال دیا جائے گا۔ اور تمہارے صحیفوں میں سے ختم ہو جائے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: اگر ہم چاہیں تو لے جائیں گے وہ وحی جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے۔

○ ○ ○

۱۶۷۰۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن أبي الضيف عن كعب قال يبعث عيسى طليعة الى الحبشة الذين يريدون البيت حتى إذا كانوا ببعض الطرق بعث الله ريحا يمانية طيبة فتقبض فيها روح كل مؤمن ثم يتسافد الناس في الطرق فمثل الساعة كمثل رجل يطوف على فرسه ينتظر متى تضع لمن تكلف بعد علمي هذا شئنا فهو مكلف

۱۶۷۰ھ سے بیان کیا ہے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو الضیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دستہ حبشہ کی طرف بھیجے گئے جن کا ارادہ بیت اللہ ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ راستہ میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یمنی خوشگوار ہوا بھیجے گا۔ جو اس راستے میں ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی، راستے میں قیامت کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے جو گھوڑے پر سوار طواف کر رہا ہو اور وہ گھوڑا اس انتظار میں ہو کہ وہ سوار کب اترے گا۔ جس نے میرے بتانے کے بعد لا پرواہی کی تو وہ ذمہ دار ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۷۱۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تضطرب الأيات لساء دوس على ذي الخلصة وكانت صنما تعبدها دوس في الجاهلية بتالة. قال معمر وقال غير الزهري على ذلك الحجر بيت مبني اليوم

۱۶۷۱ھ سے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعید ابن مسیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ”دوس“ قبیلہ کی عورتوں کی سرینیں ذی الخلصہ پر حرکت کر لیں، ذی الخلصہ کا بت ”تالہ“ میں تھا۔ قبیلہ دوس اس کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ ڈہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نواسے نے کہا کہ اس پتھر پر آج گھر بنا ہوا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۷۲۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن نافع عن عياض بن أبي ربيعة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول تجيء ريح بين يدي الساعة تقبض فيها روح كل مؤمن.

۱۶۷۲ھ سے بیان کیا ہے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عیاض بن ابوربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی۔

○ ○ ○

۱۶۷۳۔ حدثنا عبيد الله بن موسى عن حنظلة قال سمعت القاسم بن أبي بزة يسأل طارما عن الآيات التي قبل القيامة. فقال ما أدري ما هي ولكن ريح تجيء قبل يوم القيامة طيبة تقبض فيها روح كل مؤمن وإن كان في جوف صخرة.

۱۶۷۳ھ سے بیان کیا ہے حضرت عبید اللہ بن موسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حنظلہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن ابوبزہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ حضرت طارم رحمہ اللہ تعالیٰ نے سوال کیا ان نشانیوں کے بارے میں جو قیامت سے پہلے ہوں گی؟ تو وہ فرمانے لگے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ نشانیاں کیا ہوں گی، لیکن قیامت کے دن سے پہلے ایک ہوا آئے گی جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی خواہ وہ چٹان کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۶۷۴۔ حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي في قوله تعالى الجاهلية الأولى قال هي ما بين عيسى ومحمد صلى الله عليهما وسلم

۱۶۷۴ھ عبیدہ بن سلیمان نے زکریا سے روایت کی ہے کہ، امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿الْجَاهِلِيَّةُ الْأُولَى﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ دور عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کا تھا۔

○ ○ ○

۱۶۷۵۔ حدثنا وكيع عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق قال بينما رجل يحدث في المسجد قال إذا كان يوم القيامة يرى دخان من السماء فتأخذ بأسماع المنافقين وأبصارهم وأخذ المؤمنين منه كهيئة الزكمة. قال مسروق فدخلت على عبدالله فأخبرته بذلك فقال عبدالله ان قريشا استعصوا على النبي صلى الله عليه وسلم، فقال اللهم أعني عليهم بسنين كسنين يوسف فأخذتهم سنة أكلوا فيها العظام والميتة حتى جعل أحدهم يرى ما بينه وبين السماء كهيئة الدخان من الجوع، فقالوا ربنا اكشف عنا العذاب انا مؤمنون فقبل له ان كشفنا عنهم عبادوا، قال فكشف عنهم فعادوا فانتقم الله منهم يوم بدر فذلك قوله تعالى فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب اليم إلى قوله انكم عائدون

۱۶۷۵ھ سے بیان کیا ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو الضحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، کہ وہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی مسجد میں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جب قیامت کا دن ہوگا دیکھیں گے دھواں آسمان سے، پس وہ دھواں ختم کر دے گا منافقین کے کان اور آنکھیں اور مؤمنین پر اس کا اثر و کام کی طرح ہوگا۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان کو اس کی خبر دی، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک قریش نے جب حضرت پیغمبر ﷺ کی نافرمانی کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

اے اللہ! ان پر قحط مسلط فرما دیجئے؟ جیسا (حضرت) یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط تھا۔

تو انہیں قحط نے آ پکڑا پھر وہ ہڈیاں اور مُردار کھانے لگیں یہاں تک کہ ہر ایک کو بھوک کی وجہ سے آسمان پر دھواں نظر آتا تھا۔ پس وہ کہنے لگے کہ (اے) ہمارے رب! ہٹا دیجئے ہم سے عذاب ہم ایمان لانے والے ہیں، پس کہا گیا ان سے اگر ہم ہٹا دیں گے اُن سے عذاب تو یہ دوبارہ پلٹ جائیں گے۔ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے عذاب ہٹا دیا، وہ پلٹ گئے، اللہ تعالیٰ نے اُن سے بدروالے دن انتقام لیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یہی مطلب ہے:

ترجمہ: پس انتظار کیجئے جس دن آئے گا آسمان کھلے دھوئیں کے ساتھ جوڑ حانپ لے گا لوگوں کو، یہ دردناک عذاب ہے۔

(پس یہی مطلب ہے) اللہ کے قول کا ”عَائِدُونَ“ تک۔

○ ○ ○

۱۶۷۶. حدثنا وكيع عن الأعمش ولفطر عن أبي الضحى عن مسروق عن عبد الله قال

خمس قد مضين القمر والروم واللزام والبطشة والدخان

۱۶۷۶ھ سے بیان کیا ہے حضرت کج رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت فطر رحمہ

اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ پانچ نشانات تھے جو گور گئے (اور وہ نشانات یہ ہیں):

چاند کا دو ٹکڑے ہونا، روم کی فتح، چپکنا، بطشہ، یعنی جگ بڈر، دُحوال۔

○ ○ ○

۱۶۷۷. حدثنا هشيم وعبد الوهاب عن داود بن أبي هند عن أبي عثمان عن سعد بن أبي

وقاص رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال أهل الغرب ظاهرين

على الحق حتى تقوم الساعة

۱۶۷۷ھ سے بیان کیا ہے حضرت ہشیم رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبد الوهاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت

داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مغرب والے قیامت تک ہمیشہ حق پہ قائم رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۷۸. حدثنا عيسى عن شعبة عن يزيد بن خمير عن راشد بن سعد قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم خير الأرض مغاربها

۱۶۷۸ھ سے بیان کیا ہے حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت

یزید بن خمیر نے، اُن سے راشد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: زمین کا بہترین حصہ اس کا مغربی حصہ ہیں۔

○ ○ ○

۱۶۷۹. قال الأعمش وقال إبراهيم قال عبد الله كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بمنى

فانشق القمر فرقتين فذهب فرقة من وراء الجبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اشهدوا اشهدوا

۱۶۷۹ھ حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے تو چاند دو ٹکڑے ہوا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

گواہ رہو! گواہ رہو!

○ ○ ○

۱۶۸۰. حدثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال سأل أهل مكة

النبي صلى الله عليه وسلم آية فانشق القمر بمكة مرتين، فقال اقتربت الساعة وانشق القمر

وَأَنْ يَرَوْا آيَةً يُعَرِّضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ يَقُولُونَ سِحْرٌ ذَاهِبٌ.

۱۶۸۰ ہم سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن ثور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں نے نبی کریم ﷺ سے نشانی طلب کی تو مکہ میں چاند دو مرتبہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: قریب آگئی ہے قیامت اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا جب یہ لوگ نشانی دیکھتے ہیں تو اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو چلا آ رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۸۱. حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَتَبَةَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ معاوية رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ

ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ لَا يَبَالُونَ مِنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ قَالَ عَتَبَةُ بْنُ أَبِي

حَكِيمٍ أَمْرُ اللَّهِ رِيحًا طَيِّبَةً تَخْرُجُ فِي زَمَنِ عِيسَى فَتَقْبِضُ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ

۱۶۸۱ ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقیہ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عتبہ بن ابوالحکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے،

اُن سے حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پر قائم ہوگا، اور اس گروہ والے لوگوں پر غالب رہیں گے۔ یہ کسی کی مخالفت

کی پروا نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے، اور یہ غالب رہیں گے۔ حضرت عتبہ بن حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ ”امر اللہ“ سے مراد وہ خوشگوار ہوا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگی اور ارواح مؤمنین کو قبض کرے گی۔

○ ○ ○

۱۶۸۲. حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقَّتَيْنِ، فَقَالَ الْمَشْرُكُونَ سِحْرٌ فَلْنَزِلْتَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالشَّقُّ الْقَمَرِ وَإِنْ يَرَوْا

آيَةً يُعَرِّضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ

۱۶۸۲ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو مشرکین کہنے لگے کہ جادو ہے

جو چلا آ رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۸۳. حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا.

۱۶۸۳ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ابو معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: گواہ رہو!

۱۶۸۳. حدثنا ابن عيينة عن عطاء بن السائب عن أبي عبد الرحمن عن حذيفة قال ألا أن

القمر قد انشق.

۱۶۸۳ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

○ ○ ○

۱۶۸۵. حدثنا ابن عيينة عن عبد العزيز بن رفيع سمع شداد بن معقل يقول سمعت ابن

مسعود يقول إن أول ما تفقدون من دينكم الأمانة وآخر ما يبقى الصلاة وإن هذا القرآن بين

أظهركم يوشك أن يرفع فقالوا كيف وقد أثبت الله في قلوبنا وأثبتناه في مصاحفنا، قال

يسرى عليه ليلة فيذهب بما في قلوبكم ويذهب بما في مصاحفكم ثم قرأ عبد الله ولئن شئنا

لنذهبن بالذي أوحينا إليك الآية.

۱۶۸۵ھ سے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد العزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں

نے حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ

فرما رہے تھے کہ: سب سے پہلے وہ چیز جسے تم گم کرو گے وہ امانت ہوگی اور آخری جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہے اور یہ قرآن جو

تمہارے درمیان ہے قریب ہے کہ اس کو اٹھایا جائے، اُنہوں نے کہا کہ اس کو کیسے اٹھایا جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے

دلوں میں محفوظ کر رکھا ہے، اور ہم نے اس کو اپنے صحیفوں میں محفوظ کیا ہے؟ تو اُنہوں (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) نے فرمایا کہ راتوں رات اُسے اٹھایا جائے گا، ختم ہو جائے گا، تمہارے دلوں سے محو ہو جائے گا اور جو تمہارے صحیفوں سے نکال

دیا جائے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ: اگر ہم چاہیں تو لے جائیں وہ جو ہم نے آپ (ﷺ) پر وحی کی ہے۔

○ ○ ○

۱۶۸۶. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن أبي معمر عن عبد الله قال انشق

القمر ونحن من رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى حتى ذهب، فرقة منه خلف الجبل فقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا.

۱۶۸۶ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ وہ

فرماتے ہیں کہ: چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے اور ایک جماعت ہم میں سے پہاڑ کے پیچھے چلی گئی (تو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”گواہ رہو!“

○ ○ ○

۱۶۸۷. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن الهيثماني عن أبيه عن ابن

عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تنصب الأولان

وأول من ينصبها أهل حضر من تهامة

۱۶۸۷ھ سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن عبد الرحمن بن الہیثماني رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے اُن کے باپ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بچوں کو کھڑا کیا جائے گا، سب سے پہلے اُن کو کھڑا کرنے والے ”تہامہ“ کے شہری ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۸۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله قال خمس قد

مضين الدخان واللزام والبطشة والروم والقمر

۱۶۸۸ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پانچ نشانیاں گور چکی ہیں ”دھواں، چمکنا، بطشہ (جگ بدر)، فتح روم، اور چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔“

○ ○ ○

۱۶۸۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله بن عمرو رضي

الله عنهما قال يبعث الله ريحا غرباء قبل يوم القيامة فتقبض روح كل مؤمن، فيقال فلان قبض

روحه وهو في مسجده وفلان قبض روحه وهو في مسوقه. آخر الجزء الثامن بسم الله الرحمن

الرحيم رب عفوكم يا كريم

۱۶۸۹ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خیرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے خاک آلود ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کرے گی۔ پھر کہا جائے گا کہ فلاں کی روح مسجد میں قبض ہوگئی، اور فلاں کی روح بازار میں قبض ہوگئی۔

○ ○ ○

دھنسنے، زلزلے، جھٹکے اور مسخ کا ذکر

الخسف والزلازل والرجفة والمسح

أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة رحمه الله أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أبي الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي حدثنا نعيم ١٦٩٠ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن حدثه عن كعب قال يدنو الرب إلى السماء فيرد الماء إلى عنصره وترجف الأرض ويخرب الناس لوجوههم سجداً ويعتقون عامة أرقائهم ثم تسكن زماناً ثم تعود فتزلزل بأهلها أشد من المرة الأولى فيعتقون عامة أرقائهم ثم تتصدع ويخسف بطائفة من الأرض وأوديتها والناس حتى إن الرجل ليسري فيمر بالحي وهم سالمون وآخرون منحسوف بهم وإن الرجلين ليطحنان فتصيبهما الصعقة فيموت أحدهما أو تصيبهما في نومهما كذلك وتستصعب الأرض زلزالاً كالبرذون الفحل الصعب حتى يلجأ أهل المدن والقرى إلى الجبال فيكونون مع السباع وتحشر حلية الأرض ذهبها وفضتها إلى بيت المقدس وحتى يفتح الرجل والمرأة السقف والجونة فلا يجدان من حليهما شيئاً ويتقعقع خشب بيت المقدس وسقفه وتهلك المراعي والدواب وينقطع ملك الجزيرة وأرمينية وتبس شجرهما وتلهك دوابهما من الزلزلة ويشبعهما جوعاً وحتى إن جبال بثور لتنقلع من مكانه فتهرب ثلاث مرات كل ذلك يرد إلى موضعه فيكون آخر انقلاعه وهلاكه وفراره إلى طبرية فيشب عليها ويتعوذ إلى الله باسمه المقدس ألا يعيده ليقره وتغلوا الخيل فتطلب الفرس بالمال الكثير فلا يصاب.

۱۶۹۰ھ سے بیان کیا ہے حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور اُن سے ایک راوی نے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رب آسمان کی طرف قریب ہو جائے گا، وہ پانی کو اپنے عنصر کی طرف لوٹا دے گا۔ زمین ہلنے لگے گی اور لوگ چہروں کے بل سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر ایک عرصہ تک زمین سکون کی حالت میں ہوگی۔ پھر پہلے حالات کی طرف زمین لوٹ آئے گی، پھر زمین ہلنے لگے گی۔ پہلی حالت سے زیادہ لوگ غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر زمین مٹھ جائے گی اور سب کو دھنسا دے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی چلے گا تو اس کا ایک قبیلے پر ٹکروں ہوگا جو محفوظ ہوگا۔ دوسرے لوگ زمین میں دھنسائے گئے

ہوں گے۔ دو آدمی ایسے ہوں گے جو سینگ بازی کریں گے۔ پھر دونوں پر آسمانی بجلی گرے گی تو ان میں سے ایک مر جائے گا، یا دونوں پر حالت نیند میں آسمانی بجلی گرے گی۔ زمین زلزلوں کی وجہ سے سرکش گھوڑے کی طرح ہو جائے گی جس پر سواری مشکل ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ شہر اور بستیوں والے پہاڑوں کی طرف جانے پر مجبور ہو جائیں گے، وہ درندوں کے ساتھ رہیں گے۔ اور جمع کی جائے گی زمین کی زینت اس کا سونا اور چاندی بیت المقدس کی طرف جمع ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ مرد اور عورت سنگھار دان اور عطر رکھنے کی کچی کھول دیں گے تو ان کو زیورات میں سے کچھ بھی نہ ملے گا۔ بیت المقدس کی لکڑیاں اور تخت، چراگاہ اور جانور ہلاک ہوں گے۔ جزیرہ اور آرمینیا کی بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ ان دونوں کے درخت سوکھ جائیں گے۔ ان کے جانور زلزلے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور وہ بھوک کی انتہاء تک پہنچ جائیں گے، اور مقام بھور کے پہاڑ اپنی جگہ سے نکل پڑیں گے اور بھاگیں گے تین مرتبہ اور ہر بار اپنی جگہ پر واپس آئیں گے۔ آخری بار طبریہ کی طرف بھاگنا ہوگا، وہاں وہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کے ساتھ پناہ مانگیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ واپس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کو وہیں مقیم فرما دے گا اور گھوڑے پہنکے ہوں گے اور وہ نایاب ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۹۱. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم عن حجر بن مالک الكندي عن قبيصة بن ذؤيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤفكن من هذه الأمة قوم قردة وقوم خنازير وليصبحن فيقال خسف بدار بني فلان ودار بني فلان وبينما الرجلان يمشيان يخسف بأحدهما، قالوا يا رسول الله وبم ذلك قال بشرب الخمر ولباس الحرير والضرب بالمعازف والزمار. قال أبو بكر وحدثني عروة بن رويم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى يقول أنا أرحف الأرض بعادي في خير ليالي فمن قبضت فيها من المؤمنين كانت له رحمة وكانت آجالهم التي كتبت عليهم ومن قبضت من الكفار كانت عذابا لهم وكانت آجالهم التي كتبت عليهم

۱۶۹۱ ہم سے بیان کیا اور ابو المغیرہ نے، ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے حجر بن مالک الکندی سے روایت کی ہے کہ قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ضرور اس امت میں سے ایک قوم بند رہنے گی اور ایک قوم جھنزیر بنے گی، اور لوگ صبح کریں گے تو کہیں گے کہ فلاں کا گھر دھنس چکا ہے اور فلاں کا گھر دھنس چکا ہے۔ دو آدمی ایک ساتھ چل رہے ہوں گے جن میں سے ایک دھنس جائے گا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا کہ شراب خوری اور زینم کا لباس پہننے اور گانے بجانے کے آلات میں منہمک ہونے کی وجہ سے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن روم نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: میں اپنے بندوں پر اچھی راتوں میں زمین کو ہلاتا ہوں۔ جس ایمان والے کی میں روح قبض کر لوں تو یہ اس کے لئے رحمت ہے اور یہ اس کا دقیق مقرر تھا جو

میں نے اُس پر لکھا تھا، اور جس کافر کی میں رُوح قبض کروں تو یہ اُس کے لئے عذاب ہے، اور یہ اُس کا وقت مقرر تھا جو میں نے اُس پر لکھا تھا۔

•••

۱۶۹۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن أبي الخوصاء عن طاوس قال ثلاث رجفات رجفة باليمن ورجفة بالشام أشد منها ورجفة بالمشرق وهي الجاحف مضنا إلا التي بالمشرق.

۱۶۹۲) عبد اللہ بن مروان نے مروان سے، انہوں نے ابو الخوصاء سے روایت کی ہے کہ طاؤس فرماتے ہیں کہ: تین زلزلے ہوں گے ایک زلزلہ یمن میں اور دوسرا زلزلہ شام میں، یہ یمن کے زلزلے سے سخت ہوگا اور تیسرا زلزلہ مشرق میں ہوگا، اور یہ مشرق کا زلزلہ اُن دونوں سے بڑھ کر ہوگا۔

•••

۱۶۹۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال لستصعبن الأرض بأهلها حتى تكون أصعب من ظهر بردون صعب ثم تميل بكم ميلا أخرى حتى تظنون أنها منكفئة حتى يعتق ناس أرقاء هم ثم تسكن زمانا حتى يندم من اعتق على ما اعتق ثم تميل بكم ميلا أخرى حتى يقول قائل من الناس ربنا نعتق نعتق، فيقول الله تعالى كذبتم بل أنا أعتق.

۱۶۹۳) بقیہ اور ابو المغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ: زمین اپنے رہنے والوں پر سخت ہو جائے گی، حتیٰ کہ وہ مضبوط فخر کی کمر سے بھی زیادہ سخت ہوگی، پھر زمین تمہیں لے کر جھکے گی، تم یہ گمان کرو گے کہ یہ الٹ جائے گی، لوگ اپنے غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر زمین پر سکون والے ہو جائے گی۔ جنہوں نے غلام آزاد کئے ہوں گے وہ آزاد کرنے پر نادم ہوں گے، پھر زمین انہیں لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، تو لوگوں میں سے کہنے والا کہے گا کہ اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم جھوٹ بولتے ہیں۔

•••

۱۶۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن قارظ بن شيبه عن أبي غطفان قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول تخرج معادن مختلفة قريب يقال له فرعون ذهب يذهب إليه شرار الناس فيبغضون فيه إذ حسر لهم عن الذهب فأعجبهم معتملة إذ خسف به وبهم.

۱۶۹۴) ابن وہب نے ابن ابو ذئب سے، انہوں نے قارظ بن شیبہ سے، انہوں نے ابو غطفان سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: مختلف معدنیات نکل آئیں گی، ایک ایسی زمین سے جسے فرعون کہا جاتا ہے، شریر قسم کے لوگ سونا حاصل کرنے کے لئے جائیں گے اور وہ سونا حاصل کرنے میں مصروف ہوں گے، جب سونا اُن کے سامنے ظاہر ہو جائے گا تو وہ خوش ہو جائیں گے مگر سونے سمیت دھنس جائیں گے۔

۱۶۹۵ . حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن عبيد الله بن عبيد عن أبي هريرة قال يوشك أن لا تجدوا بيوتا تكنكم تهلكها الرواجف ولا دوابا تبلغوا عليها في أسفاركم تهلكها الصواعق

۱۶۹۵ ابن وهب نے، ابن عیاش سے، انہوں نے عید اللہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ تم کوئی گھرنہ پاؤ جو تمہیں ٹھکانہ دے، مگر یہ کہ زلزلے اُسے تباہ کر دیں گے، اور نہ کوئی جانور تم پاؤ گے جس پر تم سفر کرو گے، مگر یہ کہ اُسے بجلی کی کڑک ہلاک کر دے گی۔

○ ○ ○

۱۶۹۶ . حدثنا بقية وأبو المغيرة عن أبي بكر عن خالد بن معدان عن النبي صلى الله

عليه وسلم قال أمتي لا عذاب عليها في الآخرة إنما عذابها الزلازل والفتن في الدنيا

۱۶۹۶ بقیہ اور ابو المغیرہ نے، ابو بکر سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے

ہیں کہ: میری امت پر آخرت میں عذاب نہیں ہے، اُن پر عذاب دنیا ہی میں زلزلوں اور فتنوں کی صورت میں آ جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۹۷ . حدثنا أبو معاوية حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تذهب الأيام حتى تحسر الفرات عن جبل من

ذهب فيكثر عنده القتل حتى يقتل من المائة كذا وكذا فان أدركت ذلك فلا تقربنهم

۱۶۹۷ ابو معاویہ نے سہیل بن ابی صالح سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمانہ ختم نہ ہوگا حتیٰ کہ دریائے فرات ایک ایسے پہاڑ سے گزرے گا جو سونے کا ہوگا، اُس کے قریب بکثرت قتل ہوں گے، اگر تو اُسے پالے تو اُس کے قریب نہ جانا!

○ ○ ○

۱۶۹۸ . حدثنا يحيى بن اليمان عن أشعث القمي عن جعفر عن سعيد قال تزلزلت

الأرض على عهد عبد الله قال لها مالك، ثم قال أما إنها لو تكلمت لقامت الساعة.

۱۶۹۸ یحییٰ بن الیمان نے اشعث القمی سے، انہوں نے جعفر سے روایت کی ہے کہ سعید فرماتے ہیں کہ عبد اللہ کے

زمانے میں زمین پر زلزلہ آ گیا تو عبد اللہ نے زمین سے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ پھر فرمانے لگے کہ اگر زمین بول پڑتی تو قیامت قائم ہو جاتی۔

○ ○ ○

۱۶۹۹ . حدثنا يحيى بن اليمان عن أبي جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن أبي العالية

في قوله تعالى ربنا اطمس على أموالهم، قال صارت حجارة.

۱۶۹۹ یحییٰ بن الیمان نے ابو جعفر الرازی سے، انہوں نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ ۝﴾

اس کا مطلب ہے انہیں تھر بنادے۔

۱۷۰۰. حدثنا بقية عن أبي بكر بن أبي مریم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم أو من تحت أرجلكم، الأنعام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنها كائنة ولم يأت تأويلها بعد.

۱۷۰۰ بقیہ نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ ۝﴾

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا مصداق واقع ہو چکا ہے، بعد میں نہیں آئے گا۔

○ ○ ○

۱۷۰۱. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن رجل من البحرين عن رجل كان في حرس معاوية سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذي وعدت هذه الأمة من الزلازل والبلاء والقتل والفتن فوق المائتين ودون المائة يردّها عليهم ثلاثا

۱۷۰۱ بقیہ اور ابو المغیرہ نے، صفوان سے، انہوں نے بحرین کے ایک راوی سے، اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک محافظ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت سے جن زلزلوں اور آفتوں اور قتل اور فتنوں کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ دو سو (200) سے زیادہ ہوں گے، اور سو (100) سے کم نہ ہوں گے، آپ ﷺ نے یہ جملہ تین (3) بار ارشاد فرمایا۔

○ ○ ○

۱۷۰۲. قال صفوان وحدثني أبو المخارق زهير بن سالم أن عمر سال كعبا هل يخاف على هذه الأمة عدوا يظهر عليهم؟ قال لا، قال الله ولكن عدو وزلازل يبتلون بها فتستكون فاما قبة الإسلام وبيضته فلا.

۱۷۰۲ صفوان نے، ظہیر بن سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا امت پر ایسے دشمن کا اندیشہ ہے جو ان پر غالب آجائے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، لیکن دشمن ہوں گے اور زلزلے ہوں گے جن کے ذریعہ اس امت کو آزمایا جائے گا، لیکن اسلام کے گنبد پر اور جھنڈے پر کوئی غالب آجائے تو ایسا نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۰۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد قال تكون الزلازل

والملاحم التي تحرك الناس من امالكهم حتى تغلوا النعال وقال احدهما البغال فلا تنالون
من عدوكم وتقصر الخطوة

۱۷۰۳۔ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ شریح بن عبید فرماتے ہیں کہ زلزلے اور جنگیں ہوں گی
جو لوگوں کو ان کی جگہ سے ہلا دیں گی، جوتے مہنگے ہو جائیں گے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نجر مہنگے ہو جائیں گے، تم دشمن پر سے
کامیابی نہ پاسکو گے، اور قدم چھوٹے ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۰۴۔ حدثنا ابو المغيرة عن اوطاة عن ضمرة بن حبيب عن سلمة بن لفل السكوني
رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه اوحى الي الي هير
لا بئس ليكم ولستم لا بثون بعدي الا قليلا ثم تلثون حتى تقولوا متى وسعناون الننادا بطني
بعضكم بعضا وبين يدي الساعة موتان شديد وبعده سنوات الزلازل.

۱۷۰۴۔ ابوالمغیرہ نے، اوطاة سے، انہوں نے ضمیرہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ سلمہ بن لفل السکونی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ میں تم میں رہنے والا نہیں ہوں
اور تم بھی میرے بعد رہنے والے نہ ہو گے مگر بہت کم، پھر تم رہو گے اور کہو گے کہ کب تک رہیں گے؟ عنقریب تم خندقوں میں
جاؤ گے۔ تم ایک دوسرے کو قتل کر دو گے، قیامت سے پہلے دو سخت موتیں ہوں گی، اور اس کے بعد زلزلوں کے سال ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۷۰۵۔ حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب عن الجرحي سمع ابا هريرة

يقول لمعاوية إن البلاء والزلازل والقتل ما فوق الثمانين ودون المائة فالله أعلم أي الثمانين

۱۷۰۵۔ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے ضمیرہ بن حبیب سے، الجرحی نے روایت کی ہے
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ بے شک مہمبتیں اور زلزلے اور قتل آتی
(80) سے اوپر اور سو (100) سے کم ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کون سا آتی (80) مراد ہے۔

○ ○ ○

۱۷۰۶۔ وقال عن صفوان بن عمرو عن رجل عن أبي هريرة.

۱۷۰۶۔ صفوان بن عمرو نے ایک راوی سے اور اس نے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۰۷۔ حدثنا مروان الفزاري عن حرملة بن قيس النخعي عن أبي بردة عن أبيه عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال امتي امة مرحومة ليس عليها عذاب في الآخرة اما عذابها

في الدنيا الزلازل والفتن والقتل.

۱۷۰۷۔ مروان الفزاری نے، حرملة بن قیس سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے، کہ نبی کریم ﷺ

ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت رحم کی گئی اُمت ہے، اس پر آخرت میں عذاب نہیں ہے، اس پر زلزلے، فتنے اور قتل کی صورت میں عذاب ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۰۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن حدير ابن كريب عن كثير بن مرة أبي شجرة عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال لتستصعبن بكم الأرض حتى يهبط أهل حضركم أهل بدوكم كما يهبط أهل بدوكم اليوم أهل حضركم من استصعب الأرض ولتميلن بكم الأرض حتى يهبط أهل حضركم أهل بدوكم كما يهبط أهل بدوكم اليوم أهل حضركم من استصعب الأرض ولتميلن بكم الأرض ميلاً يهلك فيها من هلك ويبقى من بقي حتى تعتق الرقاب ثم تهذا بكم الأرض بعد ذلك حيناً حتى يندم المعتقون ثم تميل بعد ذلك ميلاً أخرى فيهلك من هلك ويبقى من بقي يقولون ربنا نعتق ربنا نعتق فيكذبهم الله يقول كذبتهم كذبتهم بل أنا اعتق وليبتلن أخريات هذه الأمة بالرجف فان تابوا تاب الله عليهم فان عادوا أعاد الله عليهم بالرجف فان تابوا تاب الله عليهم فان عادوا أعاد الله عليهم بالرجف والقذف والمسح والصواعق وإذا قيل هلك الناس هلك الناس ثلاثاً فقد هلكوا ولن يعذب الله أمة حتى يعذروا عاذرها حتى يعرفوا بالذنوب فلا يتوبون والتمسثن القلوب بما فيها من برها وفجورها كما تطمان الشجر بما فيه حتى لا يستطيع محسن يزدد احساناً ولا يستطيع مسيء اسعتاباً وذلك بأن الله تعالى يقول كلاهل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون (المطففين).

۱۶۰۸. حکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے عبید بن کریب سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: عنقریب تم پر زمین سخت ہو جائے گی، شہری لوگ برے حالات کی وجہ سے دیہاتی لوگوں پر شک کریں گے۔ جیسے کہ آج کل دیہاتی لوگ شہری لوگوں پر شک کرتے ہیں، زمین تمہیں لے کر جھکے گی جسے ہلاک ہونا ہے اُس میں ہلاک ہوگا، اور جسے باقی رہتا ہے وہ باقی رہے گا۔ گردنیں آزاد کر دی جائیں گی، پھر کچھ عرصہ زمین تم پر نرم رہے گی، آزاد کرنے والے مالک ناوم ہوں گے، پھر زمین انہیں لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، ہلاک ہونے والے ہلاک ہو جائیں گے اور باقی رہنے والے باقی رہ جائیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ میں غلاموں کو آزاد کرنے والا ہوں، اور اس اُمت کے آخری لوگوں کو زلزلے کے ساتھ آزمایا جائے گا، اگر وہ توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے گا، اور اگر وہ برائی کی طرف لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ زلزلہ اُن پر لوٹا دے گا، پھر اگر توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے گا، اور اگر وہ لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن پر زلزلہ اور مارنا اور مسخ ہونا اور بجلی کی کڑک لوٹائے گا، اور جب کہا جائے گا کہ

لوگ ہلاک ہو گئے، لوگ ہلاک ہو گئے، تین 3 مرتبہ کہا جائے گا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ اُمت کو ہرگز عذاب نہیں دیتا، جب تک کہ اُمت توبہ کرے، اور دل اُس چیز پر مطمئن ہو جائے جو اُس میں ہے، نیکی ہو یا بُرائی، جیسے کہ درخت مطمئن ہو جاتا ہے جو اُس میں ہے یہاں تک کہ نیکی کرنے والا یہ طاقت نہ رکھے گا کہ وہ احسان میں زیادتی کرے، اور گناہ کرنے والا توبہ کرنے کی طاقت نہ رکھے گا اور اس کہ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں کہ:

﴿كَذَٰلِكَ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝﴾

○ ○ ○

۱۷۰۹. حدثنا بقية عن ابي العلاء عن محمد بن جنادة عن يزيد بن حصين عن معاذ بن جبل رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال امتي امة مرحومة لا عذاب عليها في الآخرة انما عذابها في الدنيا فتن وزلازل وبلايا.

۱۷۰۹ بقیہ نے ابو العلاء محمد ابن حنادہ سے، انہوں نے یزید بن حصین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میری اُمت رحم کی ہوئی اُمت ہے ان پر آخرت میں عذاب نہیں ہوگا، ان کا عذاب دنیا ہی میں فتنوں اور زلزلوں اور مصائب کی صورت میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۱۰. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابي هريرة قال ان الفرات ستحسر عن كنز فان ادر كنه فلا تاخذ منه شيئا.

۱۷۱۰ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے خبیب بن عبد الرحمن سے، حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریائے فرات کا پانی ایک قسم کے خزانہ ہے دُور ہوگا، اگر تو اُس خزانے کو پالے تو اُس میں سے کچھ بھی نہ لینا!

○ ○ ○

۱۷۱۱. حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن عبد الله ابن المختار عن عباس الجعفری عن ابي عثمان النهدي عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال ليخسفن بالدار الى جنب الدار اذا كانت المظالم

۱۷۱۱ ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمیٰ سے، انہوں نے عبد اللہ بن مختار سے، عباس الجعفری سے، انہوں نے ابو عثمان النهدی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب مظالم ہوں گے تو ایک گھر دوسرے گھر کے پہلو میں دھنس جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۱۲. قال حماد عن عبد الله بن خيثم عن مجاهد عن قبيصة بن البراء قال اذا خسف

بارضکذا وكذا ظهر قوم يخضبون بالسواد لا يظر الله إليهم قال مجاهد لقد رأيت تلك الأرض التي خسف بها

۱۷۱۲ھ حماد نے، عبد اللہ بن خثیم سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قبصہ بن البراء فرماتے ہیں کہ جب فلاں فلاں زمین دھنس جائے گی اور ایسی قوم ظاہر ہو جائے گی جو کالا خضاب لگائے گی تو اللہ تعالیٰ اُن کی طرف نہیں دیکھے گا، مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے وہ زمین دیکھی ہے جو دھنس گئی تھی۔

○ ○ ○

۱۷۱۳ھ حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخسف بقوم من مراتع النعم ولا تقم الساعة حتى يخسف برجل كثير المال والولد.

۱۷۱۳ھ عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ زہری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایک قوم اونٹوں کی چراگاہ میں دھنس نہ جائے، اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایک آدمی جو بہت زیادہ مال اور اولاد والا ہو گا وہ زمین میں دھنس نہ جائے۔

○ ○ ○

۱۷۱۴ھ قال الزهري أخبرني عمرو بن أبي سفيان الثقفي عن رجل من الأنصار عن رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نزل الدجال سباح المدينة نفضت المدينة بأهلها نفضة أو نفضتين فيخرج منها كل منافق ومنافقة يعني الزلزلة.

۱۷۱۴ھ زہری نے عمرو بن ابوسفیان سے، انہوں نے ایک انصار صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب دجال مدینہ کے اطراف میں آئے گا تو مدینہ ایک یا دو مرتبہ اپنے رہنے والوں کو جھاڑے گا یعنی اُس میں زلزلہ آئے گا۔ پھر مدینہ سے ہر منافق مرد اور عورت باہر نکل جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۱۵ھ حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال

يحسر جبل من ذهب في الفرات فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويبقى واحد

۱۷۱۵ھ الدراوردی سہیل بن ابوصالح سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریائے فرات میں سونے کا ایک پہاڑ گرے گا۔ اسے حاصل کرنے والے سو (100) میں سے ننانوے (99) لوگ قتل ہو جائیں گے اور ایک باقی رہ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۱۶ھ حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم عن عبد الرحمن بن سابط قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كائن فيكم مسخ وخسف وقذف، قالوا يا رسول

اللہ وہم يشهدون أن لا إله إلا الله؟ قال نعم وذلك إذا اتخذت القيون والمعازف
وشربوا الخمر ولبسوا الحرير.

۱۷۱۶) جریر بن عبد الحمید نے، لیث بن ابی سلمہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن سابط سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تم میں مسخ اور دھنسا اور اوپر سے مارتا ہوگا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا وہ لوگ لا إله إلا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! مگر یہ اس وقت ہوگا، جب وہ گانے والی عورتوں اور موسیقی کے سامان کو اپنائیں گے، اور شرابیں پئیں گے، اور ریشم پہنیں گے۔

• • •

۱۷۱۷) حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن ابی جعفر عن الربیع بن انس عن ابی العالیہ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی قوله تعالیٰ هو القادر علی أن یمت علیکم عذابا من فوقکم (الأنعام: ۶۵) الآیة قال هی أربع وکلھن عذاب فجاء بعد وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس وعشرین سنة فالبسوا شیعاً وأذیق بعضهم بأس بعض وبقیت النتان وهما لا بد والعتان الخسف والقذف.

۱۷۱۷) عبید اللہ بن موسیٰ بن ابی جعفر سے، انہوں نے ربیع بن انس سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾

(آیت نمبر 65 سورۃ الانعام)

فرماتے ہیں کہ یہ چار (4) ہیں اور سب کے سب عذاب ہیں، رسول اللہ ﷺ کے فوت کے پچیس (25) سال بعد تمہیں گھڑوں میں تقسیم کر دیا گیا، اور ایک کے ذریعے سے دوسرے کو جنگ کا مزہ چھکایا گیا، اور دو عذاب ہاتی ہیں، اور وہ لازماً ہو کر رہیں گے، ایک دھنسا ہے اور دوسرا اوپر سے مارتا ہے۔

• • •

۱۷۱۸) حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحسر الفرات علی جبل من ذهب فیقتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعین أو قال تسعة کلھم یری انہ ینجو.

۱۷۱۸) عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دریائے فرات کا پانی ایک سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس کے اوپر لڑیں گے تو سو (100) میں سے نوے (90) قتل کر دیئے جائیں گے، یا فرمایا کہ نوے (90) قتل کر دیئے جائیں گے اُن میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہوگا کہ وہ کامیاب ہوا۔

• • •

۱۷۱۹. حدثنا ابن المبارك عن الربيع بن أنس عن أبي العالية في قوله تعالى هو القادر

بمثل ذلك سواء.

۱۷۱۹. ابن مبارک نے ربیع بن انس سے، انہوں نے ابو العالیہ سے اوپر ابی بن کعب کی روایت کی طرح روایت نقل

کی ہے۔

•••

۱۷۲۰. حدثنا ابن المبارك عن هارون عن حفص بن سليمان عن الحسن في قوله

تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم. قال هذا للمشركين أو يلبسكم

شيئا ويذيق بعضكم بأس هذا للمسلمين.

۱۷۲۰. ابن مبارک نے ہارون سے، انہوں نے حفص بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ ۝﴾

(آیت نمبر 65 سورة الانعام)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ مشرکین کے متعلق ہے، اور آیت کا یہ حصہ:

﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيُذِيقُ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۝﴾

یہ مسلمانوں کے لئے ہے۔

•••

۱۷۲۱. حدثنا الحكم بن نافع عن الجراح عن أرطاة عن شريح ابن عبيد وضمرة وأبي

عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخسف والمسح في أمتي في العشر والمائتين.

۱۷۲۱. حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے ارطاة سے، انہوں نے شریح بن عبید، اور ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو

عامر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دھنسا اور مسخ ہونا میری امت میں دوسو (210) سال میں ہوگا۔

۱۷۲۲. حدثنا عيسى بن يونس عن طلحة بن يحيى عن أبي هريرة عن أبيه عن النبي صلى

الله عليه وسلم قال هذه الأمة مرحومة عذابها بأيديها ويؤخذ الرجل من أهل الملل

لمعطاه الرجل منهم فيقال هذا فداؤك من النار

۱۷۲۲. عیسیٰ بن یونس نے طلحہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ابو ہریرہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت رحم کی ہوگی امت ہے، اُس کو عذاب اپنے ہاتھوں سے پہنچے گا، قیامت کے دن دیگر دین

والوں سے آدمی لے لیا جائے گا اور میری امت کے آدمی کے بدلے اُسے دیدیا جائے گا اور کھاجائے کہ یہ تیرا نقد یہ ہے جہنم کی آگ

ہے۔

•••

۱۷۲۳. حدثنا الدراوردي عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى تحسر الفرات عن جبل من ذهب فيقتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويبقى من كل مائة واحد فيقول كل رجل انا الذي اُنجو

۱۷۲۳. الدراوردي نے سہیل سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دریائے فرات کا پانی ایک سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس پر لڑیں گے پس سو (100) میں سے تینانوے (99) قتل ہو جائیں گے، اور ہر سو (100) میں ایک باقی رہے گا، ان میں سے ہر آدمی کہے گا کہ میں کامیاب ہو گیا۔

○ ○ ○

۱۷۲۴. حدثنا أبو أسامة عن عوف عن سعيد بن حيان الأزدي عن ابن عباس قال السبعون

الذي اختار موسى من قومه انما أخذتهم الرجفة لأنهم لم يرضوا بالعجل ولم ينهوا عنه ۱۷۲۴. ابواسامہ نے عوف سے، انہوں نے سعید بن حیان ازدی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ستر (70) آدمی جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے قوم سے اللہ تعالیٰ کے ملاقات کے لئے پُناہ تھا، انہیں کڑک نے پکڑ لیا تھا اس لئے کہ وہ پچھڑے کی عبادت پر نہ راضی ہوئے اور نہ اوروں کو منع کیا۔

○ ○ ○

۱۷۲۵. حدثنا وكيع عن عباد بن مسلم الفزاري عن جبير بن أبي سليمان بن جبير بن

مطعم عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول اللهم إني أعوذ بك من أن أغتال من تحتي يعني الخسف.

۱۷۲۵. وکیع نے عبادہ بن مسلم سے، انہوں نے جبیر بن ابوسلیمان سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے نیچے سے دھنسا دیا جاؤں۔

○ ○ ○

۱۷۲۶. حدثنا حرمي بن عمار عن عمارة المغولي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري

قال اذا اقترب الزمان كثرت الصواعق

۱۷۲۶. حرمی بن عمار نے عمارة المغولی سے، انہوں نے ابونضرة سے روایت کی ہے کہ، ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ: جب زمانہ قریب ہو جائے تب بجلی کی کڑک زیادہ ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۲۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن حسان بن عطية أنه كره النظر إلى

الشمس اذا خسفت كراهية أن يذهب بصره عند ذلك

۱۷۲۷ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ سورج گرہن کے وقت سورج دیکھنے کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کہیں اُن کی نظر نہ چلی جائے۔

○ ○ ○

۱۷۲۸ . حدثنا ابن المبارك عن سفيان عن جامع عن أبي يعلى عن الحسن بن محمد بن علي عن مولاة لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم على عائشة أو بعض أزواجه وأنا عندها فقال إذا ظهر السواء فلم ينهوا عنه أنزل الله بهم بأسه فقلت يا نبي الله وإن كان فيهم صالحون؟ قال نعم يصيبهم ما أصابهم ثم يصيرون إلى مغفرة الله ورحمته أو إلى مغفرة الله وجنته.

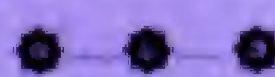
۱۷۲۸ ابن مبارک نے سفيان سے، انہوں نے جامع سے، انہوں نے ابو یعلیٰ سے، انہوں نے حسن بن محمد بن علی سے، وہ نبی کریم ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس یا کسی اور زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے اور میں بھی وہاں موجود تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب بُرائی ظاہر ہو جائے اور لوگ اُسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا عذاب اتارتا ہے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! اگرچہ اُن میں نیک لوگ بھی ہوں؟ ارشاد فرمایا کہ جی ہاں انہیں بھی وہ عذاب پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف، یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۲۹ . حدثنا بقیة بن الوليد عن زيد بن عبد الله الجهني عن أبي العالية عن أنس بن مالك قال دخلت على عائشة رضي الله عنها ورجل معي فقال الرجل يا أم المؤمنين حدثينا عن الزلزلة فأعرضت عنه بوجهها قال أنس فقلت لها حدثينا يا أم المؤمنين عن الزلزلة فقالت يا أنس ان حدثتك عنها عشت حزينا وميت حزينا وبعث حين تبعث وذلك الحزن في قلبك فقال يا أمه حدثينا، فقالت ان المرأة اذا دخلت ثيابها في غير بيت زوجها هتكت ما بينها وبين الله من حجاب فان تطيبت لغير زوجها كان عليها نار و شارب فاذا استفح في الزنا وشربوا الخمر مع هذا وضربوا المعازف غار الله في سمائه فقال تزلزلي بهم فان تابوا ونزعوا والا هدمها الله عليهم، فقال أنس عقوبة لهم قالت بل رحمة وبركة وموعظة للمؤمنين ونكالا وسخطة وعذابا على الكافرين، فقال أنس ما سمعت حديثا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أشد به فرحا مني بهذا الحديث بل أعيش فرحا وأموت فرحا وأبعث حين أبعث وذلك الفرح في قلبي أو قال في نفسي.

۱۷۲۹ بقیہ بن ولید نے زید بن عبد اللہ الجہنی سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک آدمی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو اُس آدمی نے کہا کہ اے اُم المؤمنین! ہمیں زلزلے کے متعلق کچھ بتائیے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دینے سے اعراض کیا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا اے اُم المؤمنین! ہمیں زلزلے کے متعلق بتائیے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے انس! اگر میں تجھے اُس کے متعلق بتا دوں تو تو پوری عمر تک گن رہے گا، اور تم گن ہو کر مرے گا، اور جب تجھے قیامت کے دن اٹھایا جائے گا تو وہ غم تیرے دل میں ہوگا، میں نے عرض کیا کہ اے امی پھر بھی بتادیں؟ فرمانے لگی: عورت جب اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے کہیں اور اتارتی ہے تو وہ اپنے اللہ تعالیٰ کے درمیان کے پردے کو پھاڑ دیتی ہے، اور جب وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی کے لئے خوشبو لگاتی ہے تو وہ اُس پر آگ اور فطعلے ہوں گے، جب لوگ زنا کریں گے اور اُس کے ساتھ شرابیں پئیں گے اور موسیقی کا سامان بجائیں گے تو اللہ تعالیٰ کو اُن پر آسمان میں غیرت آئے گی۔ ارشاد ہو گا کہ: اے زمین اُن پر زلزلہ لے آؤ! پھر اگر وہ توبہ کریں اور باز آجائیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ زمین کو اُن پر منہدم کر دے گا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ کیا یہ اُن کی سزا ہوگی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگی کہ یہ مؤمنین کے لئے تو رحمت، برکت اور نصیحت کی بات ہے، اور کافروں کے لئے عذاب، رسوائی اور ناراضگی کی بات ہے، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث کو سن کر میں اتنا خوش نہیں ہوا ہوں جتنا اس حدیث کو سن کر خوش ہوا ہوں، میں خوش ہو کر زندہ رہوں گا اور خوش ہو کر مروں گا اور جب بھی مجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا تو یہ خوشی میرے دل میں یا فرمایا کہ میری روح میں ہوگی۔



۱۷۳۰. حدثنا ابن عیینة عن عمرو سمع جابرا رضی اللہ عنہ بقول نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو القادر علی أن یبعث علیکم عذابا من فوقکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أعوذ بوجهک أو من تحت أرجلکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أعوذ بوجهک أو یلبسکم شیئا ویذیق بعضکم بأس بعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هاتان أهون قال فاعطی الأولین ومنع الآخرۃ

۱۷۳۰) ابن عیینہ نے، عمرو سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ (آیت نمبر ۶۵ سورۃ الانعام)

تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! میں تیرے چہرے کے طفیل پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ حصہ نازل ہوا:

﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! میں آپ کے چہرے کے طفیل پناہ مانگتا ہوں، اور جب یہ حصہ نازل ہوا:

﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيَذِيقَ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں پہلے دونوں سے کم ہے، تو آپ ﷺ کی پہلی دونوں دُعائیں قبول کر لی گئی، اور آخری منع کر دی گئی۔

۱۷۳۱. حدثنا ابن عيينة عن عبيد الله عن نافع عن صفية قالت تزلزلت المدينة على عهد عمر وابن عمر قائم لا يشعر حتى اصطفت السرر فلما أصبح عمر رضى الله عنه قال يا ايها الناس ما أسرع ما أحدثتم. قال ابن عيينة وفي غير حديث نافع لئن عادت لأخرجن من بين أظهركم.

۱۷۳۱ ابن عیینہ نے عہد اللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ صفیہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مدینہ میں زلزلہ آیا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے تھے انہیں محسوس نہ ہوا، یہاں تک کہ چار پائیاں ہلنے لگیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی تو فرمانے لگے کہ اے لوگو! تم نے کتنی جلدی نئی چیزیں ایجاد کر دیں، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ نافع کے علاوہ اوروں کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو تمہارے درمیان سے کھل جاؤں گا۔

۱۷۳۲. حدثنا يحيى بن سليم عن اسماعيل بن أمية قال قال أبو هريرة إذا ظهرت معادن في آخر الزمان يأتك شرار الناس

۱۷۳۲ یحییٰ بن سلیم نے اسماعیل بن اُمیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آخری زمانے میں معدنیات ظاہر ہوں گے تو تم پر شریر لوگ مسلط ہو جائیں گے۔

۱۷۳۳. حدثنا ابن عيينة عن جامع بن أبي راشد عن منذر الثوري عن حسن بن محمد عن امرأة عن عائشة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ظهر الشر بالأرض أنزل الله تعالى بأهل الأرض بأسه، قلت وفيهم أهل طاعة الله؟ قال نعم ثم يصيرون إلى رحمة الله.

۱۷۳۳ ابن عیینہ نے جامع بن ابی راشد سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے حسن بن محمد سے، انہوں نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب زمین پر شر ظاہر ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اپنا عذاب زمین والوں پر نازل فرمائے گا، میں نے عرض کیا زمین والوں میں اطاعت گزار لوگ بھی ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف منتقل ہوں گے۔

۱۷۳۴. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن زينب بنت أبي سلمة عن أم حبيبة عن زينب بنت جحش رضى الله عنهما قالت يا رسول الله أنهلك ولينا الصالحون؟ قال نعم

اذا کثر الخبث.

۱۴۳۳ھ ابن عیینہ نے، زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے زینب بنت ابوسلمہ سے، انہوں نے اُم حبیبہ سے روایت کی ہے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! جب بگاڑ زیادہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۴۳۵ھ حدثنا ابن عیینہ عن یحییٰ بن سعید عن اسماعیل بن ابی حکیم عن عمر بن عبدالعزیز قال لا يأخذ الله تعالى العامة بعمل الخاصة فإذا المعاصي ظهرت فلم تنكر أخذ الله العامة والخاصة.

۱۴۳۵ھ ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی حکیم سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو کچھ لوگوں کی بد عملیوں کی وجہ سے نہیں پکڑیں گے، مگر جب گناہ عام ہو جائے اور کوئی نہ روکے تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو پکڑ لے گا۔

○ ○ ○

۱۴۳۶ھ حدثنا ابن عیینہ عن المسعودی أراه عن القاسم قال قال عبد الله إذا قال الرجل هلك الناس فهو أهلكهم

۱۴۳۶ھ ابن عیینہ نے مسعودی سے، انہوں نے قاسم سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے گا کہ لوگ برباد ہو گئے تو وہ کہنے والا سب سے زیادہ برباد ہو گا۔

○ ○ ○

۱۴۳۷ھ حدثنا ابن عیینہ عن مالک قال کان ابن عمر اذا سمع الرجل يقول هلك الفجار.

۱۴۳۷ھ ابن عیینہ نے، مالک سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنتے کہ لوگ برباد ہو گئے تو فرماتے یوں کہو کہ گناہگار برباد ہو گئے۔

○ ○ ○

۱۴۳۸ھ حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمن عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اخروجي معادن نلحق بك شرار الناس.

۱۴۳۸ھ محمد بن حارث نے، محمد بن عبدالرحمن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمین سے کہا جائے گا کہ اپنی معدنیات نکال دے ہم تجھ پر شریر لوگوں کو لانے والے ہیں۔

○ ○ ○

۱۷۳۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال يكون في زمان الهاشمي الذي يتجبر في بيت المقدس بعد المهدي الذي يبعث بجارية عليها لباس لا يوارىها في زمانه يكون رجف مسخ وخسف.

۱۷۳۹. ولید بن مسلم جراح سے روایت کرتے ہیں کہ ارطاة فرماتے ہیں کہ مہدی کے بعد ہاشمی کے زمانے میں جو وہ بیت المقدس میں ظلم کرے گا، اور جوڑ کی کو بھیجے گا اس حال میں کہ اُس پر کوئی کپڑا نہ ہوگا جو اُس کے جسم کو ڈھانپ دے تو اُس کے زمانے میں کڑک اور مسخ اور دھنسا ہوگا۔

۱۷۴۰. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب لتسعين الأرض بأهلها حتى تكون أصعب من ظهر البرذون الصعب ثم تميل بهم ميلة فتعتقون أرقاءكم ثم تسكن زمانا ثم يندم من اعتق ثم تميل ميلة أخرى حتى يقول القائل ربنا نعتق، فيقول الله تعالى كذبتم بل أنا أعتق.

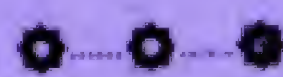
۱۷۴۰. بقیہ نے، صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: زمین اپنے رہنے والوں پر سخت ہو جائے گی حتیٰ کہ وہ مضبوط فخر کی کمر سے بھی زیادہ سخت ہوگی، پھر زمین تمہیں لے کر جھکے گی، تم اپنے غلاموں کو آزاد کرو گے، پھر زمین سکون والی ہو جائے گی، پھر آزاد کرنے والے لوگ نادیم ہوں گے، پھر زمین انہیں دوبارہ لے کر جھکے گی اور کہنے والا کہے گا کہ: اے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ میں غلاموں کو آزاد کرتا ہوں۔

۱۷۴۱. حدثنا ابن المبارك وبقية عن عتبة بن أبي حكيم عن عمرو بن جارية عن أبي أمية الشعباني عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيت عجاب كل ذي رأي برأيه فعليك نفسك ودع عنك أمر العوام.

۱۷۴۱. ابن مبارک اور بقیہ نے عتبہ بن ابی حکیم سے، انہوں نے عمرو بن جاریہ سے، انہوں نے ابو امیہ الشعبانی سے روایت کی ہے کہ ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب تو دیکھے کہ ہر شخص اپنی ذاتی رائے پر فخر کر رہا ہے تو تو اپنی ذات کی فکر کرنا! اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دینا!

۱۷۴۲. حدثنا ابن المبارك عن سيف سمع عدي الكندي حدثه مولى لهم سمع جدي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله تعالى لا يعذب العامة بعمل الخاصة حتى يروا المنكر بين ظهرانيهم وهم قادرون على أن ينكروه فإذا فعلوا ذلك عذب الله العامة والخاصة.

۱۷۳۲) ابن مبارک نے سیف سے، انہوں نے عدی کنڈی سے، انہوں نے اپنے آزادہ کردہ غلام سے، اُس نے اپنے دادے سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ عوام کو خواص کے گناہوں کے بدلے عذاب نہ دے گا، لیکن جب وہ اپنے درمیان گناہ کو دیکھ لیں اور وہ انہیں اُس پر منع کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو عذاب دے گا۔



وہ آگ جو لوگوں کو شام کی طرف دھکیل دے گی

في النار التي تحشر الى الشام

۱۷۳۳. حدثنا بقية وشريح بن يزيه وسليمان بن داود ابو ايوب عن اوطاة عن عبد الرحمن بن جبير الحضرمي قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه يوما بمكة في الحج يا اهل اليمن هاجروا قبل الظلمتين اما احدهما فالحبشة يخرجون حتى يبلغوا مقامي هذا والاخرى نار تخرج من عدن تسوق الناس والدواب والوحش والسباع ودفاق الدواب وجلاها اذا قامت قاموا واذا تحركت ساروا قال وقال كعب اذا حضر انسان اودابته قالت له النار تعست والتكست لو شئت لها جرت قبل اليوم حتى ينتهي الى بعري فيقيم اربعين عاما لا يصطلي بها احد الا كتب جهنمي وحتى يسأل الكافر، فيقول هذه النار التي كنا نوعده فكيف انتم اذا رايتم تلك الآية العظيمة فينظر الناظر منكم الى مشارق الارض فيراها توهج ثم ينظر الى تلك الآية العظمى ورب الكعبة لتعملن اعمالكم وانتم تنظرون اليها.

۱۷۳۳) بقیہ اور شریح بن یزید اور سلیمان بن داؤد نے اوطا سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جابر الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے موقع پر مکہ میں فرمایا کہ: اے یمن والو! دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کر لو! ایک ظلمت تو حبشہ میں ہوگی اور وہ وہاں سے نکلیں گے اور میرے اس کھڑے ہونے کی جگہ تک پہنچ جائیں گے، اور دوسری ظلمت ایک آگ ہے جو عدن سے نکلے گی وہ لوگوں کو، چوپائیوں کو، جانوروں کو، درندوں کو اور سارے حیوانات کو ہٹائے گی، جب وہ آگ ٹھہرے گی تو یہ سب ٹھہر جائیں گے، اور جب وہ آگ حرکت کرے گی تو یہ سب چلیں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی انسان یا جانور پہلے گا تو آگ اُس سے کہے گی تیرا سٹھاناں ہوٹا اوندھا ہو جائے۔ اگر تو چاہتا تو اس دن سے پہلے میری نگاہ پہنچنے کی جگہ تک ہجرت کر لیتا، وہ اُن میں چالیس (40) سال رہے گی۔ جو بھی اُس کے درپے ہو گا وہ جہنمی لکھا جائے گا، حتیٰ کہ کافر پوچھے گا کہ یہ وہ آگ ہے جس کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا؟ پس تمہاری اُس وقت کیا کیفیت ہوگی جب تم اس بڑی

نشانی کو دیکھ لو گے! تم میں سے دیکھنے والا زمین کی مشرق کے طرف دیکھے گا تو وہ بھڑکتی ہوگی، پھر وہ زمین کے مغرب کی طرف دیکھے گا تو وہاں وہ سرسبز کھیتیاں دیکھے گا، انہیں شادیاں کرتے ہوئے اور نسل بڑھاتے ہوئے دیکھے گا، کیا تم اپنے ان غلط اعمال کو جو آج کل کر رہے ہو چھوڑ دو گے! حالانکہ تم اتنی بڑی نشانی کو دیکھ رہے ہو گے! رب کعبہ کی قسم تم یہ غلط اعمال کرتے رہو گے حالانکہ تم اس نشانی کو دیکھ رہے ہو گے۔

○ ○ ○

۱۷۴۴. حدثنا بقية عن صفوان عن عبدالرحمن بن جبیر عن عمر مثله.

۱۷۴۴ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح

○ ○ ○

حدیث نقل کی ہے۔

۱۷۴۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن حدثه عن كعب قال قال
عبدالله بن عمرو يبعث الله تعالى بعد قبض عيسى بن مريم عليهما السلام أرواح
المؤمنين بملك الريح الطيبة نارا تخرج من نواحي الأرض تحشر الناس والدواب والذر
إلى الشام، قال كعب ومخرج تلك النار من القسطنطينية نار وكبريت يبلغ لهبها ودخانها
السماء فتركد عند الدرب بين جيحان وسيحان ونار أخرى من عدن حتى تبلغ بصرى
تقوم اذا قاموا وتسير اذا ساروا وان الفرات لتجري ماء أول النهار وبالعشي تجري كبريتا
ونارا وتخرج نار من نحو المغرب حتى تبلغ العريش وأخرى من نحو المشرق فتبلغ كذا
وكذا فتقيم زمانا لا تنطفئ حتى يشك الشاك ويقول الجاهل لا جنة ولا نار الا هذه
تجنب في مسيرها مكة والمدينة والحرم كله حتى تلج الشام تحشر جميع الناس إلا
عرابيين من قيس في باديتهم يسيرا أحدهما في أثر الناس حتى يمل فلا يلقى أحدا
فيرجع إلى صاحبه فيحدثه فيقبلان جميعا إلى المدينة فيجدانها مملوءة مالا وأغناما
وطعاما لا أهل فيها فيقولون نقيم في هذا النعمة فيعشران مجروران على وجوههما إلى
الشام، قال قذلك قول معاذ بن جبل يحشرون أثلثا ثلثا على ظهور الخيل وثلثا يحملون
أولادهم على عواتقهم وثلثا على وجوههم مع القردة والخنازير إلى الشام إليها المحشر
ومنها المنشر فيكون الذين يحشرون إلى الشام لا يعرفون حقا ولا فريضة ولا يعملون
بكتاب الله تعالى ولا سنة يرفع عنهم العفاف والوقار ويظهر فيهم الفحش ولا يعرف
الرجل امرأة زوجها يتهاجرون هم والجن مائة سنة تهاج الحمير والكلاب يقع على
المرأة من الجن والإنس ويتهاج الرجال بعضهم بعضا ويعبدون الأوثان وينسون الله
تعالى فلا يعرفونه حتى إن القاتل ليقول لصاحبه ما في السماء من إله شرار الأولين

والآخرین. قال وقال معاذ وکعب وأول ما يفجأ الناس من أمر الساعة أن يبعث الله تعالى
ليلاً ريحاً فتقبض كل دينار ودرهم فتذهب به إلى بيت المقدس وينسف بنيان بيت
المقدس فينبذ به في البحيرة المنتنة.

۱۷۴۵ھ حکم بن نافع نے جراح سے انہوں نے ارطاة سے انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام
کو موت دینے کے بعد مؤمنین کی رُوحوں کو اُس پاکیزہ ہوا کے ساتھ اُٹھائے گا، اور ایک آگ زمین کے کونوں سے نکلے گی جو لوگوں کو
اور جانوروں کو حتیٰ کہ چوہنیوں کو بھی شام کی طرف جمع کرے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس آگ کے نکلنے کی
جگہ قسطنطنیہ سے ہوگی، وہ آگ اور گندھک ہوگی، اُس آگ کے فُعلے اور دُھواں آسمان تک پہنچیں گے، وہ آگ دُرب نامی مقام
پر جو کہ جحمان اور سحمان کے درمیان ہے رُکے گی۔ ایک اور آگ عدن سے نکلے گی جو بصرہ پہنچے گی۔ جب لوگ ٹھہریں گے تو وہ
ٹھہرے گی اور جب لوگ چلیں گے تو وہ چلے گی، اور دریائے فرات میں دن کے ابتدائی حصہ میں پانی بہے گا اور شام کو گندھک
اور آگ بہے گی، اور ایک آگ مغرب کی طرف سے نکلے گی اور عریش نامی مقام پر پہنچ جائے گی، ایک آگ مشرق کی طرف سے
نکلے گی جو فلاں جگہ تک پہنچ جائے گی، پس ایک زمانے تک وہ آگ ٹھہرے رہے گی اور نہ بجھے گی۔ کوئی شک کرنے والا شک کرے
گا اور جاہل کہے گا نہ جنت ہے اور نہ جہنم جو کچھ ہے یہ آگ ہے وہ آگ اپنے چلنے میں مکہ اور مدینہ اور پورے حرم سے اجتناب
کرتی ہوئی چلے گی، اور وہ شام میں داخل ہو جائے گی، تمام انسانوں کو وہ جمع کر لے گی ہوائے قبیلہ قیس کے دو دیہاتیوں کے، اُن
میں سے ایک لوگوں کے نقش قدم پر چلے گا۔ بیزار ہو جائے گا لیکن کسی سے نہ مل پائے گا۔ وہ اپنے ساتھی کی طرف لوٹ آئے
گا اور اُسے یہ ساری بات بتائے گا، وہ دونوں اکٹھے مدینہ چلے جائیں گے اور وہ مدینہ کو پائیں گے کہ مدینہ مال اور کھانا اور مختلف
اشیاء سے بھرا ہوا ہے لیکن اُس میں کوئی فرد نہیں ہے، تو وہ دونوں کہیں گے کہ ہم ان نعمتوں کے اندر رہیں گے۔ پھر وہ دونوں بھی جمع
کئے جائیں گے اور شام کی طرف چہروں کے بل تھسیٹ کر لائے جائیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین (3) حصوں کو جمع کیا جائے گا، ایک تہائی تو گھوڑوں کی پشت پر ہوگی اور ایک تہائی
نے اپنی اولاد کو کندھوں پر اٹھا رکھا ہوگا، اور ایک تہائی کے چہرے بند اور خنریوں کی طرح ہوں گے، شام کی طرف انہیں جمع
کیا جائے گا اور وہیں سے وہ منتشر ہوں گے، وہ لوگ جو شام میں جمع کئے جائیں گے نہ حق کو جانتے ہوں گے نہ کسی فریضے کو اور نہ
کتاب اللہ اور سنت پر عمل کرتے ہوں گے۔ اُن سے پاک دامن اور قار اُٹھالیا جائے گا، اُن میں بے حیائی ظاہر ہو جائے گی۔
آدی اپنی بیوی اور بیوی اپنے شوہر کو نہیں پہچانتی ہوگی، وہ انسان اور حیات گدھوں اور کتوں کی طرح سو (100) سال تک زندگی
گواریں گے، ایک عورت کے ساتھ جن اور انس جماع کریں گے، اور مرد باہم ایک دوسرے کے ساتھ بد فعلی کریں گے، اور بچوں کی
عبادت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں گے، کوئی کہنے والا اپنے ساتھی سے کہے گا جو اللہ آسمانوں میں ہے، وہ اولین
اور آخرین میں بدخر ہے۔ حضرت معاذ اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قیامت کے معاملے میں جو

چیز لوگوں کو ڈرا دے گی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت ایک ہوا چلائے گا جو ہر درہم اور دینار کو چھین لے گی اور اُسے بیت المقدس پہنچا دے گی اور بیت المقدس کی بنیادیں دھنس جائیں گی اور وہ اُسے بدو دار سمندر میں پھینک دے گی۔

○ ○ ○

۱۷۳۶. حدثنا وکیع عن اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لأعلم آخر رجلین یحشران من امتی یكونان فی شعب من هذه الشعب مع غنمهما اذ طیر بالناس فیتراکان غنمهما فیجیان إلى المدینة، فبقول أحدهما لصاحبه الست تعلم طریق نقب الإهاب؟ قال یقول الآخر بلی قال فیتعمدان إلى المدینة فلا یلقیان بها أحدا من الناس الا الوحش علی فرش الناس قال فیتعان أثر الناس.

۱۷۳۶ بقیہ نے اسماعیل بن خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اپنی امت کے دو مردوں کو جانتا ہوں جمع کئے جائیں گے، وہ دونوں ان گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اپنی بکریوں کے ساتھ ہوں گے، جب لوگوں کو ہانکا جائے گا تو یہ دونوں اپنی بکریاں چھوڑ کر مدینہ چلے آئیں گے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا تو نقب لگانے کا طریقہ جانتا ہے؟ دوسرا کہے گا کہ کیوں نہیں! پھر یہ مدینہ میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں کسی انسان کو نہ پائیں گے، سوائے وحشی چیزوں کے جو لوگوں کے بستروں پر ہوں گی، پھر یہ لوگوں کے نقش قدم کے پیچھے چل کر وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۳۷. حدثنا ابو معاویہ عن عمر بن محمد عن سالم بن عبد اللہ ابن عمر انه قال ونحن هابطون من هرشي ونظر الى جبل عن يساره فقال يحشر الناس فلا يبقى إلا رجلین فی هذا الجبل فبقول أحدهما لصاحبه یا فلان اذهب فانظر ما فعل الناس فإذا حاذیا هذه الثنية ثنية هرشي حشرا علی وجوههما.

۱۷۳۷ ابو معاویہ نے عمر بن محمد سے روایت کی ہے کہ ہم سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مقام ہرشی سے اترتے تو انہوں نے اپنے بائیں طرف ایک پہاڑ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور کوئی باقی نہ رہے گا سوائے دو مردوں کے جو اس پہاڑ میں ہوں گے، اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ ارے! تم ذرا جا کر تو دیکھو لوگوں کو کیا ہوا، جب وہ دونوں ہرشی کے کنارے پہنچیں گے تو انہیں بھی چہروں کے بل جمع کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۳۸. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن مطر عن شهر بن حوشب عن عبد اللہ بن عمرو قال ستكون هجرة من بعد هجرة لخيار أهل الأرضین إلى مهاجر إبراهيم حتی لا یبقی فی الأرض إلا شرار أهلها تلفظهم أرضهم وتمقتهم نفس اللہ وتحشرهم النار مع

القردة والخنایز تقیل معهم حیث قالوا وتبیت معهم حیث باتوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۳۸ھ ضمرہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے مطر سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی، جو زمین کے رہنے والوں میں سے اچھے لوگوں کی ہجرت ہوگی، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہوگی۔ پھر زمین میں اُس کے شریر لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا، اُن کی زمین انہیں پھینکے گی اور اللہ تعالیٰ اُن سے ناراض ہوگا۔ انہیں ایک آگ بندروں اور غنیریوں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ دن کو آرام کریں گے تو وہ آگ بھی اُن کے ساتھ آرام کرے گی، اور جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی اُن کے ساتھ رات گزارے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو آگ اُسے جلا دے گی۔

○ ○ ○

۱۷۳۹ھ۔ حدثنا یزید بن ہارون عن سفیان عن ابی بشر عن رجل من اهل المدينة قال سمعت ابا هريرة يقول يحشر الناس الى الشام على ثلاثة اصناف على وجوههم وصف على الابل وصف على ارجلهم

۱۷۳۹ھ یزید بن ہارون نے، سفیان سے، انہوں نے ابی بشر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو شام کی طرف تین ٹولیوں میں کر کے جمع کیا جائے گا، ایک ٹولی تو چہروں کے بل چلے گی اور دوسری ٹولی اُونٹوں پر بیٹھ کر چلے گی، اور تیسری ٹولی اپنی ٹانگوں پر چلے گی۔

○ ○ ○

۱۷۵۰ھ۔ حدثنا یزید بن ابی حکیم عن ابان عن عكرمة قال محشر الناس واول من حشر من هذه الامة النصير.

۱۷۵۰ھ یزید بن ابی حکیم نے، ابان سے روایت کی ہے کہ عکرمہ فرماتے ہیں کہ: لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ شام کی طرف ہوگی اور اس امت میں سے سب سے پہلے بنی نصیر کو اکٹھا کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۱ھ۔ حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن ابی هريرة قال تخرج نار من قبل المشرق ونار أخرى من قبل المغرب تحشران الناس بين أيديهم القردة يسيران بالنهار ويكمنان بالليل حتى يجتمعا بجسر منبج.

۱۷۵۱ھ ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آگ مشرق کی طرف نکلے گی اور دوسری آگ مغرب کی طرف سے نکلے گی، اور وہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی، اُن کے آگے بندرہوں کے یہ دونوں آگیاں دن کو چلیں گی اور رات کو ٹھہریں گی، حتیٰ کہ یہ دونوں ”منبج“ کے بل پر جمع ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۱۷۵۲. حدثنا بقية عن صفوان قال حدثني أبو الأجدع الرحبي عن كعب قال لتحشرون

الكعبة الى بيت المقدس.

۱۷۵۲ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابوالاجدع الرحبی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ: کعبہ شریف کو بیت المقدس کی طرف جمع کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالله بن العلاء سمع ابا الاعيس عبدالرحمن بن

سلمان قال اذا بنيت قيسارية ارض الروم فتصير جندا من اجناد الشام خرج بعد ذلك

نار من عدن ابين.

۱۷۵۳ ولید بن مسلم نے عبد اللہ بن العلاء سے روایت کی ہے کہ ابوالاعیس عبدالرحمن بن سلمان فرماتے ہیں کہ: جب

روم کی سرزمین پر "قیساریہ" نامی شہر آباد ہوگا، تو شام کے لشکروں میں سے لشکر وہاں جائیں گے اُس کے بعد عدن کے اطراف

سے آگ نکلے گی۔

○ ○ ○

۱۷۵۴. حدثنا ابن وهب عن عبدالله بن عمرو عن نافع عن ابن عمر عن كعب قال

يوشك نار تخرج باليمن تسوق الناس الى الشام تغدوا اذا غدوا وتقبل اذا قالوا وتروح

اذا راحوا تضيء منها أعناق الابل ببصري فاذا سمعت ذلك فاخرجوا الى الشام.

۱۷۵۴ ابن وہب نے عبد اللہ بن عمرو سے، انہوں نے، نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو شام کی طرف ہکائے گی، جب لوگ صبح

کریں گے تو وہ بھی صبح کرے گی، جب لوگ دوپہر کو قیلولہ کریں گے تو وہ قیلولہ کرے گی اور جب وہ شام کو چلیں گے تو وہ بھی چلے

گی، اُس کی روشنی سے بُری کے اُونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گے، جب اُس کے متعلق سُنا جائے تو سب شام کی طرف چل پڑنا۔

○ ○ ○

۱۷۵۵. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع طاؤسا يحدث عن معاذ بن جبل قال اخبر جوا

يا اهل اليمن قبل ان ينقطع الحبل وقبل ان لا تجدوا ازادا إلا الجراد قال فانا رأيت الجبل

الذي قال ان النار تخرج منه تسوق اهل اليمن.

۱۷۵۵ ابن وہب نے حنظلہ سے، وہ طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ: اے یمن والو! نکل جاؤ رستی کے کٹ جانے سے پہلے، اور اس سے پہلے کہ تمہارا زاوراہ بٹ پوں۔ کے سوا کچھ نہ ہوا میں نے وہ

پہاڑ دیکھا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُس سے آگ نکلے گی جو یمن والوں کو ہکائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۵۶. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى التيمي عن معبد خالد الجدلي قال انا

سمعت أبا بن ربيعة الغفاري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر رجلا من مزينة هما آخر الناس محشرا يقبلان من جبل قد تسورا حتى يأتيا معالم الناس فيجدان الأرض وحوشا حتى يأتيا المدينة فإذا بلغا أدنى المدينة، قالا أين الناس فلا يريا أحدا، فيقول أحدهما لصاحبه الناس في دورهم فيدخلان الدور فإذا ليس فيها أحد وإذا على الفرض الثعالب والسنابير فيقولان أين الناس؟ فيقول أحدهما الناس في المسجد فيأتیان المسجد فلا يجدان فيه أحدا فيقولان أين الناس؟ فيقول أحدهما لصاحبه أراهم في السوق شغلتهم الأسواق فيخرجان حتى يأتيا السوق فلا يجدان فيه أحدا فينطلقان حتى يأتيا الثانية فإذا عليها ملكان فباخذان بأرجلهما فيسحبانهما إلى أرض المحشر فهما آخر الناس حشرا.

۱۷۵۶ ابن وہب نے، اٹحق بن یحییٰ التیمی سے، انہوں نے معبد خالد الجدی سے، وہ ابوسریحہ الغفاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ مزینہ کے دو آدمی جمع کئے جائیں گے، اور یہ لوگوں میں سب سے آخر میں جمع کئے جائیں گے، یہ دونوں پہاڑ کی طرف آئیں گے جس میں یہ دونوں چھپے ہوں گے، یہ دونوں لوگوں کے قدموں کے نشانات پر آئیں گے، یہ دونوں زمین کو اور وحشی جانوروں کو پائیں گے، حتیٰ کہ یہ دونوں مدینہ پہنچ جائیں گے۔ جب یہ دونوں مدینہ کے قریب پہنچ جائیں گے۔ تو کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ انہیں کوئی بھی نظر نہ آئے گا، اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ لوگ اپنے گھروں میں ہوں گے! وہ دونوں گھروں میں داخل ہو جائیں گے تو وہاں پر بھی کوئی نہ ہوگا، اور بستر پر لومڑی اور دیگر جانور ہوں گے، یہ دونوں کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ اُن میں سے ایک کہے گا کہ شاید لوگ مسجد میں ہوں! پھر یہ دونوں مسجد میں آئیں گے تو وہاں پر بھی کسی کو نہ پائیں گے، یہ دونوں کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے! اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ میرا خیال ہے کہ وہ بازار میں ہوں گے! بازار نے انہیں مصروف کر رکھا ہوگا! پھر یہ دونوں بازار کی طرف نکلیں گے اُس میں بھی کسی کو نہ پائیں گے، پھر یہ دونوں چلیں گے حتیٰ کہ ”عمیہ“ پہنچ جائیں گے، تو وہاں پر دو فرشتے ہوں گے وہ انہیں ٹانگوں سے پکڑیں گے اور انہیں کھینچے ہوئے اکٹھے ہونے والی جگہ (شام) تک پہنچا دیں گے، اس طرح یہ دونوں لوگوں میں سے سب سے آخر میں جمع کئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۵۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال آخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينقان بضمهما فيجدان وحوشا حتى اذا بلغا ثنية الوداع جرا على وجوههما.

۱۷۵۷ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے آخر میں قبیلہ

مُزینہ کے دو چرواہے جمع کئے جائیں گے، وہ دونوں مدینہ کے ارادے سے چلیں گے اور اپنی بکریوں کو چھوڑ دیں گے مگر وہ مدینہ میں وحشی جانوروں کو پائیں گے، جب وہ ”عمیۃ الوداع“ میں پہنچیں گے تو انہیں چرووں کے بل ٹھیسٹ کر لے جایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۸. حدثنا يحيى بن سليم الطائفي عن المياح أبي العلاء عن شهر بن حوشب قال ذهبت إلى بيت المقدس زمن مات معاوية وبويع ليزيد فهجرت فأخذت مكانا قريبا من نوف البكالي فاذا رجل ضخم أبيض فاسد العينين عليه خميصة يتخطى رقاب الناس حتى قعد بين يدي نوف، فقلت من هذا؟ قالوا عبدالله بن عمرو بن العاص فكف نوف عن الحديث فقال له نوف أقسمت عليك إلا ما حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال نعم خرج علينا رسول الله عليه وسلم فقال ليهاجرن الناس هجرة بعد هجرة إلى مهاجر إبراهيم عليه السلام ولا تقوم الساعة إلى على شرار الناس على قوم تقدروهم روح الله وترفضهم أرضهم وتحشرهم النار مع القرودة والخنازير تنزل حيث نزلوا وتقبل حيث قالوا وتبيت حيث باتوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۵۸. یحییٰ بن سلیم الطائفی نے المیاح ابو العلاء سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مانے میں جب یزید کے لئے بیعت لی جا رہی تھی تو میں ہجرت کر کے بیت المقدس چلا گیا، میں نوف البکالی کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں ایک بھاری بھر کم سفید رنگ اور خراب آنکھوں والا شخص آیا، اُس پر چادر تھی وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا نوف کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، نوف اپنی بات کرنے سے رُک گیا، اور نوف نے اُس سے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں وہ حدیث سنا جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو؟ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ ضرور لوگ اس ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت کریں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہوگی۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی مگر شریر لوگوں پر، ایسی قوم پر جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہوگا اور جنہیں اُن کی زمین جُدا کرتی ہوگی، اور جن کو آگ بندروں اور خزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ آگ بھی پڑاؤ ڈالے گی جہاں وہ آرام کریں گے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے تو وہاں آگ بھی رات گزارے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو وہ آگ کا حصہ بنے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۹. حدثنا ابن عيينة عن ابن طاوس عن أبيه قال قال معاذ بن جبل اخبرجوا من اليمن قبل انقطاع العجل يعني الطريق وقبل ان لا يكون لكم زاد إلا الجراد وقبل ان تحشركم

نار إلى الشام.

۱۷۵۹۔ ابن عیینہ نے ابن طاؤس سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: راستہ بند ہو جانے سے پہلے یمن سے نکلو۔ اور اس سے پہلے کہ تمہارا زادراہ ٹڈیاں ہوں، اور اس سے پہلے کہ آگ تمہیں شام کی طرف اکٹھے کرے۔

○ ○ ○

۱۷۶۰۔ حدثنا ابن عیینہ عن عبید بن الحسن عن عبد اللہ بن معقل قال اراد ابن عبد اللہ

بن سلام الغزو فقال له يا بني لا تفجعني بنفسك فان صريخ الشام سيأتي كل مؤمن

۱۷۶۰۔ ابن عیینہ نے، عبید بن حسن سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی

اللہ عنہ کے بیٹے نے جہاد کا ارادہ کیا تو حضرت عبد اللہ نے اُس سے کہا کہ اے میرے بیٹے تو اپنی ذات کے ذریعہ سے مجھے تکلیف نہ دے! بے شک شام کی چیخ ہر مؤمن کے پاس آ جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۶۱۔ حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن أبي

هريرة قال تخرج نار من المشرق وأخرى من قبل المغرب تحشران الناس بين أيديهم

القردة يسيران بالنهار ويكمنان بالليل حتى يجتمعا بجسر منبج.

۱۷۶۱۔ ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آگ مشرق کی طرف سے نکلے گی اور دوسری مغرب کی طرف سے نکلے گی اور یہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی، وہ اُن کے سامنے بند رہوں گے، یہ دونوں آگیں دن کو چلیں گی اور رات کو چھپ جائیں گی، یہاں تک کہ یہ دونوں ”منبج“ کے پل پر اکٹھی ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۱۷۶۲۔ حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن الجريري عن أبي المثنى عن أبي

إمامة قال لا تقوم الساعة حتى يتحول خيبر أهل العراق إلى الشام وشرار أهل الشام إلى

العراق وقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بالشام

۱۷۶۲۔ ابن عبد الوارث نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے الجریری سے، انہوں نے ابو المثنیٰ سے روایت کی ہے کہ

ابو امامہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک عراق کے اچھے لوگ شام منتقل نہ ہو جائیں اور شام کے بُرے لوگ عراق منتقل نہ ہو جائیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے کہ شام چلے جاؤ۔

○ ○ ○

۱۷۶۳۔ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه قال قال معاذ بن جبل

اخرجوا من اليمن قبل ثلاث خروج النار وقبل القطاع الحبل وقبل أن لا يكون لأهلها زاد

الا الجراد قال طاوس وتخرج نار من اليمن تسوق الناس تهدو وتروح وتدلج

۱۷۶۳ عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تین (3) چیزوں سے پہلے یمن سے نکل جاؤ، آگ کے نکلنے سے پہلے اور راستہ کے بند ہونے سے پہلے، اور اس سے پہلے کہ یمن والوں کا سوائے مٹیوں کے کوئی توشہ نہ رہے گا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہٹائے گی، اُن کے ساتھ صبح اور شام چلے گی، اور مُلکِ شام میں داخل ہوگی۔

○ ○ ○

۱۷۶۴. قال عبد الرزاق قال معمر قال الزهري تخرج نار من الحجاز تضيء أعناق الإبل

ببصري.

۱۷۶۴ عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حجاز سے آگ نکلے گی جس کی روشنی میں بصری کے اُونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۷۶۵. قال معمر وحدثنا قتادة عن شهر بن حوشب قال سمعت عبد الله بن عمرو وهو عند نوف يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة لخيار الناس إلى مهاجر ابراهيم عليه السلام وحتى لا يبقى في الأرض إلا شرار أهلها تلفظهم أرضهم وتقدرهم نفس الله تعالى تحشرهم نار مع القردة والخنزير تبیت معهم اذا باتوا وتقبل اذا قالوا وتاكل من تخلف.

۱۷۶۵ معمر نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے نوف کے پاس کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت بھی ہے، نیک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف جائیں گے، اور زمین پر شریر لوگ باقی رہیں گے۔ انہیں اُن کی زمین پھینکے گی، اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ناپسند کرے گی، انہیں بندروں اور خزیروں کے ساتھ آگ جمع کرے گی، جب وہ رات گواہیں گے تو یہ اُن کے ساتھ رات گوارے گی، اور جب وہ قیلولہ کریں گے تو یہ اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی، اور جو پیچھے رہ جائیں گے تو وہ انہیں کھا جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۶۶. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تتركون المدينة خير ما كانت لا يغشاها الا العواف والطير والسباع وآخر من يحشر راعيان من مزينة فينشقان بغمهما فيجدانها وحشا حتى اذا أتيا ثنية الوداع حشرا على وجوههما.

۱۷۶۶ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم لوگ مدینہ اُس سے بہتر حالت میں جس میں وہ تھا چھوڑ دو گے، اور اُس میں حشرات الارض رہیں گے، اور پرندے اور دَورندے، جو سب

سے آخر میں جمع کئے جائیں گے وہ قبیلہ مُزَیْنہ کے دو چرواہے ہوں گے، وہ دونوں اپنی بکریوں کو پیچھے چھوڑ کر مدینہ میں آئیں گے اور وہاں پر وحشی جانوروں کو دیکھیں گے، جب وہ ”مَدِیۃ الوداع“ پہنچیں گے تو وہ چہروں کے بل جمع کئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۸۶: حدثنا جریر بن عبد الحمید عن لیث بن ابی سلیم عن شہر بن حوشب عن عبد اللہ عمرو رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہا ستكون ہجرة بعد ہجرة حتی یمہاجر الناس إلی مہاجر ابراہیم علیہ السلام حتی لا یبقی علی الأرض إلا شرار أهلہا نقدرہم روح اللہ تعالیٰ وتلفظہم أرضوہم وتحشرہم نار من عدن مع القردة والخنازیر تبیت معہم اینما باتوا وتقیل معہم اینما قالوا ولہا ما سقط منہم۔

۱۷۸۷: جریر بن عبد الحمید نے لیث بن ابی سلیم سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، یہاں تک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ زمین پر اُس کے شریر لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا، انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ناپسند کرے گی، اور انہیں اُن کی زمین پھینکے گی، اور انہیں آگ جمع کرے گی، جو آگ عدن سے بندوں اور خنزیروں کے ساتھ نکلی ہوئی ہوگی جہاں وہ رات گزاریں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو وہ آگ کا حصہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۸۸: حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال یكون نار أو دخان فی المشرق أربعین لیلۃ

۱۷۸۸: حکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آگ یا دھواں چالیس (40) راتوں تک ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۸۹: حدثنا ابن المبارک عن سلیمان التیمی عن ابی نضرۃ عن ابن عباس قال ینادی مناد من بین یدی الساعة یا ایہا الناس اتکم الساعة فیسمعه الأحياء والأموات

۱۷۸۹: ابن مبارک نے سلیمان تیمی سے، انہوں نے ابو نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک آواز دینے والا قیامت سے پہلے آواز دے گا کہ اے لوگو! تم پر قیامت آ چکی، اُسے مُردہ اور زندہ سب سُن لیں گے۔

○ ○ ○

قیامت کی علامات

ما یكون من علامات الساعة

۱۷۷۰. حدثنا ابن المبارك عن هشام عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما مثلي ومثلكم ومثل الساعة كقوم خافوا عدوا فبعثوا رنية لهم فلما قاربهم إذا هم بنواصي الخيل فخشى أن يسبقه العدو إلى أصحابه فلطمع بثوبه ونادى يا أصحاباه وإن الساعة كادت تسبقني اليكم.

۱۷۷۰. ابن مبارک نے هشام سے روایت کی ہے کہ حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میری، تمہاری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جنہیں دشمن کا اندیشہ ہو، وہ اپنے ایک جاسوس دشمنوں کی طرف بھیجیں جب وہ جاسوس اُن کے قریب جائے تو انہیں گھوڑوں پر تیار پائے، اُسے یہ اندیشہ ہے کہ یہ دشمن اُس کے ساتھیوں تک اُس سے پہلے پہنچ جائیں گے، تو وہ اپنے ساتھیوں کو کپڑا ہلا کر خبردار کرتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ اے میرے ساتھیو! اسی طرح قیامت قریب ہے کہ مجھ سے پہلے تمہاری طرف سبقت کر جائے!

○ ○ ○

۱۷۷۱. حدثنا ابن المبارك عن معمر عن علي بن زيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين دنت الشمس للغروب إن ما مضى من دنياكم فيما بقي كما مضى من يومكم هذا فيما بقي منه

۱۷۷۱. ابن مبارک نے معمر سے، انہوں نے، علی بن زید سے، انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جتنی دُنیا تمہاری گور چکی ہے تو آج کے دن کے حساب سے اتنی ہی دُنیا تمہاری آگے باقی ہے۔

○ ○ ○

۱۷۷۲. حدثنا ابن المبارك عن عوف عن قسامة بن زهير قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثلكم ومثل الساعة كقوم خافوا العدو فبعثوا رنية لهم قريبة فلما أبصروا الرنية غارة القوم خاف أن هبط من موضعه يؤذن قومه أن تبدره الغارة إلى قومه فلوى بثوبه في مكانه ونادى يا أصحاباه.

۱۷۷۲. ابن مبارک نے عوف سے روایت کی ہے کہ قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میری، تمہاری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جنہیں دشمن کا اندیشہ ہو۔ وہ اپنے جاسوس کو اُن کی طرف بھیجے جب دشمن اُس جاسوس کو دیکھ لیں تو وہ قوم پر حملہ کر دیں۔ اب یہ جاسوس اپنے جگہ سے اترنے پر ڈرے

کہ اپنی قوم کو اطلاع کیسے کروں کہ دشمن تو اس کی قوم پر حملہ کرنے والے ہیں تو وہ اپنی جگہ ہی سے کپڑا ہلا کر آواز دے گا کہ میرے ساتھیو!۔

○ ○ ○

۱۷۷۳. حدثنا ابن المبارك عن ابن أبي خالد عن شبيل بن عوف قال أخبرني أبو جبير عن أشياخ الأنصار قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أنا والساعة هكذا والصق بين أصعیه السبابة والوسطی فی نفس الساعة أو قال بسم الساعة

۱۷۷۳. ابن مبارک نے ابن ابو خالد سے، انہوں نے شبیل بن عوف سے، انہوں نے ابو جبر سے روایت کی ہے کہ انصار کے مشائخ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اور قیامت اس طرح ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی تشہد کی اور درمیان والی انگلی آپس میں ملا دی۔

○ ○ ○

۱۷۷۴. حدثنا ابن المبارك عن سفیان عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت أنا والساعة كهاتين قال وكان إذا ذكر الساعة احمرت وجنتاه وعلا صوته واشتد غضبه كأنه نذير جيش صبحكم ومساكم

۱۷۷۴. ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے، سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں، اور آپ ﷺ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہو جاتے اور آواز بلند ہو جاتی، اور جلال زیادہ ہو جاتا گویا کہ وہ لشکر کو ڈرانے والے ہیں کہ دشمن صبح یا شام تم پر آ پہنچا ہے۔

○ ○ ○

۱۷۷۵. حدثنا ابن المبارك عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم سمع أبا هريرة قال لتقوم الساعة على رجلين ميزانهما في أيديهما

۱۷۷۵. ابن مبارک نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو المہزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ضرور قیامت قائم ہوگی دو آدمیوں پر (اس حال میں کہ) اُن کے ترازو اُن کے ہاتھوں میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۷۷۶. حدثنا نوح بن أبي مریم عن مقاتل بن حیان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقوم الساعة والرجلان قد نشرا بينهما الثوب فلا يتبايعانه ولا يطويانه حتى تقوم الساعة والرجل قد رفع لقمته فلا يضعها في فيه حتى تقوم الساعة والرجل قد لاط حوضه فلا يكرع فيه حتى تقوم الساعة لم يقرأ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتاتینہم بفتۃ وہم لا يشعرون (العنکبوت)

۱۷۷۶ھ نوح بن "ابو مریم" نے مقاتل بن حیان سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم ہو جائے گی حالانکہ دو (2) آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا۔ انہوں نے ابھی اُسے پہچانہ ہوگا اور نہ اُسے لپیٹا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ایک آدمی نے لقمہ اٹھایا ہوگا اور ابھی تک اُس نے اپنے منہ میں نہ رکھا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ایک آدمی نے حوض بنایا ہوگا ابھی تک اُس نے اس سے پانی نہ پیا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَتَاتَيْنَهُمْ بَفْتَةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝﴾ (سورہ عنکبوت)

○ ○ ○

۱۷۷۷ھ۔ حدثنا ابن المبارک عن معمر عن محمد بن زیاد سمع ابا هريرة يقول ان

الساعة لتقوم على رجلين ينشران ثوبا يتنايعانه بينهما فتقوم الساعة عليهما.

۱۷۷۷ھ ابن مبارک نے معمر سے، انہوں نے محمد بن زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت دو آدمیوں پر قائم ہوگی اس حال میں کہ انہوں نے بیچنے کے لئے درمیان میں کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، تو اُن پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

۱۷۷۸ھ۔ حدثنا ابن المبارک عن خالد ابی العلاء عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضي

الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع

بالاذن متى يؤمر بالنفخ فينفخ فنقل ذلك على أصحابه، فقال رسول الله صلى الله عليه

وسلم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا.

۱۷۷۸ھ ابن مبارک نے خالد ابو العلاء سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: آدمی کیسے آرام سے رہ سکتا ہے حالانکہ صور والے نے صور منہ سے

لگا رکھا ہے، اور کان کو متوجہ کر رکھا ہے، کہ کب اُسے صور پھونکنے کا حکم ہو تو وہ صور پھونک دے، یہ بات آپ ﷺ کے حضرات صحابہ

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بھاری لگی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کہو:

”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا“.

○ ○ ○

۱۷۷۹ھ۔ حدثنا ابن المبارک عن التيمي عن أسلم عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن

عمرو قال قال أعرابي يا رسول الله ما الصور؟ قال قرن ينفخ فيه

۱۷۷۹ھ ابن مبارک نے، تمیمی سے، انہوں نے اسلم سے، انہوں نے بشر بن شغاف سے روایت کی ہے کہ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک دیہاتی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ صُور کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۸۰. حدثنا ابن المبارك عن سفیان عن منصور وسليمان عن ابراهيم عن علقمة ان

زلزلة الساعة شيء عظيم (الحج) قال قبل الساعة

۱۷۸۰. ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے منصور اور سلیمان سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ علقمر

فرماتے ہیں کہ:

﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ (سورة الحج)

اس کا وقوع قیامت سے پہلے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۸۱. حدثنا ابن المبارك عن مالك بن مغول قال سمعت اسماعيل بن رجاء يحدث

عن الشعبي قال لقي جبريل عيسى عليهما السلام، فقال له عيسى يا جبريل متى الساعة

فانتفض في أجنته ثم قال ما المسؤول عنها بأعلم من السائل ثقلت في السماوات والأرض

لا تأتكم الا بغتة (الأعراف) أو قال لا يجليها لوقتها الا هو (الأعراف) ثقلت في السموات

۱۷۸۱. ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے مالک بن مغول رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے روایت کی

ہے کہ شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ

السلام نے اُن سے پوچھا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام) قیامت کب ہوگی؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر جھاڑے اور

کہنے لگا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، آسمان اور زمین اس بات سے بوجھل ہو چکے ہیں، قیامت

اچانک آئے گی، اس کا وقت مقرر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

○ ○ ○

۱۷۸۲. حدثنا ابن المبارك عن كهيمس عن عبد الله بن بريده عن يحيى بن يعمر عن

ابن عمر عن عمر رضي الله عنهما قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن

الساعة فقال ما المسؤول عنها بأعلم من السائل قال فما أمارتها قال ان تلد الأمة ربتها أو

ربها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان.

۱۷۸۲. ابن مبارک نے کھیمس سے، انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے، انہوں نے

ابن عمر سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال

کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، اُس شخص نے کہا کہ قیامت کی

علامات کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوٹدی اپنی مالکن کو یا فرمایا مالک کو پہننے گی اور ٹوٹنے پاؤں والے، ننگے جسم والے، فقیروں اور بکریوں کے چرواہوں کو دیکھے گا کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی عمارتوں پر فخر کر رہے ہیں۔

۱۷۸۳. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة قال لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم

يسال عن الساعة حتى نزلت فيم أنت من ذكرها إلى ربك منتهاها (النازعات) فانتهى.

۱۷۸۳. ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ، عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسلسل قیامت

کے متعلق پوچھتے رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

(سورة النازعات)

﴿لِيَمَّا آتَتْ مِنْ ذِكْرٍهَا إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَا﴾

تو آپ ﷺ پوچھنے سے رک گئے۔

قیامت کی علامات میں سے سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا

علامات الساعة بعد طلوع الشمس من مغربها

۱۷۸۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله عنه عن النبي

صلى الله عليه وسلم أنه قال قبل موته بشهر تسألوني عن الساعة وإنما علمها عند الله

۱۷۸۴. ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فوت ہونے سے ایک مہینہ پہلے فرمایا کہ: تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو تو اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

○ ○ ○

۱۷۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن كثير بن مرة ويزيد بن شريح

وعمر بن سليمان قالوا آخر طلوع الشمس من المغرب يوما واحدا قط وترفع الحفظة

وتؤمر بأن لا يكتبوا شيئا فإذا كان ذلك سجدوا لله وتستوحش الملائكة بحضور

الساعة وتفزع الشمس والقمر وتحرس السماء حرسا شديدا لا يستطيع شيطان ولا

جان أن يدنو وتستوحش الجن وتموج الجن والإنس والطير والوحش والسباع بعضها

من بعض فتأتي الجن الخافقين والشياطين لتستمع فيرمون بشهب النار فلا يسمعون شيئا

ويتغير لون السماء وتهد الأرض وتنسف الجبال إلا أربعة طور سينا والجودي وجبل لبنان

وجبل ثابور الذي فوق طبرية فإن الله تعالى نصبها روضة خضراء ذات شجر بين الجنة

والنار عليها بناء اللؤلؤ والزبرجد والدر والياقوت فيجعل عرشه عليها ليدن الخلق وإن

رجل الملك صاحب الصور عند القلزم وإنه لينفخ النفخة الأولى فيصق من في
السموات والأرض فيمكثون أربعين عاما وتنفطر السماء وتناثر نجومها ويرسل الله ماء
الحياة فينبت البشر وإن كل بشر منهم لعلی مثل عين الجراداة من عجب الذهب وعلى الليرة
التي في السرة وقال قال عبدالله بن عمرو لينفخ النفخة الأخرى من عند باب مدين الغربي
فاذا هم قيام ينظرون يبعثون في دخن وظلمة، قال وقال أبو الدرداء فمن كان له عمل صالح
يفرح عند الدخن والظلمة حتى يصير في رخاء ويقسم النور بين الناس على قدر الأعمال.

۱۷۸۵ حکم بن نافع نے، جراح سے، انہوں نے ارطاة سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ اور یزید بن حریج اور عمر بن
سلیمان فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا وہ صرف ایک ہی دن ہوگا، حفاظت کرنے والے فرشتے چلے
جائیں گے، اور حکم دیدیا جائے گا کہ اب کچھ نہ لکھا جائے، جب یہ حالت ہوگی تو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز
ہو جائیں گے، اور فرشتے قیامت کے آنے کی وجہ سے گھبرائے ہوں گے، اور سورج اور چاند ڈر رہے ہوں گے، اور آسمان کی بہت
سخت چوکیداری کی جائے گی، کوئی شیطان اور جن اس بات کی طاقت نہ رکھے گا کہ اُس کے قریب ہو جائے، جنات بھی گھبرائے
ہوئے ہوں گے، جنات، انسان پرندے، وحشی جانور اور درندے ایک دوسرے سے جا ملیں گے، جنات اُچک لینے والے شیطان
کے پاس آئیں گے تاکہ وہ کچھ سنیں، انہیں آگ کے فُعلوں سے مارا جائے گا، وہ کچھ بھی سن نہ پائیں گے، اور آسمان کا رنگ
متغیر ہو جائے گا، زمین کا پنا شروع ہو جائے گی، اور پہاڑ اُڑنے لگ جائیں گے سوائے چار 4 پہاڑوں کے، طور سینا، ہودہ، جبل
لبنان اور جبل ثابور، (جو کہ بطور یہ کے اوپر ہے) اللہ تعالیٰ اُسے سُورِ روضہ بنائیں گے جو درختوں والا ہوگا، وہ جنت اور جہنم کے
درمیان ہوگا، اُس پر لُؤلُو ذہر جُدد، دُر اور یاقوت کی عمارتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنا عرش اس پر رکھے گا تاکہ مخلوق کی قریب
ہو جائیں، سور والے فرشتے کی ٹانگیں قُلُوم کے پاس ہوں گی۔ جب پہلا سور پھونکے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہوں گے وہ
سب بے ہوش ہو جائیں گے، اور چالیس (40) سال تک اسی حالت میں رہیں گے۔ آسمان مٹھ جائے گا اور ستارے جھرنے
لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حیات کے پانی کو بھیجے گا، جس سے انسان ہڈی کی آنکھ کے برابر اُگیں گے، اور اُس کی پیدائش ریڑھ کی
اُس باریک ہڈی سے ہوگی جو نیچے کی سمت ہوتی ہے، اور اُن ذرات سے ہوگی جو ناف کے اندر ہوتے ہیں، حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مَدین کے مغربی دروازے کے پاس دوسرا سور پھونکا جائے گا، تو وہ کھڑے ہو جائیں گے،
دیکھیں گے انہیں دوبارہ دھویں اور اندھیرے میں زندہ کیا جائے گا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس آدمی
کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو وہ اُس دھوئیں اور اندھیرے میں خوش ہوگا اور آرام میں ہو جائے گا، اور روشنی لوگوں کے درمیان
اُن کے اعمال کے حساب سے تقسیم کر دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۸۶. حدثنا عبد الملك بن الصباح عن بكار عن وهب بن منبه قال إذا كان عند قيام

الساعة خرجت جبال البحر إلى البر ووقعت جبال البر في البحر وخروج البحر لفاض على الأرض ولم يبق على وجه الأرض بنیان ولا جبل الا انهدم وخر وانتشرت النجوم وتغيرت السماء وتشققت الأرض خوفا من قيام الساعة ثم تقوم الساعة.

۱۷۸۶ھ بد الملك بن صباح نے بکار سے روایت کی ہے کہ وہب بن منہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہوگی تو خشکی کے پہاڑ سمندروں میں اور سمندروں کے پہاڑ خشکی پر آجائیں گے۔ سمندر کھل آئیں گے، اور وہ زمین پر نہیں گے۔ زمین پر کوئی بھی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ منہدم ہو جائے گا۔ گر جائے گا۔ ستارے جھڑنے لگیں گے۔ آسمان متغیر ہو جائے گا، اور زمین قیامت قائم ہونے کے ڈر سے مٹھ جائے گی، پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۸۷ھ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر أقسم بالله ما على الأرض نفس منقوسة اليوم يأتي عليها منة سنة.

۱۷۸۷ھ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں ابو الزبیر سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فوت ہونے سے ایک ماہ پہلے فرمایا کہ: میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج کے دن زمین پر جو بھی سانس لینے والے انسان موجود ہیں اُن میں سے سو (100) سال کے بعد کوئی بھی موجود نہیں رہے گا۔

○ ○ ○

۱۷۸۸ھ حدثنا بقیة بن الوليد عن أبي بكر عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لأرجو أن لا تعجز امتي عند ربي ان يؤخرهم نصف يوم فليل لسعد كم نصف؟ يوم قال خمس سنة.

۱۷۸۸ھ بقیہ بن ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اُمید رکھتا ہوں کہ میری امت میرے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہ ہوگی وہ انہیں آدھے دن کی ڈھیل دیدے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آدھا دن کتنا ہے؟ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانچ سو (500) سال۔

○ ○ ○

۱۷۸۹ھ حدثنا بقیة بن صفوان عن شريح بن عبيد عن جبیر ابن نفیر قال أكثروا اليهود وغيرهم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في السؤال عن الساعة فأتاه جبريل عليه السلام فقال يا جبريل قد أكثر علي اليهود وغيرهم في السؤال عن الساعة، فقال ما المسؤول عنها بأعلم من السائل

۱۷۸۹ بقیہ نے، صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ جبیر ابن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود وغیرہ نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں قیامت کے متعلق بہت زیادہ پوچھا گیا، حضرت جبرائیل علیہ السلام جب حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام)! یہود وغیرہ قیامت کے متعلق مجھ سے بہت پوچھتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

○ ○ ○

۱۷۹۰. حدثنا بقیہ عن صفوان وأبو المغيرة قال حدثني الفرّج الكلاعي سمع أبا ضمرة الكلاعي يقول لبيتن أهل هذه المدينة لم ليصبحن يعني حمص فيخرج خارج من باب الشرقي فلا يرى سنير فيكذب نفسه فيؤذن أهلها فيخرجون فينظرون إلى ما نظر إليه فإذا هم بلبنان مكانه وإذا سنير قد زال عن مكانه فيمكنون ما شاء الله يومهم ذلك حتى يأتيهم آت من قبل جوارين فيقول مر بنا سنير أمس سائرا منطلقا به ما ندري أين سلك به ويقال إنه وتد من أوتاد جهنم

۱۷۹۰ بقیہ نے صفوان اور ابوالمغیرہ سے، انہوں نے الفرّج کلاعی سے روایت کی ہے کہ ابوالنضرہ فرماتے ہیں کہ اس شہر یعنی حمص والے رات گواریں گے اور صبح کریں گے تو تم میں سے ایک نکلنے والا ایک مشرقی دروازے سے نکلے گا، تو وہ مقام سنیر کو اس کی جگہ پر نہیں دیکھے گا مگر اُسے اپنا قہم سمجھے گا، وہ حمص والوں کو اطلاع دے گا تو وہ بھی نکلیں گے تو وہ بھی دیکھیں گے جس کی طرف وہ دیکھ رہا ہے، تو وہ اپنی جگہ کو لبنان میں پائیں گے، اور مقام سنیر اپنی جگہ سے جا چکا ہوگا، وہ اس حالت میں جیسے اللہ تعالیٰ چاہے اُس دن تک رہیں گے یہاں تک کہ اُن کے پڑوسیوں میں سے کوئی اُن کے پاس آئے گا تو وہ انہیں کہے گا کہ سنیر گوشہ دن ہمارے یہاں سے جا رہا تھا، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں گیا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ جہنم کے کیلوں میں سے ایک کیل ہے۔

○ ○ ○

۱۷۹۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن شيخ له عن وهب ابن منبه قال بعد الدابة السابعة أن يبعث الله ملائكة على خيل بلق تطير بين السماء والأرض تبقى الأرض ومن عليها ومن فيها والآية الثامنة لا يبقى على الأرض شجرة الا بكت دما والتاسعة أنه لا يبقى على الأرض شجرة الا رنت رنين النساء والعاشرة طلوع الشمس من مغربها

۱۷۹۱ ابوالمغیرہ نے، ابن عباس سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب ابن منبہ فرماتے ہیں کہ ”دلبۃ“ کے بعد ساتویں نشانی یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چتکبرے گھوڑے پر بھیجیں گے جو آسمان اور زمین کے درمیان اڑتا ہوگا زمین اور جو اُس پر ہے اور جو اُس میں ہے باقی رہے گا۔ اور آٹھویں نشانی یہ ہے کہ زمین پر کوئی درخت باقی نہ رہے گا مگر وہ خون کے آنسو روئے گا۔ نویں علامت یہ ہے کہ زمین پر کوئی چٹان باقی نہ رہے گی مگر وہ عورتوں کی طرح بین کرے گی، اور دسویں علامت یہ ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۹۲. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن
العريان بن الهيثم قال وفدت مع أبي الي يزيد بن معاوية فسمعت عبد الله بن عمرو فقلت
له ترهم أنه تقوم الساعة على رأس السبعين، فقال انهم يكذبون علي ليس هكذا قلت
ولكني قلت لا تكون السبعين الا كان عندها شدائد وأمور عظام

۱۷۹۲. عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ عریان بن ہيثم
فرماتے ہیں کہ: میں اپنے والد کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا تو میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ
آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت ستر (70) ہجری کو آجائے گی؟ تو انہوں نے کہا کہ لوگوں نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے، میں نے
اس طرح نہیں کہا تھا، بلکہ میں نے کہا تھا کہ ستر (70) ہجری میں سختیاں ہوں گی اور بڑے بڑے معاملات پیش آئیں گے۔

۱۷۹۳. حدثنا ابن وهب عن عبد الله بن عمر عن سعد بن سعيد الأنصاري عن أنس بن
مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تكون السنة
كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كالיום كاضطرار النار

۱۷۹۳. ابن وہب نے عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے سعد بن سعید انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مہینہ کی طرح،
اور مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ ایک دن کی طرح اور ایک دن آگ جلانے کی دیر کے برابر ہو جائے گا۔

۱۷۹۴. حدثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال عن عياض بن
عبد الله بن معبد عن أبي معبد مولى ابن عباس عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى
يتسافل الناس في الطريق كما يتسافل الدواب يستغني الرجال بالرجال والنساء بالنساء
أندرون ما التساحق؟ قالوا لا، قال تركب المرأة المرأة ثم تسحقها.

۱۷۹۴. ابن وہب نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے عیاض بن عبد اللہ سے،
انہوں نے ابو معبد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگ
راستوں میں اس طرح بدکاریاں کریں گے جیسے جانور خواہش پورا کرتے ہیں، مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ
خواہش پوری کریں گی، کیا تم لوگ جانتے ہو کہ "تساحق" کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں! فرمایا کہ عورت عورت پر سوار ہو جائے
اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے۔

۱۷۹۵. حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن أبي الحارث الكوفي عن سعيد بن
مسروق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تغور المياه كلها وترجع إلى أمائها إلا

نہر الأردن ونیل مصر.

۱۷۹۵ھ ابن وہب نے، یحییٰ بن ایوب سے، انہوں نے ابو الحارث الکوفی سے روایت کی ہے کہ سعید بن مسروق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہر جگہ کا پانی زمین کے اندر چلا جائے گا، اور اپنی جگہوں کی طرف لوٹ جائے گا، البتہ اردن اور نیل کے دریا بہتے رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۹۶ھ. حدثنا يحيى بن سليم الطائفي عن الحجاج بن فرافصة عن مكحول قال قال اعرابي يا رسول الله متى الساعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما المسؤول عنها بأعلم من السائل ولكن أشراطها تقارب الأسواق ومطر ولا نبات وظهور الغيبة وظهور أولاد الغيبة والتعظيم لرب المال وعلو أصوات الفساق في المساجد وظهور أهل المنكر على أهل المعروف فمن أدرك ذلك الزمان فليرغ بدينه وليكن حلسا من أحلاس بيته.

۱۷۹۶ھ یحییٰ بن سلیم الطافی نے حجاج بن فرافصہ سے روایت کی ہے کہ مکحول کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اُس کی علامات یہ ہیں کہ بازار قریب قریب ہو جائیں گے، بارش ہوگی لیکن پودے نہیں اُگیں گے، غیبت ظاہر ہو جائے گی، زانیہ کی اولاد ظاہر ہو جائے گی، مالدار کی عزت کی جائے گی، فاسقوں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گے، بدکار لوگ نیک لوگوں پر غالب آ جائیں گے، جو شخص یہ زمانہ پالے تو وہ اپنے دین کی حفاظت کرے، اور اپنے گمروں کے اندر ٹاٹ کی طرح ٹکا رہے۔

○ ○ ○

۱۷۹۷ھ. حدثنا مروان الفزاري عن زياد بن المنذر الثقفي حدثني نافع الهمداني عن الحارث الأعور قال قال عبد الله بن مسعود إذا رأيت الناس قد أمتوا الصلاة وأضاعوا الأمانة واستحلوا الكذب وأكثروا الحلف وأكلوا الربا وأخذوا الرضى وشيدوا البناء واتبعوا الهوى وباعوا الدين بالدنيا فالنجاليم النجا ثكلتك أمك.

۱۷۹۷ھ مروان الفزاری نے، زیاد بن منذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے نافع الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حارث الاعور سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ نمازیں قضا کر رہے ہیں، امانتوں کو ضائع کر رہے ہیں، جھوٹ کو حلال سمجھتے ہیں، بہت زیادہ قسمیں کھاتے ہیں، سود کھاتے ہیں، رشوت لیتے ہیں، پختہ عمارتیں بناتے ہیں، خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں، تو کنارہ کشی اختیار کر لینا! تو کنارہ کشی اختیار کر لینا! تیری ماں تجھے روئے!

○ ○ ○

۱۷۹۸ھ. حدثنا عبدالرزاق عن سفيان عن منصور عن عامر عن عائشة قالت إذا خرجت

اول الآيات طرحت الأقدام وحبت الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۷۹۸ عبد الرزاق نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب قیامت کی ابتدائی علامتیں ظاہر ہو جائیں گی تو قلم پھینک دیئے جائیں گے، اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے، اور جسموں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۹۹ . حدثنا عبدة بن سليمان عن عثمان بن حكيم عن أبي أمامة بن سهل قال سمعت

عبد الله بن عمرو يقول لا تقوم الساعة حتى يتسافد الناس في الطريق تسافد الحمير

۱۷۹۹ عبدة بن سليمان نے عثمان بن حکیم سے، انہوں نے ابو أمامہ بن سہل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک لوگ راستوں میں ایسے بدکاری کریں جیسے گدھے بدکاری کرتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۰۰ . حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون العبدي قال قيل لنوف

إن عبد الله بن عمرو يقول لا يلبث الناس بعد التسعين الا قليلا فقال نوف إني لأجدهم

يعيشون بعد ذلك زمانا طويلا ولكن عامة المعيشة تكون بالشام. قيل الكوفة والبصرة؟

قال هي محدثة

۱۸۰۰ ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو ہارون العبدي سے روایت کی ہے کہ نوف سے کہا گیا کہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ نوے (90) ہجری کے بعد بہت کم باقی رہیں گے، نوف نے کہا کہ میں پاتا ہوں کہ وہ نوے (90) کے بعد بھی طویل زمانہ تک رہیں گے، لیکن عام طور پر زندگی شام میں ہوگی، کسی نے کہا کہ کوفہ اور بصرہ میں؟ فرمایا کہ وہ تو نئے بنے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۰۱ . قال حماد عن حجاج الأسود عن شهر بن حوشب عن النبي صلى الله عليه

وسلم يوشك أن يخرج الرجل من بيته فتخبره عصاه وسوطه بما أحدث أهله في بيته

۱۸۰۱ حماد نے حجاج الاسود سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

قریب ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر سے نکلے جب واپس آئے تو اُس کی لاشی اور اُس کا کوڑا اُسے بتائے کہ اُس کے گھر والوں نے اُس کے بعد اُس کے گھر میں کیا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۰۲ . حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عبد الرحمن بن ثروان عن العريان بن

الهيثم قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا

یلدری أحد من الناس متى أولها.

۱۸۰۲ عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ثروان سے، انہوں نے العریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نیک لوگوں کے بعد اے لوگ ایک سوئس (120) سال تک ہوں گے، لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ ان کی ابتدا کب ہوگی۔

○ ○ ○

۱۸۰۳ . حدثنا المعتمر بن سليمان عن ليث عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة على من يقول لا إله إلا الله وإن الملك يريد أن ينفخ في الصور فإذا سمع أحدا يقول لا إله إلا الله أخرها سبعين خريفا.

۱۸۰۳ المعتمر بن سليمان نے لیث سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت لا الہ الا اللہ کہنے والوں پر قائم نہ ہوگی، فرشتہ صور پھونکے گا ارادہ کرتا ہے جب کسی کو لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے سنا ہے تو سٹ (70) سال تک اپنا یہ ارادہ موخر کر دیتا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۰۴ . حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة على أحد يقول الله الله.

۱۸۰۴ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی کسی ایک پر بھی جو اللہ اللہ کرے۔

○ ○ ○

۱۸۰۵ . حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أبي إسحاق عن علي قال إن شداد أو من شداد الناس من تدر كههم الساعة وهم أحياء.

۱۸۰۵ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے بدخودہ ہیں جن پر قیامت آجائے اور وہ زندہ ہوں۔ (یعنی قیامت کی نشانیاں آجائیں اور وہ بے خوف ہو کر گناہوں میں زندگی گزاریں۔)

○ ○ ○

۱۸۰۶ . قال معمر وأخبرنا زيد بن أسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مطلق ومثل الساعة كمثلي قوم بعثوا عينا فبصر بالعدو فخاف أن يسبقه العدو إلى أصحابه فلاح بسيفه أتيتم والي جنت مبعوثا بين يدي الساعة.

۱۸۰۶ معمر کہتے ہیں کہ زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جو جاسوس بھیجے۔ وہ جاسوس دشمن کو دیکھ لے اُسے اندیشہ ہو کہ دشمن اُس کے ساتھیوں پر پہنچ جائیں گے، پس وہ اپنی

تکوار کی چمک کے ساتھ اشارہ کرتا ہے کہ دشمن تم پر آچکا ہے اسی طرح میں بھی قیامت سے پہلے بھیجا جا چکا ہوں۔

○ ○ ○

۱۸۰۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن عبدالله بن عمرو قال ان

في البحر شياطين مسجونة يوشك أن تخرج فتقرأ على الناس قرآنا.

۱۸۰۷. عبدالرزاق نے، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابن طاووس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: بے شک سمندر میں شیاطین کو قید کیا گیا ہے قریب ہے کہ وہ نکل کھڑے ہوں گے اور لوگوں پر قرآن پڑھنے لگیں۔

○ ○ ○

۱۸۰۸. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم قال

وفدت على معاوية فبينما أنا عنده إذا جاء رجل عليه حلتان فرحب به معاوية وأجلسه على

السريр معه، فقلت من هذا يا أمير المؤمنين؟ قال أما تعرفه هذا عبدالله بن عمرو بن العاص

قال قلت لهذا الذي يقول لا يعيش الناس بعد مئة سنة؟ قال فائبل على وقلت لك ذالك

إننا لنجعلهم يعيشون بعد المئة دهرا طويلا ولكن هذه الأمة أجلت ثلاثين ومئة سنة.

۱۸۰۸. عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے محمد بن شبيب سے روایت کی ہے کہ العریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ میں وفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ میں اُن کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثنا میں

ایک آدمی آیا جس پر دو کپڑے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے مَرَحبا کہا اور اُسے اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھایا،

میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین یہ کون ہے؟ فرمایا کہ کیا تم انہیں نہیں جانتے؟ یہ تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی

اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، میں نے کہا یہ وہی آدمی ہے جو کہتا ہے کہ لوگ سو (100) سال کے بعد زندہ نہیں رہیں گے؟ تو حضرت عبداللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کیا میں نے تجھ سے یہ بات کہی ہے؟ ہم لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ سو (100)

سال کے بعد بھی طویل عرصے تک زندہ رہیں گے، لیکن اس اُمت کو ایک سو تیس (130) مہلت دی گئی ہے۔

○ ○ ○

۱۸۰۹. حدثنا ابن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال تقوم الساعة والرجلان يتبايعان الثوب ولا يطويانه ولا

يتبايعانه حتى تقوم الساعة والرجل يحلب فلا يضع الإناء على فيه حتى تقوم الساعة

والرجل يلمط الحوض فلا يسقي فيه حتى تقوم الساعة.

۱۸۰۹. ابن عیینہ نے، ابوالزناد سے، انہوں نے لأعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہو جائے گی اس حال میں کہ دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت

کر رہے ہوں گے، انہوں نے کپڑا پیٹا نہ ہوگا اور نہ بیچا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ایک آدمی دودھ دودھ پیا گا ابھی تک اُس نے اپنا برتن اپنے منہ تک نہیں پہنچایا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک آدمی حوض بنائے گا ابھی تک اُس نے اُس میں سے پانی نہیں پیا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۸۱۰. حدثنا أبو عبد الصمد عن أبي عمران الجوني عن أبي فراس رجل من أسلم قال قال رجل يا رسول الله متى الساعة؟ قال ما المسؤول عنها بأعلم من السائل ولكن لها أعلام إذا رعاء الشاء تطاولوا في البينان وإذا الحفافة العراة كانوا ملوكا وهم العريب.

۱۸۱۰ ابو عبد الصمد نے ابو عمران الجونی سے، انہوں نے ابو فراس سے، انہوں نے بنو اسلم کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، ہاں لیکن قیامت کی کچھ علامات ہیں، جب بکریوں کے چرواہے تعمیرات کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اور جب ننگے پاؤں رہنے والے بادشاہ بن جائیں اور یہ لوگ اہل عرب ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۱۱. حدثنا عبد الوهاب عن يونس عن الحسن عن ابن مسعود قال ان للساعة أشراطا ولن تقوم الساعة حتى يجيء أشراطها

۱۸۱۱ عبد الوهاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، الحسن نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی علامات ہیں اور وہ ہرگز نہ آئے گی جب تک اس کی علامات قائم نہ ہو جائیں۔

○ ○ ○

۱۸۱۲. حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تقوم الساعة حتى يمطر الناس مطرا لا يكن منه بيت المدر لا يكن منه الا بيوت الشعر قال سهل لما فارق أبي بيت شعر حتى لقي الله تعالى.

۱۸۱۲ الدراوردی نے سہیل بن ابی صالح سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر خاص قسم کی بارش برے گی، اور کوئی کچی مٹی کا گھریا قی نہ رہے گا اور نہ کوئی بالوں والا گھریا قی رہے گا۔ حضرت سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے والد بالوں والے گھر سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

○ ○ ○

۱۸۱۳. حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال بعث أنا والساعة هكذا وأشار بأصبعه التي تلي الإبهام والوسطى ولفق بينهما.

۱۸۱۳۔ ابن ابو حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا شہادت والی اور درمیانی انگلی، اور اُن کے درمیان جدائی کرتے ہوئے فرمایا میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۱۴۔ حدثنا وكيع عن سفيان عن ضرار بن مرة عن ابن أبي الهذيل قال ان كان احدكم ليبول فليتمم بالتراب مخافة ان تدركه الساعة

۱۸۱۴۔ وکیع نے سفیان سے، انہوں نے ضرار بن مرہ سے روایت کی ہے کہ ابن ابو الہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اُن میں سے ایک پیشاب کر کے مٹی سے تیمم کرے گا اس اندیشہ سے کہیں قیامت نہ آجائے۔

۱۸۱۵۔ حدثنا وكيع عن حنش بن الحارث عن أبيه قال قدمنا القادسية وكان احدنا ينتج مهره من الليل فاذا أصبح نحر مهره فبلغ ذلك عمر فأتانا كتابه أن أصلحوا إلى ما رزقكم الله فان في الأمر نفسا.

۱۸۱۵۔ وکیع نے حنش بن الحارث سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ہم ”قادسیہ“ میں تھے۔ جب رات کو کسی کی گھوڑی بچہ جلتی تو صبح کے وقت وہ اُس بچے کو ذبح کر دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو ہمارے پاس اُن کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اُس کی اصلاح کرو اور خواہش کے پیچھے نہ چلو۔

○ ○ ○

۱۸۱۶۔ حدثنا وكيع عن شعبة عن قتادة عن عبد الله بن عتبة عن أبي سعيد الخدري قال لا تقوم الساعة حتى لا يحج البيت.

۱۸۱۶۔ وکیع نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی جب بیت اللہ کا حج نہیں کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۱۷۔ حدثنا قاص كان بالمدينة يقص قصص الجماعة عن أبيه قال سمعت انس بن مالك يقول من اقتراب الساعة ظهور المعادن وكثرة المطر وقلة النبات ويمشي الرجل بالوقية والوقيتين لا يجد أحدا يقبله حتى يستغني كل أحد وهم يومئذ أشد ما كانوا تنافسا على دنياهم وذلك لآيت تظهر فيفزع الغني الى الفقير؟ فيقول ما أصنع بهذا وهذه الساعة تقوم حتى ان الرجل ليذهب بالرغيف ما يملك غيره يجول به فلا يجد من يأخذ وذلك يوم لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا (الأنعام)

۱۸۱۷۔ ہمیں ایک قصہ گو نے مدینہ میں ایک قصہ سنایا۔ وہ جماعت کو اپنے باپ کی طرف سے ایک نقل شدہ قصے

سُنا تا تھا، اُس نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قُرب قیامت میں معدنیات ظاہر ہو جائیں گے، بارشیں زیادہ ہوں گی اور نباتات کم اُگے گی، ایک آدمی ایک اوقیہ یا دو اوقیہ چاندی لے کر گھومے گا لیکن وہ کسی فقیر کو نہ پائے گا جو اُسے قبول کرے، اُن میں سے ہر ایک غنی ہو جائے گا، اگرچہ وہ دُنیا کے بہت زیادہ حریص ہوں گے اور یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی، پس غنی فقیر کے پاس مال لے کر ڈرتا ہوا آئے گا، فقیر کہے گا میں اس کا کیا کروں؟ یہ قیامت تو سر پر کھڑی ہے، ایک آدمی روٹیاں لے کر پھرے گا جس کا اُس کے علاوہ کوئی اور مالک نہ ہوگا لیکن وہ کسی کو نہ پائے گا جو اُن روٹیوں کو لے لے، اور یہ وہ دن ہوگا جس دن انسان کو اُس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا، اگر وہ اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۱۸. حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي اسحاق عن رجاء بن حيوة الكندي قال يأتي على الناس زمان لا تحمل النخلة فيه الا تمره.

۱۸۱۸. وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ رجاء بن حیوة الکندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کھجور کے درخت پر ایک ہی کھجور لگی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۸۱۹. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن عامر عن عائشة قالت إذا خرجت أول الآيات طرحت الأقلام وحسبت الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۸۱۹. وکیع نے، سُفیان سے، انہوں نے منصور سے، عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب ابتدائی نشانیاں ظاہر ہوں گے تو قلم پھینک دیئے جائیں گے اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے اور جسموں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۲۰. حدثنا وكيع عن الأعمش عن يزيد الرقاشي عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاءني جبريل عليه السلام بمرآة بيضاء فيها نكتة سوداء، فقلت ما هذه قال هذه الجمعة، قلت فما هذه النكتة السوداء قال فيها تقوم الساعة.

۱۸۲۰. وکیع نے، الأعمش سے، انہوں نے، یزید الرقاشی سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام سفید شیشہ لے کر آئے جس میں کالا نقطہ تھا، میں نے کہا یہ شیشہ کیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ جمعہ ہے، میں نے کہا کہ کالا نقطہ کیا ہے؟ تو اُس نے کہا کہ اس میں قیامت قائم ہوگی۔

○ ○ ○

۱۸۲۱. حدثنا أبو روح الجرمي عن عمارة بن أبي حفصة عن عمارة المعولي عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري قال إذا القرب الزمان كثرت الصواعق.

۱۸۲۱۔ ابو زوح الجری نے، عمارۃ بن ابی حفصہ سے، انہوں نے عمارۃ المعولی سے، انہوں نے، ابو نعرة سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو بجلی کی کڑکین زیادہ ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۱۸۲۲۔ حدثنا جریر بن عبد الحمید عن منصور عن الشعبي قال قالت عائشة اذا خرج

او الآيات طرحت الأعلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۸۲۲۔ جریر بن عبد الحمید نے منصور سے روایت کی ہے کہ الشعبي رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو قلم پھینک دیئے جائیں گے اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے اور جسموں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۲۳۔ حدثنا ابن علیہ عن اسماعیل عن قیس عن آخر عن النبي صلى الله عليه وسلم

سمعه بعثت أنا والساعة كهذه من هذه يعني إصبعه

۱۸۲۳۔ ابن علیہ نے، اسماعیل سے، انہوں نے قیس سے روایت کی ہے کہ ایک راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۲۴۔ حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن عن أبيه عن ابن عمر رضي

الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكثر الطيقان والبنیان

ولا تنبت السمر الورق

۱۸۲۴۔ محمد بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تعمیرات زیادہ ہو جائیں گی اور درخت پتے نہیں اگائیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۲۵۔ حدثنا ابن لمير عن سفیان الثوري عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن

عبد الله قال تقوم الساعة على شداد الناس ثم ينفخ ملك في الصور الصور قرن بين

السماء والأرض فلا يبقى خلق في السماوات والأرض الا مات الا ما شاء ربك ثم يكون

بين النفثتين ما شاء الله يكون ثم يرسل الله ماء من تحت العرش منيا كمني الرجال

وليس من بني آدم خلق في الأرض الا منه شيء فتنبت جسمانهم لحمانهم من ذلك

الماء كما تنبت الأرض من العرى ثم قرأ عبد الله والله الذي أرسل الرياح فتثير سحابها

فسقناه إلى بلد ميت فأحيينا به الأرض بعد موتها كذلك النشور (فاطر) ثم يقوم ملك

بين السماء والأرض لينفخ فيه فتنتطق كل نفس إلى جسدها فتدخل فيه ثم يقومون

فَيَحْيُونَ حَيَّةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ.

۱۸۲۵ ابن نمیر نے سفیان الثوری سے، انہوں نے سلمۃ بن کہیل سے، انہوں نے ابوالزعراء سے روایت کی ہے کہ عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی، فرشتہ صُور میں پھونک مارے گا، صُور آسمان اور زمین کے درمیان ایک سینک ہے، آسمانوں اور زمین میں کوئی مخلوق باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ مَر جائے گی، ہاں! جسے تیرا رب باقی رکھنا چاہے گا، پھر دو صُوروں کے درمیان جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا وقت ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نڈسائے گا۔ وہ پانی مردوں کی مٹی کی طرح ہوگا لیکن وہ مرد بنی آدم کی مٹی نہ ہوگی، زمین میں جو بھی چیز ہے اُس کا جسم اور گوشت اُس پانی سے اُگنے لگے گا، جیسا کہ زمین مٹی سے اُگاتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿اللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَّاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَخْيَيْنَاهُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
كَذَٰلِكَ النُّشُورُ﴾ (سورۃ فاطر)

پھر آسمان اور زمین کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہو کر صُور پھونکے گا تو ہر روح اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے گی اور اُس میں داخل ہو جائے گی، پھر وہ سب کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ ایک آدمی کی طرح زندہ ہو جائیں گے، رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۲۶. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطية عن أبي يحيى الأعرج عن

كعب قال لا تقوم الساعة حتى يدبر الرجل امر خسمين امرأة

۱۸۲۶ ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے شمر بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے

ابو یحییٰ اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک مرد پچاس (50) عورتوں کی کفالت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۸۲۷. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن حذيفة قال لو ان رجلا

ارتبط فرسا فانتجت مهرا عند أول الآيات ما ركب المهر حتى يرى آخرها

۱۸۲۷ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن مرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ جن لے تو وہ اُس بچے پر سوار نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ قیامت کی دوسری علامت دیکھ لے گا۔

○ ○ ○

۱۷۲۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن عبد الله بن حمزة عن كعب

قال لا تقوم الساعة حتى تكون السنة كالشهر والجمعة كالיום واليوم

كالساعة والساعة كاحترق السعة

۱۸۲۸ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے، انہوں نے عبد اللہ بن ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم ہوگی جب سال مہینہ کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح، گھنٹہ ایندھن میں آگ لگانے کے وقت کے برابر ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۲۹. حدثنا أبو معاوية عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين النفتحين أربعون، قالوا يا أبا هريرة أربعون يوماً، قال أبيت قال أربعون شهراً قال أبيت، قال أربعون سنة، قال أبيت، قال ثم ينزل من السماء ماء فيبتون به كما يبت البقل وليس من الإنسان شيء لا عظم واحد وهو عجب الذنب ومنه يركب الخلق يوم القيامة

۱۸۲۹ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دو موروں کے درمیان چالیس (40) کا فاصلہ ہوگا، لوگوں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس دن؟ فرمایا معلوم نہیں! کہا گیا ہے کہ چالیس مہینے؟ فرمایا معلوم نہیں! کہا گیا چالیس سال؟ فرمایا معلوم نہیں! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسمان سے پانی اترے گا تو اس سے یہ لوگ ایسے اُگیں گے جیسے پودے اُگتے ہیں، اور انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے سے قیامت کے دن اُن کی تخلیق ہوگی۔

○ ○ ○

۱۸۳۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن القاسم عن أبيه عن عبد الله قال ليأتين على الفرات يوماً ولو طلب فيه طست من ماء لم يوجد يرجع كل ماء إلى عنصره وبقيّة الماء والمؤمنون بالشام

۱۸۳۰ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے القاسم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دریائے فرات پر ایک ایسا دن آئے گا اگر ایک پیالہ پانی بھی اس میں تلاش کیا جائے تو نہ ملے گا، سارا پانی اپنے عنصر کی طرف لوٹ جائے گا، اور بقیہ پانی اور ایمان والے شام میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۳۱. حدثنا أبو المغيرة وغيره عن المسعودي عن حبيب عن ابن باباه عن ابن مسعود قال أشر الليالي والأيام والشهور والأزمنة أقربها إلى الساعة

۱۸۳۱ ابو المغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے المسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حبیب سے، انہوں نے ابن باباہ سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اوقات میں سے بدترین وقت وہ ہے جو قیامت کے قریب ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۳۲. حدثنا ابن المبارك عن المسعودي عن عبد الرحمن بن ثروان بن قيس الأودي

عن هزبل بن شرحبیل عن عبد اللہ قال تقوم الساعة علی شرار الناس لا یأمرون بمعروف ولا ینہون عن منکر یتہارجون کما تہارج الحمر أخذ رجل بید امرأة فخلأ بها فقصی حاجته منها ثم رجع إلیهم یضحکون إلیه ویضحک الیہم۔

۱۸۳۲ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے المسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن ثروان بن قیس اودی سے، انہوں نے ہزبل بن شرحبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی، جو نہ امر بالمعروف کریں گے اور نہ نہی عن المنکر کریں گے، وہ گدھوں کی طرح سرعام خواہش پوری کریں گے، ایک آدمی ایک عورت کا ہاتھ پکڑ کر تہائی میں چلا جائے گا اور اُس سے اپنی حاجت پوری کرے گا، پھر اپنے لوگوں کی طرف لوٹے گا وہ اُس کے ساتھ مذاق کریں گے یہ اُن کے ساتھ مذاق کرے گا۔

○ ○ ○

۱۸۳۳۔ حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن سنان عن ابی الزاہریۃ عن کثیر بن مرة قال من علامات البلاء وأشرط الساعة أن یطر قہم صوت من السماء لیلا فہرو عہم الصوت فبیناہم فی روعتہم اذ بعث اللہ أصواتا من السماء کأصوات الأسد تروع القلوب وتحطف الأنفس فبیناہم فی روعتہم اذ تحدث علامة من السماء یتبادرون لها بالإیمان مؤمنہم وکافرہم

۱۸۳۳ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریۃ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مصائب اور قیامت کی علامات یہ ہیں کہ رات کے وقت آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی، وہ آواز لوگوں کو خوف زدہ کر دے گی، لوگ ڈر کی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر آسمان سے دوسری آواز بھیجے گا جو شیر کی دھاڑ کی طرح ہوگی، دلوں کو ڈرائے گی اور رُوحوں کو اُچک لے گی، وہ اسی ڈر میں ہوں گے کہ آسمان سے ایک علامت ظاہر ہو جائے گی۔ یہ لوگ اُس پر ایمان لانے کے لئے جلدی کریں گے، مؤمنین بھی اور کافر بھی۔

○ ○ ○

۱۸۳۴۔ حدثنا رشدین عن ابن لہیعۃ عن قیس بن شریح عن بن شریح عن حنش الصنعانی عن ابن عباس قال أجل أمة محمد صلی اللہ علیہ وسلم للثمانۃ منۃ کسنی بنی اسرائیل۔

۱۸۳۴ رشدین نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے قیس بن شریح سے، انہوں نے حنش الصنعانی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: امت محمد ﷺ کی مدت تین سو (300) سال ہے جتنی بنی اسرائیل کی مدت تھی۔

○ ○ ○

۱۸۳۵۔ معمر عن لیث عن شہر بن حوشب ومجاہد عن عبد اللہ بن عمرو قال ما بین

الآيات كالجمعة إلى الجمعة أولها وآخرها أو سبع خرزات ثقال في خيط ضعيف إذا

القطع لتابعن

۱۸۳۵ھ میں نے لیٹ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی نشانیاں ہر جمعہ سے پہلے ظاہر ہوں گی، جیسے سات (7) موتی کسی کمزور دھاگے میں پروئے ہوئے ہوں، جب وہ دھاگہ ٹوٹ جائے تو موتی پے در پے گرتے ہیں اسی طرح قیامت کی علامتیں بھی پے در پے ظاہر ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۸۳۶ھ . حدثنا ابن المبارك عن ابن ليهعة عن يزيد بن أبي حبيب عن موسى بن سعد بن

زيد عن ابن مسعود قال إذا رفع القرآن من صدور الرجال فاضوا في الشعر

۱۸۳۶ھ ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انہوں نے موسیٰ بن سعد بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب قرآن مردوں کے سینوں سے اٹھالیا جائے گا تو لوگ شعر و شاعری میں مشغول ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۳۷ھ . حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن الهيلماني عن أبيه عن

ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا طلعت الشمس من

مغربها آمن الناس كلهم فيومئذ لا ينفع نفسا إيمانها.

۱۸۳۷ھ محمد بن الحارث نے محمد بن عبدالرحمن بن الہیلمانی سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سب لوگ اُس وقت ایمان لے آئیں گے، لیکن کسی کو اُس وقت ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا۔

○ ○ ○

سُورج کا مغرب سے طُلُوع ہونا

طلوع الشمس من المغرب

۱۸۳۸ھ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن كثير ابن مرة ويزيد بن شريح

وعمر بن سليمان قالوا آخر طلوع الشمس من المغرب يوم واحد قط فيومئذ يطبع على

القلوب بما فيها وترفع الحفظة والعمل وتؤمر الملائكة أن لا يكتبوا عملا وتفزع

الشمس والقمر خوفا من قيام الساعة.

۱۸۳۸۔ الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں ارطاة سے، انہوں نے کثیر ابن مڑة اور یزید بن شریح اور عمرو بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: سب سے آخر میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور یہ صرف ایک ہی دن ہوگا، اُس دن دلوں پر مہر لگادی جائے گی۔ حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والے فرشتے چلے جائیں گے، اُن فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ کوئی عمل نہ لکھا جائے اور سورج اور چاند قیامت کے ڈر میں مہلتا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۳۹۔ حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن أبي فروة عن زيد بن أبي عتاب سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس لا ادري ايتهن اول الآيات وايتهن جاءت لم ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا طلوع الشمس من مغربها والدجال وماجوج والدخان والداية.

۱۸۳۹۔ سويد بن عبدالعزيز نے اسحاق بن ابوفروة سے، انہوں نے زيد بن ابو عتاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: پانچ نشانیاں ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کون سی پہلے آئے گی، اور کون سی ایسی ہے کہ جس کے آنے کے بعد کسی کا ایمان لانا اُس کو فائدہ نہ پہنچائے گا، سوائے اُس کے جو اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی خیر نہ کمایا ہو۔ وہ نشانیاں یہ ہیں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، یا جوج ماجوج دھواں اور دابة الارض۔

○ ○ ○

۱۸۴۰۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن شيخ له عن وهب بن منبه قال طلوع الشمس الآية العاشرة وهي آخر الآيات ثم تلهم كل مرضعة عما أرضعت ويطرح كل ذي مال ماله ويستغل كل تاجر عن تجارته.

۱۸۴۰۔ ابوالمغیرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب بن منہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: سورج کا طلوع ہونا یہ دس (10) نشانوں میں سے آخری نشانی ہے، اس کے بعد ہر دودھ پلائی والی اپنے بچے کو بھول جائے گی، اور ہر مال دار اپنے مال کو پھینک دے گا، اور ہر تاجر تجارت کو چھوڑ دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۴۱۔ حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم بن صبيح عن مسروق عن عبد الله في قوله يوم يأتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا قال طلوع الشمس من مغربها

۱۸۴۱۔ ابو معاویہ، اعمش، سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے، مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی شخص

کو اُس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا، اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا، اور یہ اُس وقت ہوگا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

۱۸۳۲. حدثنا أبو عمير عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لعيسى وأصحابه على ياجوج وماجوج ثم يعيشوا حتى يجهوا ليلة طلوع الشمس من مغربها وحتى يتمتعوا بعد خروج دابة الأرض أربعين سنة في نعمة وأمن.

۱۸۳۲ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُس کے ساتھیوں کی بددعا یا جوج اور ماجوج کے خلاف قبول ہوگی، پھر یہ لوگ زندہ رہیں گے پھر ایک رات ایسی آئے گی کہ جس کی صبح سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد لوگ چالیس (40) سال تک نعمتوں اور امن سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔

۱۸۳۳. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلبثون بعد ياجوج وماجوج الا قليلا حتى تطلع الشمس من مغربها فيقول من لا خلاق له ما نبالى إذا رد الله ضوءه علينا من حيث ما طلعت من مشرقها أو مغربها، قال فيسمعون نداء من السماء يا أيها الذين آمنوا قد قبل منكم إيمانكم ورفع عنكم العمل وبأياها الذين كفروا وقد أغلق عنكم أبواب التوبة وجفت الأقلام وطويت الصحف فلا يقبل من أحد توبة ولا إيمان إلا من آمن من قبل ذلك فلا يلد بعد ذلك المؤمن الا مؤمنا ولا الكافر الا كافرا ويخر ابليس ساجدا ينادي الهي مرني أن أسجد لمن شئت ولما شئت وتجمع اليه شياطين فيقولون له يا سيدنا الى من نفرع فيقول انما سألت ربي أن ينظرني إلى يوم البعث وإلى يوم الوقت المعلوم وهذه الشمس قد طلعت من مغربها وهو الوقت المعلوم فلا عمل بعد اليوم وتصير الشياطين ظاهرين في الأرض حتى يقول الرجل هذا قريني الذي كان يهويني والحمد لله الذي أخزاه وأرحمني منه وينظر الناس الى الجن والشياطين أكلهم وشربهم ومحياهم ومماتهم فلا يزال ابليس ساجدا باكيا حتى تخرج دابة الأرض فتقتله.

۱۸۳۳ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے کہ یا جوج اور ماجوج کے نکلنے کے بعد تم لوگ نہیں رہو گے مگر بہت کم عرصہ اور پھر سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا، تو وہ آدمی جس کا کوئی دین نہیں وہ کہے گا جب اللہ تعالیٰ نے سورج کی روشنی ہم پر لوٹادی تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے کہ یہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے یا مغرب سے طلوع ہوتا ہے، یہ لوگ آسمان سے ایک آواز سنیں گے کہ: اے ایمان والو! تم سے تمہارا ایمان قبول کر لیا گیا اور تمہارے اعمال اٹھالیے گئے، اور کافرو! تم سے توبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا، اور قلم سُکھ چکے ہیں اور صحیفے لپیٹ دیے گئے ہیں۔ اب کسی ایک سے بھی نہ توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ایمان، سوائے اُس کے جو اس سے پہلے ایمان لایا تھا۔ اُس کے بعد مؤمن مؤمن ہی کو پہنچے گا اور کافر کافر ہی کو پہنچے گا ابلیس سجدے میں گر کر چلائے گا: اے میرے اللہ! جس شخص کو ٹو چاہے اور جس چیز کو ٹو چاہے میں سجدہ کرنے کو تیار ہوں اور سارے شیاطین اُس کے پاس جمع ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ اے ہمارے سردار! اب ہم کس کی پناہ حاصل کریں؟ تو شیطان کہے گا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ مجھے قیامت تک مہلت دے، اور یہ سورج مغرب سے طلوع ہو چکا ہے اور یہ وقت معلوم ہے، آج کے بعد کوئی عمل نہ ہوگا، اور شیطان زمین پر ظاہر ہو جائے گا، کوئی آدمی کہے گا کہ یہ شیطان میرے ساتھ تھا اور مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا تھا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اسے رُسوا کیا اور مجھے آرام پہنچایا، اور لوگ جن اور شیاطین کی طرف دیکھیں گے اور اُن کے کھانے پینے اور اُن کی زندگی اور موت کو دیکھیں گے، ابلیس مسلسل سجدے میں رو رہا ہوگا اور دلہ الارض نکل کر اُسے قتل کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۳۳. حدثنا نوح بن أبي مریم عن مقاتل بن حیان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا طلعت الشمس من مغربها تلهم الامهات عن اولادها والاحبة عن ثمرات قلوبها فتشتغل كل نفس بما آتاها ولا يقبل بعدها لاحد توبة الا من كان محسنا في ايمانه فانه يكتب له بعد ذلك كما كان يكتب لهم قبل ذلك واما الكفار فتكون عليهم حسرة وندامة لو ان رجلا انتج فرسا لم يركبه حتى تقوم الساعة من لدن طلوع الشمس من مغربها إلى أن تقوم الساعة ولتقوم الساعة والناس في أسواقهم قد نشر الرجلان الثوب فلا يتبايعانه وقد رفع الرجل لقمته الى فيه فلا يطعمها ثم تلا ولتأتينهم بغتة وهم لا يشعرون.

۱۸۳۳. نوح بن ابو مریم نے مقاتل بن حیان سے، انہوں نے عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو مائیں اپنی اولاد کو بھول جائیں گی۔ دوستوں کے دلوں سے ان کی باہمی محبت نکل جائے گی، ہر شخص کو اپنی پڑی ہوگی۔ اُس کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ کی جائے گی، سوائے اُس شخص کے جو پہلے سے سچا ایمان دار تھا، اس کے اعمال جیسے پہلے لکھے جاتے تھے مغرب سے سورج نکلنے کے بعد بھی لکھے جائیں گے، اور کافر حسرت اور عداوت میں ہوں گے، اگر ایک آدمی کی گھوڑی نے سورج

کے مغرب سے طلوع ہونے کے وقت بچہ بچا ہوگا تو وہ اُس بچے پر سوار نہ ہو سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ضرور قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ لوگ بازاروں میں ہوں گے، دو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، ابھی تک انہوں نے اُسے پہچانہ ہوگا اور نہ اُسے پہچانے ہوگا کہ قیامت آجائے گی، اور ایک آدمی نوالہ منہ کی طرف اٹھائے گا ابھی اُس نے اُسے کھایا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

(پارہ نمبر 25 سورہ زخرف)

﴿وَلَتَأْتِيَنَّهُمْ بَغْضَةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾

○ ○ ○

۱۸۳۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة قال أعطاني يزيد بن أبي حبيب كتابا فيه عن عبد الرحمن بن معاوية سمع عبد الله بن عمر يقول إن الشمس والقمر يجتمعان في السماء في منزلة بالعشي فيكون النهار سرمدًا عشرين سنة.

۱۸۳۵. ابن وهب کہتے ہیں کہ ابن لہیعہ فرماتے ہیں کہ مجھے زید بن حبیب نے ایک کتاب دی۔ اُس میں عبد الرحمن بن معاویہ سے منقول تھا کہ اُس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ: سورج اور چاند دونوں آسمان کے اندر ایک منزل میں شام کے وقت جمع ہو جائیں گے، اور دن ہمیشہ بیس (20) سال کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۳۶. حدثنا عبد الرزاق وابن ثور عن معمر عن أبي اسحاق عن وهب بن جابر الخيواني قال كنت عند عبد الله بن عمرو فأنشأ يحدثنا فقال إن الشمس إذا غربت سلمت ومسجدت واستأذنت فيؤذن لها حتى إذا كان يوم غربت فتقول أي رب ان السير بعيد واني لا يؤذن لي لا أبلغ، قال فتحتبس ما شاء الله ثم يقال لها اطلعي من حيث غربت فمن يومئذ الى يوم القيامة لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل الآية

۱۸۳۶. عبد الرزاق نے ابن ثور سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہب بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ وہ ہمیں حدیثیں بیان کرنا شروع ہو گئے، کہ سورج جب غروب ہوتا ہے تو تابعدار ہوتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اجازت مانگتا ہے۔ تو اُسے اجازت دیدی جاتی ہے، پھر ایک دن جب وہ غروب ہوگا تو عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میرا سفر دور ہے اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں نہ پہنچوں گا، اُس سورج کو جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا رُک دیا جائے گا پھر اُس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے غروب ہوا تھا وہیں سے طلوع ہو جا! اُس دن سے لے کر قیامت کے دن تک کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۳۷. حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن عبدة عن عمير قال يوم يأتي بعض آيات دهب

قال طلوع الشمس من مغربها

۱۸۴۷۔ ابن عُمیرؓ کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ تعالیٰ آیت:

﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۝﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۴۸۔ حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور ووکیع عن الأعمش عن أبي الضحی عن

مسروق عن عبد الله قال طلوع الشمس من مغربها كالبعيرين المقرنين

۱۸۴۸۔ وکیع نے سفيان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے منصور اور وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں

نے ابوالضحیٰ سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ایسا ہے جیسے دو اونٹ ملے ہوئے ہو۔

○ ○ ○

۱۸۴۹۔ حدثنا وكيع عن اسماعيل بن ابي خالد عن نوحمة عن عبد الله بن عمرو قال

يبقى الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين ومئة سنة.

۱۸۴۹۔ وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے نوحمة سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد بھی لوگ ایک سو بیس (120) سال تک باقی رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۵۰۔ حدثنا ابن عيينة عن عاصم سمع عن زرا صفوان بن عسال المرادي قال حدثنا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بالمغرب بابا للتوبة مسيرة عرصة سبعون أو اربعون

عاما لا يغلق عنه حتى تطلع الشمس من قبله ثم تلا هذه الآية يوم يأتي بعض آيات ربك

لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا آخر الجزء التاسع

بسم الله الرحمن الرحيم رب يسر بعونك

۱۸۵۰۔ ابن عُمیرؓ نے عاصم سے، انہوں نے زرا سے روایت کی ہے کہ صفوان بن عسال المرادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مغرب میں توبہ کے لئے ایک دروازہ ہے، جس کی چوڑائی ستر (70) یا فرمایا چالیس

(40) سال چلنے کی مسافت ہے، وہ بند نہ ہوگا جب تک وہاں سے سورج طلوع نہ ہو جائے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي

إِيْمَانِهَا خَيْرًا ۝﴾

○ ○ ○

دَابَّةُ الْأَرْضِ كَانَتْ

باب خروج الدابة

أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة أخبرنا أبو القاسم الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم قال.

١٨٥١. حدثنا ابن وهب عن طلحة بن عمرو عن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي عن أبي الطفيل عن أبي سريحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للدابة ثلاث خرجات من الدهر تخرج خرجة في أقصى اليمن فيفشو ذكراها في أهل البادية فلا يدخل ذكراها القرية يعني مكة ثم تمكث زمنا طويلا بعد ذلك ثم تخرج خرجة أخرى قريبا من مكة فيفشو ذكراها بالبادية ثم تمكث زمنا طويلا ثم بينما الناس ذات يوم في أعظم المساجد عند الله تعالى حرمة وخيرها وأكرمها على الله مسجدا مسجدا الحرام لم يرعهم إلا نأحى المسجد يربوا ما بين الركن الأسود إلى باب بني مخزوم عن يمين الخارج إلى المسجد فرفض الناس لها تثبيتا وثبت لها عصاة من المسلمين وعرفوا أنهم لن يعجزوا الله خرجت عليهم تنفض عن رأسها التراب فبدت بهم وجوههم حتى تركها كأنها الكواكب الدرية ثم ولت في الأرض ولا يدركها طالب ولا يعجزها هارب حتى أن الرجل ليتعوذ منها بالصلاة فتأتيه من خلفه، فتقول أي فلان الآن تصلي فيقبل عليه بوجهه فتسمه في وجهه ثم تذهب فيتجاوز الناس في ديارهم ويصتحبون في أسفارهم ويشتركون في الأموال ويعرف الكافر من المؤمن حتى إن الكافر ليقول للمؤمن يا مؤمن افضي حقي ويقول المؤمن للكافر يا كافر افضي حقي.

١٨٥١ ابن وهب نے، طلحہ بن عمرو سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبيد بن عمير الليثي سے، انہوں نے ابو الطفيل سے روایت کی ہے کہ ابو سريحة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دابة الارض تین (3) مرتبہ نکلے گا۔ ایک مرتبہ یمن کے دوردراز علاقوں میں نکلے گا۔ اُس کا ذکر دیہاتیوں میں عام ہوگا، لیکن اُس کا ذکر مکہ تک نہیں پہنچے گا، پھر کافی عرصہ تک وہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر اُس کے بعد دوسری مرتبہ مکہ کے قریب نکلے گا اور اُس کا ذکر دیہاتیوں میں پھیل جائے گا، پھر طویل زمانے تک وہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر لوگ ایک دن مسجدوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم مسجد اور سب سے بہترین مسجد اور سب سے معزز مسجد یعنی مسجد الحرام میں جمع ہوں گے، انہیں مسجد کے ایک کونے سے ڈر لگ رہا ہوگا،

وہ رُکنِ اُسود جو کہ بنی مخزوم کے دروازے کی طرف مسجد سے باہر دائیں طرف ایک جگہ ہے وہ حصہ بدستار ہے گا، تو لوگ اُسے جمانے کے لئے کوشش کریں گے اور اُس کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت تہم جائے گی، اور وہ سمجھ جائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے، اُس وقت دابة الارض اُن پر نکلے گا وہ اپنے سر سے مٹی جھاڑے گا اور اُن کے سامنے ظاہر ہو جائے گا اُن کے چہرے روشن ہو جائیں گے، گویا کہ وہ چمک دار ستارے ہیں، پھر وہ زمین پر پھیل جائے گا۔ کوئی تلاش کرنے والا اُس کو نہ پاسکے گا اور نہ کوئی بھاگنے والا اُس کو عاجز کر سکے گا، یہاں تک کہ ایک آدمی نماز میں اُس سے پناہ مانگے گا تو دابة الارض اُس کے پیچھے آ کر کہے گا کہ اے فلاں نے فلاں! کیا اب تو نماز پڑھتا ہے؟ تو وہ اُس کی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا تو دابة الارض اُس کے چہرے پر نشان لگائے گا، پھر وہ چلا جائے گا، لوگ اپنے علاقوں میں قلم کریں گے حالانکہ وہ ہم پیالہ و ہم نوالہ ہوں گے، اور مالوں میں شریک ہوں گے، اور مؤمن اور کافر پہچانے جائیں گے، کافر مؤمن سے کہے گا کہ اے مؤمن! میرا حق ادا کر؟ اور مؤمن کافر سے کہے گا کہ اے کافر! میرا حق ادا کر؟

○ ○ ○

۱۸۵۲. عن ابن وهب عن عمر بن مالک ابن الہاد لشرعی عن ابن الہاد قال حدثني عمر بن الحکم بن ثوبان عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال تخرج الدابة من شعب بالاجیاد رأسها یمس السحاب وما خرجت رجلاها من الارض حتی تأتي الرجل وهو یصلي فتقول ما الصلاة من حاجتك ما هذا الا تعوذا وریاء فتخطمه.

۱۸۵۲. ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمر بن مالک الشرمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابن الہاد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عمر بن الحکم بن ثوبان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابة الارض، اجیاد کی گھاٹیوں سے نکلے گا۔ اُس کا سر بادلوں کو چھو رہا ہوگا، اور اُس کے پاؤں زمین سے باہر نہ ہوں گے، وہ ایک نماز پڑھنے والے شخص کے پاس آ کر کہے گا کہ نماز کی تجھے کوئی حاجت نہیں تھی، تو نماز اس لئے پڑھ رہا ہے تاکہ پناہ مانگے! اور یہاں کاری کرے! پھر وہ اُس کے منہ پر نشان لگائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۵۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن حضرت موت عن وھب بن منہ قال اول الآيات الروم ثم الدجال والثالثة ياجوج وماجوج والرابعة عيسى ابن مريم والخامسة الدخان والسادسة الدابة.

۱۸۵۳. ابو المغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے حضرت موت سے، ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب بن منہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نشانیوں میں سے پہلی نشانی رُوم ہے، پھر دجال اور تیسری نشانی یاجوج ماجوج ہے، اور چوتھی نشانی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں، اور پانچویں نشانی دُحوال ہے، اور چھٹی نشانی دابة الارض ہے۔

○ ○ ○

۱۸۵۳. حدثنا أبو معاوية حدثنا عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية عن عمر في قوله تعالى وإذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم (النمل) قال إذا لم يأمرُوا بالمعروف ولم ينهوا عن المنكر.

۱۸۵۳ ابو معاویہ نے عید اللہ بن الولید الوصافی سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت ہوگا جب لوگ اچھائی کا حکم نہ دیں گے، اور بُرائی سے منع نہ کریں گے۔

○ ○ ○

حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد عن عبد الله بن مسعود قال الدجال وبأجوج ومأجوج والدابة وطلوع الشمس من مغربها

۱۸۵۵ ابو الوہاب نے، ایوب سے، انہوں نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ دجال اور یا جوج ماجوج اور ذابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی نشانیاں ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۵۶. حدثنا أبو عمر عن الله لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن

أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يتمتع أصحاب عيسى

ابن مريم عليه السلام الذين قاتلوا معه الدجال بعد خروج دابة الأرض أربعين سنة في

نعمة وأمن

۱۸۵۶ ابو عمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین بن ثابت سے،

انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کہ وہ ساتھی جو اُس کے ہمراہ مل کر دجال سے

لڑے تھے، وہ ذابۃ الارض کے نکلنے کے بعد چالیس (40) سال تک نعمتوں اور امن میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۵۷. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن

الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خروج الدابة بعد طلوع الشمس

فاذا خرجت قتلت الدابة اهل يس وهو ساجد ويتمتع المؤمنون في الأرض بعد ذلك

أربعين سنة لا يتمنون شيئا الا أعطوه ووجدوه فلاجور ولا ظلم وقد أسلم الأشياء لرب

العالمين طوعا وكرها والمؤمنون طوعا والكفار كرها والسبع والطير كرها حتى أن

السبع لا يؤذي دابة ولا طيرا وبلد المؤمن فلا يموت حتى يتم أربعين سنة بعد خروج دابة الأرض ثم يعود فيهم الموت فيمكثون بذلك ما شاء الله ثم يسرع الموت في المؤمنين فلا يبقى مؤمن فيقول الكافر قد كنا مرعوبين من المؤمنين فلم يبق منهم أحد وليس يقبل منا توبة فما لنا لا نتهاجر فيتهاجرون في الطرق تهاجر البهائم يقول أحدهم بأمه وأخته وابنته فينكح وسط الطريق يقوم عنها واحد وينزل عليها آخر لا ينكر ولا يغير فأفضلهم يومئذ من يقول لو تنحيتم عن الطريق كان أحسن فيكونوا بذلك حتى لا يبقى أحد من أولاد النكاح ويكون جميع أهل الأرض أولاد السفاح فيمكثون بذلك ما شاء الله ثم يعقم الله أرحام النساء ثلاثين سنة فلا تلد امرأة ولا يكون في الأرض طفل ويكونوا كلهم أولاد الزنا شرار الناس وعليهم تقوم الساعة

۱۸۵۷ھ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دابة الارض کا خروج مغرب سے سورج کے نکلنے کے بعد ہوگا، جب سورج وہاں سے نکلے گا تو دابة الارض ابلیس کو قتل کر دے گا، اور ابلیس سجدے میں ہوگا، اور مسلمان زمین میں اُس کے بعد چالیس (40) سال تک فائدہ اٹھاتے رہیں گے، جس چیز کی وہ تمنا کریں گے وہ انہیں دیدی جائے گی، اور وہ اُسے پالیں گے، نہ ظلم ہوگا نہ ستم ہوگا اور تمام اشیاء رب العالمین کی تابعدار ہو جائیں گی، بعض خوش دلی سے اور بعض مجبوری سے، مسلمان خوش دلی سے تابعدار ہوں گے اور کفار مجبوری سے تابعدار ہوں گے، اور ذرندے اور پرندے بھی مجبوری سے تابعدار ہوں گے، کوئی ذرندہ کسی چوپائے کو اور نہ کسی پرندے کو اذیت دے گا، مؤمن صحت مند رہے گا اور اُسے موت نہیں آئے گی، جب تک اس حال میں چالیس (40) سال خروج دابة کے وقت سے لے کر مکمل نہ ہو جائیں، پھر اُن میں موت لوٹ آئے گی، پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ باقی رہیں گے، پھر مومنین میں موت بہت تیزی سے واقع ہوگی، یہاں تک کہ کوئی مؤمن باقی نہیں رہے گا، پس کافر کہیں گے ہم تو مومنین سے ڈرے ہوئے تھے، اُن میں سے کوئی باقی نہ رہا، اور نہ کوئی ایسا ہے جو ہماری توبہ قبول کرے، تو کیا مضائقہ ہے اگر ہم سر عام بے حیائی نہ کریں! پھر وہ لوگ راستوں میں سر عام جانوروں کی طرح بے حیائی کریں گے، اُن میں سے کوئی اپنی ماں، بہن اور بیٹی کی راستے میں بولی لگائے گا۔ ایک مرد اُن سے ہم بستری کر کے فارغ ہوگا تو دوسرا اُن پر آن پڑے گا، نہ انہیں یہ بُرا لگے گا اور نہ وہ یہ حالت تبدیل کریں گے، اُن میں سے سب سے افضل وہ ہوگا جو انہیں کہے گا کہ یہ بے حیائی اگر تم راستے سے ہٹ کر دو آچھا ہوگا، وہ اس حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ اُن میں سے کوئی بھی حلالی باقی نہ رہے گا، اور تمام زمین والے حرامی ہو جائیں گے، پھر اس کے بعد وہ اس حال میں رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کی عورتوں کو تیس (30) سال تک ہانچ کر دے گا، کوئی عورت بچہ نہ بچھے گی اور نہ زمین میں کوئی بچہ ہوگا، اور یہ سب کے سب زنا سے پیدا ہوں گے، وہ بدترین لوگ ہوں گے، اور اُن پر قیامت قائم ہوگی۔

۱۸۵۸. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب قال قال عمر لا تخرج الدابة حتى لا يبقى في الأرض مؤمن واقروا ان شئتم واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم (النمل) الآية

۱۸۵۸ ﴿ضمرة نے، ابن شاذب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابہ الارض نہیں نکلے گا جب تک زمین پر کوئی مؤمن باقی نہ رہے، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

۱۸۵۹. حدثنا حسين الجعفي عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن عبد الله بن عمرو قال تخرج الدابة من صدع في الصفا حضر الفرس ثلاثة أيام لا يخرج ثلثها.

۱۸۵۹ ﴿حسین الجعفی نے فضیل بن مرزوق سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابہ الارض مقام صفا میں ایک چٹان سے نکلے گا تین (3) دن تک اُس کا تہائی نہ نکلا ہوگا، وہاں گھوڑے حاضر ہوں گے۔

۱۸۶۰. حدثنا عبد الصمد عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن اوس بن خالد عن ابي هريرة رضي عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج الدابة

۱۸۶۰ ﴿عبد الصمد نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے اوس بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَابَّةُ الْأَرْضِ ضرور نکلے گا۔

۱۸۶۱. قال أبو القاسم وحدثنا علي بن عبدالعزيز حدثنا حجاج ابن المنهال حدثنا حماد بن سلمة باسناده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تخرج الدابة ومعها عصي موسى وخاتم سليمان عليهما السلام فتجلو وجه المؤمن بالعصى وتخطم أنف الكافر بالخاتم حتى إن أهل النخوان لهجتموهما فيقول هذا يا مؤمن وهذا يا كافر.

۱۸۶۱ ﴿ابو القاسم نے علی بن عبد العزیز سے، انہوں نے حجاج ابن المنہال سے، وہ حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَابَّةُ الْأَرْضِ خروج کرے گا اور اُس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاشیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ لاشیں کے ذریعے مؤمن کے چہرے کو روشن کرے گا اور انگوٹھی کے ذریعے کافر کی ناک پر داغ لگائے گا، جب لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو کہیں گے کہ یہ مؤمن ہے اور یہ کافر ہے۔

۱۸۶۲. حدثنا عبدالرزاق وابن ثور عن معمر عن قتادة عن ابن عباس في قوله تعالى
أخرجنا لهم دابة من الأرض قال هي ذات زغب وریش لها أربع قوائم تخرج في بعض
أودية نهمامة وقال عبدالله بن عمرو تنكت في وجه الكافر نكتة سوداء فتفشو في وجهه
حتى يسود وجهه وتنكت في وجه المؤمن نكتة بيضاء فتفشو في وجهه حتى يبيض وجهه
فيجلس أهل البيت على المائدة فيعرفون المؤمن من الكافر ويتبايعون في الأسواق
فيعرفون المؤمن من الكافر.

۱۸۶۲. عبدالرزاق اور ابن ثور نو معمر سے، انہوں نے قتادة سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ پردوں والا ہوگا اور اُس کی چار (4) ٹانگیں ہوں گی، اور وہ مقام تہامہ کی وادیوں سے نکلے گا
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ کافر کے چہرے پر ایک کالا نقطہ لگائے گا جو اُس کے چہرے پر پھیل جائے
گا اور اُس کا پورا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ وہ مؤمن کے چہرے پر سفید نقطہ لگائے گا جو اُس کے چہرے پر پھیل جائے گا اور اُس کا چہرہ
سفید ہو جائے گا۔ گمراہی کے سرخوان پر بیٹھے ہوئے ہوں گے تو وہ مؤمن اور کافر کو پہچانیں گے اور بازاروں میں خرید و فروخت کریں
گے تو مؤمن اور کافر ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۶۳. حدثنا ابن ادريس عن عمه عن عامر الشعبي قال دابة الأرض زباء ذات وبر ينال
رأسها السماء

۱۸۶۳. ابن ادريس نے اپنے چچا سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ الشعبي رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ
دابة الارض پردوں اور بالوں والا ہوگا اور اُس کا سر آسمان کو چھو رہا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۶۳. حدثنا توبة بن علوان عن أبي اسحاق عمن حدثه عن عائشة قالت تخرج الدابة
من أجياد

۱۸۶۳. توبة بن علوان نے ابو اسحاق سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا فرماتی ہیں کہ دابة الارض مقام اُجیاد سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۸۶۵. حدثنا وكيع عن الوليد بن جميع عن عبد الملك بن المغيرة عن ابن الهيثماني
عن ابن عمر قال تخرج الدابة ليلة جمع يسرون الى جمع فتخرج الدابة وعنقها ذكر من

طوله تدع منافقا الا خطمته.

۱۸۶۵ء وکیع نے الولید بن جمیع سے انہوں نے عبد الملک بن المغیرہ سے، انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: دَابَّةُ الْأَرْضِ مَزْدَلِفَةُ رَاتٍ لُكْلَةٍ۔ لوگ مزدلفہ جائیں گے، تو وہاں پر دابۃ الارض لکھے گا، اُس کی گردن لہبائی کی وجہ سے مشہور ہوگی وہ کسی منافق کو نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ وہ اُس کی ناک پر نشان لگائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۶۶۔ حدثنا وکیع عن فضیل عن عطیة عن ابن عمر قال تخرج الدابة من صدع في الصفا.

۱۸۶۶ء وکیع نے، فضیل سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض مقام مفاصل چٹان سے لکھے گا۔

○ ○ ○

۱۸۶۷۔ حدثنا وکیع عن سفیان عن عمرو بن قیس عن عطیة عن ابن عمر واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم قال حين لا يأمرون بمعروف ولا ينهون عن منكر.

۱۸۶۷ء وکیع نے سفیان سے، انہوں نے عمرو بن قیس سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

اس آیت کا معنی اس وقت واقع ہوگا جب لوگ اچھائی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کریں گے۔

○ ○ ○

۱۸۶۸۔ حدثنا ابن المبارک وابن ثور عن معمر عن رجل عن قیس بن سعد عن ابی الطفیل عن حذیفة قال ان للدابة ثلاث خرجات تخرج في بعض البوادي ثم تنكمي يعني تكمن وخرجة في بعض القرى حتى تذكر فيهرق الأمراء فيها الدماء ثم تنكمي فيبينما الناس عند أشرف المساجد وأعظمها وأفضلها حتى ظننا أنه يسمي المسجد الحرام وما سماه اذ رفعت لهم الأرض فانطلق الناس هرابا وتبقى عصاة من المسلمين فيقولون إنه لن ينجيننا من أمر الله شيء فتخرج عليهم الدابة فتجلو وجوههم مثل الكوكب الدرّي ثم تنطلق فلا يدركها طالب ولا يفوتها هارب وتأتي الرجل وهو يصلي، فتقول والله من كنت من أهل الصلاة فليتفت اليها فتخطمه، قال تجلو وجه المؤمن وتخطم الكافر، قال فليل له ما الناس يومئذ يا حذیفة قال جيران في الرباع شركاء في الأموال أصحاب في الأسفار.

۱۸۶۸ھ ابن المبارک اور ابن ثور نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے، اس نے قیس بن سعد سے، انہوں نے ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دابة الارض تین (3) مرتبہ خروج کرے گا، ایک مرتبہ وہ کسی وادی میں خروج کرے گا پھر چھپ جائے گا، اور دوسری مرتبہ وہ کسی بستی سے نکلے گا اور اُس کا تذکرہ کیا جائے گا، وہاں کے امراء بہت خون بہائیں گے، پھر وہ چھپ جائے گا۔ تیسری مرتبہ لوگ سب سے معزز، سب سے عظیم اور سب سے افضل مسجد میں ہوں گے (راوی کہتا ہے کہ ہمارا گمان یہ ہوا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مسجد حرام" کا نام لے رہے ہیں لیکن انہوں نے اس کا نام نہ لیا) اچانک لوگوں کے سامنے زمین اٹھنے لگے گی۔ تو لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت باقی رہے گی، وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہمیں کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی ہے، پھر اُن پر دابة الارض کا خروج ہوگا، دابة الارض اُن کے چہروں کو چمک دار ستاروں کی طرح روشن کرے گا، پھر دابة الارض چلا جائے گا، نہ اُس کو کوئی تلاش کرنے والا پاسکے گا اور نہ اُس سے کوئی بھاگنے والا بچ سکے گا۔ وہ ایک نماز پڑھنے والے شخص کے پاس آئے گا، اور کہے گا کہا اللہ کی قسم! تو نمازیوں میں سے نہیں ہے، وہ آدمی اُس کے طرف متوجہ ہوگا تو یہ اُس کی ناک پر داغ لگائے گا، وہ مؤمن کے چہرے کو روشن اور کافر کے چہرے کو داغ دار کرے گا، کسی نے عرض کیا اے حذیفہ! لوگوں کی اُس وقت کیا کیفیت ہوگی؟ فرمایا کہ زمینوں میں پڑوسی ہوں گے مالوں میں شریک ہوں گے اور سفروں میں ایک دوسرے کے ساتھی ہوں گے۔ (یعنی زندگی کا کاروبار معمول کے مطابق رواں دواں آئے گا۔)



۱۸۶۹ھ . حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان الوعد الذي قال الله تعالى أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم قال ليس ذلك بحديث ولا كلام ولكنه سمة تسم من أمرها الله تعالى به يكون خروجها من الصفا ليلة مني ليصبحون بين رأسها وذنبها لا يدخل داخل ولا يخرج خارج حتى إذا فرغت مما أمرها الله تعالى به فهلك من هلك ونجا من نجا كانت أول خطوة تضعها بانطاكية.

۱۸۶۹ھ محمد بن الحارث نے، محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب وہ وعدہ واقع ہوگا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

کہ ہم اُن کے لئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو اُن سے بات کرے گا، تو یہ بات کرنا کوئی منگولہ ہوگی بلکہ ایک نشان ہوگا جو وہ اللہ کے حکم سے لگائے گا، اُس کا خروج مٹی کی رات میں مقام صفا سے ہوگا، لوگ اُس کے سر اور دم کے درمیان صبح

کریں گے، نہ کوئی اندر داخل ہو سکے گا اور نہ کوئی باہر نکل سکے گا، جب وہ دلبہ اُس کام سے فارغ ہو جائے گا۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے اُس کو حکم دیا تھا، تو اس وقت ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے گا اور نجات پانے والا نجات پائے گا، وہ دابۃ الارض اپنا پہلا قدم اٹھا کر یہیں رکھے گا۔

○ ○ ○

۱۸۷۰. حدثنا ابن المبارك عن سفیان عن الأعمش عن أبي ظبيان عن حذيفة بن اليمان

قال ما تلا عن قوم قط الا حق عليهم القول.

۱۸۷۰. ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الا عمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے

ابو ظبیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دابۃ الارض کے بعد آنے والی ہر قوم پر عذاب آئے گا۔

○ ○ ○

۱۸۷۱. حدثنا الحكم بن نافع عن حدث عنه عن كعب قال تخرج الدابة والآيات بعد

عيسى عليه السلام بسبعة أشهر قال وقال عمرو بن العاص تخرج الدابة من عند الصفا

الذي عند المروة يدرب على الله وعلى رسوله

۱۸۷۱. الحكم بن نافع نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دلبہ

اور قیامت کی نشانیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات (۷) سال کے بعد آئیں گی۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دلبہ اُس صفاء سے نکلے گا جو مروه کے پاس ہے۔

○ ○ ○

﴿حبشه کا بیان﴾

الحبشة

۱۸۷۲. حدثنا سفیان حدثنا زياد بن سعد سمع الزهري سمع سعيد بن المسيب سمع

أبا هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرب الكعبة ذو السويقتين

من الحبشة

۱۸۷۲. سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیاد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے

سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے روایت کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا۔

۱۸۷۳. حدثنا سفیان حدثنا ابن أبي لجيح عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو سمعه قال

کافی انظر الى الكعبة يهدمها رجل من الحبشة اصبلح البديع، قال مجاهد فلما هدمها ابن الزبير جئت لأنظر اری ما قال فيه فلم ارمعاً قال شينا

۱۸۷۳ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: گویا کہ میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جسے حبشہ کا ایک آدمی گنجا اور کمزور آدمی منہدم کر رہا ہے، حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کعبہ کو ابن زبیر نے منہدم کیا تو میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بتائی ہوئی نشانیاں دیکھنے کے لئے گیا، تو میں نے اُن میں سے کچھ نہ دیکھا۔

○ ○ ○

۱۸۷۴. حدثنا ابن عیینة عن هشام عن حفصة عن ابي العالية عن علي قال استكثروا من

الطواف بهذا البيت فكاني برجل اصلع اصمع حمش الساقين معه مسحة يهدمها.

۱۸۷۴ ابن عیینہ نے هشام سے، انہوں نے حفصہ سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کا بکثرت طواف کرو! گویا کہ میں ایک آدمی کو دیکھ رہا ہوں جسے آدھے سر پر ہال ہیں۔ وہ کمزور ہے، پتلی پنڈلیوں والا ہے، اور اُس کے پاس پھاؤ ڈا ہے، جس سے وہ بیت اللہ کو منہدم کر رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن ابي الاسود عن ابي عتبة مولى عمرو

بن العاص قال تهلک مصر اذا رميت بالقسي الاربع قوس الترك وقوس الروم وقوس الحبشة وقوس اهل الاندلس

۱۸۷۵ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو اسود سے، انہوں نے ابو عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مصر ہلاک ہو جائے گا جب چار (4) قسم کی کمانیں چلیں گی:

نمبر 1: ترک کی کمان۔

نمبر 2: روم کی کمان۔

نمبر 3: حبشہ کی کمان۔

نمبر 4: اور اندلس والوں کی کمان۔

○ ○ ○

۱۸۷۶. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن بكر بن سواد عن ابي غطفان عن عبيد بن رافع

قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه کم بينکم وبين وسيم قلت علی راس برید قال

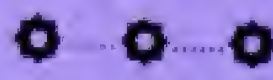
ليأتينکم اهل الاندلس فيقاتلونکم بها، قال ابو غطفان وحدثني حاطب بن ابي بلصة انه

سمع عمر بن الخطاب يقول يأتينکم اهل الاندلس فيقاتلونکم بوسيم حتى ترکض الخيل

في الدم الى ثيها ثم يهزمهم الله.

۱۸۷۶ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سواد سے، انہوں نے ابو غطفان سے روایت کی ہے کہ عید بن

رفع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: تمہارے اور مقامِ وسیم کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے کہا کہ تقریباً تین (3) میل ہے۔ تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ضرور اُندلس والے وہاں آئیں گے اور تم سے جنگ کریں گے، ابو عطفہ کہتے ہیں کہ مجھے حاطب بن ابوبلقعہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس اُندلس والے آئیں گے اور وہ ”وسیم“ میں لڑیں گے، یہاں تک کہ گھوڑوں کے گھر خون میں ڈوب جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اُندلس والوں کو شکست دے گا۔



حبشہ کے نکلنے کا بیان

خروج الحبشة

۱۸۷۷. حدثنا بقیة و شریح بن یزید ابو حیوة عن أرطاة عن عبد الرحمن بن جبیر قال قام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بمكة فی الحج فقال یا اهل الیمن هاجروا قبل الظلمتین اما احدهما فالحبشة ینخرجون حتی یبلغوا مقامي هذا.

۱۸۷۷ بقیة اور شریح بن یزید نے، ابو حیوة سے، انہوں نے ارطاة سے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے دنوں میں مکہ میں کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ: اے یمن والو! دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کر لو! اُن میں سے ایک تو حبشہ کی ظلمت ہے کہ وہ خروج کریں گے اور میری اس جگہ تک پہنچ جائیں گے۔



۱۸۷۸. حدثنا بقیة وأبو المغيرة عن صفوان عن عبید بن عبیدة عن كعب قال تخرج الحبشة خرجة ینتھون فیها إلى البیت ثم ینخرج إلیهم اهل الشام فیجدونهم قد افترشوا الأرض فیقتلونهم فی اودیة بنی علی وهي قریبة من المدینة حتی ان الحبشی بیاع بالشملة. قال صفوان وحدثنی ابو الیمان عن كعب قال ینخرجون البیت ویاخذون المقام فیدر کون علی ذلک فیقتلهم اللہ تعالیٰ

۱۸۷۸ بقیة اور ابو المغیرة نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبیدہ سے روایت کی ہے کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشہ خروج کریں گے جس میں وہ بیت اللہ تک پہنچ جائیں گے، پھر اُن کی طرف اہل شام نکلیں گے تو وہ اُن حبشیوں کو پائیں گے کہ انہوں نے زمین کو بچھونا بنایا ہے۔ وہ اُن حبشیوں کو بنی علی کی وادیوں میں قتل کریں گے، جو کہ مدینہ کے قریب ہیں، یہاں تک کہ ایک حبشی ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔ صفوان کہتے ہیں کہ مجھے ابو الیمان نے بتایا ہے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشی بیت اللہ کو تباہ کر دیں گے، اور مقام ابراہیم کو لے لیں گے، اُس وقت اُن کی پکڑ ہوگی اور اللہ تعالیٰ اُنہیں برباد کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۷۹. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن
العريان بن الهيثم سمع عبد الله بن عمرو يقول تخرج الحبشة بعد نزول عيسى بن مريم
فبيعث عيسى طليعة فينهزموا

۱۸۷۹ عبد الصمد بن عبد الوارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو نازل ہونے کے بعد حبشہ خروج کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے جو اُنہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۰. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن سمعان مولى آل فلان سماه ابن
وهب قال سمعت ابا هريرة رضى الله عنه يحدث ابا قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال تأتي الحبشة فيخربون البيت خرابا لا يعمر بعده اهدا وهم الذين يستخرجون كنزه.

۱۸۸۰ ابن وہب نے، ابن ابو ذئب سے، انہوں نے سعید بن سمعان سے روایت کی ہے کہ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ: حبشی آئیں گے اور بیت اللہ کو ایسا برباد کریں گے کہ اُس کے بعد وہ کبھی تعمیر نہ ہوگا، اور یہ حبشی بیت اللہ کا خزانہ نکالیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۸۱. حدثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري عن ابن المسيب سمع ابا هريرة يقول
قال رسول الله ﷺ يخرّب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة

۱۸۸۱ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الزہری انہوں نے رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بیت اللہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافري عن شيخ من أهل
المدينة عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كاني أنظر الى
أصلع الفيدع أليحج على ظهر الكعبة يضربها بالكرزنة.

۱۸۸۲ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے مدینہ کے ایک شیخ سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ گویا کہ میں اُس آدمی گنہگار، تنگ پیشانی والے، کمزور شخص کو بیت اللہ کی محبت پر دیکھ رہا ہوں کہ وہ کعبہ کو تھوڑے سے مار رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۸۳. حدثنا الدراوردي عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث عن أبي هريرة قال

ذوالسوفتين من الحبشة يخرب بيت الله

۱۸۸۳. الدراوردي نے ثور بن زيد الدیلی سے، انہوں نے ابو الغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دوپہلی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ کو برباد کرے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۴. حدثنا توبة بن علوان عن حميد عن بكر بن عبد الله عن عمرو قال

تهدم الكعبة مرتين ويرفع الحجر في المرة الثالثة.

۱۸۸۴. توبہ بن علوان نے، حمید سے، انہوں نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کو دو مرتبہ منہدم کیا جائے گا، اور تیسری مرتبہ حجرِ اسود کو اٹھالیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۵. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال كاني أنظر

إلى حبشي حمش الساقين جالسا على الكعبة بمسحاته وهي تهدم

۱۸۸۵. ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ گویا کہ: میں پتلی پنڈلیوں والے حبشی کو بیچے سمیت کعبہ شریف پر بیٹھا دیکھ رہا ہوں، اور کعبہ منہدم کیا جا رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۸۶. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو حدثني أبو اليمان عن كعب قال ليخربن البيت

الحبشي وليأخذون المقام فيدر كون على ذلك فيقتلهم الله تعالى

۱۸۸۶. بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کو حبشی برباد کریں گے، اور مقامِ ابراہیم کو لے لیں گے۔ اُن کی پکڑ ہوگی اور اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال خرج يوما وردان من عند

مسلمة بن مخلد وهو أمير على مصر فمر على عبد الله بن عمرو مستعجلا فناداه، فقال

ابن تريميد يا أبا عبيد قال أرسلني الأمير إلى منف فاحضر له كنز فرعون، قال فارجع إليه

فأقره مني السلام وقل له ان كنز فرعون ليس لك ولا لأصحابك إنما هو للحبشة

يأتون في سفنهم يريدون الفسطاط فيسيرون حتى ينزلوا منفا فيظهر الله لهم كنز فرعون

فياخذون منه ما شاؤا فيقولون ما نبتغي غنيمۃ الفضل من هذه فيرجعون ويخرج المسلمون
في آثارهم حتى يدركوهم فيهزم الله الحبش فيقتلهم المسلمون ويأسرونهم حتى يباع
الحبشي يومئذ بالكساء.

۱۸۸۷ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن وردان مسلمہ
بن مخلد کے ہاں سے نکلے جو مصر کے امیر تھے، پس وردان حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے تیزی سے گزرے
تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے آواز دی کہ اے ابو عبید! کہاں جا رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے امیر نے
مقام منف کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں فرعون کے خزانے کو اُس کے سامنے حاضر کر سکوں، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے کہا کہ اپنے امیر کی طرف واپس چلے جاؤ اور اُس سے کہہ دو کہ فرعون کا خزانہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لئے
ہے، وہ حبشیوں کے لئے ہے، حبشی اپنی کشتیوں میں آئیں گے اور اُن کا ارادہ مقام فسطاط کی طرف جانے کا ہوگا تو وہ مقام منف میں
پڑاؤ ڈالیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن پر فرعون کا خزانہ ظاہر کر دے گا، پھر جتنا وہ چاہیں گے، وہ اُس میں سے لے لیں گے، اور کہیں گے کہ
اس سے افضل غنیمت تو ہمیں نہیں چاہئے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے، اُن کے پیچھے مسلمان نکل کر انہیں پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ
حبشیوں کو شکست دے گا۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے، اور ایک حبشی اُس وقت ایک چادر کے بدلے میں
فروخت ہوگا۔

• • •

۱۸۸۸ھ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادۃ أن مولى لعبدالله بن عمرو حدثه
عن أبي زرعة عن شفي عن عبدالله بن عمرو قال تقتلون بوسيم أنتم وأهل الأندلس
فيا تيكم مددكم من الشام فإذا نزل أولهم هزم الله عدوكم ولا يزالون يقتلونهم إلى لوبية
ثم ترجعون فتاتيكم الحبشة في ثلثمائة ألف عليهم أسبس فتقاتلونهم أنتم وأهل الشام
فيهزمهم الله ثم ترجعون إلى القبط فتقولون لم تعينونا على عدونا فيقولون أنتم فعلتم هذا
بنا ذهبتم بقوتنا لم تتركوا لنا سلاحا وأنكم لأحب الناس إلينا، قال فيصفحون عنهم

۱۸۸۸ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادۃ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، انہوں نے شفی سے
روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تم اہل اندلس مقام وسیم میں لڑو گے، پھر تمہاری امداد شام کی طرف
سے آئے گی، جب اُس میں سے پہلا اٹھے گا تو اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو شکست دیدے گا، تم مقام لوبیہ میں مسلسل انہیں قتل
کرتے رہو گے، پھر تم واپس لوٹ آؤ گے، پھر تمہارے خلاف حبشہ خروج کریں گے، اُن کی تعداد تین (3) لاکھ ہوگی، اُن کا امیر
اسس ہوگا۔ تم اُن سے لڑو گے اور اہل شام بھی ان سے لڑیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اُن حبشیوں کو شکست دے گا، پھر تم قبلیوں کی طرف
لوٹ جاؤ گے، تم قبلیوں سے کہو گے کہ تم نے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد نہیں کی؟ وہ کہیں گے تم یہ کام ہمارے ساتھ

کر رہے ہو۔ تم ہماری طاقت لے گئے اور تم نے ہمارا اسلحہ نہ چھوڑا، اور تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ ہمیں پسند ہو، پھر وہ اُن سے اعراض کریں گے۔

○ ○ ○

۱۸۸۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي قبيل عن عبيد بن فيروز عن عبد الله بن

عمرو مثل حديث ابن وهب في الحبشة حديث مسلمة بن مخلد

۱۸۸۹. رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے، عبید بن فیروز سے، اور انہوں نے عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی حدیث روایت کی ہے کہ مسلمہ بن مخلد سے متعلق جو ابن وهب کی حبشہ والی حدیث تھی اور جو یوں ہے:

ابن وهب نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن وِردان مسلمہ بن مخلد کے ہاں سے نکلے جو مصر کے امیر تھے، پس وِردان حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے تیزی سے گورے تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُسے آواز دی کہ اے ابو عبید! کہاں جا رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے امیر نے ”مقام مصف“ کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں فرعون کے خزانے کو اُس کے سامنے حاضر کر سکوں، تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اپنے امیر کی طرف واپس چلے جاؤ اور اُس سے کہہ دو کہ فرعون کا خزانہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لئے ہے، وہ جہیوں کے لئے ہے جہشی اپنی کشتیوں میں آئیں گے اور اُن کا ارادہ ”مقام فسطاط“ کی طرف جانے کا ہوگا تو وہ ”مقام مصف“ میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن پر فرعون کا خزانہ ظاہر کر دے گا، پھر جتنا وہ چاہیں گے وہ اُس میں سے لے لیں گے، اور کہیں گے کہ اس سے افضل غنیمت تو ہمیں نہیں چاہئے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے، اُن کے پیچھے مسلمان نکل کر انہیں پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ جہیوں کو شکست دے گا۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے اور ایک جہشی اُس وقت ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۹۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي قبيل عن عمرو بن عبد الله بن عمرو ان رجلا من

اعداء المسلمين بالاندلس حديث ذي العرف حديث طويل قد كتبه في الروم

۱۸۹۰. رشدين رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے دشمنوں میں سے ایک آدمی اندلس میں ہوگا۔ وہ مشہور لقب والا ہوگا، لہا ہوگا، روم کی فوج میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۹۱. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة قال حدثني مولى

عبد الله بن عمرو عن عبد الله بن عمرو قال يقاتلكم اهل الاندلس بوسيم فياتكم مددكم

من الشام فيهمزهم الله.

۱۸۹۱۔ الوليد بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سے اُندلس والے مقام وسم میں لڑیں گے، پھر تمہارے لیے شام کی طرف سے مدد آئے گی تو اللہ تعالیٰ اُن اُندلس والوں کو شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۹۲۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن ليث بن سعد عن عمرو بن الحارث قال قال عمر بن

الخطاب رضي الله عنه يقاتلونكم بوسيم فيهمزهم الله ثم يأتي الحبشة في العام الثاني.

۱۸۹۲۔ الوليد بن مسلم نے، لیث بن سعد سے، انہوں نے عمرو بن الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ تم سے مقام وسم میں لڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا، پھر دوسرے سال حبشی آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۹۳۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن عبد الله بن عمر قال تأتي

الحبشة في ثلثمائة ألف عليهم رجل يقال له أسبس فتقاتلونهم أنتم وأهل الشام فيهمزهم الله

۱۸۹۳۔ الوليد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حبشی تین (3) لاکھ فوج لے کر آئیں گے۔ اُن کے امیر کا نام اسبس ہوگا، تم اور اہل شام اُن سے لڑو گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۹۴۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال هم الذين

يستخرجون كنز فرعون بمدينة يقال لها منف ويخرج إليهم المسلمون فيقاتلونهم ويغنمون تلك الكنوز حتى يباع الحبشي بعباءة.

۱۸۹۴۔ الوليد نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: حبشی فرعون کے خزانے کو منف نامی شہر سے نکالیں گے، مسلمان ان کی طرف خروج کریں گے، اور اُن سے لڑیں گے، اور اُس خزانے کو مال غنیمت کے طور پر حاصل کر لیں گے، اور حبشی ایک چادر کے بدلے میں بیچا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۹۵۔ حدثنا الوليد عن ليث وابن لهيعة قال الذي يسير بأهل الأندلس ملك من

ملوك المعجم يقال له ذو العرف يجلي أهل الأندلس وأهل المغرب من المسلمين حتى

يقاتله أهل مصر فيهمزهم الله ثم يسلم ذو العرف بعد الهزيمة.

۱۸۹۵ء ولید نے لیث اور ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ اُندلس والوں کو عجی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جسے ”ذوالعرف“ کہتے ہوں گے وہ لے کر چلے گا۔ اُندلس والے اور مغرب والے مسلمانوں کو جلا وطن کریں گے۔ ذوالعرف سے مصر والے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُسے شکست دیدے گا، شکست کھانے کے بعد ذوالعرف مسلمان ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۹۶ء. حدثنا الوليد عن سعيد بن بشير عن قتادة عن عقبة بن اوس عن عبد الله بن عمرو قال يوشك بنو قنطور بن كركرا يخرجون فيسوقون اهل خراسان سوقا عنيفا حتى يربطوا خيولهم بنخل الابله فيبعثون الى اهل البصرة اما ان تلحقوا بنا واما ان تخلصوها لنا فيلحق بهم ثلث وبالأعراب ثلث وثلث بالكوفة ثم يسرون الى الكوفة فيلحق بهم ثلث وبالأعراب ثلث وثلث بالشام.

۱۸۹۶ء الولید نے، سعید بن بشیر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عقبہ بن اوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے قنطور بن کرکرا کی اولاد خروج کرے گی۔ وہ خراسان والوں کو سختی کے ساتھ لے کر چلیں گے، اور اپنے گھوڑے مقام ابلہ کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے، پھر وہ بصرہ والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ یا تو ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ یا بصرہ خالی کر دو؟ اس پر بصرہ والوں میں سے ایک تہائی اُن کے ساتھ مل جائیں گے، اور ایک تہائی دیہاتیوں کے ساتھ جائیں گے اور تہائی کوفہ چلے جائیں گے۔ پھر بنی قنطور کوفہ جائیں گے۔ وہاں پر بھی ایک تہائی اُن کے ساتھ جائیں گے اور ایک تہائی دیہاتیوں کے ساتھ جائیں گے اور ایک تہائی شامیوں کے ساتھ جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۹۷ء. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ايوب عن ابن الضيف عن كعب قال اذا قتل الله ياجوج وماجوج فبينما الناس كذلك اذ جاءهم الصراخ ان اذا السويقتين قد غزا البيت يريده فيبعث عيسى ابن مريم عليهما السلام طليعة سبع مئة او بين السبع مئة والثمان مئة حتى اذا كانوا ببعض الطريق بعث الله ريحا يمانية طيبة فتقبض روح كل مؤمن ثم يبقى عجاج من الناس يتسافدون كما يتسافد البهائم فمثل الساعة مثل رجل يطيف حول فرسه ينتظر حتى تضع فمن تكلف بعد قولي هذا شيئا او بعد علمي هذا شيئا فهم المتكلف

۱۸۹۷ء عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ایوب سے، ابن الضیف سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو قتل کر دیں گے تو لوگوں کے پاس ایک چلانے والا آئے گا کہ دو پہلی پنڈلیوں والے نے بیت اللہ پر چڑھائی کر لی ہے، اور اسے برباد کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سات سو (700) یا سات سو اور آٹھ سو کے درمیان ایک دستہ اُن کی طرف بھیجیں گے۔ وہ دستہ راستے میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ یمن سے

ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی، بیکار پھر لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ جانوروں کی طرح بے حیائی کریں گے۔ قیامت کی مثال ایسے آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کے ارد گرد گھومتا ہے اور اُس کے بیٹھنے کا انتظار کرتا ہے، جو شخص میری اس بات کے بعد یا میرے اس علم کے بعد کچھ بناوٹ کرتا ہے تو وہ بناوٹ کرنے والوں میں سے ہے۔

○ ○ ○

۱۸۹۸. حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي عن الحارث بن مالك بن برصاء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يوم فتح مكة لا تغزوا بعد هذا اليوم الى يوم القيامة.

۱۸۹۸. عبدة بن سليمان نے زکریا سے، انہوں نے الشعبي سے روایت کی ہے کہ الحارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد قیامت تک جہاد نہیں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۹۹. حدثنا ابن عيينة عن داود بن شاور عن مجاهد قال لما هدم ابن الزبير الكعبة خرجنا الى منى ثلاثا ننتظر العذاب.

۱۸۹۹. ابن عیینہ نے داؤد بن شاہور سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ابن زبیر نے کعبہ اللہ کو منہدم کیا تو ہم تین ۳ دن تک منیٰ میں رہے، ہم عذاب کا انتظار کرتے تھے۔

○ ○ ○

۱۹۰۰. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال قال كالي انظر الى حبشي افدع حمش الساقين جالس على الكعبة بمسحاته وهي تهدم.

۱۹۰۰. ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: گویا کہ میں کمزور حبشی کو دیکھتا ہوں، اُس کی پتلی پٹ لیاں ہیں، وہ اپنے نیچے سمیت بیت اللہ پر بیٹھا ہے اور اُسے منہدم کیا جا رہا ہے۔

○ ○ ○

﴿تُرکوں کا بیان﴾

الترک

۱۹۰۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار وأبو المغيرة عن ابن عباس عن عبد الله بن دينار عن كعب قال تنزل الترك آمد وتشرب من الدجلة والفرات ويسعون في الجزيرة وأهل الاسلام من الحيرة لا يستطيعون لهم شيئا فيبعث الله عليهم ثلجا بهير كبل فيه صر من ریح شديدة وجلید فإذا هم خامدون فإذا أقاموا أياها قام أمير الإسلام في الناس، فيقول يا

أهل الاسلام ألا قوم يهبون أنفسهم لله فينظروا ما فعل القوم فينتدب عشرة فوارس فيجيزون إليهم فإذا هم خامدون فيرجعون، فيقولون ان الله قد اهلكهم وكفاكم هلكوا من عند آخرهم.

۱۹۰۱ھ یحییٰ بن سعید القطار اور ابوالمغیرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ثُرک مقام آمد پر پڑاؤ ڈالیں گے۔ وہ دجلہ اور فرات سے پانی پئیں گے، جزیرے میں پھریں گے اور مقام حیرہ کے مسلمان اُن کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن ثُرکوں پر برف باری بھیج دے گا۔ اُس میں سخت شدید آندھی ہوگی۔ وہ سب اوندھے منہ تباہ ہو جائیں گے، جب کچھ دن اسی حالت میں گزریں گے تو مسلمانوں کے امیر لوگوں میں کھڑے ہو کر کہیں گے کہ: اے اہل اسلام! کیا کچھ لوگ ایسے نہیں ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کو ہبہ کر دیں؟ تاکہ دیکھے کہ قوم ثُرک کی کیا حالت ہوئی؟ دس (10) شہسوار اُس کی پنگار پر لبیک کہیں گے اور وہ اُن کی طرف روانہ ہو جائیں گے تو اُن ترکوں کو مرا ہوا پائیں گے، وہ واپس لوٹ آئیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہلاک کر دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اُن کے مقابلے میں کافی ہو چکا ہے، وہ سب کے سب ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۰۲ھ قال ابن عیاش وأخبرني عتبة بن تميم عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن خمير عن كعب قال ليردن الترك الجزيرة حتى يسقوا خيلهم من الفرات فيبعث الله عليهم الطاعون فيقتلهم فلا يفلت منهم الا رجل واحد

۱۹۰۲ھ ابن عیاش نے عتبہ بن تمیم سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ثُرک جزیرے میں ضرور آئیں گے حتیٰ کہ اپنے گھوڑوں کو دریائے فرات سے پانی پلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر طاعون مسلط کر دے گا۔ جس سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی بھی نہیں بچے گا۔

○ ○ ○

۱۹۰۳ھ قال ابن عیاش وأخبرني عصمة بن راشد عن بسر بن عبيد الله عن أبي حليمة الغنوي قال يقفون على تلال الجزيرة ليسبوا نساء غنى حتى إن الرجل ليرى بياض خلخال امرأته لا يقدر يدفع عنها.

۱۹۰۳ھ ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے عصمتہ بن راشد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے بسر بن عبید اللہ عن ابی حلیمة الغنوی کی ہے کہ ابو حلیمة الغنوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لوگ جزیرے کی چٹانوں پر کھڑے ہو کر اپنی عورتوں کی حفاظت بھی نہ کر سکیں گے۔ کوئی مرد اپنی بیوی کے پازیب کی سفیدی دیکھے گا لیکن اُسے قدرت نہ ہوگی کہ اُس کا دفاع کر سکے۔

○ ○ ○

۱۹۰۴ھ قال ابن عیاش وأخبرني رجل من آل حبيب بن مسلمة عن الحكم بن عتيبة قال

یخرجون فلا ینہینہم دون الفرات شیء أصاب ملاحہم وفرسان الناس یومئذ قیس عیلان
فیستأصلہم لا ترک بعدہا۔

۱۹۰۴ھ ابن عیاش نے آل حبیب بن مسلمہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ الحکم بن عقیقہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں کہ: ٹرک نکلیں گے، اُن کے لئے دریائے فرات کے علاوہ کوئی چیز رکاوٹ نہ ہوگی، اُن کے ملاح اور شہسوار بیماری میں
مُجھلا ہوں گے، لوگ اُس زمانے میں مقام قیس عیلان میں ہوں گے، وہ بیماری ٹرکوں کو جو سے اُکھڑ دے گی، اُس کے بعد ٹرک نہ
بچیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۰۵۔ قال ابن عیاش وأخبرني من سمع مكحولاً عن النبي صلى الله عليه وسلم
للترك خرجتان خروجة منها خراب أذربيجان وخروجة يخرجون في الجزيرة يحفظون
ذوات الحجال فينصر الله المسلمين فيهم ذبح الله الأعظم لا ترک بعدہا

۱۹۰۵ھ ابن عیاش نے مکحول سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ: ٹرک دو مرتبہ خروج کریں گے۔
ایک مرتبہ آذربائیجان کے کھنڈرات میں، اور دوسری مرتبہ وہ جزیرہ میں خروج کریں گے۔ پازیب والی عورتوں کو پیچھے پالان میں
بٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمان کی مدد فرمائے گا اور اُس کی طرف سے اُن پر بہت بڑی آفت آئے گی، اُس کے بعد کوئی ترک نہ
باقی رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۰۶۔ قال ابن عیاش حدثنا نافع وسعيد بن أبي عروبة جميعاً عن قتادة حدثنا عبد الله
بن بريدة عن سليمان بن ربيعة من نساك أهل البصرة قال أتينا عبد الله بن عمر فسمعته
يقول يوشك بني قنطورا يسوقوا أهل خراسان وأهل سجستان سوقاً عنيفاً حتى يربطوا
دوابهم بنخل الأبله فيبعثون إلى أهل البصرة أن خلوا لنا أرضكم أو تنزل بكم فيفرقون
على ثلاث فرق فرقة تلحق بالعرب وفرقة بالشام وفرقة بعدوها وأما ذلك إذا طبقت
الأرض أماراة السفهاء

۱۹۰۶ھ ابن عیاش نے نافع اور سعید بن ابوعروبة سے، انہوں نے قتادہ سے، عبد اللہ بن عمر سے روایت
کی ہے کہ سلیمان بن ربیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے
ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ بنو قنطورا خراسان اور بختان والوں کو مدے طریقہ سے ہٹا کر لے جائیں گے اور اپنے جانور مقام ابلہ
کے درخت سے باندھیں گے، پھر وہ بعمرہ کو پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے لئے اپنی زمین خالی کر دیا ہم تمہارے خلاف لڑیں گے، بعمرہ
والے تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ عرب کے ساتھ مل جائے گا، دوسرا حصہ شام والوں کے ساتھ

اور تیسرا حصہ اپنے دشمنوں کے ساتھ مل جائے گا، اور حکومت اُس وقت بے وقوفوں کی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۰۷. قال ابن عیاش وأخبرني جعفر الحارث عن سعيد بن جمهان عن أبي بكره عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أرض يقال لها البصرة أو البصرة ياتيهم بنو قنطورا حتى ينزلوا بنهر يقال له دجلة ذي نخل فيتفرق الناس فيه ثلاث فرق فرقة تلحق بأصلها فهلكوا وفرقة تأخذ على أنفسها فكفروا وفرقة تجعل عيالاتها خلف ظهورها فيقاتلونهم فيفتح الله على بقيتهم

۱۹۰۷ ابن عیاش کہتے ہیں جعفر الحارث سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے، انہوں نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہر اک ایک زمین ہوگی جس کا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا۔ وہاں پر بنو قنطورا آئیں گے، وہ دجلہ نامی نہر، جو کہ کھجور کے درختوں والی ہوگی، وہاں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ لوگ تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ اپنے قبیلے کے ساتھ جا ملے گا، اور وہ ہلاک ہو جائیں گے، دوسرا حصہ اپنی جانوں کو بچانا چاہیں گے اور کفر اختیار کر لیں گے، اور تیسرا حصہ اپنے اہل و عیال کو پس پشت ڈال کر اُن سے لڑیں گے، پس اللہ تعالیٰ اُن میں سے بچنے والوں کو فتح عطا فرمائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۰۸. قال ابن عیاش وأخبرني خالد بن عبد الملك علي أبي قلابه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليفترقون ثلاث فرق فرقة تمكث وفرقة تلحق بآبائها منابت الشيع والقيصوم وفرقة تلحق بالشام وهي خير الفرق

۱۹۰۸ ابن عیاش کہتے ہیں کہ خالد بن عبد الملک علی ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: وہ لوگ تین 3 حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک حصہ ٹھہر جائے گا۔ دوسرا حصہ اپنے قبیلے کے ساتھ جا ملے گا، جو کہ شیخ اور قیصوم کی جگہ پر ہے، اور تیسرا حصہ شام والوں سے جا ملے گا اور یہ بہترین حصہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۰۹. حدثنا يحيى بن سعيد أخبرني أبو اليسع عن ضرار بن عمرو عن محمد بن كعب القرظي عن أبي هريرة قال أعينهم كالودع ووجوههم كالخفاف لهم وقعة بين الدجلة والفرات ووقعة بمرج حمار ووقعة بدجلة حتى يكون الجواز أول النهار بمائة دينار للعبور إلى الشام ثم يزيد آخر النهار.

۱۹۰۹ یحییٰ بن سعید نے ابو الیسع سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کی آنکھیں پتلی ہوں گی۔ اُن کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔ وہ پہلے

دجلہ اور دریائے فرات کے درمیان آئیں گے، پھر مقام مرج حمار اور پھر دجلہ میں آئیں گے، حتیٰ کہ دن کے اوّل حصہ میں دجلہ غبور کر کے شام جانے کا ٹیکس وہ سو (100) دینار رکھیں گے، پھر دن کے آخری حصہ میں اُسے اور بڑھادیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۱۰. قال يحيى وأخبرني الحسن بن بشير بن المهاجر عن عبد الله بن بريدة عن أبيه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يسوق امتي قوم عراض الوجوه صفار الأعين كان وجوههم الحجف حتى يلحقوهم بجزيرة العرب ثلاث مرات أما الساقة الأولى فينجو من يهرب والثانية يهلك بعض وينجو بعض وتصطلم الثالثة وهم الترك والذي نفسي بيده ليربطن خيولهم إلى سوارى مسجد المسلمين فكان بريدة لا يفارقه بعيرين أو ثلاث ومتاع السفر للهرب مما سمع من أمر الترك

۱۹۱۰ھ یحییٰ نے الحسن بن بشیر بن المهاجر سے، انہوں نے عبد اللہ بن بريدة سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ: میری امت کو ایک قوم ہنکائے گی، چوڑے چہرے والے ہوں گے، پتلی آنکھوں والے ہوں گے، گویا اُن کے چہرے ڈھال ہیں، وہ اُنہیں جزیرۃ العرب سے ملادیں گے، وہ تین حصوں میں تقسیم ہوں گے۔ پہلا حصہ جو بھاگ جائے گا تو بچ جائے گا۔ دوسرے میں سے بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے۔ اور تیسرا حصہ اُن سے لڑے گا، اور یہ قوم ٹرک ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ ضرور اپنے گھوڑے مسلمانوں کی مسجد کے ستونوں سے باندھیں گے، حضرت بريدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سے ٹرک کے متعلق یہ بات سنی تو بھاگنے کے لیے ہمیشہ دو یا تین اونٹ اور سفر کا سامان تیار رکھتے تھے۔

○ ○ ○

۱۹۱۱. حدثنا ابن عليه عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عبد الرحمن بن أبي بكر عن عبد الله بن عمرو قال يوشك بنو قنطورا أن يخرجواكم من أرض العراق، قلت لم تعود، قال أنت تشتهي ذاك، قلت أجل، قال نعم ويكون لهم سلوة من عيش.

۱۹۱۱ھ ابن علیہ نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عبد الرحمن بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ بنو قنطورا تمہیں سرزمین عراق سے نکال دیں، میں نے عرض کیا کہ کیا پھر ہم واپس آئیں گے؟ تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا ہاں! اور تمہاری اچھی زندگی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۱۲. حدثنا ابن عليه أخبرني عوف عن أبي المغيرة القواس عن عبد الله بن عمرو قال ملاحم الناس خمس قد مضت لثان وثلاث في هذه الأمة ملحمة الترك وملحمة الروم

و ملحمة الدجال ليس بعد ملحمة الدجال ملحمة.

۱۹۱۲ھ ابن علیہ نے عوف سے، انہوں نے ابوالمغیرۃ القواس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: لوگوں میں پانچ عظیم الشان جنگیں ہیں، دو گورچکی ہیں، اور تین (3) اس امت میں ہوں گی: ایک جنگ توخرک کے ساتھ، اور دوسری روم کے ساتھ، اور تیسری دجال کے ساتھ جنگ ہے۔ دجال کے ساتھ جنگ کے بعد کوئی جنگ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۹۱۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن جعفر بن الحارث عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليهبطن الدجال خوز وكرمان في ثمانين ألفا كان وجوههم المجان المطرقة يلبسون الطيالة ويتعلون الشعر

۱۹۱۳ھ ابوالمغیرۃ نے ابن عیاش سے، انہوں نے جعفر بن الحارث سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال مقام خوز اور کرمان میں اسی (80) ہزار لشکر کے ہمراہ اترے گا۔ اُن کے چہرے چھٹی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ سبز چادریں پہنیں ہوں گے، اور وہ بالوں والے جوتے پہنیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۱۴. حدثنا بقية عن صفوان عن مشيخة عن معاوية قال اتركوا الرابضة ما تركوكم

يعني الخنزير

۱۹۱۴ھ بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ معاویہ فرماتے ہیں کہ رابضہ والوں کو چھوڑ دو! جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۱۵. حدثنا بقية عن صفوان قال وأخبرني أبو الزاهرية عن أبي الزاهرية عن أبي عطية

المذبوح عن كعب لتخرجن الترك خروجة لا ينهينهم شيء دون القطيعة فيهم ذبح الله

الأعظم.

۱۹۱۵ھ بقیہ نے صفوان سے انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے ابو عطیہ المذبوح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ترک ضرور خروج کریں گے، اُن کو کوئی چیز نہ روکے گی سوائے ایک چھوٹے دستہ کے، اُن ترکوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا۔

○ ○ ○

۱۹۱۶. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن وهب الكلاعي عن بسر عن حذيفة قال
 لأهل الكوفة ليخرجنكم منها قوم صغار الأعين لفس الأنف كان وجوههم المجان
 المطرقة يستعلون الشعر يربطون خيولهم بنخل جوخا ويشربون حتى ينتهوا إلى الفرات.

۱۹۱۶ ابوالمغيرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے ابو وہب الکلاعی سے، انہوں نے بسر سے روایت کی ہے کہ حضرت
 حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ سے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ: تمہارے خلاف چھوٹی آنکھوں اور چھٹی ناک
 والے خروج کریں گے، اُن کے چہرے چھٹی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ بالوں کے جوتے پہنیں ہوں گے، وہ اپنے
 گھوڑوں کو مقام جوخہ کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے اور دریائے فرات سے پانی پئیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۷۱. حدثنا بقية عن أم عبد الله عن أخيها عبد الله بن خالد عن أبيه خالد بن معدان عن
 معاوية قال اتركوا الرابضة ما تركوكم لأنهم سيخرجون حتى ينتهوا إلى الفرات فيشرب
 منه أولهم ويجيء آخرهم فيقولون قد كان هاهنا ماء

۱۹۷۱ بقیہ نے، اُم عبد اللہ سے، انہوں نے اپنے بھائی عبد اللہ بن خالد سے، وہ اپنے والد سے، وہ خالد بن معدان،
 سے روایت کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رابضہ والوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے
 ہیں، عنقریب وہ نکلیں گے اور دریائے فرات تک پہنچ جائیں گے، اُن کا اوّل دستہ اُس میں سے پانی پیئے گا، اور جب آخری دستہ
 آئے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں پر کبھی پانی موجود تھا؟

○ ○ ○

۱۹۱۸. حدثنا أبو المغيرة عن عبد الملك بن حميد بن أبي غنية عن سلامة بن ملح
 الضبي عن عبد الله بن عمرو قال أتينا فقال أمن أنتم؟ فقلنا من أهل العراق، قال والله
 الذي لا إله إلا هو ليسو قنكم بنو قنطورا من خراسان ومسجستان موقا عنيفا حتى ينزلوا
 بالأهلة فلا يدعوا بها نخلة إلا ربطوا بها فرما ثم يبعثون إلى أهل البصرة أما أن تخرجوا
 من بلادنا وأما أن ننزل عليكم قال فيفترون ثلاث فرق فرقة تلحق بالكوفة وفرقة
 بالحجاز وفرقة بأرض العرب البادية ثم يدخلون البصرة فيقيمون بها سنة ثم يبعثون إلى
 الكوفة أما أن ترحلوا عن بلادنا وأما ننزل عليكم فيفترون ثلاث فرق فرقة تلحق بالشام
 وفرقة بالبادية أرض العرب وتبقى العراق لا يجد أحد فيها قفيزا ولا درهما قال وذلك
 إذا كانت إمارة الصبيان فوالله ليؤكنن ردها مرات.

۱۹۱۸ ابوالمغيرة نے عبد الملک بن حمید بن ابی غنیہ سے روایت کی ہے کہ سلامۃ بن ملح الضبی
 عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم عراق سے ہیں،

فرمانے لگے اُس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ضرور بنو قسطور اتھیں خراسان اور بختان سے بری طرح ہٹائیں گے اور وہ مقام ابلہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہاں وہ کسی درخت کو نہ چھوڑیں گے مگر اُس کے ساتھ اپنا گھوڑا باندھیں گے۔ پھر وہ بصرہ والوں کی طرف پیغام بھیجیں گے کہ یا تم شہروں سے نکل جاؤ یا ہم تم پر حملہ کرتے ہیں؟ تو وہ تین (3) حصوں پر تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ کوفہ والوں سے جا ملے گا۔ دوسرا حجاز والوں سے ملے گا اور تیسرا حصہ عرب کے دیہات سے جا ملے گا، وہ ایک سال تک وہاں رہیں گے۔ پھر کوفہ پیغام بھیجیں گے کہ یا تم اپنے شہر سے کوچ کر جاؤ اور یا ہم تم سے لڑیں گے؟ تو وہ بھی تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ شام والوں سے جا ملے گا، دوسرا حجاز والوں سے اور تیسرا حصہ سرزمین عرب کے دیہات والوں سے جا ملے گا۔ وہاں عراق کا یہ حال میں ہو جائے گا کہ کسی کو وہاں پر نہ گندم ملے گی اور نہ کوئی درہم ملے گا۔ وہ بچوں کی حکومت میں ہوگا۔ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین 3 مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۱۹. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة أن الأعرج حدثه عبدالرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا الترك حمر الوجوه صفار الأعين فطس الأنف كان وجوههم الميجان المطرقة.

۱۹۱۹ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے عبدالرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک تم خُرکوں سے لڑائی نہ کرو، جو کہ سُرخ چہرے والے، چھوٹی آنکھوں والے اور چھٹی ناکوں والے ہوں گے گویا کہ اُن کے چہرے ڈھال ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۲۰. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن عقبة الحضرمي عن الفضل بن عمرو بن أمية الضمري عن أبي هريرة قال أول ما يزوي من أقطار أرضها العرب لقوم حمر الوجوه كان وجوههم الميجان المطرقة.

۱۹۲۰ ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے عقبہ الحضرمی سے، انہوں نے الفضل بن عمرو بن أمیة الضمري سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے جو زمین کے اطراف سے عرب کی زمین پر آئیں گے وہ سُرخ چہروں والی ایک قوم ہے گویا اُن کے چہرے آزمودہ ڈھال کی طرح ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۲۱. قال ابن وهب وأخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي هريرة مثله وكان عمر

يقول للمسلمين تجددوا وجوههم كالدرق أعينهم كالودع فاتركوهم ما تركوكم

۱۹۲۱ ابن وہب نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے جو زمین کے اطراف سے عرب کی زمین پر آئیں گے وہ سُرخ چہروں والی ایک قوم ہے گویا اُن کے

چہرے ڈھال کی طرح ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں سے کہا کرتے تھے کہ تم اُن چہروں کو ڈھال کی طرح پاؤ گے، اُن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں تم بھی اُنہیں چھوڑو۔

○ ○ ○

۱۹۲۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة حدثني كعب بن علقمة حدثني حسان بن كريب انه سمع ابن ذي الكلاع يقول كنت عند معاوية فجاءه بريد من ارمينية من صاحبها فقرا الكتاب فغضب ثم دعا كاتبه فقال اكتب اليه جواب كتابه تذكر ان الترك اغاروا على طرف ارضك فاصابوا منها ثم بعث رجالا في طلبهم فاستقلوا الذي اصابوا فكلنك امك فلا تعودن لمثلها ولا تحركنهم بشيء ولا تستقل منهم شيئا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انهم سيلحقونا بمنابت الشيع.

۱۹۲۲ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے کعب بن علقمہ سے، انہوں نے حسان بن کریب سے روایت کی ہے کہ ابن ذی الکلاع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو آرمینیا کے امیر کا قاصد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کا خط اُنہوں نے پڑھ کر سنا یا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہوئے اور اُنہوں نے اپنے کاتب سے کہا کہ اس خط کا جواب لکھو! کہ تُو نے اپنے خط میں ذکر کیا تھا کہ ترکوں نے تیری زمین کے اطراف میں حملہ کیا ہے اور وہاں سے کچھ مال حاصل کیا ہے تو نے اُن کے پیچھے اپنے آدمی بھیجے جنہوں نے اُن سے مال واپس لے لیا۔ تیری ماں تجھے روئے آئندہ تُو ایسا نہ کرنا۔ ترکوں کو بالکل نہ چھیڑنا اور نہ اُن سے کوئی چیز واپس چھیڑنا۔ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ ہم سے آئیں گے مقام منابت الشیع میں۔

○ ○ ○

۱۹۲۳. حدثنا رشدين عن ليث بن سعد عن أبي قبيل عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال تخرج الروم في الملحمة العظمى ومعهم الترك وهرجان والصفالبة

۱۹۲۳ھ رشدين رحمہ اللہ تعالیٰ نے، لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے کئی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: المل روم عظیم الشان جنگ کے لیے نکلیں گے، اُن کے ہمراہ ترک اور ہرجان اور صفالہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۲۳. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي المغيرة عبيد الله بن المغيرة عن عبد الله بن عمرو قال الملاحم ثلاث مضت لثان وبقيت واحدة ملحمة الترك بالجزيرة.

۱۹۲۳ھ الولید نے، ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو المغیرہ نے عید اللہ بن المغیرہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تین عظیم الشان جنگیں ہوں گی۔ ان میں دو گورچکی ہیں اور ایک عظیم الشان جنگ خُک کے ساتھ جزیرہ میں باقی ہے۔

○ ○ ○

حدثنا الوليد عن ابن جابر وغيره عن مكحول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال للترك
خرجتان إحداهما يخرجون أذربيجان والثانية بشرعون منها على شط الفرات
۱۹۲۵ھ الولید نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:
خُک دو مرتبہ خروج کریں گے۔ ایک مرتبہ آذربائیجان میں اور دوسری مرتبہ دریائے فرات کے کنارے پر۔

○ ○ ○

۱۹۲۶ھ . حدثنا الوليد عن ابن آدم عن أبي الأعيس عن كعب قال بشرع الترك على نهر
الفرات فكاني بدوات المعصفرات يصطفقن على نهر الفرات
۱۹۲۶ھ الولید نے ابن آدم سے، انہوں نے ابوالعیس سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ: خُک نہر فرات کے کنارے سے شروع کریں گے، گویا کہ میں رنگین کپڑے پہنی ہوئی عورتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ دریائے
فرات کے کنارے تالیاں بجا رہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۲۷ھ . حدثنا الوليد عن ابن جابر عن مكحول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
فيرسل الله على جنتهم الموت يعني دوابهم فترجلهم فيكون فيهم ذبح الله الأعظم لا
ترك بعدها
۱۹۲۷ھ الولید نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے
کہ: اللہ تعالیٰ اُن کے جسموں پر موت بھیج دے گا۔ اور انہیں روند ڈالے گا اور اُن میں اللہ تعالیٰ کا بڑا عذاب آئے گا، اُس کے
بعد کوئی خُک باقی نہ رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۲۸ھ . حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن ابن مسعود قال كان
بالترك على براذين مخدمة الأذان حتى يربطوها بشط الفرات
۱۹۲۸ھ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: گویا کہ میں خُکوں کے ساتھ اُن کے لمبے کانوں والے فخروں پر ہوں اور وہ اُن کو دریائے
فرات کے کنارے پر باندھ رہے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۲۹ھ . قال ابن سيرين عن عبدالرحمن بن أبي بكرة قال قال لي عبداللہ بن عمرو بن
العاص فلا شك بنو قنطورا أن يخرجوكم من أرض العراق، قال قلت ثم نعود، قال ذاك

أحب اليك ثم تعودن فتكون لكم بها سلوة من عيش

۱۹۲۹۔ ابن سیرین کہتے ہیں عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: قریب ہے کہ تمہیں بنو قنطورا سرزمین عراق سے نکال دے، میں نے عرض کیا کہ کیا ہم پھر لوٹیں گے؟ فرمایا کہ کیا یہ تجھے زیادہ پسند ہے؟ پھر تم لوٹو گے اور تمہاری اُس میں اچھی زندگی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۳۰۔ حدثنا عبد الوهاب عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان تقاتلوا القواما وجوههم كالمجان المطرقة وان تقاتلوا قوما نعالهم الشعر قد رأينا الاول وهم الترك ورأينا هؤلاء وهم الأكراد. قال الحسن فإذا كنت في اشراط الساعة فكانك قد عاينته.

۱۹۳۰۔ عبدالوہاب کہتے ہیں یونس سے کہ الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ اور تم لڑو گے ایسی قوم سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ کسی نے کہا ہم نے پہلی علامت والے لوگوں کو دیکھا ہے وہ ترک ہیں، اور ہم نے دوسری علامت والوں کو دیکھا ہے کہ وہ گرد ہیں، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر تو خود قیامت کی علامتوں میں سے اور ٹوٹنے اُس کا معائنہ بھی کر لیا ہے۔

○ ○ ○

۱۹۳۱۔ حدثنا عبد الوهاب عن الجريري عن أبي نضرة عن جابر بن عبد الله قال قال حذيفة يوشك أهل العراق ألا يجي إليهم درهم ولا قفيز يمنعهم من ذلك العجم ويوشك أهل الشام أن لا يجي إليهم دينار ولا مدي يمنعهم من ذلك الروم

۱۹۳۱۔ عبدالوہاب نے، الجریری سے، انہوں نے ابو نضرہ سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس نہ کوئی درہم آئے اور نہ گندم آئے، جو عجمی اُن سے روک دیں گے، اور قریب ہے کہ اہل شام کے پاس نہ دینار آئے اور نہ ایک گندم آئے، جو اُن سے روم والے روک دیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۲۔ حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن أبي اسحاق عن أرقم بن يعقوب عن ابن مسعود قال كيف أنتم إذا خرجتم من أرضكم هذه إلى جزيرة العرب منابت الشيع قالوا ومن يخرجننا قال العدو

۱۹۳۲۔ عبدة بن سليمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے، زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں

نے ارقم بن یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں تمہاری اس زمین سے جزیرہ عرب ”منابت الشیخ“ کی طرف نکال دیا جائے گا؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں کون نکالے گا؟ فرمایا کہ دشمن!

○ ○ ○

۱۹۳۳. حدثنا ابن عیینة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما لعالمهم الشعر.

۱۹۳۳ھ ابن عیینہ نے الزہری سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوگی اس سے پہلے تم ایسی قوم کے ساتھ لڑو گے جن کے چہرے ڈھال جیسے ہوں گے، اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۴. حدثنا ابن عیینة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما ذلف الأنوف صفار الأعين كان وجوههم المجان المطرقة.

۱۹۳۴ھ ابن عیینہ نے ابو الزناد سے، انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جو چوٹی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے گویا کہ اُن کے چہرے ڈھال ہیں۔

○ ○ ○

ما وقت فی الفتن من الأوقات للسنين والشهور والأيام

فتنوں کے اوقات

۱۹۳۵. حدثنا أبو عمر الصغار عن أبي التياح عن أبي العوام عن كعب قال تدور رحى العرب بعد خمس وعشرين ومئة سنة من وفاة نبينا صلى الله عليه وسلم ثم الفتن.

۱۹۳۵ھ ابو عمر الصغار رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو التياح سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس (125) سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، پھر فتنے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۶. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن أبيه عن أبي العوام مثله

۱۹۳۶ ضمرہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابوالتياح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوالعوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس (125) سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، پھر فتنے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن حديج بن عمرو عن

المستورد بن شداد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أمة

أجل وإن لأمتي مئة سنة فإذا مر على أمتي مئة سنة أناها ما وعدنا الله

۱۹۳۷ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انہوں نے حدیج بن عمرو سے روایت کی ہے کہ المستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہر امت کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے، میری امت کے لئے سو (100) سال کا وقت مقرر ہے، جب میری امت پر سو (100) سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ اُن پر آ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۳۸. قال ابن لهيعة وأخبرني رجل عن الهجنع عن غالب بن الهذيل عن جويرية بنت

شمر عن علي قال سلطان أمة محمد صلى الله عليه وسلم بعد وفاته مئة سنة وسبع وستين

سنة وأحد وثلاثين يوما حتى يسلط الله عليهم الوهن.

۱۹۳۸ ابن لہیعہ نے ایک راوی سے، انہوں نے مجع سے، انہوں نے غالب بن ہذیل سے، انہوں نے جویریہ بنت

شمر سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: امت محمدیہ ﷺ کی سلطنت نوغیرہشتادہ سال کے بعد ایک سو پینتیس (137) سال اور اکتیس (31) دن رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اُن پر بڑی مسلط فرمادے گا۔

○ ○ ○

۱۹۳۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبدالعزيز بن صالح عن حذيفة قال الفتن بعد

رسول الله صلى الله عليه وسلم الى أن تقوم الساعة أربع فتن فالأولى خمس والثانية

عشرون والثالثة عشرون والرابعة الدجال.

۱۹۳۹ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک چار (4) بڑے فتنے ہوں گے، پہلا پانچ ہے، دوسرا بیس ہے، اور تیسرا بیس ہے، اور چوتھا دجال ہے۔

○ ○ ○

۱۹۴۰. حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن العوام بن حوشب عن سعيد بن جهمان عن

سفینة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
 الخلافة في امتي ثلاثين سنة فحسبوا ذلك فكان تمام ذلك ولاية علي رضي الله عنه.
 ۱۹۳۰ محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے سعید بن جہمان سے، انہوں نے سفینۃ رسول اللہ ﷺ
 کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت میں خلافت تیس (30) سال رہے
 گی، لوگوں نے جب اُس کا حساب لگایا تو تیس (30) سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکومت کے اختتام پر پورے ہوتے
 تھے۔

•••

۱۹۳۱. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال لما
 اختلف الناس بعد موت معاوية وفتنة ابن الزبير اتينا شيخا قديما قد سقط حاجباه على
 عينيه قد أدرك الجاهلية فقلنا أخبرنا عن زماننا هذا قال إن هذا الأمر سيصير إلى رجل
 من بني أمية يهلككم اثنين وعشرين سنة ثم يموت خلفاء يتتابعون في منيات يسيرة ثم رجل
 علامته في عينه يعني هشام بن عبد الملك يجمع المال جمعا لم يجمعه أحد يعيش تسعة
 عشر سنة وشيئا ثم يموت.

۱۹۳۱ الولید بن مسلم نے ابو عبدة المشجعی سے، انہوں نے ابو أمية الكلبي رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے
 ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت ہونے اور ابن زبیر کے فتنے کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوا تو ہم ایک
 بوڑھے شیخ کے پاس آئے جس کی بھونیں آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، اُس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا، ہم نے کہا کہ ہمیں موجودہ
 دور کے متعلق بتائیے؟ تو شیخ نے کہا کہ یہ حکومت بنو أمية کے ایک آدمی کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو بائیس 22 سال تک تمہارا امیر
 رہے گا، پھر خلفاء چند سالوں میں پے در پے مرتے جائیں گے، پھر ایک آدمی آئے گا جس کی نشانی آنکھ میں ہوگی، اس سے
 مراد هشام بن عبد الملك ہے۔ وہ اتنا مال جمع کرے گا کہ جتنا کسی اور نے نہ جمع کیا ہوگا، وہ اُنیس (19) سال اور کچھ دن زندہ رہے
 گا پھر فوت ہو جائے گا۔

•••

۱۹۳۲. حدثنا رشدين عن معاوية بن صالح قال حدثني بعض المشيخة أن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال إذا أتى علي امتي خمس وعشرين ومئة سنة كانت الملاحم
 وكل ما يذكرك في آخر الزمان.

۱۹۳۲ رشدين رحمہ اللہ تعالیٰ نے معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ
 وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب میری امت پر ایک سو پچیس (125) سال گزر جائیں گے تو جنگیں

ہوں گی، اور ہر وہ چیز واقع ہوگی جس کے واقع ہونے کا ذکر آخری زمانے میں کیا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۹۳۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب عن كعب قال بعد معاوية رجل يلي حمل امرأة ولصالحها ولدها ويملك آخر لا يكون شيء حتى يهلك ثم يكون رجل من تيماء قد حضر اجله يلي هو وولد خمسين سنة.

۱۹۳۳ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ایک آدمی حکومت کرے گا اتنی مدت جتنی مدت میں عورت کا حمل ہوتا ہے اور وہ اپنے بچے سے دودھ چھڑاتی ہے یعنی ڈھائی برس، اور پھر دوسرا بادشاہ بنے گا جو جلد ہلاک ہو جائے گا، پھر قبیلہ تيماء کا آدمی جس کی موت کا وقت قریب ہو گا وہ اور اس کی اولاد پچاس (50) سال تک حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۴. قال ابن لهيعة عن ابن قوذر عن ابي صالح عن تبع قال آخر خليفة من بني أمية سلطانه سنتين لا يبلغ ذلك لا يجاوز ثمانية عشر شهرا.

۱۹۳۴ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن قوذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کا آخری خلیفہ کی بادشاہت دو سال ہوگی، بلکہ دو سال بھی نہ ہوگی اٹھارہ (18) مہینے سے اس کی حکومت نہ بڑھے گی۔

○ ○ ○

۱۹۳۵. حدثنا رشدين عن جرير بن حازم عن الحسن عن ابي هريرة وعبد الرزاق وابن ثور عن معمر عن طارق عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال عبد الرزاق اراه ذكر عليا وابن وهب عن ابن لهيعة عن حمزة بن ابي حمزة النصيبي عن ابي هريرة قالوا كلهم ويل للعرب بعد الخمس والعشرين والمائة سنة

۱۹۳۵ رشدين نے جریر بن حازم سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اور اسی طرح عبد الرزاق اور ابن ثور نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے۔ اسی طرح ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حمزہ بن ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب کے لئے ایک سو پچیس (125) سال کے بعد ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

۱۹۳۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن فطر عن محمد بن الحنفية قال بتشعب أمر بني العباس في سنة سبع وتسعين أو تسع وتسعين ويقوم المهدي سنة متين

۱۹۳۶ ابو یوسف المقدسی نے فطر سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی عباس کا معاملہ

سخت ہو جائے گا ایک سو ستانوے (197) یا ایک سو ستانوے (199) میں، اور مہدی دو سو (200) میں کھڑا ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۳۷. حدثنا الوليد بن مسلم قال قال كعب يملك بنو العباس تسع مئة شهر

۱۹۳۷. الوليد بن مسلم رحمه الله تعالى کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس نو سو (900) مہینے

حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا أبو إسحاق الأقرع عن سليمان بن كثير أبي

داود الواسطي عن حاتم بن أبي صغيرة عن ابن بحر عن أبي الجلد قال يملك رجلا

رجل وولده من بني هاشم النين وسبعين سنة.

۱۹۳۸. الوليد بن مسلم رحمه الله تعالى نے، ابواسحاق اقرع رحمه الله تعالى سے، انہوں نے سلیمان بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ

سے، انہوں نے ابوداؤد الواسطی سے، انہوں نے حاتم بن ابوصغيرة ابن بحر سے روایت کی ہے کہ ابوالجلد رحمه الله تعالى فرماتے ہیں:

کہ دو آدمی بہتر (72) سال تک بادشاہ رہیں گے، ایک وہ آدمی ہوگا اور ایک اُس کا بیٹا ہوگا اور یہ بنو ہاشم سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۹. حدثنا أبو معاوية عن موسى الجهني عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي

سعيد ومحمد بن مروان عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي

سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملك المهدي سبع ثمان تسع سنين

۱۹۳۹. ابو معاویہ نے موسیٰ الجہنی سے، انہوں نے زید العمی سے، انہوں نے ابوالصدیق سے، انہوں نے ابوسعید خدری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی طرح محمد بن مروان نے، عمارة بن ابوحفصة سے، انہوں نے زید العمی سے، انہوں نے ابوالصدیق سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مہدی سات (7)،

آٹھ (8)، نو (9) سال حکومت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۹۵۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال يملك تسع وثلاثين

سنة بني هاشم سبعون سنة وبين خراب روذس والهاشمي سبعون سنة

۱۹۵۰. رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے روایت کی ہے کہ صباح رحمه الله تعالى فرماتے ہیں کہ مہدی

اُتالیس (39) تک رہے گا۔ پھر بنی ہاشم میں ستر (70) سال حکومت رہے گی اور پھر روذس اور ہاشمی کے درمیان اختلاف

ستر (70) سال تک رہے گی۔

○ ○ ○

۱۹۵۱. قال الوليد وقرأت على دانيال قال جميع شأن هذه الأمة بعد نبيا محمد صلى

اللہ علیہ وسلم الی عیسیٰ أربع وسبعین ومنتی سنة لہنی أمیة من ذلک حقب لمانون سنة والمتسلطون وهم اثنا عشر لهم مئة سنة ویملک الجبارون أربعین سنة ویبقى الناس لا أحد لهم سبع سنین ویخرج الدجال سبع سنین ویخرج عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام لیكون أربعین سنة

۱۹۵۱ء ولید کہتے ہیں کہ دانیال فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کی حالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے تک دو سو چوہتر (274) سال رہے گی، اس میں سے بنو امیہ کے دور کے اسی (80) سال ہوں گے، اور زبردستی آئے ہوئے حکمران جو کہ بارہ (12) ہوں گے اُن کے سو (100) سال ہوں گے، اور ظالم بادشاہ چالیس (40) سال تک ہوں گے، سات (7) سال تک لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ کوئی اُن کا حکمران نہ ہوگا، اور سات (7) سال دجال کے خروج میں گوریں گے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آئیں گے، پس وہ چالیس (40) سال تک رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۵۲. حدثنا الولید عن صدقة بن یزید عن ابی حمزة النضر ابن شمیط قال من حین ینزع الحق لیدفع الی اہله ألف یوم وثلثمائة وخمس وثلثین یوما ألف یوم وخمسہ یوما طوبی لمن صبر علیہ یعصب البلاء فیہ بالأمیر ذی التاج فصاحب البر لمن بینہما قال قلت فما لک نقصت من العدة الأولى أربعین یوما قال فیہا الرجف والقذف والخسف ثم إمام عادل ثم إمام عال ثم إمام عدل یملکون جمیعا بضعا وعشرین سنة ثم إمام عدل خمس عشرة سنة

۱۹۵۲ء الولید نے صدقة بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو حمزة النضر ابن شمیط رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حق کو جہنم کر دو بارہ اُس کے اہل کی طرف لوٹایا جائے گا، ایک ہزار (1000) دن اور تین سو پینتیس (335) دن ایک ہزار (1000) دن اور دو سو (200) دن اور پانچ (5) دن۔ خوش بختی ہے اُس آدمی کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ اس میں آفتیں تاج والے بادشاہ کی وجہ سے آئیں گی، پھر نیکی والا آدمی ہوگا جو اُن کے درمیان ہوگا، میں نے عرض کیا کہ آپ نے کیوں پہلی کی گنتی میں چالیس (40) دن کم کئے؟ فرمایا کہ اُس میں کڑک اور اُپر سے مارنا اور دھنسا ہوگا، پھر عادل امام آئے گا پھر عالی امام آئے گا پھر عدل امام آئے گا، یہ سب بیس (20) سال سے زیادہ بادشاہت کریں گے، پھر عادل امام پندرہ (15) سال تک ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۵۳. حدثنا أبو معاویة عن الأعمش عن ابی قیس عن الہیثم ابن الأسود قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول ان الاشرار بعد الاخیار عشرين ومئة سنة لا یدری أحد من الناس

متی بدخل اولها

۱۹۵۳ھ ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابوقیس سے، انہوں نے ابیہثم ابن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے بعد ۷۰ سال کے بعد آئیں گے، لوگوں میں سے کوئی بھی نہ جانے گا کہ شریر لوگوں میں پہلا کب داخل ہوا۔

○ ○ ○

۱۸۵۳ھ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن صالح عن علي بن رباح عن ابن

مسعود قال يخرج رجل من الموالي يمر ويدعو الى بني هاشم يدعى عبدالله يلي اربع

سنين ثم يهلك

۱۹۵۳ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ وہ بنو ہاشم کی طرف دعوت دے گا، اُسے عبداللہ کہہ کر بلایا جائے گا، وہ چار (4) سال تک حکومت کرے گا، پھر وہ ہلاک ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۵۵ھ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة يزيد بن أبي حبيب قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم خروج السفيناني سنة سبع وثلاثين كان ملكه ثمانية وعشرين شهرا وإن خرج

في تسع وثلاثين كان ملكه تسعة أشهر

۱۹۵۵ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: سفینانی کا خروج سینتیس (37) میں ہوگا۔ اُس کی بادشاہت اٹھائیس (28) مہینے رہے گی، اور اگر وہ اُنائیس (39) میں خروج کرے تو اُس کی بادشاہت نو (9) مہینے رہے گی۔

○ ○ ○

۱۹۵۶ھ قال ابن لهيعة واخبرني عبدالعزيز بن صالح عن عكرمة عن ابن عباس قال ان

كان خروج السفيناني من سبع وثلاثين.

۱۹۵۶ھ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبدالعزیز بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے کہ سفینانی کا خروج سینتیس (37) میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۵۷ھ حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون قال قلت

لنوف إن عبدالله بن عمرو يقول لا يلبث الناس بعد السبعين الا قليلا فقال اني لأجدهم

يعيشون بعد ذلك زمانا طويلا

۱۹۵۷ھ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو ہارون رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں

نے نوف سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ ستر (70) کے بعد بہت کم باقی رہیں گے۔ نوف نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ وہ اس کے بعد بھی طویل زمانہ تک زندہ رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۵۸. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربي أن يؤخرهم نصف يوم قال سعد نصف يوم خمس مئة سنة

۱۹۵۸ بقية بن الوليد نے، ابوالمغيرة سے، انہوں نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت میرے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ انہیں آدھے دن تک مؤخر کر دے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدھے دن سے مراد پانچ سو (500) سال ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۵۹. حدثنا بقية عن صفوان عن سعيد بن خالد حدثه عن مطر أبي خالد مولى أم حكيم بنت أبي هاشم عن كعب قال أظلتكم فتنة كقطع الليل المظلم لا ينبغي منها شرقها ولا غربها الا من استظل بظل لبنان فيما بينه وبين البحر فهم أسلم غيرها وذلك إذا احترقت داري هذه واحترقت سنة الثنتين وعشرين ومئة.

۱۹۵۹ بقية نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سعید بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے مطر ابو خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو اُم حکیم بنت ابی ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے سے روایت کی ہے کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تم پر اندھیری راتوں کے کھڑوں کی طرح فتنے سایہ فگن ہیں، نہ اُس سے مشرق والے، اور نہ مغرب والے نجات پاسکتے ہیں سوائے اُس کے جو لبنان کے سائے کی پناہ میں آجائے، جو اُس کے اور سمندر کے درمیان ہوگا تو وہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ سلامتی میں ہوگا، اور یہ اُس وقت ہوگا جب میرا یہ گھر جل جائے، اور یہ گھر ایک سو بائیس سال (122) بعد جلے گا۔

○ ○ ○

۱۹۶۰. حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبد الله بن يسار سمع عبد الله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بين فتح القسطنطينية وبين خروج الدجال سبع سنين.

۱۹۶۰ ابوالمغيرة نے بشر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے خروج کے درمیان سات (7) سال کا وقفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۶۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ضرار بن عمرو عن اسحاق بن أبي هريرة عن

ابن ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفتنۃ الرابعۃ تقیم ثمانیۃ عشر ثم تحسر الفرات عن جبل من ذهب ليقتلوا علیہ حتی یقتل من کل تسعة سبعة.

۱۹۶۱ء یحییٰ بن سعید القطار نے، ضرار بن عمر سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروة سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چوتھا فتنہ اٹھارہ (18) تک قائم رہے گا، پھر دریائے فرات کا پانی سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس پر لڑیں گے، حتیٰ کہ نو (9) میں سے سات (7) مارے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۲. حدثنا یحییٰ بن سعید عن معاویۃ بن یحییٰ عن بحیر بن سعد قال تخرج فتنۃ من

صيدا الی أعالی الشام فتلبث فیہم أربع سنین.

۱۹۶۲ء یحییٰ بن سعید نے معاویہ بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ بحیر بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ مقام صید سے شام کی بلند جگہوں کی طرف لکھے گا، اور وہ چار (4) سال تک رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۶۳. حدثنا یحییٰ بن سعید عن أبی معاویۃ شیبان النخوی وهو ابن عبدالرحمن عن

منصور بن المعتمر عن ربیع بن حراش عن البراء بن ناجیۃ الکاهلی عن ابن مسعود رضی

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستزول رجا الاسلام لخمیس وثلاثین أو

ست وثلاثین أو سبع وثلاثین سنة فان یهلكوا فیکسبیل من هلك فان تم فسبعین عاما

قالوا یا رسول اللہ بما مضی أو بما بقی؟ قال لا بما بقی

۱۹۶۳ء یحییٰ بن سعید ابو معاویہ شیبان النخوی سے، انہوں نے ابن عبدالرحمن سے، انہوں نے منصور بن المعتمر سے،

انہوں نے ربیع بن حراش سے، انہوں نے البراء بن ناجیۃ الکاهلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب اسلام کی چکی پینتیس (35) یا سترتیس (37) سال کے بعد گھوم جائے

گی، اگر وہ لوگ ہلاک ہو گئے تو اُن لوگوں کے راستے پر ہوں گے جو پہلے ہلاک ہو گئے، اور اگر وہ باقی رہے تو ستر (70) سال

پورا کریں گے، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر رے ہوؤں کے ساتھ

یا اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے؟ فرمایا نہیں اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۴. حدثنا یحییٰ بن سعید القطار عن ایوب بن خوط عن حمید بن ہلال العدوی

عن عبداللہ بن معقل عن عبداللہ بن سلام انه قال لعلي إنک کنت شاورنی فی ارض

تشریہا حیاز الاراضی فنهیتک فإن کان لک بها حاجة فاشتريها فإنه سیکون علی رأس

الأربعین صلح وجماعة

۱۹۶۴ء یحییٰ بن سعید الطار رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ایوب بن خوط رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حمید بن ہلال الحدادی سے، انہوں نے عبد اللہ بن معقل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تُو نے مجھ سے مشورہ کیا تھا اُس زمین کے خریدنے کے متعلق جو فلاں زمینوں کے سامنے ہیں، میں نے آپ کو منع کیا تھا، اگر آپ کو اُس زمین کی حاجت ہے تو آپ اُسے خرید لیں؟ اس لئے کہ عنقریب چالیس (40) کے سر پر صلح اور جماعت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۶۵ء. حدثنا يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن عياش عن عطاء ابن عجلان عن منصور بن المعتمر عن البراء بن ناجية عن ابن مسعود رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ستدور رحا الإسلام لخمس وثلاثين سنة فان يهلكوا فسيل من هلك وإن يبقوا فسبعين قبلها أو سبعين بعدها قال بل سبعين بعدها.

۱۹۶۵ء یحییٰ بن سعید نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے عطاء ابن عجلان سے، انہوں نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے البراء بن ناجیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب اسلام کی چکی پینتیس (35) سال میں پھر جائے گی، اگر وہ ہلاک ہو گئے تو اُن لوگوں کے راستے پر ہوں گے جو ہلاک ہو گئے، اور اگر وہ باقی رہے تو ستر (70) سال پورا کریں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر رے ہوؤں کے ساتھ یا اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے؟ فرمایا نہیں اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۶ء. حدثنا يحيى بن سعيد عن يحيى بن بكير عن القاسم بن محمد عن ابراهيم بن عبد الله بن الحسن قال في سنة سبع وستين الفلاء وثمان وستين الموت وفي تسع وتسعين اختلاف وفي سبعين ومئة يسلبون ثم بعد السبعين رجلا من اهلي حتى يضعف العطاء وتضعف الثمرة في زمانه ويرغب الناس في التجارة فقال حذيفة ما بال اهل ذلك الزمان يا رسول الله؟ قال رحمة ربكم ودعوة نبيكم صلى الله عليه وسلم

۱۹۶۶ء یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن بکیر سے، انہوں نے القاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن عبد اللہ بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ستر (67) میں مہنگائی ہوگی، اور اڑسٹھ (68) میں موت ہوگی، اور اُنسٹھ (69) میں اختلاف ہوگا، اور ایک سو ستر (170) میں جھینا جھینا ہوگی، پھر ستر (70) کے بعد میرے اہل بیت کا ایک آدمی ہوگا حتیٰ کہ عطیات اور پھل اُس کے زمانے میں کم ہو جائیں گے، اور لوگ تجارت میں رغبت رکھیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس زمانے والوں کی کیا حالت ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے رب کی رحمت ہوگی اور تیرے نبی کریم ﷺ کی دعا ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۶۷. حدثنا يحيى بن سعيد عن سعيد عن غالب بن عبيد الله عن يحيى بن أبي عمرو السبياني عن جبير بن نفير قال قيل يا رسول الله أخبرنا بما يكون؟ فقال أخبركم أن بعد نبكم صلى الله ۱۹۶۷. عليه وسلم اختلافاً بسنين يسيرة فأما الثلاث والثلاثون ومئة فالحليم لا يفرح بولده والخمسين ومئة تظهر الزنادقة والستين ومئة ادخروا طعام حولين والست والستين النجا النجا والتسعين والمئة تسلب الملوك ملكها إلى الثمانين إلى التسعين البلاء على أهل المعاصي والشتين والتسعين ومئة الحصب بالحجارة وخسف ومسح وظهور الفواحش المئتين القضاء عذاب يفجأ الناس في أسواقهم.

۱۹۶۷. یحییٰ بن سعید نے غالب بن عید اللہ سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں آنے والی باتوں کی خبر دیجئے؟ ارشاد فرمایا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہارے نبی ﷺ کے چند سالوں کے بعد اختلاف ہوگا، یا تو ایک سو تینتیس (133) سال بعد اختلاف ہوگا۔ پس برادر آدمی اپنی اولاد پر خوش نہ ہوگا، اور ایک سو پچاس (150) زندیق ظاہر ہو جائیں گے، اور ایک سو ساٹھ (160) میں دو سال کے لیے کھانے کا ذخیرہ کر لینا، اور ایک سو چھیاسٹھ (166) میں نجات ہوگی، اور ایک سو نو (190) میں بادشاہت چھن جائے گی، پھر آتی (80) سے نو (90) تک اُس کی بادشاہت میں گنہگاروں پر مصیبتیں ہوں گی، اور ایک سو بیانو (192) میں پتھروں سے مارنا ہوگا، دھنسا ہوگا اور مسخ ہوتا ہوگا، اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، اور دو سو (200) میں عذاب کا فیصلہ ہوگا، لوگ اپنے بازاروں میں جاتے ہوئے ڈریں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۸. حدثنا يحيى بن سعيد عن فلان بن حجاج عن يحيى بن أبي عمرو عن جبير بن نفير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلاف أصحابي بعدي بخمسين وعشرين سنة يقتل بعضهم بعضا الخمسين والعشرين والمائة جوع شديد وتقتل بنو أمية خليفاتها ثلاث وثلاثين ومئة يربى أحدكم جرو كلب خير من ولد يربيه الخمسين ومئة ظهور الزنادقة والستين ومئة جوع سنة أو سنتين فمن أدرك ذلك فليدخر من الطعام وينتقض شهاب من المشرق إلى المغرب وهذه بسمها كل أحد سنة ست وستين ومئة من كان له دين متفرق فليجمعه ومن كان له بنت فليزوجها ومن كان أعزباً فليصبر عن التزويج ومن كانت له زوجة فليعتزل عنها السبعين والمئة سلب الملوك ملكها الثمانين البلاء التسعين الفناء المئتين القضاء.

۱۹۶۸ھ یحییٰ بن سعید نے فلان بن حجاج سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوعمرہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میرے پچیس (25) سال بعد میرے صحابہ میں اختلاف ہوگا وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، ایک سو پچیس (125) میں شدید بھوک ہوگی، اور بنو امیہ اپنے خلیفہ کو قتل کریں گے، اور ایک سو تینتیس (133) میں آدمی اپنی اولاد کی تربیت سے زیادہ گٹھے کے پلے کو پالنا اچھا سمجھتا ہوگا، ایک سو پچاس (150) میں زندیق ظاہر ہوں گے، ایک سو ساٹھ (160) میں شدید بھوک ہوگی جو ایک سال یا دو سال تک ہوگی، جو وہ وقت پالے تو وہ کھانے کا ذخیرہ کر لے، اور شہاب ثاقب ٹوٹ جائے گا جو مشرق سے مغرب کی طرف جا رہا ہوگا، اُس کی آواز ہر ایک شخص سنے گا، اور ایک سو چھیانوے (166) میں جس کا مختلف لوگوں پر قرض ہو تو وہ اُسے جمع کر لے، اور جس کی بیٹی ہو تو وہ اُس کی شادی کر دے، اور غیر شادی شدہ کو شادی کرنے سے روکا جائے اور جس کی بیوی ہو تو وہ اُس سے جدا ہو جائے، ایک سو ستر (170) میں بادشاہت چھین جائے گی، اُسی (80) میں مصائب ہوں گے، نوے (90) میں فتنہ ہوگی، اور دو سو (200) میں فیصلہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۶۹ھ . حدثنا يحيى بن سعيد عن محمد الأسدي عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سنة خمسين ومئة خير أولادكم البنات

۱۹۶۹ھ یحییٰ بن سعید نے محمد بن اسدی سے، انہوں نے، اعمش سے، انہوں نے ابوداؤد سے روایت کی ہے کہ حذیفہ

بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ایک سو پچاس (150) میں تمہاری اولاد میں سے لڑکیاں بہتر ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۹۷۰ھ . حدثنا ابن المبارك عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن عبد الله بن

معقل عن عبد الله بن سلام أن عليا استأمره في أرض بجنب أرضه يشتريها فقال هذه

أرض أربعين سنة سيكون عندها صلح فاشترها وكان جماعة معاوية عند رأس الأربعين

۱۹۷۰ھ ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرہ سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے عبد اللہ بن معقل سے

روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے مشورہ مانگا اُس زمین کے خریدنے کے متعلق جو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین کے برابر تھی، تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ چالیسویں (40) سال کے شروع میں عنقریب اس میں صلح ہوگی۔ لہذا آپ اسے خرید لیجئے، یاد رہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت چالیس (40) کے شروع میں بنی ہے۔

○ ○ ○

۱۹۷۱ھ . حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال

ملك بني أمية مئة عام لبني مروان من ذلك نيف وستون عاما عليهم حائط من حديد

لا یرام حتی ینزعوه بأیدیہم ثم یریدون سدہ فلا یستطیعون کلما سدوہ من ناحیۃ انہدم
من ناحیۃ أخرى حتی یہلکھم اللہ یفتتحون بمیم ویختمون بمیم فینقضی دوران رحاہم
ویسقط ملکھم ولا یسقط ملکھم حتی یخلع خلیفۃ منہم فیقتل ویقتل حملاہ ویقبل
حمار الجزیرۃ الأصہب معہ الشیطان وشرار الناس من الجوف وهو مروان فیکون علی
یدیہ ہدم الأکلیل یعنی ہدم المدن ویكون علی یدیہ الرجف

۱۹۷۱ء عبد اللہ مروان نے ارطاة بن المندر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کی بادشاہت سو (100) سال ہوگی، جس میں سے بنی مروان کی حکومت ساٹھ (60) سال سے زیادہ
ہوگی، اُن پر ایک لوہے کی دیوار ہوگی، جو توڑی نہ جاسکے گی، حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اُس میں شکاف کر دیں گے، پھر وہ اُسے
بند کرنے کا ارادہ کریں گے تو بند نہ کر سکیں گے۔ جب بھی وہ ایک کونے کو بند کریں گے تو دوسرا کونہ منہدم ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ اُن
کو ہلاک کر دے گا، اُن کا افتتاح ”م“ سے ہوگا اور اختتام بھی ”م“ ہوگا، اُن کی چکی کا گھومنا ختم ہو جائے گا، اور اُن کی بادشاہت ختم
ہو جائے گی، جب اُن میں سے ایک خلیفہ کو معزول کر کے قتل کر دیا جائے گا، اور اُس کے اٹھانے والوں کو بھی قتل کر دیا جائے گا،
اور جزیرۃ اصہب کے گدھے کو قبول کیا جائے گا۔ اُس کے ساتھ شیطان اور بدترین لوگ ہوں گے اور وہ مروان ہوگا، اُس کے
ہاتھوں تاج ٹوٹیں گے، یعنی شہر ٹوٹیں گے، اور اُس کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ ہوگی۔



۱۹۷۲. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن
العریان بن الہیثم سمع عبداللہ بن عمرو یقول وقلت له تزعم أن الساعة تقوم علی رأس
السبعین، فقال انہم یکذبون علی لیس ہکذا، قلت ولكن قلت لا یكون السبعین إلا کان
عندھا شدائد وأمر عظام وإن الساعة لا تقوم حتی تعبد العرب ما کانت تعبد آباؤھا
عشرین ومئة سنة

۱۹۷۲ء عبد الصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے
روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ ستر (70) کے شروع میں قیامت
قائم ہو جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ لوگ مجھ پر جھوٹ بولتے ہیں، ایسی بات میں نے نہیں کہی، ہاں! میں نے یہ کہا ہے کہ
ستر (70) سال بعد سختی ہوگی اور بڑے بڑے واقعات ہوں گے، اور قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک عرب والے ایک
سو بیس (120) سال تک اُن چیزوں (بتوں) کی عبادت نہ کریں جن کی عبادت اُن کے آباء و اجداد کرتے تھے۔



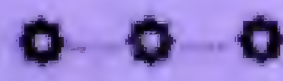
۱۹۷۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن قيس بن شريح عن حنش الصنعاني عن ابن
عباس قال أجل أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثلاث مائة سنة كنبی اسرائیل.

۱۹۷۳ء رشیدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن شریح سے، انہوں نے حنش الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُمّیہ محمد بن عبد اللہ کی مڈت تین سو (300) سال ہے۔

۱۹۷۴ء. حدثنا ضمرة عن أبي حسن بونة قال لا بد من أن يملك من بني العباس ثلاثة

أول أسمائهم عين

۱۹۷۴ء ضمرة کہتے ہیں کہ ابو حسان بونہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس میں سے تین (3) بادشاہوں کا ہونا ضروری ہے جن کے ناموں کا پہلا حرف ”ع“ ہوگا۔



۱۹۷۵ء. أخبرنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن حدثه عن كعب وأبو المغيرة عن ابن عباس قال حدثنا مشايخنا عن كعب يزيد أحدهما على صاحبه في الحديث قالوا اجتمع كعب الأحمار وراهب يقال له نشوع وكان عالما قارئا للكتب فتذاكرا أمر الدنيا وما هو كائن فيها، فقال نشوع يا كعب يظهر نبي له دين يظهر دينه على الدين كله، فقال له نشوع أخبرني عن ملوكهم يا كعب أصدقك وأدخل في دينك فقال كعب أجد في النوراة يملك منهم اثنا عشر ملكا أولهم صديق يموت موتا ثم الفاروق يقتل قتلا ثم الأمير يقتل ثم رأس الملوك يموت موتا ثم صاحب الأحرار يموت موتا ثم جبار يموت موتا ثم صاحب العصب وهو آخر الملوك يموت موتا ثم يملك صاحب العلامة يموت موتا قال نشوع فأخبرني عن فتنهم الصماء الذي تسفك فيها الدماء ويكثر فيها البلاء قال كعب ذلك يكون إذا قتل ابن ماحق الذهبيات فعند قتله يسقط البلاء ويرفع الرخاء يشتعلها قوم متفقهون متواضعون فيكون لهم عند ذلك أربعة ملوك من أهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرأ لهما وملك يموت على فراشه ويكون مكته قليل وملك يجيء من قبل الجوف وعلى يديه يكون البلاء وعلى يديه تكسر الأكاليل يقيم على حمص أربعة أشهر ثم يأتيه الفزع من قبل أرضه فموت محل منها فيقع البلاء بالجوف فإذا كان ذلك وقع الهرج بينهم ووقعت فتنة بني العباس يبعثون أحد عشر راكبا إلى المشرق فلا يرضى الله أعمالهم يتلى بهم أهل ذلك الزمان فلا يبقى أهل بيت في العرب إلا دخلت عليهم مضربهم يزفون من المشرق زف العروس وعند ذلك تظهر راياتهم رايات سود يربطون خيولهم بزيتون الشام يقتل الله على أيديهم كل جبار أو عدو لهم حتى لا يبقى إلا هارب أو مختف من أهل بيتهم يكون ثلاثة المنصور والسفاح والمهدي، وقال نشوع فمن يكون قادتهم وولاة أمرهم قال الدين يمشون الفواجا ويلبسون الفواجا وعند ذلك يسوم السفاح أهل المغرب الخسف يربط أرم خمس

واریعین صباحا ثم یدخلها سبعون ألف سیفا مسلولة شعارهم أمت أمت ثم یكون بعد ذلك للسفاح وقعتان وقعة فی المغرب وأخرى فی الجوف ثم تضع الحرب أوزارها قال نشوع وكم یمكث ملکهم؟ قال کعب تسعا فی سبع ویكون لهم فی آخر ذلك الویل قال نشوع فما آیه هلاکهم؟ قال قحط فی المشرق وهدة فی المغرب وحمرة فی الجوف وموت فاشی فی القبلة ثم یجتمع للسفاح ظلمة أهل ذلك الزمان یتخذون دینهم هزوا ولعبا بیعونه بالدنا نیر والدراهم حتی اذا كانوا حیث ینظرون الی عدوهم وظنوا أنهم مواقعوا بلادهم أقبل رأس طاغیتهم لم یکن یعرف قبل ذلك رجل ربعة جعد الشعر غائر العینین مشرف الحاجبین مصفار حتی اذا کان الی المنصور فی آخر تلك السنة التي یجتمع فیها أهل ذلك الزمان للسفاح مات المنصور وهم متفرقون فی غیر بلدة فاذا جاء هم الخبر ضربوا حیث كانوا فباعوا لعبد الله فیرجع السفیانی فیدعوا الی نفسه بجماعة أهل المغرب فیجتمعون له مالم یجتمعوا لأحد قحط ثم انه یقطع بعثا من الکوفة فان لم یکن البعث من البصرة فعند ذلك یهلك عامتهم من الحرق والفرق وعند ذلك یكون بالکوفة خسف ویلتقی الجمعان بأرض یقال لها قر قیسیا فیفرغ علیهما الصبر ویرفع عنهما النصر حتی یتفانوا وان یکن البعث قبل المغرب كانت وقعة الصغری فویل عند ذلك لعبد الله بن عبد الله وأخاف علیکم عند ذلك من الرايات الصفراء اذا نزلوا من المغرب مصر لهم وقعتان وقعة بفلسطين والأخرى بالشام ثم تمیل علیهم المهاجرون بعد أن تذبح امرأة من قریش لو أشاء أن اسمیها سمیتها فیهلكون ثم یثور ثائر یقال له عبد الله أخبث البریة یشتعل أمره بحمص ویوقد بدمشق ویخرج بفلسطين یظهر علی من ناواه یهلك علی یدیہ أهل المشرق ودعوته شر دعوة وقتلاه شر قتلی یملك حمل امرأة یخرج علی ثلاثة جیوش الی کوفان یصیبون بها أبیاتا من قیس یمسقلون من یومهم وجیش الی مكة والمدينة فیصیبهم خسف لا یفلت منهم الا رجلان من جهینة رجل یرجع الی الشام ورجل ینطلق الی مكة.

۱۹۷۵ء عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة بن المذہر سے، انہوں نے کعب اور ابوالخیر سے، انہوں نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک راہب جس کا نام نشوع تھا، اور جو عالم اور اپنی کتابوں کا قاری تھا، یہ دونوں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے دنیا میں ہونے والے حوادث کا آپس میں مذاکرہ کیا، نشوع نے کہا کہ اے کعب! ایک نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں پر غالب آجائے گا، آپ مجھے اُن کے بادشاہوں کی اطلاع دیجئے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اُس کے دین میں داخل ہوں، اور میں تورات میں پاتا ہوں کہ ان میں سے بارہ (12) بادشاہ بنیں گے، جن میں سے پہلا صدیق ہوگا، جو اپنی طبعی موت مرے گا، پھر فاروق ہوگا جسے قتل کر دیا جائے گا، پھر بادشاہوں کا سردار ہوگا جو اپنی طبعی موت مرے گا، پھر چوکیداروں والا ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مرے گا، پھر ایک جابر ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مرے گا، پھر عصب نامی جگہ کا ایک آدمی ہوگا اور یہ ان

کا آخری بادشاہ ہوگا وہ بھی اپنی طبیعتی موت مرے گا، پھر صاحبِ علامت بادشاہ بنے گا، وہ بھی اپنی طبیعتی موت مرے گا، نشوع نے کہا مجھے بہرے فتنے کے بارے میں بتائیے؟ جس میں خون بہے گا اور بکثرت مصیبتیں ہوں گی، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا ہوگا جب سابقہ آثار کو مٹانے والے کا بیٹا قتل کر دیا جائے گا، پس اُس کے قتل کے وقت بلائیں آن پڑیں گی، سہولتیں ختم ہو جائیں گی، اُس میں سمجھدار اور عاجزی کرنے والے مشغول ہو جائیں گے۔ اُس وقت اُن کے چار (4) بادشاہ صاحبِ علامت کے گھرانے سے ہوں گے، دو بادشاہ تو ایسے ہوں گے جن کی کتاب نہ پڑھی جائے گی، اور ایک بادشاہ اپنے دست پر مرے گا اور اُس کا دور بہت کم ہوگا۔ اُس کی بادشاہت جوف نامی جگہ کی طرف سے آئے گی۔ اُس کے ہاتھوں مصائب ہوں گے، اور اُس کے ہاتھوں تاج ٹوٹیں گے، وہ حص میں چار (4) مہینے رہے گا، پھر اُسے اپنی زمین کی طرف سے خطرہ لاحق ہوگا، وہ حص سے کوچ کر جائے گا، اس موقع پر مقامِ جوف میں مصائب آ پڑیں گے، اُن میں باہم قتل و غارتگری ہوگی، اور ہنوعباس کا فتنہ رونما ہوگا، وہ گیارہ (11) سو مشرق کی طرف بھیجیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال سے راضی نہ ہوگا، اُس زمانے کے لوگوں کو اُن کے ذریعہ آزمایا جائے گا۔ عرب کے گھروں میں سے کوئی گھرباتی نہ رہے گا لیکن اُن پر اُن کی مہر داخل ہو جائے گی، وہ مشرق سے دُہن کی طرح بج سنور کر آئیں گے۔ اس وقت اُن کے کالے جھنڈے ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ اپنے گھوڑوں کو شام کے زیتون کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں سوائے بھاگنے والے یارو پوش آدمی کے ہر ظالم کو یا اُن کے دشمن کو قتل کر دے گا، اُن کے اہل بیت میں سے تین (3) بادشاہوں گے: منصور، سفاح اور مہدی، نشوع نے کہا کہ ان کا قاعدہ اور ان کی حکومت کا امیر کون ہوگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ لوگ فوج و درفوج چلیں گے اور فوج و درفوج رہیں گے، اس وقت سفاح اہل مغرب سے مقامِ حصف کی، اور مقامِ ارم کی سودے بازی کرے گا۔ پینتالیس (45) دنوں تک چوکیداری کرے گا، پھر اس میں ستر 70 ہزار فوج نکلی نکواریں لئے داخل ہو جائیں گے، اُن کا شعار ”امت امت“ ہے، پھر اس کے بعد سفاح کے لئے دو جنگیں ہوں گی، ایک جنگ مغرب میں اور دوسری جنگ مقامِ جوف میں، پھر جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، نشوع نے کہا کہ اُس کی بادشاہت کتنے عرصہ رہے گی؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سولہ (16) برس۔ لوگوں کے لئے اُس کے آخر میں ہلاکت ہے، نشوع نے کہا کہ لوگوں کی ہلاکت کی نشانی کیا ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مشرق میں قحط ہوگا۔ اور مغرب میں دھماکہ ہوگا اور مقامِ جوف میں سُرخنی ہوگی اور قبلہ میں موت پھیل جائے گی، پھر اُس زمانے کے ظالم لوگ سفاح کے لئے جمع ہو جائیں گے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل کود بنایا ہوگا، اور جو اپنے دین کو درہم اور دینار کے عوض فروخت کرتے ہوں گے، جب وہ ایسی جگہ پر ہوں گے جہاں سے وہ اپنے دشمن کو دیکھیں اور اُن کا گمان یہ ہوگا کہ وہ اُن کے شہروں پر حملہ کرنے والے ہیں تو اُن لوگوں کے سرکشوں کا سردار آ جائے گا، جسے اس سے پہلے غیر معروف جانا جاتا تھا، وہ ایک آدمی ہوگا درمیانی قد کا جس کے ٹھنڈے بال ہوں گے دھنسی ہوئی آنکھیں ہوں گی اور اُس کی بھونٹیں اٹھی ہوئی ہوگی، زرد رنگ ہوگا، وہ سال جس میں اُس زمانے والے سفاح کے لئے جمع ہوئے تھے اُس سال کے آخر میں منصور مر جائے گا، اور وہ مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے، جب اُن کے پاس اس کی خبر پہنچے گی تو وہ جہاں کہیں پر بھی وہ ہوں گے ہمارا دھاڑ شروع کر دیں گے۔ وہ عبد اللہ کے لئے بیعت لیں گے، سفیانی لوٹ جائے گا اور اہل مغرب کی ایک جماعت کے ساتھ اپنی ذات کی طرف دعوت دے گا، اُس کے لئے اتنی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو جائیں گے کہ کسی کے لئے اتنے لوگ جمع نہ ہوئے ہوں گے، پھر وہ ایک لشکر کوفہ سے بھیجے گا،

اگر لشکر کا بھیجنا بصرہ سے نہ ہو تو اس وقت اُن کے عام لوگ چلنے اور غرق ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے، اور اس وقت کوفہ میں دھنسا ہوگا، اور دونوں لشکر قیسانی جگہ پر کرائیں گے، ان پر مبر ڈال دیا جائے گا، اور مدائن سے اٹھالی جائے گی، حتیٰ کہ وہ فتا ہو جائیں گے، اور اگر لشکر مغرب کی طرف بھیجے گا تب چھوٹا حادثہ ہوگا، اُس وقت عبداللہ بن عبداللہ کے لئے ہلاکت ہے، اور اُس وقت مجھے زرد جھنڈوں کی طرف سے تم پر اندیشہ ہے، جب مغرب سے مصر میں اتریں گے، وہ دو (2) جنگیں کریں گے، ایک جنگ فلسطین میں ہوگی اور دوسری شام میں، اور جب قریش کی ایک عورت کو ذبح کر دیا جائے گا تو مہاجرین اُن کی طرف متوجہ ہوں گے، اگر میں اُس عورت کا نام لیتا چاہوں تو لے سکتا ہوں، پھر وہ ہلاک ہو جائیں گے، پھر ایک پراگندہ حال اٹھے گا، جسے عبداللہ کہا جاتا ہوگا، مخلوق میں جھگڑا ہوگا، اُس کا فعلہ حمص میں بھڑکے گا اور اُس کی آگ دمشق میں چلے گی، اور وہ فلسطین کی طرف خروج کرے گا، جس کی بھی وہ نیت کرے گا اُس پر وہ غالب آجائے گا۔ اُس کے ہاتھوں مشرق والے ہلاک ہوں گے، اُس کی دعوت بدخرین دعوت ہوگی، اور اُس کے ساتھ قتل شدہ لوگ بدخرین مقتولین ہوں گے، وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر یعنی نو ماہ تک عکرائی کرے گا، وہ تین (3) لشکروں پر خروج کرے گا، کوفہ کی طرف، اور وہاں قبیلہ قیس کے گمروں کو لوٹے گا جنہیں اُسی دن چھڑا دیا جائے گا، اور ایک لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف جو دھنس جائے گا، اُن میں سے قبیلہ جہیمہ کے دو مرد قتل جائیں گے، ایک مرد شام چلا جائے گا اور دوسرا مکہ چلا جائے گا۔



۱۹۷۶ . وقال ابن عباس وأخبرني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب يخرج رجل من ولد حسين اسمه نبيكم يفرح بخروجه أهل السماء والأرض فقال له رجل يا أميد المؤمنين فالسفياني ما اسمه؟ قال هو من ولد خالد بن يزيد بن أبي سفيان رجل ضخم الهامة بوجهه آثار جدري وبعينه نكتة بياض خروجه خروج المهدي ليس بينهما سلطان هو يدفع الخلافة إلى المهدي يخرج من الشام من وادي من أرض دمشق يقال له وادي الياض يخرج في سبعة نفر مع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلك العلم أحد يريده إلا الهزم يأتي دمشق فيقعد على منبرها ويدني الفقهاء والقراء ويضع السيف في التجار وأصحاب الأموال ويستصحب القراء ويستعين بهم على أمورهم لا يمتنع عليه منهم أحد الا قتله ويجهز الجيش إلى المشرق جيشا وآخر إلى المغرب وآخر إلى اليمن ويولي جيش العراق رجلا من بني حارثة يقال له قمر بن عباد رجل جسيم له غدبرتان على مقدمته رجل من قومه قصير أصلح عريض المنكبين يقاتله من بالشام من أهل المشرق وبها يومئذ منهم جند عظيم يقاتلهم فيما بين دمشق وفي موضع يقال له البنية وأهل حمص في حرب أهل المشرق وأنصارهم كل ذلك يهزمهم السفياني ثم ينحاز من بدمشق وحمص مع السفياني ويلتقون وأهل المشرق في موضع من أرض حمص

یقال له البدین الی جانب سلیمۃ یقتل من الناس لیف وستون ألفا ثلاثة ارباعهم من اهل المشرق ثم تكون الدبرۃ علیهم ولیسیر الجیش الذی یوجہہ الی المشرق حتی ینزل الکوفۃ فیکون بینہم قتال شدید یکثر فیہ القتلی ثم تكون الهزیمۃ علی اهل الکوفۃ فکم من دم مہراق وبطن مبقر وولید مقتول ومال منہوب وفرج مستحل وتہرب الناس الی مکۃ ویکتب السفیانی الی صاحب ذلک الجیش أن الحجاز فیسیر بعد أن یمرکھا عرک الادیہم فینزل المدینۃ فیضع السیف فی قریش فیکتل منہم ومن الأنصار أربع مائۃ رجل ویقر البطون ویقتل الولدان ویقتل أخوین من قریش من بنی ہاشم ویصلبہما علی باب المسجد رجل وأختہ یقال لہما محمد وفاطمۃ وہرب الناس منہ الی مکۃ فیسیر بجیشہ ذلک الی مکۃ یریدہا فینزل البیداء فیأمر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام فیصرخ بصوتہ یا بیداء بیدی بہم فیبادون من عند آخرہم ویبقی منہم رجلان یلقاہما جبریل علیہ السلام فیجعل وجوہہما الی

ادبارہما فلکأنی أنظر الیہما یمشیان القہقري یخبران الناس مالقوا

۱۹۷۶ھ ابن عیاش بعض اہل العلم سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسین کی اولاد میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ اُس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر ہوگا۔ اُس کے نکلنے پر آسمانوں اور زمین والے خوش ہوں گے، ایک آدمی نے کہا کہ سفیانی کا کیا نام ہے؟ فرمایا وہ خالد بن یزید بن ابوسلمیان کی اولاد میں سے ہوگا، اُس کا بڑا سر ہوگا، اور اُس کے چہرے پر خسروہ کے نشان ہوں گے، اور اُس کی آنکھ میں سفید نقطہ ہوگا، اس کا نکلنا مہدی کا نکلنا ہوگا۔ اُن دونوں کے درمیان کوئی سلطان نہیں ہوگا، وہ خلافت مہدی کے حوالے کرے گا، وہ دمشق کی سرزمین کی وادی سے جس کا نام وادی النابیس ہے، شام کی طرف سے خروج کرے گا، اس کے ساتھ سات (7) آدمی ہوں گے۔ اُن میں سے ایک آدمی کے پاس گرہ لگا ہوا جھنڈا ہوگا، لوگ اُس کے جھنڈے کو جان جائیں گے اور اُس کے ساتھ تیس (30) میل تک چلیں گے۔ کوئی اُس کے جھنڈے کو نہ دیکھے گا مگر یہ کہ شکست کھائے گا، وہ دمشق آئے گا اور اس کے منبر پر بیٹھے گا اور فقہاء اور قاریوں کو قریب کرے گا، اور تلواریں اور مال داروں میں رکھے گا، اور اپنا ساتھی قاریوں کو بتائے گا، اور اُن سے ان کے کاموں میں مدد حاصل کرے گا مگر جو اُس سے انکار کرے گا تو یہ اُسے قتل کر دے گا، ایک لشکر تیار کر کے مشرق کی طرف بھیجے گا، دوسرا مغرب کی طرف اور ایک لشکر یمن کی طرف بھیجے گا، عراق کے لشکر پر بنو حارثہ کے ایک آدمی کو جس کا نام قمر بن عباد ہے مقرر کرے گا، یہ قمر بن عباد فریبہ جسم والا ہوگا، اُس کی دو چلیاں ہوں گی، لشکر کے اگلے حصے پر اُس کی قوم کا ایک چھوٹے ٹڈ کا آدمی ہوگا جو آدھا گنجا ہوگا، چوڑے کندھوں والا ہوگا اور مشرق والوں میں سے جو بھی شام میں ہوں گے، وہ اُس سے لڑیں گے مشرق والوں کا بڑا لشکر شام میں جمع ہوگا، وہ اُن سے دمشق اور البیہ نامی جگہ کے درمیان لڑے گا، اور خمس والے جنگ میں اہل مشرق کے ساتھ ہوں گے اور اُن کے مددگار ہوں گے، سفیانی ان سب کو شکست دیدے گا، پھر خمس اور دمشق میں جتنے لوگ ہیں وہ سب

سفیانی کے ساتھ ہو جائیں گے اور مشرق والے حصے میں ایک بدین نامی زمین پہ جمع ہوں گے، جو کہ سلیمہ کی طرف ایک علاقہ ہے۔ ساتھ (60) ہزار سے زیادہ لوگ قتل ہو جائیں گے جن میں سے ایک تہائی تعداد مشرق والوں کی ہوگی، پھر مشرق والوں کو شکست ہو جائے گی، پھر لشکر جو اُس کے سامنے تھا اُسے مشرق کی طرف بھیجے گا۔ تاکہ وہ لشکر کوفہ میں اترے گا۔ ان کے درمیان شدید جنگ ہوگی، اور اس میں بکثرت لوگ مریں گے، پھر کوفہ والوں کو شکست ہوگی۔ وہاں پر بہت زیادہ خون بہے گا، پیٹ پھٹیں گے، بچے قتل کیے جائیں گے، مال لوٹا جائے گا، اور شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا، لوگ بھاگ کر مکہ آئیں گے، سفیانی اُس لشکر کے امیر کو لکھے گا کہ حجاز کی طرف جاؤ! تو وہ اُس کی طرف بعد اس کے اُس نے کوفہ والوں کو چڑے کی طرح رگڑ دیا ہوگا روانہ ہوگا پھر وہ مدینہ میں پڑاؤ ڈالے گا، اور بتلو اور کُریش میں رکھے گا، کُریش میں سے اور انصار میں سے چار سو (400) آدمیوں کو قتل کرے گا، اور بیٹوں کو پھاڑے گا اور بچوں کو قتل کرے گا، اور کُریش کے دو بہن بھائیوں کو جو بنو ہاشم سے ہوں گے انہیں قتل کرے گا، اور انہیں مسجد کے دروازے پر لٹکا دے گا، ایک آدمی ہوگا جس کا نام ”محمد“ اور ایک اُس کی بہن ہوگی جس کا نام ”فاطمہ“ ہوگا، اور لوگ وہاں سے مکہ کی طرف بھاگیں گے، وہ اپنا لشکر لے کر مکہ کے ارادے سے چلے گا اور ”بیداء“ نامی جگہ پر پڑاؤ ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دے گا۔ اپنی سخت آواز میں چلائیں گے کہ اے بیداء! ان لوگوں کو ذہن دے! تو وہ سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے اور اُن میں سے دو آدمی باقی رہیں گے، حضرت جبرائیل علیہ السلام اُن دونوں سے ملیں گے اور اُن کے چہروں کو پیٹ کی طرف پھیر دیں گے، گویا کہ میں اُن دونوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایڑیوں کے بل چل رہے ہیں اور جو حادثہ اُن کو پیش آیا لوگوں کو اُس کی خبر دے رہے ہیں۔



۱۹۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عياض بن عباس عن أبي الحصين الحجري عن كعب قال ليس من أمة إلا قد فتن بعد نبيا علي رأس خمس وثلاثين سنة فإن نجوت أن تفتوا علي رأس خمس وثلاثين سنة وإلا فإن فتنم علي رأس خمس وثلاثين أصابكم ما أصاب الأمم.

۱۹۷۷ھ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عیاض بن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابوالحصین الحجری سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر امت کو اُس کے نبی کے پینتیس (35) سال بعد فتنے میں مبتلا کیا گیا ہے، اگر تم پینتیسویں سال فتنے میں مبتلا ہونے سے نجات پاؤ تو تھیک ہے ورنہ اگر تم فتنے میں مبتلا ہو گئے تو تم پر وہی حالات آئیں گے جو سابقہ امتوں پر آئے تھے۔



۱۹۷۸. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة بن المنذر عن شريح بن عبيد وأبي عامر الهوزني وضمرة بن حبيب قالوا بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أمتي خمس طبقات كل طبقة أربعون سنة فالطبقة الأولى أنا ومن معي أهل يقين وعلم والطبقة

الثانية أهل بر ووفاء والطبقة الثالثة أهل تواصل وتراحم والطبقة الرابعة أهل تقاطع وتدابير والطبقة الخامسة أهل فرح ومرح الهرج الهرج وفي العشر والمنتين يقع القذف والنخسف والمسح وفي العشرين والمنتين يقع الموت في علماء الأرض حتى لا يبقى إلا الرجل بعد الرجل وفي الثلاثين والمنتين تمطر السماء بردا كالبيض فتهلك البهائم وفي الأربعين والمنتين ينقطع النبل والفرات حتى يزرع بشاطئيهما وفي الخمسين والمنتين تنقطع الطرق وتسلط السباع على بني آدم ويلزم كل قوم مدينتهم وفي الستين والمنتين تحتبس الشمس نصف ساعة فيهلك نصف الأرض ونصف الجن وفي السبعين والمنتين لا يولد مولود ولا تحمل أنثى وفي الثمانين والمنتين تصير النساء أمثال البغال اللهم حتى ان المرأة يواقعها أربعون رجلا لا ترى ذلك شيئا وفي التسعين والمنتين تصير السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كالיום واليوم كالساعة والساعة كاضطرام السعفة حتى ان الرجل ليخرج من منزله فلا يصل الى باب المدينة حتى تغيب الشمس وفي الثلاثمئة طلوع الشمس من مغربها ويطبع على كل قلب بما فيه ولا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا ولا تسألوا عما وراء ذلك.

۱۹۷۸ھ الحکم بن تافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جراح سے، انہوں نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے شرح بن عبید سے، ابو عامر الہوزنی سے روایت کی ہے کہ ضمرۃ بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت کے پانچ طبقات ہیں۔ ہر طبقہ چالیس سال رہے گا، پہلا طبقہ میں میں اور میرے ساتھ یقین اور علم والے لوگ ہیں۔ دوسرے طبقہ میں نکلی اور وفا کرنے والے لوگ ہیں۔ تیسرے طبقہ میں صلہ رحمی اور رحم کرنے والے لوگ ہیں۔ چوتھے طبقہ میں کاٹنے والے اور پیٹ پھاڑنے والے لوگ ہیں، اور پانچویں طبقہ میں خوشیوں میں مٹھلا اور قتل و غارتگری کرنے والے لوگ ہیں، اور دوسو دس (210) میں اوپر سے مارنا، دھنسا اور مسخ ہوگا اور دوسو بیس (220) میں زمین کے علماء پر موت واقع ہوگی، ان میں سے کوئی آدمی باقی نہ رہے گا، اور دوسو تیس (230) میں آسمان سے اولوں کی بارش ہوگی، جیسے اٹھ سے جس سے چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔ اور دوسو چالیس میں دریائے نل اور فرات کا پانی خشک ہو جائے گا حتیٰ کہ کھیتی ان دونوں کے کناروں پر کی جائے گی، دوسو پچاس (250) میں راستے بند ہو جائیں گے، درندے بنی آدم پر مسلط ہو جائیں گے، ہر قوم اپنے شہروں میں محدود ہو جائے گی اور دوسو ساٹھ (260) میں آدمی کھٹے کے لئے سورج روک دیا جائے گا، جس سے آدمی انسان اور آدمی جنات ہلاک ہو جائیں گے، اور دوسو ستر (270) میں نہ کوئی بچہ پیدا ہوگا۔ ورنہ کوئی عورت حاملہ ہوگی، اور دوسو اسی (280) میں عورتیں سرکش فخروں کی طرح ہو جائیں گی، یہاں تک کہ ایک عورت سے چالیس آدمی (40) جماع کریں گے، لیکن وہ اسے کچھ نہ سمجھے گی، دوسو لاکھ (290) میں سال مہینے کی طرح ہو جائے گا اور مہینہ جمعہ کی طرح ہو جائے گا، جمعہ دن کی طرح ہو جائے گا، دن ایک کھٹے

کی طرح ہو جائے گا اور گنبدِ ایندھن میں آگ لگانے کے وقت کے برابر ہو جائے گا۔ آدمی اپنے گھر سے نکلے گا وہ شہر کے دروازے تک نہ پہنچا ہوگا کہ سورج غروب ہو جائے گا، اور تین سو (300) میں سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا اور دلوں پر مہر لگادی جائے گی، اور کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو، کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا، یا اپنے ایمان میں اُس نے کوئی اچھائی نہ کمائی ہو اور آبِ اچھائی کرتا ہو تو بھی فائدہ نہ پہنچائے گا، اور اس کے علاوہ اور چیزوں کے متعلق نہ پوچھو!

○ ○ ○

۱۹۷۹. حدثنا وکیع عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابی خثیمہ عن عبداللہ بن عمرو قال

یبقى الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين ومئة سنة.

۱۹۷۹ھ وکیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے ابو خثیمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اس کے بعد بھی لوگ ایک سو بیس (120) سال تک باقی رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۸۰. عن عبدالرزاق عن معمر عن الزہری قال أخبرني سالم بن عبداللہ وابو بکر بن

سليمان أن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

أرايتم ليلتكم هذه فان علی رأس مئة سنة لا يبقى ممن هو علی ظهر الأرض أحد قال ابن

عمر فوهل الناس في مقالة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فيما يتحدثون من هذه

الأحاديث من مئة سنة وانما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا يبقى ممن هو اليوم

علی ظهر الأرض أحد يريد بذلك أن ينحرم ذلك القرن.

۱۹۸۰ھ عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سالم

بن عبداللہ اور ابو بکر بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے کہ: کیا تم اپنی اس رات کو دیکھ رہے ہو؟ بے شک سو سال (100) کے بعد زمین کی پشت پر جو لوگ آج موجود ہیں

اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہیں گے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس بات

کے متعلق سو سال (100) کی وہ احادیثیں بتائی ہیں جو وہ بیان کرتے ہیں، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا مقصد اپنے اس فرمان سے کہ

زمین کی پشت پر کوئی باقی نہ رہے گا یہ تھا کہ صدی گزر جائے گی۔

○ ○ ○

۱۹۸۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن اسماعیل بن أمية عن رجل عن ابی هريرة قال

ویل للعرب من شرقد اقرب علی رأس ستين تصير الأمانة غنیمة والصدقة غرامة

والشهادة بالمعرفة والحكم بالهوى

۱۹۸۱ھ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے اسماعیل بن أمیہ سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے عرب کے لئے اُس شرکی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، ساٹھویں سال میں امانت مال غنیمت ہو جائے گا۔ صدقات تاوان ہو جائیں گے۔ گواہی جان پہچان کے لوگوں کی دی جائے گی، اور فیصلہ خواہشات کے مطابق کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۸۲۔ قال معمر عن ابی اسحاق عن رجل عن ابن مسعود قال اذا كانت سنة خمس وثلاثين حدث امر عظیم فان يهلكوا فبالحررا وان ينجوا فعسى فاذا كانت سنة سبعين رايتم مام تنكرون

۱۹۸۲؎ معمر کے، ابو اسحاق سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پینتیسواں (35 واں) سال ہوگا تو ایک عظیم حادثہ پیش آئے گا، اگر وہ ہلاک ہو گئے تو ٹھیک، اگر وہ نجات پا گئے تو ستر (70) ویں سال تم منکرات دیکھو گے۔

○ ○ ○

۱۹۸۳۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن محمد بن شبيب عن العريان بن الهيثم قال سمعت عبدالله بن عمرو وعنده معاوية يقول اجلت هذه الامة ثلاثين ومئة سنة

۱۹۸۳؎ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے محمد بن شبيب سے، انہوں نے العريان بن الهيثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس اُمت کی مدت ایک سو تیس (130) سال ہے۔

○ ○ ○

۱۹۸۴۔ حدثنا محمد بن عمير عن النجيب بن السري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت سنة خمسين ومئة فخير لسانكم كل عقيم

۱۹۸۴؎ محمد بن عمير رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ النجيب بن السري رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب ایک سو پچاسواں (150) سال ہوگا تو تمہاری بہترین عورتیں وہ ہوں گی جو ہانچہ ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۹۸۵۔ حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن عمارة بن عمير وعبد الملك بن ميسرة عن حذيفة قال ما أبالي بعد سنة سبعين لو دحرجت صخرة من فوق المسجد فقتلت بها عشرة منكم

۱۹۸۵؎ وكيع نے سُفيان سے، انہوں نے الأعمش سے، انہوں نے عمارة بن عمير سے، عبد الملك بن ميسرة سے روایت کی ہے کہ حضرت حذيفة بن اليمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے ستر سال کے بعد کسی چیز کی پروا نہیں، اگر کوئی چٹان مسجد کے اوپر ٹوٹ کر جاے تو وہ تم میں سے دس (10) کو قتل کر دے گی۔

○ ○ ○

۱۹۸۶۔ حدثنا وكيع وأبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد قال قال ابن عمر هل تدري

کم لبث نوح فی قومه قلت نعم ألف سنة الا خمسين عاما، قال فان من كان قبله كانوا

اطول اعمارا ثم لم یزل الناس ینقصون فی الخلق والخلق والاجل الی یومهم هذا.

۱۹۸۶ھ کج اور ابو معاویہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے عرصے رہے؟ حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ جی ہاں ساڑھے نو سو سال (950) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پہلے لوگوں کی عمریں طویل تھیں، پھر جسموں اور عمروں میں کمی آتی گئی جو ہمارے اس دور تک جاری ہے۔

۱۹۸۷ھ حدثنا جریر بن عبد الحمید عن یعقوب بن عبد اللہ الأشعری عن جعفر عن

سعید بن جبیر قال لم یکن نبی فیما خلا الا عاش نصف عیش الآخر وعاش عیسیٰ علیہ

السلام أربعین ومئة سنة

۱۹۸۷ھ جریر بن عبد الحمید نے، یعقوب بن عبد اللہ اشعری سے، انہوں نے جعفر سے روایت کی ہے کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے نبیوں میں سے کوئی نبی نہ رہا مگر یہ کہ اُس سے پہلے والے نبی سے آدھی عمر پائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس (120) سال زندہ رہیں گے۔

۱۹۸۸ھ حدثنا ابن عیینة عن محمد بن سوقة عن مجاهد قال قال لی ابن عمر اتعلم من

اطول الناس عمرا قلت ان الله تعالى ذکر نوحا فقال لبث فیهم ألف سنة الا خمسين عاما

ادری ما کان قبل ذلک قال فان الناس لم یزالوا ینقصون فی الخلق والخلق والأعمار

۱۹۸۸ھ ابن عیینہ نے محمد بن سوقة سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ لوگوں میں سب سے طویل عمر کس کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم میں ساڑھے نو سو (950) سال رہے، اُس سے پہلے لوگوں کے متعلق میں نہیں جانتا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ مسلسل جسم میں اور عمر میں کم ہوتے رہے ہیں۔

۱۹۸۹ھ حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البیلمانی عن ابیہ عن

ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل الثین اربعون سنة

واربعون شهدا واربعون یوما حتی تطلع الشمس من مغربها.

۱۹۸۹ھ محمد بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبد الرحمن بن البیلمانی سے، انہوں نے اپنے والد سے وہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر دو ادوار کے درمیان چالیس سال اور چالیس مہینے

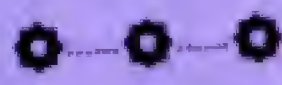
اور چالیس دن ہیں، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

○ ○ ○

١٩٩٠ . حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم ابن الأسود سمع عبد الله

بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا يدري احد متى يدخل اولها

١٩٩٠ ابو معاوية نے اعمش سے، انہوں نے ابو قیس سے، انہوں نے الہیثم ابن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے بعد شریر لوگ ایک سو بیس (120) سال کے بعد آئیں گے اُن میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اُن میں سے پہلا کب داخل ہوا۔



١٩٩١ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن ارطاة بن المنذر قال بلغنا ان نانا كان لبينا

وانه ذكر الدهر فقال الدهر سبعة سوابيع والسابع سبعة آلاف سنة والعدان ألف سنة

لوصف القرون الماضية فبين ما كان من أمرها حتى انتهى الى آخر القرون، فقال اذا كان

عند انقضاء أربع عدانات من السابع الآخر ولدت العداء البتول فيجيء بالآيات ويحيى

الموتى ويرفع الى السماء وتختلف بعده الأهواء ثم يخرج من بعده مولد الأمة الطريفة الننا

عشر لواء أولهم مولده في الحرم تهلل السماء لمولده وتستبشر الملائكة لمخرجه فيظهر

على جميع الأمم من صدقه آمن ومن جحدته كفر يظهر على فارس وملكها والريمية وملكها

وسورية يكون ثلاثة سوابيع الى سبع سابع ثم يقبضه الله حميدا، ثم يملك من بعده أمة

ضعيف صدوق قصير الحياة يشتد في خلافته الجوع بمصر ويهلك ملك الهند حياته سبع

سابع ثم يملك من بعده القوي العادل ويفتح الشام فقلده مصيبة حياته سابع الا نصف

سابع ثم يملك بعده العمي فيقتل ولا يظفر قاتله حياته سابعان الا سبع سابع ثم يملك

من بعده الرأس في البيت الأكبر يجمع الأموال يكون على يديه ملاحم كثيرة فويل للرأس من

الأجنحة من الرأس حياته ثلاث سوابيع الا ثلث سبع سابع ثم يملك من صلبه الأمر تبيس

في زمانه ثمر سورية ويهلك ملك رومية حياته نصف سابع الا ثلث سبع سابع ثم

يملك من بعده الجبهة من بيت الرأس الثاني حكيم متاني يخرج من صلبه أربعة ملوك

حياته ثلاث سوابيع الا سبع سابع ثم يملك من بعده المصاب من صلبه يهلك في زمانه

جمهور الروم وتكون زلزلة بالشام حتى ينهدم البنيان حياته سابع وثلث سابع الا نصف

سبع سابع ثم يملك من بعده المروي لا يبلغ ما يأمل صاحب الجيش الأعظم بأرض الروم

حياته ثلث سابع ثم يملك الأشج ليس في دينه خدعة يأمر بالعدل حياته قليلة وموته

مصيبة تكون حياته ثلث سابع ثم يملك بعده الصلف هادم البنيان، ومغير الصور حياته

ثلاث سوابيع الا ثلث سابع، ثم يملك من بعده الشاب ذو الجرون فيقتل ليس لقاتله بقاء

يفشو الموت في زمانه في أرض مصر إلى الفرات حياته سبع سابع، وثلاث سبع سابع، ثم تهيج ريح الجوف يقودها جبار يدبرها هرجا سابعاً إلا سبع سابع، مصرعه بأرض بابل ثم تهيج عليه ريح المشرق قوادتها عجم وسواسها هجن يقودهم شعر الحاجبين ينزل بجمعة بين النهرين فيروح بجمعه إلى الثور ويخرج الجبار فيتخذ الرجال جسوراً وينزل الشام قفدا ويفتح الشام بالسيوف قهراً يدبرها شقراء الحاجبين ثلاثة سوابيع وثلاثي سابع واسماهما اسم واحد يهلك أحدهما على فراشه الآخر في حربه قد كفر بربه فاذا كثر ظلمهم هاج عليها ريح المشرق فيصدع جدرها بمنبت الزعفران وينهض الثور فزعا مما يأتيه ويترك أرضه وينزل مدينة الأصنام وينزل صاحب المشرق مريض فينهض الثور بين النهرين علامته أسمر ضرب اللحم ملون العينين فيتجبر الأكار أحد وعشرين سابعاً وذلك سبع وأربعين ومئة سنة من ظهور قريش على أشام أن الملك الغربي قد ثار وتمد الأمم أعناقها فانهم لعلوا ذلك إذا أشرف رضح الغرب يسقى التراب على المشرق فيبعث إليه الثور جنوداً لا قوة فيصرع بوجهه ويصيرها معه مغنماً ويتمخض المشرق مخضاً وينزل مرج صفر فيلقاه بها الأسمر المقرون الصغير العينين فيقض الله جمعه ثم ينتقل عن موضعه فاذا كان بين العين السخنة وبين الخرقدونة ناداه من السماء الويل لما بين الخرقدونة والعين السخنة فتبكي كل عين شجونها ثم يرحل فينزل وسط الأنهار فيخوضها الرجال ويقتل عليها الجبار ويقسم هنالك المال ثم ينهض إلى مدينة الأصنام فيفتحها عنوة وينطح الثور نطحة تبقر منها بطنه ويدد جمعه ويقطع بها نسله ويهدم ما بين باب نصيبين ويبعث إلى المشرق بما استوعب كارها غير طائع ثم يقيم ثلاثي سبع سابع ثمانية أشهر يدين له المشرق وتقع بينه وبين صاحب الروم هدنة سبع سابع، ثم يرحل فينزل مدينة العبيد فيقتل فيها الشديد ثم يخرج منها فينزل الربوض فينهب فيها الأموال ويخمس الأخماس ويصيب أرض فارس منه هوان ويحدث في الوساد خراباً عظيماً وترد خيله أبر شهر ويملك ما بين الصين إلى بحر أطرابلس أو أنطابلس ويعتزل صاحب المشرق ناحية جبال الجوف لا يريد ولا يراد ثم يغدر به رجل من أهل بيته فيقتله فيبلغ ذلك صاحب المشرق فيقبل حتى ينزل فيما بين حران والرها فالويل لحران يلقاه بها الأمر من أبناء الرأس فتكون بينهما ملحمة عظيمة وقتلى كثيرة ثم يصبح صاحب المشرق وقد غاض وقل جمعه ويخرج الأمر حتى ينزل الشام فيغير بها أشياء كانت ويسب أشياء وتخرج الروم إلى الأعماق فيلقاهم بها ذو الوجنتين من أولاد نزار فيقتلهم قتل عاد وينفلت طاغيتهم بطعنة وتفترق الروم فرقتين فرقة تأخذ على نهر

ساوس والآخری فی درب جیحان وتخلع قریش صلحها وتمنع مصر خراجها وتظهر الافرنج
 سلاحها ويملك ارض اليمن رجل من ولد قحطان يسمى منصور ذو أنف وخال وضميرتين
 فتزد خيله الرملة وارض حران والأمرد يومئذ يسود الروم قائم غیر نبهان فینهض الیه بکعب
 وهوازن فيقتل قحطان بكل شعب وتقسم ذراريهم فی البلدان ويسير حتى ينزل جبال سنير
 ولبنان ومنصور بأرض الرملة فيسير الیه حتى ينزل بمرج عذراء فيلتقي بها الجمعان فيفرغ
 عليهما الصبر ويهزم منصور فتقبل خيله ويظهر الأمرد على الأردن يمكث بذلك سبع
 سابوع وخمس سبع سابوع ثم يظهر رجل من ولد الحكيم المتاني فيسير بأهل مصر
 والأقباط فاذا نزل الجفار أصبحت الأرض منه قفراء من غير حذب بخيد يأتيه عن أرض بربر
 بإقبال صاحب الأندلس ببربر وأفربخة والأشبال فيقتل صاحب الأندلس حتى يحل على نهر
 الأردن فيقاتله الأمرد الشاب فيقتله ثم ينزل مصر وجفار فيأتيه ضجة من ورائه أن صاحب
 الأدهم قد ظهر بالأسكندرية واستولى على مصر فيلحق العرب يومئذ يثرب الحجاز ويقبل
 صاحب الأدهم بجمعه فينزل الشام فيجلى أهلها وتصير الجزيرة قفراء وتلحق كل قبيلة
 بأهلها ويبعث جيشا فاذا انتهوا بين الجزيرتين نادى مناديهم ليخرج إلينا كل صريح أو دخيل
 كان منا في المسلمين فيغضب الموالي فيبايعون رجلا يسمى صالح بن عبدالله بن قيس بن
 يسار فيخرج بهم فيلتقي جيش الروم المبعوث اليهم فيقتلهم ويقع الموت في جيش صاحب
 الأدهم من الروم وهم نزول بيت المقدس فيموتون موت الجراد ويملك صاحب الأدهم
 وينزل الصالح بالموالي أرض سورية ويدخل عمورية وينزل قمولية ويفتح بزنطية وتكون
 أصوات جيشه فيها بالتوحيد علانية ويقسم أموالها بالآنية ويظهر على رومية ويستخرج منها
 باب صهيون وتابوت جزع فيه قرط حواء وكتونة آدم يعني كسائه وجنته وحلة هارون فبينا
 هو كذلك اذا أتاه خبر وهو باطل أن صاحب صور قد ظهر فيرجع حتى ينزل مرج جو
 مطيس فيقيم هنالك ثلاث سبع سابوع فتمسك السماء في تلك السنة ثلاث مطرها وفي
 السنة الثانية ثلثها وفي السنة الثانية ثلثها وفي السنة الثالثة كله فلا يبقى ذو ظفر ولا ناب الا
 هلك فيقع الجوع والموت حتى لا يبقى من كل سبعين عشرة ويهرب الناس الى الجبال
 الجوف ثم يخرج عليهم دجالهم.

۱۹۹۱ھ، الحکم بن تافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة بن الرمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”ناث“ ایک نبی تھا

جس نے زمانے کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ زمانہ سات سوایک کا ہے، ہر سابوع سات ہزار (7000) سال کا ہے، اور صدان
 ہزار (1000) سال ہے، اس طرح انہوں نے اُس نے گزشتہ زمانوں کی حالت بیان کی، پھر فرمایا جب آخری سابوع سے

چار عدان گزر جائیں گے تو بغیر شادی شدہ لڑکیاں بچے جنیں گی، ایسی نشانیاں آئیں گی، کہ مردے زندہ ہوں گے، اور آسمان کی طرف اٹھائیں جائیں گے اور اُس کے بعد خواہشات مختلف ہوں گی، پھر اُس کے بعد دھکاری ہوئی اُمت کی اولاد میں سے بارہ (12) جھنڈے ہوں گے، اُن میں سے پہلی اولاد حرم کے اندر ہوگی۔ آسمان اُس کی اولاد کی وجہ سے ہلتا ہوگا، اور فرشتے اُس نکلنے کے خوشخبری دیتے ہوں گے، وہ تمام اُنہوں پر غالب آجائے گا، جو اُس کی تصدیق کرے گا وہ مؤمن اور جو اُس کا انکار کرے گا وہ کافر ہوگا، وہ فارس اور اُس کی بادشاہت پر اور افریقہ اور اُس کی بادشاہت پر اور شام پر غالب آجائے گا۔ وہ سبع ساہوے میں سے تین سواہج رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُسے اچھی طریقے سے اٹھالے گا پھر اُس کے بعد ایک ضعیف سچا اور کم زندگی والا شخص بادشاہ بنے گا، اُس کی خلافت میں سختی ہوگی، مصر میں بھوک ہوگی، اور ہندوستان کا بادشاہ ہلاک ہوگا، اُس کی زندگی ساہوے میں سے سبع ہوگی، پھر اس کے بعد بڑا عادل بادشاہ بنے گا اور شام کو فتح کرے گا، اُس کی زندگی سوائے نصف ساہوے کے ایک ساہوے اور ایک ساہوے کا دو تہائی ہوگی، پھر اُس کے بعد ایک تھکا ماندہ آدمی بادشاہ بنے گا، وہ قتل کر دیا جائے گا، اور اُس کا قاتل کامیاب نہ ہوگا اُس کی زندگی ایک ساہوے میں سے ساتواں حصہ کم دو ساہوے ہوگی، پھر اُس کے بعد بڑے گھر کا سردار بادشاہ بنے گا، جو مالوں کو جمع کرے گا اور اُس کے ہاتھوں بہت ساری جنگیں ہوں گی، ہلاکت ہے سر کے لئے پدوں سے اور پدوں کے لئے سر سے، اُس کی زندگی سوائے ایک ساہوے کی تہائی کے تین سواہج ہوگی، پھر اُس کے بعد اُسی کی اولاد میں سے ایک نوجوان بادشاہ بنے گا، اُس کے زمانے میں شام پھل دے گا اور روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا، اُس کی زندگی آدھا ساہوے ہوگا، سوائے ایک ساہوے کے سبع کی تہائی کے، پھر اُس کے بعد وہ شخص بادشاہ بنے گا جو دوسرے سردار کے گھر کی پیشانی ہوگا، حکیم ہوگا، متین ہوگا، اُس کی پشت سے چار بادشاہ پیدا ہوں گے۔ اُس کی زندگی تین سواہج ہوگی، سوائے ایک ساہوے کے سبع کے، پھر اُس کے بعد ^{عمیق} شخص جو اُسی کی پشت میں سے ہوگا وہ بادشاہ بنے گا، اُس کے زمانے میں روم کے عوام مریں گے، اور شام میں زلزلہ ہوگا، اور اُس کی عمارتیں منہدم ہو جائیں گی اُس کی زندگی ایک ساہوے اور ایک ساہوے کا تہائی ہے، سوائے ایک ساہوے کے سبع کے نصف، پھر اُس کے بعد سیراب کیا ہوا آدمی بادشاہ بنے گا، جو اپنی اُمیدوں تک نہ پہنچ سکے گا، وہ روم کی زمین پر بڑے لشکر والا ہوگا، اُس کی زندگی ساہوے کا تہائی ہوگا، پھر زخمی بادشاہ بنے گا، اُس کے دین میں کوئی دھوکہ نہیں ہوگا، وہ انصاف کا حکم کرے گا، اُس کی زندگی کم ہوگی، اور اُس کی موت مصیبت ہوگی، اُس کی زندگی ساہوے کا تہائی ہوگا، پھر اُس کے بعد سخت آدمی بادشاہ بنے گا جو عمارتوں کو ڈھائے گا اور صورتوں کو تبدیل کرے گا، اُس کی زندگی تین سواہج ہوگی سوائے ایک ساہوے کے تہائی کے، پھر اُس کے بعد دو پلوں والا نوجوان بادشاہ بنے گا، مگر اُسے قتل کر دیا جائے گا اُس کے قاتل کی بھی زیادہ عمر نہیں ہوگی، اُس کے زمانے میں موت مصر کی سرزمین سے لے کر دریائے فرات تک پھیل جائے گی، اُس کی زندگی سات ساہوے ہوگی، اور ایک ساہوے کے سبع کا تہائی ہوگا، پھر مقام جوف کی ہوا اٹھے گی جس کی قیادت ظالم کر رہے ہوں گے اور جس کی تدبیر قتل و غارتگری کر رہی ہوگی، ایک ساہوے تک رہے گی سوائے ایک ساہوے کے سبع کے، اُس کا ہتھیار نابال کے سرزمین میں ہے، پھر اُس پر مشرق کی ہوا چلے گی، جس کو چلانے والے اہل عجم ہوں گے اور جن کی سیاست عہد شکنی ہوگی، انہیں دو بھوؤں کے بالوں والا کھینچ کر لے جائے گا، وہ اپنی فوج کے ساتھ دھنروں کے درمیان اترے گا تو وہ اپنی

فوج لے کر ثور کی طرف جائے گا، ایک جابر نکلے گا جو مردوں کا ٹیل بنائے گا اور شام میں پڑاؤ ڈالے گا اور شام کو ڈبر دستی تلواروں کے ساتھ فتح کرے گا۔ اُس کی تدبیر دو گھنٹی بھوؤں والا کرے گا، تین سوانح اور ایک سابوع کا دو تہائی اُس کا عرصہ ہوگا اُن دونوں آدمیوں کا نام ایک ہی ہوگا، اُن دونوں میں سے ایک جنگ میں مرے گا، وہ اپنے رب کا انکار کرے گا جب اُن کا ظلم زیادہ ہو جائے گا تو اُن پر مشرق کی ہوا چلے گی جو اُن کی زعفران کے اُگنے کی جگہ کے ساتھ دیواروں کو توڑ دے گی، اور ثور ڈر کر کھڑا ہو جائے گا اُن مصائب کی وجہ سے جو اُس پر آنے والے ہیں، وہ اپنی زمین چھوڑ دے گا اور بچوں کے شہر جا اترے گا، اور صاحب مشرق مقام مرہ میں اترے گا۔ ثور دو نہروں کے درمیان اٹھے گا اُس کی علامت گندی ہوگی، اُس کا گوشت نشان زدہ ہوگا، اُس کی آنکھیں رنگین ہوں گی، وہ مزدوروں پر جبر کرے گا اکیس سابوع تک رہے گا اور یہ دو ایک سو سینتالیس کا ہوگا، قریش شام پر غالب آجائیں گے اور مغرب کی بادشاہت اُنھ کھڑی ہوگی، اور تمام اُمتیں اپنی گردنیں دراز کریں گی۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک اُن پر مغرب کی گڑگڑاہٹ ظاہر ہوگی جو مٹی کو مشرق پر سیراب کرے گی۔ اُس کی طرف ثور ایک لشکر بھیجے گا جن میں طاقت نہ ہوگی، وہ منہ کے بل پچھاڑ دیا جائے گا اور اُسے اُن کے ساتھ مال غنیمت بنا دیا جائے گا اور مشرق کو خوب اچھی طرح دبایا جائے گا، اور مقام مرجع صفر میں وہ پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر اُس کا سامنا گندی رنگ کی چھوٹی آنکھوں والے سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر اُس کی جماعت پر بھی فیصلہ فرما دے گا، پھر وہ اپنی جگہ سے نکلے گا جب وہ العین السخریہ اور خرقہ دہ کے درمیان ہوگا تو آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا۔ کہ ہلاکت ہے اُس کے لئے جو خرقہ دہ اور عین السخریہ کے درمیان ہے۔ پھر ہر آنکھ روئے گی جسے اُنہوں نے زخمی کیا، پھر وہ کوچ کرے گا اور وسط الانہار میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں مرد گھسیں گے اور اُس پر ایک جابر لڑے گا اور وہاں مال تقسیم ہوگا۔ پھر بچوں کے شہر کی طرف اٹھے گا اور اُسے لڑ کر فتح کرے گا، اور ایک بل سینک مارے گا جس سے اُس کا پیٹ پھٹ جائے گا اور اُس کا لشکر ظلم کرے گا اور اُس کی نسل منقطع ہو جائے گی، نصیبین کے دروازے کے درمیان جو کچھ ہے وہ منہدم ہو جائے گا، اور وہ مشرق کی طرف جبری طور پر بھیجے گا۔ پھر وہ ٹھہرا رہے گا سابوع کے شیع کے دو تہائی تک آٹھ مہینے، مشرق والے اس کی اطاعت کریں گے اور اُس کے اور روم والوں کے درمیان صلح ہوگی سابوع کے شیع میں۔ پھر وہ کوچ کرے گا اور غلاموں کے شہر میں اترے گا اور وہاں پر شدید قتل و غارت کرے گا، پھر وہاں سے نکلے گا اور ربوض میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر مال لوٹے گا اور خمس کاٹ لے گا۔ پھر فارس کی زمین سے قائد اٹھائے گا اور ”ساذمیں“ بڑی خرابی پیدا کرے گا، اور اُس کے گھوڑے ایک مہینے کی مسافت پر پھریں گے اور وہ چین سے لے کر طرابلس یا انطاکیہ تک کا بادشاہ بنے گا اور صاحب مشرق ”مقام جوف“ کے پہاڑوں کے ایک کونے میں جدا ہو جائے گا، نہ وہ ارادہ کرے گا اور نہ اُس کا ارادہ کیا جائے گا، پھر اُس کے ساتھ اُس کے گھر کا ایک آدمی دھوکہ کرے گا اور اُسے قتل کرے گا، یہ بات صاحب مشرق کو پہنچے گی تو وہ آ کر حران اور اہل ہا کے درمیان پڑاؤ ڈالے گا۔ ہلاکت ہے حران کے لئے اُس کا سامنا سرداروں کی اولادوں میں سے ایک لڑکا کرے گا۔ اُن کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی اور بہت سے لوگ قتل کئے جائیں گے۔ پھر صاحب مشرق صبح کرے گا اس حال میں کہ وہ کمزور ہوگا اور اُس کی فوج کم ہوگی۔ وہ لڑکا خروج کرے گا اور شام پر جا ٹھہرے گا۔ وہاں کی جو چیزیں کو تہدیل کرے گا اور بہت ساری چیزیں کو لاوارث

قرار دے گا۔ روم والے اعماق کی طرف خروج کریں گے تو اُن کا سامنا تھوڑی اولاد میں سے ذوالوجہین کرے گا۔ وہ اُنہیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گا، اور اُن کے سرکش لوگ بھاگ جائیں گے۔ روم دو حصوں میں بٹ جائے گا۔ ایک حصہ ”ساؤس“ کی نہر پر ہوگا اور دوسرا ”درب جیہان“ میں ہوگا، اور قریش اپنا صلح نامہ توڑ دیں گے اور مصر اپنا خراج روک دے گا، اور رومی اپنے ہتھیار ظاہر کریں گے، اور سرزمین یمن کا بادشاہ قحطان کی اولاد میں سے ایک آدمی بادشاہ بنے گا جس کا نام منصور ہوگا۔ وہ لمبی اور خال اور دو چٹویں والا ہوگا اُس کے گھوڑے رملہ میں اور حران کی زمین میں لوٹیں گے اُس کا لڑکا اُس زمانے میں روم کی قیادت کرے گا۔ اُس کی طرف کعب اور ہوازن کھڑے ہوں گے۔ قحطانی ہر گھائی میں قتل کئے جائیں گے، اور اُن کی اولادوں کو شہروں میں تقسیم کیا جائے گا اور وہ چل کر مقام سحر اور لبنان کے پہاڑوں پر پڑاؤ ڈالے گا اور منصور رملہ کی زمین پر ہوگا۔ منصور اُس کی طرف بڑھ کر مرج عذراء میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر یہ دونوں لشکریں گے ان دونوں لشکروں پر صبر ڈال دیا جائے گا۔ منصور کو شکست ہوگی اُس کے گھوڑے واپس آ جائیں گے، اور وہ لڑکا اُردن پر غالب آ جائے گا وہ ٹھہرا رہے گا ایک سابوع کا سُبُوع اور ایک سابوع کے سُبُوع کے پانچواں حصہ، پھر حکیم، متین کی اولاد میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا، جو اہل مصر اور قبطیوں کو لے کر چلے گا جب وہ مقام جفار میں پڑاؤ ڈالے گا تو وہ علاقہ بغیر جنگ کے ہی برباد ہو جائے گا، اُس خبر کی وجہ سے کہ جوئیمہ کی سرزمین کی طرف آ رہی ہوگی کہ اُنڈلس والا ئیمہ اور رومی اور اشبال کو لے کر آ رہا ہے پھر اُنڈلس والا آئے گا اور اُردن کے دریا پر ٹھہرے گا، اُس کے ساتھ وہ نو جوان لڑکا لڑے گا تو وہ اُسے قتل کر دے گا۔ پھر وہ مصر اور جفار میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اُسے یہ افواہ پہنچے گی کہ صاحب اَدِہِم اسکندریہ پر غالب آ گئے ہیں، اور مصر پر اُس نے چڑھائی کر دی ہے، عرب اُس وقت حجاز کے یثرب سے جا ملیں گے، صاحب اَدِہِم اپنی فوج کے ساتھ آئے گا اور شام میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اُس کے رہنے والوں کو جلا وطن کرے گا اور جزیرہ ویران ہو جائے گا۔ ہر قبیلہ اپنے لوگوں کے ساتھ جا ملے گا اور وہ ایک لشکر بھیجے گا۔ جب وہ لشکر والے دو جزیروں کے درمیان پہنچیں گے تو اُن میں آواز دینے والا آواز دے گا۔ کہ ہماری طرف نکل آئے ہر وہ شخص جو آزاد ہے یا ہمارے مسلمانوں میں ملا ہوا ہے؟ اس پر موالی ناراض ہو جائیں گے اور وہ ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جس کا نام صالح بن عبداللہ بن قیس بن یسار ہے۔ وہ اُنہیں لے کر نکلے گا اور اَدِہِم کے لشکر کے ساتھ جو اُن کی طرف بھیجا گیا ہوگا اُن سے لڑے گا پس وہ اُنہیں قتل کرے گا اور اَدِہِم کے لشکر میں موت واقع ہوگی۔ وہ روم سے اور بیت المقدس میں ٹھہریں گے اور ہڈیوں کی طرح مریں گے اور صاحب اَدِہِم بادشاہ بنے گا اور صالح اپنے موالیوں کو لے کر شام کی سرزمین میں جائے گا اور عموریہ میں داخل ہوگا اور قولیہ میں ٹھہرے گا اور زَظَیہ کو فتح کرے گا۔ اُس کے لشکر کی آواز علی الاعلان توحید کے ساتھ ہوگی۔ وہ اُن کے مالوں کو برتنوں کے ساتھ تقسیم کریں گے وہ رومیوں پر غالب آئے گا اور وہاں سے باب صہیون اور تابوت جزع کو نکالے گا جس میں حوا علیہا السلام کی بالیاں اور حضرت آدم علیہ السلام کے کپڑے اور حُجہ اور حضرت ہارون علیہ السلام کا کپڑوں کا جوڑا ہے، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اُن کے پاس ایک جھوٹی خبر آئے گی کہ صاحب صور غالب آ گیا ہے۔ تو وہ واپس جائیں گے۔ اور مرج جو مطیس میں ٹھہریں گے۔ وہاں پر طویل عرصہ تک ٹھہریں گے۔ آسمان اُس سال اپنی تہائی بارش کو روک دے گا، دوسرے سال اپنی دو تہائی بارش کو اور تیسرے سال پوری بارش کو روک دے گا۔ کوئی ناخن

والا اور نوکیلے دانٹوں والا باقی نہ رہے گا مگر ہلاک ہو جائے گا، بھوک اور موت واقع ہوگی، اور ستر (70) میں سے دس (10) لوگ بھی باقی نہ رہیں گے، لوگ جوف کے پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں گے پھر ان پر دجال کا خروج ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۹۲. حدثنا أبو المغيرة عن عبد الله بن السمط الكندي قال حدثني زكريا بن يحيى الصدفي عن ابن لحديفة بن اليمان عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير أولادكم بعد أربع وخمسين ومئة سنة البنات وخير لسائكم بعد ومئة قال سنة العواقر فإذا كان سنة ثمان وستين ومئة فتقاضى دينك سنة تسع وسبعين ومئة الغنى دينك سنة تسعين ومئة الهرج الهرج قالوا يا رسول الله لما النجاة والخلاص؟ قال الهرج الهرج حتى تقوم الساعة

۱۹۹۲ ابوالمخيرة نے عبد اللہ بن السمط الکندی سے، انہوں نے زکریا بن یحییٰ الصدفی سے، انہوں نے ابن ابی حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے والد سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: تمہاری بہترین اولاد ایک سو پچون (154) کے بعد بیٹیاں ہیں، اور تمہاری بہترین عورتیں ایک سو ساٹھ (160) سال کے بعد بانجھ عورتیں ہیں، جب ایک سو اڑسٹھ ہو جائے تو تو اپنا قرض واپس لے لے، اور ایک سو اٹاسی میں اپنا قرض ادا کر، اور ایک سو نوے (190) میں قتل وغارتگری ہوگی، لوگوں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سے نجات اور چھٹکارا کیسے ہوگا؟ فرمایا { قتل وغارتگری ہوتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۹۹۳. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي باخذ الأمم قبلها شبرا بشبر فقال الرجل فقلت فارس والروم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل الناس الا أولئك

۱۹۹۳ ابن وهب نے ابن ابو ذئب سے، انہوں نے سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب میری امت سابقہ اُنھوں کے نقش قدم پر چلے گی۔ ایک آدمی نے کہا کہ سابقہ اُنھیں یعنی فارس اور روم؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو ان کے علاوہ اور کون ہے!

○ ○ ○

۱۹۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن ربيعة بن لقيط مسمع مسلمة بن مخزومة قال لما انتزى ابن أبي حذيفة بمصر وخلع عثمان دعا الناس الى اعطيتهم فأبيت أن آخذ منه ثم ركب الى عثمان فقلت ان ابن أبي حذيفة امام ضلالة كما قد علمت وانه انتزى عليها بمصر فدعانا الى اعطيتنا فأبيت أن آخذ منهم، فقال قد عجزت انما هو حقك.

۱۹۹۳ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابوجیب سے، انہوں نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ مسلمہ بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت توڑ دی تو لوگوں کو ان کے عطیات کی طرف دعوت دی، میں نے وہ لینے سے انکار کیا، میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا گمراہ امام ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اور اس نے مصر میں سرکشی کی ہے، وہ ہمیں اپنے عطیات کی طرف دعوت دے رہا ہے، میں نے وہ لینے سے انکار کر دیا ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تُو نے عاجزی ظاہر کی ہے اور وہ تیرا حق تھا۔

○ ○ ○

۱۹۹۵ھ حدثنا ابن وہب عن ابن عیاش عن راشد بن داود الصنعانی عن ابی اسماء الرحبی عن تبع قال اذا دخل الرايات الصفر مصر فغلبوا علیها وقعدوا علی منبرها فلیحضر اهل الشام اسراہا فی الارض فانه البلاء

۱۹۹۵ھ ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے راشد بن داود الصنعانی سے، انہوں نے ابواسماء الرحبی سے روایت کی ہے کہ حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب زرد جھنڈے مصر میں داخل ہو جائیں، اور غالب آجائیں اور اس کے منبر پر بیٹھ جائیں، تو شام والوں کو چاہیے کہ وہ زمین میں سرنگیں کھود لیں، اس لئے کہ ان کے لیے وہ تباہی ہے۔

○ ○ ○

۱۹۹۶ھ حدثنا رشدين عن لیث عن حدثه عن تبع قال اذا كانت هدة بالشام قبل البیداء فلا

بیداء ولا سفیانی قال لیث قد كانت الهدة بطبرية فاستیقظت لها بالفسطاط وتخلع لها أجنحة

۱۹۹۶ھ رشدين نے، لیث سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب شام میں بیداء سے پہلے دھماکہ ہوگا تو نہ بیداء بچے گا اور نہ سفیانی، حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ دھماکہ ”طبریہ“ میں ہوگا جس کی وجہ سے ”فسطاط“ والے بیدار ہو جائیں گے، اور یہ دھماکہ اپنے پروں کو پھیلائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۹۷ھ حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعہ عن محمد بن زید المهاجر عن ابی اسحاق عن

عبد اللہ بن شریبیل أخبرہ قال أخبرني عمرو بن العاص رضي الله عنه عن النبي ﷺ أنه

قام علی هذا المنبر خطيبا فقال إن أول الناس فناء قریش وأولهم قتلى أهل بيتي

۱۹۹۷ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید المهاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبد اللہ بن شریبیل سے، انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منبر پر بیان کرتے ہوئے کھڑے ہو کر فرمایا لوگوں میں سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور سب سے پہلے میرے اہل بیت قتل کیے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۹۸. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن السفر بن نهار عن حميد ابن ابي حميد عن

سيف المازني عن ابن عمر قال لا اقاتل في فتنة واصلي خلف من غلب.

۱۹۹۸ ہجری بن سعید العطار نے السفر بن نهار سے، انہوں نے حمید ابن ابو حمید سے، انہوں نے سيف المازنی سے

روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں فتنے میں نہیں لڑوں گا اور جو غالب آئے گا اُس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔

○ ○ ○

۱۹۹۹. حدثنا رجل ممن بني شعوز بصري عن الحكم بن ابان عن وهب بن منبه عن

طاوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا حضر الغريب فالتفت عن يمينه وعن

شماله فلم ير الا غريبا فتفلس كتب الله له بكل نفس تنفسها ألف حسنة وحط عنه

ألفي سيئة فاذا مات مات شهيدا

۱۹۹۹ ہجری ہم سے بیان کیا بنی شعوز بصری کے ایک آدمی نے، اس سے الحكم بن ابان نے، اس نے وهب بن منبه نے کہ

طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی اجنبی شخص لوگوں میں آجاتا ہے اور اس کے دائیں اور بائیں طرف سب اجنبی نظر آتے ہیں تو ایسے ماحول میں جو سانس لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر سانس کے بدلے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، اور اُس سے دو لاکھ بُرائیاں ختم کرتا ہے اور جب وہ مرتا ہے تو شہادت کی موت مرتا ہے۔

○ ○ ○

۲۰۰۰. حدثنا يحيى قال وأخبرني عبدالعزیز بن أبي رواد عن عكرمة عن ابن عباس قال

موت الغربة شهادة.

۲۰۰۰ ہجری نے يحيی نے عبدالعزیز بن ابو رواد سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: سفر کی موت شہادت ہے۔

○ ○ ○

۲۰۰۱. حدثنا يحيى حدثنا المعلى بن راشد النبال حدثني جلتني قالت دخل علينا بيشة الخير

وكان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نأكل في صحفة فقال سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أكل في صحفة لحسها استغفرت له الصحفة.

۲۰۰۱ ہجری کہتے ہیں کہ المعلى بن راشد النبال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے فرمایا ہے کہ ہمارے پاس

بوشہ الخیر جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، تشریف لائے اور ہم پلیٹ میں کھانا کھا رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے پلیٹ میں کھانا کھایا اور آخر میں اُسے چاٹ لیا تو وہ پلیٹ اس کے حق میں بخشش کی دعا کرتی ہے۔

○ ○ ○

آخر کتاب الفتن لنعيم بن حماد المروزي رحمه الله تعالى

العلم ٹرسٹ



اسلامی فکر و تحقیق و تدوین کا ادارہ

مقاصد:

- ایک غیر سودی معاشی نظام کی تدوین اور جدید نظام کا متبادل
- تمام مروجہ قوانین کو اسلام کے عادلانہ نظام کے مطابق تربیت دینا
- بیوروکریسی، قوانین نافذ کرنے والے ادارے، اور تمام خدمات کے اصول و قواعد کو اسلام کے مطابق ڈھالنا
- ایک جامع نظام تعلیم کا خاکہ اور اسلامی معاشرتی نصاب تعلیم مرتب کرنا
- دارالترجمہ۔ دنیا کے تمام جدید علوم کو اردو زبان میں منتقل کرنا



یکے از مطبوعات: العلم ٹرسٹ

کچالارنس روڈ، بالیوالہ ڈرگ کورٹ لاہور۔

